بعون صانع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی مشعل لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت المسمّٰی بہ



تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خانصاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن خوبی چھپی

اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تصوف فارسی

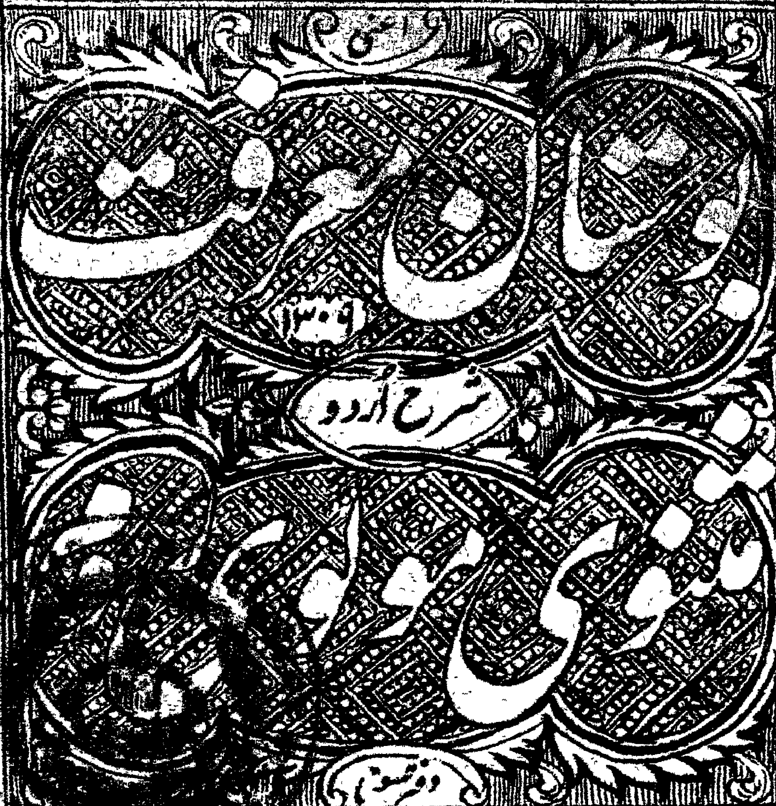
مثنوی مولانا روم - قدس سرہ مقبول عام چار مصرعہ محشی ہر شش دفتر مع تکملہ دفتر ہفتم -
شرح مثنوی روم - از ملا بحر العلوم رح مقبول عام سہ مجلد کامل نہایت عمدہ شرح قابل دید ہے -
شرح مثنوی روم - از شاہ عبد اللطیف معروف بہ لطائف معنوی -
التاویل المحکم - فی تشابہ فصوص الحکم مصنفہ مولوی محمد حسن امروہوی -
شرح مثنوی روم - از ملا محمد رضا معروف بمکاشفات رضوی
شرح مثنوی مولانا روم - کامل ہر شش دفتر -
حامل المتن - از مولوی ولی محمد اکبر آبادی -
شرح مثنوی مولانا روم مسمی بجواہر الاسرار از دفتر اول تا دفتر سوم مصنفہ حضرت مولانا حسین بن حسن سبزواری
انیس الارواح - از حضرت شیخ معین الدین چشتی -
کلمۃ الحق - از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک -
مکتوبات جوابی - شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ
مکتوبات - حضرت شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ
مکتوبات امام ربانی - حضرت مجدد الف ثانی -
مطلع الانوار - نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی تحشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی -
حدیقہ حکیم سنائی - معروف بہ الٰہی نامہ تحشی جدید -
کیمیائے سعادت - از امام غزالی رح معروف متداول

فوائد سعدیہ - از قاضی ارتضی علی خان تصوف مین -
پندنامہ عطار - از حضرت شیخ فرید الدین -
منطق الطیر - از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ -
می باید شنید - رموز تصوف قابل دید از شاہ رفعت علی
مرغوب القلوب - مصنفہ مولانا شمس الدین واضح قلمہ
زبدۃ المقامات - نفیس کتاب -
رسالہ رموز الحقیقۃ -
مثنوی عطار - از شیخ فرید الدین عطار -
بے سر نامہ - مصنفہ فرید الدین عطار -
مثنوی راجہ - مطبوعہ ۱۸۹۱ء -
می باید دید - قابل شنید از ملا محمد حسین -
مثنوی شاہ بو علی قلندر - معروف
مثنوی شیخ بہلول - حکایات عارفانہ -
جواہر غیبی - از حضرت مظفر علی شاہ اکبر آبادی بحث وحدت وجود و توحید صفات و تحقیق رسالت و مراتب علم و سلسلہ طریقت مین -
تذکرۃ اللٰہی - احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی -
فتوح الغیب - مع شرح از حضرت غوث الاعظم رح جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبد الحق محدث دہلوی ارشادات فقر و تصوف مین -
دلیل العارفین - ملفوظات حضرت سلطان معین الدین چشتی جمع کردہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی -

فہرست مضامین بوستان معرفت شرح مثنوی مولوی روم

بعون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی مشہود لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اعنی



تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی

بمطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن خوبی چھپی



قولہ ای ضیاء الحق حسام الدین بیار + این سوم دفتر کہ سنت شد سہ بار + برگشا گنجینہ اسرار را + در سوم دفتر بہل اعذار را + قوتت از قوت حق میزہد + نہ عروقے کز حرارت میجہد + این چراغ شمس کو روشن بود + نہ از فتیلہ و پنبہ و روغن بود + سقف گردون کو چنین دائم بود + نہ از طناب و استنی قائم بود + قوت جبریل از مطبخ نبود + بود از دیدار خلاق ودود + ہمچنین این قوت ابدال حق + ہم ز حق دان نہ از طعام و از طبق + جسم شانرا ہم ز نور اسرشتہ اند + تا ز روح و از ملک بگذشتہ اند + المعنی اعذار عذر کی جمع اطناب بکسر و بفتح ڈوری خیمہ کی استن بضم و ظم ستون ابدال بالفتح ایک فرقہ ہی اولیاء اللہ سے اور وہ ستر آدمی ہین تمام دنیا مین کہ دنیا اُنسے قائم ہی اور جو کوئی اُنمین سے مرجاتا ہی دوسرا اُسکی جگہ مقرر ہوتا ہی یہ [illegible] ضیاء الحق حسام الدین کا اوپر کے دونون دفترون مین ذکر ہوچکا ہی اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ [illegible] قلبی معلوم ہوتا ہی بنظر اسی توجہ دلی کے گوناظم اس دفتر کے خود ہین لیکن اُنکی طرف نسبت کر کے مخاطب ہی یا کہ دو دفتر تو ہوچکے [illegible] بھی لاؤ کسواسطے کہ تکرار ہر عمل کی تین بار سنت ہی پس یہ بھی ملکے تین ہوجائین جو قدر [illegible] ماہر اور اس دفتر سوم مین گنجینہ اسرار کھول اور اسکو راز و اسرار سے بھردے عذر اور حیلہ چھوڑ عذر کا کوئی موقع اور کچھ گنجائش نہین ہی کسواسطے کہ تیری قوت تو قوت حق سے ہی جس سے وہ پیدا ہوتی ہی جو مستمر و دائم ہی نہ کسی عرق سے جسکی حرکت عارض ہی جیسے حرارت پاکے وے رگین ہلنے لگے تو تو مثل چراغ آفتاب کے نور حق سے روشن ہی جسکو بتی دیا کی درکار نہ روغن دیکھو سقف خیمہ آسمان کی قدرت الٰہی سے جیسی ہمیشہ سے ہی ویسی ہی ہی نہ محتاج کسی ڈوری کی ہی نہ ستون کی بذات خود قائم ہی حضرت جبریل جنکو شدید القوی ذو مرہ بھی کہتے ہین اُنکی قوت و توانائی سوائے دیدار حضرت خلاق ودود کے اُس مطبخ کی غذا سے نہ تھی کسواسطے کہ

فرشتے خورونوش سے پاک ہین پس ایسے ہی جو ابدال حق کے ہین آنکی قوت کا حال ہے وہ بھی حق سے ہو نہ کہ
کہانے سے نہ کسی طباق سے اجسام ہرچند کثیف ہین مگر انکا جسم قضا و قدر نے نور سے سرشتہ کیا ہے جب تو
لطافت مین روح و ملک دونون سے بڑھے ہوے ہین روح جان اور نیز نام ایک فرشتہ عظیم الشان کا
جیسے کہ قرآن مجید مین شب قدر کی صفت مین فرمایا تنزل الملائکۃ والروح فیہا اترتے ہین فرشتے اور روح اس
شب مین الخلاف شرح بحر العلوم مین نہ معلوم کتاب کو تاے فوقانی سے کیون لکھا ہوا ور بجاے حسن کے
احسن غلط ہوا اور بجاے نہ طبق کے مین نہ طبق کو صحیح جانتا ہون یہ سب اتفاقیات حضرات کاتب و مصحح کی ہین
قولہ چونکہ موصوفی باوصاف جلیل + ز آتش نمرود بگذر چون خلیل + گرد آتش بر تو ہم برد و سلام + ای عناصر مر مزاجت را
غلام + ہر قرابہ جدا فناء راہ است مین مزاجت برتر از ہر لوبیت ملاین مزاجت در جہان منبسط + وصف وحدت
گشتہ شد ملتقط + ای در پیدا عرصہ افہام خلق + سخت تنگ مند از خلق حلق + ای ضیاء الحق بحذق رای تو + حلق بخشد
سنگ را حلوای تو + یعنی آتش نمرودی وہ آتش عظیم جو نمرود نے حضرت ابراہیم کو اوس مین ڈالنے کے لیے ایک
وسنگ گیے کی ... ہن پتھر کا کی تھی جسکے اطراف مین چار چار فرسخ تک کوئی جانور زندہ نہین رہتا تہا برد و سرد و سلام
بے لرزنی منبسط کشادہ وگسترده شونده ملتقط چسپیدہ در فو کردہ اور ورق زدہ مجاز کردہ حذق تیزی زیرکی
پھر خطاب ہے ضیاء الحق کیطرف کہ جب تو موصوف باوصاف جلیل ہے مثل ابدال کے تو تو بحکم آن ہے کہ ابدال در آب و
آتش روند خلیل کیطرح اس آتش نمرود سے کہ مراد آتش عظیم سے ہوا وہ عشق ہے کیون نہین گذر کرتا تو یہ آگ تجہپر
بھی مثل خلیل کے برد و سلام ہو جاے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کہا ہمنے
اے آگ ہو جا تو سرد و بے گزند ابراہیم پر اور اے ممدوح عناصر تیرے مزاج کے غلام ہین جیسا تیرا مزاج دیکھتے ہین ویسا
عمل مین لاتے ہین اگرچہ عناصر بڑے پایہ اور رتبہ والے ہین کہ ہر شی کے مایہ اور مادہ ہین سب انہین سے
پیدا ہے اور سب انہین سے مرکب ہو کے مزاج پایا لیکن تیرے مزاج کا پایہ ان سب کے مزاج کے پایہ سے
بڑھکر ہے مزاج تیرا اس جہان منبسط مین جو بڑے وسیع فسیح بساط کیطرح بچھا ہوا ہے اب وہ مزاج تیرا وصف وحدت
سے ملتقط ہو گیا ای چسپیدہ یا رفو کردہ یا مطلا و مجلا آب فرماتے ہین کہ ہاے بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ایسا
شخص خلق مین ہے اور میدان افہام خلق کا نہایت تنگ ایسا کہ گویا خلق کا حلق ہی نہین جو لقمہ کی سمائی ہو
پس جب خلق کا حلق ہی نہین تو کیا کیا جاے ہان اگر تیرا حلوا ہی تیری جودت راے سے اسکو حلق بخشے
تو البتہ سنگ انکا جو مراد دل سے ہے اس حلوا کو کہا سکے ورنہ کوہ طور کا سا حال ہے جیسا کہ آئندہ کہونگا
قولہ کوہ طور اندر تجلی راہ یافت + تا کہ نوشیدہ و می را برتافت + صار دکا منہ وانشق الجبل + ہل رایتم من جبل
رقص الجبل + لقمہ بخشنایہ از ہر کس بکس + حلق بخشی کار یزدانست و بس + حلق بخشد جسم را و روح را

حلق بخشد بہر ہر عضوے جدا + این گہے بخشد کہ اجلالی شوی + از دغا و از دغل خالی شوی + تا نگوئی سر سلطان را
بکس + تا نریزی قند را پیش مگس + گوش آنکس نوشد اسرار جلال + کو چو سوسن دہ زبان افتاد و لال + حلق بخشد
خاک را لطف خدا + تا خورد آب و بروید صد گیا + باز خاکے را ببخشد حلق و لب + تا گیاہش را خورد اندر طلب +
چون گیاہش خورد حیوان گشت زفت + گشت حیوان لقمۂ انسان و رفت + باز خاک آمد شد اکال بشر + چون جدا
شد از بشر روح و بصر + ذرہا دیدم دہان شان جملہ باز + گر بگویم خوردشان گردد دراز + المعنی یعنے طور نے عطای الٰہی سے
تجلی مین تو راہ پائی یہانتک کہ مو دیدار نوش کی مگر کم ظرفی سے متحمل نہوسکا ذرا سے گھونٹ کی بھی تاب نہ لایا اور یہ
حال ہوا کہ اس سے پارہ پارہ ہوگیا اور پھٹ گیا اور اونٹ کیطرح ناچنے لگا جیسے اونٹ حدا ے حدی پر ناچتا ہوا کہ بعض
بیاے جسنے پہاڑ کو ناچتے دیکھا ہو چنانچہ آیت شریفہ مصداق اسکی ہی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا ہر گاہ تجلی کی رب موسیٰ نے
پہاڑ پر کردیا اُس تجلی نے اُسکو پارہ پارہ پس فرماتے ہین حقیقت یہ ہو کہ لقمہ تو ہر کوئی ہر کسیکو دے سکتا ہو مگر حلق نہین دیسکتا
حلق دینا کام ایزد پاک ہی کا ہے وہی حلق جسم و روح کو بخشتا ہو اور وہی حلق ہر عضو کو جدا جدا بخشتا ہو تاکہ مثلاً سب
اپنے متحمل اُسکے ہوتے ہین مگر یہ حلق اُسوقت مین بخشتا ہو کہ تو پاک صاف اجلالی ہوجاے اور دغا و دغل سے خالی تاکہ بھید
سلطان کا کسی سے نہ کہے اور قند مکھیون کے سامنے نہ چھوڑے اسلیے کہ وہ کان اسرار جلال کے سنتے ہین جو مثل سوسن
کے ہین کہ زبانین تو بیسیون رکھتی ہو اور گونگی بنی ہوئی ہو دیکھو خاک کو لطف خدا تعالی کا کیسا حلق بخشتا ہو جس سے
وہ آبخوار ہوتی ہو تا اس آبخواری سے انواع و اقسام کی گیاہ پیدا ہو پھر ایک وقت مین گیاہ کو حلق و لب بخشتا ہو
لب برگ گیاہ کے کہ گیاہ اُن لبون سے حیوان کو بلاتی ہو کہ آئے اور مجھکو کھائے جب حیوان اُس گیاہ کو کھاکے
موٹا ہوا تو وہ لقمہ انسان کا ہو کے جادیا پھر خاک کی باری ہوئی کہ اکال بشر اور خورندہ بشر کی ہوئی جسوقت کہ یہ مرا
اور روح و بدن نے اس سے کنارہ کیا آپ فرماتے ہین کہ بشر ہو کیا مین نے ذرہ ذرہ کو دیکھا اور سب کا سب
منہ ایک دوسرے کے کھانے پر کھلے ہوے ہین اگر ہر ایک کی کیفیت خورد سے بیان کرون تو نہایت ہی
طول ہوجاے قولہ برگہا را برگ از انعام او + دایگان را دایہ لطف عام او + رزقہا را رزقہا او مید ہد + زانکہ
گندم بے غذا کی چون زہد + نیست شرح این سخن را منتہا + پارہ گفتم بدان تو پارہا + جملہ عالم آکل و ماکول دان +
باقیان را مقبل و مقبول دان + این جہان و ساکنانش منتشر + وان جہان و سالکانش مستمر + این جہان و عاشقانش
منقطع + اہل آن عالم مخلد مجتمع + پس کریم آنست کو خود را دہد + آب حیوانے کہ ماند تا ابد + باقیات الصالحات آمد کریم
رستہ از صد آفت و اخطار و بیم + گر ہزارانند یک کس بیش نیست + چون خیالات عدد اندیش نیست + آکل و ماکول را
حلق ست و نای + غالب و مغلوب را عقلست و راے + المعنی یعنے پتہ پتہ کو اُسکے انعام سے سامان حاصل ہو اور
دایہ دایہ کو لطف عام اُسکا دایہ ہو جتنے رزق ہین سب رزقون کو وہ رزق دیتا ہو ظاہر ہو اگر گندم اُس سے غذا پاسکے

تو اورون کو خون و قوت کیسے بخشے پس اس بات کو اگر بالکل شرح کیا جاے تو اسکی کچھ انتہا نہین ہی مین نے بہت
مین سے تھوڑا بیان کیا اسی تھوڑے کو بہتون پر قیاس کر لے اور جان لے کہ سارا جہان آکل و اکول ہی اگر کوئی
کسی کا آکل ہی اپنی خورش تو دوسرے کا ماکول و خورش ہی مگر یہان جو باقی ہین وہ مقبل و مقبول ہین یہ جہان اور اسکے
رہنے والے سب منتشر اور پراگندہ ہین اور وہ جہان اور اُسکے رہنے والے سب دائم اور مجتمع ہین یہ جہان اور
اسکے عاشق جملہ بالجملہ منقطع ہونے والے ہین کہ جہان اُنسے منقطع ہوگا وہ جہان سے اور جو اُس جہان کے
طالب ہین وہ سب ہمیشگی والے ہین اور جہان اور وہ باہم مجتمع ہمیشہ ہمیشہ پس جوانمرد وہی ہی کہ آبیاری اپنی
آبجو ان سے کرتے تا ابد تک باقی رہے کریم ہی خود باقیات الصالحات ہی جو سکر ٹون آفتون اور خطرون سے
چھوٹا ہوا ہی جیسا کہ فرمایا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا وہ اعمال صالح کہ باقی ہین بہتر ہین تیرے
رب کے نزدیک از روے ثواب کے کہ وہ حیات ابدی ہی اور بہتر ہین از راہ امید کے کہ وہ دیدار خدا کا ہی پس
کریم کو باقیات صالحات کہنا موافق ہی عدل کے ہر آب اسکے مقابلہ مین اگر ہزارون ہین تو بھی اُس ایک سے
زیادہ نہین ہین وہ ہزارون ایسے ہین جیسے خیالات عدد اندیش کے گنتی گننے کو ہر آکل اور ماکول کے لیے حلق و
تاسے ہی اور ہر غالب و مغلوب کیواسطے عدل و راے الخلاف شرح بحر العلوم مین عدد اندیش کو عدد اندیش اور
عدل کی جگہ عقل جسکا گواہ شعر ما بعد ہی جسمین عدل ہی لکھا ہی قولہ حلق بخشید او عصاے عدل را + خورد آن چندان
عصا و حبل را + وانددر وا فزون نشد آن جملہ اکل + زانکہ حیوانے نبودش اکل و شکل + مر یقین را چون عصا حق حلق داد
تا بخورد او ہر خیالے را کہ زاد + پس معانی را چو اعیان حلقہاست + رازق حلق معانی ہم خداست + پس زماہی تا بماہ از
حلق نیست + کہ بجذب مایہ او را حلق نیست + حلق نفس از وسوسہ خالی بود + وانگہان روزیش اجلالی بود + حلق عقل
دل چو شد خالی ز فکر + یافت او بے ہیچ معدہ رزق بکر + شرط تبدیل مزاج آمد بدان + کز مزاج بد بود مرگ بدان +
چون مزاج آدمی گل خوار شد + زرد و بد رنگ و سقیم و خوار شد + چون مزاج زشت او تبدیل یافت + رفت زشتی وان
رخش چون شمع تافت + المعنی اوپر جو فرمایا ہی کہ ہر آکل و ماکول کو حلق و نالے اور غالب و مغلوب کو عقل و راے بخشی ہی
اُسی کے موافق کہتے ہین کہ دیکھو عدل کی بات کہ عصا کو ایسا حلق بخشا کہ کس قدر عصا اور کسقدر رسیان سا حرون
کی بموجب فالقوا حبالہم وعصیہم کے پس ڈالین ساحرون نے رسیان اپنی اور عصا اپنے کھا گیا جیسا کہ
فرمایا فالقی موسی عصاہ فاذا ہی تلقف ما یافکون پس ڈالا موسی نے عصا اپنا پس نگل لیا اُسنے اُنکے عصا
و حبال کو کہ افک کرتے تھے وہ یعنی اُن حبال و عصا کو جادو سے سانپ دکھانے تھے اور عصا مین اُن
سب کے کھا لینے سے کچھ افزونی نہین ہوئی وہی عدل تھا اور کیسے ہوتی اسواسطے کہ اسکا اکل اور اسکی شکل
حیوانی نہ تھی وہ ایک معجزہ تھا اور مخاطب فرماتے ہین کہ یقین کو بھی اللہ تعالی نے عصا کا سا حلق دیا ہی

کہ اُسنے ہر خیال کو جو پیدا ہوا اُسکو کھا لیا جیسے وہ مار عصا و حبال کے خیالی تھے دوڑتے نظر آتے تھے اور بحقیقت کچھ
نہین اور معانی کے بھی مثل ذوات اشیا کے حلق ہین کہ اُن معانی کے حلقوین کا رازق خدا ہی الحاصل ماہی سے تا ملک
ایسی کوئی مخلوق نہین ہی کہ واسطے جذب کسی مایہ کے اُسکا حلق نہین ہی سب کا حلق ہی لیکن نفس کا حلق وسوسون سے
خالی اچھا جب اُنسے خالی ہو تو اُسکو روزی اجلالی ملے اور حلق عقل و دل کا جب فکر سے خالی ہوتا ہی تو رزق بکر پاتا ہی
یعنے وہ رزق جو دوسرے نے نہین پایا ہو اور دیا لیا رزق کو اراکہ ہضم معدہ کو آ ہین کچھ دخل نہین مزاج کا اپنے
تبدیل کرنا بھی شرط ہی اسلیے کہ بدلوگون کیواسطے اُنکا مزاج بد ہی مرگ ہو جاتا ہی جیسے کہ فی آدمی گل خوار ہو گیا اور گل خواری اُسکے
مزاج مین جگہ گئی تو وہ زرد اور بدرنگ اور سقیم و خوار ہوگا جب یہ مزاج زشت اُسکا تبدیل ہو جائیگا تو اُسکی بدصورتی سب
جاتی رہیگی اور وہی صورت اُسکی مثل شمع کے چمکنے لگی قولہ دایۂ کو طفل شیر آموز را + تا بہ نعمت خوش کند بدفوز را + دایۂ
کو شیرخوارہ طفل را تا ز نعمتہا کند او را غذا + گر ببندد راہ یک پستان برو + برگشاید راہ صد بستان برو + زانکہ پستان شد
حجاب آن ضعیف + از ہزاران نعمت و خوان و رغیف + پس حیات ماست موقوف فطام + اندک اندک جہد کن تم الکلام +
چون جنین بود آدمی خون بُد غذا + از نجس پاکی برد مومن کذا + چون جنین بود آدمی خونخوار بود + بود او را بود از خون تار و
پود + از فطام خون غذایش شیر شد + وز فطام شیر لقمہ گیر شد + وز فطام لقمہ لقمانی شود + طالب مطلوب پنہانی شود + گر جنین
را کس بگفتی در رحم + ہست بیرون عالمی بس منتظم + یک زمین خرمی با عرض و طول + اندرو صد نعمت و چندین اکول + آسمانی بس
بلند و پرضیا + آفتاب و ماہتاب و صد سہا + کوہہا و بحرہا و دشتہا + بوستان و باغہا و کشتہا + از جنوب و از شمال و از دبور +
باغہا دارد عروسیہا و سور + لغنی فوز بالفتح بخوبی مقصد کو پہونچنا و بالضم معرب پوز بمعنی لبی و چہرہ بہائم طفل مالک بچہ آدمی
و حیوان رغیف بالفتح و غین معجمہ گردہ نان فطام باز رکھنا بچہ کا شیر سے بعد دو برس کے جنین بچہ در رحم شیر آموز
ترکیب مفعولی ہی شیر آموختہ پس طفل شیر آموز یعنی طفل نفس طفل اس سبب سے کہ نیک و بد نہین سمجھتا شیر آموختہ بوجہ خوگری لذائذ
ظاہری کے اور اسی کو بدفوز کہا ہی کہ نہایت ہی بدی مین گھسا ہوا ہی پس فرماتے ہین کہ ایسی دایہ کہ مراد عارف کامل
سے ہی تلاش کر جو اس طفل نفس موصوف بصفات مذکورہ کو اسکی صفتون سے چھڑائے اور نعمت معنوی سے خوشدل
کرے پھر تکرار کرتے ہین کہ ایسی دایہ اس طفل شیرخوار کو ڈھونڈھو کہ اسکی غذا نعمتون سے کرے ایسی کہ اگر ایک
راہ پستان کی اسپر بند کرے تو سیکڑون بستان کی راہ اسپر کھولدے اسواسطے شیرخوارہ ضعیف ہوتا ہی اور عادی
شیر کا اور یہی پستان ایک حجاب ہی اُس شیرخوار ضعیف اور درمیان ہزارون نعمتون اور خوان و نان کے کہ وہ
شیر ہی کو اچھا سمجھے ہوسے ہی آپ فرماتے ہین معلوم ہوا حیات ہماری فطام یعنے ترک لذائذ ظاہری و مصداق موتوا
قبل ان تموتوا پر موقوف ہی اور لذتون کو ترک کرنا اور نیست ہو جانا اگرچہ دشوار لیکن تو تھوڑی تھوڑی کوشش
کیے جا اس سے زیادہ ہم کیا کہین جب آدمی جنین تھا خون اُسکی غذا تھا جو قسم نجس سے ہی لیکن جو مومن ہین

اس تحصیل سے کیسے باز کی حاصل کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں جب آدمی جنین تھا خون کھاتا تھا یہی اسکی غذا تھی اور بعد
بود و ہستی کا تانا بانا وہی خون تھا جب خون سے اسکو فطام ہوا یعنے غذا خون کی چھڑائی گئی تو غذا اسکی شیر ہوا اور
بعد فطام شیر کے لقمہ گیر ہوا اب اگر لقمہ سے فطام اختیار کرے تو لقائی ہو جاوے اور طالب مطلوب پنہانی کا بنے
مگر یہ فطام ایک امر دشوار ہے مثلاً جنین سے اگر رحم میں کوئی یہ کہتا کہ اس رحم کے باہر ایک عالم نہایت منتظم و آراستہ
ہے یعنے ایک زمین ہے بڑی لمبی چوڑی نہایت خوش اور اسمین نعمتیں ہیں میوے اور کھانے کی چیزیں اور ایک آسمان ہے
از بس بلند و پر ضیا اور اسپر آفتاب و ماہتاب اور سیکڑوں تارے اور پہاڑ اور دریا اور جنگل اور باغ و بوستان اور
کھیت سرسبز اور ہوائیں جنوبی شمالی اور دبور چلتے باغوں کی کیفیت عروسی اور سور کی ہورہی ہے سو شادی الخ
شرح بحر العلوم میں جنین کو ہر جگہ جنین شیر شد پسر شد اور فطام باضافت کو پا کے ساتھ اور بہت کو بیت لکھا ہے قوله
در صفت ناید عجایبہای آن + تو درین ظلمت چہ در امتحان + خون خوری در چار میخ تنگنا + ور بیان جسم اینجا من غنا +
او بحکم حال خود منکر بدے + زین رسالت معرض و کافر شدے + کین محالست و فریبست و غرور + زانکہ وہم کور زمعنی ست دور +
جنس چیزی چون ندید ادراک او + نشنود ادراک منکرناک او + ہمچنانکہ خلق عام اندر جہان + زان جہان ابدال میگویندشان + کین
جہانی چاہیست بس تاریک و تنگ + ہست بیرون عالمی بے بو و رنگ + ہیچ در گوش کسی زایشان نرفت + کین طمع آمد حجاب ژرف و زفت
گوش را بندد طمع از استماع + چشم را بندد غرض از اطلاع + ہمچنانکہ این جنین را طمع خون + کان غذای اوست در اوطان دون
از حدیث اینجہان محجوب کرد + خون تن را بر دلش محجوب کرد + زینہمہ انواع نعمتہا ندرو + غیر خون او می نداند چاشت خورد
بر توہم طمع خوشی اینجہان + شد حجاب آن خوشی جاودان + طمع و ذوق این حیات پر غرور + از حیات تستحقیت کرد کور +
پس طمع کورت کند نیکو بدان + بر تو پوشاند یقین را بیگمان + حق ترا باطل نماید از طمع + ور تو فرہیا فرا بدیدآر طمع با طمع
بیزار شو چون رستمان + تا نہی پا بر سر آن آستان + کان درانداز جان در آئی وارہی + از غم و شادی قدم بیرون نہی
چشم و جانت روشن و حق بین شود + بی ظلام کفر نور دین شود + پند مردان را پذیرا شو بجان + تا رہی از خوف مانی در امان +
بشنو اکنون قصہ تمثیل آن + تا بیابی در حقیقت نور جان + المعنی اور اگر اس جنین سے کہتا کہ وہ وہ عجائبات اس
جہان میں ہیں جنکی صفت نہیں ہو سکتی تو اس اندھیرے کی آزمایش میں کیا پڑا ہے اور تنگنا میں ہاتھ پاؤں جکڑے
بصورت شخص معذب چار میخ کے خونخواری اور قید و نجاستوں اور رنج میں کیوں آلودہ ہو رہا ہے تو وہ جنین موافق
حکم اپنے حال کے کہ مطلق واقف نہیں ہے منکر ہی ہوتا اور اس پیام و رسالت سے منہ پھیر ہی لیتا اور کافر ہوتا
اور کہتا کہ یہ سب باتیں محال و فریب و دھوکے کی ہیں اسواسطے کہ وہ تو اندھا ہے اور وہم اندھے کا اس بات سے
دور ہے کیسے اسمیں سمائے جس جنس کو اسکے ادراک نے دیکھا ہی نہیں وہ ادراک منکرناک اسکا اسکو کیسے سنے جیسے
عام مخلوق اس جہان میں کہ کتنا ہی ابدال اس جہان کا حال بیان کریں کہ یہ جہان کیا چیز ہے ایک تاریک

وتناب جلوہ ہے اسکے سوا اور ایک جہان ہے کہ جسمین نہ بو ہے نہ رنگ ہے ہمہ تن نور جملہ آلودگیون سے پاک صاف لیکن یہ بات ابدال کی عام خلق سے کب سن سکے اس سبب سے کہ طمع بڑا ایک موٹا مضبوط پردہ ڈالے ہوے ہے یہ طمع وہ ہے کہ نہ کانون کو سننے دیتی ہے نہ آنکھون کو دیکھنے دیتی ہے تا اطلاع پاے اور اودھر رجوع ہوئے جیسے اُس جنین کو کہ اسکی اُن جگہون ناپخیر مین غذا خون ہے خون کی طمع نے محجوب کیا ہے اور خون تن کو مرغوب کر رکھا ہے اور ایسی نعمتون سے فرد وجدا ہے اور سواے خون کے کوئی غذا چاشت کی نہین ایسے ہی تجھے بھی طمع اس جہان کے خوشی کی اس جہان والی و دوان کی خوشی کو چھپائے ہوے ہے تجھکو ایسا اس حیات پر غرور کی طمع نے جو ایک دھوکا ہے دھوکا ہو مرہ مین ڈالا ہے کہ حیات رنگین سے جو صحیح اور واقعی ہے اندھا بنا رکھا ہے پس خوب جان لے کہ یہ طمع تجھکو اندھا کر رہی ہے اور بیشک یقین کو تجھسے چھپا رہی ہے اس طمع کے سبب سے تجھکو حق باطل معلوم ہوتا ہے اور اسی سے تجھ مین کوریان بڑھتی ہین جتنے راست لوگ صراط مستقیم کے چلنے والے ہین سب طمع سے بیزار ہے ہین تو بھی بیزار ہو تب تو اُس آستانہ کے سر پر پانون رکھیگا کہ جسوقت آسکے دروازہ سے اندر گھسے تو غم و شادی سب سے چھوٹ جاے اور سب سے الگ ہوجاے آنکھ تیری روشن اور حق بین ہوجاے اور مطلق کفر نہ رہے ہمہ تن نور دین ہوجاے پس لازم ہے کہ نصیحت مردان خدا کی سن اور ان تو ہر خوف و خطر سے چھوٹ کے امان مین ہوجاے اب تمثیلاً ایک قصہ مجھ سے سن تو حقیقت مین نور جان کا اس سے تجھکو حاصل ہو

قصہ فیل بچون کے کھانے والون کا اور نہ ماننا نصیحت ناصحون کا

قوله آن شنیدی تو کہ در ہندوستان ✢ دید دانائے گروہ دوستان ✢ گرسنہ ماندہ شدہ بی برگ و عور ✢ میرسیدند از سفر از راہ دور ✢ مہر دانائیش جوشید و بگفت ✢ خوش سلامی شان چون گلبن شگفت ✢ گفت دانم کز تجوع وز خلا ✢ جمع آمد رنجتان زین کربلا ✢ لیک اللہ اللہ ای قوم جلیل ✢ تا نباشد خوردتان فرزند پیل ✢ پیل ہست این سو کہ اکنون میروید ✢ پیل زادہ مشکنید و بشنوید ✢ پیل بچگانند اندر راہتان ✢ صید ایشان ہست بس دلخواہتان ✢ بس لطیف اند و سمین لیک ✢ مادر شان بود اندر کمین ✢ از پی فرزند صد فرسنگ او ✢ او بگردد در حنین و آہ آہ ✢ آتش و دود آید از خرطوم او ✢ الحذر زان بچہ مرحوم او ✢ المعنی تجوع گرسنگی خوہ او معروف برہنہ طرایف بطا جنگلی ناہ و سمین بفتح فربہ حنین بفتح نالہ خرطوم بضم ہندی ہاتھی کی سونڈ فرماتے ہین کہ تو نے وہ نقل بھی سُنی ہے کہ ہندوستان مین ایک دانانے ایک گروہ دوستون کا دیکھا سب بھوکے تھکے ہارے بے توشہ ننگے کسی راہ دور کے سفر سے آئے ہوے اُس دانا کی دانائی بمقتضاے محبت جوش مین آئی انکو سلام کیا اور حسن اخلاق سے گلبن کیطرح انکو دیکھ کے شگفتہ ہوا اور کہا مین جانتا ہون کہ بھوک اور خلا معدہ سے عاجز ہوکے تم لوگ اس کربلا مین جمع ہوے ہو لیکن اللہ اللہ اے قوم بزرگ ہاتھی کے بچون کو ہرگز اپنی خورش مت بنائیو تکرار اللہ اللہ کی واسطے تحذیر کے ہے اب جدھر کو تم جاتے ہو اودھر ہی کو ایک ہاتھی مست گیا ہے تم مت جاؤ میری

نصیحت جان و دل سے سنو اسی راہ میں تمہارے پہلے بچے ہیں میں جانتا ہوں انکا شکار تمہارے نخواہ
ہو وہ تو نہایت نادر و لطیف اور موٹے ہیں لیکن ماں انکی تاک گھات میں لگی ہے اپنے فرزند کے لیے
سو فرسنگ تک چلاتی دکراتی جاتی ہے اور آہیں کرتی ہے اور سوختہ سے آگ اور دھوان اسکی نکلتا ہے خدا
بچائے جیسے وہ اپنے بچے مردہ کے لیے خشمناک ہے الخلاف شرح بحر العلوم میں طریق کو ظریف بمعنی خوش طبع
کہے ہے اور یہاں محض بمعنی او جنین کو جنین لکھا ہے قولہ اولیا اطفال حق اندای پسر + در حضور و غیبت آگہ باخبر +
غایبی مندیش از نقصان شان + کو کشد کین از برای جان شان + گفت اطفال من اند این اولیا + در غریبی فرد
از کار و کیا + از برای امتحان خوار و یتیم + لیک اندر سر منم یار و ندیم + پشت دار جملہ عصمتہای من + گوئیا
ہستند خود اجزای من + ہان و ہان این دلق پوشان من اند + صد ہزار اندر ہزار و یک تن اند + ورنہ کی کردی
بیک چوب ہنر + موسی فرعون را زیر و زبر + ورنہ کی کردی بیک نفرین بد + نوح شرق و غرب را غرقاب خود +
بر نکندی یک دعای لوط راد + جملہ شہرستان شان را بی مراد + گشت شہرستان چون فردوس شان + دجلۂ آب سیہ بین این
نشان + سوی شام ست این نشان و این خبر + در رہ قدسش ہمی بینی بر گذر + صد ہزاران انبیای حق پرست +
خود بہر قرنی سیاستہا بدست + یعنی نفرین دعاے بد قرن بالفتح صدی اب بقولات مولانا کے ہیں کہ جیسے ذیل
کے بچے تھے ایسے ہی اے پسر اولیا اطفال حق کے ہیں حضور و غیبت دونوں حال میں وہ انسے آگاہ ہے اور بیخبر
نہیں تو حق سے غائب ہے انکا نقصان و ایذا ہرگز مت تجویز کر کسو واسطے کہ وہ انکی جان کیواسطے تجھسے کینہ لیگا اور
انتقام کریگا جیسا کہ فرمایا حقا علینا نصر المؤمنین یعنے لازم ہے ہمپر مدد مومنوں کی اور فرمایا کہ یہ اولیا میرے
اطفال ہیں اور غریبی میں ہیں کہ کار و کیا سے فرد ہیں یعنے نہ کوئی کام دنیوی رکھتے ہیں اور نہ کیا کہ خداوند کار
اور کسیکے کارندے ہوں بلکہ آزاد مطلق جیسا کہ حدیث میں ہے الخلق عیال اللہ فاحبہم الی اللہ انفعہم لعیالہ و ابغضہم
الی اللہ اضرہم لعیالہ مخلوق اللہ کی عیال ہیں پس دوست تر انمیں اللہ کے نزدیک وہ ہے کہ نفع پہونچائے
اللہ کی عیال کو اور مبغوض تر وہ ہے اللہ کے نزدیک کہ ایذا دے اسکی عیال کو میں نے اور لوگوں کے
امتحان کو کہ دیکھوں انکے ساتھ کیا کرتے ہیں خوار و یتیم کیا ہے لیکن پوشیدہ میں انکا یار و ندیم ہوں یہ لوگ میری
جملہ نگاہداشتوں سے پشت دار ہیں گویا میرے اجزا ہیں خبردار یہ گدڑی پوش خاص میرے ہیں ہزار در
ہزار یعنی لاکھوں ہزار جتنے ہیں سب ایک تن ہیں اور اگر یہ بات نہوتی تو ایک چوب ہنر سے جو مراد عصا سے ہے ایک
موسی فرعون جیسے کو زیر و زبر کب کر سکتا چوب ہنر عصا کو موافق زید عدل کے کہا ہے کہ ہر کام موسی کو دیتا تھا
کشتی ہو جاتا تھا اور سواری کی ضرورت میں سواری اور علی ہذا اور اگر تخصیص ان لوگوں کی نہوتی تو نوح
اپنی ایک بد دعا سے شرق و غرب کو غرقاب کیسے کر دیتا ایسے ہی لوط کی ایک دعا سے تمام شہرستان اپنی قوم کے

کیسے اگے پھینکتی تھی وہ شہر انکے تازہ و سرسبز مثل فردوس برین کے تھے پھر وہ دریا آب سیہ رو کے نشان دیتے تھے
اور یہ نشان اور یہ خبر طرف شام کے ہے بیت المقدس یا دشت مقدس کی راہ وگذر پر جیسا کہ فرمایا انکم لتمرون علیهم
مصبحین وباللیل افلا تعقلون اور بیشک اے قریش تم اسپر گذرتے ہو رات دن اور پھر نہین جانتے اور لاکھون انبیا
حق پرست ہوئے ہین اور ہر قرنون مین سیاستین ہوتی چلی آئی ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین یہ وہی کو
سیہ وتین لکھا ہے اور ببینیش کو مینیش قوله گر بگویم این بیان افزون شود + خود جگر چه سنگ خارا خون شود
خون شود کھا وبازآن بفشرد + تو نه بینی خون شدن کوری ورد + طرفه کوری دور بین تیز چشم + لیک از اشتر نه بینی
غیر پشم + مو بمو بیند ز صرفه حرص انس + رقص بے مقصود دواند همچو خرس + مو ببیند ز حرص خود بشر + رقص او خالی ز خیر و
پر ز شر + رقص آنجا کن که خود را بشکنی + پنبه را از ریش شهوت برکنی + رقص و جولان بر سر میدان کنند + رقص اندر خون خود مردان کنند
چون رهند از دست خود دستی زنند + چون جهند از نقص خود رقصی کنند + مطربان شان از درون دف میزنند + بحرها در شورشان کف میزنند
تو نه بینی برگها بر شاخها + کف زنان رقصان ز تحریک صبا + تو نه بینی لیک بهر گوش شان + برگها با شاخها هم کف زنان
تو نه بینی برگها را کف زدن + گوش دل باید نه این گوش بدن + گوش سر بربند از هزل و دروغ + تا ببینی شهر جان را با فروغ
هین و هان بربند از هزل ای عمو + جز حدیث روی او چیزی مگو + سرکشد گوش محمد در سخن + کش بگوید در نبی حق هو اذن
سر بسر گوش ست و چشم ست آن نبی + رحمت حق مرضع ست او ما صبی + این سخن پایان ندارد باز ران + سوی اهل پیل و بر آغاز ران
یعنی فرماتے ہین اگر اُن قرنون کی سیاستون کو بیان کرون تو یہ بیان بڑھ جائے اور وہ ایسی سخت سیاستین ہین
کہ جگر کیا چیز ہے سنگ خارا سخت بھی سُنکے خون ہو جائے پھر کہتے ہین گو پہاڑ خون ہو جائین اور خون اُنسے نچوڑے لیکن
تجھکو خون ہونا کیسے سوجھے کہ تو اندھا ہے اور رہا اور عجب اندھا کہ دوربین بھی ہے اور تیز چشم بھی لیکن اشتر سے
سوائے پشم کے کچھ نہین دیکھا اسلیئے کہ پشم نفع کی چیز ہے اور وجد و حال سے اُسکے کچھ غرض نہین آینده بیان اہل حال
ریاکار کا ہے یعنے حرص انسان کی اپنے نفع کے لالچ سے اونٹ کا بال بال تو دیکھتی ہے اور رقص بیجا کیطرح بمقصود
وہی حرص نفع کی خوشی مین جیسا نچاتے ناچتا ہے پھر فرماتے ہین کہ بال بال تو بشر اپنی حرص سے دیکھتا ہے اور
رقص اُسکا خالی خیر سے ہے اور شر سے بھرا ہے یہان رقص کیا کرتا ہے وہان کر تو شکستہ ہو یعنے خودی خودبینی
تیری ٹوٹے اور جہان پنبہ ریش شہوت سے نکالے تا تجھکو ریش شہوت کا سوجھے اور اپنے نقص پر مطلع ہوکے
ازالہ کرے یہ موقع رقص کا ہے یہ لوگ تو رقص و جولان بر سر میدان لوگون کے دکھانے کو کرتے ہین اور جو
مرد ہین وہ اپنے خون مین رقص کرتے ہین یعنے باطن مین اور پوشیدہ اس طور پر کہ جب اپنی خودی کے ہاتھ
سے نجات پاتے ہین تالیان بجاتے ہین اور جو اپنے نقص سے کود جاتے ہین ناچتے ہین اُنکے مطرب اُنکے
اندرون مین دف بجاتے ہین نہ یہ مطرب ظاہری جس سے وہ ایسے شور مین آجاتے ہین کہ اُنکے شور سے

سمند رون کے منہ مین چھا گئے پھر آتے ہین تو اس بات کو نہین دیکھتا کہ پتے شاخون پر تحریک صبا سے کیسے
تالیان بجاتے ناچتے ہین مجھکو نہین سوجھتا ہو کہ پتے اور شاخین ملکے انھین کے کانون کے واسطے تالیان
بجاتے ہین تو پتون کا تالیان بجانا نہین دیکھتا ہو کسواسطے کہ اُسکے سننے کو گوش دل چاہیئے وہ گوش بدن
اور وہ گوش دل جب نصیب ہون کہ ان گوش سر کو ہزل و دروغ سے بند کر تو اپنے شہر جان مین فروغ
دیکھے لاجرم منہ کو ہزل و بیہودہ سے اے عمو بند کر اور سوائے وصف روئے یار کے کوئی بات منہ سے مت نکال
گوش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزل و دروغ کے سننے مین سرکشی کرتے تھے یعنے سنتے ہی نہ تھے اس سبب سے
منافق انکو ایذا دیتے تھے حالانکہ خدا نے انکو قرآن مین ہو اذن فرمایا ہو یعنے خاص کان کما قال اللہ تعالے
ومنہم الذین یوذون النبی ویقولون ہو اذن قل اذن خیر لکم یومن باللہ ویومن للمومنین ورحمۃ للذین آمنوا منکم والذین یوذون
رسول اللہ لہم عذاب الیم یعنے بعض منافقون سے وہ لوگ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہو
جو کچھ ہم کہتے ہین سنتا ہو اور تصدیق کرتا ہو تو کہہ اے محمد کہ کان تو ہون مگر خیر کا کان تمھارے واسطے اور اُن
لوگون کے جو ایمان لائے اللہ پر اور ایمان لائے مومنون کی بات پر کہ جو کچھ یہ کہتے ہین سچ ہو اور رحمت واسطے
انکے جو تم مین سے ایمان لائے اور جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو اُنپر عذاب دردناک ہو وہ نبی سر بسر گوش
وچشم ہو اور وہ رحمت حق اور ہمارے لیے دایہ اور ہم طفل شیر خوار کہ ہمکو رحمت حق کا شیر پلاتا ہو بس پھر گریز ہو طرف
قصے کے کہ اس بات کی تو کچھ نہایت نہین اُن اہل فیل جنکا ذکر شروع کیا تھا انکی طرف چل الخلاف شرح بحر العلوم
مین گوش شان کو گوششان مرکب کر کے لکھا ہو جسمین شبہہ ہوتا ہو کہ کوئی ایک لفظ ہو آخر شعر کے دونون مصرعون مین بازان
اور آغازان لکھا ہو اگرچہ ران ردیف ہو سکتا ہو مگر مین آخر مصرع مین زان کو اچھا سمجھتا ہون تا شعر ذوقافیتین ہو جائے

بقیہ قصہ متعرضان فیل بچگان

قولہ ہر دہان را پیل بوئی میکند + گرد معدہ ہر بشر بر می تند + تا کجا یابد کباب پور خویش + تا نماید انتقام و زور خویش + لحمہای بندگان
حق خوری + غیبت ایشان کنی کیفر بری + ہین کہ بویای دہانتان خالق ست + کی برد جان غیر آن کو صادق ست + وای
آن افسوسئی کش بوی گیر + باشد اندر گور منکر یا نکیر + نے دہان دزدیدن امکان زان مہان + نے توان خوش
کردن از داروی دہان + آب و روغن نیست مر روپوش را + راہ حیلت نیست عقل و ہوش را + چند کوبد زخمہا گرز
شان + بر سر ہر ژاژخا و مرزشان + گرز عزرائیل را بنگر اثر + گر نبینی چوب و آہن در صور + ہم بصورت می نماید
گہ گہی + زان ہمان رنجور باشد آگہی + گوید آن رنجور کای یاران حرم + چیست این شمشیر بر فرقم سرم + چون نمی بینیم ما یاران او
در جواب آئید یاران کاے عمو + ما نمی بینیم باشد این خیال + چہ خیالست اینکہ ہست از ارتحال + المعنی پھر سونگھتا تھا اسی
واناکی طرف سے فرماتے ہین کہ وہ پیل ہر ایک کے منہ کی بو سونگھتا پھرا ہو اور ہر بشر کے معدہ کے گرد پھرا ہو

تو جہان لعین ہو کیا باپ اپنے پسر کی پاس آئے اُسکو اپنا انتقام و زور دکھائے آگے مقولات مولانا رح کے ہین تو کیسے گوشت بندگان حق کے کھاتا ہو اور غیبت اُنکی کرتا ہو آخر بدلا پاویگا جیسا کہ فرمایا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم چاہیے کہ غیبت نکرے کوئی کسی کی تمسے کیا وہ دوست رکھتا ہو اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے مرے ہوئے بھائی کا پس مکروہ جانو اُسکو اور بچو اللہ سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہو اور رحیم ہو خبردار ان لوگون کا جو غیبت مردان حق کی کرتے ہین منہ سونگھنے والا خالق ہو بجز سوا اُسکے جو صادق ہو اور کون جان بچالیجانے والا ہو آب والے اُس افسونگر کی اُسکے ہو گیر گور مین منکر نکیر ہون کہ نہ تو اُن بزرگون سے منہ چھپانے کی طاقت ہوگی نہ کچھ داد و دہش سے کام نکلیگا نہ کوئی ایسا آب و روغن ملیگا کہ جس سے اپنی صورت بدل ڈالے جیسے بہروپیے بدل ڈالتے ہین نہ عقل و ہوش کو راہ حیلہ کی آو روہ اپنے گرز کے زخم ہر ژاژخا کے سر و مقعد پر مارینگے کہ معاذ اللہ اب گرز عزرائیل کا اثر دیکھو کہ نہ اُسکی صورت کسی لکڑی سے ہو نہ آہن سے اور کبھی کبھی صورت بھی معلوم ہوتی ہو لیکن اُس سے بیمار ہی آگاہ ہوتا ہو اور کہتا ہو کہ اے گھر والو یہ کیسی تلوار میرے سر پر ہو اور گھر والون کا یہ حال کہ اُنکو کوئی نظر نہین آتا تو وہ جواب دیتے ہین کہ اے اندھے ہم تو کسیکو بھی نہین دیکھتے تیرا خیال ہی خیال ہو اور یہ خیال بھی ارتحال سے ہو یعنے رحلت کا وقت قریب ہوا الخلاف شرح بحر العلوم مین کہ نہ بینی کو گر نہ بینی لکھا ہے

قولہ خیالست این کہ این چرخ نگون + از نہیب آن خیالی شد چو نون + گرزہا و تیغہا محسوس شد + پیش بیمار و سرش منکوس شد + او ہمی بیند کہ آن از بہر اوست + چشم دشمن بستہ زان چشم دوست + حرص دنیا رفت و چشمش تیز شد + چشم او روشن کہ چون خونریز شد + مرغ بے ہنگام شد آن چشم او + از نتیجہ کبر او و خشم او + سر بریدن واجب آمد مرغ را + کو بغیر از وقت جنباند درا + ہر زمان نزعیست جزو جانت را + بنگر اندر نزع جان ایمانت را + عمر تو مانند ہمیان زرست + روز و شب مانند دینار شمرست + میشمارد میدہد زر بے وقوف + تا کہ خالی گردد و آید خسوف + گر ز کوہی بستانی و ننہی بجاے + اندر آید کوہ ازان دادن زپاے + پس بنہ بر جای ہر دم را عوض + تا ز واسجد و اقترب یابی غرض + در تمامی کارہا چندین مکوش + جز بکاری کہ بود در دین بکوش + عاقبت تو رفت خواہی ناتمام + کارہایت ابتر و نان تو خام + وان عمارت کردن گور و لحد + نی بسنگ ست و نہ چوب و نی لبد + بلکہ خود را در صفا گوری کنی + در منی او کنی دفن این منی + خاک او گردی و مدفون غمش + تا دمت یابد مددہا از دمش + گور خانہ قبہا و کنگرہ + نبود از اصحاب معنی آن سرہ + بنگر اکنون زندہ اطلس پوش را + ہیچ اطلس دست گیرد ہوش را + در عذاب منکرست آن جان او + کژدم غم در دل غمدان او + از برون بر ظاہرش نقش و نگار + وز درون اندیشہا زار زار + وان یکی بینی در آن دلق کہن + چون نبات اندیشہ و شکر سخن + المعنی منکوس نگونسار و سرنگون

لبد بغلم الام مال بسیار و پر بناوہ فرماتے ہین گھر والے تو خیال بتاتے ہین لیکن عجیب ہی خیال ہو جسکی ہیبت سے
یہ چرخ سرنگون ایک خیال ہوگیا ہو اور مثل نون کے خمیدہ تب بیمار کو وہ گرز و تیغ محسوس ہونے لگے اور سب پیش نظر
اب سر اُسکا جھک گیا یہ بیمار تو دیکھتا ہو اور جانتا ہو کہ یہ سب گرز و تیغ میرے ہی واسطے ہین لیکن دوست و دشمن کی
چشم سے چھپے ہوے ہین وہ نہین دیکھتے اسوقت مین حرص دنیا کی گئی اور آنکھین تیز و روشن ہوکے خون
بہانے لگین اب آنکھون سے خون بہانا ایسا ہو جیسے مرغ بے ہنگام کی بانگ کہ نتیجہ کبر و خشم کا سامنے آیا بس
اُس مرغ بے ہنگام کا سر کاٹنا واجب ہوا کہ بیوقت بولتا ہو اور سر لوٹتا ہو اور مرغ بے ہنگام آنکھین جو بیوقت
روتی ہین رونے کا وقت تو گذر گیا تو جانتا ہو کہ نزع کا ایک وقت معین ہی نہین ہر وقت تیری جز جان کے
واسطے ایک نزع ہو بس اس نزع جان مین ہر وقت اپنے ایمان کو دیکھے رہ اور اُسکے ذکر سے غافل مت ہو
ع شاید ہمین نفس نفس واپسین بود + عمر تیری ایسی ہو جیسے زر کی ہمیانی اور یہی رات دن اس ہمیانی کے دینار
شمار کر گنتے ہین اور یہ بیوقوف اپنے اُس زر کو انھین دے رہا ہو یہان تک کہ ہمیانی خالی ہوگئی اخیر وقت
آجائیگا مثلاً ایک پہاڑ ہو اُسمین سے تھوڑا ہی تھوڑا لو اور اُسکو رکھو نہین کھودو تو کوہ بھی دینے سے عاجز
ہوجائیگا پھر ہمیانی کیا چیز ہو بس تو جو اپنے نقد عمر کو روز و شب صرف کر رہا ہو ہر دم اسکا عوض رکھتا جا اور سجدہ
واقترب سے مدعا حاصل کر یہی عوض ہو دنیا کے تمامی کامون مین اتنی کوشش مت کر بجز کام دین کے
اسمین جہان تک ہو سکے کوشش کر دنیا کے کامون کا یہ حال کہ انجام تیرا تو یہ کہ تو دنیا سے چل بسیگا
اور کام تیرے ابتر و نا تمام رہی جائینگے اور روٹی تیری جو توشہ راہ آخرت کا ہو وہ بھی کچی رہیگی اور
جو گور و لحد پر عمارت بناتے ہین بیہودہ ہو تو نہ سنگ کی عمارت بنا نہ لکڑی کی نہ اسپر مال کثیر صرف کر بلکہ اپنی
گور صفا مین بنا اور خودی سے علیحدہ ہو اور وہ جسکو مانی اور منی سزاوار ہو اُسکی ہستی مین اپنی خودی کو دفن کرکے
اُسکی خاک ہوجا اور اُسی کے غم مین مدفون ہو تیرا دم اُسکے دمون سے مدد پاتا رہے ورنہ وہ جاوید ہو جائیگا
یہ عمارت گور کی تو نشان چند روزہ ہو نہ زندگی ہمیشہ کی یہ گور خالی اور گنبد و کنگرے اہل معنی کے سامنے
کھڑے اور حیران نہین ہین اور یہ جو مردہ کو کفن قیمتی دیتے ہین مثلاً اسکو اطلس پوش بنایا اسکا یہ رنگ کہ
کوئی اطلس بھی ہاتھ ہوش یعنی جان کا پکڑ سکتا ہو اور دستگیری کر سکتا ہو اُسکو تو اطلس پوش بنایا اور جان
اُسکی عذاب مین ہو اور کژدم غم کے اُسکے دل غمدان مین ڈنک لگا رہے ہین ظاہر تو اسکا پر نقش و نگار
کر دیا اور باطن مین اندیشے زار زار بھرے ہین اب دیکھ اُس دلق پوش کو جسکو پرانی گدڑی مین داب دیا
کہ اُسکی شکر جیسی باتین ہین اور نبات جیسے اندیشے جنسے منکر نکیر بھی شیرین کام ہین الخلاف شرح
بحر العلوم مین جو وزن کو گنون لکھا ہو

رجوع بحکایت مسافران فیل بچگان

قوله گفت ناصح بشنوید این پند من ٭ تا دل و جان‌تان نگردد ممتحن ٭ با گیاه و برگها قانع شوید ٭ در شکار فیل بچگان کم
روید ٭ من برون کردم ز گردن وام نصح ٭ جز سعادت کی بود انجام نصح ٭ من به تبلیغ رسالت آمدم ٭ تا رهانم من شمارا
از ندم ٭ هین مبادا که طمع ره‌تان زند ٭ طمع برگ از این جهان‌تان برکند ٭ این بگفت و خیرباد کرد و رفت ٭
گشت قحط و جوع‌شان در راه زفت ٭ ناگهان دیدند سوی جاده ٭ پور فیلی فربهی نوزاده ٭ اندر افتادند چون
گرگان مست ٭ پاک خوردند و فرو شستند دست ٭ آن یکی همره نخورد و پند داد ٭ که حدیث آن فقیرش بود یاد ٭
از کبابش مانع آمد آن سخن ٭ بخت نو بخشد ترا عقل کهن ٭ پس بیفتادند و خفتند آن همه ٭ وان گرسنه پاسبان آن همه ٭
دید پیلی سهمناکی میرسید ٭ اولا آمد سوی حارس دوید ٭ بوی میکرد او دهانش را سه بار ٭ هیچ بوئی زو نیامد ناگوار ٭
چند باری گرد او برگشت و رفت ٭ مر ورا نازرد آن شه پیل زفت ٭ مر لب هر خفته را بوی کرد ٭ بوی می آمد ورا زان خفته
مرد ٭ کز کباب پیل زاده خورده بود ٭ بر درانید و بکشتش پیل زود ٭ در زمان او یک بیک را زان گروه ٭ می درانید و
نبودش زان شکوه ٭ بر هوا انداخت هر یک از گزاف ٭ تا همی زد بر زمین میشد شگاف ٭ **المعنی** اسی ناصح نے
کہا کہ میری نصیحت سنو تو دل و جان تمہارا امتحان مین نہ پڑجاوے اسی برگ و گیاہ جنگل پر قناعت کرو
فیل بچون کے شکار کو ہرگز مت جاؤ میری گردن مین جو نصیحت کا جال تھا یعنی میرے ذمہ نصیحت تھی
وہ کی اسواسطے کہ نصیحت کا انجام سعادت ہی ہے تمکو پیام پہونچانے آیا تھا تو تمکو ندامت سے بچاؤن
خبردار ایسا نہو کہ طمع تمہاری راہ مارے اور طمع تمہاری برگ کی تمکو اس جہان ہی سے اکھیڑ دے یہ کہا اور
خیرباد کہکے وہ ناصح تو چلا گیا اور انکا قحط اور انکی بھوک اس راہ یعنے شکار فیل کے بچون مین کہ اختیار کی تھی خوب
موٹی اور مضبوط ہوئی اسی حال مین اتفاقاً ایک راہ کیطرف ایک فیل کا بچہ فربہ نوزادہ دیکھا سب گرگ
مست کے مثل اسکو لپٹ گئے اور مار کے بالکل کھا گئے اور ہاتھ دھو کے بیٹھ رہے مگر ایک ہمراہی نے
اسکے نہین کھایا اور انکو بھی نصیحت کی کہ اسکو اس فقیر کی بات یاد تھی تب وہی بات اسکو اسکے کباب
کھانے سے مانع ہوئی دوسرا مصرع مقولہ مولانا رح کا ہے کہ جب آدمی کا نصیب تازہ و جوان ہوتا ہے تو وہی
پرانی بات عقل کی سمجھاتا ہے اب یہ سب تو کباب کھا کے پڑے سو گئے مگر وہی بھوکا پاسبان اس گلہ کا
جاگتا رہا اسکو بھوک کے مارے نیند نہین آئی دیکھا کہ ایک فیل نہایت سہمناک آتا ہے اور آکر پہلے اسی بھوکے
پاسبان کیطرف دوڑا اور تین دفعہ اسنے اسکا منھ سونگھا کوئی بو ناگوار اسکو نہ معلوم ہوئی پھر کئی بار اسکے
گرد پھر کے چلا گیا اور اس شاہ پیل زفت نے اسکو کچھ نہ ستایا من بعد ہر خفتہ کے لب اسنے سونگھے اسکے
لبون سے اسکو بو آتی تھی کسواسطے کہ انھون نے تو کباب پیل زادہ کے کھائے تھے انکو اسنے فوراً چیر ڈالا

اور مار ڈالا الغرض دم بھر مین اُسنے اُس گروہ سے ایک ایک کو پھاڑ چیر ڈالا اور کچھ پروانہ کی اور ہر ایک کو
ایسا زور سے اوپر پھینکتا تھا کہ زمین پر گرنے سے زمین مین شگاف ہو جاتا تھا قولہ اے خورندہ خون خلق
از رہ بگردد تا نیارد خون ایشانت نبرد + مال ایشان خون ایشان دان یقین + زانکہ مال از زور آید در یمین + مادر آن
فیل بچہ کین کشد + فیل بچہ خوارہ را کیفر کشد + فیل بچہ میخوری ای پارہ خوار + ہم برآرد خصم فیل از تو دمار + بوی رسوا
کرد مکر اندیش را + پیل داند بوی خصم خویش را + آنکہ یابد بوی رحمن از یمن + چون نیابد بوی باطل را ز من + مصطفے
چون برد از راہ دور + چون نیابد از دہان ما بخور + ہم بیابد لیک پوشاند زما + بوی نیک و بد برآید بر سما + تو ہمی خسپی
و بوی آن حرام + میزند بر آسمان سبزفام + ہمرہ انفاس زشتت میشود + تا بوگیران گردون میرود + بوی کبر و بوی حرص
بوی آز + در سخن گفتن بیاید چون پیاز + گر خوری سوگند من کی خوردہ ام + از پیاز و سیر تقوی کردہ ام + آن دمِ
سوگند غمازی کند + بر دماغ ہمنشینان بر زند + پس دعاہا رد شود از بوی آن + آن دل کژ می نماید از زبان + اخسؤا
آمد جواب آن دعا + چوب رد باشد جزای ہر دغا + گر حدیثت کژ بود معنیت راست + آن کژی لفظ مقبول خداست
ور بود معنی کژ لفظت نکو + آنچنان معنی نیرزد یک تسو + المعنی آپ مقولات مولانا رح کے ہین کہ اے خون کھانے والے
خلق کے اس راہ خونخواری و ظلم سے باز آ تو خون انکا تجھپر حملہ نکرے اور اُنکے مال کو بھی انکا خون یقین جاننا
کسواسطے کہ مال بھی بزور ہاتھ آتا ہے اور مال کی جڑ جان مین ہوتی ہے دیکھو مادر اس فیل بچہ نے کیسی عداوت اپنی
نکالی اور جنھون نے فیل بچہ کو کھایا تھا کیسا اُسکے بدلہ کو اُنھین پہونچایا تو بھی فیل بچون کو کھاتا ہے اے ٹکڑے ٹکڑے
کھانے والے وہ فیل تیرا دشمن ہے ضرور تجھکو ہلاک کریگا خیال تو کر ان مکر اندیشون کو انکی بو نے رسوا کیا کہ فیل نے بو
اپنے دشمن کی پہچان کے اُنھین کو مارا جو اُسکے دشمن تھے اور وہ شخص کہ بوی رحمن کی یمن سے معلوم کرے کہ وہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین جیسا کہ کہا انی لاجد ریح الرحمن من الیمن یعنی پاتا ہون بو رحمن کی یمن سے پھر ہم مین جو
بو باطل کی ہو اسکو کیسے نہ معلوم کرلے شعر بعد کا تفسیر ہے کہ مصطفے جب اتنی راہ دور سے بو معلوم کرلین تو ہمارے
مُنھ کے بخارات کو کیسے نہ معلوم کرلینگے وہ معلوم ضرور کرلینگے لیکن ہمارے عیب چھپانے کی نظر سے نہین کہتے ورنہ بو نیک
خواہ بد آسمان پر پہونچتی ہے تو سوتا ہوتا ہے اور حرام کی بو جو تونے کھایا ہے چرخ سبز فام تک جاتی ہے تیری سانسین بد
جو چلتی ہین اُنکے ساتھ وہ بو بھی ہوتی ہے اور آسمان کے بو لینے والے ہین اُن تک جاتی ہے بو کبر کی اور بو حرص کی
اور بو آز کی کیا بیان کرنے مین پیاز کیطرح منھ سے نہین آتی بالفرض اگر تو قسم کھائے کہ مین نے پیاز نہین کھائی
اور لہسن پیاز سے پرہیزگار ہو گیا ہون مگر دم تیرا جسمین بو پیاز کی بھری ہے وہ تو غمازی کریگا تیری قسم کیا
تصدیق کریگی وہ بو تو ہمنشینون کے دماغ پر جا کر لگے گی پس تیری دعائین جو تیرا دل کج زبان سے کر رہا ہے رد
ہونگی اُسکی بو سے اُس دعا کے جواب مین قبول کیا معنی اخسؤا آئیگا کسواسطے کہ ہر دغا کا بدلا چوب رد ہی ہے

وشمنے مار کے کھدیریدیا جیسا کہ فرمایا قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون کہا بیٹھے رہو اسی مین اور مجھ سے بات نکرو ہان اگر تیری بات کج ہو اور معنی راست تو وہ بھی ظاہری خدا تعالی کو مقبول ہو اور اگر ظاہر لفظ تیرے اچھے ہین اور معنی بد تو ایسے معنے ایک تو بنے چار جو برابر بھی نہین

اس بات کے بیان مین کہ خطا محبون کی بیگانون کے صواب سے بہتر ہو

قوله آن بلال صدق در بانگ نماز + حی را هی هی همی خواند از نیاز + تا بگفتند ای پیمبر نیست راست + این خطا اکنون که آغاز بناست + ای نبی و ای رسول کردگار + یک مؤذن کو بود افصح بیار + عیب باشد اول دین و صلاح + لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح + خشم پیغمبر بجوشید و بگفت + یک دو رمزی از عنایات نهفت + کای خسان نزد خدا هی بلال + بهتر از صد حی حی و قیل و قال + وا مشورانید تا من رازتان + وا نگویم آخر و آغازتان + گر نداری تو دم خوش در دعا + رو دعا میخواه ز اخوان صفا + المعنی اسی بات پر کہ معنی اچھے ہون لفظ چاہے کج ہون فرماتے ہین کہ وہ بلال جو ہمہ تن صدق تھے جب بانگ نماز از روے نیاز کے کہتے تھے تو بجاے حی کے ہی کہتے تھے یہانتک کہ پیغمبر سے لوگون نے کہا کہ اے حضرت آغاز بنا اسلام کی ہے یہ بات اچھی نہین کہ آغاز ہی مین غلط ہو گویا پہلی ہی بسم اللہ غلط اے نبی اور اے رسول خدا کے ایسا کوئی مؤذن جو افصح ہو بلاؤ یہ عیب کی بات ہو کہ ابتداء دین وصلاح کی ہو اور حی علی الفلاح کو لحن پکارے لحن کے معنی خطا در گفتن ہے حضرت کا غصہ اس بات سے جوش مین آیا اور ایک دو رمز عنایات پوشیدہ سے کہین کہ اے خسو خدا کے سامنے یہ ہی بلال کی تمہارے سیکڑون حی حی قیل وقال سے بہتر ہے قیل وقال سے مراد بفصاحت ظاہر ادا کرنا مجھکو جوش مین مت لاؤ تو مین تمہارا بھید اول آخر سے نہ کہہ دون آپ فرماتے ہین اگر تو دم خوش دعا مین نہین رکھتا ہو تو جا اخوان صفا سے ہمیشہ خواہان دعا کا رہ

حکم کرنا خدا تعالی کا موسی علیہ السلام کو کہ اپنے منہ سے مجھکو یاد کر کہ جس منہ سے تو نے گناہ نکیا ہو

قوله بهر آن فرمود با موسی خدا + وقت حاجت خواستن اندر دعا + کای کلیم الله ز من می جو پناه + با دهانی که نکردی تو گناه + گفت موسی من ندارم آن دهان + گفت ما را از دهان غیر خوان + آنچنان کن که دهانها مر ترا + در شب و در روزها آرد دعا + از دهان غیر کی کردی گناه + از دهان غیر بر خوان کای اله + یا دهان خویشتن را پاک کن + روح خود را چابک و چالاک کن + ذکر حق پاکست چون پاکی رسید + رخت بر بندد برون آید پلید + میگریزد ضدها از ضدها + شب گریزد چون برافروزد ضیا + چون در آید نام پاک اندر دهان + نی پلیدی ماند و نی آن دهان + المعنی یہ حکایت مطابق اس قول کے ہے جو فرمایا کہ اگر تو دعا مین دم خوش نہین رکھتا تو اخوان صفا سے طالب دعا کا ہو جیسا کہ خدا تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ جس وقت تو اپنی حاجت مجھسے دعا مین چاہے تو ای کلیم اللہ

اُس شخص کے ساتھ مجھ سے یاد ڈھونڈ ہو جس مُنہہ سے تو نے گناہ نہ کیا ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ الٰہی میرا ایسا دہن کہان ہو فرمایا مجھکو غیر کے دہن سے یاد کر یعنے ایسا کر کہ غیرون سے دعا اپنے حق مین کرا کہ اُنکے دہن راتون مین اور دنون مین تیرے واسطے دعا کیا کرین اسلیئے کہ غیرون کے دہن سے تو نے گناہ نہین کیا ہو اُنکے دہن سے کہلا وہ کہین کہ اے اللہ یا تو اپنے دہن کو آپ پاک کر اور اپنی روح کو چست و چالاک بنا اب فرماتے ہین ذکر حق کا فی نفسہ پاک ہو اور جب پاک دہن مین پہونچا تو پاکی برپا کی حاصل ہوئی پھر پلیدی کیسے ٹھہر سکتی ہو فوراً اپنا بستر اُٹھا کے باہر نکل جائیگی ظاہر ہو کہ ضد ضد سے بھاگتی ہو دیکھو تو دن کی روشنی جب روشن ہوتی ہو رات بھاگ جاتی ہو بس ایسے ہی جس وقت کہ نام پاک اُسکا دہن مین آئیگا نہ پلیدی رہیگی نہ کوئی شک و شبہہ

اس بیان مین کہ حاجتمند کا اللہ کہنا عین لبیک کہنا حق کا ہو

قولہ آن یکی اللہ میگفتی شبے + تا که شیرین گردد از ذکرش لبے + گفت شیطانش خموش اے سخت روے + چند گوئی آخر اے بسیار گوے + این ہمہ اللہ گفتی اے عتو + خود یکی اللہ را لبیک کو + می نیاید یک جواب از پیش تخت + چند اللہ میزنی بار وے سخت + او شکستہ دل شد و بنہاد سر + دید در خواب او خضر را در خضر + گفت ہین از ذکر چون وا ماندهٔ + چون پشیمانی ازان کش خواندهٔ + گفت لبیکم نمی آید جواب + زان ہمی ترسم کہ گردم رد باب + گفت خضرش کہ خدا گفت این بمن + کہ برو با او بگو اے ممتحن + گفت آن اللہ تو لبیک ماست + این نیاز و سوز و دردت پیک ماست + نے ترا در کار من آوردہ ام + نے کہ من مشغول ذکرت کردہ ام + حیلہا و چارہ جوئیہاے تو + جذب ما بود و گشاد این پاے تو + ترس و عشق تو کمند لطف ماست + زیر ہر یارب تو لبیکہاست + جان جاہل زین دعا جز دور نیست + زانکہ یارب گفتنش دستور نیست + بر دہان و بر لبش قفل ست و بند + تا ننالد بر خدا وقت گزند + لعنی عتو بفتح اول تکبر و سرکش لبیک حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہونا خضر بالکسر و فتح اول و کسر ثانی نام پیغمبر و بفتحتین تازگی و سبزی ایک شخص اللہ اللہ رات مین کہا کرتا تھا تا اُسکے ذکر سے شیرین لب ہوئے ایک رات شیطان نے کہا کہ چپ اے سخت رو بسیار گو کب تک بکیگا آخر کچھ فائدہ بھی ہو اے سرکش اسقدر اللہ اللہ کہتا ہو کسی ایک اللہ کے جواب مین بھی لبیک سنا تجھکو تو ایک جواب بھی پیش تخت سے نہین آتا پھر تو ایسی سخت روئی کے ساتھ اللہ اللہ کیون کیے جاتا ہو اُس بیچارہ کا اس کہنے سے دل ٹوٹ گیا اور سر کھُلے لیٹ رہا خواب مین اُسنے حضرت خضر کو سبزہ زار مین دیکھا کہا خبردار رہو تو ذکر سے کیون تھکا ہو جسکو یاد کیا کرتا تھا اُس سے کیون پشیمان ہوا کہا مجھکو اُسکی طرف سے جواب لبیک کا نہین آتا ہو مین ڈرتا ہون کہ کہین مردود درگاہ نہ ہون خضر نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھسے فرمایا ہو کہ اے ممتحن تو جا اور

اس سے کہ وہ جو تو اللہ کہتا ہے وہی لبیک ہماری ہے اور یہ تیرا نیاز و سوز و درد سب ہمارے قاصد ہیں جو تیرے
پاس پہونچتے ہیں کیا اس کام میں ہم تجھکو نہیں لائے ہیں کیا ہمنے تجھکو اپنے ذکر میں مشغول نہیں کیا ہے
تو اسکو ہماری طرف سے نہیں جانتا تو جو یہ حیلے اور چارہ جوئیاں کرتا ہے سب ہمارے جذب و کشش سے
ہیں اُسی جذب نے تیرا قدم آگے بڑھا دیا ہے یہ تیرا خوف و شوق بھی کمند ہمارے لطف کی ہے اور تیرے
ہر یا رب کے تحت میں ہماری لبیک ہے دیکھ رے جاہل کی جان کو اس دعا سے سوائے دوری کے کچھ حاصل
نہیں ہوا اسلیے کہ یا رب کہنا اسکا دستور ہی نہیں ہمنے اُسکے دہان و لب پر قفل لگا دیا ہے تا ہیچ وقت گڑگڑا کے
ہمارے سامنے گریہ و زاری نکر سکے قولہ داد مر فرعون را صد ملک و مال + تا بکرد او دعوی عز و جلال + در ہمہ
عمرش ندید او درد سر + تا ننالد سوی حق آن بدگہر + داد او را جملہ ملک این جہان + حق ندادش درد و رنج
و اندہان + زانکہ درد و رنج یار آن دہان + شد نصیب دوستانش در جہان + درد آمد بہتر از ملک جہان + تا بخوانی
تو خدا را در نہان + خواندن بی درد از افسردگیست + خواندن با درد از دلبردگیست + آن کشیدن زیر لب آواز را
یاد کردن مبدء و آغاز را + آن شدہ آواز صافی و حزین + ای خدا ای مستغاث و ای معین + نالۂ سگ در رہش بی جذب
نیست + زانکہ ہر راغب اسیر رہزنیست + چون سگ کہفی کہ از مردار رست + بر سر خوان شہنشاہان نشست +
تا قیامت میخورد او پیش غار + آب رحمت عارفانہ بی تغار + ای بسا سگ پوست کو را نام نیست + لیک اندر پردہ
بی انجام نیست + جان بدہ از بہر این جام ای پسر + بی جہاد و صبر کی باشد ظفر + صبر کردن بہر این نبود حرج +
صبر کن کالصبر مفتاح الفرج + زین کمین بی صبر و حزمی کس نجست + حزم را خود صبر آمد پا و دست + المعنی دیکھو فرعون
اللہ تعالی نے سیکڑوں قسم کا ملک و مال دیا یہاں تک کہ اُسنے دعوی خدائی اور عز و جلال کا کیا لیکن
تمام عمر کبھی اسکا سر بھی نہ دکھا تا وہ بد اصل خدا کے سامنے نالہ و زاری نہ کر سکے سارا ملک اس جہان کا
حق تعالی نے اُسکو دیا لیکن درد و رنج اور وہ ذہن نہ دیا کہ جس سے نالہ با درد کرتا اس سبب سے کہ وہ درد و رنج جو
یار اس ذہن کا ہے کہ درگاہ حق میں نالہ و زاری کرے اس جہان میں حصہ اُسکے دوستوں کا ہے بس ملک
جہان سے وہ درد اچھا ہے جس میں تو خدا کو پوشیدہ یاد کرے بیدرد کا یاد کرنا افسردگی سے ہوتا ہے اور بادرد کا
یاد کرنا عشق و دلبردگی سے وہ آہستہ آہستہ آواز کرنا اور اپنے مبدء اور آغاز کو یاد کرنا وہ ایک
آواز صافی و حزین ہے جو کہتا ہے ای خدا فریادرس اور ای مددگار میرے الغرض نالہ کسیکا بے جذب حق نہیں
ہوتا یہاں تک کہ کتا جو اسکی راہ میں نالہ کرتا ہے وہ بھی بدون اُسکے جذب کے نہیں ہوتا کسواسطے کہ ہر شے اپنی
رغبت کی گرفتار ہے اور وہ رغبت ہی مانع نالہ کی تو جب تک اسکا جذب نہوگا رغبت مانع اس نالہ
کی ہوگی اور جب جذب اُسکا ہوگا تو وہ جذب اس رغبت کو برطرف کردیگا جیسے سگ کہف کہ اہل

اس مردار سے جو رغبت ہی چھوٹ گیا تو خوان شاہنشاہون پر بیٹھا یعنے اُن اصحاب کہف کے ساتھ شمار
کیا گیا کہ مثل اُنکے توشہ اصحاب کہف مین اُسکا بھی حصہ ہوتا ہے یہ سب اشعار مشعر اس منع و دخل کے بھی ہین
کہ دفتر اول مین دعا کرنا فرعون کا مذکور فرمایا ہو لیکن اب جو یہ قیدین جذب اور انسردگی اور بیدردی وغیرہ
کی لگائی ہین انسے سب نا قص دفع ہوتے ہین کہ وہ دعا اُسکی درد و جذب سے معرا تھی ورنہ کیون دل
اُسکا نرم ہوکے اپنی سرکشی سے باز نہ آیا انتہی اور وہ سگ کہ مثل عارفون کے مثل سامنے اپنے غار کے
آب رحمت حق کا بے تغار لگن کے پیتا رہیگا آپ فرماتے ہین ای مخاطب بہتا ایسے سگ پوست ہین ای
خراب حال جو بظاہر بے نام و نمود ہین لیکن در پردہ بے جام عشق کے نہین ہین تو بھی ای پسر اس جام
کیواسطے اپنی جان دیدے جہاد کر صابر ہو تا محنت و صبر سے تو بھی ظفریاب ہوئے صبر کرنا اس خیال سے
کہ صبر کنجی کشودگی ہی کچھ حرج کی بات نہین اسلیے کہ یہ دنیا کمینگاہ شیطان کی ہی اس سے وہی بچ نکل گیا
جسنے صبر و حزم کیا بلکہ صبر خود حزم کے ہاتھ پاؤن ہین جیسا کہ فرمایا والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا جن لوگون
نے جہاد کیا ہماری راہ مین اور کوشش کی ہدایت کرینگے ہم اُسکو اپنی راہون کی قوله حزم کن از خورد کین
زہر ین گیاست ۔ حزم کردن زور و نور اولیاست ۔ مکاہ باشد که مہر بادی جہد ۔ کوہ کو مر باد را وزنی نہد ۔
ہر طرف غولی ہمی خواند ترا ۔ کای برادر راہ خواہی ہین بیا ۔ رہنمایم ہمرہت باشم رفیق ۔ من قلاؤزم درین راہ
دقیق ۔ نی قلاؤزست و نی رہ داند او ۔ یوسفا کم رو سوی این گرگ خو ۔ حزم آن باشد که نفریبد ترا ۔ چرب و نوش
دامہای این سرا ۔ که نه چربی دارد و نی نوش او ۔ سحر خواند میدمد در گوش او ۔ که بیا مہمان ما ای روشنی ۔ خانه آن تست
و تو آن منی ۔ حزم آن باشد که گوئی تخمه ام ۔ یا سقیم و خسته این دخمه ام ۔ یا سرم درد است درد سر ببر ۔ یا مرا خواند
آن خالو پسر ۔ زانکه یک نوشت دہد با نیشہا ۔ که بکارد در تو نوشش ریشہا ۔ زر اگر پنجاه اگر شصتت دہد ۔ ماہیا او گو
ور شستت نہد ۔ گر دہد خود کو دہ آن پر حیل ۔ جوز پوسیدہ ست گفتار دغل ۔ زغزغ آن عقل و مغزت را برد ۔
صد ہزاران عقل را یک نشمرد ۔ یار تو خرجین تست و کیسہ ات ۔ گر توی رامین مجو جز ویسہ ات ۔ ویسہ معشوق تو ہم ذات
تست ۔ وین برونیہا ہمہ آفات تست ۔ حزم آن باشد که چون دعوت کنند ۔ تو نگوئی مست و خواہان منند
دعوت ایشان صفیر مرغ دان ۔ که کند صیاد در مکمن نہان ۔ مرغ مردہ پیش بنہادہ که این ۔ میکند آواز و فریاد
و انین ۔ مرغ پندارد که جنس اوست او ۔ جمع آید بر درد شان پوست او ۔ جز مگر مرغی که حزمش داد حق ۔ تا نگردد
گیج آن دانہ ملق ۔ ہست بی حزمی پشیمانی یقین ۔ حزم را اگذار و محکم کن تو دین ۔ زانکه بی حزمی شقاوت بر دہد
دین رو وا ز دست و در و سر دہد ۔ بشنو این افسانه را و شرح این ۔ تا شوی حازم برای حفظ دین ۔ لغتی تخمہ
بالضم بد ہضمی طعام دخمہ گورستان زغزغ آواز دانتون کی جو سخت چیز چابتے یا چاڑ سے یا غصہ کے نکلے ر آمین

تمام عاشق کو دلیسا اسکی معشوق بھی آئین فتح تا گنج بکاف فارسی پریشانی و پراگندہ مغزی خلق بفتحتین چاپلوسی و مکاری اور آواز جو کوئی سنگریزہ اور کلوخ پانی مین ڈالنے سے پانی سے نکلے فرماتے ہین اول حزم آپکی خورش سے کر کہ یہ بڑی زہریلی گیاہ ہے اس سے حزم کرنا یہ دور لورا دلیا ہے ہر آسلیئے کہ گھاس کا تنکا ہوا سے ادھر ادھر کو اچھلتا ہے لیکن کوہ کے سامنے ہوا کا کیا وزن ہے مطلب یہ کہ خورش اچھی دنیا والون کو لوٹ پوٹ کرتی رہتی ہے اولیا کہ وہ پہاڑ ہین انکے سامنے اس ہوا کا کیا وقار و وزن ہے اور ہوشیار ہو کہ ہر طرف سے غول تجھکو پکار رہے ہین کا ہے بھائی اگر راہ چاہتا ہے تو خبردار ہو ادھر کو آئین تیرا رہنا و رفیق ہونگا اور تیرا پیشرو اسواسطے کہ یہ راہ بڑی باریک ہے حالانکہ نہ وہ پیشرو ہے نہ راہ جانتا ہے اے یوسف تو ہرگز اُدھر مت جا وہ گرگ خو ہے یہ اشعار بیان پیران ریاکار مین ہین غول سے یہانتک اور حزم یہ ہے کہ چرب و شیرین دانے اس سرا کے تجھکو اپنے مزہ مین نہ فریفتہ کرلین کہ انمین نہ چربی ہے نہ نوش ہے جاو پڑھ پڑھ کے تیرے کانمین پھونکتے ہین اور تجھکو اپنے بس مین کرتے ہین کا ہے روشنی آ ہمارا احسان جن گھر تیرا ہے اور تو ہماری ملک سے ہے ای غلام جیسا کہ آدمی چرب و شیرین لقمون کا غلام ہے تیری ہوشیاری یہ ہے کہ تو کہدے مجھکو تخمہ ہے بدہضمی ہو رہی ہے یا بیمار ہون یا زخمی اس گورستان کا ہون کھا نہین سکتا اور چرب و شیرینی خودبھی مولد تخمہ ہین یا کہدے کہ میرے سر مین درد ہے اسکو کھو دو تو تمھارا احسان ہون یا میری میرے خالو کے لڑکے نے دعوت کی ہے خالو مین یا دا و زائدہ تحسین کلام کی ہے اور خال معنی ماموں یا خالو شوہر خالہ کا اس سبب سے کہ اگر ایک نوش تجھکو دینگے تو سیکڑون نیش اسمین سمجھ لے کہ وہ نیش تجھ مین ریش ہی ریش بو دینگے اور اگر تجھکو پچاس یا ساٹھ روپیہ ماہوار دے تو ایسا ہی جان لے کہ یہ گوشت مچھلی کے کانٹے مین رکھا ہوا ہے ضرور تو اسمین پھنس رہیگا اگر وہ کبھی ورنہ وہ پُرحیل خود کب دیگا یہ بات اسکی ایسی ہے جیسے جوز گھنا سڑا اور کھونٹے ایسی زرغز کریگا کہ تیری عقل دغز دونون کو کھو دیگا لاکھون حیلین تو اسکو بتائے وہ ایک بھی نہین گنیگا تیری یا رتیری خرچین ہے اور تیرا کیسہ جسمین اعمال صالحہ بھرے ہوں بس اگر تو ایمین ہے ای عاشق تو سوائے دلبسہ یعنے معشوق کے کسیکا طالب مت ہو اور وہ دلبسہ معشوق تیری ہی ذات ہے اس سے خارج جو ہین جملہ تیرے لیے آفات ہین اور ہوشیاری یہ ہے کہ جب تجھکو اپنی طرف بلائین تو یہ مت جان کہ یہ لوگ میرے شوقمند و خواہان ہین انکا بلانا ایسا ہے جیسے صفیر مرغ کی کہ صیاد گھات مین چھپکے کرتا ہے اور ایک مرغ مردہ سامنے رکھ دیتا ہے کہ مرغ جانین کہ یہ آواز و فریاد و نالہ اسیکا ہے جس وہ اپنا ہمجنس جان کے اور اسکی آواز سمجھکے اسکے پاس آجاتے ہین پھر صیاد انکا پوست پھاڑتا ہے ہان مگر وہ مرغ کہ جسکو حق نے حزم بخشا ہے ہرگز اسکیواسطے پراگندہ مغز و ملق نہ ہوتا یعنے دوست تو خوب بہ یقین جان لے کہ بیخبری بڑی پشیمانی کی بات ہے بلکہ خود پشیمانی تو غم گو

مت چھوڑا اور اپنے دین کو محکم کر اس سبب سے کہ بیخبری کا پھل شقاوت کا دینی ہو کر دین ہاتھ سے جاتا ہے اور دوسر
حاصل ہوتا ہے اب مین ایک افسانہ تجھسے کہتا ہون اُسکو اور اُسکی شرح کو سُن تا تو حفظ دین کا جازم ہو جاتے

فریفتہ کرنا ایک روستائی کا ایک شہری کو اور شہری خوشامد و منت سے دعوت کرنا

قولہ ای برادر بود اندر ما مضی + شہریے با روستائی آشنا + روستائی چون سوے شہر آمدے + خرگہ اندر کوی آن شہری زدے
دو مہ و سہ ماہ مہمانش بدے + بر دکان او و بر خوانش بدے + ہر حوائج را کہ بودیش آن زمان + راست کردے مرد شہری رایگان
رو بشہری کرد و گفت اے خواجہ تو + ہیچ می نائی سوے دہ فرجہ جو + اللہ اللہ جملہ فرزندان بیار + کین زمان گلشن ست و نوبہار
یا بتابستان بیا وقت ثمر + تا ببندم خدمتت را من کمر + خیل و فرزندان و قومت را بیار + در دہ ما باش ماہے سہ چہار
در بہاران خطۂ دہ خوش بود + کشت زار و لالہ دلکش بود + وعدہ دادے شہری او را دفع حال + تا بیامد بعد
وعدہ ہشت سال + او بہر سالے ہمی گفتے کہ کے + عزم خواہی کرد آمد ماہ دے + او بہانہ ساختے کامسال مان + از فلان
خطہ بیامد میہمان + سال دیگر گر توانم وارہید + از مہمات آنطرف خواہم دوید + گفت ہستند آن عیالم منتظر
بہر فرزندان تو اے اہل بر + باز ہر سالے چو لکلک آمدے + تا مقیم قبۂ شہری شدے + خواجہ ہر سالے ز زر و مال
خویش + خرج او کردے گشودے بال خویش + آخرین کرت سہ ماہ آن پہلوان + خوان نہادش بامدادان و
شبان + از خجالت باز گفت او خواجہ را + چند وعدہ چند بفریبی مرا + المعنی ما مضی زمانۂ گذشتہ خرگہ خیمہ فلان
فرجہ بالضم کشادگی دے موسم سرما ماہ ماگہ بر بالکسر نکوئی قبہ بنا گرد آمدہ مثل گنبد یہ حکایت بھی تاکید حزم مین لکھی
ہی فرماتے ہین کہ ای برادر زمانہ گذشتہ مین ایک شہر والا کسی گانون والے کا آشنا تھا گانون والا جب
شہر مین آتا تھا تو اُسی شہر والے کے یہان ٹھہرتا تھا دو دو تین تین مہینے اُسکا مہمان ہوتا دکان پر بھی اور
خوان پر بھی جو حاجتین اُسکی ہوتی تھین شہری سب مفت ٹھیک کر دیتا تھا روستائی نے ایکدن شہری کیطرف
متوجہ ہو کے کہا کہ تو کبھی سیر و تفریح کو گانون کیطرف نہین آتا اللہ اللہ کیا اچھا ہو کہ تو بھی آئے اور اپنے
فرزندون کو لائے کہ یہ وقت گلشن اور نوبہار کا ہی یا گرمی مین آ کہ وہ وقت میوہ کا ہوتا ہی تا مین تیری خدمت
کرون تو اپنے خیل اور قوم اور بچون سب کو لا اور تین چار مہینے ہمارے گانون مین خوش باش ہو بہار کے
دنون مین گانون کا خطہ خوش ہوتا ہی ہر طرف کھیتون سے سبزہ زار ہوتا ہی اور لالہ دلکش وہ شہری ٹالنے
کے وعدے کرتا تھا یہان تک کہ دوری وعدہ کو آٹھ برس گذر گئے روستائی یہی کہتا رہتا کہ کب ارادہ کریگا
موسم جاڑے کا آیا جاتا ہی شہری بہانہ کرتا تھا کہ امسال تو ہمارے یہان فلان خطہ سے ایک مہمان آگیا تھا
آیندہ سال مین اگر مجھکو اپنے کامون سے فرصت مل گئی تو آؤنگا کہا اے اہل نیکی میرے اہل عیال تیرے
بال بچون کے منتظر ہین غرض ہر سال یہ روستائی مثل لکلک کے آتا تھا اور اُسکے مکان مین ٹھہرتا تھا

لکلک سے تشبیہ اس سبب سے ہو کہ اکثر پرند ایک ملک کے دوسرے ملک کو چرا کیواسطے جاتے ہین جیسے
اس ملک مین کلنگ اور کویل وغیرہ آجاتے ہین یہ خواجہ ہر سال اپنے زر و مال سے دل کھول کے
اسکا خرچ کرتا تھا آخر دفعہ مین تین مہینے اُس پہلوان نے صبح شام اسکے سامنے خوان لگایا اور یہ وہان رہا
پھر اُسنے شرمندہ ہوکے خواجہ سے کہا کہ تو آتا نہین ہو کب تک وعدے کریگا اور کہان تک مجھکو دھوکے دیگا

قولہ گفت خواجہ جسم و جانم وصل جوست + لیک ہر تحویل اندر حکم ہوست + آدمی چون کشتی است و بادبان +
تا کی آرد باد را آن بادران + باز سوگند آن بداد کای کریم + گیر فرزندان بیا بنگر نعیم + دست او بگرفت سہ کرت بعہد +
کالله الله زو بیا بنما ی جہد + بعد دہ سال و بہر سالے چنین + لابہا و وعدہای شکرین + کودکان خواجہ
گفتند ای پدر + ماہ و ابر و سایہ ہم دارد سفر + حقہا بر وی تو ثابت کردہ + رنجہا در کار او بس بردہ + او ہمیخواہد کہ بعضی
حق آن + وا گزارد چون شوی تو میہمان + بس وصیت کرد ما را او نہان + کہ کشیدش سوی دہ لابہ کنان +
گفت حق ست این ولی ای سیبویہ + اتق من شر من احسنت الیہ + دوستی تخم دم آخر بود + ترسم از وحشت کہ آن فاسد
شود + صحبتی باشد چو شمشیر قطوع + ہمچو دی در بوستان و در زروع + صحبتی باشد چو فصل نوبہار + زو عمارتہا و دخل بیشمار
حزم آن باشد کہ ظن بد بری + تا گریزی و شوی از بد بری + حزم سوء الظن فرمود آن رسول + ہر قدم را دام میدان
ای فضول + روی صحرا ہست ہموار و فراخ + ہر طرف دامیست کم ران اوستاخ + آن بز کوہی دود کہ دام کو +
چون بتازد دامش افتد در گلو + آنکہ میگفتی کہ کو اینک ببین + دشت میدیدی نمیدیدی کمین + بی کمین و دام صیاد
ای عیار + دنبہ کی باشد میان کشت زار + آنکہ گستاخ آمدند اندر زمین + استخوان و کلہ ہاشان ابین + چون
بگورستان روی ای مرتضے + استخوان شانرا بپرس از ما مضے + تا بظاہر بینی آن مستان کور + چون فرو رفتند در
چاہ غرور + چشم اگر داری تو کورانہ میا + ور نداری چشم دست آور عصا + آن عصای حزم و استدلال را +
چون نداری دید میکن پیشوا + ور عصای حزم و استدلال نیست + بی عصاکش بر سر ہر رہ مایست + گام زانسان نہ کہ نابینا نہد
تا کہ پا از سنگ وا ز چہ وارہد + لرزلرزان و بترس و احتیاط + می نہد پا تا نیفتد در خباط + ای ز دودے جستہ در
نارے شدہ + لقمہ جستہ لقمۂ مارے شدہ + یعنی تحویل ایک برج سے دوسرے برج مین جانا آفتاب و ماہ اور
اور ستارون کا ہونا مرذاتی خدا تعالی کا اوستاخ بمعنی گستاخ خباط بالضم دیوانگی فرماتے ہین کہ پھر اس
خواجہ نے کہا کہ میرا تو جسم و جان دونون وصل کی جستجو مین ہین لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا یہ تو اللہ ہی
کے اختیار مین ہو آدمی ایسا ہو جیسے کشتی اور بادبان مگر ہوا چلانے والا جب ہوا چلائے تو کشتی چلے پھر
روستائی نے بہت قسمین دے کر کہا اے کریم فرزندون کو ساتھ لے او رآ اور نعمتین وہان کی دیکھ اور تین دفعہ
ہاتھ اسکا پکڑ کے عہد لیا اور کہا کہ اللہ اللہ جلدی آ اور آنے مین کوشش کر بعد دس برس کے کہ یہ دس برس

اسکی طرف سے لاتے ہین اور خواجہ کیطرف سے جو عذر دن شہر مین گذرے خواجہ نے لڑکون سے کہا
کہ ای پدر چاند اور ابر و رسایہ کو بھی سفر ہی تو نے اپنے حق اسپر خوب ثابت کیے ہین اور اُسکے کام مین بہت
رنج اُٹھائے ہین وہ بھی چاہتا ہی کہ تجھکو اپنا مہمان کرون اور تیرے بعضے حق سے ادا ہوون اسی سبب سے
وصیت پوشیدہ کر گیا ہی کہ تم خوشامد کرکے جیسے بنے ویسے میرے یہان اُسکو کھینچ لاؤ خواجہ نے کہا یہ تو حق ہی
لیکن ای سیبویہ جو مراد ہوشیار و عاقل سے ہی یہ بھی تو ہی جو کہا ہی کہ ڈرو اُس شخص سے جسکے ساتھ تمنے احسان کیا ہی
سیبویہ لقب ایک نحوی کا ہی کہ رخسار اُسکے مثل سیب کے تھے اور نام اُسکا عمر بن عثمان و دوستی ایسی ہونا چاہیے
کہ تخم دم آخر کی ہو یعنے مرتے دم تک رہے مین ڈرتا ہون کہ کوئی وحشت باہم پیدا ہو اور یہ تخم خراب ہو جائے
بعض صحبت تو ایسی ہوتی ہی جیسے شمشیر برندہ بلکہ قطوع کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ای بسیار قطع کنندہ جیسے دی کا مہینہ
باغ و زراعت کے حق مین اور بعض صحبت ایسی ہوتی ہی جیسے فصل نو بہار جس سے آبادیان ہوتی ہین اور
بیشمار آمدنیان مگر حزم اُسکا نام ہی کہ گمان بد ہی کرے تو بچے اور بدی سے محفوظ رہے حزم کو سوء الظن
رسول مقبول نے فرمایا ہی چنانچہ حدیث ہی الحزم سوء الظن ہوشیاری بدگمانی ہی بس ہر قدم کو دام ہی جانتے
رہے روئے صحرا اگرچہ بظاہر ہموار و فراخ ہی لیکن تو ہر طرف گستاخ بے کھٹکے مت جا اسلیے کہ ہر طرف دام ہین
تجھکو نہین سوجھتے بزکوہی کو دیکھ کیسا صحرا مین دوڑتا ہی کہ دام نہین ہی اور جب دام گلے مین پڑکے کھنچ
جاتا ہی تو وہ دام ہی کہتا ہی کہ تو جو کہتا تھا دام کہان ہی دیکھ لے یہ ہی جنگل تو تو نے صاف دیکھ لیا اور کمین کو نہ دیکھا
بے کمین اور دام صیاد کے ای مرد کہرے دن کھیتون مین کب ہوتا ہی اُسے شکار کے لیے اُسکو کھیتون مین
چھوڑتے ہین بس وہ لوگ جو گستاخ ہوکے زمین پر آئے ہین اُنکو لازم ہی کہ استخوان اور کلون بکھرے ہوئے
دیکھین جب تو ای برگزیدہ گورستان مین جائے تو اُنکی ہڈیون سے زمانہ گذشتہ کا حال پوچھ کہ کیا گذرا
تو ان مستان گور سے تو ظاہر دیکھے کہ کیسے چاہ غرور مین ڈوبے ہین مستان گور اس سبب سے کہ دنیا کا انجام
گور ہی اور یہان آکے کیسے مست ہو جاتے ہین تجھکو اگر خدا نے آنکھ دی تو اندھون کیطرح یہان مت آ اور
آنکھین نہین دین تو کوئی عصا ہاتھ مین لا اور حاصل کر اور وہ عصا حزم اور استدلال ہی اگر آنکھ نہین ہی
تو اُسکو پیشوا بنا اور جو حزم و استدلال کا عصا بھی نہین ہی تو بے کسی عصا کش کے کسی راہ مین مت کھڑا ہو
اور قدم ایسا سوچ سمجھ کے رکھ جیسے اندھے رکھتے ہین تو پاؤن سنگ و چاہ سے بچا رہے دیکھ تو کیسا
لرز لرز کے اور ڈر کے احتیاط سے پاؤن رکھتا ہی تا کسی دیوانگی مین نہ پڑ جاؤن ای فخا ط بہت
ایسے ہین کہ دھوئین سے تو بھاگے اور آگ مین گرے لقمہ کی تلاش مین نکلے اور لقمہ مار کا بنگئے مطابق

اسی کے حکایت آیندہ ہے

قصہ اہل سبا کا اور کفران نعمت انکا اور شومی کفر انکی اور فضیلت شکر و وفا کی

قولہ تو نخواندی قصۂ اہل سبا + یا بخواندی و ندیدی جز صدا + از صدا آن کوہ خود آگاہ نیست + سوی معنی ہوش کہ را راہ نیست + او ہمی بانگی کند بیگوش ہوش + چون خمش گردی تو او ہم شد خموش + داد حق اہل سبا را بس فراغ + صد ہزاران قصر و ایوانہا و باغ + شکر آن نگزاردند آن بدرگان + در وفا کمتر بُدند از سگان + مر سگی را لقمۂ نانی ز در + چون رسد بر در ہمی بندد کمر + پاسبان و حارس در میشود + گرچہ بروی جور و سختی میرود + ہم بران در باشدش باش و قرار + کفر داند کردن غیرے اختیار + ور سگی آید غریبی روز و شب + آن سگانش میکنند آندم ادب + کہ برو آنجا کہ اول منزلست + حق آن نعمت گروگان دلست + میگزندش کہ برو بر جای خویش + حق آن نعمت فرو مگذار بیش + از در دل و اہل دل آب حیات + چند نوشیدی و وا شد چشمہات + بس غذای وجد و شکر بیخودی + از در اہل دلان بر جان زدی + باز این در را رہا کردی ز حرص + گرد ہر دکان ہمیگردی ز حرص + بر در آن منعمان چرب دیگ + میدوی بہر ثریدی مردہ ریگ + چربش آنجا دان کہ جان فربہ شود + کار ہر نومید آنجا بہ شود + المعنی سبا نام شہر بلقیس کہ حضرت سلیمان کی زوجہ تھین ثرید وہ طعام کہ روٹی توڑ کے شوربا مین تر کرین مردہ ریگ ناچیز و فرومایہ تو نے قصہ اہل سبا کا نہین پڑھا یا پڑھا تو اسکو صدائے کوہ کے سوا نہین جانا جس صدا سے کوہ خود آگاہ نہین ہے اور گوش کوہ کو معنی کیطرف راہ نہین کوہ بھی بے گوش ہوش کے ایسی ہی آواز کرتا ہے جیسی تو کرتا ہے لیکن معنی سے تو واقف نہ کوہ اسی سبب سے جب تو خموش ہوتا ہے وہ بھی خموش ہو جاتا ہے اب اہل سبا کا حال بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے اہل سبا کو بہت بڑے فراغ دیے تھے کہ لاکھون محل و ایوان اور انکے باغ تھے لیکن ان بدرگون نے شکر اسکا نہ ادا کیا اور وفا مین کتون سے بھی کم ٹھہرے کما قال اللہ تعالی لقد کان لسبا فی مسکنھم آیۃ جنتان عن یمین و شمال کلوا من رزق ربکم واشکروا لہ بلدۃ طیبۃ و رب غفور فاعرضوا فارسلنا علیہم سیل العرم و بدلناہم بجنتیہم جنتین ذواتی اکل خمط و اثل و شیء من سدر قلیل ذلک جزیناہم بما کفروا و ہل نجازی الا الکفور بیشک قوم سبا کو تھی انکی بستی مین نشانی دو باغ داہنے اور بائین کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اسکا شکر کرو شہر ہے پاکیزہ اور رب بخشنے والا پھر دھیان مین نہ لائے تو چھوڑ دیا ہم نے ان پر نالہ زور کا اور دیے انکو دونون باغون کے بدلے دو باغ جنمین کچھ ایک میوہ کسیلا اور جھاؤ اور کچھ جھڑبیری سے تھے یہ بدلا دیا ہم نے انکو ناشکری کا اور نہین بدلا دیتے ہین ہم مگر ناشکرون کو اور یہ کتون سے کمتر اس وجہ سے کہ کتے کو لقمہ کسی دروازہ سے ملتا ہے تو اسی دروازہ پر کمر باندھ کے بیٹھ رہتا ہے اس دروازہ کا پاسبان و نگہبان بنتا ہے چاہے کیسی ہی ظلم و سختی اسپر ہو پس اسی دروازہ پر اسکا قیام و قرار ہوتا ہے اور غیر کو اختیار کرنا کفر جانتا ہے اور جو کوئی کتا نیا دن رات مین آجائے

تو اسوقت مین وہ کہتے اُسکو ادب سکھاتے ہین کہ وہین جا جہان تیرا پہلا ٹھکانا ہو حق اُسی نعمت کا کہ وہ تو
کہ وہ تیرے دل کی مالک ہو اور اُسکو کاٹتے ہین کہ اپنی جگہ جا وہان کی نعمت کا حق اپنے سامنے سے مت چھوڑ
پیش نظر رکھو آپ فرماتے ہین کہ تونے بھی دروازۂ دل اہل دل سے کتنا ہی آبحیات پیا ہو اور اپنی آنکھین
کھولی ہین کیا تونے مذاستی اور نشہ بیخودی کی اُنسے نہین پائی اور اُنکے دروازہ سے باگی اپنی جان مین
نہین ڈالی باوجود اُسکے پھر بھی تونے حرص سے اُنکے دروازہ کو چھوڑ دیا اور مارے حرص کے ہر دکان کے
گرد پھرتا ہو تو اُنکے دروازہ کو جہان چکنی چکنی دیگین چڑھی ہین اور منعم لوگ ہین شرید کیواسطے جو ایک ناچیز
شی ہو ڈھونڈتا ہو حریب لقمے وہان ڈھونڈھو جہان فربہ ہو اور رہنا امید کا کام جہان سنبھل جاے

جمع ہونا اہل آفت کا در صومعہ حضرت عیسی علیہ السلام برجہت استدعای دعا بنا بر شفا

قولہ صومعۂ عیسی ست خوان اہل دل ÷ ہان ہان ای مبتلا این در مہل ÷ جمع گشتندی زہر اطراف خلق
از ضریر و شل و لنگ و اہل دلق ÷ بر در آن صومعۂ عیسی صباح ÷ تا بدم اوشان رہاند از جناح ÷ او چو فارغ گشتی
از اوراد خویش ÷ چاشتگہ بیرون شدی آن خوب کیش ÷ جوق جوق آن مبتلا دیدی نزار ÷ شستہ بر در با امید
و انتظار ÷ گفتی ای اصحاب آفت از خدا ÷ حاجت و مقصود جملہ شد روا ÷ ہین روان گردید بی رنج و عنا
سوی غفاری و اکرام خدا ÷ جملگان چون اشتران بستہ پای ÷ کہ کشائی زانوی ایشان برای ÷ خوش دوان
و شادمانہ سوی خان ÷ از دعای وی شدندی پا دوان ÷ جملہ بی درد و الم بی رنج و غم ÷ ستا رست و شادمان
و محترم ÷ سوی خانہ خویش گشتندی دوان ÷ ازدم میمون آن صاحبقران ÷ آزمودی تو بسی آفات خویش
یافتی صحت ازان یاران کیش ÷ چند آن لنگی تو رہوار شد ÷ چند جانت بی غم و آزار شد ÷ ای معقل رشتہ
بر پای بند ÷ تا ز خود ہم گم نگردی ای لوند ÷ ناسپاسی و فراموشی تو یاد ÷ نا ورد آن عسل نوشی تو یاد ÷ لاجرم آن
بر تو بستہ شد ÷ چون دل اہل دل از تو خستہ شد ÷ زودشان در یاب استغفار کن ÷ ہمچو ابرے گریہائے زار کن
تا گلستان شان سوی تو بشگفد ÷ میوہای پختہ بر تو وا کفد ÷ ہم بران در گرد از سگ کم مباش ÷ با سگ کہف
ار شدستی خواجہ تاش ÷ المعنی صومعہ بالفتح عبادتخانۂ ترسایان و نصاری و مجازا عبادتخانۂ اہل اسلام
جناح بضم گناہ جوق بواو معروف فوج و گروہ مردم و جن و مرغان صاحبقران وہ شخص جسکی ولادت کے
دن ماہ و مشتری یا زہرہ یا زحل دو ستارے ایک برج یا درجہ مین جمع ہون مراد نہایت سعید سعد سے
معقل بضم میم و تشدید قاف وہ شتر جسکا زانو و ساق اکٹھا رسی سے باندھا ہو لوند بفتحتین وہی کفد فید
سے پھوٹ جانا میوہ کا اپنے زور مین فرماتے ہین خوان منیض اہل دل کا صومعہ عیسی کا ہے خبردار ...
مبتلا مرض کے اس دروازہ کو مت چھوڑ جیسے ہر طرف سے مخلوق اندھے لنجے لنگڑے فقیر ...

صومعہ کے دروازہ پر صبحکو جمع ہوتے تھے تا اُنکے دم کی برکت سے اُس مرض سے رہائی پائین اور وہ جب اپنے
ورد و وظائف سے فارغ ہوتے تھے تو چاشت کے وقت نکلتے تھے دیکھتے کہ گروہ مبتلا و نزار تھکے
دروازہ پر اُنکے امید و انتظار مین بیٹھے ہین پس فرماتے کہ اے اصحاب آفت درگاہ الٰہی سے حاجت و مقصود
تم سب کا روا ہوا آخر دار تم بے رنج و بے عنا ہو گئے اب خدا تعالیٰ کی غفاری و بزرگی کیطرف روان ہو
پس سب مثل اُشتران بستہ پا کھولے ہوتے تھے کہ اُنکا زانو تو اپنی رائے سے کھولدے اور وہ چل نکلین خوش روان اور
شادمان اپنے گھر کیطرف جاتے تھے اور اُنکی دعا سے اپنے پانون سے وان ہٹتے تھے سب بے درد و الم
اور بے رنج و غم تندرست و شادمان اور محترم اپنے گھر کیطرف روان ہوتے ان صاحبقران کے دم
مبارک کی برکت سے ایسے ہی تو نے بھی بہت آفتین آزمائی ہین اور اپنے مذہب کے یارون سے
صحتین پائی ہین کتنے لنگی تیری رہوار ہو گئی اور کتنی جان تیری بے غم و آزار ہو گئی لیکن اے
معقل یعنے پابستہ تو اور رسی اپنے پانون پر باندھ مجھکو اے لوند تیرا بڑا ڈر ہے کہ تو کہین آپ ہی کو نہ گم کردے
تیری ناسپاسی و فراموشی نے اُس عسل کو جو کھایا ہے کبھی بھی یاد کیا اسیواسطے وہ دروازہ تجھپر بند ہو گیا
کہ دل اہل دل کا تجھ سے ناخوش ہوا جلدی اُنکو ڈھونڈھ اور معافی چاہ اور استغفار کر اور مثل ابر کے زار زار
رو تو گلستان اُنکا تیری طرف شگفتہ ہو اور میوے تجھپر ایسے پختہ ہون کہ نہایت پختگی سے پھٹ جائین تجھسے
دروازہ پر گرو اور مقید ہو کے سگ سے کم مت ہو اسلیئے کہ اُسوقت مین تو خواجہ تاش سگ اصحاب کہف کا ہے
قولہ چون سگان ہم مر سگان را ناصح اند ۔ کہ دل اندر خانۂ اول ببند ۔ آن در اول کہ خوردی استخوان ۔ سخت
گیر و حق گزاری آن بدان ۔ میگزندش کز ادب آنجا برو ۔ و ز مقام اولین مفلح شود ۔ میگزندش کای سگ طاغی برو
با ولی نعمتت یاغی مشو ۔ بر همان در همچو حلقہ بستہ باش ۔ پاسبان و چابک و برجستہ باش ۔ صورت نقض وفای ما
مباش ۔ بیوفائی را مکن بیہودہ فاش ۔ حق تعالی فخر آورد از وفا ۔ گفت من اوفی بعہد غیرنا ۔ بیوفائی دان وفا
با رد حق ۔ بر حقوق حق ندارد کس سبق ۔ فور راہم نور شو با زنار بیجا ای گل گل باش جاہی خار خار ۔ حق مادر بعد از آن شد
کان کریم ۔ کرد او را از جنین تو غریم ۔ صورتی کردت درون جسم او ۔ داد در حملش ترا آرام و خو ۔ همچو جزو متصل دید
او ترا ۔ متصل را کرد تدبیرش جدا ۔ حق هزاران صنعت و فن ساختست ۔ تا کہ مادر بر تو مهر انداختست ۔ پس
حق حق سابق از مادر بود ۔ هر کہ آن حق را نداند خر بود ۔ آنکہ مادر آفرید و ضرع و شیر ۔ با پدر کردش قرین آن خود مگیر
ای خداوند ای قدیم احسان تو ۔ آنکہ دانم وانکہ نہ هم آن تو ۔ المعنی اوپر بھی کتون کو کتون کا نصیحت کرنا بیان
فرمایا ہے موافق اُسی کے کہتے ہین کہ جب کُتّے کتون کے ناصح ہین کہ ما اپنے پہلے ہی گھر سے دل لگا جس
دروازہ پر کہ تو نے پہلے سے ہڈیان کھائی ہین اُسی دروازہ کو مضبوط پکڑ اور اُسکی حق گزاری مت چھوڑ

اور کاٹتے ہین کہ ادب سے وہین چلا جاے اور پہلے ہی کھٹکانے سے فلاح پانے اور اسی لیے کاٹتے ہین
کہ اے سگ از حد گذشتہ اپنے ولی نعمت سے باغی مت ہو اسی دروازہ پر حلقہ باندھے بیٹھا رہ اور اچھا چالاک
و برجستہ پاسبان اُس در کا بن ہمارے سب وفا کے نقض کی صورت مت بن اور بیوفائی اپنی بیہودہ ظاہر
نہ کر دیکھ تو وفا ایسی ایک صفت برگزیدہ ہی جسپر حضرت رب العزت نے بھی فخر کیا ہی اور فرمایا ومن اوفی بعہدہ
من اللہ کون بڑا وفادار ہی اللہ سے مگر ہان جو مردود حق ہو اُس سے وفا مت کر اُسکے حق مین بیوفائی
عین وفا ہی اسواسطے کہ حق تعالی کے حقوق سے کسیکا حق بڑھکے نہین ہی پس تو بھی نور کے ساتھ نور ہو
نار کے ساتھ نار گل کے موقع پر گل خار کے موقع پر خار اب فرمایا کہ دنیا مین مان کا بڑا حق ہی لیکن بعد حق
خدا تعالی کے حق مادر کا ہی کہ اُس کریم پاک ذات نے تیرے جنین سے اُسکو غریم کیا یعنے تاوان اُسپر رکھا
اور اُسی کے جسم مین تیری صورت بنائی اور اُسی کے حمل مین تجھکو خوارم کی دی جسمین تو آرام سے رہا اور اُسی نے
اس مدت حمل مین تجھکو ایسا جانا جیسے کوئی اپنا جزو متصل دوسرے جزو سے ملا ہوا جس سے کچھ وقت نہین
ہوتی اور پھر اُسکی تدبیر نے ایسے متصل کو اُس سے جدا کیا اور کیسی کیسی کاریگریان اور ہنر کیے تو مادر نے تجھکو
محبت سے لیا اور پالا پس حق حق کا حق مادر سے سابق ہی اب جو کوئی حق حق کو نہ سمجھے محض گدھا ہی وہ نہین
دیکھتا کہ مان کو کسنے پیدا کیا اور اُسکے پستان او پستان مین شیر کیسے آیا اور باپ کا اُسکو کسنے قرین کیا یہ سب
امور اخذ کر اور سمجھ پس فرمایا ایخداوندا ورای قدیم احسان تو وہ ہی کہ جو کچھ مین جانون اور جو کچھ نہ جانون سب
تیری ہی ملک ہی اور تیرا ہی عطیہ قولہ تو بفرمودی کہ حق را یاد کن + زانکہ حق من نمیگردد کہن + یاد کن لطفے کہ
کردم آن صبوح + با شما از حفظ در کشتی نوح + پیلہ اجداد شما را آن زمان + دادم از طوفان و از موجش امان + آب
آتش خو زمین بگرفتہ بود + موج او مر اوج کہ را می ربود + حفظ کردم من نکردم ردتان + در وجود جد جد جدتان +
چون شدی سر رشتہ پایت چون زنم + کارگاہ خویش ضائع چون کنم + چون فدائی بیوفایان میشوی + از گمان بد
بدانسو میروی + من ز سہو و بیوفائیہا بری + سوی من آن گمان بد بری + این گمان بد بر آنجا بر کہ تو + میشوی
در پیش ہمچو خود دوتو + بس گرفتی یار و ہمراہان زفت + گر ترا گویم کہ گوئی کہ رفت + یار زشتت رفت بر چرخ
برین + یار فسقت ماند در قعر زمین + تو بماندی در میانہ آنچنان + بے مدد چون آتشے در کاروان + دامن او
گیر ای یار دلیر + کو منزہ باشد از بالا و زیر + نی چو عیسی سوی گردون بر شود + نی چو قارون در زمین اندر رود + با تو
باشد در مکان و لامکان + چون بمانی از سرا و از دکان + او بر آرد از کدورتہا صفا + مر جفاہای ترا گیرد وفا +
چون جفا آری فرستد گوشمال + تا ز نقصان وا روی سوی کمال + المعنی تو نے فرمایا ہی کہ میرے حق بھول مت
یاد رکھو اسواسطے کہ میرے حق پرانے نہین ہوتے ہر دم تازہ ہین یاد کرو میرے احسان صبوح کو جو

میرے حفظ نے تمہارے ساتھ کشتی نوح مین کیا جو کہ بعد طوفان کے دوبارہ دنیا پیدا ہوئی ہے اسواسطے قید صبوح
کی لگائی ہے گویا یہ صبح دوسری ہستی کی تھی اور پہلی صبح وہ تھی جو حضرت آدم یہان آئے تھے اسیواسطے حضرت نوح کو
آدم ثانی کہتے ہین تمہاری اصل وابد ذ کہ اُسوقت مین کیسے طوفان اور اُسکی موجون سے امان دی کہ آب نے
آتش خو ہو کے زمین کو گھیرا تھا یعنے نہایت غضب سے اور نیز پانی جو آسمان سے برسا تھا وہ گرم بھی تھا اور
ایسی موجین کہ اوج پہاڑ کو لگگئین کہ اُنکے اوج موج سے چھپی ہوئی تھی مین نے اُسوقت مین تمہاری حفاظت کی
اور رد نکیا تھا رسے جد جد کے وجود کو پہلے جد سے مراد حضرت آدم دوسرے سے حضرت نوح تیسرے سے
جد خاص ہے تمنے خیال کیا کہ جب تمکو ہمنے سر کیا یعنے سردار و مسجود ملایک تو پھر پشت پا اُنکے کیون مارین اور اپنے
اس کارخانہ کو ضائع کیون کرین تجھ تیسے بیوفاؤن پر فدا ہوتا ہے اور بدگمانی سے ہمکو چھوڑ کے اُسطرف جاتا ہے تو
احسان سہو وبیوفائیون کا اُٹھاتا ہے اور میری طرف جو آتا ہے تو بدگمان ہوتا ہے سہو و بیوفائیان بنظر مبالغہ کے کہا
مثل بید عدل کے یہ گمان بد اپنا تو وہان لیجا جہان آپ جیسے کے سامنے تعظیم سے دوہرا ہوتا ہے اور جھکتا ہے جو
اہل دنیا ہین بہت تو نے یار و ہمراہی اختیار کیے خوب زفت و سطرلاب جو ہم تجھسے پوچھین کہ وہ یار و ہمراہی
تیرے کہان ہین تو یہی کہیگا کہ سب چلدیے جو یار کہ تیرے نیک تھے چرخ برین پر پہونچے اور جو کہ یار فسق کے تھے
قعر زمین مین رہگئے اور تو بیچ مین ایسا رہگیا بے مدد جیسے کاروان کی آگ کہ آپ سب اسکو چھوڑ کے چلے جاتے
ہین تب دامن اُسکا پکڑ اے یار دلیر کہ جو بالا و زیر دونون سے پاک ہے نہ ایسا کہ عیسی کیطرح آسمان پر چڑھ جاے
نہ ایسا کہ قارون کے مثل زمین مین دھس جاتے بلکہ وہ تیرے ساتھ مکان ولامکان سب مین ہو جیسا کہ
فرمایا وہو معکم اینما کنتم وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو پھر کیسے اُسکا خیال چھوڑ کے دکان کے خیال مین
رہا جاتا ہے وہی ہے جو کہ درتون سے صفا ظاہر کرتا ہے اور کیسی عنایت ہے کہ تیری جفاؤن کو وفا سمجھے ہوے ہے
اور جو کبھی تیری جفا پر تجھکو گوشمال کرتا ہے تو وہ بھی عنایت سے خالی نہین اسمین یہ غرض ہے کہ تو نقصان کو چھوڑ
کے کمال کیطرف رجوع کرے اور متنبہ ہوئے قولہ چون تو وردی ترک کردی در روش + بر تو قبضے آید از رنج و
تپش + آن ادب کردن بود یعنے مکن + ہیچ تحویلے ازان عہد کہن + پیش ازان کین قبض زنجیرے شود + اینکہ
دلگیرست پاگیرے شود + رنج معقولت شود محسوس و فاش + تا نگیری این اشارت را بلاش + در معاصی قبضہا
دلگیر شد + قبضہا بعد از اجل زنجیر شد + لفظ من اعرض ہنا عن ذکرنا + عیشتہ ضنکا و نحشر بالعمی + دزد چون مال کسان
می برد + قبض و دلتنگی دلش می خلد + او ہمیگوید عجب این قبض چیست + قبض آن مظلوم کز شرت گریست + چون بدین
قبض التفاتی کم کند + باد اصرار آتشش را دم کند + قبض دل قبض عوان شد لاجرم + گشت محسوس آن معانی زد
علم + قبضہا زندان شدست و چارمیخ + قبض بیخ ست و برآرد شاخ و بیخ + بیخ پنہان بود ہم شد آشکار +

قبض و بسط اندرون بیخی شمار + چونکہ بیخش بد بود زودش بکن + تا نروید زشت خارے در چمن + قبض دیدی چارہ
آن قبض کن + زانکہ سرہا جملہ میروید زبن + بسط دیدی بسط خود را آب دہ + چون بر آید میوہ با اصحاب دہ + باز گرد
قصۂ اہل سبا + باز گو تا باز گویم مرحبا + المعنی آلاش ترکی مین تن مردہ عربی مین مخفف لاشئ ہے معدوم عوان
بفتح سر نہان فرماتے ہین جب تونے اُسکے معاملہ مین کہ جو چال چلنا اُسنے فرمایا ہے یعنے دین اُسمین کچھ ترک کیا
تو وہ تجھپہ کچھ قبض و تنگی نازل کرتا ہے اور بحقیقت وہ اُسکی تنبیہ و تادیب ہوتی ہے کہ آیندہ کو مت کر اور جو چرا عہد
یعنے شریعت حق اُس سے ہرگز مت بدل اور یہ تنبیہ اُس سے قبل ہوتی ہے کہ جسوقت مین صرف دلگیری ہوتی
باعث ملال نہ ایسے وقت کہ زنجیر پا ہو جاوے تجھکو یعنی معقول جو مجہ مین ظاہر و محسوس ہوجاتے دیتا ہے شل جاری
وغیرہ کے تا تو اُسکے اس اشارہ کو لاشئ اور معدوم نہ سمجھے اسواسطے کہ زمان معصیت کا قبض و دلگیری ہوتا ہے اور بعد
اجل کے یہی قبض پانون کی بیڑیان ہو جاتا ہے شعر بعد کا اقتباس ہے اس آیت کریمہ سے ومن اعرض عن ذکری
فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی جس کسی نے روگردانی کی میرے ذکر سے یعنے قرآن سے بیشک
اُسکے واسطے زندگی بہت تنگ ہے اور اُٹھاوینگے ہم اُسکو قیامت کے دن اندھا خیال کرو جو رجو مال لوگون کا
لیتا ہے اُسکے دل مین قبض و تنگی کھٹکتی رہتی ہے وہ کہتا ہے حیران ہون یہ قبض کس سبب سے ہے اور یہ نہین جانتا
کہ یہ قبض اُس مظلوم کے سبب سے ہے جو تیرے شر سے رو رہا ہے اور جب وہ اس قبض پر التفات نہین کرتا
اور متنبہ نہین ہوتا تو اصرار کی ہوا اُسکی آگ کو پھونک کے خوب بھڑکا دیتی ہے اب وہ جو قبض دل کا تھا قبض
سرہنگون کا ہوگیا یعنے سرکار کے سپاہیون کے پنجہ مین پھنسا اور وہ معنی جو قبض دل تھا تنبیہا ظاہر اور محسوس
ہوگیا وہی قبض زندان اور دار بیخ ہوگیا اور عذاب شدید اسلیے کہ یہ قبض ایک بیخ تھا اور ایسا بیخ کہ تیری شاخ و
بیخ سب نکال ڈالنے والا بیخ قبض کی جو چھپی ہوئی تھی ظاہر ہوئی بس تو اس قبض و بسط باطنی دل کو ایک
بیخ سمجھے رہ لہذا جو بیخ بد ہے جلدی اُسکو نکال ڈال تو تیرے چمن مین خار زشت نہ جمے جسوقت قبض دیکھے اُس
قبض کا علاج کر اسواسطے کہ جتنی شاخین ہین سب کی یہ جڑ ہے اسی سے پیدا ہوتی ہین اور اگر بسط دیکھے بسط کو
خوب پانی دے جبکہ اُسکی شاخین نکلاین اور بارور ہون کہ اُسکا میوہ تو یارون کو دے یعنے اُنکو بھی تجھسے نفع
پہونچے اب شعر گریز کا ہے کہ لوٹا اور قصہ اہل سبا کا پھر بیان کرتا ہین تجھکو مرحبا کہون مرحبا یعنی خوش آمدی
اور اس شعر مین تغایہ فرضی ہے

باقی قصہ اہل سبا

قولہ آن سبا ز اہل صبا بودند خام + کارشان کفران نعمتہا کرام + باشد آن کفران نعمت در مثال + کہ کنی با
محسن خود تو جدال + کہ نمی باید مرا این نیکوی + من برنجم زین چہ رنجہ میشوی + لطف کن این نیکوی را دور کن +

من نخواہیم چشم زود ہم کور کن + پس سبا گفتند باعد بیننا + شیننا خیر لنا خذ زیننا + مانخواہیم این ایوان وباغ + نی زنان خوب فی امن وفراغ + شہرہا نزدیک ہمدیگر بدست + آن بیابانست خوش کانجا ددست + یطلب الانسان فی الصیف الشتا + فاذا جاء ہشا انکر ذا + فہو لا یرضی بحال ابدا + لا بضیق لا بعیش رغدا + قتل الانسان ما اکفرہ + کلما نال الہدی انکرہ + نفس زینسانست زان شد کشتنی + اقتلوا انفسکم گفت آن سنی + خار سہ پہلوست ہر سو کش نہی + در خلد او زخم او تو کی رہی + آتش ترک ہوا در خار زن + دست اندر یار نیکوکار زن + چون زحد بردند اصحاب سبا + که بپیش ما وبا به از صبا + ناصحان شان در نصیحت آمدند + از فسوق وکفر مانع میشدند + قصد خون ناصحان میداشتند + تخم فسق وکافری میکاشتند + چون قضا آید شود تنگ این جہان + از قضا حلوا شود رنج دہان + گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا + تحجب الابصار اذ جاء القضا + چشم بسته میشود وقت قضا + تا نبیند چشم کحل چشم را + مکر آن فارس چو انگیزد گرد + آن غبارت زان سوادت دور کرد + سوی فارس رو مرو سوی غبار + ورنه برتو کوبد آن مکر سوار + گفت حق آنرا که این گرگش بخورد + دید گرد گرگ چون زاری نکرد + **معنی** صبا بکسرہ کودکی شین بالفتح زشتی فرماتے ہین کہ وہ اہل سبا اہل صبا یعنے کودکی سے تھے ای بچے اور کچے جو مراد محض نادانی اور بی شعوری سے ہے اور کام انکا نہ ماننا نعمتون بزرگ کا آپ فرماتے ہین نہ ماننا نعمت کا کیا ہی مثلاً اپنے محسن سے جھگڑا کرنا کہ مجھکو یہ نیکی تیری درکار نہین ہی بین اس سے رنج پاتا ہون توکیون مفت رنج اٹھاتا ہی مجھپر مہربانی کرا ور یہ نیکی مجھسے دور کر مرے مجھکو آنکھین نہین چاہیین جلدی اندھا کردے پس اہل سبا نے کہا ربنا باعد بین اسفارنا وظلموا انفسہم فجعلنا ہم احادیث ومزقناہم کل ممزق یعنے سبا نے دعا کی کہ ای رب ہمارے دوری ڈال ہمارے سفرون مین یعنے منازل انہون کے اور درمیان منازل کے بیابان تو بدون توشہ اور سواری کے نہ پہونچین اور ظلم کیا انھون نے اپنی ذاتون پر کہ زوال نعمت کا چاہا پس کیا ہمنے انکو افسانہ کہ ہر کوئی کہتے ہین کہ سبا نے ایسی حماقت کی اور پراگندہ کیا ہمنے انکو پوری پراگندگی کے ساتھ دوسرے مصرع کے معنی زشتی ہمکو بہتر ہی اپنی زیب وزینت سے ہم یہ ایوان وباغ نہین چاہتے ہین نہ زنانہ خوب نہ امن وفراغ یہ شہر ہمارے جو نزدیک نزدیک ہین ہمکو برے معلوم ہوتے ہین اور وہ جنگل جنمین دد و درندے ہون خوش آتے ہین آپ مقولات مولانا رح کے ہین کہ انسان کا عجب حال ہی گرمی ہوتی ہی تو جاڑا ڈھونڈھتا ہی اور جاڑے مین جاڑے سے انکار کرتا ہی پس وہ ایک حال پر ہرگز راضی نہین ہوتا ہی نہ تنگی عیش پر نہ عیش کشادہ پر اسیواسطے اللہ تعالی نے فرمایا ہی قتل الانسان ما اکفرہ مارا جائیو انسان کیسا ناشکرا ہی کہ جب اسکو ہدایت پہونچتی ہی تو اس سے انکار کرتا ہی پس نفس انسان کا اس قسم سے ہی اسی سبب سے فرمایا ہی کہ قتلوا انفسکم یعنے قتل کرو اپنے نفسون کو اگرچہ موسی عم کی قوم کو جو گوسالہ پرست ہوگئی تھی یہ حکم قتل اپنی ذاتون کا نازل ہوا تھا بجرم گوسالہ پرستی کے کہ کئی ہزار بنی اسرائیل قتل ہوئے

مگر یہان مراد اُس نفس کُشی سے ہی جسکو آنحضرت صلعم نے جہاد اکبر فرمایا ہی کہ سارے فساد اسی سے اُٹھتے ہین اور یہ نفس ایک خار سہ پہلو ہی کہ جس پہلو پر اسکو رکھو چبھتا ہی رہتا ہو سہ پہلو اسلیے کہا کہ سونے کی یہی تین صورتین ہین ادھر اُودھر کی کروٹین اور چت اور خار سہ پہلو کو کہو جسکے تین پہلو ہوتے ہین غرض آدمی کسی پہلو پر اسکی خلش سے نجات نہین تو اپنی ترک ہوس کی آگ اس خار مین لگا او ہاتھ یار نیکوکار کے دامن مین ڈال جب حد سے زیادہ اہل سبا نے کہا کہ ہمارے نزدیک وبائی و میری سے کورکی اور نادانی بہتر ہی یعنی اچھی چیز بُری اور بُری چیز اچھی ہو زبان تفسیح زیرکی و جودت فکر تو ناصح انکی نصیحت کو آئے اور بدکاری و ناشکری سے مانع ہوئے یہ اُنکے مار ڈالنے کے درپے ہوئے اور تخم فسق و کافری کا بوتے تھے حقیقت یہ ہی کہ جب حکم الٰہی آتا ہی تو اُس شخص پر یہ جہان باہمہ وسعت و فسحت تنگ ہو جاتا ہی کہین اپنی کشود نہین پاتا ایسا گھبرا جاتا ہی اگر حلوا سی شی نرم و لطیف سامنے آئے تو اُس سے بھی منہ دُکھتا ہی اور وہ رنج ذہن ہو جاتا ہی جیسا کہ کہا ہی جسوقت حکم الٰہی آتا ہی فضاے جہان تنگ ہو جاتا ہی اور آنکھون پر پردے پڑ جاتے ہین جب قضا آتی ہی شعر بعد اسی کی تفسیر ہی کہ جب قضا آتی ہی آنکھین بند ہو جاتی ہین اور قضا کے سبب سے آنکھون کو اپنا سر نہین سوجھتا کہ میرے فائدہ کی خبر کیا ہی سوار جسوقت گرد اُٹھائے تو یہ اسکا مکر ہی کہ وہ غبار تجھکو سوار سے دور کرتا ہی تو جانتا ہی کہ غبار ہی اور ہوتا ہی سوار تو سوار کیطرف جا غبار کیطرف مت جا ورنہ وہ مکر سوار کا تجھپر ضرور چوٹ کریگا مطلب یہ کہ حکم الٰہی جب اپنا کام کرنا چاہتا ہی تو خیالات فاسد مثل غبار سوار کے پیدا ہوتے ہین بس مجرد پیدا ہونے خیالات فاسدہ کے سمجھ لے کہ کوئی امر شدنی ہی لاجرم جلدی تدارک اُسکا توبہ و استغفار سے کر حق تعالیٰ نے اُنکی نسبت کہ جنکو اُسکے بھیڑیئے نے کھا لیا فرمایا ہی کہ اُسنے بھیڑیئے کی گرد دیکھی اور کیون زاری نہ کی کہ ہمکو رحمت آتی اور ہم ہٹا دیتے بھیڑیئے کا خاصہ ہی اگر آدمی کو دیکھ کر دھول اُٹھاتا اور اسمین چھپکر چوٹ کرتا ہی قولہ او ندانست گرد گرگ را ۔ با چنین دانش چرا کرد او چرا ۔ گوسفندان بوی گرگ با گزند ۔ می بدانند و بہر سو میخزند ۔ مغز حیوانات بوی شیر را ۔ می بداند ترک میگوید چرا ۔ بوی شیر خشم دیدی باز گرد ۔ با مناجات و حذر انباز گرد ۔ وانگشتند آن گروہ از گرد گرگ ۔ گرگ محنت بعد گرد آمد سترگ ۔ بر درید آن گوسفندان را بخشم ۔ کہ ز چوپان خرد بستند چشم ۔ چند چوپان شان بخواند و نامدند ۔ خاک غم در چشم چوپان میزدند ۔ کہ برو ما خود ز تو چوپان تریم ۔ چون تبع گردیم ہر یک سروریم ۔ طعمۂ گرگیم و آن یار نے ۔ ہیزم ناریم و آن عار نے ۔ حمیتے بد جاہلیت در دماغ ۔ بانگ شومی بر دمن شان کرد زاغ ۔ بہر مظلومان ہمیکندند چاہ ۔ در چہ افتادند و میگفتند آہ ۔ پوستین یوسفان بشکافتند ۔ آنچہ میکردند یک یک یافتند ۔ کیست آن یوسف دل حق جوی تو ۔ چون اسیری بستہ اندر کوی تو ۔ جبرئیلی را بر استون بستۂ ۔ پر و بالش را بصد جا خستۂ ۔ پیش او گوسالہ بریان آوری ۔ گہ کشی او را بکہدان آوری ۔ کہ بخور اینست ما را لوت پوت ۔ نیست او را جز لقاء اللہ قوت ۔ زین شکنجہ و امتحان آن مبتلا ۔ میکند از تو شکایت کای خدا ۔

گاہی خدا افغان ازین گرگ کہن + گو بدہ کش تک وقت آمد صبر کن + داد تو او خواہم از ہر جز + داد کہ ہر جز خدا سے داد کر
اوہمیگوید کہ صبرم شد فنا + در فراق روی تو یاربنا + احمدم واماندہ در دست یہود + صالحم افتادہ در حبس ثمود ہاے
سعادت بخش جان انبیا + یا بکش یا باز خوانم یا بیا + با فراقت کافران را تاب نیست + این فراق اندر خور اصحاب
نیست + کافران گو میاید وقت عذاب + ہر یکی یالیتنی کنت تراب + حال او اینست کو خود زان سوست + چون بود بی تو
کسے کان توست + حق ہمیگوید کہ آری ای نزہ + لیک بشنو صبر آر و صبر بہ + صبح نزدیکست خامش دم مزن + کاندر آید وقت
بیرون آمدن + تنک بلاشان میرسد تو کم فروش + من ہمی کوشم پی تو تو مکوش + کوشش من بہ کہ کوششہای تو + وارہے
تلخم بہ از حلوای تو + ہین تحمل کن بر عنا موش شو + کمتر کے عشان زبان و گوش شو + حیلت و مکر و دغا باز یش دان +
ہر چہ از یارت جدا اندازد آن + شد ز عدالت باز گرد ای یار گرد + روستائی خواجہ را بہین خانہ برد + قصہ اہل سبا
یک گوشہ رہ دان بگو کو خواجہ چون آمد بدہ + ای چراگاہ معنی برای چہ و چراگاہ و چریدن لوٹ پوٹ اقسام طعامہای
لذیذ نزہ بفتحتین پاک از عیب گرد بالضم و کاف عربی طایفۂ از صحرا نشینان و بکاف فارسی دلاور و پہلوان تبا
صدر فرماتے ہین کہ جب وہ گرد گرگ کی نہین جانتا اتنی دانش بھی نہین رکھتا تو ایسے حال مین چراگاہ کی
چرا کو کیون گیا وہ بکریون سے بھی کمتر تھا کہ جب بو گرگ یا گرگ کی پاتی ہین آپ آپ کو ادہر ادھر کھسکا لیتی
ہین اسکے سوا اور حیوانات کا نعرہ شیر کی پاتا ہے اور جب اسکو پاتی ہے فوراً چرا چھوڑ دیتا ہے تو لیسا انسان ہے
کہ بوی شیر خشم شیر الہی کی پاتا ہے اور باز نہین آتا لوٹ اور مباحات و غیرہ کا شریک ہوا اور جنہون نے گرد گرگ کی
نیکی اور لوٹے نہین تو بہ گرد کے بڑا بھاری گرگ محنت کا آپڑا اور اسنے انکی بالیان پھاڑ ڈالین بڑے
غصہ کے ساتھ کہ تمنے چوپان [illegible] بہ کرلی ہین ہر چند چوپان نے سمجھایا کہ بچو اس گرگ [illegible] وہین گرگ ہے میرے
پاس چلے آو لیکن اُسکے پاس نہ گئے بلکہ اُسکی آنکھون مین ناک مین خاک ڈالتے رہے کہ جا ہم تجھسے زیادہ چوپان
ہین اور تیرے تابع کیون ہوان کہ ہم خود ایک ایک سردار ہین ہم طعمہ گرگ کا بنینگے نہ غلام یار [illegible]
جیسے کہ نہین ہین یا ہم اپنے بعض دوزخ کا ہونگے لیکن بندہ ہمارے نہین کہ ہمارا اتباع کی [illegible] مین اسی حماقت
جاہلیت کی دماغ مین بھری تھی کہ انہنے [illegible] آتش زنی کی ہی انکے منہ مین ڈالی [illegible] مظلومون کی راہ مین
کنوین کھودتے تھے جب خود چاہ مین گرے فوراً [illegible] یہ خون کا پتہ [illegible] پہاڑ آخر ایک
نے جیسا کچھ کیا ویسا پایا آپ فرماتے ہین [illegible] یہ تیرا دل [illegible] جو ہے جسکو تونے ایک اسیر کی طرح
اپنے گلے مین ڈال رکھا ہے گلی مراد جسم سے گویا [illegible] نے چور کے مثل ستون پہ باندھا ہوا اور پیر وبال
اُسکے بڑے شوق اور [illegible] جان سے [illegible] ڈالے اور [illegible] اُسکے سامنے لاتا ہے کہ اُس لالچ
سے [illegible] لاکر [illegible] کہ کیا ہمارے پاس [illegible] اندیشے ہین حالانکہ اُسکا قوت [illegible] سوا

دیدار الٰہی کے نہین بس اُسکے لیے یہی کوسالہ بریان کا ہدان ہی کہ لقاے الٰہی سے باز رکھے اور یہی اُسکا مار ڈالنا بس جب تو نے اُسکو ایسے عذاب وبلا وامتحان مین ڈالا ہی تو وہ شکایت تیری خدا سے کرتا ہی کہ اے خدا میری فریاد ہی اس گرگ کہن سے تو اللہ تعالی اُس سے کہتا ہی ذرا صبر کر اب وقت قریب آپہونچا دیکھ تو کیسی داد تیری ان ہر ایک پنجہ سے لیتا ہون اور واقعی سوا خدا داد گر کے اور کون داد دے سکتا ہی وہ کہتا ہی الٰہی صبر تو میرا تیرے شوق دیدار مین فنا ہوگیا میرا ایسا حال ہی جیسے احمد بیوہ کے ہاتھ مین اور صالح قید ثمود مین بس اے سعادت بخش انبیا کے یا مجھکو مار ڈال یا بلا لے یا تو خود آ فراق تیرا عذاب دوزخ سے زیادہ ہی جسکی تاب کافرون کو نہوگی پھر وہ فراق اصحاب کے لائق کب ہی جیسے ہر ایک کا فر عذاب الٰہی کے وقت کہیگا یا لیتنی کنت ترابا اے کاش ہو جاتے ہم مٹی جب حال کافر کا یہ ہی کہ وہ دوسری طرف سے ہی اور تجھسے منکر پھر اُسکا حال آتش فراق سے کیسا ہوگا جو تیرا املاک وغلام ہی حق تعالی اُس سے کہتا ہی کہ ہان ایسی ہی مگر تو اے پاک بے عیب میری بات سُن اور صبر کر کہ صبر ہی صبح نزدیک ہی جو مراد قیامت سے ہی خاموش رہ دم مت مار کہ اب قریب وقت نکلنے کا آتا ہی جو مراد وقت مرگ یا بعث سے ہی کہ وعدہ وعید خدا یتعالی کا اسی پر موقوف ہی آ بلا اُنپر آتی ہی تو شور مت کر مین خود تیرے لیے کوشش مین ہون تو بہت کوشش مت کر بھلا تیری کوشش اچھی کہ میری کوشش میری دوا تلخ جو صبر ہی تیرے حلوا سے جو عجلت ہی بہت بڑھ کے ہی خبردار تحمل کر اور جا خاموش رہ زبان نہایت کم ہلا اور ہمہ تن گوش ہوجا جو ہم کہتے ہین اُسی پر کان لگائے رہ اور جو چیز تجھکو یار سے جدا کرے اُسکو حیلہ اور مکر ودغابازی جانے رہ آب اشعار گریز کے ہین یعنے یہ باتین تو حد سے بڑھ گئین اب تو اے گرد یعنے دلیر وپہلوان یہ بتا کہ وہ روستائی خواجہ کو اپنے گھر لیگیا یا نہین بس اس قصۂ اہل سبا کو تو ایک گوشہ مین رکھدے اور یہ کہہ کہ وہ خواجہ گانون مین کیسے گیا

بقیہ قصہ جانا خواجہ کا دعوت روستائی مین روستا کو

قولہ روستائی در تملق شیوہ کرد ٭ تا کہ حزم خواجہ را کالیوہ کرد ٭ از پیام اندر پیام او خیرہ شد ٭ تا ز لال حزم خواجہ تیرہ شد ٭ ہم از ینجا کودکانش در پسند ٭ یرتع ویلعب بشادی میزنند ٭ ہمچو یوسف کش ز تقدیر عجب ٭ یرتع ویلعب ببرد از ظل اب ٭ آن نہ بازی بلکہ جانبازیست آن ٭ حیلہ ومکر ودغابازیست آن ٭ ہر چہ از یار ت جدا اندازد آن ٭ مشنو آنرا کان زیان دارد زیان ٭ گر بود آن سود صد در صد مگیر ٭ بہر زر مگسل ز گنجور اے فقیر ٭ این شنو کہ چند یزدان زجر کرد ٭ گفت اصحاب نبی را گرم وسرد ٭ زانکہ بر بانگ دہل در سال تنگ ٭ جمعہ را کردند باطل بیدرنگ ٭ تا نباید دیگران ارزان خرند ٭ زان جلب صرفہ ز ما ایشان برند ٭ ماند پیغمبر بخلوت در نماز ٭ با دو سہ درویش ثابت بر نیاز ٭ گفت طبل لہو بازرگانیے ٭ چون تنان ببرید از ربانیے ٭ قد فضضتم نحو قمح ہائما ٭ ثم خلیتم نبیا قائما ٭ بہر گندم تخم باطل کاشتید

چون رسول حق را بگذاشتید + صحبت او خیر من لهوست و مال + بین کرا بگذاشتی چشمے بمال + خود نشد حرص شمارا این یقین + که منم رزاق خیر الرازقین + آنکه گندم را ز خود روزی دہد + کے توکلہات را ضائع نہد + از پی گندم جدا گشتی از ان که فرستادست گندم را سمان + المعنی پھر رجوع طرف حکایت روستا کے کرکے فرماتے ہین کہ روستائی نے اسقدر تملق کیا کہ خواجہ کے حزم کو دیوانہ بنادیا اُسکے پیام دربیام سے وہ گھبرا گیا حتی کہ آب صاف اُسکے حزم کا گدلا ہوگیا اور اب ہمین سے اُسکے لڑکے اُسکے درپے ہین اور کہتے ہین یرتع ویلعب اسلیے کہ خوشی کرین اور کھیلین وہ اور یہ بات حضرت یوسف کے بھائیون نے حضرت یعقوب کے سامنے ہنگام اجازت خواہی کے کہی تھی کہ کل اسکو بھی ہم اپنے ساتھ چراگاہ کو لیجائین تا خوشی کرے اور کھیلے کما جار فی القرآن فارسلہ معنا غدا یرتع ویلعب اور یرتع ویلعب تو لڑکے خواجہ کے کرتے تھے مگر ایسا حال تھا جیسے یوسفؑ کو اس یرتع ویلعب نے تقدیر عجیب الٰہی سے باپ کے سایہ سے جدا کیا دیکھو وہ بازی نہین بلکہ جانبازی اور مکر و حیلہ اور دغابازی ہے اسلیے کہ جو چیز تجھکو تیرے یار سے جدا کرے اُسکو ہرگز مت سُن کہ اسمین زیان ہے گو بیان ہو اگر اس چیز مین سود صد در صد ہو تو بھی مت اختیار کر اور اے فقیر اس زر کے لالچ مین گنجور سے الگ مت ہو یہ تو سُن کہ خدا تعالی نے کیسا زجر فرمایا اور کیسا گرم و سرد اصحاب رسول مقبول کو کہا اس سبب سے کہ قحط سال مین آواز دہل سے انھون نے اپنی نماز جمعہ کی باطل کردی منقول ہے کہ آنحضرت ایک دن نماز جمعہ کی پڑھاتے تھے اسمین سوداگر غلہ فروش آیا اور حسب معمول دہل منادی بجایا اکثر جماعت مین آپکو کھڑا چھوڑ کے اُس غلہ فروش کے پاس چلے گئے تا ایسا نہو کہ اور سستا خرید لین اور جالب یعنے بیع و سود مین ہمارا نفع یہ حاصل کرین آنحضرت نماز مین رہگئے اور آپ کے ساتھ دو تین محتاج درویش جو اپنی نیاز پر ثابت تھے فرمایا اس نقارہ و اہیات ایک سوداگر سے کیسے تم خدا کے کام سے جدا ہوگئے یعنی شعر عربی کے تحقیق متفرق ہوگئے تم گیہون کی طرف اُس حال مین کہ ہائم تھے اے شیفتہ اور دیوانے پھر چھوڑ دیا اپنے نبی کو نماز مین کھڑا ہوا تمنے گیہون کے واسطے تخم باطل بویا اور رسول حق کو چھوڑ دیا اُسکی صحبت تو لہو و مال دونون سے بہتر تھی ذرا آنکھین ملکے غور تو دیکھو کہ کسکو تم چھوڑ کے چلے گئے تمھاری حرص کو یہ یقین نہین ہوا کہ رزاق مین ہی ہون اور خیر الرازقین ہون چنانچہ یہ زجر و توبیخ اس آیۂ کریمہ سے مترشح ہے واذا راو تجارۃ او لہو ن انفضوا الیہا وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللہو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین جسوقت کہ وہ دیکھتے ہین وہ تجارت یا کوئی لہو تو متفرق ہو جاتے ہین اُسکی طرف نماز جمعہ چھوڑ کے اور تجھکو نماز مین کھڑا ہوا کہو اے محمد انسے کہ جو کچھ اللہ کے نزدیک ہے وہ اس لہو و تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والون سے ہے وہ کہ گیہون کو روزی تیار کی یعنے قوت و لذت انسے اسمین پیدا کی ہے اگر تو اُسپر توکل کریگا تو تیرے توکل کو وہ کب باطل کریگا تم گیہون

کیواسطے اس سے جدا ہوے جنے گیہون تمہارے واسطے آسمان سے بھیجے ہین

بلانا باز کا بطون کو دریا سے طرف صحرا کے

قولہ باز گوید بطان را کز آب خیز + تا ببینی دشتہا را قند ریز + بط عاقل گویدش کای باز دور + آب مارا حصن امن است و سرور + دیو چون باز آمد ای بطان شتاب + ہین بہ بیرون کم روید از حصن آب + باز را گویند رو رو باز گرد + از سر ما دست دار ای پایمرد + ما بری از دعوتت دعوت ترا + ما نخواہیم این دم تو کافرا + حصن مارا قند قندستان ترا + من نخواہم ہدیہات بستان ترا + چونکہ جان باشد نیاید لوت کم + چونکہ لشکر ہست کم ناید علم + المعنی باز نے بط سے کہا کہ پانی کو چھوڑ اور دشت اختیار کر دیکھ تو کیسے قند ریز و شیرین ہین بط عاقل نے اس سے کہا کہ ای باز دور ہو میرے لیے دریا امن و سرور کا قلعہ ہے آپ فرماتے ہین کہ دیو مثل باز کے ہے اور تم مثل بطون کے کہ تمکو دھوکا دیتا ہے اسکے دھوکے سے بھاگو اور اپنے دریا کے قلعہ سے باہر نہ نکلو باز سے کہدو کہ جا اور لوٹ ہمارے خیال مین مت پڑ اور اپنی پامردی مت جتا ہم تیری دعوت سے بیزار ہین اپنی دعوت اپنے ہی لیے رہنے دے ہم ای کافر اس فریب مین تیرے نہین آتے ہمارے لیے ہمارا حصن قند ہو اور سوا اسکے جو قندستان ہو وہ تیرا تیرے ہی واسطے ہو ہم تیرے باغ کا تحفہ نہین چاہتے تیرا باغ و تیرا تحفہ تجھی کو خاص ہو ہماری اگر جان رہیگی نعمت بھی کم نہوگی جیسا لشکر ہوتا ہو ویسے ہی نشان ہوتے ہین انخلاف شرح بحر العلوم مین باز را گوید لکھا ہی میری دانست مین گوید صحیح ہی تا تحت مقولہ صدر مین شامل ہو

رجوع بحکایت خواجہ و روستائی

قولہ خواجہ حازم بسی عذر آورید + بس بہانہ کرد با دیو مرید + گفت اینِدم کارہا دارم اہم + گر بیایم آن نگردد منتظم + شاہ کاری نازکم فرمودہ است + ز انتظارم شاہ شب نغنودہ است + من نیارم ترک امر شاہ کرد + من نتانم شد بہ پیشہ روی زرد + ہر صباح و ہر مسا سرہنگ خاص + میرسد از من ہمی جوید مناص + تو روا داری کہ آیم سوی دہ + تا بر ابرو افگند سلطان گرہ + بعد از ان درمان خشمش چون کنم + زندہ خود را زین مگر مدفون کنم + زین نمط او صد بہانہ باز گفت + حیلہا با حکم حق نقا و جفت + گر شود ذرات عالم حیلہ پیچ + با قضای آسمان ہیچند ہیچ + چون گریزد این زمین از آسمان + چون کند او خویش را ازوی نہان + ہرچہ آید ز آسمان سوی زمین + نی مفر دارد نہ چارہ نی کمین + آتش ار خورشید می بارد برو + او بہ پیش آتشش بنہادہ رو + ور ہمی طوفان کند باران برو + شہرہا را میکند ویران برو + او شدہ تسلیم او ایوب وار + کاسیرم ہرچہ میخواہی ببار + ای کہ جزو این زمینی سر مکش + چونکہ بینی حکم یزدان در مکش + چون خلقناکم شنیدی من تراب + خاک باشی جست از وی رو متاب

المعنی مناص گریزگاہ یعنے خواجہ تو بڑا حزم والا آدمی تھا پھر اُسنے بہت عذر کیے اور اس شیطان کو وہ بہانے درمیان مین لایا کہ اسوقت مین بڑے بڑے کام ہین اگر تمھارے میان آؤنگا تو سب بگڑ جائینگے چنانچہ بادشاہ نے ایک کام نازک کا مجھکو حکم دیا ہو کہ اُسکے سبب سے میرے انتظار مین رات بھر نہین سویا ہو مین اُسکے حکم کو ترک نہین کر سکتا اور اُسکے سامنے روز رو جانا نہین چاہتا صبح سے شام سرہنگ خاص اُسکا میرے پاس آتا ہو اور میری گریزگاہ کی جستجو کرتا ہو کہ کہین بھاگ تو نہین گیا اسوقت مین تو روادار کھتا ہو کہ مین گانون مین آؤن اور بادشاہ مجھسے ناخوش ہو کے تیوری چڑھائے پھر اُسکے غصہ کا علاج مین کیا کرونگا ہان مگر یہ کہ زندہ درگور ہو جاؤن غرض اسیطرح کے سیکڑون بہانے اُسنے کیے مگر حکم قضا کچھ اور تھا اور یہ حیلے اُسکے اُسکے جفت نہوے وہ ان حیلون سے طاق اور جدا ہی رہا یہان سے مقولات مولانا رح کے ہین چنانچہ فرمایا اگر ذرہ ذرہ جہان کا جملہ حیلے اور پیچ ہو جائین قضا آسمان کے مقابل سب ہیچ ہی ہیچ ہین یہ زمین جسپر حوادث آسمان سے نازل ہوتے ہین کیسے آسمان سے بھاگ سکتی ہو اور کیسے آپکو اس سے چھپا بچا سکتی ہو پس جو کچھ آسمان سے زمین پر آتا ہو ناچار اُسکو سہتی ہو اسواسطے کہ اُسکو نہ کہین بھاگنے کی جگہ ہو نہ کوئی تدبیر نہ کہین کمین اگر آفتاب سے آگ برستی ہو تب بھی یہ مُنھ سامنے کیے رہتی ہو اور اُس تپش کو جو سب کا مُنھ پھیرتی ہو مُنھ پر لیتی ہو اور جو آسمان طوفان اُسپر برساتا ہو کہ اُسکے شہرون کو ویران کرے وہ اُسکے تسلیم کے لیے ابواب ہی دروازے بنی ہوئی ہو کہ آؤ چلے آؤ مین اُسکے بس مین ہون جو چاہے مجھپر لائے آپ فرماتے ہین کہ جب زمین ایسی مجبور ہو کے حکم قضا کو تسلیم کرتی ہو تو تو بھی جزو زمین کا ہو سرکشی مت کر اور جب حکم خدا کا دیکھے تو دروازہ مت بھیڑ کیا اس سے وہ حکم بند ہو جائیگا تو نہین جانتا کہ تجھکو مٹی سے پیدا کیا ہو تو بھی پستی کے ساتھ خاک بنجا اور اُس سے مُنھ مت پھیر جیسا کہ فرمایا واللہ خلقکم من تراب اللہ نے پیدا کیا تمکو مٹی سے اور جیسے خان خلقناکم من تراب الخلاف شرح بحر العلوم مین اہم کو نہم لکھا ہو اور ایکو بصورت ایک اور ابواب کو ایوب قولہ ہین کہ اندر خاک تخمے کاشتم + گر دو خاکی و منش افراشتم + جلہ دیگر تو خاکی پیشہ گیر + تا کنم بر جملہ میرانت امیر + آب از بالا بہ پستی در شود + زانکہ از پستی بہ بالا بر رود + گندم از بالا بزیر خاک شد + بعد ازان او خوشۂ چالاک شد + دانۂ ہر میوہ آمد در زمین + بعد ازان سرہا برآورد از دفین + اصل نعمتہا ز گردون تا بخاک + زیر آمد شد غذای جان پاک + از تواضع چون ز گردون شد بزیر + گشت جزو آدمی حی دلیر + پس صفات آدمی شد آن جماد + بر فراز عرش پران گشت شاد + کز جہانی زندہ اول آمدیم + باز از پستی سوی بالا شدیم + جملہ اجزا در تحرک در سکون + ناطق اند کہ انا الیہ راجعون + ذکر و تسبیحات اجزای نہان + غلغلے افگند اندر آسمان + چون قضا آہنگ نیر نجات کرد

روستائی شہری را مات کرد ، با ہزاران حزم خواجہ مات شد ، زان سفر در معرض آفات شد ، اعتمادش بر ثبات خویش بود ، گرچہ کہ بد نیم سیلش در ربود ، چون قضا بیرون کند از چرخ سر ، عاقلان گردند جملہ کور و کر ، ماہیان افتند از دریا برون ، دام گیرد مرغ پران را زبون ، تا پری و دیو در شیشہ بود ، بلکہ ہاروتے ببابل در رود ، جز کسی کاندر قضا اندر گریخت ، خون او را ہیچ ترببی نہ ریخت ، غیر آنکہ در گریزی در قضا ، ہیچ حیلہ ندہدت از وے رہا ، المعنی پہلا شعر گویا خلقناکم من تراب کی تفسیر ہے کہ دیکھ تو ہمنے خاک مین ایک تخم بویا جو ذات انسان کی ہے کہ بحقیقت گرد خاک ہے اور ہمنے اسکو افراشتہ کرکے ایک جملہ کیا اب جو تونے جانا کہ میری خلقت خاک سے ہے تو چاہیے کہ تو لوٹ کے خاکی پیشہ جو عجز و افتادگی ہے اختیار کر تو تجھکو مین سب میرون کا میر بناؤن میری ذات مین جملہ تو میرے مصرع مین صدر مصرع ہے متعلق دوسرے مصرعے سے ہے جیسے پانی بالا سے پستی مین جاتا ہے یعنے خاکی بنتا ہے اسیواسطے کہ پستی سے بالا مین جاؤن چنانچہ معمول ہے کہ پانی خاک مین جذب ہوجاتا ہے پھر تابش آفتاب سے بخارات ہوکے آسمان پر جاتا ہے اگر خاکی نہ بنتے تو بخارات ہوکے کب اُٹھتے ایسے ہی گیہون بالا سے پر خاک ہوتا ہے پھر دیکھ تو کیسی خوشے خاطر خواہ اُس سے ہوتے ہین اور جو دانہ ہر میوہ کا زمین مین دباتے اور دفن کرتے ہین پھر دیکھو کیسی شاخین سر نکالتی اور اُٹھاتی ہین اور بالا کو رجوع کرتی ہین غرض جملہ نعمتین آسمان سے خاک تک جو کچھ ہین سب نیچے آنے سے غذا جان پاک کی ہوتی ہین پس یہ نعمتین بسبب تواضع ہی کے کہ پستی اختیار کی اور بالا سے نیچے آئین آدمی حی و دلیر کی جزو بنین اور ہر چند یہ سب جماد و بیجان تھین آدمی کی صفات پاک خوش خوش عرش کیطرف اُڑتی ہین اور اُس جہان کیطرف کہ جہان سے ابتدا ہم زندہ ہوکے آئے تھے اور عالم ارواح اور پھر اس پستی سے اُسی عالم بالا کو چلے اب سارے اجزا اس جہان کے خواہ متحرک ہین اور جاندار خواہ ساکن یعنے جماد سب اس کلام سے ناطق ہین کہ انا الیہ راجعون ہم طرف اُسیکے لوٹنے والے ہین اور جو اجزا اُسکے نہان ہین مثل فرشتون وغیرہ کے اُنکے ذکر و تسبیحون نے شور و غلغلہ آسمان مین ڈال رکھا ہے اب پھر مجملاً روستائی و شہری کا ذکر بطور مثال بیان حکم قضا مین فرماتے ہین دیکھو قضا ایسی زبردست چیز ہے کہ جب اُسنے اپنی نیرنگیان ظاہر کین ادنی روستائی نے ایسے شہری کو مات کیا کہ وہ خواجہ لاکھون حزم رکھتا تھا باوصف اسکے اسکا مات ہوا اور اُس سفر سے معرض آفات مین پڑا گو اُسکو اپنے ثبات پر اعتماد تھا اور مثل پہاڑ کے مستقل مگر ذرا سا سیل اُسکو بہا لیگیا حقیقت یہ ہے کہ جب قضا آسمان سے سر نکالتی ہے سارے عقلمند اندھے بہرے ہوجاتے ہین مچھلیان دریا سے باہر نکل آتی ہین پرندون کو دام عاجز کرکے دبا لیتے ہین یہانتک کہ پری و دیو بھی کہ بڑے زبردست مخلوق ہین شیشہ مین مقید ہوتے ہین بلکہ ہاروت جیسا فرشتہ بابل کو خود قید ہونے

جاتا ہے ہان جو کوئی قضا سے قضا ہی مین بھاگیگا اور اُسکی پناہ اُسی سے چاہی اُسکا خون کسی تربیع نے نہ بہایا واضح ہو کہ منجمین کے نزدیک سیارات کی نظرین ہین تثلیث تربیع تسدیس اور انمین بعض دوستی کی ہین بعض دشمنی کی یہ نظر تربیع دشمنی کی ہو مثلاً ایک شخص کا ستارہ ایک برج مین ہو اور دوسرے کا بفاصلہ تین برجون کے کہ چہارم حصہ فلک کا ہو بارہ حصون سے کہ ہر ایک حصہ کو ایک برج ٹھہرایا ہو اُس شخص کو اس سے دشمنی ہوگی یہی نظر تربیع کی ہو پس سوا اسکے کہ قضا سے قضا مین بھاگے اور کوئی حیلہ اس سے تجھکو چھڑا نہین سکتا

قصہ اصحاب ضروان کا اور حیلہ کرنا انکا تو بیر حرمت باغ کے فقیرونکو قطاف کرین

قولہ قصہ اصحاب ضروان خواندہ + پس چرا در حیلہ جوئی ماندہ + حیلہ میکردند کژدم نیش چند + کہ برند از روزی درویش چند + شب ہمہ شب می سگالیدند مکر + روی در رہ کردہ چندین عمرو بکر + می سگالیدند سر ہا این بدان + تا نباید کہ خدا دریابد آن + با گِل اندایندہ اسگالید گل + دستکاری میکند پنہان ز دل + کیف لا یعلم ہواک من خلق + ان فی نجواک صدق ام ملق + کیف یغفل عن ظعین رغدا + من یعاین این مثواہ غدا + اینما قد ہبطا او صعدا + قد تولاہ و احصی عددا + خفیہ میکردند اسرار از خدا + آن سگان جاہل از جہل و عما + المعنی ضروان نام وہ ہے قطاف بکسر وقت میوہ چیدن و چیدن انگور فرماتے ہین تو نے قصہ اصحاب ضروان کا پڑھا ہو پھر تو حیلہ جوئی مین کیون پڑا ہو اور وہ یہ کہ چند کژدم نیش حیلہ کرتے تھے کہ چند درویشون کی جو روزی ہو اسمین سے کچھ حاصل کرین رات کو رات بھر یہی مکر سوچتے تھے اور چند عمرو بکر رو در رہ ہو کے بیٹھتے تھے اور یہ بد ایسا چھپا کے مشورہ کرتے تھے کہ ایسا نہو خدا کو یہ معلوم ہو جائے اب مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین دیکھو عجب حال ہو کہ مٹی گہار سے اپنا حال چھپاتی ہو اور ہاتھ دل سے چھپا کے کام کرنا چاہتا ہو معنی اشعار عربی کے کیسے نہین جانیگا تیری خواہش کو وہ کہ جسنے تجھکو پیدا کیا کہ بیشک تیرے مشورے مین صدق ہو یا فریب اور کیسے غافل ہوگا مسافر سفرون فراخ کا اس معائنہ سے کہ اچھا آرامگاہ کل کہان ملیگا وہ جگہین کہ جہان اُترا ہو اور جہان سے صعود کیا ہو بیشک وہ اُسکا متولی ہوگیا ہو اور وہ شوی آن احصا و شمار مین ہین پس یہ جاہل اندھے بھی اپنے اسرار خدا سے چھپاتے تھے الخلاف شرح بحر العلوم مین دستکاری کو ملا کے لکھا ہو مگر میری دانست مین جو معنی مین سمجھا ہون اگر وہ ہین تو الگ الگ ہونا چاہیے کہ شبہہ دستکاری یای معروف کا پیدا نہو ورنہ رہ جانین اور اُنکے معنی قولہ گوش کن اکنون حدیث خواجہ را + کو سوی رہ چون شدہ دیدا و جزا + گوش را اکنون ز غفلت پاک کن + استماع ہجر آن غمناک کن + تا چہا دید از بلا و از عنا + در رہ وہ چون شد از شہر او جدا + آن کہ کاتی دوان کہ مگین ادہی + گوش اچون پیش و نشان نہی

بشنوی غمهای رنجوران دل ٭ فاقه جان شریف از آب و گل ٭ خانه پر دود دارد پر فنی ٭ مر ورا بکشا ز اصغا
روزنی ٭ گوش تو او را چو راه دم شود ٭ دود تلخ از خانه او کم شود ٭ غمگساری کن تو با ما ای روی ٭ که بسوی رب
اعلی میروی ٭ این تردد حبس و زندانی بود ٭ کو نه بگذارد که جان سوئی رود ٭ این بدانسو وان بدین سوهی کشد ٭
هر کسی گوید منم راه رشد ٭ این تردد عقبه راه حق ست ٭ ای خنک آنرا که پایش مطلق ست ٭ بی تردد میرود
بر راه رست ٭ ره نمیدانی بجو گامش کجاست ٭ گام آهو را بگیر و رو معاف ٭ تا رسی از گام آهو تا بناف ٭ زین
روش بر اوج انور میروی ٭ ای برادر گر بر آذر میروی ٭ نی ز دریا ترس و نی از موج و کف ٭ چون شنیدی تو خطاب
لاتخف ٭ لاتخف دان چونکه خوفت داد حق ٭ نان فرستد چون فرستادت طبق ٭ خوف آنکس راکه او را خوف نیست ٭
غصه آنکس را کش اینجا طوف نیست ٭ المعنی اصغا بالکسر سننا روی سیراب و تازه عقبه راه دشوار و کوہہاے
سخت گذار جمع آن عقاب آذر بدال مہملہ و ذال معجمہ ہر دو بمعنی آتش طوف کسی چیز کے گرد پھرنا فرماتے ہین کہ اے کر
خواجہ کا شن کہ وہ کیسے کانون کی طرف گیا اور کیا بدلہ وہان جانے کا اُسنے پایا آپ اپنے کانون کو
غفلت سے پاک کر ڈال اور اُس غمناک کے ہجر کا حال سُن کہ اُسنے اپنے شہر سے جدا ہو کے کیسی بلائین
اور کیسے رنج راہ مین دیکھے اُس سُننے کو ایک زکوٰۃ و صدقہ جان جو غمگین کو دیتا ہے کہ جب اُسکی داستان
کان لگا کے سُنتا ہے جیسا کہ حدیث مین ہے استماع کلام المحزون صدقہ سُننا کلام غمگین کا صدقہ ہے کہ جس سے
اُسکا غم غلط ہوتا ہے گویا اپنی بیخی سے اُسکو بھی حصہ دیتا ہے بس ضرور ہے کہ جو لوگ رنجور دل ہین اور اُنکی جان
شریف نے آب و گل کے سبب جیسی جیسی فاقہ کشیان کی ہین کہ مراد تن پروری سے ہے اُنکے غم اچھی طرح سُن
فاقہ کشی جان کی باعتبار اسکے کہ قوت جان کا نور و ذکر الٰہی ہے بس تن پروری مین یہ کہان جو لوگ ایسے
ہین اُنکا خانہ پر دود ہے تو اُسکے لیے اپنے اصغا سے ایک روزن اُسمین کھول دے تا تیرے کان سے اُس
دود کو راہ دم کی ملجاے اور وہ دود تلخ جو اُسکے گھر مین گھٹا ہوا ہے کم ہو جاے یعنے غم اُسکا نکل جاے
آپ فرماتے ہین اے وہ شخص کہ تو تر و تازہ اور سیراب ہے اور طرف رب اعلیٰ کے جاتا ہے ہمارے ساتھ
غمگساری کر کہ ہم تردد مین پھنسے ہین جو بحقیقت ایک حبس و زندان ہے نہین چھوڑتا کہ جان ایک سو ہو جاے
یہ یعنے جان تو اُدھر کو کھینچتی ہے اور یہ یعنی تردد ادھر کھینچتا ہے اور ہر ایک کا قول یہ کہ رشد مین ہون واقعی یہ
تردد بڑے عذاب کی چیز راہ حق مین ہے بس کیسی خوشی و خنکی اُسکو ہے جسکا پانون بند تردد سے بے قید ہے
کہ بے تردد راہ رست پر چلا جاتا ہے اگر راہ نہین جانتا ہے تو اس راہ کے چلنے والون کے قدم ڈھونڈھ
کہ وہ کہان ہین کسلیے کہ نافہ کا طالب آہو کے قدم کا کھوج پکڑ لیتا ہے اور اُنھین کھوج قدم سے
ناف تک پہونچ جاتا ہے تو بھی اُنکے قدم تلاش کر کہ اس روش سے دیکھ چرخ انور پر پہونچا جاتا ہے

اور اسی روش سے امی ہو اور اگر چاہیگا تو آگ پر بھی چلا جائیگا پھر نہ دریا سے ڈر نہ موج سے نہ دریا کے جھاگون سے
اسوقت مین تو خطاب لاتخف کا سن لیگا اور لاتخف کیا ہے وہ خوف اپنا جو حق نے تجھکو بخشا ہے کس واسطے کہ
جب طباق تجھکو دیا ہے تو روٹی بھی ضرور دیگا خوف تو اسکو ہے کہ جسکو خوف حق کا نہین ہوا اور ریخ اسکو ہے جسنے
یہان طوف اسکا نہین کیا الخلاف شرح بحر العلوم مین نان کو نان بے نون کے لکھا ہے

روان ہونا خواجہ کا گانون کو مہمانی مین

قولہ خواجہ درکار آمد و تجہیز ساخت + مرغ عزمش سوی دہ اشتاب تاخت + اہل و فرزندان سفر را ساختند + رخت را برگاو عزم انداختند + شادمانان و شتابان سوی دہ + کہ بری خوردیم از دہ مژدہ دہ + مقصد ما را چراگاہ خوش ست + یار ما آنجا کریم و دلکش ست + با ہزاران آرزو ما خواندہ است + بہر ما غرس کرم بنشاندہ است + ما ذخیرہ دہ زمستان دراز + از بر او سوی شہر آریم باز + بلکہ باغ ایثار راہ ما کند + در میان جان خودمان جا کند + عجلوا اصحابنا کی تربحوا + عقل میگفت از درون لا تفرحوا + من رباح اللہ کونوا رابحین + ان ربی لا یحب الفرحین + افرحوا ہونا بما آتاکموا + کل آت مشغل الہاکموا + شاد از وی شو مشو از غیر وی + کو بہار ست و دگرہا ماہ دی + ہر چہ غیر اوست استدراج تست + گرچہ تخت و ملک تست و تاج تست + شاد از غم شو کہ غم دام لقاست + اندرین رہ سوی پستی ارتقاست + غم یکی گنجیست و رنج تو چو کان + لیک کی در گیرد این در کودکان + المعنی غرس بالفتح درخت لگانا اور درخت لگایا ہوا استدراج خرق عادت کہ کافر سے ظاہر ہوا اور جو ولی سے ظاہر ہو کرامت ہے اور نبی سے ظاہر ہو معجزہ ہے تجہیز درستی سامان عروس و مردہ فرماتے ہین کہ خواجہ کام سفر مین مشغول ہوا اور درستی اسباب کی کی اب مرغ اسکے عزم کا گانون کیطرف تیزی سے اڑا اور جو اسکے اہل و فرزند تھے انھون نے بھی اسباب گاو ارادہ پر لادا خوش خوش دوڑتے ہوے گانون کیطرف جاتے تھے کہ اب ہمنے مژدہ دہ سے جو ہی روستائی ہے پھل کھایا اور متمتع ہوے ہمارے مقصد کو اچھی چراگاہ ملی ہے خوب دل سے چریگا اسلیے کہ وہان ہمارا ایک یار کریم و دلکش ہے جسنے ہمکو ہزارون آرزوون سے بلایا ہے اور ہمارے واسطے درخت کرم کا لگایا ہے ہم خوب ذخیرے اس زمستان دراز کے گانون کے منجملہ اشیاے دہ کے اسکے پاس سے شہر کو لائینگے بلکہ وہ باغ اپنا ہماری راہ مین ایثار کردیگا کہ جو ہمارا جی چاہے سو کرین اور اپنی جان مین ہماری جگہ بنائیگا معانی اشعار عربی جلدی کرو اے ہمارے ساتھیو تا نفع پاؤ اور عقل اندر سے کہہ رہی تھی لا تفرحوا یعنے خوش مت ہو اللہ کے نفع سے نفع یاب ہو بیشک میرا رب خوش ہونے والون کا دوست نہین ہے خوش ہو اسپر جو تمکو آسان مل جاتی ہے اور ہر چیز آنے والی جو تمکو شغل مین ڈالے وہ لہو و لعب ہو وہ ہے تمھارے لیے تو اسکے دیے ہوے سے شاد ہو غیر سے امید کرکے

شادمت ہو کسواسطے کہ بہار وہی ہر اور سب خزان ہین جو کچھ سوا اُسکے ہر سب استدراج تیرے حق مین ہر اسے
بے اعتبار جیسے کافر کا خرق عادت خواہ تخت خواہ ملک خواہ تاج تو تو غم سے خوش ہو کسواسطے کہ غم دام لقا کا ہر
یہ لقا کو پہچانتا ہر اسلیے کہ اس راہ مین جو پستی ہر وہی بلندی ہر اور بلندی پستی غم تیرے واسطے گنج ہر اور رنج
مثل کان کے لیکن یہ بات لڑکون مین کب اثر کرتی ہر **قوله** کودکان چون نام بازی بشنوند + جملہ با خر گور
ہم تگ میشوند + ای خران کور آنسو دامہاست + در کمین این سوی خون آشامہاست + تیرہا پران شدہ
لیکن کمان + گشت پنہان از دو چشم مردمان + تیرہا پران کمان پنہان و غیب + بر جوانی میرسد صد تیر شیب
گام در صحرای دل باید نہاد + زانکہ در صحرای کل نبود کشاد + ایمن آباد ست دل ای مردمان + حصن محکم
موضع امن و امان + گلشن خرم بکام دوستان + چشمہا و گلستان در گلستان + عج الی القلب و سر یا ساریہ +
فیہ اشجار و عین جاریہ + دہ مرو دہ مرد را احمق کند + عقل را بی نور و بیرونق کند + خواجہ پندارد کہ روزی دہ دہد
این بیند امکہ روزی دہ دہد + قول پیغمبر شنو ای مجتبی + گور عقل آمد وطن در روستا + **المعنی** فرماتے ہین کیسے لڑکون
کے دل مین اثر کرے انکا تو حال یہ ہر کہ جسوقت کسی بازی کا نام سنتے ہین تو جملہ ہمقدم گورخر کے ہو جاتے
ہین ایسے ادھر کو دوڑتے ہین اب فرماتے ہین کہ ای خران کور جدھر تو جاتا ہر اُدھر بہت جال لگے ہوئے ہین
اور اسکی کمین مین بڑے بڑے خون آشام ہین تیر حکم الٰہی کے تو اُڑ رہے ہین اور کمان لوگون کی آنکھون کو
نہین سوجھتی پھر کہتے ہین تیر اُڑ رہے ہین اور کمان پوشیدہ اور غیب مین ہر دیکھ لے تیری جوانی ہر سیکڑون
تیر بڑھاپے کے لگتے ہین اور کیا حال ہوتا ہر تب ان سب جھگڑون کو چھوڑ اور قدم صحرای دل مین کہ اس
سبب سے کہ صحرای کل مین کشادہ و فرحت دل کی نہ پائیگا ای لوگو یہ دل تمھارا بڑا امین آباد ہر اور بڑا
مضبوط قلعہ اور جای امن و امان اور موافق مقصد دوستون کے ایک گلشن تر و تازہ جسمین چشمے ہین اور
گلستان در گلستان **معنی** شعر عربیہ میل کر طرف دل کے اور سیر کرای سیر کرنے والے کہ اسمین درخت ہین اور چشمے
جاری گانون کو مت جا گانون آدمی کو احمق کر دیتا ہر اور عقل کو بے نور و بے رونق خواجہ جانتا ہر کہ روزی
گانون دیتا ہر اور نہین جانتا کہ روزی روزی دینے والا دیتا ہر ای برگزیدہ حضرتؐ نے بھی تو فرمایا ہر کہ انکا
قول تو سن کہ جو گور عقل کا ہر اُسکا وطن گانون ہر چنانچہ حدیث ہر من سکن فی القری یوما یحمق شہرا و من سکن
فی القری شہرا یحمق دہرا جو کوئی رہا گانون مین ایکدن احمق ہو جاتا ہر ایک مہینہ کو اور جو ایک مہینہ گانون مین
رہا احمق ہو جاتا ہر ایک زمانہ کو اور دوسری حدیث ہر علیکم بالمدن ولو جارت و علیکم بالطریق ولو دارت و علیکم
بالبکر ولو جارت لازم ہر تمکو توطن شہر کا اگرچہ وہان کے لوگ تجپر ظلم کرین اور لازم ہر تمکو اختیار کرنا راہ کا اگرچہ
پھیر پڑے اور لازم ہر تمکو نکاح بکر سے اگرچہ تجپر ظلم کرے **قوله** ہر کہ روزی باشد اندر روستا + تا بماہی عقل او نابد بجب +

تا بباید احمقی دردی بود + از خسیش ده جز اینجا چه رود + وانکه باید باشد اندر روستا + روزگاری باشدش جهل و عما
ده چه باشد شیخ واصل ناشده + دست در تقلید و در حجت زده + پیش شهر عقل کلی این حواس + چون خران چشم بسته در خراس
این رها کن صورت افسانه گیر + هل تو دُر دانه تو گندم دانه گیر + گر بدر ره نیست اینجا برجهی + تا ان گندم بیرون برد ای مسود بیان
ظاهرش گیر ارچه ظاهر کژ بود + عاقبت ظاهر سوی باطن رود + اول هر آدمی خود صورتست + بعد ازان جان کو جمال سیرتست
اول هر میوه جز صورت کی ست + بعد ازان لذت که معنی ویست + اولا خرگاه سازند و خرند + ترک را زان پس بمهمان
آورند + صورتت خرگاه دان معنیست ترک + معنیت ملاح دان صورت چه فلک + بهر حق این را رها کن یک نفس +
تا خر خواجه بجنباند جرس + یعنی خراس گدهون کی چکی پہلے تین شعر ترجمہ پہلی حدیث کے ہین جسکے معنی مسطور ہوچکے
اب فرماتے ہین جب گانون کی کیفیت حدیث سے ثابت ہی تو تقلید بھی تو مقابل تحقیق کے ایک گانون کیطرح ہی
تین والے حال اُس شیخ پر جو واصل نہین ہی اور تقلید و حجت کو پکڑے ہوئے ہی کہ اسکے حواس سامنے شہر اُس شخص کے کہ عقل کلی
ایسے ہین جیسے خراس کا گدھا چشم بستہ اب فرماتے ہین کہ یہ باتین معنی کی چھوڑ اور جو باتین جہان ہین افسانہ ہوتی
ہین اُنکو اختیار کر اور دُر دانہ کو چھوڑ دے گندم دانہ ہی لیلے اگر تجھکو دُر خالص پر راہ نہین ہی گیہون ہی
لیے جا مرا بالضم گندم اور اگر اُس طرف کو کوئی صورت نہین ہی اسیطرف ہانکے جا تو اُسکے ظاہر ہی کو دیکھ
اگرچہ ظاہر کج ہی اسلیے کہ انجام کو ظاہر بھی باطن ہی طرف جاتا ہی غور کر اول آدمی کا یعنے ابتدا ابھی صورت
تو ہی بعد اسکے جان ہی جو جمال سیرت ہی اور سن اول ہر میوہ کا سوائے صورت کے کیا ہی پھر لذت صورت کی
بعد ہی جو اُسکی معنی ہی پہلے خیمہ بناتے خریدتے ہین پھر معشوق کو مہمانی مین بلاتے ہین تیری بھی صورت ایک خرگاہ ہی
اور معنی ترک پھر کہتے ہین معنی ملاح ہی اور صورت فلک اور کشتی آیندہ شعر گریز کا ہی کہ واسطے حق کے اسے ایکدم کو
چھوڑ تو گدھا خواجہ کا اپنا گھنٹہ بجائے یعنے وہ روانہ ہوئے الخلاف شرح بحر العلوم مین گر بدر کو بذر لکھا ہی
اور جانے تر کو کیا سمجھے ہین

جانا خواجہ اور اُسکی قوم کا گانون کو

قولہ خواجہ و بچگان جہاز سے ساختند + بر ستوران جانب ده تاختند + شادمانہ سوی صحرا راندند + سافروا کی
تغنموا بر خواندند + کز سفرها ماه کیخسرو شود + بی سفرها ماه کی خسرو شود + از سفر بیذق شود فرزین راد + وز سفر یافت
یوسف صد مراد + روز روی از آفتابی سوختند + شب ز اختر راه می آموختند + خوب گشته پیش ایشان راه زشت
از نشاط ده شده ره چون بهشت + تلخ از شیرین لبان خوش میشود + خار از گلزار دلکش میشود + حنظل از معشوق
خرما میشود + خانه از همخانه صحرا میشود + ای بسا از نازنینان خارکش + بر امید گلعذار ماه وش + ای بسا حمال
گشته پشت ریش + از بلای دلبر مه روی خویش + کرده آهنگر جمال خود سیاه + تا که شب آید ببوسد روی ماه +

خواجہ تا شب بر دکان چار میخ + زانکہ سروی در دلش کردست بیخ + تاجری دریا و خشکی میدود + آن بمہر خانہ شینی
میرود + ہر کرا با مردہ سودائے بود + بر امید زندہ سیمائے بود + آن دو گر روی آوردہ بچوب + بر امید خدمت مہرو
خوب + بر امید زندہ کن اجتہاد + کو نگردد بعد روزی دو جماد + یعنی جہاز کیلئے اسباب عروس و میت و سفر یعنی خواجہ
اور اُسکے بچون نے اسباب سفر کا درست کیا اور بار برداریوں پر لادا اور گانوکی طرف چلے خوش خوش صحرا
کی طرف چلے اور سافروا کی تغنموا پڑھا یہ وہ کلمے ہین کہ سفر کے جانے کے وقت پڑھتے ہین اور صحوا بھی یاد
کرتے ہین یعنے سفر کرو صحت پاؤ اور غنیمت کرو سفر کی برکتون کو اسواسطے کہ سفر سے بندہ کیخسرو ہو جاتا ہی جو بادشاہ
عظیم الشان تھا ماہ کو دیکھو بے سفر کے کب خوشرو ہوتا ہی بعد طی منازل کے جمال پاتا ہی پیادہ شطرنج کا بھی سفر ہی
سے فرزین ہوتا ہی یوسف کو خیال کرو انھون نے بھی سیکڑون مرادین سفر سے پائین پھر بیان خواجہ کا ہی کہ تمنین
تو منھ آفتاب سے جلتے تھے چلتے نہین تھے رات کو ستارون کی پہچان پر راہ چلتے تھے مارے خوشی کے
وہ راہ بد اُنپر نہایت خوب تھی گانوٗن کی خوشی سے مثل بہشت کے ہو رہی تھی جیسے تلخ چیز شیرین لبون سے خوش
ہو جاتی ہی اور خار گلزار کے سبب سے دلکش ہوتا ہی حنظل معشوق کے ہاتھ سے خرما ہو جاتا ہی اور اگر صحرا
مین ہوا اور ہمخانہ موجود ہی تو صحرا خانہ ہو جاتا ہی بہت ایسے نازنینون سے ہوسکے کہ وہ کسی گلعذار ماہ وش کی خاطر
خارکش ہوئے ہین اور بہت حمال اپنے دلبر مہرو کی بلا مین مشت ریش ہوئے ہین کہ مراد زوجہ سے ہی غور کرو
آہنگر کو کیسا اپنے جمال کو سیاہ کرتا ہی تا شب ہوا اور اپنے ماہ کا منھ چومون کہ ماہ اُسکی عورت ہی اور کسی خواجہ کا انداز
کو دیکھو کیسا مقید ہوسکے کہ گویا چار میخ کر دیا دکان پر رات تک جمتا ہی یہی سبب تو ہی کہ اُسکے دل مین ایک سرو نے
کہ زن ہی جڑ پکڑی ہی تاجر کو خیال کرو تری و خشکی مین دوڑتا پھرتا ہی وہ بھی ایک خانہ نشین کی محبت ہی اب
فرماتے ہین جسکو کسی مردہ سے عشق و سودا ہوتا ہی وہ اُسکو زندہ سیما جانکے عشق کرتا ہی مردہ اس سبب سے کہا
کہ ساری مخلوق فانی و مردہ ہی گو بظاہر زندہ سیما ہین منجملہ ان سب کے بڑھئی ہی کہ لکڑی کی طرف منھ
جھکائے ہوئے ہی وہ بھی امید خدمت کسی مہرو خوب کے مشغول ہی ان استعار سے ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ خواجہ کی زن زیادہ اس سفر کی مصروفی ہی بہر حال فرماتے ہین کہ تو ان مردون کی امید پر کوشش و
محنت مت کر اُس زندہ کی امید پر کر کہ وہ دو ہی دن مین جماد نہو جائے دائم و قائم ہے الخلاف
شرح بحر العلوم مین سروے کو بصورت سردی لکھا ہی معنی اشعار کے لکھے نہین تا معلوم ہو کہ کیا سمجھے
قولہ ہین مکن مونس خسے را از خسی + عاریت باشد و را آن مونسی + اُنس تو با مادر و بابا کجاست + گر بجز حق
مونسانت را وفاست + انس تو با دایہ و لالا چہ شد + گر کسی شاید بغیر حق عضد + انس تو با شیر و با پستان نماند
نفرت تو از دبیرستان نماند + آن شعاعی بود بر دیوارشان + جانب خورشید وارفت آن نشان + بر ہر آنچیزی کہ افتد آن شعاع

تو بر آن هم عاشق آیی ای شجاع + عشق تو بر هر چه آن موجود بود + آن ز وصف حق چو زر اندود بود + چون زری
با اصل رفت و مس بماند + از زری خویشتن مفلس بماند + طبع سیر آمد طلاق او بخواند + پشت بر وی کرد و دست از او
فشاند + از زراندوده صفاتش پا بکش + از جهالت قلب اگر گوی خوش + کان خوشی در قلبها عاریتی ست
زیر زینت مایه بی زینتی ست + زر ز روی قلب در کان میرود + سوی آن کان رو تو هم کان میرود + نور از دیوار
تا خور میرود + تو بدان خور رو که در خور میرود + زین سپس بستان تو آب از آسمان + چون ندیدی تو وفا در ناودان
معدن دنبه نباشد دام گرگ + کی شناسد معدن آن گرگ سترگ + در گمان بردند بسته در گره + می شتابیدند
مغروران بده + همچنین خندان رقصان میشدند + سوی آن دولاب چرخی میزدند + چون همی دیدند مرغی می پرید
جانب ده صبر جامه میدرید + هر نسیمی کز سوی ده می وزید + گوییا روح روان می پرورید + هر که می آمد ز ده او
سوی او + بوسه میداد و خوش بر روی او + که تو روی یار ما را دیده + پس تو جان جان ما را دیده + المعنی تنبیہ
سابق فرماتے ہین خبردار کسی ناچیز کو مونس مت بنا کہ بُرا ناچیز ہی کسواسطے کہ وہ صفت آنہین جسکے سبب
تو مونس بناتا ہی عاریتی ہین نہ اُسکی اپنی یہ سب بیوفا ہین سواے حق کے پھر بیوفاؤن سے انس کیا دوست جا
خود اپنے ماں باپ ہی کو خیال کر کہ طفلی مین تجھکو اُنسے کیسا عشق و انس تھا اب وہ کہان پھر گئے ہین دائی
و لالہ کیسے تجھکو فکر و تعلق سے کھلاتی پالتی تھی اُسکو غور کر کہ اُس سے کیسا انس تھا وہ کیا ہوا جواب سواے
حق کے کوئی قوت بازو ہونے کے لائق ہو اور کبھی شیر و پستان سے کیسا انس تھا وہ کیون نہ رہا مکتب
جانے سے جو نفرت تھی وہ کیا ہوئی یہ سب آفتاب حقیقی کی ایک شعاع تھی جو دیوار پر پڑنے سے دیوار کی دو رنگی
کیفیت ہو جاتی ہی ان سب پر کبھی پڑی تھی ضرورۃً اب وہ نشان جب خورشید کے تھے اُسکی طرف چلے گئے
وہی دیوار کی دیوار رہگئی پس جس چیز پر وہ شعاع پڑجاتی ہی تو کبھی خاص اُسی کا عاشق ہو جاتا ہی اور نہین
جانتا کہ یہ جو موجود ہی جسپر تجھکو عشق ہی یہ وصف حق سے ملمع کیطرح زر اندود ہی جب زر اپنی اصل کیطرف
اُڑ گیا تانبا تھے تانبا رہگئے اور زر پنے سے مفلس ہوگئے اُسوقت مین تیری طبیعت نے سیر ہو کے اُسکو طلاق
دی اور اُسکی طرف پشت کر لی اور ترک کر دیا تجھکو چاہیے کہ تو اُس زراندودہ صفات سے اُنکے پاکشیدہ
رہے اُسکی طرف قدم نہ بڑھائے جہالت سے کھوٹے کو اچھا نہ سمجھے آشنایے کھوٹے مین وہ اچھا پن
عاریتی ہی اور اُسکی زینت کے نیچے بے زینتی اس سبب سے کہ جب زر اُسکے روے قلب سے کان کو
جہان اُسکی اصل ہی جاتا ہی تو تو بھی اُسی کان کیطرف جہان وہ جاتا ہی کیون نہین جاتا نور دیوار سے
آفتاب مین جاتا ہی پھر تو بھی اُسی آفتاب مین جا جسمین یہ نور جاتا ہی تجھکو لازم ہی کہ بعد اس سے آب
آسمان سے لے جب جان لیا کہ پرنالے کے آب مین وفا نہین ہی آب + فرماتے ہین تیرا حال گرسنہ گدا سا ہی

کہ وہ دبچہ کے معدن کو جو ملتی ہی نہین پہچانتا کہ اُسکے دام مین کیفیت ہو اور اُسکا لائق اُسکو ہو صرف گوشت پوست
کو سمجھا ہو عمدہ شی کو نہین جانتا جیسے خواجہ اور اُسکے لوگ سب نے روستائی کی باتون کو در گمان کرکے گرہ
مین باندھ لیا اور لپھائے ہوے اُسکے گانون کو دوڑے جاتے تھے کیسے خندان ناچتے چلے جاتے تھے
جیسے دولاب پرچرخی ناچتی ہی جب دیکھتے تھے کہ کوئی مرغ گانون کی طرف اڑتا ہی تو انکا صبر اپنے کپڑے
پھاڑتا تھا اور جو نسیم گانون کی طرف سے چلتی تھی گویا انکی روح و روان کو پالتی تھی جو کوئی اُسکے گانون کی
طرف سے آتا تھا یہ خوش ہوکے اُسکے مُنھ کو چومتے تھے کہ تونے ہمارے یار کے مُنھ کو دیکھا ہی پس تونے
ہماری جان کی جان کو دیکھا ہی

قصہ محبت کرنا مجنون کا اُس کُتّے سے جو لیلی کے گھر رہتا تھا

قولہ ہمچو مجنون کو سگے رامی نواخت + بوسہ اش میداد پیشش میگداخت + گرد او میگشت خاضع در طواف +
ہمچو حاجی گرد کعبہ بے گزاف + ہم سر وپایش ہمی بوسید و ناف + ہم جلاب و شکرش میداد صاف + بو الفضولے
گفت کای مجنون خام + اینچہ شیدست اینکہ می آری مدام + پوز سگ دائم پلیدی میخورد + مقعد خود را ب
می استرد + عیبہای سگ بسی او می شمرد + عیب دان از غیبدان بوئی نبرد + گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن +
اندر آ بنگر تو از چشمان من + کاین طلسم بستہ مولی ست این + پاسبان کوچہ لیلی ست این + ہمتش بین و دل و جان
شناخت + کو کجا بگزید و مسکن گاہ ساخت + او سگ فرخ رخ کہف منست + بلکہ او ہمدرد و ہم لہف منست +
آن سگے کہ گشت در کویش مقیم + خاک پایش بہ ز شیران عظیم + آن سگے کہ باشد اندر کوی او + من بشیران
کی دہم یک موی او + آنکہ شیران مر سگانش را غلام + گفتن امکان نیست خامش والسلام + گر ز صورت
بگذری ای دوستان + جنت ست و گلستان در گلستان + صورت خود چون شکستی سوختی + صورت کل را
شکست آموختی + بعد ازان ہر صورتی را بشکنی + ہمچو حیدر باب خیبر برکنی + المعنی فرماتے ہین بس خواجہ کے
لوگون کا ایسا حال تھا جیسے مجنون کہ وہ کُتّے کو نوازتا تھا اور چومتا تھا اور اُسکے سامنے ایسا بعجز پیش آتا تھا
کہ گویا گلا جاتا ہی اور گرد اُسکے مثل طواف والون کے پھرتا تھا بڑے خضوع سے جیسے حاجی بے گزاف گرد
کعبہ کے پھرتے ہین اور ناف و سر و پا اُسکے چومتا تھا اور جلاب و شکر صاف اُسکے سامنے رکھتا تھا جلاب
ایک شربت کہ گلاب کے پھول قند مین جوش کرکے شیشون مین بھر رکھتے ہین اور وقت حاجت کام مین
لاتے ہین ایک بو الفضول نے کہا کہ اے فچے سری یہ کیا مکر ہی جو تو روز ظاہر کرتا ہی کُتّے کی پوزہ اُسکا دہن اور
گرد و نواح دہن ہمیشہ پلیدی کھاتا ہی اور اپنی مقعد کو لب سے صاف کرتا ہی ایسے ہی کُتّے کے بہت سے
عیب شمار کیے لیکن یہ عیب دان مجنون غیب دان سے اور اُسکی چھپی رمز سے بو نہ لیگیا کہ وہ کیا سمجھے ہوئے ہی

پس مجنون نے کہا کہ تو ایک نقش یعنے صورت انسانی اور جسم حیوانی ہی میری سی آنکھین پیدا کر اور اُسنے دیکھ تو تجھے سوجھے کہ یہ کتا نہین ہی ایک طلسم بنا یا ہوا ایک ہالک کا ہی جسمین گنج چھپا ہی کہ یہ پاسبان کوچہ لیلی کا ہی اُسکی ہمت اور دل وجان وشناخت کو دیکھ کہ اُسنے کہان اپنا مسکن اور ٹھکانا کیا ہی کیسی عالی جگہ ہی یہ کتا مبارک صورت اُس جگہ کا ہی جو میرا کہف وجاے پناہ ہی بلکہ میرا ہمدرد وہم غم ہی وہ کتا کہ اُسکی گلی کا مقیم ہی میرے نزدیک خاک پا اُسکی بڑے بڑے شیرون سے بہتر ہی اور وہ کتا جو اُسکی گلی کا ہی مین اُسکے ایک بال کو عوض شیرون کے ہرگز نہ دون اور وہ شخص جسکے کتون کا شیر غلام ہو اُسکے بیان کا تو مقدور ہی نہین لہذا اس بیان کو رخصت کر اب فرماتے ہین اے دوستو اگر صورت سے گذر جاؤ تو جنت ہی جنت اور گلستان در گلستان ہی جب تو نے اپنی صورت توڑ دی اور پھونک دی تو جان لے کہ کل صورتون کا توڑنا سیکھ لیا بعد اُسکے ہر صورت کو توڑ دیگا اور مثل حیدر کے دروازہ خیبر کا اُکھیڑ لیگا یعنے کیسی ہی مشکل ہو آسان کر لیگا

قوله سغبہ صورت شد آن خواجہ سلیم + کو بدہ میشد بگفتار سقیم + سوی دام آن تملق شادمان + ہمچو مرغے سوے دانہ امتحان + از کرم دانست آن مرغ حریص + دانہ را با دام لیکن شد محیص + از کرم دانست مرغ آن دانہ را + غایت حرص ست نی جود و عطا + مرغکان در طمع دانہ شادمان + سوی آن تزویر پران و دوان + گر ز شادی خواجہ آگاہت کنم + ترسم ای رہرو کہ بیگاہت کنم + مختصر کردم چو آمد دہ پدید + خود نبود آن دہ رہ دیگر گزید + قرب ماہے دہ بدہ می تاختند + زانکہ راہ دہ نکو نشناختند + ہر کہ گیرد پیشہ بی اوستا + ریشخندے شد بشہر و روستا + ہر کہ در رہ بی قلاوزی رود + ہر دو روزہ راہ صد سالہ شود + ہر کہ تازد سوی کعبہ بی دلیل + ہمچو این سرگشتگان گردد ذلیل + زانکہ نادر باشد اندر خافقین + آدمی سر بر زند بی والدین + مال او یابد کہ کسبے می کند + نادر آن باشد کہ بر گنجے زند + مصطفای تو کہ جسمش جان بود + تا کہ رحمٰن علم القرآن بود + اہل تن را جملہ علم بالقلم + واسطہ افراشت در بذل و کرم + ہر حریصی ہست محروم ای پسر + چون حریصان تگ مرو آہستہ تر + اندرین رہ رنجہا دیدند و تاب + چون عذاب مرغ خاکی اندر آب + سیر گشتہ از دہ و از روستا + وز شکر ریز چنان ناوستا + **معنی** سغبہ بالفتح فریفتہ محیص بفتح رستگاری وخلاصی پانا اور کسی چیز سے پھرنا گریز گزیدن سے اختیار کرنا چھپانا خافقین مشرق ومغرب فرماتے ہین ایسا فریفتہ صورت کا وہ خواجہ سادہ دل ہوا کہ سقیم باتون مین آکے گانوُن کو گیا اور اُس دام تملق کیطرف ایسا گیا جیسے کوئی مرغ امتحانا دانہ کیطرف جاتا ہی کہ گیا اور چونا سکے ہٹ گیا پھر گیا پھر ہٹ گیا پس یہ مرغ جو امتحانا جاتا ہی اندھا دیوانہ ہو کے نہین گرتا اُسپر خدا کا کرم ہی جسکے سبب سے گو حریص ہی لیکن جان گیا ہی کہ یہ دانہ مع دام کے ہی لاجرم پھنستا نہین خلاص یافتہ ہی اور اُسی کرم کی بدولت اُسنے اُس دانہ کو سمجھ لیا ہی کہ یہ دانہ نہین ہی غایت حرص کی ہی

نہ جو دو عطا بس گیا اور پھنسا اور جو مرغ چھوٹے اور نا سمجھ ہین اُس دانہ کی لالچ مین خوش خوش اُس فریب کیطرف اُڑتے دوڑتے چلے جاتے ہین آپ فرماتے ہین کہ اگر خواجہ کی خوشی سے جیسی کہ اُسکو تھی تجھکو اے راہرو آگاہ کرون تو ڈرتا ہون کہ تیری راہ کھوٹی ہوکے بیوقت ہو جائیگا کہانتک سُنے گا اسلیے مختصر کرکے کہتا ہون کہ جب حیران سرگردان پھرتے پھرتے ایک گانون معلوم ہوا تو خود وہ گانون اُسکا نہ تھا ناچار دوسرا گانون اختیار کیا غرض ایک مہینے کے قریب تو گانون گانون پھرتے رہے اس سبب سے کہ اچھی طرح راہ اُس گانون کی جانتے نہ تھے بنا برین فرمایا کہ جو کوئی کوئی کام بے اُستاد کے اختیار کرتا ہو وہ شہر در وستا مین مسخرہ بنتا ہے یعنے شہری اور گنوار سب اُسپر تمسخر کرتے ہین اور جو کوئی کسی راہ کو بے رہبر کے چلتا ہے اگر دو دن کی ہو تو سو برس کی ہو جاتی ہے ایسا مارا مارا پھرتا ہے اگر کعبہ کی طرف بے دلیل جاتا ہو تو وہ بھی ان سرگشتون کے مثل ذلیل ہی ہوتا ہے اس سبب سے کہ مشرق سے مغرب تک کبھی کہین ایسا نہین ہوا کہ بدون مان باپ کے کوئی آدمی پیدا ہوا ہو اگر کہو حضرت عیسیٰ تو اُنکی مان جب بھی تھین جیسے آدمی مال بے کسب کے نہین پاتا اور اگر کہین خزانہ کسیکو ملجائے تو یہ نادر ہے اور نادر پر حکم نہین ہے بس ایسے ہی اگر تو امیدوار تعلیم خدا کا ہے تو کیسے ہو سکے تو مصطفےٰ تو نہین ہے کہ جنکا جسم بھی جان تھا اُنکو خدا نے قرآن تعلیم کیا ہے تو تو اہل تن ہے تیرے لیے علم بالقلم فرمایا اور تیری تعلیم مین قلم کو واسطہ کیا ہے تا تو لکھے پڑھے جب اُسکا بذل و کرم تجھ پر ہوئے مراد ان اشعار مثالیہ سے یہ ہے کہ وہ خواجہ بے راہ جاننے اور بدون راہبر کے چل دیا کہ خدا پہونچا دیگا آخر سرگشتہ ہوا فرماتے ہین اے پسر حریص محروم ہوتا ہے بموجب الحریص محروم کے تو حریصون کی طرح دوڑ کے مت چل آہستہ چل غرض ان لوگون نے اُس راہ مین بڑے رنج و تاب دیکھے جیسے مرغ خشکی کا رہنے والا پانی مین پڑکے عذاب اُٹھاتا ہے ایسے ہی یہ لوگ بھی گانون اور گانون والے اور بیہی شکر ریزی یعنی اشک ریزی سے جو بے تہا دکھ اُٹھائے سیر ہو گئے شکر ریزی کے معنی گریہ شادی کے بھی ہین اور وہ شیرینی جو عروس و داماد کے سر پر وقت جلوہ و نکاح کے ڈالتے ہین کہ یہ سب معنی بھی مناسب محل کے ہین فتامل الخلاف شرح بحر العلوم مین مردود روزہ کو ہے اور نادر آن باشد کہ نادر باشد لکھا ہے

پہونچنا خواجہ اور اُسکی قوم کا گانون وستائی مین

قولہ بعد ما ہے چون رسید ند آن طرف + بینوا ایشان ستوران بے علف + روستائی بین کہ از بدنیتی + میکند بعد اللتیا والتی + روی پنہان میکند زایشان بروز + تا سوی باغش نہ بکشایند پوز + آنچنان رو کہ ہمہ زرق و شرست + از مسلمانان نہان اولی ترست + روہا باشد کہ دیوان چون مگس + بر سرش بنشستہ باشد چون حرس + چون بہ بینی روی او در تو فتند + یا ہبین آن یا بودی خوش مخند + در چنان روی خبیث عاصیہ +

گفت یزدان نسفعاً بالناصیہ + چون پرسیدند خانش یافتند + ہمچو خویشان سوی در بشتافتند + در فرو بستند
اہل خانہ اش + خواجہ شد زین کژروی دیوانہ اش + لیک ہنگام درشتی ہم نبود + چون در افتادی بچہ تیزی سود
بر درش ماندند ایشان پنج روز + شب بسر بارو ز خود خورشید سوز + نی ز غفلت بود ماندن نی خری + بلکہ بود از اضطرار
بیزری + با لئیمان بستہ نیکان ز اضطرار + شیر مردارے خورد از جوع زار + او ہمیدیدش بگفتش سلام + کہ فلانم مرا
اینست نام + گفت باشد من چہ دانم تو کئی + یا پلیدی یا قرین پاکیی + والہم وز روز شب اندر شنع بود + ہیچگونہ نیستم
پروای تو + از خودی خود ندارم ہم خبر + نیستم از ہستی سر موئیم اثر + ہوش من از غیر حق آگاہ نیست + در دل و
جانم بجز اللہ نیست + گفت اینہم با قیامت شد شبیہ + تا برادر شد یفر من اخیہ + شرح میکردش کہ من آنم کہ تو + لوتہا
خوردی ز خوان من دو تو + فی فلان روزت خریدم آن متاع + کل سر جاوز الاثنین شاع + المعنی القصہ بعد ایک
مہینے کے جب یہ اُس طرف پہونچے اس حال سے کہ یہ تو بھوکے اور ستور انکے بے علف آپ فرماتے ہین کہ
روستائی کو دیکھو کہ اُسنے بدبختی سے بعد اُس خیان و جیانی کے اُنکے ساتھ کیا کیا انکو دیکھ کے دروغ بد اُسنے منھ
چھپا لیا کہ ایسا نہو کہ میرے باغ مین گھسکے منھ کھولین اور سارا میوہ کھا جائین آپ مقولہ مولانا رح کا ہے
اُسنے جو منھ چھپا لیا خوب ہوا ایسا منھ جو بالکل زرق و شر ہے مسلمانون سے چھپا ہی اچھا بہت منھ ایسے ہین کہ
اُنپر شیطان مثل جرس و مگس کے بیٹھے ہین اور تعیناہ ہین جیسا کہ فرمایا ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطاناً
فہو لہ قرینا جو شخص کہ روگردانی کرتا ہے ذکر رحمن سے اُسپر ہم تعین کرتے ہین ایک شیطان کہ وہ اُسکا قرین ہوتا ہے
اور فسق و عصیان کراتا ہے پس جب تو ایسے لوگون کا منھ دیکھتا ہے تو وہ مکھیان اُنکے منھ کی تجھکو بھی گھیر لیتی
ہین لہذا لازم ہے کہ یا تو ایسے منھ کو دیکھے ہی مت اور اگر دیکھ بھی لیا تو خوش مت ہو ایسے ہی منھ خبیث
عاصیہ کو حق نے فرمایا ہے کلا لئن لم ینتہ لنسفعاً بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ اگر ابوجہل باز نہین آئیگا
تو ضرور ہم اُسکو اُسکی پیشانی کے بل جو پیشانی کاذبہ اور خاطیہ ہے کھینچ کے جہنم مین پہونچا دینگے پھر رجوع
طرف ذکر خواجہ کے ہے کہ جب گانون مین پہونچے اور روستا کا گھر ملگیا تو یہ سب لوگ اپنون کے مثل
اُسکے دروازے کیطرف بے تکلف دوڑے اُسکے گھر والون نے دروازہ بند کرلیا خواجہ یہ کجروی
دیکھ کے حیران ہوگیا لیکن کیا کرے سختی کرنے کا وقت نہ تھا اسلیے جب آدمی کنوئین مین گر پڑا تو
پھر تیزی تندی کیا چل سکتی ہے غرض پانچ روز اُسکے دروازے پر پڑے رہے اس حال سے کہ رات کا
جاڑا اور دن مین سوزش و تپش آفتاب کی اور یہ پڑا رہنا غفلت اور حماقت سے نہ تھا بلکہ مضطر تھے
اور بے زر وہ شغل تھی نہ پای رفتن نہ رای ماندن سچ ہے لئیمون کو نیک اضطرار مین گھیرتے ہین جیسے شیر
نہایت بھوک مین مردار کھاتا ہے خواجہ روستا کو دیکھتا تھا اور سلام کرتا تھا کہ مین فلان ہون اور فلان

نام میرا ہی کہا ہوگا مین نہین جانتا تو کون ہو کوئی پلید ہو یا پاک ہو تین صنع الٰہی ہو اور اسکے عشق مین دیوانہ
ہو رہا ہون مجھکو ذرا بھی تیری پروا نہین ہو تو کون ہو مجھکو اپنی خودی سے خود خبر نہین نہ مجھ مین میری ہستی کا
کچھ اثر رہا ہو مجھکو سوائے حق کے غیر کی آگاہی کا ہوش ہی نہین میرے دل وجان مین سوائے اللہ کے
اور کا گذر ہی نہین خواجہ نے کہا یہ وقت شاید قیامت کا مشابہ ہوگیا جو بھائی بھائی سے بھاگنے لگا
جیسا کہ فرمایا ہی یوم یفر المرء من اخیہ قیامت وہ دن ہو کہ آدمی اپنے بھائی سے بھاگیگا خواجہ بیان
کرتا تھا کہ مین وہی تو ہون جسکی تو نے نعمتین ادہر اودہر اکے کھائی ہین مین نے فلان روز تیری وہ
متاع خریدی اب تو وہ بھید کہ اسکے دل مین چھپے تھے ظاہر ہونے لگے شولہ فی تو بودی سالہا مہمان
من + فی رسیدت بیکران احسان من + سرہا شنید ستند خلق + شرم دار در و جو نعمت خوردہ خلق
او ہمیگفتش چہ گوئی ترہات + فی ترا دانم نہ نام تو نجات ہمچنین شب بروباران گرفت + کہ آسمان از بارش
شد در شگفت + چون رسید آن کار دا ندر استخوان + حلقہ زد خواجہ کہ مہترا اخوان + چون بصد الحاح آمد سوئے در
گفت آخر چیست ایجان پدر + گفت من آن حقہا بگذاشتم + ترک کردم انچہ می پنداشتم + پنجسالہ رنج دیدم
این پنجروز + جان مسکینم درین سرما و سوز + یک جفا از خویش واز یار و تبار + در گرانی ہست چون سیصد ہزار
زانکہ دل ننہاد بر جور و جفاش + جانش خوگر بود با مہر و وفاش + ہرچہ بر مردم بلا و شدت ست + این یقین
دان کز خلاف عادتست + گفت ای خورشید مہرت در زوال + گر تو خونم ریختی کردم حلال + امشب باران
بادہ گوشہ تا بیابی در قیامت توشہ + یعنی خواجہ کہتا تھا برسون تو میرے یہان مہمان رہا اور میرا
احسان بیکران تجھکو نہین پہونچا ہماری محبت کے بھید کو مخلوق سنتی ہو اور تو نہین شرماتا حالانکہ
جب خلق کسی کی نعمت کھاتا ہو تو صورت اسکی اس سے شرماتی ہو اور شنائی اس سے کہتا تھا کہ کیا بیہودہ
بکتا ہو مین نہ تجھکو جانتا ہون نہ تیرے نام کو نہ مقام کو الغرض ایسی ہی صورت رہی کہ ایک رات ایسے
ابر و باران نے گھیرا کہ آسمان نے بھی اسکی بارش سے تعجب کیا اور حیران ہوا جب اس بارش کی چھری
استخوان تک پہونچی اور اسکو تاب نرہی تو حلقہ اسکے در کا بجایا اور کہا مہتر کو بلا پھر سیکڑون الحاح کیے تو
وہ دروازہ تک آیا اور پوچھا اے جان پدر آخر بتا تو کیا معاملہ ہو خواجہ نے کہا مین نے اپنے سب حق
معاف کیے اور جو کچھ گمان کیے ہوئے تھا سب ترک کیے یہ پانچ روز مجھپر ایسے گذرے گویا پانچ برس
کہ میری جان مسکین اس سرما و سوز مین ہو یار و خویش و تبار کیطرف سے اگر ایک جفا ہوتی ہو تو وہ ایک سو
جفا تین لاکھ سے بھی زیادہ گران ہوتی ہو اسواسطے کہ دل اسکے جور و جفا پر نہین لگایا بلکہ جان خوگر اسکی
مہر و وفا کی ہو آدمی پر جو کچھ بلا و شدت سے واقع ہوتی ہو اسکو خوب یقین سے جان لے کہ خلاف عادت سے

ہوتی ہو جیسے کہا ای شخص ہر چند تو وہ ہو کہ خورشید تیری مہر کا زوال مین ہو بالفرض اگر تو نے میرا خون بھی بہایا
تو مین نے تجھکو حلال کیا مگر اس جینے کی رات مین تو ہمکو کوئی گوشہ کونہ بتادے کہ خدا تجھکو قیامت مین توشہ
اور اجر دیگا **قولہ** گفت یک گوشہ ست آن باغبان + ہست اینجا گرگ را او پاسبان + در کفش تیر و کمان
از بہر گرگ + تا زند چون آید آن گرگ سترگ + گر تو آن خدمت کنی جا آن تست + ورنہ جای دیگرے
فرمای جست + گفت صد خدمت کنم تو جای دہ + وان کمان و تیر در کفم بنہ + من نخسپم حارسی رز کنم
گر بر آرد گرگ سر تیرش زنم + بہر حق مگذارم امشب اے دو دل + آب باران بر سر و در زیر گل + گوشہ خالی
شد و او با عیال + رفت آنجا جای تنگ و بیمجال + چون ملخ بر ہمدگر گشتہ سوار + از نہیب سیل اندر کنج غار
شب ہمہ شب جملہ گویان کای خدا + این سزای ما سزا این سزای آنکہ شد یار خسان + یا کسے کرد
از برای ناکسان + این سزای آنکہ اندر طمع خام + ترک گوید خدمت خاص کرام + خاک پاکان لیسی و دیوا
شان + بہتر از عام و زر و گلزارشان + بندہ یکمرد روشندل شوی + بہ کہ بر فرق سر شاہان روی + از ملوک خاک
جز بانگ دہل + تو نخواہی یافت ای پیک سبل + شہریان خود رہزنان نسبت بروح + روستائی کیست گیج بے فتوح +
این سزای آنکہ بی تدبیر عقل + بانگ غولی آمدش بگزید نقل + **معنی** روستائی نے کہا کہ ایک گوشہ ہو کہ اسمین
ایک باغبان رہتا ہو اور وہ ایک گرگ کا جو یہان آتا ہو پاسبان ہو تیر و کمان اسکے ہاتھ مین رہتا ہو کہ اگر وہ
گرگ سترگ آئے تو اسکو مارے پس اگر تو یہ خدمت کرے تو وہ جگہ تیرے واسطے ہو نہین تو اور کوئی جگہ
کہین ڈھونڈھ لے خواجہ نے کہا ایک یہ خدمت کیا مین سو خدمتین کرونگا تو مجھے جگہ تو دے اور وہ تیر
و کمان میرے حوالہ کر مین رات بھر نہ سوؤنگا تیرے زر کی رکھوالی کرونگا اور جو گرگ معلوم ہوگا اسکو تیر سے
مارونگا خدا کے واسطے اے منافق دو دل اس رات تو مجھے ایسے حال مین مت چھوڑ کہ سر پر پانی ہو اور
نیچے کیچڑ غرض وہ گوشہ خالی ہوا اور خواجہ عیال سمیت اس تنگ جگہ بیمحل مین گیا اب یہ حال جیسے ٹڈی
غار مین تلے اوپر جیسی ہوتی ہین ایسے ہی یہ بھی اس گوشہ تنگ مین ایک دوسرے پر اہلے کے خوف سے
سوار تھے رات بھر سب کے سب یہی کہتے رہے کہ اے خدا ہماری یہی سزا ہو اور تکرار بلحاظ مبالغہ یا یہ
سزا ہماری ہمارے لائق ہو یہ سزا انھین ہم جیسے لوگون کی ہو جو یار نا چیزون کے ہین یا اہلیت
نا اہلون سے کرتے ہین یہ سزا انھین کی ہو جو طمع خام مین پڑ کے خدمت خاص بزرگون کی ترک کرتے ہین
یہانسے مقولات مولانا رح کے ہین کہ اگر تو پاکون کی خاک دیوار چاٹے تو عام کے زر و گلزار سے بہتر ہو
اگر تو بندہ ایک مرد روشندل کا ہوئے تو اس سے بہت بہتر ہو کہ بادشاہون کے سر پر قدم رکھے
یہ بادشاہ جو خاک کے ہین [illegible] تمام صدا ہیچ ہیچ ہے سواے بانگ نقارہ و دہل کے جو اندر خالی ہو

اور ظاہر شور پڑا اور کچھ حاصل نہین کریگا شہر والے تو خود روح کے راہزن ہو رہے ہین اور لذائذ نفسانی مین
ڈوبے ہوئے پھر روستائی احمق کیچ بے فتوح کیا چیز ہی یہ سزا اُسکی ہی جو بے تدبیر عقل کے بانگ غول کی
سنتے ہی اُسکی طرف چلدیے قولہ چون پشیمانی ز دل شد تا شغاف + زین سپس سودی ندارد اعتراف + چون
پشیمان گشت از دل تا چہ کرد + بعد ازان سودی ندارد آہ سرد + آن کمان و تیر اندر دست او + گرگ را
جویان ہمہ شب سو بسو + گرگ خود بر وی مسلط چون شرر + گرگ جویان و ز گرگ او بیخبر + ہر پشہ ہر کیک چون
گرگے شدہ + اندران ویرانہ شان زخمی زدہ + فرصت آن پشہ راندن ہم نبود + از نہیب حملۂ گرگ عنود +
تا نباید گرگ آسیبی زند + روستائی ریش خواجہ برکند + اینچنین دندان گزان تا نیمہ شب + جان شان از ناف
می آمد بلب + ناگہان تمثال گرگ ہشتۂ + سر بر آورد از فراز پشتۂ + تیر را بگشاد آن خواجہ ز شست + زد
بر آن حیوان کہ تا افتاد پست + اندر افتادن ز حیوان باد جست + روستائی ہای کرد و کوفت دست +
ناجوامردا کہ خرکرہ منست + گفت نی این گرگ چون آہرمنست + اندرو اشکال گرگے ظاہرست + شکل او
از گرگی خود مخبرست + گفت نی بادیکہ جست از فرج وی + می شناسم ہمچنان کابی ز می + کشتۂ خرکرہ ام را در ریاض
کہ مبادت بسط ہرگز ز انقباض یعنی شغاف وہ پردۂ اندرون دل یعنی جب آواز غول پر چلا گیا آخر پشیمان
ہوگا اور پشیمانی بھی ایسی جو پردۂ درون دل تک پہونچی اُسوقت مین اقرار نا سمجھی کا کرنا کچھ فائدہ نہین کرتا
یا جب اپنے دل سے پشیمان ہوا کہ ہاے تو نے کیا کیا اور آہین کین تو وہ آہین کیا فائدہ دینگی پھر رجوع
ہی جانب خواجہ کے یعنے خواجہ تو کمان و تیر ہاتھ مین لیے تمام رات گرگ کی تلاش مین سو بسو پھرتا تھا اور
خود اسپر گرگ مثل چنگاریون کے مسلط تھے اُسکو اُس گرگ کی تلاش مین اپنے گرگ سے کچھ خبر نہ تھی اور وہ یہ
ہر پشہ اور ہر کیک مثل گرگ کے اس ویرانہ مین زخم لگاتا تھا خواجہ کو ہیبت حملۂ گرگ عنود سے فرصت پشہ
ہانکنے کی بھی نہ تھی تا ایسا نہو کہ گرگ سے کوئی صدمہ ظہور کرے اور روستا میری داڑھی اکھیڑ ڈالے غرض
کیک و پشہ کے ایسے دندان اپر تیز ہو رہے تھے جنکے سبب سے آدھی رات تک انکا یہ حال ہا کہ
جان انکی ناف سے لب پر آ جاتی تھی جب آدھی رات گذری اُسی گرگ چھوٹے ہوئے کی تمثال نے کہ وہ گرگ
چھوٹا ہوا پشہ اور کیک ہین ایک پشتہ کی بلندی سے سر نکالا تمثال اُسکو مبالغۃً کہا ہی کہ اصل گرگ یہی
کیک و پشے تھے جو اُنکو اُدھیڑ رہے تھے اور وہ تمثال ایک شبیہ اُسکی تھی نہ اصل دوسرے یہ کہ بحقیقت
وہ تمثال گرگ تھی بھی نہین پس خواجہ نے اُس تمثال کو دیکھکر تیر کمان سے چھوڑا کہ وہ حیوان تیر
لگتے ہی پست ہوکر ناک پر گر پڑا اور اُسی گرنے کے حال مین اُس سے ہوا نکلی یعنے گوز روستائی
نے اُسکا گوز سنکے ہاے کی اور اپنے ہاتھ کوٹنے لگا کہا اے ناجوانمرد یہ تو میرا خرکرہ تھا تو نے

جسکے تیر مارا کہا نہیں یہ گرگ آہو من تھا اسمین صورتین گرگی کی ظاہر ہین اور اسکی وہ شکل ہی گرگی سے
خبر دے رہی ہی کہا نہیں وہ ہوا جو اسکی فرج سے نکلی ہو مین اسکو خوب پہچانتا ہون جیسے پانی اور شراب
اپنی اپنی بو سے پہچانے جاتے ہین تو نے میرے کرہ خر کو باغ مین مار ڈالا خدا تجھکو کبھی تنگی سے کشادہ مین
نہ ڈالے الخلاف شرح بحر العلوم مین اعتراف کو اغتراف لکھا ہو غروف سے بمعنی روے از چیزے
تافتن اور لغت مین بمعنی آب از کف خوردن کے ہر نہ روے تافتن کے نہ غروف لغت مین ملا اور قرآن
شریف مین بھی اغتراف آب از کف خوردن کے معنی ہین آیا ہو جیسا کہ فرمایا الا من اغترف غرفۃ بیدہ کہ
یہ بھی دلیل از کف آب خوردن کی ہو نہ روتافتن کی قولہ گفت نیکو تر تفحص کن شب ست + شخصہا در شب
ز ناظر محجب ست + شب غلط بنماید و مبدل بسے + دید شب صائب ندارد ہر کسے + ہم شب و ہم ابر و ہم باران
ژرف + این سہ تاریکی غلط آرد شگرف + گفت این بر من چو روز روشنست + می شناسم باد خر کرہ منست
در میان بست باد آن باد را + می شناسم چون مسافر زاد را + خواجہ بر جست و بیامد با شگفت + روستائی
گریبانش گرفت + کای بلطر ارشید آوردہ + بنگ و افیون ہر دو باہم خوردہ + در سہ تاریکی شناسی باد خر +
چون ندانی مر مرا ای خیرہ سر + آنکہ داند نیم شب گوسالہ را + چون نداند ہمرہ دہ سالہ را + خویشتن را عارف و
والہ کنی + خاک در چشم مروت میزنی + کہ مرا از خویش ہم آگاہ نیست + در دلم گنجا سی جز اللہ نیست + آنچہ دی خوردم
از آنم یاد نیست + این دل از غیر تحیر شاد نیست + عاقل و مجنون حقم یاد آر + در چنین بیخویشیم معذور دار + آنکہ
مردارے خورد یعنی نبید + شرع او را سوی معذوران کشید + مست و بنگی را طلاق و بیع نیست + ہمچو طفل ست او
معاف و معتقی ست + مستی کاید ز بوی شاہ فرد + صد خم می در سر و مغز آن کرد + پس برو تکلیف چون باشد روا
اسپ ساقط گشت و شد بیدست و پا + بار برگیرند چون آمد عرج + گفت حق لیس علی الاعرج حرج + بار کہ شہد
در جہان خر کرہ را + و رس کہ دہ سالہ سی بو مرہ را + سوی خود اعمی شدم از حق بصیر + پس معافم از قلیل و از کثیر
لاف درویشی زنی و بیخودی + ہای و ہوی عاشقان ایزدی + کہ زمین را من ندانم ز آسمان + امتحانت کرد
غیرت امتحان + باد خر کرہ چنین رسوات کرد + ہستی نفی ترا اثبات کرد + اینچنین رسوا کند حق شید را + اینچنین گیرد
رمیدہ صید را + صد ہزاران امتحانست ای پدر + ہر کہ گوید مین شدم سرہنگ در + گر نداند عامہ را و راز امتحان
پختگان راہ جویندش نشان + المعنی خواجہ نے کہا رات ہو اور رات مین اجسام اشیا کے ہوتے کچھ ہین اور
نظر کچھ آتے ہین دیکھنے والے کی نظر پر پردہ تاریکی کا ہوتا ہو تو غور کرکے دیکھ کہ گرگ ہو یا خر کرہ رات ایسی چیز ہو
کہ اسمین اکثر اشیا غلط اور بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہین رات مین نظر و دید ہر کسی کی صاف و استوار قابل
و معتبر نہین ہوتی آدھی رات ہو جو تاریکی کے کمال کا وقت ہو اور پھر ابر غلیظ اور باران شدید تین

تاریکیان ضرور غلط عجیب پیدا کرنے والی ہین روستائی نے کہا کیسی تاریکیان تاریکیون سے کیا غرض ہین تو
اُس ہوا کو پہچانتا ہون جو اُس سے نکلی ہو میرے نزدیک یہ ایسا ہی جیسے روز روشن خوب جانتا ہون ہوائے پیچ پیچ
خرکرہ کی ہو اگر بیسیون ہوا ایسی ہون تو اُنمین بھی مین اُسکی ہوا کو ایسا پہچان لونگا جیسے مسافر اپنے زاد راہ کو
پہچانتا ہو کہ میرے پاس آتا ہو یہ سُنکے خواجہ اُچھل پڑا اور متعجب ہوکے روستائی کے پاس آیا اور گریبان پکڑ کے
کہا کہ اے احمق چالاک کیسا مکر تونے پھیلایا ہو تجھکو نہ وجد ہو نہ اور کوئی سکر تونے افیون و بنگ دونون کھائی ہین
ایسی تین تاریکیون مین اپنے خرکرہ کی ہوا کو تو جانتا ہو اور اے شوخ بیحیا مجھکو پہچانتا ہی نہین جو آدمی کہ آدھی
رات مین گوسالہ کو جان لیگا وہ اپنے دس برس کے ساتھی کو کیسے نہ پہچانے گا تو آپکو عارف اور دیوانہ خدا کا
بنا کے کیسی مروت کی آنکھ مین خاک جھونک رہا ہو تو تو کہتا ہو کہ مین بیخود ہون مجھکو اپنی ہی خبر نہین میرے
دل مین سوا اللہ کے کسی کی گنجایش ہی نہین مین نہین جانتا کل مین نے کیا کھایا تھا نہ مجھکو یاد میرا دل
سوائے تحیر کے کسی سے خویش ہی نہین ہوتا جو ادھر بیع ہو تو کہتا ہو کہ مین عاقل مجنون حق کا ہون اگر
میری عقل ہو تو ادھر ہی کو ہو اور جو دیوانگی ہو تو اُدھر ہی کو تو مجھکو ایسے حال مین کہ ...ا پہ مین نہین ہون معذور
رکھو اور یاد کر کہ شرع نے اُس شخص کو جو مردار کھاتا ہو یعنی نبید معذورون مین داخل کیا ہو اور بست و بیع کی بنیاد
و بیع صحیح نہین کہی ہو اور مثل طفل کے معاف و عفو کردہ شدہ فرمایا ہو واسطے کہ لا یعقل ہین اُنکے قول و قرار کا اعتبار
نہین پھر وہ مستی جو بو شاہ فرد یعنی خدا تعالی سے ہو اور سیکڑون خم مے نے اسکے سر و مغز مین اپنی مالکیت کی ہو
ایسا نشہ مین ڈوبا ہوا ہو جیسا کہ میرا حال ہو اُسپر تکلیف شرع کی کیسے روا ہوگی اُسکا گھوڑا تو سقط ہوگیا اور
بیدست و پا رہگیا جو مراد عقل سے ہی معمول ہو جب باربرداری کی شے لنگڑی ہوجاتی ہو تو اُس سے بوجھ اُٹھا
لیتے ہین پھر نہین لادتے جیسا کہ حضرت حق نے فرمایا ہو لیس علی الاعرج حرج نہین ہو لنگڑے پر تکلیف دیکھو تو
خرکرہ کو کون لادتا ہو جب تک جوان نہو بو مرہ کنیت ابلیس کی ہو یعنے ابلیس کو درس پارسی کا کون پڑھاتا
ہو مین اپنی طرف سے اندھا اور نابینا ہون اور حق کی طرف سے بصیر و بینا مجھکو قلیل و کثیر یعنے صغیرہ و کبیرہ
سب معاف ہین القصہ یہ سب باتین خواجہ نے روستائی کی جو اپنے استغراق کی نسبت اُسنے کی تھین کو تاکے
اور یاد دلا کے کہا کہ تو لاف درویشی و بیخودی کی مارتا ہو اور رہا ہوے ایسی جیاتا ہو جیسے عاشقان خدا
کرتے ہین کہ مین نہ زمین کو جانتا ہون نہ آسمان کو اب خدا کی غیرت نے تیرا امتحان کیا اور تجھکو خرکرہ
کے گوز سے سوا کیا اور تیری نفی کی ہستی ثابت کی کہ خرکرہ کا گوز ہو حق تعالی ایسے ہی مکر کو فضیحت کرتا ہو
اور ایسے ہی صید رسیدہ کو پکڑتا ہو شعر صدر مین تکرار امتحان کی تاکید کو ہو لاکھون قسم کے امتحان ہین
کہ پھر جو کوئی دعوی کرتا ہو کہ مین سرہنگ اُس در کا ہون اگر عام لوگ اُسکے امتحان کو امتحان نہ جانین

تو کیا جو لوگ پختہ اس راہ کے ہین وہ ایسے نشان ڈھونڈھتے ہین اور سمجھتے ہین بخلاف شرح بحر العلوم
ہین مغز آن کردکو مغزان نہ کرد لکھا ہوا اور اس شعر آنکہ مروارے خورد یعنی نبید ہمین بہت مسائل شرعیہ کے
رد و قدح لکھے ہین اور معنی اشعار کے مسلسل بار بط کچھ نہین لکھے میری دانست مین تو یہ اقوال خواجہ سنے
روستائی کے کیے ہوئے اُسکے سامنے لوٹے ہین جو سب گوز شتر اُس جاہل مکار کے ہین پھر انہین جواز غیر جواز
کی کیا بحث بلکہ غیر جواز لا یعنی ہے یعنی ہو اُسکی نسبت مناسب ہین مولانا رحمہ اُسکی جمع کیا ہو سچ کہا ہو شعر را بدرسہ کہ برد

اشارہ ہو مدعی صاحب کمال کے پہچاننے کا صاحب کلام اور گزاف غلط عوام

قولہ چون کند دعوی خیاطی کسے ۔ افگند درپیش او شہ اطلسے ۔ کہ بر این را بغلطاق فراخ ۔ ز امتحان پیدا
شود او را دو شاخ ۔ گر نبودے امتحان ہر بدی ۔ ہر مخنث در وغا رستم بدے ۔ خود مخنث را زرہ پوشیدہ گیر
چون ببیند زخم میگردد اسیر ۔ مست حق نامد بخود از نفخ صور ۔ بادۂ حق راست باشد نی دروغ ۔ دوغ خوردی دوغ خوردی دوغ دوغ ۔ ساختی خود را جنید و بایزید ۔ رو کہ نشناسم ترا
از کلید ۔ بدرفی و نبلی و حرص و آز ۔ چون کنی پنہان بشید ای مکر ساز ۔ خویش منصور حلاجے کنی ۔ آتشے
در پنبۂ یاران زنی ۔ کہ نشناسم عمر از بولہب ۔ بادخر کہ شناسم نیم شب ۔ این خری کس از تو خر باور کند ۔
خویش را بہر تو کور و کر کند ۔ خویش را از رہروان کمتر شمر ۔ تو حریف رہزنانی کہ مخور ۔ باز پر از شید و سوے عقل
تاز ۔ کی پرد بر آسمان پر مجاز ۔ خویشتن را عاشق حق ساختی ۔ عشق با دیو سیاہے باختی ۔ عاشق و معشوق
را در رستخیز ۔ دو بدو بندند و پیش آرند تیز ۔ تو چو خود را ایچ بیخود کردۂ ۔ خون رز کو خون ما را خوردۂ ۔ رو کہ نشناسم
ترا از من بجہ ۔ عاشق بیخودیشی و بہلول رہ ۔ تو توہم میکنی از قرب حق ۔ کہ طبق گردد ز نبود از طبق ۔ لمعنی بغلطاق
قبا و کلاہ بدرفی مخفف بدرائے ۔ نبل بالفتح سست و بد اعتقاد گیج بکاف فارسی و یار مجہول و جیم عربی
پریشان و پراگندہ مغزی ۔ تطبیق و کر امتحان کے جو شعر صدر مین ہو فرماتے ہین کہ جو شخص جس بات کا
دعوی کرتا ہو اُسکا امتحان ضرور ہوتا ہو مثلاً کوئی دعوی خیاطی کا کرے تو بادشاہ اُسکے سامنے اطلس
ڈال دیگا کہ اسکا بغلطاق فراخ قطع کر اگر واقعی خیاط ہو تو خیر اپنا کام کریگا اور جو فقط مدعی ہو تو دو شاخ اس سے
ظاہر ہونگے یعنی بیل معلوم ہوگا اسواسطے کہ اگر امتحان ہر بد کا نہو تو ہر مخنث لڑائی مین رستم بنجاے جسکا
یہ حال کہ تو اُسکو زرہ پوش تو پائے جو زخم سے بچاتی ہو لیکن وہ جسوقت اور کا زخم دیکھیگا خود بخود زخم نا خوردہ
اسیر ہو جائیگا بس جو مست شراب ظاہری کے ہین ذرا سی ہوا کے سناٹون سے جاگ جاتے ہین اور جو
مست حق کے ہین صور جیسی آواز سے بھی آپ مین نہین آتے اے مکار شراب حق کی سچی چیز ہو نہ دروغ
تجھکو کہان نصیب ہوئی تو نے تو مٹھا کھایا ہو مٹھا تکرار دوغ کی بنظر مزید مبالغہ کے ہو تو نے آپکو جنید و

بایزید بنایا ہی اور کہتا ہی جا مین نہ کلید کو پہچانتا ہون نہ تبر کو تو بد اے سست منکر بادہ تھا وہمہ تن حرص آتہ ہی
تو اے مکر ساز کیسے آپ کو چھپا سکتا ہی آخر نہ چھپا سکا تو آپ کو منصور حلاجی بناتا ہی اور پنبہ باران یعنی ابرین
آگ لگاتا ہی یہ تو کہتا ہی کہ مین نہین پہچانتا ہون کہ عمر کون ہی اور بولہب کون مگر آدھی رات مین گوز خر کو
خوب پہچانتا ہی ایسی خری تیری تجھ خر سے کون یقین کریگا اور دانستہ تیرے لیے کون اندھا بہرا بنیگا
اے مکار آپ کو رہروان راہ خدا سے مت گنے تو تو حریف رہزنون کا ہی گھاس مت کھا شاخ مکر پر جو
بیٹھا ہی اس سے اُڑ جا اور عقل کی طرف دوڑ اس لیے کہ پر ظاہری طائر کے اسی ہوا مین اُڑنے کے ہین
نہ بالاے آسمان تو نے آپ کو عاشق حق کا بنایا ہی حالانکہ تو عاشق ایک دیو سیاہ کا ہی جو نفس و شیطان
ہی قیامت کے دن ہر عاشق و معشوق دونون کو فرشتے باندھ باندھ کے تیر تیز خدا کے سامنے لیجاینگے
تو نے تو آپ کو دیوانہ اور بیخود بنا ہی رکھا ہی اور ہمارا خون کھا رہا ہی ہم کیسے کہین کہ خون رز کا کھاتا ہی آن
فرشتون سے بھی ایسے ہی کہدینا جاؤ ہٹو مین تمکو نہین پہچانتا مین عاشق بیخود ہون اور بہلول گانون کا
ہون جنکا لقب دیوانہ مشہور تھا تجھکو توہم ہی کہ مجھکو قرب حق حاصل ہی کس واسطے کہ طبق گر طبق سے دور
نہین ہوتا یعنے صانع مصنوع سے جدا نہین ہوتا قولہ آن نمی بینی کہ قرب اولیا + صد کرامت دارد و
کار و کیا + آہن از داؤد مومی میشود + موم در دستت چو آہن می بود + قرب حق و رزق بر جملہ ست عام +
قرب وحی عشق دارند این کرام + قرب بر انواع باشد اے پدر + میزند خورشید بر کہسار و زر + لیک قربے
ہست با زر شید را + کہ ازان نبود خبر مر بید را + شاخ خشک و تر قریب آفتاب + آفتاب از ہر دو کی دارد حجاب +
لیک کو آن قربت شاخ طری + کہ ثمار پختہ از وی می بری + شاخ خشک از قربت آن آفتاب + غیر زودتر
خشک گشتن گو بیاب + آنچنان مستی مباش اے بیخرد + کہ بعقل آید پشیمانی خورد + بلکہ زان مستان کہ چون مے
میخورند + عقلہای پختہ حسرت می برند + اے گرفتہ ہمچو گربہ موش پیر + گر ازان می شیرگیری شیرگیر + اے
نخوردہ از خیال خام ہیچ + ہمچو مستان حقائق بر مپیچ + میفتی این سو و آن سو مست وار + اے تو این سو نیست
آن سو گذار + گر بدانسو راہ یابی بعد ازان + گہ بدانسو گہ بدین سو سر فشان + جملہ زینسوئی بدانسو گپ
مزن + چون نداری موت ہرزہ جان مکن + آن خضر جان کز اجل نہراسد او + شاید ار مخلوق را نشناسد او +
کام از ذوق توہم میکنی + دردمی در خیک ژیرش میکنی + پس بیک سوزن تہی گردد ز باد + اینچنین فربہ تن
غافل مباد + کوزہا سازی ز برف اندر شتا + کی کند چون آب بیند او وفا + المعنی پہلا شعر اوپر کے دوسرے
شعر سے مربوط ہی کہ تو قرب حق کا اپنی نسبت تو توہم کرتا ہی مگر یہ نہین دیکھتا جنکو قرب حق کا ہوتا ہی اور
جو اولیا ہین اُنسے سیکڑون کرامتین بھی تو ظاہر ہوتی ہین اور وہ صاحب خدمت اور رتبہ بزرگوار جو مراد

بادشاہ سے ہی ہوتے ہین دیکھو تو آہن داؤد کے ہاتھ سے موم ہوتا تھا ایک تو یہی کہ تیرے ہاتھو مین موم آہن ہوتا ہی قرب حق کا اور رزق سب پر عام ہی مگر وہ جو قرب وحی عشق کا ہی وہ کرام ہی کو حاصل ہی آہو پر قرب کے انواع ہین ایک قرب تو آفتاب کو کہسار سے ہی کہ نور اُسکا پتھر پر پڑتا ہی اور پتھر ہی رہتا ہی اور ایک زر سے ہی کہ وہ زر ہوتا ہی لیکن یہ قرب جو آفتاب کو زر سے ہی اس قرب سے کیسی شعور و آگاہی نہین کہ یہ قرب کس قسم کا ہی اس شعر مین شید بالکسر بمعنی آفتاب کے ہی اور بید یعنی شعور و آگاہی سے خشک و ترشاخ دونون قریب آفتاب کے ہوتی ہین اور آفتاب دونون سے بیحجاب لیکن وہ قربت جو شاخ طری اور تازہ اور نو سے ہی وہ خشک سے کہان کہ طری سے تو پکے پکے پھل کہاتا ہی اور شاخ خشک اُسی آفتاب کی قربت سے سوا نہایت جلد ہی خشک ہو جانے کے اور کچھ نہین پاتی آہ بیوقوف ایسا مست نہ بن کہ جب ہوش مین آجائے تو پشیمان ہوئے بلکہ اُن مستون سے ہو کہ جب شراب وجد کی پیتے ہین تو سختہ پختہ عقلمین اُنکی مستی کی حسرت کرتی ہین تو نے تو بلی کی طرح ایک بوڑھا چوہا دبوچ لیا اگر اُس شراب سے شیر گیر تو شیر بگیر شیر گیر نیم مست و نیز بمعنی مست و خراب آہ مغرور تو نے اپنے خیال خام مت کوئی کچا پل نہ کھایا تو ستان حقائق کیطرح کس بوتے پر اینٹھتا اکڑتا ہی آہ سکار کیسا مست کیطرح کبھی اس طرف کرتا ہی کبھی اُس طرف ارے تیرا تو اُس طرف گذر ہی نہین تو تو بالکل اُسطرف ہی اگر اُس طرف کہ کچھ راہ پالیتا تو تو جب بھی تیرا وہی حال کہ کبھی اُدھر سر مارتا ہی کبھی ادھر بس تو بالکل اُدھر ہی کا ہی اُدھر کی گپ ست ماری تو تیری موت سندیس آئی ہی بیہودہ جان کیون نکالے ڈالتا ہی ہان وہ شخص جو خضر جان ہی یعنے جسکی جان مثل جان خضر کے اجل سے نہین ڈرتا اُسکو لائق ہی جب کہے کہ مین مخلوق کو نہین پہچانتا نہ کہ تو جو قبل از مرگ واویلا مچا رہا ہی خود فنا ہوا نہین اور مخلوق کو پہچانتا نہین تجھکو اپنے توہم کا ایسا مزہ پڑا ہی کہ اپنے تالو کو کھو دے ڈالتا ہی جیسے کچی سری ہر وقت پکتی رہتی ہین یہ ایسا ہی کہ گویا اپنی مشک کو آپ ہوا پھونک پھونک کے پھلاتا ہی کہ جسوقت ایک سوزن لگ گئی ساری ہوا نکل جانے سے خالی رہگئی بس ایسے فربہ تن غافل کو خدا دنیا مین نہ چھوڑے کوزے برف کے لوگ جاڑون مین بنا لیتے ہین مگر جسوقت وہ پانی دیکھتا ہی تو وفا نہین کرتا پگھل جاتا ہی تو بھی کوزے برف کے بنا رہا ہی

گرنا گیدڑ کا رنگ کے خم مین اور رنگین ہو جانا اُسکا اور دعوی کرنا اُسکا گیدڑون مین کہ مین طاؤس ہون

قوله آن شغالے رفت اندر خم رنگ + اندران خم کرد یک ساعت درنگ + پس برآمد پوستش رنگین شدہ +
کہ منم طاؤس علیین شدہ + پشم رنگین رونق خوش یافتہ + آفتاب آن رنگہا بر تافتہ + دید خود را سرخ و سبز و پور و
زرد + خویشتن را بر شغالان عرضہ کرد + جملہ گفتند ای شغالک حال چیست + کہ ترا در سر نشاطے ملتوی ست +

از نشاط از ما کرانه کردهٔ + این تکبر از کجا آوردهٔ + یک شغالی پیش او شد کای فلان + شید کردی تا شدی از خوشدلان + شید کردی تا بمنبر برجهی + تا ز لاف این خلق را حسرت دهی + بس بکوشیدی ندیدی گرمیے + پس ز شید آوردهٔ بی شرمیے + صدق و گرمی خود شعار اولیاست + باز بیشرمی پناه هر دغاست + کالتفات خلق سوی خود کشند + که خوشیم و از درون بس ناخوشند + **المعنی** بور سے سرخ رنگ ہندی کے رنگ ایک گیدڑ اتفاقاً ایک رنگ کے خم مین جا پڑا اور ایک ساعت اُسکو اُس خم مین توقف ہوا پھر جو نکلا تو پوست رنگا ہوا تھا اُسنے کہا آہا مین تو علیین کا طاؤس ہو گیا اس سبب سے کہ پشم رنگین اچھی رونق پائے ہوئے تھی اور وہ رنگ شعاع آفتاب سے چمکے ہوئے اُسنے جو آپ کو سرخ و سبز اور پیلے و زرد پایا تو اور شغالون پہ عرض کیا سبنے کہا کہ ای شغالک یہ کیا حال ہی کہ تیرے سر مین ایک عجیب نشاط الٹی ہوئی ہی اور ہمین نشاط چکھے اسے تونے ہمسے کنارہ کیا ہی نہ معلوم یہ تکبر تو کہان سے لایا ہی ایک شغال اُسکے سامنے گیا اور کہا کہ ای فلان تو نے مکر کیا جب تو تو خوشدلون سے ہوا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ اکثر ایسے ہین کہ مکر بنا کے منبر پر جا کودے تو اپنی لاف سے مخلوق کو حسرت دین پس تو نے بھی تو جوش بہت مچایا اور گرمی عشق کی دیکھی نہین پس اس شید کی بدولت بیشرمی حاصل کی صدق و گرمی بیشک شعار اولیا کا ہی اور بیشرمی پناہ ہر دغا کی ہی اسلیے کہ مخلوق کے التفات کو اپنی طرف کھینچین کہ ہم خوش اور بہت اچھے ہین اور درون کو دیکھو تو بہت ہی برے ہین

چکنا کرنا ایک شیخی خورے کا ہر صبح اپنی مونچھون کو دنبہ کے پوست سے اور حریفون مین آکر کہنا کہ مین نے ایسا کھانا کھایا ہی ویسا کھایا ہی

قوله پوست دنبہ یافت مردی مستہان + ہر صباح او چرب کردے سبلتان + در میان منعمان رفتے کہ من + لوت چربے خوردہ ام در انجمن + دست بر سبلت نہادی در نوید + رمز یعنی سوی سبلت بنگرید + کاین گواہ صدق گفتار منست + وین نشان چرب و شیرین خوردنست + اشکمش گفتی جواب بی طنین + کہ اباد اللہ کید الکافرین + لاف تو ما را بر آتش برنہاد + کان سبال چرب تو برکندہ باد + گر نبودے لاف زشتت اے گدا + یک کریمی رحم آوردے بما + ور نمودی عیب کم خوردی جفا + ہم بدے مہمانی یک آشنا + راست گر گفتی وکج کم باختی + یک طبیبے داروی ما ساختے + گفت حق کژ مجنبان گوش و دُم + ینفعن الصادقین صدقہم + کفت اندر کج مخسپ ای محتلم + انچہ داری وانما و فاستقم + ورنہ گوئی عیب خود باری خمش + از نمایش وز دغل خود را مکش + بر سبال چرب خود تکیہ مکن + زانکہ گربہ بر دونیہ بی سخن + گر تو نقدی یافتی مگشا دہان + ہست در رہ سنگہای امتحان + سنگہای امتحان را نیز پیش + امتحانہاست در احوال خویش + گفت یزدان از ولادت تا بحین + یفتنون فی کل عام مرتین + امتحان بر امتحانست ای پسر + ہین بکمتر امتحان خود را مخر + [illegible] مباش +

ہان و رسوائی تیری ہوا جتا ش بمعنی جستمان بالضم ذلیل و سبک در نظر مردم تو ید بضم نون و یاے مجہول فرو رفتن
چین بالفتح ہلاک و مرگ اس حکایت کا ربط اوپر کی حکایت سے یہ ہے کہ جیسے وہ گیدڑ رنگ کے خم مین گر کے
رنگین ہوگیا تھا ایسے ہی ایک شخص نے کہ خوار و سبک تھا پوست دنبہ کا پالیا تھا کہ ہر صبح اس سے اپنی مونچھین
چکنی کر کے دولتمندون مین جاتا اور کہتا کہ بڑے چرب و تر کھانے کھا آیا ہون لوگون مین یون کہتا اور
مونچھون پر ہاتھ رکھتا اس اشارہ سے کہ دیکھو مونچھین میری کیسی چکنی ہورہی ہین گویا میرے صدق
گفتاری کی ہین اور نشان چرب و شیرین خواری کے لیکن پیٹ اسکا اسکو بے آواز کہتا تھا کہ خدا اکافرون کے
فریب کا کھوج کھوئے تیری شیخی نے تو مجھکو بھون ڈالا خدا کرے یہ چکنی مونچھین تیری اکھڑ جائین اگر یہ شیخی
زشت نہوتی تو کوئی کریم مجھپر رحم کرتا اور جو عیب مفلسی کا جتاتا تو کوئی آشنا ہی تجھکو اپنا مہمان کر لیتا جو یہ
جفائین نہ اٹھاتا اگر تو سچ بولتا اور الٹی چال نہ چلتا تو کوئی نہ کوئی طبیب پیدا ہی ہوجاتا اور میرا علاج
کرتا آپ مقولات [illegible] کے معلوم ہوتے ہین کہ حق تعالی نے بھی فرمایا ہے کہ سیدھا چل اور ٹیڑھے کان
دوم مت ہلائے اسواسطے کہ یوم ینفع الصادقین صدقہم قیامت وہ دن ہے کہ صادقون کو انکا صدق نفع
دیگا قرآن مجید مین نازل ہوا ہے تو مثل خواب پریشان دیکھنے والے اس غار مین جو اندر سے کج ہے کہ عبارت
دغا و فریب باطنی سے ہے کج مت ہو اور غافل مت ہو جو کچھ اپنے باطن مین رکھتا ہے اسکو ظاہر کر اور حکم محکم
فاستقم کما امرت پر قائم و مستحکم ہوجا استقامت پکڑ اس امر پر جو تجھکو کہا گیا ہے اور جو عیب ظاہر کرنا نہین چاہتا
تو جان مار اتنا تو کر کہ خاموش رہ نمایش ظاہری اور دغا و دغل سے آپ کو کیون مارے ڈالتا ہے اور ان
چکنی چپڑی مونچھون پر جو نمود اری ظاہری ہے بھروسہ مت کر اسواسطے کہ وہ پوست دنبہ کا جسنے مونچھین
چکناتا تھا بلی لیگئی کچھ شک ہی نہین اسلیے کہ نمایش دنیا کی دنیا ہی تک ہے اور درصورتیکہ کوئی نقد تو نے
پالیا ہے تب بھی مغرور مت ہو کہ اس راہ مین سنگ امتحان کے بہت ہین انکی ٹھوکرون سے بچ جاے تو مطمئن ہو اور
یہ جو ہمنے سنگ امتحان کہا ہے وہ کیا بچھے ہوئے ہین انکا امتحان انکو اپنے حال مین درپیش ہے جیسا کہ خدا تعالی
نے فرمایا کہ زمان ولادت سے وقت مرگ تک ہر سال دو دفعہ آزمایش کیجاتی ہے چنانچہ آیت کریمہ دوسرے
مصرعہ کی مصداق اسکی ہے [illegible] ہے پس جب امتحان پر امتحان لگے ہوئے ہین تو خبردار ڈراسے کسی امتحان مین اپنا
خریدار مت بن اور آپکو اچھا مت سمجھ اور قضا کے امتحانات سے نچنت و بیغم مت ہو بانا مرگ ڈرتا ہی رہ
اور رسوائی سے بچ [illegible] غافل مت ہو خیال تو کر جو ہتھا نہین ٹھیک نہین نکلتا کیسے لوگ اسپر ہنستے ہین اور وہ کیسا فضیحت ہوتا ہے

نچنت ہونا بلعم باعور کا اور امتحان کرنا حضرت عزت کا کہ جب سیاہ رو نکلا

قوله بلعم باعور و شیطان لعین ۞ ز امتحان آخرین گشته کہین ۞ زانکہ بودند مین از مکر خدا ۞ کامتحانہا رفت اندر ما مضا

عاقبت رسوائی آمد حال شان + هم شنیده باشی از احوال شان + کانچه پنهان میکنند پیداش کن + سوخت مارا ایخدا رسواش کن + او بدعوی میل دولت میکند + معده اش نفرین سبلت میکند + جمله اجزای تنش خصم ویند + کز بہار لاف ایشان وردیند + لاف و اداد و کرمہا میکنند + شاخ رحمت را زبن بر میکنند + این شکم خصم سبال او شده + دست پنهان در دعا اندر زده + کای خدا رسوا کن این لاف لیام + تا بجنبد سوی ما رحم کرام + مستجاب آمد دعای آن شکم + سوزش حاجت بزد بیرون علم + گفت حق گر فاسقی و اہل صنم + چون مرا خوانی اجابتہا کنم + راستی پیش آ یا خاموش کن + وانگہان رحمت ببین و نوش کن + تو دعا را سخت گیر و من شغول + عاقبت برہاندت از دست غول + المعنی شغول اشتغال سے شغل ہر سہ بفتح اول صفیر و بانگ و فریاد اور ناخن و منقار سے گوشت نوچنا جانور کا فرماتے ہین دیکھو تو بلعم بن باعور اور شیطان لعین پچھلے امتحان مین کیسے ذلیل و رسوا ہوے اس سبب سے کہ مکر خدا سے نچنت ہو گئے تھے کہ ہمارے امتحان زمانہ گذشتہ مین ہو چکے ہین آخر کو رسوائی انکا حال ہوا انکے احوال تو نے سنے ہی ہونگے اب پھر رجوع فرمایا اس شیخی خورے کے ذکر کیطرف کہ یہ تو مچھین جسکی لرکے شیخی مارتا تھا مگر شکم اسکا شکایت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ الٰہی جو کچھ یہ چھپا رہا ہو تو اسکو ظاہر کردے اسنے تو ہمکو جلا مارا الٰہی تو اسکو رسوا کر وہ دعوی سے میل دولت کا کرتا ہو کہ مین اپنی دولت سے نعمتین چرب و شیرین کھاتا ہون اور معدہ اسکا اسکی مونچھون کو بددعا و لعنت کرتا ہو سارے اجزا بدن کے اسکے دشمن ہین اسواسطے کہ غذا ہی سے غذا اعضا پاتے ہین اور حالت جوع مین سب الجوع پکارتے ہین یہ تو بہار کی شیخی مارتا ہو اور وہ سب خزان مین مبتلا ہین وہ تو شیخی دادو کرم کی مارتا ہو کہ مین کرم کرتا ہون لوگون کو دیتا ہون اور شاخ رحمت کی جڑ سے اکھیڑتا ہو اگر عجز و زاری کرے تو کیون نہ تیری رحمت ہو بس یہ پیٹ اسکی مونچھون کا دشمن ہو گیا اور پوشیدہ دعا کرنے لگا کہ اے خدا تو اس لاف لیام کو رسوا کر کہ رحم بزرگون کا ہماری طرف جنبش کرے لفظ لیام بنظر مبالغہ ہو کہ وہ لئیم نہین بلکہ لیام تھا لاجرم دعا شکم کی مقبول ہوئی اور شکم کو جو اپنی حاجت کے سبب سے سوزش تھی اسنے اسکے مقابلہ کو جھنڈا نکالا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر تو بدکار ہو یا بت پرستون سے تو ہو لیکن مجھسے جب دعا کریگا مین قبول ہی کرونگا تو بھی تو ابھی سچ سچ راستی اختیار کر یا خاموش ہو پھر میری رحمت کو دیکھ اور پیٹ بھر کے نوش کر پھر تو دعا کو سخت ہو کے پکڑ اور مین شغول کو جو ناخن و منقار سے گوشت نوچتا ہو آخر تجھکو اس غول کے قبضہ اختیار سے چھڑا ہی دینگے الخلاف شرح بحرالعلوم مین من شغول کو مع شغول لکھا ہو

ایسا نا اہلی کا پوست دنبہ و رسوا ہونا پہلوان کا

قولہ چون شکم خود را بحضرت در سپرد + گربہ آمد پوست دنبہ را ببرد + از پس گربہ دویدند او گریخت + کودک از ترس عتابش رنگ ریخت + آمد اندر انجمن آن طفل خرد + آبروی مرد لافی را ببرد + گفت آن دنبہ کہ

ہر صبحے بدان چرب میکرد سے لبان وسبلتان + گربہ آمد ناگہانش در ربود + بس دویدیم و نکرد آن جہد سود + پہلوان ولاف گرم وذوقناک + چون شنید این قصہ گشت از غم ہلاک + منفعل شد درمیان انجمن + سر فرو برد و خمش شد از سخن + خندہ آمد حاضران را از شگفت + رحمہا شان باز جنبیدن گرفت + دعوتش کردند و سیرش داشتند + تخم رحمت در زمینش کاشتند + او چو ذوق راستی دید از کرام + بی تکبر راستی را شد غلام + راستی را پیشہ خود کن مدام + تا شوی در ہر دو عالم نیکنام + المعنی القصہ جب شکم نے آپ کو حضرت عزت کے سپرد کردیا تو اتفاقاً بلی آئی اور اُس پوست کو لیگئی ہر چند بلی کے پیچھے دوڑے وہ بھاگ گئی اُسکا ایک لڑکا تھا وہ اُسکے غم کے خوف سے زرد ہوگیا اور جس جلسہ مین یہ تھا اُس طفل خرد نے وہان آکے برملا کہا اور اُس شیخی خورے کی ساری رونق وآب کھودی کہا وہ دنبہ جس سے تو ہر صبح اپنے لب و مونچھین چکنا یا کرتا تھا یکایک بلی آپڑی اور اُسکو لیگئی ہر چند ہمنے دوڑ دھوپ کی کچھ فائدہ نہوا پہلوان اُسوقت شیخی مین گرما گرمی کررہا تھا اور شیخی کے مزے اُڑا رہا تھا جب یہ قصہ سُنا مارے غم کے گویا مرگیا اور اُس جلسہ مین ایسا پشیمان ہوا کہ سر جھکالیا اور چپ رہگیا اہل جلسہ تعجب سے ٹھٹھا مارکے تو ہنسے لیکن اُنکے رحم بھی اُسکی طرف ہلے دعوت اُسکی کی اور سیر رکھتے تھے اور تخم رحمت کا اُسکی زمین مین بوتے تھے اب اُسنے بھی جو مزہ راستی کا پایا جسکی بدولت انواع اقسام کی نعمتین ملنے لگین تو راستی کا غلام ہوگیا کہ اُسکی برابر کوئی چیز دنیا مین نہین شعر بامعنے مقولہ مولانا رحمۃ

ہر کہ تو بھی راستی پیشہ بن تا دونون جہان مین نیکنام ہوئے

دعویٰ طاؤسی کرنا اُس شغال کا جو رنگریز کے خم مین گرا تھا

قولہ آن شغال رنگ رنگ اندر نہفت + بر بنا گوش ملامتگر بگفت + بنگر آخر در من و در رنگ من + یک صنم چون من ندارد خود شمن + چون گلستان گشتہ ام صد رنگ خوش + مر مرا سجدہ کن از من سر مکش + کر و فر و آب و تاب و رنگ بین + فخر دنیا خوان مرا و رکن دین + مظہر لطف خدائی گشتہ ام + لوح شرح کبریائی گشتہ ام + ای شغالان ہین مخوانیدم شغال + کی شغالے را بود چندین جمال + آن شغالان آمدند آنجا بجمع + ہمچو پروانہ بگرد اگرد شمع + پس چہ خوانیمت بگو ای جوہری + گفت آن طاؤس نر چون مشتری + پس بگفتندش کہ طاؤسان جان + جلوہ ہا دارند اندر گلستان + تو چنان جلوہ کنی گفتا کہ نی + بادیہ نارفتہ چون گویم منی + بانگ طاؤسان کنی گفتا کہ لا + پس نۂ طاؤس خواجہ بوالعلا + خلعت طاؤس آید ز آسمان + کی رسد از رنگ و دعویہا بران اور تو دعوی ملکی معنی بیار + کو مخمور نہ زبیر گردن + اعنی بوالعلا کنیت ہنیق کہ حماقت مین ضرب المثل تھا اب پھر شغال کیطرف جسکا ذکر اوپر لکھ کے چھوڑا ہے رجوع کی اور راستینا فاً فرمایا کہ اُس شغال نے جو رنگ برنگ ہوگیا تھا پوشیدہ اُس ملامتگر کے کان مین چپکے کہا تھا کہ یہ تکبر تو کہان سے لایا ہے

کہا کہ ذرا تو مجھکو اور میرے رنگ کو دیکھ جہان مین جتنے بت پرست ہین کسیکے پاس مجھ جیسا کوئی بت رنگیلا ایسا نہوگا کیسے میرے رنگ خوش ہین جیسے گلستان ہو گیا ہون اور سیکڑون رنگ رکھتا ہون تو مجھکو سجدہ کر اور سرکشی مت ہو میرا کروفر اور میرے رنگ کی آب وتاب دیکھ اور مجھکو فخر دنیا کا اور رکن دین کا کہہ اور کیسا منظہر لطف خدا کا ہوگیا ہون یعنے ساری خدائی کا مجھسے لطف ظاہر ہوا اور شرح کبریائی کی جو تمجید وبیان ہے اسکی لوح مین ہون لوح وہ جو دیباچہ کتاب پر ہوتی ہے مطلا ومنقش ای شغالو خبردار مجھکو شغال مت کہو بھلا شغال مین اتنے جمال کب ہوتے ہین وہ سب شغال وہان ایسے جمع ہوئے جیسے شمع کے پاس پروانے ہوتے ہین اور سب نے کہا کہ ای جوہری اب تجھکو ہم شغال نہ کہین تو کیا کہا کرین کہا طاؤس نر چون مشتری پھر اُس سے کہا کہ طاؤس جہان کے تو باغون مین جلوے دکھاتے ہین اور ناچتے تھرکتے ہین تو ایسا جلوہ کر سکتا ہے کہا نہین بھلا جنے ابھی بادیہ تو طے کیا ہی نہین منامنا کیسے کہون مجھے امالہ منا کا ہے پھر کہا کہ تو طاؤسون کی بولی بول سکتا ہے کہا نہین تو سب نے کہا کہ ای ہنبق تو طاؤس نہین ہے دیکھو تو طاؤس کو خلعت آسمان سے آتا ہے پس خلعت آسمانی کو یہ دعوے رنگ کے کب پہونچ سکتے ہین اگر دعوی کرتا ہے تو معنی دکھا یعنے صفات طاؤس کے ورنہ گھاس مت کھا گردن ہمارے سامنے لا کہ تو گردن زدنی ہے ابخلاف شرح بحر العلوم مین طاؤسان جہان کو جان لکھا ہے اور شعراغیر کو لکھا ہے کہ بعض نسخ مین یہ شعر نہین ہے البتہ قافیہ مین تو اُسکے فتوہ ہے

دعوی الوہیت کرنا فرعون کا اور تشبیہ کرنا اسکا اس شغال سے کہ دعوی طاؤسی کیا تھا

قولہ ہمچو فرعون مرصع کردہ ریش + برترا از عیسی پریدہ از خریش + او ہم از نسل شغال مادہ زاد + در خم مالی وجاہے اوفتاد + ہر کہ دید آن جاہ ومالش سجدہ کرد + سجدۂ افسوسیان را او بخورد + گشتہ مستک آن گدای ژندہ دلق از سجود واز تحیرہای خلق + مال مار آمد کہ در وی زہرہاست + وان قبول وسجدۂ خلق اژدہاست + ہلے ای فرعون ناموسی مکن + تو شغالی ہیچ طاؤسی مکن + سوی طاؤسان اگر پیدا شوی + عاجزی از جلوہ و رسوا شوی + موسی وہارون چو طاؤسان بدند + پر جلوہ بر سر ورویت زدند + زشتیت پیدا شد ورسوائیت + سرنگون افتادی از بالائیت + چون محک دیدی سیہ گشتی چو قلب + نقش شیری رفت پیدا گشت کلب + ای سگ گرگین زشت از حرص وجوش + پوستین شیر را بر خود مپوش + غرۂ شیرت بخواہد امتحان + نقش شیر وانگہ اخلاق سگان + ای شغال بیجمال بے ہنر + ہیچ بر خود ظن طاؤسی مبر + زانکہ طاؤسان کنندت امتحان + خوار وبی رونق بمانی در جہان + گفت یزدان مر نبی را در مساق + یک نشانی سہلتر ز اہل نفاق + گر منافق زفت باشد نغز وہول + واشناسی مر ورا در لحن وقول + چون سفالین کوزہا میخری + امتحانے میکنی ای مشتری +

میزنی ورستی بران کوزه چرا تا شناسی از طنین اشکسته را * بانگ اشکسته دگرگون می بود * بانگ چاوشست پیشش
میرود * بانگ می آید که تعریفش کند * همچو مصدر فعل تصریفش کند * چون حدیث امتحانی رو نمود * یادم آمد قصه
هاروت زود * یعنی فرماتے ہین جیسے وہ شغال طاؤس بنا تھا ایسے ہی فرعون کہ ریش مرصع کیا کرتا تھا
اور بال بال مین موتی پروئے رہتا تھا اپنے گدھے پن کے باعث حضرت عیسیٰ سے بھی زیادہ اُڑا وہ تو بحکم
خدایتعالی فلک چہارم تک گئے اُسنے خدائی کا دعوی کیا وہ بھی ایک گدھے کی نسل سے پیدا ہوا تھا اور مال
وجاہ کے خم مین گرکے رنگین ہوگیا تھا کہ جسنے وہ مال وجاہ اُسکا دیکھا سجدہ کیا اور بحقیقت وہ سجدہ
کرنے والے سب افسوس تھے یہ اُنکے سجدہ کی خریداری کرتا تھا یعنے نہایت خوش ہوتا اور فخر کرتا تھا
کیسا یہ گدھا پھٹی گدڑی والا مست تھا کہ مخلوق کے سجدہ کرنے سے جو بڑے ناز و تبختر سے کرتے تھے نہین
جانتا تھا کہ مال مار ہے اور انہین زہر بھرے ہین اور یہ قبول و سجدہ مخلوق کا اژدہا ہے فرماتے ہین خبردار
اے فرعون ناموسی مست کر یعنے بہت سا مخلوق سے متوقع عزت کا مت ہو تو شغال ہے کبھی طاؤس مت بن
اگر طاؤسون مین پڑگیا اور جلوہ سے عاجز ہوا تو رسوا ہوگا تو طاؤس نہین ہے موسی اور ہارون طاؤس
تھے جنھون نے ایک پر جلوہ کا تیرے سر و پر مار کے چراغ گل کردیا اور تیری زشتی و رسوائی ظاہر ہوگئی
اور کیسا اُن بلندیون سے اپنی سرنگون نیچے گرا اور جب تو نے کسوٹی دیکھی تو تانبے کیطرح سیہ رو ہوگیا
وہ نقش شیری کے جاتے رہے کتے کا کتہ رہگیا اے سگ گرگین خارشتی زشت حرص و جوش سے پوستین شیر کا
مت اوڑھ تو جو غرہ شیر کا کریگا تو یہ امتحان بھی چاہے گا پھر کیسا ہوگا کہ نقش تو شیر کے سے ہین اور عادت
کتون کی سی اے شغال بیحال بے ہنر ذرا اپنے اوپر گمان طاؤسی کا مت کر اس سبب سے جب طاؤس
تیرا امتحان کرینگے تو خوار و بیرونق جہان مین رہجائیگا خدایتعالی نے اپنے نبی کو سختیون اور درشتی کی
باتون سے ایک بڑا نشان سہل منافقون کا بتایا ہے کہ منافق بظاہر کیسا ہی فربہ اور خوب و نغز و ہولناک
ہو تو اُسکو اُسکی لحن قول سے پہچان لے یعنے اُسکی باتون کی آواز سے بو نفاق کی اُس سے ظاہر ہوگی
جیسا کہ فرمایا لتعرفنہم عن القول ہر آئینہ پہچان لے تو اُنکو لہجہ اُنکی باتون سے خیال تو کر اے مشتری جب
تو کوزہ سفالین مول لیتا ہے تو اُسپر ہاتھ مارتا اور امتحان کرتا ہے یہی غرض تو ہوتی ہے کہ اُسکی آواز سے
ٹوٹے پھوٹے کو معلوم کرے اسلیے کہ کوزہ شکستہ کی آواز اور طرح کی ہوتی ہے اور وہ آواز اس کوزہ
کی ایک چاؤش و نقیب ہی ہے جو آگے آگے نقیب کے مثل چلتی ہے اور کوزہ کے حال سے خبر دیتی ہے جیسے
نقیب بادشاہ کی آمد سے وہ آواز اُس کوزہ کی تعریف کوزہ کی کرتی ہے کہ میری اور کوزہ کی ایک
کیفیت ہے جیسے مصدر اور وہ افعال جو اس سے نکالے جاتے ہین مادہ اور معنی مین متحد ہوتے ہین

ایسے ہی وہ آواز اور کوزہ شکستہ ایک ہین اب فرماتے ہین جو ذکر امتحان کا سامنے آیا اس سبب سے
مجھکو فوراً قصہ ہاروت کا یاد آگیا الخلاف شرح مین بحوز لکھا ہو مین اسکو خرد خمریان سے اور بحر و قول
بعطف لکھا ہو مگر آیت مین سب بے عطف ہو اور کوزہ ہارا نجری کو کوزہ مار انجوری اور ناشناسی کو ناشناسی

قصۂ ہاروت و ماروت اور دلیری انکی امتحان حق تعالی پر

قولہ پیش ازین زان گفتہ بودم اندکی + خود چہ گویم از ہزاران شی یکے + خواستم گفتن دران تحقیقہا + تا کنون واماندم از تعویقہا + گوش دل را یک نفس این سو بدار + تا بگویم با تو از اسرار یار + جملۂ دیگر زبسیارش قلیل + گفتہ آید شرح یک جزوی زنیل + گوش کن ہاروت را ماروت را + ای غلام و چاکران ماروت را + مست بودند از تماشای الٰہ وز عجائبہای استدراج شاہ + اینچنین مستیست زاستدراج حق + تا چہ مستیہا بود معراج حق + دانہ دامش چنین مستی نمود + خوان انعامش چہا اندر کشود + مست بودند و رہیدہ از کمند + ہای و ہوی عاشقانہ میزدند + یک کمین امتحان در راہ بود + صرصرش چون کاہ کہ را میربود + امتحان میکرد شان زیر و زبر + کی بود سرمست را دینہا خبر + خندق و میدان بپیش او یکیست + چاہ و خندق پیش او خوش مسلکیست + المعنی تعویق دیر ڈالنا اور بازرکھنا استدراج خرق عادت جو کافر سے ظاہر ہو فرماتے ہین کہ اس سے پہلے ہمنے امتحان کے باب مین کچھ تھوڑا سا کہا تھا اور تھوڑا سا کیا کہون ہزارون سے ایک پھر مین نے چاہا تھا کہ انکی تحقیقات مین کچھ بیان کرون لیکن تعویقین ایسی پیدا ہو گئین جنکے سبب سے اب تک مین نے تامل کیا اب تو گوش دل کو دم بھر میری طرف لگا تو مین تجھسے اسرار یار کے کہون اور ایک جملہ اور اسی بسیار سے تھوڑا سا کہا جاے ایسا جیسے کہ نیل کے ایک جزو کی شرح اور اسی مخاطب تو وہ ہو کہ ہم غلام و چاکر تیری صورت کے ہین اب تو حال ہاروت ماروت ہمسے سن کہ یہ دونون تماشا خدا تعالی مین مست تھے اور اسکے عجائبات استدراج کے دیکھتے تھے پس ایسی مستی جو استدراج حق سے ہوتی ہو اس مستی سے معراج حق کب حاصل ہوتی ہو فرماتے ہین غور کر جب ایک دانہ نے اسکے دام کی ایسی مستی دکھائی تو خوان انعام کا اسکے کیسی کیسی نعمتین کھول جاتا ہی بس یہ تو مست لیکن اسکے کمند کی پھانسی ہوئے تھے بلکہ چھوٹے ہوئے البتہ ہاے ہوے عاشقانہ بہت کرتے تھے مگر ایک گھات امتحان کی انکی راہ مین تھی اور وہ ایسی گھات جسکی صرصر کوہ کو کاہ کیطرح اڑا دیے انکا امتحان لوٹ پوٹ کے کرتے تھے لیکن یہ مست تھے مست کو ان باتون کی کیا خبر کہ کیا بھید ہو اسلیے کہ مست کے سامنے خندق و میدان دونون یکسان ہین وہ چاہ و خندق کو ایک ہی مسلک جانتا ہی +

مستی بزکی بزمادہ کے دیکھنے سے اور کودنا اسکا طرف کوہ مقابل کے

قولہ آن بز کوہی بران کوہ بلند + بر دود از بہر خوردی بیگزند + تا علف چیند ببیند ناگہان + بازی دیگر ز حکم آسمان +

بر لبے دیگر براندازد نظر + ماده بز بیند بر آن کوه دگر + چشم او تاریک گردد در زمان + بر جهد سرمست زین کُه تا بدان
آنچنان نزدیک بنماید ورا + که دویدن گرد بالوعه سرا + آن هزاران گز دو گز بنمایدش + تا ز مستی میل جستن آیدش
چونکه بجهد در فتد اندر زمان + در میان هر دو کوه بی امان + او ز صیادان بکُه بگریخته + خود پناهش خون او را ریخته
نشسته صیادان میان آن دو کوه + انتظار آن قضای با شکوه + باشد اغلب صید این بز همچنین + ور نه
چالاک است و چست و خصم بین + رستم ارچه با سر و سبلت بود + دام پایگیرش یقین شهوت بود + همچو من از مستی
شهوت ببر + مستی و شهوت ببین اندر شتر + باز این مستی و شهوت در جهان + پیش مستی ملک شد مستهان + مستی
آن مستی این بشکند + او بشهوت التفاتی کم کند + آب شیرین تا نخوردی آب شور + خوش بود خوش چون
درون دیده نور + قطرهٔ از بادهای آسمان + برکند جان را ز می وز ساقیان + تا چه مستیها بود املاک را +
وز جلالت روحهای پاک را + که بیوی دل دران می بسته اند + خم باده این جهان بشکسته اند + جز مگر آنها که
نومید اند دور + همچو کفاری نهفته در قبور + ناامید از هر دو عالم گشته اند + خارهای بی نهایت کشته اند + معنی
بالوعہ وہ گڑھا جو گھر مین پانی مستعمل جمع ہونے کو کھود لیتے ہین اس حکایت کے الفاظ اس طرح پر
بیان فرمائے ہین کہ جب کوئی حکم آسمانی نازل ہونا چاہتا ہو تو اُسکے سامان ویسے ہی ہو جاتے ہین
جیسے بز کوہی کوہ بلند پر بھاگ جاتا ہو اپنی خورش بی گزند کی خواہش مین تا وہان صیادون سے نچنت
ہو کے چرے اور ناگہان دیکھے کہ دوسری بازی آسمان کی کیا ہو اسواسطے کہ ایک بازی تو یہ ہوئی کہ
پہاڑ پر لایا اور پھر جب دوسرے پہاڑ پر نظر ڈالتا ہو تو اُسپر مادہ بز دیکھتا ہو اُسکی آنکھین مستی کے مارے
بند ہو جاتی ہین اور مست ہو کے اُس پہاڑ سے اس طرف کودتا ہو اُسکو وہ دوری پہاڑون کی ایسی نزدیک
معلوم ہوتی ہو جیسے گھر کے بالوعہ کے گرد پھرنا دوڑنا حالانکہ وہ دوری ہزارون گز کی ہو مگر اُسکو دو گز معلوم
ہوتی ہو سو اسواسطے کہ مستی کے مارے رغبت کودنے کی ہوئی اور جب کودتا ہو فوراً دونون پہاڑون کے بیچ
مین گر پڑتا ہو اب خیال کرنے کی بات ہو کہ یہ تو صیادون سے بھاگ کے پہاڑ مین پناہ جو ہوا اور خود اُسکا
خون پناہ نے بہایا کہ وہان صیاد بیٹھے ہوتے ہین اس انتظار مین کہ کب قضا با شکوہ اسکو گرائے بس اکثر
شکار اس بز کا ایسے ہی ہوتا ہو ورنہ یہ بھی بڑا چست چالاک او خصم بین ہو اب مقولات مولانا رح کے ہین
کہ مستی و شہوت ایسی بُری چیز ہو کہ رستم جیسا شخص با سر و سبلت ہو یعنے بڑا صاحب شان و شجاع تو بھی اسکو
بھی دام مین پھانستی ہو اور اگر رستمی اسکے ساتھ نہین چلتی تو میری طرح مستی و شہوت سے قطع و جدا ہو اور
مستی و شہوت اونٹ مین دیکھ کہ یہ اونٹ کیواسطے ہو کہ اُسکو مستی بہت ہو لیکن پھر بھی یہ مستی و شہوت جو
جہان مین ہو اس مستی کے سامنے جو خدا کی طرف سے ہو محض ناچیز اور خوار و ذلیل ہو اُس مستی نے اس جہان کی

مستی کو توڑ پھوڑ کے ناچیز کر دیا ہو کہ اُسکو شہوت کیطرف التفات ہی نہین رہتا جیسے جس کسیکو آب شیرین پینے کو
نہین ملا ہو تو اُسکی آنکھ کا نور آب شور ہی ہوتا ہو کہ یہی بڑا لطیف ہے اور وہ قطرہ جو ہواؤن آسمان یعنی فیض
الٰہی سے اُسکی محبت کا آتا ہے وہ جان کو شراب اور ساقیون سے بھر دیتا ہے پھر دیکھو کیسی کیسی مستیان اُس قطرہ کی
ملکیت معلوم ہوتی ہین اور کیسی کیسی بزرگی و جلالت روح پاک کو حاصل ہوتی ہے اور اسی کی بو پر اُسکے طالب دل لگائے
ہوئے ہین اور اس جہان کی شراب کے خم کے خم توڑتے ہین سو اُنکے جو اس سے نومید و دور ہین جیسے کفار جو
قبرون مین دبے چھپے ہوئے ہین جیسا کہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الآخرۃ
کما یئس الکفار من اصحاب القبور یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے مت دوست پکڑو اُس قوم کو جنپر اللہ کا غضب ہے دران
حالیکہ نا امید ہوئے ہین آخرت سے جیسے نا امید ہوئے کفار سابق اصحاب قبور سے یعنے وہ کفار جو قبرون مین
ہین کہ یہ لوگ دونون جہان سے نا امید ہوئے ہین اور کفار بے نہایت اپنی راہ مین انھون نے بوئے ہین بالخلاف شرح
بحر العلوم مین بزکو بر لکھا ہے

تمنا کردن ہاروت ماروت آمدن بزمین

قولہ پس زمستیہا بگفتند ای دریغ + بر زمین باران بدادیمی چو میغ + گستریدیمی دران بیداد جا + عدل و انصاف و
عبادات و وفا + این بگفتند و قضا میگفت بایست + پیش پایت دام ناپیدا بسیست + ہین مرو گستاخ در دشت بلا
ہین مرو کورانہ اندر کربلا + کز موو استخوان ہالکان + می نیابد راہ پای سالکان + جملہ رہ استخوان و مو و پے
بسکہ تیغ قہر لاشی کرد شی + گفت حق کہ بندگان یار عون + بر زمین آہستہ میرانند ہون + پا برہنہ چون رود در
خارزار + جز بعقل و فکرت پرہیزگار + این قضا میگفت لیکن گوش شان + بستہ بود اند حجاب جوش شان +
چشمہا و گوشہا را بستہ اند + جز مگر آنہا کہ از خود رستہ اند + جز عنایت کہ کشاید چشم را + جز محبت کہ نشاند خشم را جہد
بے توفیق جان کندن بود + زار زنی کم گر چہ صد خرمن بود + جہد بی توفیق کس را خود مباد + در جہان واللہ اعلم
بالرشاد + جہد فرعونی چو بی توفیق بود + ہر چہ او میدوخت آن تفتیق بود + المعنی فتق بالفتح پاری محل جاے
فرود آمدن و جاے کشادن و مطلق جاے تفتیق پارہ کردن و کشادن ہو کن بالفتح زمین زراعت پر کلوخ و زرگیا
و بیکی و خواری و بیعزتی و کلمہ تاکید و استکراہ فرماتے ہین کہ ایسے ہی ہاروت ماروت نے بھی بقتضاے
مستیون کے کہا ای افسوس ہم زمین پر ہوتے تو ایسا اُسکو تازہ و سرسبز کرتے جیسے ابر سے ہو جاتی ہے اور
اب کیسی جاے ظلم و بیداد ہو رہی ہے ہم اسمین بالکل عدل و انصاف اور عبادات و وفا پھیلا دیتے کہ کوئی
کسی سے سرکشی و بیوفائی نکر سکتا یہ تو یہ کہتے تھے اور حکم الٰہی کہتا تھا ذرا ٹھہرے رہو تمھارے پاؤن کے
سامنے ہی بہت سے جال لگے ہوئے ہین کوئی دم مین پھنستے ہو خبردار گستاخ و بیباک نہ ہو سکے جنگل

بلا مین مت جاؤ اور اندھون کی طرح کربلا کی طرف مت دوڑو کربلا سے مراد محل سختی و مصیبت و خوف ہے کہ اسمین اتنے ہلاک ہوئے ہین جنکی کثرت موت استخوان سے چلنے والے چل نہین سکتے اور انکو راہ نہین ملتی بسا کہ راہ خود استخوان و مواد رگ و پٹھ ہو رہی ہو اس قدر تیغ قہر الہی سے ہر شی لا شی اور معدوم ہوئی ہو تنے نہین کہ حق تعالی نے فرمایا ہو کہ جو بندے میرے عون و مدد کے یار ہین یعنے جنھون نے مجھسے مدد پائی ہو وہ زمین پر بہت ہی آہستہ اور نہایت سنبھل کے نرمی کے ساتھ قدم رکھتے ہین نہ بناز و غرور کما قال عز و جل وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونًا اور بندے رحمن کے وہ ہین کہ آہستہ زمین پر چلتے ہین نہ بعجب و غرور جسکے پا برہنہ ہین وہ خارزار پر کیسے چل سکتا ہو مگر ہان وہ کہ جسکی عقل و فکر پرہیزگار ہو وہ سنبھل سنبھل کے قدم رکھتا ہو جیسا کہ خارزار مین سوچ سمجھ کے قدم رکھتے ہین بس حکم الہی تو انسے یہ کہتا تھا لیکن یہ کب سنتے تھے انکے کانون پر تو اس جوش مستی نے پردہ ڈال دیا تھا اور اندھا کیا موقوف قضا و قدر نے سب چشم و گوش بند کر دیے ہین سوا انکے جو خودی سے چھوٹے ہوئے ہین یا جنپر اسکی عنایت ہو اور انکی آنکھین اسکی عنایت نے کھول دی ہین اور جنپر اسکی محبت ہو کہ وہ محبت ہی اسکے خشم و غضب کو دبا تی بجھاتی ہو جو شخص کوشش کرتا ہو اور توفیق اسکی رفیق نہین وہ مفت اپنی جانکنی کرتا ہو ہرگز مفید نہوگی اور اتنی بھی نہین جیسے دو سو خرمن کے مقابل ایک دانہ چنے اور باجرے کا آپ فرماتے ہین خدا تعالی جہان ہین کہ یکو کوشش بے توفیق نہ دے اور وہی خوب جانتا ہو رشاد کو کہ کون راہ راست پیہا اور کون کج پر غور کرو فرعون نے حضرت موسی کے معاملہ مین کیسی کیسی کوششین کین جو سب بے توفیق تھین کچھ نہوا یہ جو سیتا تھا وہ پارہ پارہ ہوتا تھا الخلاف شرح بحر العلوم مین بعقل کو مجمل لکھا ہو

خواب دیکھنا فرعون کا آتے ہوئے موسی کو اور تدارک اسکا

قولہ از نجم بود در کلش ہزار + وز معبر بود ساحر بیشمار + مقدم موسی نمودندش بخواب + کہ کند فرعون و ملکش را خراب + با معبر گفت و با اہل نجوم + چون بود دفع خیال خوب و شوم + جملہ گفتندش کہ تدبیری کنیم + راہ زادن را چو رہزن بر زنیم + تا رسید آن شب کہ مولد بود آن + رای این دیدند آن فرعونیان + کہ برون آرند آن روز از بگاہ سوی میدان بزم و تخت پادشاہ + پس بفرمودند رشہر آشکار + کہ منادیہا کنند از ہر کنار + الصلا ای جملہ اسرائیلیان + شاہ میخواند شما را زان مکان + تا شما را رو نماید بے نقاب + بر شما احسان کند بہر ثواب + کان اسیران را بجز دوری نبود + دیدن فرعون دستوری نبود + گر فتادندی برہ در پیش او + بہر آن یاسا بخفتندی برو + یاسہ آن بد کہ نبیند ہیچ اسیر + در گہ بیگہ لقای آن امیر + بانگ چاؤشان چو در رہ بشنود تا نہ بیند رو بدیواری کند + ور ببیند روی آن مجرم شود + آنچہ بتر بر سر او آن رود + بودشان حرص لقای ممتنع +

کہ حریص ست آدمی فیما منع + یعنی پاسہ آرزو و حکم و قانون سیاست و قاعدہ فرماتے کہ ہزار نجومی تو فرعون
کے زیر حکم تھے اور تعبیر خواب اور جادوگر انکا کچھ شمار نہین بیشمار تھے اتفاقاً قضا و قدر نے اُسکو خواب مین حضرت
موسیٰ کا آنا دکھایا کہ وہ آوینگے اُسکو اور اُسکے ملک کو خراب کرینگے اُسنے معبر اور نجومیون سے کہا کہ اسکا دفع
نیک و بد کس صورت سے ہو سب نے کہا کہ ہم تدبیر کرینگے اور ہر فرعون کی طرح پیدا ہونے کی راہ بینگے یہانتک
کہ اب وہ رات آئی جسمین اُنکے پیدا ہونے کا وقت تھا تو سب فرعونیون کی راے اسپر متفق ہوئی کہ اُس دن
صبح سے بادشاہ کا تخت میدان مین رکھین اور بادشاہ اور بزم شاہی وہین جمع ہون پس حکم دیا کہ شہر مین
ہر طرف بر ملا منادی کر دین کہ اے اسرائیلیو تمکو صلا ہو یعنے آؤ از انعام و عطا کی کہ بادشاہ اُس مکان مین
بلاتا ہے کہ تمکو اپنی صورت بے نقاب دکھائے اور یہ احسان تمپر واسطے ثواب عید لیکے رکھے اور یہ منادی
اسرائیلیون کو اسواسطے ہوئی کہ یہ بیچارے اسیر تھے حکم نہ تھا کہ بادشاہ کے نزدیک آئین دور ہی رہین
بادشاہ کو نہ دیکھنے پائین اور جو کہین راہ مین کوئی سامنے بادشاہ کے آئے تو منہ کے بل اوندھا ہو کے
اُسکے آگے گر جاے منہ چھپالے اور پاسہ یعنے قاعدہ یہ تھا کہ کوئی اسیر اُسکو نہ دیکھ سکے نہ وقت نہ بے وقت
جسوقت آواز نقیبون کی سُنے اور وہ اگر راہ مین ہو تو منہ دیوار کی طرف کر لے تا بادشاہ کا منہ نہ دیکھے اور
اگر دیکھ لے تو مجرم ہوا اور ایسا مجرم کہ سزاوار ہوتا ہے بدتر سزا کا ان لوگون کو اُسکے دیدار ممتنع دیکھنے کی بڑی حرص
تھی اور انسان کی کیفیت ہی یہ ہے کہ ممنوع چیز کی اُسکو بہت حرص ہوتی ہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے الانسان
حریص فیما منع الخلاف شرح بحر العلوم مین مجرم کو مجرم اور لقا کو بقا لکھا ہے اگرچہ نقطہ کی غلطی کچھ بات نہین ہے
مگر بعض نقطہ بڑے جھگڑے ڈالتا ہے اسواسطے مین نے جتایا

میدان مین بُلانا فرعون کا بنی اسرائیل کو واسطے حیلہ منع ولادت حضرت موسیٰ کے

قولہ شد منادی در محلتہا روان + بانگ میزد کو بشادی کنان + کای اسیران سوی میدان رو نہید + کز شہنشہ
دیدن و جود ست امید + چون شنید آن مژدہ اسرائیلیان + تشنگان بودند بس مشتاق آن + زین خبر گشتند جملہ
شادمان + راہ میدان برگرفتند آن زمان + حیلہا خوردند و آن سو تاختند + خویشتن را بہر جلوہ ساختند +
تا رود آنجا بہ بیند روی او + تا چہ خاصیت دہد دیدار رو + الغرض غافل بدند و بیخبر + در طمع رفتند بیرون سر بسر +
یعنی فرماتے ہین کہ موافق حکم کے منادی محلون مین گیا اور خوش خوش بآواز منادی کی کرتا تھا کہ اے اسیرو
میدان کیطرف چلو کہ وہ فائدے پاؤ گے دیدار بادشاہ کا اور اُسکا جود و عطا بھی وہ فرعون کے امیدوار ہو
الغرض جب اسرائیلیون نے یہ مژدہ سنا یعنے تو اُنکی دید کے از بس تشنہ و مشتاق تھے ہی اُس خبر سے سب خوش
ہو گئے اور فوراً راہ میدان کی لی سب نے داؤ کھایا اور اُس طرف کو دوڑے اور آپ کو اُس جلوے کے

شوق مین آراستہ کیا تا وہان جائے اور اسکی صورت دیکھے تو کیا خاصیت اسکے دیدار سے پیدا ہوگی اس
سرخی کا جو یہ شعر اخیر ہو اسکی نسبت شرح مین لکھا ہو کہ اکثر کتب مین نہین ہو میرے نزدیک تو قابل چھوڑنے کے
نہین تھا لہذا مین نے تو لکھ دیا اگرچہ اسرائیلی خوش تھے لیکن اس سے بیخبر کہ غرض اس سے کیا ہو سب کے
سب لالچ مین آکے چلدیے

حکایت در تمثیل

قولہ ہمچنین کاین جا مغول حیلہ دان + گفت میجویم کسی از مصریان + مصریان را جمع آرید این طرف + تا درآید آنکہ
میجویم بکف + ہر کجا بد مصریے جمع آمدند + در بر آن میر یک یک شد ندند + ہر کہ می آمد بگفتا نیست این + ہین در خواجہ
دران گوشہ نشین + تا بدین شیوہ ہمہ جمع آمدند + گردن ایشان بدان حیلہ زدند + شومئی آنکہ سوی بانگ نماز +
داعی اللہ را نبردندی نیاز + دعوت مکارشان اندر کشید + الحذر از مکر شیطان ای رشید + بانگ درویشان و
محتاجان نیوش + تا نگیرد بانگ محتالیت گوش + گر گدایان طامع اند و زشت خو + در شکم خواران تو صاحبدل بجو +
در تگ دریا گہرہا سنگہاست + فخرہا اندر میان ننگہاست + پس بجوشیدند اسرائیلیان + از پگہ تا جانب میدان دوان +
چون بحیلت شان بمیدان برد او + روی خود بنمودشان بس تازہ رو + کرد دلداری و بخششہا بداد + ہم عطا ہم وعدہا
کرد آن قباد + بعد از ان گفت از برای جان تان + جملہ در میدان بخسپید امشبان + پاسخش دادند کہ خدمت کنیم +
گر تو خواہی یک مہ اینجا ساکنیم + المعنی جا مغول حرامزادہ و شریر قباد نام بادشاہ و پدر نوشیروان وہ بادشاہ
عظیم الشان یعنے ایسے ہی جیسے اس حرامزادہ شریر حیلہ دان نے اسرائیلیون کو بلایا کہا مصریون سے بھی مجھکو
ایک شخص کی جستجو ہو مصر والون کو بھی ایک طرف جمع کر دو تو جسکو مین ڈھونڈھتا ہون پالون پس جہان کہین
کوئی مصری بھی تھا سب جمع ہوئے اور اس بادشاہ کے پاس دوڑے ایک ایک اسکے سامنے جاتا تھا
اور وہ کہتا تھا یہ نہین ہو جا وزیر کا دروازہ دیکھ وہان گوشہ مین بیٹھ یہانتک کہ اسی طور سے سب جمع ہوئے
اور اس حیلہ سے گردنین انکی مارین اور یہ نحوست انپر اس بات کی پڑی کہ جب بانگ نماز ہوتی تھی اور داعی
خدا کا انکو بلاتا تھا کہ نماز کیواسطے آؤ تو یہ نہین جاتے تھے اور اس مکار کی دعوت پر کیسے دوڑے گئے
بس فرماتے ہین کہ اے رشید مکر شیطان سے خدا بچائے تو بانگ محتاجون اور درویشون کی سن تو کسی حیلہ گر کی
آواز تیری گوش گیری نکر سکے اور اگر تیری سمجھ مین درویش طامع او زشت خو ہین تو شکم خوارون اور دنیادارون
مین کسی صاحبدل کو ڈھونڈھو اسواسطے کہ جو موتی تہ دریا مین ہین پتھر ہین یعنے چھپے ہوئے کہ نہ کوئی انکو
جانتا ہو نہ انکی قدر اور بہت ناموس و ننگ والے ایسے ہین کہ سراسر مغز ہی فخر ہین تو دنیادار دیکھکے خالی مت سمجھ
پھر رجوع اسرائیلیون کی طرف کیا کہ اسرائیلیون مین ایک منادی تھا صبح سے میدان کی طرف دوڑے چلے

جاتے تھے جب اس حیلہ سے انکو میدان مین لیگیا پس انکو اپنی صورت بڑی تازہ روئی سے دکھائی اور خوب دلداری کی اور بخششین دین اور عطائین اور وعدے اُس بادشاہ نے کیے بعد اُسکے کہا کہ تم واسطے نگہداشت اپنی جان کے سب کے سب اس رات اس میدان مین سو ورنہ تمکو مار ڈالونگا سبنے جواب دیا کہ ہم اطاعت حکم کی کرینگے اگر تو چاہیگا تو ایک مہینا یہین رہینگے

لوٹ جانا فرعون کا میدان سے شادمان اس بات سے کہ شب حمل مین نے بنی اسرائیل اور انکی عورتون مین تفرقہ ڈال دیا

قولہ شہ شبانگہ باز آمد شادمان + کامشبان حمل ست و دور اند از زنان + خادمش عمران ہم اندر خدمتش + ہم بشہر آمد قرین صحبتش + گفت ای عمران برین در خسپ تو + ہین مرو سوی زن و صحبت مجو + گفت خسپم ہم برین درگاہ تو + ہیچ نندیشم بجز دلخواہ تو + بود عمران ہم ز اسرائیلیان + لیک مر فرعون را دل بود و جان + کی گمان بردی کہ وی عصیان کند + بلکہ خوف جان فرعون آن کند + ایمن از عمران بُد و افعال او + لیک آن خود بُد جزای حال او + **المعنی** یعنے جب رات ہوئی تو فرعون خوش و خرم شبستان کو لوٹ آیا کہ آج ہی کی رات قرار حمل کی تھی سو مین نے مردون سے عورتون کو دور ڈال دیا اور عمران حضرت موسی کے باپ اُسکے نوکر تھے یہ بھی اُسکی خدمت مین ساتھ ہی ساتھ چلے آئے اُسنے کہا خبردار ای عمران تو بھی یہین دروازے پر سو ہرگز گھر کو مت جانا عورت کی صحبت کا خواہان ہو کہا اچھا مین بھی یہین تیرے دروازہ پر سوؤنگا اور جو بات تیری دلخواہ ہو اُسکے سوا کچھ خیال نکرونگا اگرچہ عمران بھی اسرائیلیون سے تھے لیکن فرعون کو ایسے عزیز تھے کہ گویا اُسکے دل و جان تھے انپر اُسکو گمان اس بات کا ہرگز نہ تھا کہ وہ نافرمانی کرینگے بلکہ وہ خوف جان فرعون کا کرینگے یہ یقین اُسکو تھا پس عمران اور انکے افعال سے بالکل بےخبر تھا حالانکہ یہی جزا اُسکے حال کی تھی تقدیر الٰہی یون تھی

جمع ہونا عمران کا مادر موسی سے اور حاملہ ہونا انکا

قولہ خود کجا در خاطر فرعون بود + اینچنین تقدیر چون عاد و ثمود + شہ برفت و او بران درگاہ خفت + نیم شب آمد بپیش خفتہ جفت + زن بر او افتاد و بوسید آن لبش + بر جہانیدش ز خواب اندر شبش + گشت بیدار او و زن را دید خوش + بوسہ باران کرد از لب بر لبش + گفت عمران این زمان چون آمدی + گفت از شوق و قضای ایزدی + در کشیدش در کنار از مہر مرد + بر نیامد با خود آن دم در نبرد + جفت شد با او امانت را سپرد + پس بگفت ای زن نہ این کاریست خرد + آہنی بر سنگ زد زاد آتشے + آتشے از شاہ و ملکش کین کشے + من چو ابرم تو زمین موسی نبات + حق شہ شطرنج ما ماتیم مات + مات و برد از شاہ میدان ای عروس + این مدان

از زنا ملکن بر ما فسوس ÷ انچه این فرعون می ترسید از و ÷ هست شد اینک ندم گشتم جفت تو ÷ المعنی فرماتے ہین که فرعون کی خاطر مین یہ بات کہان تھی که میری تقدیر ایسی ہی ہے جیسی عاد و ثمود کی که عذاب الٰہی سے آخر ہلاک وتباہ ہوئے القصہ بادشاہ تو عمران سے کہکے چلا گیا اور یہ باہر درگاہ کے سوئے آدھی رات کو ان خفتہ کے پاس انکی بی بی آئین اور انپر گر کے بوسے لبون کے لینے لگین اور سوتے سے چونکایا عمران بیدار ہوے اور عورت کو خوش دیکھا انکے لب پر اپنے لبون سے بوسون کا مینھ برسا دیا کہا اسوقت تم کیون آئی ہو کہا شوق اور حکم ایزدی سے پس عمران نے انکو محبت سے اپنی بغل مین دبایا اسوقت لڑائی مین یہ اپنے ساتھ جیت نسکے بے اختیار ہوگئے غرض جفت ہوکے وہ امانت جو نطفہ حضرت موسی کی تولید کا تھا انکے سپرد کردیا اور کہا کہ اے زن یہ معاملہ بہت بڑا ہی خرد و حقیر نہین ہی تم سمجھ لو کہ آہن پتھر پر لگا اور پتھر سے آگ نکلی اور وہ آگ کہ بادشاہ اور اسکے ملک والون سے کین کشی کرے مین تو مثل ابر کے ہون تو زمین اور موسی نبات اور حق تعالی ایسا جیسا شاہ شطرنج بس ہم سب اسکے مات مات ہین یعنے عاجز و بے بس پس ای عروس اس مردوومات کو تو اسی سے جانے رہ اور اس بات کو ہمسے عیان دیکھ پر افسوس و استہزا کر یہ وہی بات ہی جس سے فرعون ڈرتا تھا سو وہ بات اسوقت موجود ہو گئی کہ مین تیرا جفت ہوگیا

وصیت کرنا عمران کا زوجہ کو بعد مجامعت کے

قوله باز گرد و ہیچ از ینہا دم مزن ÷ تا نیاید بر من و تو صد حزن ÷ عاقبت پیدا شود آثار این ÷ چون علامتہا رسد ای نازنین ÷ المعنی عمران نے بی بی سے کہا کہ تم لوٹ جاؤ اور خاموش رہنا ان باتون سے مطلق دم مت مارنا تا ایسا نہو کہ ہم تم دونون پر سیکڑون حزن و ملال نازل ہون اور یہ وہ معاملہ نہین ہی کہ چھپا رہے اسکا تو انجام کار ہی خود بخود ظاہر ہونا ہی اسکے آثار و علامات خود ظاہر ہونگے چھپنے کے نہین ہین

ڈرنا فرعون کا بانگ و غریو و غوغا سے

قوله در زمان از سوی میدان نعرہا ÷ میرسید از خلق و پیدا بر ہوا ÷ شاہ از ہیبت بروں جست آن زمان ÷ پا برہنه کین چه غلغلہاست ہان ÷ از سوی میدان چه بانگ ست و غریو ÷ کز نہیبش می رمد جنی و دیو ÷ گفت عمران شاہ مارا عمر باد ÷ قوم اسرائیلیا نند از تو شاد ÷ از عطای شاه شادی میکنند ÷ رقص می آرند و کفہا میزنند ÷ گفت باشد کین بود اما و لیک ÷ وہم و اندیشه مرا بر کرد نیک ÷ این صدا جان مرا تغییر کرد ÷ از غم و اندوه تلخم پیر کرد ÷ زہرہ نی عمران مسکین را کہ تا ÷ باز گویا اختلاط جفت را ÷ پیش می آمد پس و پس میرفت شه ÷ جمله شب همچو حامل وقت زه ÷ ہر زمان میگفت ای عمران مرا ÷ سخت از جا برده است این نعرہا ÷ چون نبد عمران بعمران فزد

تا کہ شد استارہ موسیٰ پدید + ہر منجم سوی میدان در آید در رحم + نجم او بر چرخ گردد منتجم + بر فلک پیدا شد این استارہ اش + کوری فرعون و مکر و چارہ اش + یعنی اس اسیوقت میدان سے نعرے بلند ہوئے کہ مخلوق سے آتے تھے اور ہوا پر جوق جوق فلک ہی پہونچتے تھے بادشاہ اُن نعرون کی ہیبت سے پا برہنہ نکل آیا اور پوچھا کہ خبردار ہو یہ کیسے شور ہین اور یہ کیسی بانگ و غریو ہی جو میدان سے آتی ہی جسکی ہیبت سے جن اور دیو بھاگے جاتے ہین عمران نے دعا کر کے کہا کہ بادشاہ کی عمر بڑی ہو قوم اسرائیل جو تجھسے نہایت خوش ہین وہ تیری عطا کی خوشی کر رہے ہین ناچتے ہین اور تالیان بجاتے ہین کہا اگر ایسا ہی تو ہو کچھ غم نہین لیکن مجھکو میرے وہم و اندیشہ نے خوب بھر دیا ہی اس صدا نے میری جان کو تغیر کر دیا اور غم و اندوہ سے تلخ و پیر بنا دیا عمران سمجھتے تھے اور ان غریب کو ایسی جرأت و طاقت کہان تا اپنی بی بی سے اپنا اختلاط ظاہر کر سکین غرض اسیطرح رات بھر بادشاہ کا حال رہا کہ باہر آتا تھا اور اندر جاتا تھا چین نہ تھا جیسے حاملہ کو دروزہ کے وقت کسی پہلو چین نہین پڑتا ہر وقت کہتا تھا ای عمران ان نعرون نے مجھکو نہایت ہی خود سے باہر کر دیا ہی یہ کیسے ہوا جو عمران کی عورت عمران کے پاس جا گھسی کہ ستارہ موسیٰ کا پیدا ہوا کسواسطے کہ جب کوئی پیمبر رحم مین قرار پکڑتا ہی تو معہود ہی کہ ستارہ اُسکا فلک پر روشن ہوتا ہی ایغربا تے ہین کہ ستارہ تو اُنکا ایسی بلندی پر اپنے نور و فروغ کے ساتھ روشن ہوا اور دیکھو فرعون کی کوری اور اُسکے مکر و تدبیرین کہ کوئی پیش نگئی الخلاف شرح بحر العلوم مین اس جگہ مجھکو بڑا خلط ملط معلوم ہوتا ہی اور جو سرخی لکھی ہی وصیت کرنا عمران کا الخ اسکے مناسب دو شعر معلوم ہوتے ہین جو مین نے اس سرخی کے تحت مین قائم کیے اگرچہ یہ بھی اوپر ہی کی حکایت مین داخل ہوتے تو بہتر تھا مگر خیر وہ ہو کا ہو گیا اور جو دوسری سرخی لکھی ہی ڈرنا فرعون الخ اسکو مصدر کیا ہی اس شعر سے از سوی میدان الخ کہ محض بے ربط اور اٹکل ہی اور یہ دو شعر درزمان از خلق الخ اور شاہ از ان ہیبت الخ قابل تصدیر دوسری سرخی کے تھے اُنکو اسی وصیت کی سرخی مین لکھا ہی مین نے دوسری سرخی کو انھین دونون سے مصدر کیا ہی فافہم تامل ما فیہ لبطا الکلام

پیدا ہونا ستارہ حضرت موسیٰ کا آسمان پر اور شور منجمون کا میدان مین

قولہ روز شد گفتش کہ ای عمران برو + واقف آن غلغل و آن بانگ شو + راند عمران جانب میدان و گفت + این چہ غلغل بود شاہنشہ شگفت + ہر منجم سر برہنہ جامہ چاک + ہمچو اصحاب عزا بوشیدہ خاک + ہمچو اصحاب عزا آوازشان + بد گرفتہ در فغان و سازشان + ریش و مو بر کندہ رو بدریدگان + خاک بر سر کردہ پُر خون دیدگان + گفت خیرست این چہ آشوبست و حال + بدنشانی میدہد منحوس سال + عذر آوردند و گفتند ای امیر + کرد ما را دست تقدیرش اسیر + این ہمہ کردیم و دولت تیرہ شد + دشمن شہ ہست گشت و چیرہ شد + شب ستارہ آن پسر آمد عیان

کوری ما بر جبین آسمان + نزد شد آن پیمبر بر سما + تا ستاره یار گشتیم از کجا + با دل خوش شاد عمران وز نفاق + دست بر سر می زد کای انزهاق + **المعنی** الحاصل جب دن ہوا بادشاہ نے عمران سے کہا جا اور دریافت کر کہ وہ شور و غل کس بات کا تھا تب عمران میدان کیطرف گئے اور پوچھا رات کیسا شور و غلغلہ تھا جسکو شہنشاہ نے سنا ہو اور ہر منجم کو اس حال سے پایا ننگے سر جامہ چاک ماتم داران کیطرح آلودہ بخاک آواز بھی انکی ماتیون کی مثل چلاتے چلاتے بند ہو گئی تھی اور سب سازو سامان بھی بند تھے داڑھی کے بال کھسوٹے ہوئے اور ایسے غم میں جیسے منحوس کا منھ کسی نے دیکھا ہو سر پر خاک ڈالے اور فرط گریہ سے آنکھوں میں خون بھرا ہوا عمران نے یہ حال دیکھ کے پوچھا خیر ہی یہ کیسی پریشانی اور حال بد ہی مجھکو تو کوئی مصیبت کی بات معلوم ہوتی ہی اسواسطے کہ سال منحوس کے نشان بد معلوم ہو جاتے ہین سب نے عذر کیے اور کہا کہ ای امیر ہم سب قضاء الٰہی کے ہاتھ مین اسیر ہو گئے یہ سب تدبیرین تو کین لیکن کیا کرین نصیب بگڑ گیا دشمن شاہ کا پیدا ہوا اور چیرہ و غالب رات اُس لڑکے کا ستارہ نمود ہوا اور وہ ستارہ کیا ہمارا اندھاپن تھا جو پیشانی آسمان پر چمکا کہ تقدیر الٰہی سے آنکھین مینچے ہوئے تھے اُسکا تو ستارہ آسمان پر چمکا اور ہم گریہ سے ستارہ بار ہو گئے ستارہ مراد اُسکو ن ہی یہ سُنکے عمران دل مین تو شاد و خوش ہوئے کہ مجھسے پیغمبر پیدا ہوگا اور بظاہر نفاق سے سر پیٹنے لگے کہ ہاے نیستی و ہلاکی الخلاف شرح بحر العلوم مین انزہاق کی جگہ گاہ الفراق لکھا ہی جسکے معنی راست نہین آتے **قولہ** کرد عمران خویش پر خشم و ترش + رفت چون دیوانگان بی عقل و ہش + خویشتن را اعجمی کرد و براند + گفتہای بس خشن در جمع خواند + خویشتن را ترش و غمگین ساخت او + نردہای بازگونہ باخت او + گفت شان شاہ مرا بفریفتید + از خیانت وز طمع نشکیفتید + سوی میدان شاہ را انگیختید + آبروی شاہ ما را ریختید + دست بر سینہ زدید اندر زمان + شاہ ما را فارغ آریم از غمان + عاقبت زر ہا تلف شد کار خام + شد بر فرعون و بر خوانش تمام + چون شنید از غصہ رویش شد سیاہ + خواند ایشان را ز خشم آن دین تباہ + گفت ایشان را کہین ای خائنان + من بر آویزم شما را بی امان + خویش را در مضحکہ انداختم + مالہا با دشمنان در باختم + تا کہ امشب جملہ اسرائیلیان + دور ماندند از ملاقات زنان ہمال رفت و آبرو و کار خام + این بود بازی و افعال کرام + **المعنی** فرماتے ہین کہ عمران نے منجمون کی باتین سُنکے اور یہی چال چلی کہ آپکو پر خشم و ترش بنایا اور بیعقل و بیہوشون کیطرح انکی طرف چلے اور آپکو اعجمی بنالیا جس سے نہایت غصہ سمجھا جاے اعجمی وہ جو کلام بفصاحت نہ کر سکے اور کمال غصہ مین ایسا ہوتا ہی اور انکی طرف جا کے مجمع مین سخت سخت باتین کہین اور خوب آپکو ترش و غمگین بنایا اور اُلٹی چالین چلین اور کہا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کو فریفتہ کیا اور خیانت و لالچ سے تمکو صبر نہوا تم اُسکو برانگیختہ کر کے میدان مین لائے اور اُسکی آبرو بگاڑی تمنے سب نے چھاتی ٹھونکی تھی کہ ہم بادشاہ کو ان غمون سے نجات کر دینگے آخرکار زر کا ز

برباد ہوا اور کام ویسا کا ویسا ہی کچا رہا بس فرعون کے پاس جا کے یہ سب حال بیان کیا سنتے ہی غصہ کے
مارے فرعون کا منھ سیاہ ہوگیا اور ان سب کو بڑے خشم و غضب سے اُس تباہ دین نے اپنے پاس بُلا کے
کہا کہ خبردار ہوجاؤ اے خائنو میں تم سب کو لٹکاؤنگا اور مطلق امان نہ دونگا میں نے تمھارے کہنے سے آپ کو
مضحکہ میں ڈالا اور تمھارے کہنے سے مال کھویا بنی اسرائیل کو جو میرے دشمن ہیں دبایا یہانتک کہ اس بات
وہ سب اپنی عورتوں سے بھی الگ ہے پس مال بھی گیا آبرو بھی گئی اسکو یاری و مددگاری کہتے ہیں اور ایسے ہی
فعل اچھے لوگوں کے ہوتے ہیں الخلاف شرح بحر العلوم میں خشن کی خا نہیں لکھی ہے فقط شن لکھا ہے اور
بفر بغتید نشکیفتید بصیغ مناسب محل کہ موقع خطاب ہی کا ہے اور بر انگیختند اور ریختند اور زدند بصیغ غائب جو
محل غیبت نہیں ہے لکھے ہیں یا کی جگہ لا خانمان کو خانمان لکھا ہے **قولہ** سالہا در ادرار و خلعت میبرید + مملکتہا
را سلم میخوریدید از برای آنکہ در روز چنین + فہم گردانید باشید معین + رای تان این بود و فرہنگ و نجوم
طبل خوار انید و مکاریدہ شوم + من شمارا بر درم آتش زنم + بینی و گوش و لبانتان برکنم + من شمارا ہیزم آتش
کنم + عیش رفتہ بر شما ناخوش کنم + سجدہ کردند و [illegible] کرت زما بدید دیو + سالہا دفع بلاہا
کردہ ایم + وہم حیران ماندہ ما کردہ ایم + فوت شد ازما و حلمش بشد [illegible]
لیک استغفار این روز ولاد + ما کنیم ای شاہ قباد + روز میلادش رصد بندیم ما + [illegible]
قضا + گر نداریم این نگہ بار ایگش + ای غلام رای تو افکار روش + تا شبہ مہ می شمرد او روز روز + تا نپرد تیر حکم
خصم دوز + بر قضا ہر کو شبیخون آورد + سرنگون آید سر خود را خورد + چون مکان بر لامکان حملہ برد + خون خود ریزد
بلا ہا را خرد + چون زمین با آسمان خصمی کند + شورہ گردد سر ز مرگی بر زند + نقش با نقاش پنجہ میزند + سبلتان و ریش
بر خود میکند + **المعنی** رصد وہ چوترہ جو سات سو گز اونچا بلندی پہاڑ پر بناتے ہیں ستاروں کی گردش دیکھنے کو پہلا شعر
اور اُسکے بعد کے بعض تحت قول فرعون میں ہیں کہ برسوں تم وظیفے کھاتے رہے ہو اور خلعت و انعام
پایا کیے ہو بلکہ پوری پوری میری مملکتیں کھا گئے ہو اسواسطے کہ کسی ایسے دن اپنی عقل و فہم ٹھکانے کر کے
میرے معین و مددگار ہوگے پس یہی رائے تمھاری تھی اور دانائی و نجوم تمھارے بڑے پیٹ ہیں اور بڑے
کھانے والے ہو اور مکار اور نحس ہیں تمکو چیر پھاڑ کے پھونک دونگا ناک کان ہونٹھ سب نکال ڈالونگا میں
تمکو آگ کا ایندھن بناؤنگا اور پچھلے دنوں میں جو تمنے مزے اُڑائے ہیں سب بے مزہ کر دونگا یہ سُنکے
سب نے سجدہ کیا اور کہا اے خدیو کیا ہوا جو ایک دفعہ شیطان ہم پر غالب پڑگیا ہے ہمنے تو برسوں بلائیں ٹالی
ہیں اور جو جو کام ہمنے کیے ہیں وہم بھی حیران ہو ہو کے رہگیا ہے اگرچہ یہ بات ہمسے فوت ہوگئی کہ حمل اُسکا
قائم ہوگیا اور نطفہ رحم میں جا گھسا تو اسکا استغفار و عذر آج نہیں ہے ہم اے بادشاہ اُسکے روز ولادت پر

سو توقف رکھتے ہین اسوقت کرینگے اور خوب نگہداشت اس وعدہ کی رکھینگے دیکھیے گا اب میلاد کے دن ہم کیسے رصد بٹھاتے ہین تا مراد فوت ہو اور قضاء الٰہی نہ ہلنے پائے بس اگر ہم اس اقرار کی نگہبانی نکرین تو ہمکو مار ڈالیو ذرا سمجھ بھی تو لے تو خود وہ شخص ہی جسکی راے کے اونکار اور ہوش جملہ غلام ہین یہ سنکے فرعون ساکت ہوا اور آپ ایک دن مدت وضع حمل کا گنا کیا تا تیر حکم قضا کا جو دشمن فرعون تھا نہ چلنے پائے آپ مقولے مولانا رح کے ہین جو کوئی چاہتا ہی کہ مین قضا پر چھاپا مارون اور سبقت کرون وہ اوندھا ہی گرتا ہو اور اپنا ہی سر کھاتا ہی جیسے مکان چاہے کہ مین لامکان پر چھا جاؤن اور ہون تو وہ اپنا ہی خون بہاتا ہی اور بلائین خریدتا ہی ایسے ہی زمین اگر آسمان سے دشمنی کرے تو شوریدہ ہوئے اور سر مرگ عظیم سے نکالے کہ کبھی زندہ ہی نہوے اور زندہ ہو تا زمین کا زراعت و نباتات پھر تعجب سے فرماتے ہین کہ عجب حال ہی کہ نقش نقاش کے ساتھ بحث کرتا ہی اور آپ اپنی ہی داڑھی مونچھ کو نوچتا کھسوٹتا ہی

بلانا فرعون کا بنی اسرائیل کی عورتون کو جو نوزادہ تھین میدان مین از راہ مکر کے

قوله بعد نہ مہ شہ برون آورد تخت * سوی میدان شہ برون افگند رخت * بار دیگر شد منادی سوی شہر * کای زنان کز ہمی یابید بہر * ای زنان با طفلگان میدان روید * تا ز بخششہای شہ شادان شوید * آنچنانکہ پار مردان را رسید * خلعت و ہر کس از ایشان زر کشید * ہین زنان امروز اقبال شماست * تا بیابد ہر کسی چیزیکہ خواست * مر زنان را خلعت و وصلات دہد * کودکان را ہم کلاہ زر نہد * ہر کہ او این ماہ زاییدست ہین * گنجہا گیرند از شاہ مکین * آن زنان با طفلگان بیرون شدند * شادمان تا خیمہ شاہ آمدند * ہر زنی نوزادہ بیرون شد ز شہر * سوی میدان غافل از دستان قہر * چون زنان جملہ بدو گرد آمدند * ہر چہ بود از نر زنان وابستدند * سر بریدندش کہ اینست احتیاط * تا نزاید خصم و نفزاید خباط * المعنی وصلت بالفتح ٹکڑا کسی چیز کا خباط بالضم دیوانگی فرماتے ہین کہ بعد نو مہینے کے پھر بادشاہ نے تخت اپنا باہر نکالا او میدان کیطرف کوچ کیا پھر دوسری دفعہ منادی شہر مین ہوئی کہ اے عورتو چلو تا زمانہ سے بہرہ پاؤ اے عورتو بچون سمیت میدان کیطرف چلو تا بادشاہ کی بخششون سے شاد ہو جیسا کہ پار سال مردون کو ملا تھا اور خلعت و زر ڈھولائے تھے خبردار ہوا اے عورتو آج تمھارے اقبال کا دن ہی منہ مانگی مراد تمکو ملیگی عورتون کو بادشاہ خلعت و کپڑے دیگا اور لڑکون کے سر پر کلاہ زر رکھیگا جو کوئی کہ اس مہینے کی جنی ہوئی ہی خبردار ہو جاے کہ وہ بادشاہ ذی رتبہ سے خزانے پائیگی سب عورتین بچون سمیت باہر نکلین اور خوش خوش درخیمہ شاہ تک آئین گروہی جو نوزادہ تھین میدان کیطرف گئین غافل اس بات سے کہ یہ حیلہ قہر کا ہی جب سب عورتین اسکے پاس جمع ہو گئین کہا جنکے پاس نر ہین انکی مادرون سے چھین لین اور احتیاطا انکے سر کاٹ ڈالین

تو بہت سا خبط و دیوانگی نہ بڑھنے پائے نہ دشمن پیدا ہونے پائے

وجود مین آنا موسی علیہ السلام کا اور آنا سرہنگون سلطان کا عمران کے گھر اور وحی آنا مادر موسی کو کہ آگ کے تنور مین ڈال دے کہ ہم اسکی نگہبانی کرلینگے

قولہ چون زن عمران کہ موسی زادہ بود + دامن اندر چید زان آشوب دود + بعد آن دستان کہ آن سگ باز نان + کرد دیگر بین چہ آورد آن زنان + آن زنان قابلہ در خانہا + بہر جاسوسی فرستاد آن دغا + غمز کردندش کہ اینجا کودکی ست + نامد او میدان کہ در وہم و شکیست + اندرین کوچہ یکی زیبا زنی ست + کودکی دارد ولیکن پرفنی ست + چون عوانان آمد او اطفال را + در تنور انداخت از امر خدا + وحی آمد سوی زن از داد گر + کز نسل آن خلیل ست این پسر + در تنور انداز موسی را تو زود + تا نگہداریش از ہر نار و دود + عصمت یا نار کونی باردا + لا تکون النار حرا شاردا + زن بوحی انداخت او را در شرر + بر تن موسی نکرد آتش اثر + پس عوانان خانہ را جستند زود + ہیچ طفلے اندران خانہ نبود + پس عوانان بی مراد آن سو شدند + باز غمازان کزان واقف بدند + با عوانان ماجرا بر داشتند + پیش فرعون از برای دانگ چند + کای عوانان باز گردید آن طرف + نیک نیکو بنگرید اندر غرف + باز گشتند آن عوانان جابکان + تا بجویند آن پسر را آن زمان + المعنی غمز بالفتح غمازی عوانان عوان بفتح زن صاحب شوہر و میانہ سال و سرہنگ و جبر کنندہ غرف بضم اول و فتح ثانی جمع غرفہ فرماتے ہین کہ جب اُس آشوب و دُود مین زن عمران نے جنکے موسی پیدا ہوے تھے جلدی سے کنارہ لیا اور وہ فرزند یہ تھا کہ اُس سگ پلید نے عورتون سے داؤ کیا تھا کہ انکو انعام کے حیلہ سے بلا کے لڑکے اُنکے مارڈالے اُسیوقت مین یہ بھی کیا تھا کہ دائیان جاسوس گھرون مین گھساوین تعین اُنھین مین سے ایک نے غمازی کی کہ یہان ایک لڑکا ہی کہ وہ میدان مین نہین آیا ہی اس بات کا بڑا وہم و شک ہی اس کوچہ مین ایک عورت زیبا رہتی ہی اور بڑی پُرفن ہی اُسکے پاس لڑکا ہی جسوقت کہ عوان آئے اُسنے اُس لڑکے کو خدا کے حکم سے تنور مین ڈال دیا اُسکو خدائے دادگر کیطرف سے وحی آئی کہ یہ اُس نسل سے ہی جسنے ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا یعنے خلیل تو اسکو بھی جلدی تنور مین ڈالدے ہم اسکی ہر آتش و دود مین نگہبانی کرینگے معنی شعر عربی کے اے آگ ہوجا تو سرد اور بارد اور نہوئے تو گرم و سوزندہ یعنے اسی قول کی عصمت نے خلیل کو اُس آگ سے بچایا تھا اسی کی عصمت پر تو اُسکو تنور مین ڈالدے پس اُسی وحی سے اُسنے اُس لڑکے کو آگ مین ڈال دیا اور لڑکے کے بدن پر آگ نے کچھ اثر نہین کیا پھر عوانون نے فوراً گھر کو ڈھونڈھا کوئی لڑکا نہین وہان تھا جب یہ بیمراد لوٹ کے اُس طرف گئے پھر غمازون نے جو واقف تھے یہی ماجرا پیدا کیا اور چند دانگ کے لالچ سے فرعون کے سامنے بیان کیا اُسنے کہا کہ اے عوانو لوٹو اور خوب اچھی طرح غرفون مین دیکھو پھر دوڑے گئے تا اُسیوقت اُس لڑکے کی جستجو کرین

پھر وحی آنا مادر موسی کو کہ اسکو دریا مین ڈالدے

قولہ باز وحی آمد کہ در آبش فگن + روی در امید دار و مو مکن + در فگن در نیلش و کن اعتماد + من ترا با او رسانم رو سفید +

مادرش انداخت اندر رود نیل * کاررا بگذاشت با نعم الوکیل * این سخن پایان ندارد کر باش * جمله می پیچید اندر پوست وپاش * صد هزاران طفل میکشت از برون * موسی اندر صدر خانه در درون * از جنون میکشت هر جا بد جنین * از حیل آن کورچشم دوربین * اژدها بد مکر فرعون عنود * مکر شاهان جهان را خورده بود * لیک ازان فرعون تر آمد پدید * هم ورا هم مکر او را در کشید * اژدها بود و عصا شد اژدها * این بخورد آنرا بتوفیق خدا * دست شد بالای دست این کجا * تا بیزدان که الیه المنتهاء * کان یکی دریاست بی غور وکران * جمله دریا پیش او چو سیل آن *

المعنی جب عوان دوبارہ لوٹ کے آئے پھر وحی آئی کہ اسکو دریا میں ڈالدے اور ہم سے امید رکھ بال مت کھسوٹ کما جاء فی القرآن واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین وحی کی ہمنے مادر موسی کو کہ اسکو دودھ پلادے اور جب تجھکو اسکا ڈر ہو تو رود نیل میں ڈالدے اور ہر گز مت ڈر نہ غم کر ہم اسکو تیری ہی طرف لوٹائینگے اور مرسلون سے کرینگے تو اسکو نیل میں ڈالدے اور مجھپر بھروسا کر میں تجھکو وسفید اسکے پاس پہونچاؤنگا پس انکی ماں نے اپنے کام کو خدا نعم الوکیل پر چھوڑ کے انکو رود نیل میں ڈالدیا چنانچہ فرمایا ان اقذفیہ فی التابوت فاقذفیہ فی الیم یعنے اسکو صندوق میں ڈال کے صندوق کو دریا میں ڈالا [illegible] ہیں کہ یہ سخن قوبے پایان [illegible] مرد [illegible] یہ کرتا تھا اسیلئے اتھ پاؤن کو پیٹنے [illegible] بچے [illegible] مارتا تھا اور موسی خاص صدر خانہ کے اندر موجود تے سیکڑوں کی طرح جہان کہیں جنین کی خبر سنتا اسکے پیچھے دوڑتا ایسا حیلوں میں آلودہ تھا کہ چشم دوربین اندھی ہوگئی تھیں کچھ سوجھتا نہ تھا فرماتے ہیں فرعون کا مکر ایک اژدہا تھا جسنے جملہ بادشاہوں کے مکر نگل لیے تھے لیکن اس فرعون سے بڑھ کے دوسرا فرعون آیا کہ اسکو اسکے سارے مکروں دونوں کو نگل گیا یہ اژدہا تھا اسیلیے اژدہا ہی آیا کہ وہ عصا تھا جسنے خدا کی توفیق سے اسکو کھالیا توفیق کے معنی وست داون کسی را در کارے جھلا توفیق کے ہاتھ سے کسکا ہاتھ بالا ہے جسکی یزدان پاک تک نہایت ہے جو ہر شی کا منتہی ہے اسواسطے کہ یہ توفیق ایک دریا بے تھاہ اور بے کنار ہے جسکے سامنے سارے دریا ایک سیل ہیں جنمیں سیل سماجاتا ہے قولہ علیہ الرحمۃ

چارہ گر با اژدہاست * پیش الا اللہ آنہا جملہ لاست * چون رسید اینجا بیانم سر نہاد * محو شد واللہ اعلم بالرشاد * آنچہ در فرعون بد اندر توہست * لیک اژدرہات محبوس چہست * ای دریغ آن جملہ احوال توہست * تو بران فرعون بر خواہیش بست * آنچہ گفتم جملگی احوال خود نگفتم صد یکی زانہا درست * گر ز تو گویند وحشت زایدت * ور زدیگر آن فسانہ آیدت * چہ خرابت می کند نفس لعین * دور می اندازدت سخت این قرین * این حراقہا ہمہ از نفس تست * لیک مغلوبی زجہل ای سخت سست * آتشت را ہیزم فرعون نیست * زانکہ چون فرعون او را عون نیست * ورنہ چون فرعون او شعلہ زنیست *

المعنی یعنے سارے حیلے اور تمامی حیلے کرنے والے اژدہے ہین لیکن الا اللہ کے سامنے سب لا ہین
اور نیست و معدوم اب فرماتے ہین کہ جب بیان میرا اس جگہ پہونچا یعنے نفی اثبات کو تو سر ٹیک دیا اور محو ہوگیا
اب اللہ ہدایت و رشاد کو خوب جانتا ہی مجھکو کچھ خبر نہین آیندہ پھر مقولات انکے ہین فرماتے ہین جو اژدہا کہ
فرعون مین تھا وہی تجھ مین ہی لیکن تیرا اژدہا کنوین مین مقید ہی کہ وہ کنوان سبب استطاعتی و عدم قدرتی کا ہی
اگر قدرت پائے تو کیا کچھ کرے ہاے افسوس جو فرعون کا حال تھا وہ سب تیرا حال ہی تو بھی اس فرعون کی
نہایت خواہش مین قید ہی خوب غور کر مین نے جو کچھ کہا جملہ تیرے حال کے موافق ہی بلکہ مین نے تو سو سے ایک بھی
ٹھیک ٹھیک نہین کہہ پایا اگر ٹھیک ٹھیک خاص تجھسے کہون تو تجھکو مجھسے وحشت پیدا ہوئے اور اگر دوسرے پر
ڈال کے کہون تو یہی سمجھیگا کہ ایک افسانہ ہی بے اعتبار آفسوس یہ نفس لعین کیسا تجھکو خراب کر رہا ہی اور یہ
مصاحب بد کیسا خدا سے دور ڈال رہا ہی یہ سارے زخم تجھ مین تیرے ہی نفس سے ہین لیکن تو اپنی نادانی
سے جو بخت سست ہی اسکا مغلوب ہو رہا ہی آگ تو تجھ مین فرعون کی سی بھری ہی مگر تجھکو اس آگ کا ایندھن میسر
نہین ہی جو برافروختہ کرے جیسا اسکو میسر تھا کہ اسکو ہر قسم کی عون تھی تیرا نفس کیا بھاڑ سے کم ہی لیکن کیا کرے
کوڑا جو نکنے کو نہین ملتا ورنہ فرعون کے مثل یہ بھی شعلہ زن ہی

حکایت ایک مارگیر کی جو ایک اژدہا کو ٹھٹھرا مردہ جان کے رسیون مین باندھ لپیٹ کے بغداد مین لایا تھا

قولہ یک حکایت بشنو از تاریخ گو + تا بری زین از سر پوشیدہ بو + مارگیری رفت سوی کوہسار + تا بگیرد او بافسونہاش
مار + گر گران و گر شتابندہ بود + آنکہ جویندہ ہست یابندہ بود + در طلب زن دائما تو ہر دو دست + کہ طلب در راہ
نیکو رہبر ست + لنگ و لوک و خفتہ شکل و بی ادب + سوی او می غیژ و او را می طلب + گہ بگفت و گہ بخاموشی و گہ
بوی کردن گیر ہر سو بوی شہ + گفت آن یعقوب با اولاد خویش + جستن یوسف کنید از حد بیش + ہر حس خود را
درین جستن بجد + ہر طرف رانید شکل مستعد + گفت از روح خدا لاتیاسو + ہمچو گم کردہ پسر رو سو بسو + از رہ حس
دہان پویان شوید + ردی جانان اسجان جویان شوید + پرس پرسان فرزند گانی جان دہید + گوش را
بر چار راہ او نہید + ہر کجا بوی خوش آید بو برید + سوی آن سر کاشنای آن سرید + ہر کجا لطفے بہبینی از کسے
سوی اصل لطف رہ یابی بسے + این ہمہ جوہا از دریائیست ژرف + جزو را بگذار بر کل دار طرف + زشتہای
خلق بہر خوبیت + برگ بی برگی نشان طوبیست + خشمہای خلق بہر مہر خاست + از جفای خلق امید وفاست +
المعنی فرماتے ہین کہ ایک نقل سن کہ یہ تاریخ گو یعنی مورخ سے منقول ہی تا اسکے سبب سے تجھکو سر پوشیدہ کی
بو ملجاسے کہ ایک مارگیر پہاڑون کیطرف گیا تو اپنے افسون سے کوئی مار پکڑے آیندہ مقولات مولانا

کے ہین کہتے ہین کہ اصل حصول ہر مطلب مین طلب ہو بس اگر گران ہو ٹیفے سست و کاہل یا شتابندہ اثر چست
و چالاک جب طلب ہو تو جوینده یا بنده ہونے مین کب تامل ہو لاجرم تجھکو لازم ہو کہ ہمیشہ حصول مطلب مین
دونون ہاتھ مارتا رہ اور دونون ہاتھ سے اسکو ٹٹول کہ یہ طلب ہی راہ خدا کی نہایت اچھی راہ بتانے والی ہو
اگر لنگڑا ہو یا اپاہج کہ ہاتھون کے بل لڑکون کیطرح چلتا ہو یا نفعۃ شکل سست مجہول یا بے ادب ہو بے شرع
جو کچھ ہو ہر حال مین اسی کی طرف غیر کرتا رہ اور اسکو ڈھونڈھا کر نمیز چاہیے مجہول مثبہ کے ہاتھون اور سینہ کے
زور سے چلنا کبھی قال سے کبھی خاموشی اور کبھی بو سونگھنے سے اسی بادشاہ کی ہر طرح بو لیتا پھر غور تو کر حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے بھی تو یہی کہا ہو کہ یوسف کو حد سے زیادہ ڈھونڈھو جیسا کہ قرآن مجید مین ہو یا بنی
اذہبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ای فرزندو میرے جاؤ اور خوب ڈھونڈھو یوسف اور اسکے بھائی کو حس کو
اپنی اس جستجو مین بکوشش تمام ہر طرف کو بشکل مستعد ہو نک دوا دو ہر جا جو اس کو اس تلاش مین معین ہو اور کہا
کہ روح خدا سے نا امید مت ہو جیسے کوئی گم کردہ پھر ہر طرف اسکی بو لیتا ہو جیسا کہ کلام شریف سے ظاہر لاتیئسوا
من روح اللہ انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور نا امید مت ہوا اللہ کی روح و رحمت سے بیشک
روح اللہ سے قوم کافرون کی نا امید ہو تم حس پوشیدہ کی راہ سے دوڑ دھوپ کرو صورت اس جان جانان کی
جان و دل سے جویان ہو پرس پرسان جگہ جگہ جاؤ اور جو کوئی اثر وہ اسکا سنانے مژدگانی مین جان اسکے نذر کرو
اور جہان چور اہے اسکی راہ کا دیکھو وہان کان لگاؤ کہ ہر طرف کا آدمی وہان گذرتا ہو جہان سے بو خوش
آئے اسی بو کو لیتے چلے جاؤ اس سردار کیطرف جس سردار کے تم آشنا ہو جہان کہین کوئی لطف کسی سے
پائیگا تو اسی لطف سے اصل لطف کی راہ ضرور پالیگا جتنی نہرین ہین سب ایک دریا عمیق سے نکلی ہین اور اسکی
جزو ہین تو ان اجزا کو چھوڑ اور کل پر آنکھ رکھ مخلوق کی برائیون سے خوبی حاصل ہوتی ہو گو وہ برا جانین اور
برگ بے برگی یعنے سامان بیسامانی نشان طوبی کا ہو یعنے جب بے برگ طوبی ہو جاتے ہین مخلوق کے خشم و
غضب اسکی مہر و محبت کیواسطے ہین کہ وہ عاجز خاکسار سمجھ کے مہر و محبت کرے اور مخلوق کی جفا سے
اپنے معشوق سے امید وفا کی ہوتی ہو الخلاف شرح بحر العلوم مین یکو کردن کو گردن بکاف عجمی لکھا ہو اور حسن خان کو
حس و ہان لکھا قولہ چند ای خلق بہر آشتی ست * دام راحت دائما بی راحتی ست * ہر زدن بہر نوازش را بود
ہر گلہ از شکر آگہ میکند * بوی بر از جزو تا کل ای کریم * بوی بر از ضد تا ضد ای حکیم * چون عصا در دست موسے
گشت مار * جملہ عالم را ببین آن می شمار * جنگہای آشتی آرد درست * مار گیر از بہر یاری مار جست * بہر یاری مار
جوید آدمی * غم خورد بہر حریف بیغمی * او ہمی جستے یکی مار شگرف * گرد کہسار و درایام برف * اژدہای مردہ دید
آنجا عظیم * کہ دلش از شکل او شد پر ز بیم * مار گیر اندر زمستان شدید * مار میجست اژدہای مردہ دید * مار گیر از بہر حیرانی خلق *

مارگیر دانست نادانی خلق + آدمی کوه است چون مفتون شود + کوه اندر مار حیران چون شود + خویشتن نشناخت
مسکین آدمی + از فزونی آمد و شد در کمی + خویشتن را آدمی ارزان فروخت + بود اطلس خویش بر دلقی بدوخت
صد هزاران مار و کُہ حیران اوست + او چرا حیران شدست و ماردوست + مارگیر آن اژدہا را برگرفت + سوے
بغداد آمد از بہر شگفت + اژدہائی چون ستون خانۂ + میکشیدش از پئے دانگانۂ + یعنی تائید صدر فرماتے ہین
کہ لڑائیون کے ساتھ یعنے جب نفس سے لڑائیان لڑیگا اپنے مطلوب سے آشتی دیکھیگا خوب جان لے کہ
ہمیشگی کی راحت بے راحتی مین ہو اور ریاضت و عبادت مین ایسے ہی ہزارون کے ساتھ نوازش ہو پس جو رنج اوٹھائیگا
نوازش پائیگا اور جو گلہ کریگا کسیوقت مین ایسا بھی ہوجائیگا کہ شکرگزار بھی ہو پس تو اے کریم جزے سے کُل تک سب کی
بو لے اور اے حکیم ضد سے ضد کی بو حاصل کر جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیے ہین کیسا عصا موسی کے
ہاتھ مین مار ہوگیا جس سے موسی نے ساحرون کی لڑائی مین ساحرون سے آشتی دیکھی کہ موسی کے سامنے
سجدہ مین گرے اور ایمان لائے جیسا کہ کلام ربانی سے ثابت ہو والقی السحرۃ ساجدین قالوا آمنا برب العالمین
رب موسی و ہارون بس ایسے ہی حال تمام جہان کا جانے رہ کہ جملہ لڑائیان اور سختیان آشتیان دوست
پیدا کرتی ہین دیکھ تو مارگیر نے اپنی روزی کی مدد کے لیے مار ڈھونڈھا سوچ تو مار کیسا جانی دشمن آدمی کا
ہو اور آدمی اپنی یاری کیواسطے مار کو ڈھونڈھتا ہو ڈھونڈھتا یاری حصول رزق مین ہو اور حریف بیغمی کیواسطے
ایسا غم کھاتا اور محنت اٹھاتا ہو کہ حریف بیغمی کا ہو جاوے یعنے نہایت بیغم اسواسطے وہ مارگیر ایک مار عجیب و
غریب کی تلاش مین تھا اور اُس ایام برف مین پہاڑون کے گرد پھرتا تھا ناگاہ ایک اژدہا عظیم مردہ دیکھا
جسکی شکل سے دل اسکا پُر بیم ہوگیا ہر چند سیکڑون مار دیکھے تھے کیسا اُس سخت زمستان مین تلاش مار کی
کرتا تھا اُسی حال مین یہ اژدہا مردہ دیکھا اب مقولات مولانا رہ کے ہین فرماتے ہین افسوس مارگیر واسطے
حیرانی خلق کے مار پکڑتے تھے ایسی کیسی نادانی خلق کی ہو آدمی تو ایک کوہ عظیم الشان بڑی عظمت و شوکت
والا ہی یہ مار کو دیکھ کے کیسے حیران و مفتون ہوتا ہی کہین کوہ بھی کسی مار کو دیکھ کے حیران ہوتا ہی ہاے آدمی
غریب نے آپ کو نہ پہچانا کہ مین کون ہون ایسا فروتنی سے آیا اور کیسا کمی کے ساتھ جا مثلاً اشرف المخلوقات
کہلا کے آیا اور بدتر بہائم بنگیا اور علی ہذا جو مناسب فروتنی کمی کے ہو قیاس کرلین کیسا آدمی نے
جمیع اقسام انواع جوہر خدا تعالے نے بھرے ہین حتی کہ اپنی معرفت و شناخت آپکو سستا بیچا ہو اور اپنی اطلس کو
دنیا کی گدڑی پر ٹانکا ہو ایسی ناچیز کا پیوند بنایا ہو جس سے لاکھون کوہ مار کے حیران ہین مار کیا چیز پھر یہ کیسے
مار سے حیران ہوا اور مار کا دوست بنا الغرض اس مارگیر نے اژدہے کو اٹھا لیا اور بغداد کیطرف لایا
تا لوگ دیکھکے متعجب ہون فرماتے ہین کہ وہ اژدہا نہ تھا گھر کا ایک ستون تھا کہ اسکو واسطے دکھانے کے

کرٹھیرے [آ]ماتھا قوله آنکه نه تشاع درخت وسامان خوردنی قوله کاژدهای مرده آورده ام + در شکارش من جگرها
خورده ام + او همی مرده گمان بردش ولیک + زنده بود و او ندیدش نیک نیک + او ز سرماها و برف افسرده بود
زنده بود و او بشکل مرده بود + عالم افسردست و نام او جماد + جامد افسرده بود ای اوستاد + باش تا خورشید حشر آید عیان
تا ببینی جنبش جسم جهان + چون عصای موسی اینجا مار شد + عقل را از ساکنان اخبار شد + پارهٔ خاک ترا چون مرد
ساخت + خاکها را جملگی باید شناخت + مرده زین سویند زان سو زنده اند + خامش اینجا وان طرف گوینده اند
چون از آن سوشان فرستد سوی ما + آن عصا گردد سوی ما اژدها + کوهها هم لحن داودی شود + جوهر آهن بکف
مومی شود + باد حمال سلیمانی شود + بحر با موسی سخندانی بود + ماه با احمد اشارت بین شود + نار ابراهیم را نسرین
شود + خاک قارون را چو ماری در کشد + استن حنانه آید در رشد + سنگ احمد را سلامی میکند + کوه یحیی را پیامی
میکند + جمله ذرات عالم در نهان + با تو میگویند روزان و شبان + یعنی تب اُس مارگیر نے اُسکو بغداد مین لاکر
کہا کہ ایک اژدہا مردہ لایا ہون اور بڑے خون جگر کھا کے اسکو شکار کیا ہی وہ اُسکو مردہ جانتا تھا اور دراصل
تھا زندہ خوب اچھی طرح اُسنے اُسکو نہین دیکھا تھا مارے جاڑے اور برف کے ٹھٹھرا ہوا تھا اسی سبب
با وصف زندہ ہونے کے مردہ شکل ہو رہا تھا اب یہہ مقولات مولانا رح کے ہین ایسے ہی یہ عالم افسردہ ہی
جسکا نام جماد ہی ای بیجان نگراہ آستاد بیجان مت جان ذرا ٹھہر آفتاب حشر کا ظاہر ہونے دے پھر اس
جہان کے جسم کی جنبش دیکھیو عصا موسی کا بھی تو جماد تھا کیسا یہان مار ہو گیا کہ عقل کیواسطے جملہ ساکنان
یہان کے جو حرکت نہین کرتے اخبار ہو گیا کہ ایسے ہی سب حرکت کر سکتے ہین پہلے تو اپنے ہی پارہ خاک کو
جو جسم ہی دیکھ کہ جو مردہ ہی اسواسطے کہ خاک آخر جماد ہی اُسنے کیسا بنایا اور درست کیا ہی کہ حس و نطق رکھتا ہی
بس اسی سے جملہ خاکوں کو پہچان لینا چاہیے کہ سب حس و نطق رکھتے ہین صرف اتنا ہی تو فرق ہی کہ وہ
اِس طرف سے مردہ ہین اُس طرف سے زندہ اس طرف سے خاموش اُس طرف سے گویندہ اور تو بالعکس
اُنکے لیکن جب وہ ان مردون اور خاموشون کو اُس طرف سے ہماری طرف بھیجتا ہی تو کیسے اعمال و افعال
اُنسے ظاہر ہوتے ہین جیسے عصا ہماری طرف آکے اژدہا ہو گیا اور سوا اسکے پہاڑ ہم لحن داؤد ہو جاتے ہین
جیسے کوہ طور نزول تجلی الٰہی سے مستی ہوا اور ناچنے لگا اور جوہر آہن کے ہاتھون مین موم ہو جاتے ہین جیسے
داؤد کے ہاتھ مین آہن موم ہوا ہوا سلیمان کی سواری بنی دریا موسی کا سخندان ہوا کہ پھٹ کے بارہ راہین
پیدا کر دین ماہ حضرت احمد کا اشارہ بین ہوا کہ فوراً شق ہو گیا آگ ابراہیم پر گل و نسرین ہو گئی خاک نے
قارون کو مار کیطرح سما لیا ستون حنانہ نے رشد پایا پتھرون نے احمد کو سلام کہا کوہ نے یحیی کو پیام کیا
کہ میری طرف آؤ غرض جملہ ذرات جہان کے رات دن تجھسے پوشیدہ کہتے ہین اور وہ مقولات آیندہ ہین

الحاصل یہ سب جمادات ہین اور کیسی کیسی کیفیتین اُنسے ظہور مین آتی ہین **قولہ** ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم + با شما نامحرمان
ما خامشیم + چون شما سوی جمادی میروید + محرم جان جمادی کی شوید + از جمادی عالم جان در روید + غلغل اجزای
عالم بشنوید + فاش تسبیح جمادات آیدت + وسوسۂ تاویلها بربایدت + چون ندارد جان تو قندیلها + بہر بینش
کردۂ تاویلها + دعوی دیدن خیال عار بود + بلکہ مر بینندہ را دیدار بود + کہ غرض تسبیح ظاہر کی شود + دعوی
دیدن خیال وغی بود + بلکہ ہر بینندہ را دیدار آن + وقت عبرت میکند تسبیح خوان + پس چو از تسبیح یادت میدہد
آن دلالت ہمچو گفتن میشود + این بود تاویل اہل اعتزال + وای آنکس کہ ندارد نور حال + چون ز حس بیرون
نیامد آدمی + باشد از تصویر غیبی اعجمی + این سخن پایان ندارد مارگیر + میکشید آن مار را با صد زحیر + تا بہ بغداد آمد آن ہنگامہ جو
تا نہد ہنگامۂ بر چارسو + بر لب شط مرد ہنگامہ نہاد + غلغلہ در شہر بغداد اوفتاد + **المعنی** اور وہ مقولے یہ ہین کہ جماد
کہتے ہین کہ ہم سمیع بصیر سننے والے دیکھنے والے ہین اور خوش ہین تم نامحرمون سے ہم خاموش ہین تم تو
جمادی کیطرف جاتے ہو اور جان جمادی کو نہین جانتے پھر کیسے جمادی کی جان سے محرم ہو گے جمادی کو
چھوڑو اور عالم جان کیطرف چلو تب اس عالم کے اجزا کا شور و غلغلہ سنو پھر دیکھو کیسی تسبیح ظاہر انکی تمھارے
سننے مین آتی ہے اور سارے وسوسے تاویلون کے کھوئے دیتی ہے اب وجہ یہ ہے کہ جان تو تیری نور الٰہی سے
خالی ہے پھر بینش کو جان جمادی کی کیسے سوجھے اُسکی تسلی کے لیے تو تاویلین کرتا ہے اور باتین بناتا ہے جنے
دعوی جمادی کی جان دیکھنے کا کیا وہ تیرے خیال کا عار و ننگ ہوا جیسے کہ اکثر منکر انبیا اولیا کے ہین
بلکہ خاص بینندہ کے دیدار سے تجھکو ننگ و عار ہوتی اور تیری غرض یہ کہ تسبیح ظاہر کبھی نہین ہو سکتی جو
کوئی دعوی اُسکے دیکھنے کا کرے اُسکا خیال و گمراہی ہے بلکہ ہو یہ کہ جو دیکھنے والا اُسکو دیکھتا ہے اور عبرت
پاکے تسبیح خوان ہوتا ہے بس یہی تسبیح کا تجھکو یاد دلانا گویا دلالت اُس جمادی کے کہنے پر کرتا ہے نہ خود جمادی
تسبیح خوانی کرے الحاصل جو اہل اعتزال ہین یعنے غافل عالم باطن سے اور قائل محسوسات کے وہ یون
تاویل کرتے ہین جو اوپر تاویلہا کہا گیا ہے اب فرماتے ہین افسوس اُس شخص پر کہ نور حال سے بے بہرہ ہے اور
واقعی جو آدمی محسوسات کا گرفتار ہے اُنسے نہین نکل پایا وہ غیبی بات کی تصویر بنانے سے کیسے نہ گونگا
اور غیر فصیح ہو القصہ اس بات کی کچھ حد نہین مارگیر کا حال کہ وہ اُس مار کو بڑی محنت و مشقت سے
کھینچے لاتا تھا یہانتک کہ وہ ہنگامہ جو بغداد مین لایا تا اس ہنگامہ کو چوراہہ مین لگائے ہنگامہ جو کے
سبب سے کہ ایسے لوگ ہنگامہ ڈھونڈھتے ہین اور مار کو ہنگامہ اس سبب سے کہا کہ سبب ہنگامہ کا ہے
آخر دریا کنارے آنکے یہ ہنگامہ لگایا اور شہر بغداد مین ایک غلغلہ پڑ گیا **قولہ** مارگیرے اژدہا آوردہ است
بو العجب نادر شکاری کردہ است + جمع آمد صد ہزاران خام ریش + صید او گشتہ چو او از ابلہیش + منتظر ایشان و ہم منتظر

تا که جمع آیند خلق منتشر + مردم هنگامه افزون تر شود + کیسه توزیع نیکوتر رود + جمع آمد صد هزاران ژاژخا
حلقه کرده پشت پا بر پشت پا + حلقه گرد او چو زر گرد عریش + همچنانکه بت پرستان بر کنیش + مرد را از زن خبر نه از دحام
رفته در هم چون قیامت خاص و عام + چون همی حراقه جنبانید او + میکشاندند اهل هنگامه گلو + اژدها کز زمهریر
افسرده بود + زیر صد گونه پلاس و پرده بود + بسته بودش با رسنهای غلیظ + احتیاطی کرده بودش آن حفیظ +
در درنگ و اتفاق و انتظار + و ز بهای و هفغان بسیار + و ز غلو خلق و کثرت طمطراق + تافت بر آن مار خورشید عراق
المعنی تمام پیش احمق توزیع بخش کردن عریش انگور کی ٹٹی یعنے بغداد مین یہ غلغلہ پڑا کہ ایک مارگیر اژدہا عجیب
لایا ہی اور شکار عجیب کیا ہی جسکے لاکھون آدمی اپنی قوت سے اُس شکار کے شکار ہوئے یعنے مشتاق +
اب تماشائی تو منتظر اُسکے تماشا کے اور مارگیر منتظر اسکا کہ بہت سی مخلوق ادھر اُدھر کی پھیلی پھوٹی جمع ہو جائے
اسلیے کہ جب بہت لوگ جمع ہو جائینگے تو میری بھیک اور آمدنی خوب ہو گی جس لاکھون بیہودہ لوگ جمع ہوئے
اسقدر کہ ایک کی پشت پا پر دوسرے کی پشت پا تھی ایسا اُسکو گھیرے ہوے تھے جیسے انگور کا درخت
اسکی ٹٹی پر چھایا ہوتا ہی اور جیسے بت پرست بتخانہ پر گھیرے ہوتے ہین مارے ازدحام کے عورت مرد کو
کچھ لحاظ و خبر نہ تھی سب گڈ بڈ جیسے قیامت کے دن ایک دوسرا ایک دوسرے مین بھیڑون کی طرح گھسیگا
سارے خاص و عام کا یہ حال تھا اور اژدہا چیتھڑون وغیرہ مین لپٹا تھا جب ہی مارگیر کوئی چیتھڑا ادھر
ہلاتا تھا ہنگامہ والون کے گلے پھیل جاتے تھے یعنے چلاتے تھے کہ اب کھولتا ہی اور وہ سردی کی سردی
کے مارے ٹھٹھرا ہوا سیکڑون طرح کی پلاس و نمدون مین دبا لپٹا پڑا تھا اور موٹی موٹی رسیون سے بندھا ہوا
اُس محافظ یعنے مارگیر نے خوب احتیاط اسکی کی تھی اب اسی دیر مین کہ اتفاق و انتظار کے سبب سے ہوئی یعنی
یہ منتظر تھا کہ سب جمع ہو جائین اور تمام ہین ہا ہو اور شور بسیار پڑا ہوا تھا اور مخلوق نہایت مبالغہ کھولنے کا
کر رہی تھی اور یہ دیر اور نازنخرے کر رہا تھا ایسا وقت ہو گیا کہ آفتاب عراق کا اُس اژدہا پر چمکا اور گرمی
دھوپ کی اُسکو پہونچی الخلاف شرح بحر العلوم مین چو او کو آواز لکھا ہی قولہ آفتاب گرم سیرش گرم کرد
رفت از اعضای او اخلاط سرد + مردہ بود و زندہ گشت او از شگفت + اژدہا بر خویش پیچیدن گرفت + خلق را
از جنبش آن مردہ مار + گشتشان آن یک تحیر صد هزار + با تحیر نعرہا انگیختند + جملگان از جنبشش بگریختند +
می شکست آن بند بر آن بانگ بلند + هر طرف میرفت چاقاچاق بند + بندہا بشکست و بیرون شد ز زیر +
اژدهای زشت غران همچو شیر + در هزیمت بس خلائق کشته شد + از فتادہ کشتگان صد پشته شد + مارگیر از
ترس بر جا خشک گشت + که چه آوردم من از کهسار و دشت + گرگ را بیدار کرد آن کور میش + رفت نادان سوی
عزرائیل خویش + اژدها یک لقمه کرد آن گیج را + سهل باشد خونخوری حجاج را + خویش را بر استنی پیچید و بست + استخوان خورده را

دررہم شکست شہر خالی گشت و اژدہا براند * سوی کہ گرد از بیابان بر فشاند * المعنی غرض آفتاب گرم نے اسکے
شیر یعنے اصل مادہ کو گرم کردیا اور اعضا سے اخلاط سردی کے جاتے رہے یا تو وہ مردہ تھا یکایک زندہ ہوگیا
عجب طور سے اینٹھنے اور بل کھانے لگا مخلوق کا یہ حال کہ اس مردہ مار کی جنبش سے وہ متحیر ہوا اُسکے دیکھنے سے
تھا اگر ایک حصہ تھا سو ہزار حصہ ہوگیا سب نے نہایت حیرت سے نعرے اُٹھائے اور سب کے سب اُسکی
جنبش سے بھاگے اور وہ انکے شور سے اپنی رسیان توڑتا تھا جنکی آواز ہر طرف جاتی تھی پس سب بند اور
رسیان توڑکے اُس پلاس کے نیچے سے نکلا تو اژدہا بری صورت والا تھا غُرّاتا ہوا مثل شیر کے اب مخلوق مین
بھگیڑ پڑ گئی ایسی کہ لوگ گر گر کے اتنے مر گئے کہ سیکڑون پشتے ہوگئے مارگیر کی یہ کیفیت کہ ڈر کے مارے جہان
تھا وہین سوکھ کے رہگیا کہ کیسی بلا پہاڑ و جنگل سے مین لایا اب قولہ مولانا رح کا ہی کہ ایک اندھے میش نے
بھیڑیے کو ٹھکا کے جگا دیا آخر یہ نادان اپنے عزرائیل کو پہونچے چنانچہ اس احمق کو بھی اُسنے ایک لقمہ کر لیا کہ
اُسکے نزدیک ادنی بات تھی جیسے حجاج خونخواری کو سہل جانتا تھا اور یہ حجاج بڑا ظالم خونخوار تھا حجیج امام سجاد
اور اس طور پر لقمہ کیا کہ اُسکی آستین پر ایکو لپیٹا اور اُسکی بُرانی ہڈیون کو بالکل توڑ ڈالا القصہ تمام شہر خالی ہوا اور
سب لوگ جمع ہوگئے تو اُسکو نکال پایا اور بیابان کی گرد کو پہاڑ پر ڈال دیا یعنے ایک آندھی تھی کہ پہاڑ کیطرف
شمال وہی الخلاف شرح بحر العلوم مین مارگیر کو یار گیر لکھا ہی قولہ نفست اژدہاست او کی مردہ است * از غم
بی آلتی افسردہ است * گر بیابد آلت فرعون او * کہ بامر او ہمیرفت آبجو * آنگہ او بنیاد فرعونی کند * راہ صد موسیٰ و
صد ہارون زند * گرم گشت این اژدہا از دست فقر * پشہ گردد ز جاہ و مال صقر * اژدہا را دار در برف فراق * ہین
مکش او را بخورشید عراق * تا فسردہ می بود آن اژدہات * لقمہ او ئی چو او یابد نجات * مات کن او را و ایمن شو ز مات
رحم کم کن نیست او ز اہل صلات * کان تف خورشید شہوت بر زند * وان خفاش مردہ ریگت پر زند * میکشش در راہ جہاد
و در قتال * مردوار اللہ یجزیک الوصال * چونکہ آن مرد اژدہا را آورید * در ہوای گرم خوش شد آن مرید * لاجرم آن
فتنہ ہا کرد ای عزیز * بلکہ صد چندان کہ ما گفتیم نیز * تو طمع داری کہ او را بی جفا * بستہ داری در وقار و در وفا *
ہر کسی را این تمنا کی رسد * موسیٔی باید کہ اژدہا کشد * صد ہزاران خلق ز اژدہای او * در ہزیمت کشتہ شد ای رای او *
وز طمع ہم خویش را بربا داد * گفتہ شد واللہ اعلم بالسداد * المعنی صقر بالفتح چرخ کہ جانور شکاری ہی صلات بکسر
عطایا و انعامات یہ سب مقولے مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ اس اژدہے کے مثل تیرے نفس کا حال ہی کہ بسبب
مراد بے آلتی کے غم سے ٹھٹھرا ہوا ہی اگر یہ آلات فرعونی پائے کہ جسکے حکم سے رود نیل بہتا بند ہوتا تھا منقول ہی کہ حضرت
جبرئیل بحکم خدا تعالی رود نیل کو اُسکے اختیار مین کر گئے تھے تو اسوقت دیکھو کیسی بنیاد فرعونی قائم کرتا ہی کہ سیکڑون
موسیٰ اور سیکڑون ہارون کی راہ مارے فقر کے ہاتھ سے تو یہ ایک ذرا سا کیڑا اور مچھر ہوا اور مال و جاہ پاکے

تا که جمع آیند خلق منتشر + مردم هنگامه افزون‌تر شود + کدیه‌اش را نیکوتر رود جمع آمد صد هزاران ژاژخا
حلقه کرده پشت پا بر پشت پا + حلقه گرد او چو زر گرد عریش + همچنانکه بت‌پرستان گرد ویش + مرد را از زن خبر نه ز ازدحام
رفته درهم چون قیامت خاص و عام + چون همی حراقه جنبانید او + میکشانیدند اهل هنگامه گلو + اژدها کز زمهریر
افسرده بود + زیر صد گونه پلاس و پرده بود + بسته بودش با رسنهای غلیظ + احتیاطی کرده بودش آن حفیظ +
در درنگ و اتفاق و انتظار + در بهار و هوغسان بشمار + و ز غلو خلق و گشت و طمطراق + تافت بر آن مار خورشید عراق
المعنی خام ریش احمق توزیع بخش کردن عریش انگور کی ٹٹی یعنے بغداد میں یہ غلغلہ پڑا کہ ایک مارگیر اژدہا گھر
لایا ہے اور تماشا عجیب دکھائیگا یہ سنکے لاکھوں احمق اپنی حماقت سے اس تماشہ کے شکار ہوئے یعنے مشتاق ہوئے
اب تماشائی تو منتظر اسکے تماشا کے اور مارگیر منتظر اسکا کہ بہت سی مخلوق ادھر اُدھر کی پھیلی چھوٹی جمع ہوجائے
اسلیے کہ جب بہت لوگ جمع ہوجاینگے تو میری بھیک اور آمدنی خوب ہوگی پس لاکھوں بیہودہ لوگ جمع ہوئے
اسقدر کہ ایک کی پشت پا پر دوسرے کی پشت پا تھی ایسا اسکو گھیرے ہوئے تھے جیسے انگور کا درخت
اسکی ٹٹی پر چھایا ہوتا ہے اور جیسے بت پرست بتخانہ پر گھیرے ہوتے ہیں مارے ازدحام کے عورت مرد کو
کچھ لحاظ و خبر نہ تھی سب گڈمڈ جیسے قیامت کے دن ایک دوسرا ایک دوسرے میں بھیڑوں کی طرح گھسیگا
سارے خاص و عام کا یہ حال تھا اور اژدہا چیتھڑوں وغیرہ میں لپٹا تھا جب ہی مارگیر کوئی چیتھڑا ادھر
ہلاتا تھا ہنگامہ والوں کے گلے پھیل جاتے تھے یعنے چلاتے تھے کہ اب کھولتا ہے اور وہ سردی کی سردی
کے مارے ٹھٹھرا ہوا سیکڑوں طرح کی پلاس و ٹاٹوں میں دبا لپٹا پڑا تھا اور موٹی موٹی رسیوں سے بندھا تھا
اُس محافظ یعنے مارگیر نے خوب احتیاط اسکی کی تھی اب اسی دیر میں کہ اتفاق و انتظار کے سبب سے ہوئی یعنی
یہ منتظر تھا کہ سب جمع ہوجائیں اور تمام ہو ہوا و شور بشیار پڑا ہوا تھا اور مخلوق نہایت مبالغہ کھولنے کا
کر رہی تھی اور یہ دیر اور ناز نخرے کر رہا تھا ایسا وقت ہوگیا کہ آفتاب عراق کا اس اژدہا پر چمکا اور گرمی
دھوپ کی اسکو پہنچی الخلاف شرح بحر العلوم میں چو او کو آواز لکھا ہے قولہ آفتاب گرم سیرش گرم کرد
رفت از اعضای او اخلاط سرد + مرده بود و زنده گشت او از شگفت + اژدها بر خویش پیچیدن گرفت + خلق را
از جنبش آن مرده مار + گشتشان آن یک تحیر صد هزار + با تحیر نعره‌ها انگیختند + جملگان از جنبشش بگریختند +
می‌شکست آن بند و زان بانگ بلند + هر طرف میرفت چاقاچاق بند + بندها بشکست و بیرون شد ز زیر +
اژدهای زشت غران همچو شیر + در هزیمت بس خلائق کشته شد + از فتاده کشتگان صد پشته شد + مارگیر از
ترس بر جا خشک گشت + که چه آوردم من از کهسار و دشت + گرگ را بیدار کرد آن کور میش + رفت نادان سوی
عزرائیل خویش + اژدها یک لقمه کرد آن گیج را + سهل باشد خونخوری حجاج را + خویش را بر استنی پیچید و بست + استخوان خورده را

درہم شکست + شہر خالی گشت و اژدہا براند + سوی کہ کرد از بیابان بر فشاند + المعنی غرض آفتاب گرم نے اسکے
شیر یعنے اصل مادہ کو گرم کردیا اور اعضا سے اخلاط سردی کے جاتے رہے یا تو وہ مردہ تھا یکایک زندہ ہوگیا
عجب طور سے اینٹھنے اور بل کھانے لگا مخلوق کا یہ حال کہ اس مردہ مار کی جنبش سے وہ تحیر جو اسکے دیکھنے سے
تھا اگر ایک حصہ تھا سو ہزار حصہ ہوگیا سب نے نہایت حیرت سے نعرے اٹھائے اور سب کے سب اسکی
جنبش سے بھاگے اور وہ انکے شور سے اپنی رسیاں توڑتا تھا جنکی آواز ہر طرف جاتی تھی پس سب بند اور
رسیاں توڑ کے اس پلاس کے نیچے سے نکلا تو اژدہا بری صورت والا تھا غراتا ہوا مثل شیر کے اب مخلوق مین
بھگیڑ پڑ گئی ایسی کہ لوگ گر گر کے اتنے مر گئے کہ سیکڑون پشتے ہوگئے مارگیر کی یہ کیفیت کہ ڈر کے مارے جہان
تھا وہین سوکھ کے رہ گیا کہ کیسی بلا پہاڑ و جنگل سے مین لایا اب مقولہ مولانا رح کا ہی کہ ایک اندھے میش نے
بھیڑیے کو ٹھوکر لگا کے جگا دیا آخر یہ نادان اپنے عزرائیل کو پہونچے چنانچہ اس احمق کو بھی اسنے ایک لقمہ کر لیا کہ
اسکے نزدیک ادنی بات تھی جیسے حجاج خونخواری کو سہل جانتا تھا اور یہ حجاج بڑا ظالم خونخوار تھا حجیج اماله اسکا ہے
اور اس طور پر لقمہ کیا کہ اسکی آستین پر آکے لپیٹا اور اسکی سرانی ہڈیون کو بالکل توڑ ڈالا القصہ تمام شہر خالی ہوا اور
سب لوگ جمع ہوئے تو اسکو نکال لایا اور بیابان کی گرد کو پہاڑ پر ڈال دیا یعنے ایک آندھی تھی کہ پہاڑ کیطرف
ٹال دی الخلاف شرح بحر العلوم مین مارگیر کو یار گیر لکھا ہی **قولہ** نفت اژدرہاست او کی مردہ است + از غم
بی آلتی افسردہ است + گر بیابد آلت فرعون او + کہ بامر او ہمیرفت آبجو + آنگہ او بنیاد فرعونی کند + راہ صد موسیٰ و
صد ہارون زند + کرم گشت این اژدہا از دست فقر + پشہ گردد ز جاہ و مال صقر + اژدہا را دار در برف فراق + ہین
مکش او را بخورشید عراق + تا فسردہ می بود آن اژدہات + لقمہ او ئی چو او یابد نجات + مات کن او را و ایمن شو ز مات
رحم کم کن نیست او زاہل صلات + کان تف خورشید شہوت بر زند + وان خفاش مردہ ریگت پر زند + میکشش در راہ جہاد
و در قتال + مرد وار اللہ یجزیک الوصال + چونکہ آن مرد اژدہا را آورید + در ہوای گرم خوش شد آن مرید + لاجرم آن
فتنہ ہا کرد ای عزیز + بلکہ صد چندان کہ ما گفتیم نیز + تو طمع داری کہ او را بی جفا + بستہ داری در وقار و در وفا +
ہر کسی را این تمنا کی رسد + موسی باید کہ اژدرہا کشد + صد ہزاران خلق ز اژدرہای او + در ہزیمت کشتہ شد از رای او +
وز طمع ہم خویش را بر باد داد + گفتہ شد واللہ اعلم بالسداد + **المعنی** صقر بالفتح چرغ کہ جانور شکاری ہی صلات بکسر
عطایا و انعامات یہ سب مقولے مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ ای اژدہے کے مثل تیرے نفس کا حال ہی کہ یہ سبب
مارا ہے بے آلتی کے غم سے ٹھٹھرا ہوا ہی اگر یہ آلات فرعونی پائے کہ جسکے حکم سے رود نیل بہتا بند ہوتا تھا منقول ہی کہ حضرت
جبرئیل بحکم خدا تعالی رود نیل کو اسکے اختیار مین کر گئے تھے تو اسوقت دیکھو کیسی بنیاد فرعونی قائم کرتا ہی کہ سیکڑون
موسی اور سیکڑون ہارون کی راہ مارے فقر کے ہاتھ سے تو یہ ایک ذرا سا کیڑا او مچھر ہوا اور مال و جاہ پائے

تو صفرہم پھر دیکھو اسکے شکار وچنگل تو اس اژدہے کو مال وجاہ کے برف فراق ہی مین پڑا رہنے دے اور خورشید عراق کیطرف جو عبارت عیش وعشرت سے ہو مت کھینچے یہ اژدہا تیرا جب تک افسردہ رہے تب ہی تک خیر ہو ورنہ اگر نجات پائے تو تو اسکا لقمہ ہو یہ تجھکو مات کرنا چاہتا ہو لاجرم تو پہلے سے اسکو مات کرکے شخنیت ہوجا اور مطلق رحم مت کر کہ یہ اہل صلات یعنے مستحقان عطا وانعام سے نہین ہو اسلیے کہ یہ گرمی خورشید شہوت کی ظاہر کریگا اور یہ ناچیز خفاش تیرے ہی پر مارکھا اور تجھکو اندھا بنائیگا تو اس سے ہمیشہ جہاد وقتال کہو اور مرد کیطرح اسی جہاد وقتال مین اسکو مار کہ اللہ تعالی اس جزا مین تجھکو اپنا وصال عطا کرے اس اژدہا کو تو دیکھ جو وہ مارگیر لایا کہ جسوقت اس مردود نے ہوا گرم پائی کیسا خوش ہوگیا پھر اے عزیز جو فتنے اسنے کیے تو نے سنے بلکہ اس سے بھی سو گنے ہین جو ہمنے بیان کیے پس تو کیسے امید کرتا ہو کہ بے جور وجفا کے اسکو وقار ووفا مین مقید کرسکیگا یہ تمنا ہر کسیکو کب زیبا ہو یہ تو کوئی موسی ہو اسکو لائق ہو کہ موسی نے اژدہے ارسے ہین اسکے تو اژدہا سے لاکھون مخلوق نے ایسی ہزیمت کھائی کہ سب مارے گئے کہ بیشتر افسوس آتا ہو اور خود اسنے بھی طمع سے اپنی جان کھوئی جیسا کہ مورخ نے بیان کیا ہو آگے راستی ودرستی کا اسکے اللہ خوب جاننے والا ہو کہ صحیح ہو یا غلط الخلاف شرح بحر العلوم مین انگہ کو انکہ کریک کو گرگ بھروکاف فارسی جاہ دستفرپوا وعطف کہ بے عطف ہونا چاہیے لکھا ہو

بیان سوال جواب ورتہدیدون فرعون کا موسی علیہ السلام سے

قولہ گفت فرعونش چرا تو ای کلیم + خلق را کشتی وافگندی بہ بیم + در ہزیمت از تو افتادند خلق + در ہزیمت کشتہ شد مردم ولق لاجرم مردم ترا دشمن گرفت + کین تو در سینہ مرد وزن گرفت + خلق را میخواندی وبر عکس شد + از خلافت مرد وزن را نیست بد من ہم از شرت اگر پس میخزم + در مکافات تو دیگی می پزم + دل ازین برکن کہ بفریبی مرا + یا بحرفے بیرون کردم ترا + تو بدان غرہ مشو کش ساختی + در دل خلقان ہراس انداختی + صد چنین آری وہم رسوا شوی خوار گردی مضحکہ غوغا شوی + ہمچو تو سالوس بسیاران بدند + عاقبت در شہر ما رسوا شدند + المعنی زلق لغزیدن بکسر جادہ دنا گزیر غوغا انبوہ مردم وغیرہ فرعون نے حضرت موسی سے کہا کہ اے کلیم تو نے مخلوق کو مار ڈالا اور تیرے بارے سب ڈرکون مین پڑگئے تیرے سبب سے ہزیمت مین پڑے جسمین گر گرکے کشتہ ہوے لاجرم لوگون نے تجھکو اپنا دشمن جانا اور تیرا کینہ انکے سینون مین جم گیا مین بھی اگرچہ تیرے شر سے بچتا ہون مگر دیگ بدلے کی پکار رہا ہون اور اسی تدبیر مین ہون تو اس بات سے دل اٹھا کہ مجھکو فریب دے یا کسی بات سے تیرا پس رو اور تابع ہوجاؤن تو نے جو کچھ اب تک کرلیا اسپر گھمنڈ مت کر کہ مخلوق کے دل مین خوف ڈال دیا تو ایسے ایسے اگر سیکڑون فریب لائیگا کچھ نہوگا خود ہی رسوا وذلیل ومضحکہ انبوہ مخلوق کا بنیگا تجھ جیسے اس شہر مین سالوش مکار بہت ہوے انجام کار رسوا وفضیحت ہی ہوے سالوس مثل زید عدل کے ہو

جواب حضرت موسی کا فرعون سے اسکی تہدید مین جو اسنے کی تھی

قوله گفت با امر حقم اشراک نیست + گر بریزد خونم امرش باک نیست ** راضیم من شاکرم من ای حریف + این طرف رسوا و پیش حق شریف ** پیش خلقان خوار و زار و ریشخند + پیش حق مطلوب محبوب و پسند ** از سخن میگویم این ورنه خدا ** از سیه رویان کند فردا ترا ** عزت آن اوست و آن بندگانش ** ز آدم و ابلیس بر میخوان نشانش + شرح حق پایان ندارد هیچ حق ** هان و هان بر بند بر گردان ورق ** یعنی حضرت موسی نے بجواب فرعون کے کہا کہ مین امر حق کا شریک نہین ہون کہ اپنی راے بھی اسمین لگاؤن اگر وہ میرا خون بہا دے تو مجھکو کچھ ڈر نہین ہین پھر راضی ہون بلکہ ای حریف اسکا شکرگزار اور اگرچہ بقول تیرے اس طرف رسوا ہون مگر حق تعالے کے نزدیک شریف ہون اور گو مخلوق کے آگے خوار و ذلیل و مسخرہ ہون لیکن حق تعالی کے سامنے مطلوب محبوب و پسندیدہ ہون اور یہ بھی ایک بات ہی جو تجھسے کہتا ہون ورنہ تجھسے بدتر نہین کہ تجھے کل قیامت کو خدا تعالی سیہ رویون سے کریگا ساری عزت اسکی ملک ہے اور اسکی عطا سے اسکے بندون کی ملک اگر تجھکو یقین نہین تو خیال کرلے آدم اور ابلیس سے اسکا نشان ظاہر ہوا اور نیز فرمایا وللہ العزة ولرسوله وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون اور عزت مخصوص ہے واسطے اللہ اور اسکے رسول اور مومنون کے لیکن منافق اسکو نہین جانتے بس شرح حق کی مثل حق کے انتہا نہین ہے خبردار رہ خبردار تو اپنی خود بینی کی کتاب بند کر اور ورق لوٹ دے

جواب فرعون کا موسی علیہ السلام کو اور چالیس دن کی مہلت مانگنا موسی علیہ السلام

قوله گفت فرعونش ورق در دست ماست + دفتر و دیوان و حکم این دم مراست + مرا بخریده اند اهل جهان + کز همه عاقل تری تو ای فلان + موسیا خود را خریدی هین برو ** خویشتن کم بین بخود غره مشو + جمع آرم ساحران دهر را ** تا که جهل تو نمایم شهر را ** این نخواهد شد بروزی یا دو روز ** مهلتم ده تا چهل روز تموز + یعنی تموز ہندی مین تقریبا ماہ ساون اور سخت گرمی فرعون نے سنکے جواب دیا کہ تو جو ورق لوٹنے کو کہتا ہے ورق اور دفتر اور دیوان اور حکم اسوقت سب میرے ہی واسطے ہین مجھکو تمامی اہل جہان نے چھانٹا اور اختیار کیا ہے کہ ای فلان تجھے زیادہ کوئی عاقل نہین اور تو نے ای موسی فقط آپ کو آپ ہی خریدا ہے جیسے ہندی مثل ہے اپنے منہ آپ میان مٹھو بنا ہے بس جا اور آپکو کمتر سمجھے رہ اور اپنی سمجھ پر غرہ مت ہو مین تمام زمانہ کے ساحرون کو جمع کرونگا تا تیری جہالت سارے شہر کو معلوم ہوجاے اور یہ بات ایک دو دن مین نہین ہوسکتی ایام تموز بھر جو گرمی کی شدت کے دن ہین چالیس دن کی مجھکو مہلت دے تا تیری جہل ظاہر ہوجاے الملا و شرح بحر العلوم مین یا دو روز کو تا دو روز لکھا ہے

جواب حضرت موسی کا فرعون کو

قوله گفت موسی مر مرا دستور نیست ** بنده ام امہال تو مامور نیست + گر تو چیری و مرا خود یار نیست + بنده فرمانم بدانم کار نیست +

می‌زنم با تو بجد تا زنده ام + من چکاره نصرتم من بنده ام + می‌زنم تا در رسد حکم خدا + او کند هر خصم از خصمے جدا + المعنی حضرت موسی نے کہا مجھکو اجازت نہین ہے مین تو بندہ ہون تیری مہلت دینے پر مامور نہین ہون تو اگر غالب ہو اور میرا کوئی یار و مددگار نہین ہین بندہ فرمان کا ہون مجھکو اس سے کچھ کام نہین کہ کوئی یار و مددگار ہو یا نہین مین جب تک زندہ ہون بجد تجھسے لڑتا رہونگا مین چکارہ نصرت کا ہون یعنے مدد الٰہی کا اور بندہ ہون آپ مین دروازہ خدا کا بجا لاتا ہون تو حکم خدا کا پہونچے کسواسطے کہ وہی ہر دشمن کو ہر دشمن سے جدا کرنا جانتا ہے

جواب فرعون کا موسیٰ کو اور وحی آنا موسیٰ علیہ السلام کو

قولہ گفت نی نی مہلتم باید نہاد + عشوہ ہا کم دہ تو کم پیمای باد + حق تعالی وحی کردش در زمان + مہلتش دہ متسع مہراس ازان + این چہل روزش بدہ مہلت بطوع + تا سگالد مکرہا او نوع نوع + تا بکوشد او کہ نی من خفتہ ام + تیز رو گو پیش رو بگرفتہ ام + حیلہاشان را ہمہ برہم زنم + وانچہ افزایند من برکم زنم + آب را آرند من آتش کنم + نوش خوش گیرند من ناخوش کنم + مہر پیوندند من ویران کنم + انچہ اندر وہم نایدان کنم + تو مترس و مہلتش دہ مہل دراز + گو سپہ گرد آر و صد حیلت بساز + المعنی فرعون نے کہا نہین نہین مہلت میرے واسطے مقرر کرنا چاہیے بہت عشوے فریب مت دے اور بہت سی بادپیمائی مت کر حق تعالی نے اسیوقت وحی بھیجی کہ اے موسی اسکو مہلت وسیع دے اور ڈرے مت یہ چالیس دن کی مہلت اسکو بخوشی دے تو اپنے قسم قسم کے مکر خوب تجویز کرلے اور خوب کوشش کرے کسواسطے کہ مین خفتہ اور غافل اس سے نہین ہون اور کہدے کہ میرے سامنے سے نہایت تیز بھاگ اب مین ... کہان تک بھاگے گا سارے حیلے انکے لوٹ پوٹ کردونگا جو کچھ یہ بڑھاتے جائینگے مین سب گھٹا دونگا اگر آب لائینگے مین آب کو آگ کردونگا اگر نوش خوش حاصل کرینگے مین اس خوش کو ناخوش کردونگا اگر محبت سے پیوند کرینگے اور متفق ہونگے مین ویران کردونگا غرض جو بات کسی کے وہم مین نہ آئے وہ مین کردونگا تو ہرگز مت ڈر اور اچھی لنبی مہلت اسکو دے اور کہدے کہ چاہے جتنی سپاہ جمع کر اور چاہے جتنے حیلے بنا کوئی بات اٹھا مت رکھ

مہلت دینا حضرت موسیٰ کا فرعون کو تو ساحرون کو جمع کرے

قولہ گفت امر آمد برو مہلت ترا + من بجای خود شدم رستی ہلا + او ہمیشد اژدہا اندر عقب + چون سگ صیاد دانا و محب + چون سگ صیاد جنبان کردہ دم + سنگ را میکرد ریگ و زیر سم + سنگ و آہن را بدم در میکشید + خرد میخائید آہن را پدید + در ہوا میکرد سر بالای برج + کہ ہزیمت میشد از وی روم و گرج + کفک می انداخت چون شیران ز کام + قطرہ بر ہر کہ زدی شد جذام + ژغژغ دندان او دل می شکست + جان شیران سیہ میشد ز دست + چون بقوم خود رسید آن مجتبی + شد لبہ بگرفت باز او شد عصا + تکیہ بروی کرد و میگفت ای عجب + پیش ما خورشید و پیش خصم شب +

ای عجب چون می نبیند این سپاه ٭ عالمی پر آفتاب چاشتگاه ٭ چشم باز و گوش باز و این ذکا ٭ خیره ام در چشم بندی خدا ٭
من ز ایشان خیره ایشان هم ز من ٭ از بهاری خار ایشان من سمن ٭ المعنی گرج بالضم نام ولایت کہ اسکو گرجستان
بھی کہتے ہین شدق بالکسر کنج دہن یعنے جب وحی خدا کی طرف سے آگئی تو حضرت موسی نے کہا جا تجھکو مہلت
دی اب مین بھی اپنے مکان کو جاتا ہون تو اتنے دنون خبردار ہو مجھسے چھوٹا بس حضرت موسی آگے تھے اور
یہ اژدہا شکاری کا سا کتا ہوشیار محبت والا پیچھے پیچھے جاتا تھا اور شکاریون کے کتے کی طرح دم ہلاتا ہوا اور
پتھرون کو اپنے سم کے نیچے ریت کرتا سنگ و آہن کو نگلتا جاتا ریزے کرتا کبھی جو وہ خدا کا بھیجا ہوا اژدہا
کرتا تھا کہ موج آسمان پر پہونچتا تھا اسکو دیکھ کے وہ مرد گرجی بھی بیہوش پڑے تھے شیرون کے مثل تھے سے گرجا
کرتا تھا اور جو اسکی بو ندگر پڑتی تھی اسکو بڑا ورم ہو جاتا تھا جو وقت دانت چباتا تھا تو اسکی آواز سے دل دیگون
کے ٹوٹتے تھے اور شیر سیاہ جان چھوڑے دیتے تھے القصہ جب یہ نبی و برگزیدہ حضرت موسی اپنی قوم میں
آئے اسکا منہ پکڑا یہ لوٹ کے پھر عصا ہو گیا حضرت موسی نے اس سے تکیہ لگایا اور کہتے تھے ای عصا
عجب چیز ہو کہ ہمارے لیے آفتاب ہو دشمن کے لیے شب ہو بڑا تعجب ہو کہ یہ سیاہ فرعونی تجھکو نہین دیکھتی
حالانکہ تو ایک جہان ہو آفتاب چاشتگاہ سے جو عین اسکی ترقی کا وقت ہو بھرا ہوا ایسی قدرت و چشم بندی خدا
کی ہو کہ انکو کان آنکھے کھلے ہوئے ہین اور فہم و ذکا بھی رکھتے ہین تاہم نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ سمجھتے ہین مین
انکو دیکھ کے حیران ہون یہ مجھسے حیران ہین بہار ایک ہی ہو مگر طرفہ یہ کہ یہ سب خار ہین مین سمن ہون الخلاف
شرح بحر العلوم مین ہمارے بہار کو باضافت لکھا ہو جب اضافت کا کچھ ٹھکانا نہین قولہ پیش شان ہر دم لبے
جام رحیق ٭ سنگ شد آبش بہ پیش آن فریق ٭ دستہ گل ستم و بر دم بہ پیش ٭ هر گلی چون خار گشت و نوش نیش ٭
آن نصیب جان بی خویشان بود ٭ چونکہ با خویشند پیدا کی شود ٭ خفتہ بیدار باید پیش ما ٭ تا بہ بیداری بہ بیند خوابہا ٭
دشمن این خواب خوش شد فکر خلق ٭ تا نہ خسپد فکرتت بستست حلق ٭ حیرتی باید کہ روبد فکر را ٭ خورده حیرت فکر را و
ذکر را ٭ هر کہ کاملتر بود او در هنر ٭ او بصورت پس بمعنی پیشتر ٭ راجعون گفت و رجوع این سان بود ٭ کہ گلہ وا گردد
خانہ رود ٭ چونکہ گلہ بازگردد از ورود ٭ پس فتد آن بز کہ پیش آهنگ بود ٭ پیش افتد آن بز لنگ پسین ٭ اضحک الرجعی
وجوه العابسین ٭ از گزافہ کی شدند این قوم لنگ ٭ فخرہا وا دادہ بخریدند ننگ ٭ پا شکستہ میروند ایشان بحج ٭ از
حرج راهیست پنهان تا فرج ٭ دل ز دانشها بشستند این فریق ٭ زانکہ این دانش نداند آن طریق ٭ دانشی
باید کہ اصلش زان سرست ٭ زانکہ هر فرعی باصلش رهبرست ٭ هر پری بر عرض دریا کی پرد ٭ تا لدن علم لدنی می برد ٭
پس چرا علمی بیاموزی بمرد ٭ کش بباید سینہ را زان پاک کرد ٭ پس مجو پیشی ازین سر لنگ باش ٭ وقت واگشتن
تو پیش آهنگ باش ٭ آخرون السابقون باش ای حریف ٭ بر شجر سابق بود میوہ لطیف ٭ گرچہ میوہ آخر آید در وجود ٭

اولست او ز انکه او مقصود بود + چون ملائک گوی لا علم لنا + تا بگیرد دست تو علمتنا + یعنی حضرت موسی و ہلکے
تھے کہ مین اُنکے سامنے شراب صاف لب جام یعنے لبا لب بھرے ہوے لیگیا ہر چند وہ آب تھے نرم و
لطیف اس فریق کے سامنے سنگ سے سخت تر ہوگئے پھر کہتے ہین کہ مین نے ایک دستہ گل کا بنایا اور اُنکے
سامنے کیا اسکا ہر گل انکو مثل خار کے ہوگیا اور جو نوش پیش کیا اُنھون نے نیش جانا اور کیون نہ نوش
نیش ہو اسواسطے کہ یہ نوش اُنکا حصہ ہی جو بیخویش و بیخود ہین اور یہ تو ظاہر خودی سے بھرے ہین انکا حصہ
کب ہی اسکے لیے تو وہ ہو جو اس عالم سے خفتہ اور اُس عالم سے بیدار ہو ایسا ہکو ملے تو اس بیداری مین
خوابین دیکھے لیکن کیا کرین فکر مخلوق کی تو دشمن اس خواب خوش کی ہو رہی ہی وہ نہین آنے دیتی جبتک
فکر تیری نہین سوتی ہی میرا حلق بند ہی کچھ کہہ نہین سکتا اور اس فکر کے صاف کرنے کو حیرت محمودہ درکار ہی کہ یہ
حیرت فکر و ذکر دونون کو کھا جاتی ہی ظاہر ہی کہ جب حیرت ہی تو فکر کہان اور جو یہی حیرت اصل معرفت ہی تو پھر
ذکر کیسا جیسا کہ حدیث شریف ہی اللھم زدنی حیرۃ محمودۃ ای یا خدایا بڑھا تو مجھکو حیرت محمودہ پس جو شخص خرد اور
ہنرمندیون مین کامل تر ہی اور فکر دینی مین کامل کہ افکار دنیویہ سیٹ کے حیرت محمودہ حاصل کی ہی وہ اہل صورت
کے نزدیک پستر اے کمتر اور اہل معنی کے سامنے پیشتر اور سب سے بہتر ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین
بہت جگہ راجعون فرمایا ہی اور رجعت مخلوق کی اُسکی طرف بخوبی ثابت مگر یہ رجوع اس طور پر ہی جیسے گلہ چر کے گھر کو
لوٹتا ہی یعنے جب گلہ اپنے ورود سے کہ جہان چرنے کو گیا تھا لوٹتا ہی تو وہ بز جو سب سے آگے ہوتا ہی پیچھے
پڑجاتا ہی اور وہ بز لنگ کہ مراد کم رو سے ہی پیچھے والا آگے پڑجاتا ہی تو یہ وہ بات ہی جیسا کہ مصرعہ عربیہ ہی کہ میرا
لوٹنا ٹھٹھا ہی ترشرویون کا یعنے جو نہین ہنستے ہین وہ بھی ہنسنے لگین مطلب یہ کہ اہل صورت جنکو پس جانتے ہین
وہ پیش ہین اور جو آنکو پیش جانتے ہین یہ پس ہین پس مصداق مصرعہ عربیہ کے ہین یہ قوم جنکو اہل دنیا نے
سمجھا ہی یہ گزافہ سے لنگ کب ہوے بلکہ یہ تو قصداً فخر کو عوض ننگ کے دے دیتے ہین اور ننگ خریدتے ہین
یہ تو پا شکستہ ہون تب بھی حج کو جائین ہرچند لیس علی الاعرج حرج نازل ہی یعنے لنگڑے پر حرج نہین ہی یہ
جانتے ہین اسی حرج مین راہ فرج کی چھپی ہی اس فریق نے دانش دنیا سے دل دھو ڈالا ہی یہ خوب جانتے ہین
کہ دانش دنیا کی اس راہ کو نہین جانتی وہ دانش چاہیے جسکی اصل اس طرف سے ہی اسواسطے کہ ہر فرع
اپنی اصل کی راہ بتاتی ہی ہر کسی کے ایسے پر کہان جو سمندر کے پھانٹ پر اُڑ سکے تو لدن علم لدنی کا کھوج پائے
یعنے یہ علم جو اپنے ذہن و کسب سے حاصل کرتے ہین اُس علم کو پہونچ جائے جو خداداد اور اُسکی عطا سے حاصل
ہوتا ہی پھر کیون ایسا علم آدمی کو سکھائے کہ جس سے اُسکو اپنا سینہ پاک کرنا پڑے پس تو ایسی ہیبتی مت
ڈھونڈھ جو اس طرف سے لنگڑا ہی رہ اور وقت لوٹنے کے سب سے آگے ہو پیش آ ہمنگ بن قد آخرون

السابقون مین ہوا ہی میرے حریف دیکھو تو جو میوہ درخت پر سابق ہوتا ہی کیسا لطیف و بامزہ ہوتا ہی جیسا کہ حدیث
شریف مین وارد ہی نحن الآخرون السابقون ہم آخر ہین لیکن سب سے سابق ہین آپ فرماتے ہین اگرچہ میوہ
اپنے وجود مین آخر ہی لیکن ہی اول اسواسطے کہ اصل مقصود درخت سے میوہ ہی ہی تو ملایک کیطرح کمال عجز سے
لا علم لنا کہے جا تو انکی طرح تجھکو وہ اپنے علم سے تعلیم کرے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی لا علم لنا الا ما علمتنا ہمکو کچھ علم نہین
مگر جو کچھ تو نے ہمکو سکھایا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین لکھا ہو ازورود کے معنی مین فرود آمدن آب و لفظ آب کا
نہ اس شعر مین ہی نہ سابق مین نہ لاحق ہین اور سیکڑون نسخے اس قدر سین بھرے ہین یہ ناسخون کی بیہودگی ہی خلاف
محققون کے قولہ گر درین مکتب ندانی تو ہجی + ہمچو احمد بری تو از معرجی + گر نباشی نامدار اندر بلاد + گم نہ ای واللہ اعلم
بالعباد + اندرون ویرانہ کان معروف نیست + از برای حفظ گنجینہ زریست + موضع معروف کی بنہند گنج + زین قبل
آمد فرج در زیر رنج + خاطر آرد بس شکال اینجا ولیک + بگسلد اشکال را دستور نیک + وست عشقش آتش اشکال سوز +
ہر خیالی را بروبد نور روز + ہم ازان سو جو جواب ای مرتضی + کاین سوال آمد ازان سو مر ترا + گوشۂ بی گوشۂ دل
شہرہیست + تاب لاشرقی ولا غربی از مہیست + تو ازین سو وازان سو چون گدا + ای کہ معنی چہ میجوی صدا + ہم از انسو جو
کہ وقت درد تو + میشوی در ذکر یاربی دو تو + وقت مرگ و درد آنسو می جہی + چونکہ درد رفت چونی اعجمی + وقت
محنت گشتہ اللہ گو + چونکہ محنت رفت گوئی راہ کو + در زمان درد وغم یادش کنی + چون شدی خوش باز بر غفلت
تنی + این ازان آمد کہ حق رابی گمان + ہر کہ بشناسد بود دائم بران + آنکہ در عقل وگمان ہستش حجیب + گاہ پوشیدہ
و گہ بدریدہ جیب + عقل جزوی گاہ چیرہ گہ نگون + عقل کلی ایمن از ریب المنون + عقل بفروش و ہنر حیرت بخر +
رو بخواری نی بخارا ای پسر + تا بخارا آو گریابی درون + ساکنان در محفلش لا یفقہون + ما چو خود را در سخن آغشتہ ایم
کز حکایت ما حکایت گشتہ ایم + من عدم افسانہ کردم زچنین + تا تقلب یابم اندر ساجدین + المعنی اگر آپ
مکتب خانۂ دنیا مین تو حضرت احمد کیطرح امی ہو تو جیسے وہ نوشت وخواند ظاہری سے معرا تھے تو بھی حروف تہجی
کے ہجے تک نہین جانتا تو کسی معراج سے جو سوا انبیا کے حصا ولیا کا ہی ضرور اٹھیگا ہجا مین امالہ ہی اگر تو دنیا
مین ایسا نہین کہ مثل اورون کے عالم عاقل ہو کے نامدار ہو تو کیا کم اور کسی سے ہیٹا ہی اسلیے کہ اللہ اپنے
بندون کا حال خوب جانتا ہی اُس ویرانہ مین جو مشہور نہین بنظر حفاظت گنجینہ زر کا رکھتے ہین اور موضع معروف مین کب خزانہ
رکھتے ہین یہی سبب ہی جو فرج یعنے کشایش و کشود زیر رنج ہی اندیشہ یہان بہت شکلین پیدا کرتا ہی لیکن جو دستور نیک ہی وہ ان
سب شکلون کو توڑ دیتا ہی دستور و نیز دست بمعنی وزیر بس وزیر اُسکے عشق کا ایک آتش ہی اشکال سوز اور
سلطان عشق کا تو کچھ کہنا ہی نہین یہ وزیر وہ چیز ہی کہ دن کیطرح جملہ خیال جھاڑ کے صاف کر دیتا ہی جیسے
شب کے تمامی خیال واشکال دن سے مٹ جاتے ہین واضح ہو کہ منجمین نے اپنے خیالات سے

اڑتالیس فلکین آسمان پر مقرر کی ہین مجملاً انھین کے بارہ برج ہین کہ یہ سب دن مین نابود ہو جاتے ہین
اور شب مین نمود ہوتے ہین تو اے مرتضیٰ اور اے برگزیدہ جس طرف سے تجھکو کوئی سوال پیش آوے اسی
طرف سے اسکا جواب بھی ڈھونڈھ تیرا گوشہ بے توشہ دل کا ایک عجب شاہراہ ہے جسمین روشنی اُس راہ کی ہے
کہ جو نہ شرقی ہے نہ غربی جیسا کہ حق سبحانہ نے اپنے نور پاک کی صفت مین فرمایا ہے لا شرقیۃ ولا غربیۃ تو جو شل
گدا کے محتاج ہے یہ سبب ہے کہ تو ادھر کا ہو رہا ہے ورنہ تو کوہ معنی کا ہے محتاج صدا کا کب ہے تیری صدا کے سب
محتاج ہین تو ہر بات کو اسی طرف سے ڈھونڈھ خیال تو کر جب تجھکو کوئی درد لاحق ہوتا ہے تو کیسا یا ربی یا ربا
کے ذکر مین دُہرا ہو ہو جاتا ہے جس درد و مرگ کے وقت مین تو ادھر کو ایسا جھکتا ہے پھر جب درد جاتا رہتا ہے
تو کو نگا کیون بنجاتا ہے محنت کے وقت تو خوب اللہ اللہ کرتا ہے جب محنت جاتی رہی تو کہتا ہے کونسی راہ اللہ
کی ہے جیسا کہ فرمایا واذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیباً الیہ ثم اذا خولہ نعمۃ منہ نسی ما کان یدعوا الیہ جس وقت
مضرت پہونچتی ہے انسان کو پکارتا ہے اپنے رب کو خوب رجوع ہو ہو کے اُسکی طرف پھر جب پہونچاتا ہے نعمت
اور رفع کرتا ہے اس سے رنج تو بھول جاتا ہے اُسکو جیسا کہ پکارتا تھا اُسکو جب زمانہ درد و غم کا ہوتا ہے تو کیسا
اُسکو یاد کرتا ہے جب خوش ہو گیا تو وہی غفلت مین آپ کو مُنڈھتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ تو حق کو
بگمان جانتا ہے نہ بیقین جو بیقین جانتا ہے ہمیشہ ایک حال پر قائم رہتا ہے اور جسکی عقل و گمان مین حجاب
واقع ہے اُسکا یہ حال کہ کبھی پوشیدہ ہے اور کبھی جیب دریدہ اور کیسے ہون اُنکی عقل جزوی ہے کہ کبھی تاریک اور
کبھی نگون اور جو عقل کلی ہے وہ ریب المنون اے حوادث روزگار سے نچنت ہے تو عقل و ہنر کو بیچ اور حیرت کو
خرید تو خواری کی طرف جا بخارا کیطرف مت جا جو معدن علم و فضل ظاہری ہے تا بحصول علم عزت و شان
حاصل کرے بخارا اگر جائیگا اور اندر اُسکے داخل ہوگا جتنے اہل محفل ہونگے سب کو افیقون ہی پائیگا کہ اس علم سے
کچھ نہین جانتے شعر آئندہ منع ہے اس دخل کا کہ کوئی کیے اور ون کو علم ظاہر سے منع کرتے ہو اور خود شعرو سخن
مین لت پت ہو حتی کہ حکایتین لکھ لکھ کے خود حکایت ہو گئے یہ اس سبب سے ہے کہ عدم کا افسانہ تو مین نے
اسوقت سے کیا کہ جب مین جنین تھا یعنے آغاز وجود سے آپکو معدوم سمجھے ہوے ہون مگر اب بخیال تقلب
ساجدون کے ساجدون مین منقلب ہوتا ہون تا درجہ بدرجہ وقتاً فوقتاً اس تحریر سے میری بہرہ یاب ہون
اور اعمال ظاہریۃ سے اعمال حقیقیہ کو فائز ہو کے تکمیل عمل کی کرین اور فائدہ اسکا عائد میرے حال کو بھی ہو
قال اللہ تعالیٰ وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اور توکل کر اُس غالب
مہربان پر کہ تجھکو دیکھتا ہے جب تو نماز کو کھڑا ہوتا ہے اور متقلب ہونا تیرا ساجدون مین یعنے ساجدون کو
سجدۂ حقیقی کی طرف پہونچانا الخلاف شرح بحر العلوم مین پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین پری از نور جی

لکھا ہی معنی مین معراج کا لفظ اخذ کیا ہی مگر کتاب مین متن کی معراج کا لفظ نہین ہی مین نے انھین معنی کی سند
سے موجی بنا دیا آخر دونون صیغے اسم آلہ کے ہین اور ہم معنی اور بہ بند کو نہ ہند اور دستور کو استور راہ کو کوراہ کو
بکاف عجمی دریدہ جیب کو وزیدہ جیب لکھا ہی قولہ این حکایت نیست پیش مردکار + وصف حالست و حضور
یار غار + آن اساطیر اولین کہ گفت عاق + حرف قرآن را بد آثار نفاق + لامکانی کہ درو نور خداست +
ماضی و مستقبل و حالش کجاست + ماضی و مستقبلش نسبت بتوست + ہر دو یک چیزند پنداری کہ دوست + یک تنی
او را پدر ما را پسر + بام زیر زید و بر عمران زبر + نسبت زیر و زبر شد زین دوکس + سقف سوی خویش یک چیزست
و بس + نیست مثل آن مثالست این سخن + قاصر از معنی نو حرف کہن + چون لب جو نیست مشکا لب ببند +
بی لب و ساحل ہست این بحر قند + این سخن پایان ندارد باز گرد + سوی فرعون مدمغ تا چہ کرد + المعنی عاق
سرکش با مادر و پدر فرماتے ہین جو مرد کار کے ہین اور صاحب عمل کامل انکے نزدیک یہ حکایت نہین ہی بلکہ
بیان حال اور حضوری یار غار کا ہی اور وہ جو عاق لوگون نے اساطیر الاولین کہا ہی وہ انکا حرف نفاق
تھا قرآن کے ساتھ غرض یہ کہ میرے کلام کو بھی شعر و حکایت کہنا ایسا ہی جیسے قرآن مجید کو ان ہذا الا اساطیر
الاولین کہا ہی نہین ہی قرآن مگر حکایتین پہلے لوگون کی وہ لامکان جسمین نور خدا کا ہی وہان ماضی و مستقبل
و حال کہان ہی پھر اسکے کلام مین زمانے کیسے ہونگے جو اساطیر الاولین منافقون نے کہا ماضی و مستقبل تو
تیری نسبت سے ہی تو انکو دو جان رہا ہی اور درحقیقت ایک چیز ہین مثلاً ایک شخص ہی کہ اسکا کوئی باپ ہی اور
ہم کہ ہمارا کوئی لڑکا ہی تو کیا ہوا آخر ہین تو سب ایک تن یا بام کہ زیر مین اسکے زید ہی اور زبر پر عمران اس مین یہ نسبت
زیر و زبر کی زید و عمران سے ہوئی ورنہ سقف تو اپنی جانب مین بس ایک ہی چیز ہی آپ فرماتے ہین یہ جو کچھ
ہمنے کہا یہ سخن ہمارا مثل نہین ہی جو اسکے جمیع صفات مین شریک ہو بلکہ مثال ہی تمھین سمجھانے کے واسطے
ورنہ ہماری کیفیت یہ ہی کہ اگر کوئی معنی نو اسکے صفات مین یا کوئی حرف کہن ہر طرح قاصر ہی ہی بس ہرگاہ
کہ اس دریا کا کنارہ نہین ہی تو لب مت کھول بند کرلے اس بحر قند کا نہ کنارہ ہی نہ ساحل پھر جب یہ سخن
بے پایان ہی تو لوٹ فرعون مدمغ کا حال بیان کر کہ اسنے کیا کیا الخلاف شرح بحر العلوم مین مکشا کو مشکا لکھا ہی

بھیجنا فرعون کا مداین کو تلاش ساحرون مین

قولہ چونکہ موسی بازگشت و او بماند + اہل رای و مشورت را پیش خواند + مجتمع گشتند و بفشردند پای + ہر کسی کردند
عرض فکر و رای + موافقت با این میانان و دون + رای پیش آورد و کردش رہنمون + کای شہ صاحب ظفر
چون غم فزود + ساحران را جمع باید کرد زود + در ممالک ساحران داریم ما + ہر یکی در سحر فرد و پیشوا + مصلحت آنست
کز اطراف مصر جمع آوردشان شہ و سران مصر + او بسی مردم فرستاد آن زمان + در نواحی بہر جمع جادوان +

هر طرف که ساحری بُد نامدار + گرد بر آن سوی او وه مرد کار + دو جوان بودند ساحر مشتهر + سحر ایشان در دل مه مستمر
شیر دوشیده ز مه فاش آشکار + در سفرها رفته بر خمی سوار + شکل کرباسی نموده آفتاب + او به پیموده فروشنده شتاب
سیم برده مشتری آگه شده + دست از حسرت برخها بر زده + صد هزاران همچنین در جادوئی + بوده منشا و نبوده چون دوئی + المعنی فرماتے ہین که جب حضرت موسی لوٹ گئے اور وہ رہگیا تو اہل راے اور مشیرون کو پاس بلایا سب جمع ہوے اور اس کار روائی مین قدم جمایا اور ہر کسی نے اپنی اپنی راے پیش کی جیسا که قرآن شریف مین ہے قال الملاء من حوله ان هذا لساحر علیم یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحره فماذا تامرون کہا فرعون نے اس گروہ سے جو اُسکے آس پاس تھے بیشک یه شخص یعنے موسی بڑا جادو جاننے والا ہے چاہتا ہے که تمکو تمہارے ملک سے نکال دے اپنے جادو کے زور سے پھر اسمین کیا مشورہ دیتے ہو آخرکار ہامان بیایمان ناچیز یه راے پیش لایا اور اس طور پر مضمون ہوا که اے بادشاہ صاحب ظفر جب اس غم لے زیادتی پکڑی ہے تو جلدی جادوگرونکو جمع کرنا چاہیے کما جاء فی القرآن ارجه واخاه وابعث فی المدائن حاشرین یاتوک بکل سحار علیم قید کر موسی اور اُنکے بھائی ہارون کو اور بھیج اپنے ملک کے شہرون مین جمع کرنے والے تا تیرے پاس ہر ساحر دانا کو لائین ہامان کہتا ہے ہمارے ملکون مین بھی تو بڑے ساحر ہین که جادو مین فرد اور جادوگرون کے پیشوا ہین لہذا مصلحت یه ہے که بادشاہ جو پرکھنے والا اور صراف اہل مصر کا ہے اطراف مصر سے اُنکو بلائے فرعون نے یه سُنکے فوراً بہت سے آدمی نواح مصر مین بھیجے تا جادوگرون کو جمع کرلائین اور جہان کہین کوئی جادوگر بڑا نامور و نامدار تھا اُسکے پاس دس آدمی کا ہردان بھیجے منجمله ساحرون کے دو جوان ایسے سحر مین مشہور و مشتہر تھے جنکا سحر ماہ کے دل مین بھی جما ہوا تھا قید ماہ کی مناسب بندہ کے ہے که ظاہر و آشکار ماہ سے دودھ دوہا کرتا تھا اور خم پر سوار ہو کے سفر کو جاتا تھا اور دھوپ کو گزمی وغیرہ موٹا کپڑا دکھلا کے خریدار کو ناپ دیتا اور بیچ ڈالتا تھا یه تو نقدی روپیه وغیرہ اُس سے لیکے لنبا ہوتا وہ جب واقف ہوتا تو دونون ہاتھون سے منہ پیٹتا رہجاتا تھا ایسے ہی لاکھون جادوگری مین استاد یگانه تھا ایسا دلیا اور دی نه تھا

قوله چون برایشان آمد این پیغام شاه + کز شما شاه ست اکنون چاره خواه + از پی آنکه دو درویش آمدند + بر شه و بر قصرش موکب زدند + نیست با ایشان بغیر یک عصا + که همی گردد به امرش اژدها + شاه و لشکر جمله بیچاره شدند + زین دو کس جمله بافغان آمدند + چاره جویان بنده‌ها پیش شما + شاه از آن ارسال فرموده ست تا + چاره سازید اندر دفع شان + گنجها بخشد عوض شه بکران + آن دو ساحر را چو این پیغام داد + ترس و مهری در دل هر دو فتاد + عرق جنسیت چو جنبیدن گرفت + سر بزانو بر نهادند از شگفت + چون دبیرستان صوفی زانوست + حل مشکل را دو زانو جادوست + المعنی الغرض جب ان دونون کے پاس پیغام شاه کا آیا

کہا کہ ہمیشہ سب لوگ تو بادشاہ سے چارہ جو ہوتے ہین اسوقت مین بادشاہ تھے چارہ خواہ ہے اس سبب سے کہ دو فقیر اُسکے یہان آئے ہین کہ اُنھون نے پادشاہ اور اُسکے قصر کو گھیرا ہے سوا ایک عصا کے اُنکے پاس کچھ نہین ہے کہ وہ اُنکے حکم سے اژدہا ہو جاتا ہے اس سبب سے بادشاہ کو کچھ بن پڑتا ہے نہ لشکر کو صرف دو آدمیون سے فریاد و فغان مین ہین اب بادشاہ نے بندہ کو تمھارے پاس اس غرض سے بھیجا ہے کہ کوئی تدبیر اُنکے دفع کی کرو جسکے عوض مین گنج بیکران پاؤ گے جب اُن دونون ساحرون کو یہ پیغام سُنایا تو دونون کے دل مین امید و بیم پیدا ہوئی اور رگ جنسیت کی ہلنے لگی اور حیرانی سے سر بزانو ہوکے سوچنے لگے اب شعر آیندہ مقولہ انکا ہے جیسے صوفی کا مشورت خانہ زانو ہے جب اُسکو مشکل پیش آتی ہے زانو پر سر رکھتا ہے زانو گویا حل مشکلات مین جادو ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین جنسیت کو جنسیت لکھا ہے جسکا کچھ پتا نہین چلتا کہ جنسیت کیسی اور کس

جانا اُن دونون جادوگرون کا اپنے باپ کی قبر پر اور اسکی روح سے حال حضرت موسیٰ کا پوچھنا

قولہ بعد ازان گفتند ای مادر بیا + گور بابا کو تو ما را رہنما + بردشان بر گور او بنمود راہ + پس سہ روزہ داشتند از بہر شاہ بعد ازان گفتند ای بابا بما + شاہ پیغامی فرستاد از وجا + کہ دو مرد اورا بتنگ آوردہ اند + آبرویش پیش لشکر بردہ اند + نیست با ایشان سلاح و لشکری + جز عصا و در عصا شور و شرے + تو جہان راستان در رفتہ + گرچہ در صورت بجای خفتہ + آن اگر سحر است ما را دہ خبر + ور خدائی باشد ای جان پدر + ہم خبر دہ تا کہ ما سجدہ کنیم + خویش را بر کیمیای ما زنیم + نا امیدانیم امیدی رسد + در شب دیجور خورشیدی رسد + از ضلال آئیم در راہ رشد + راندگانیم و کرم مارا کشد + المعنی وجا بالفتح جواد تر س واندوہ بعد تامل کے ان کو بلا کر کہا کہ اے ماں ہمارا اور ہمکو ہمارے باپ کی قبر بتا وہ انکو قبر پر لیگئی اور رہنما ہوئی اُنھون نے تین روزے نذر بادشاہ کے رکھے پھر کہا کہ اے بابا بادشاہ نے نہایت خائف و ہراسان ہوکے پیغام بھیجا ہے کہ دو آدمیون نے اسکو از بس تنگ کیا ہے اور اُسکی آبرو لشکر کے سامنے کھودی ہے نہ اُنکے پاس ہتیار ہین نہ انکے ساتھ لشکر صرف ایک عصا ہے اور عصا کیسا جسمین شور و شر بھرے ہین تو عالم راستان مین داخل ہوا ہے اگرچہ بظاہر خاک مین سوتا ہے اگر وہ جادو ہے جب اور اگر وہ خدا کیطرف سے ہے جب تو اے جان ہمارے باپ کی ہمکو خبردار کردے تاہم اُسکو سجدہ کرین اور اس کیمیا پر اپنے مس کو لگا کے ناقص سے کامل کرین ہم نا امید ہو رہے ہین ہمکو امید پہونچے اور اس اندھیری شب تیرہ مین خورشید ملے ہم گمراہی کو چھوڑین راہ ہدایت کی پائین ہم راندہ و مردود ہو رہے ہین شاید کرم اُسکا ہمکو کھینچے

جواب کہنا ساحر مردہ کا اپنے فرزندونسے

قولہ گفت شان خواب کای ولاد من + نیست ممکن ظاہر این را دم زدن + نیست مطلق گفتنم دستور نیست +

لیک رازے پیش چشم و دریست + لیک بنمایم شمارا آیتے + تا شوید آگہ ز سر کہفتے + یک نشانی وانمایم با شما + تا شود پیدا شما را این خفا + نور چشمانم چو آنجا میروید + از مقام خواب شان آگہ شوید + آن زمان کہ خفتہ باشد آن حکیم + آن عصا گیرید بگذارید بیم + گر بدزدید آن عصا شان ساحرست + چارۂ ساحر شمارا حاضرست + ورنہ بتوانید ہان آن ایزدیست + او رسول ذوالجلال و مہتدیست + گر جہان فرعون گیرد شرق و غرب + سرنگون آید ز حق درگاہ حرب + این نشان راست دادم جان باب + بر نویس اللہ اعلم بالصواب + جان بابا چون بخسپد ساحرے + سحر و مکرش را نباشد رہبری + چونکہ چوپان خفت گرگ ایمن شود + چونکہ خفت او جہد آن ساکن شود + لیک حیوانی کہ چوپانش خداست + گرگ را آنجا امید و رہ کجاست + جادوئی کہ حق کند حق ست و راست + جادوئی خواندن مر آن حق را خطاست + جان بابا این نشان قاطع ست + گر بمیرد نیز حقش رافع ست + المعنی جب ان دونون نے اسکی قبر پر جا کر اسکی روح سے استمداد کی تو خواب میں اسنے انسے کہا کہ ای اولاد میری اس بھید کا ظاہر بیان کرنا ممکن نہیں مجھکو یہ اجازت نہیں کہ فاش مطلق بتا سکون لیکن ہی بھید میری آنکھون کے سامنے دور نہیں مگر میں تمکو ایک نشانی بتاتا ہون تو تم اس کنیت کے بھید سے آگاہ ہو جاؤ اکثر عرب میں لوگون سے نام مشترک ہوتے ہین اور اس اشتراک کا شک کنیت سے رفع ہوتا ہی اور کنیت کی لفظ اب اور ابن اور اخ مرد کیواسطے اور ام اور بنت اور اخت عورت کے لیے جیسے ابو تراب اور ابن سینا واخ العداوت اور ام الخبائث وبنت الکرم واخت ہارون میں تمکو ایک نشانی بتاتا ہون تا تمپر یہ راز پوشیدہ ظاہر ہو جاے پس ای میرے نور چشمو جو تم وہان جاتے ہو تو اول انکی خوابگاہ سے آگاہ ہونا جسوقت اس حکیم کو سوتا پاؤ اسوقت اسکا عصا بیدھڑک اٹھا لو ہرگز مت ڈرو اگر تمنے وہ عصا انکا چرا لیا تو وہ بیشک ساحر ہی پس تمھارے پاس علاج ساحر کا موجود اور اگر نہ چرا سکو تو خبردار ہو جاؤ وہ ایزدی ہی یعنی اللہ والا اور رسول حضرت ذوالجلال کا اور ہدایت یافتہ اس صورت مین فرعون اگر شرق سے غرب تک ملک جہان کا لیلے جسوقت لڑیگا اسکے حق سے کہ وہ حق پر ہی اوندھا ہی گریگا ای جان باپ کی یہ ٹھیک نشان ہین جو تمکو بتائے ہین انکو لکھو لو آگے اللہ صواب کو خوب جانتا ہی پھر تمثیلاً کہتا ہی کہ ای جان بابا جب ساحر سو جاتا ہی تو اسکے سحر و مکر کا بھی کوئی رہبر نہیں ہوتا کہ فلانے پر جا جیسے چوپان کے سو جانے سے گرگ بیخنت ہو جاتا ہی اور جو یہ سو جاتا ہی تو اسکی جد و کوشش ساکن ہو جاتی ہی یعنے گرگ کی سونے سے چوپان کے لیکن جس حیوان کا چوپان خدا ہی وہان گرگ کو امید ہی کب ہی اور راہ ہی کہان ہی جو جادو کہ حق کرے وہی حق و درست ہی پھر جادو گری حق پر پھونکنا خطا ہی ای جان بابا یہ نشان قطعی ہی جو مین نے تمکو بتایا ایسا شخص سوتا کیسا اگر مر بھی جاے تب بھی پست نہین ہوتا خدا اسکو بلند ہی رکھتا ہی

تشبیہ کرنا قرآن مجید کا عصائے موسی سے اور وفات مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب موسی علیہ السلام سے اور قاصدان تغیر قرآن کو ان دونون جادوگر بچون سے جنہون نے حضرت موسی کو خفتہ پاکر قصد عصا چرانے کا کیا تھا

قولہ مصطفے را وعدہ کرد الطاف حق + گر بمیری تو نمیرد این سبق + من کتاب و معجزت را رافعم + بیش و کم کن را
ز قرآن مانعم + کس تتاند بیش و کم کردن درو + تو به از من حافظے دیگر مجو + رونقت را روز افزون میکنم + نام تو
بر زر و بر نقرہ زنم + منبر و محراب سازم بہر تو + در محبت قہر من شد قہر تو + نام تو از ترس پنہان میکنند + چون نماز آرند
پنہان میشوند + خفیہ میگویند نامت را کنون + خفیہ ہم بانگ نماز ای ذوفنون + از ہراس و ترس کفار لعین +
دینت پنہان میشود زیر زمین + من منارہ پر کنم آفاق را + کور گردانم دو چشم عاق را + چاکران شہرہا گیرند
جاہ + دین تو گیرد زماہی تا بماہ + تا قیامت باقیش داریم ما + تو مترس از نسخ دین ای مصطفے + ای رسول ما تو
جادو نیستی + صادقی ہم خرقۂ موسیستی + ہست قرآن مر ترا ہمچون عصا + کفرہا را درکشد چون اژدہا + تو اگر در زیر
خاکے خفتۂ + چون عصایش دان تو آنچہ گفتۂ + گرچہ باشی خفتہ تو در زیر خاک + چون عصا آلہ بود آن گفت پاک
قاصدان را بر عصایت دست نی + تو بخسپ ای شہ مبارک خفتنے + تن بخفتہ نور جان بر آسمان + بہر پیکار تو زہ کردہ
کمان + فلسفی و آنچہ پوزش میکند + قوس نورت تیر دوزش میکند + آنچنان کرد و از آن افزون کہ گفت + او بخفت و
بخت و اقبالش نخفت + یعنی حضرت مصطفے سے الطاف حق نے وعدہ کیا کہ اگر تو مرجائیگا تو یہ سبق جو تو نے
مخلوق کو پڑھایا ہے یہ نہیں مریگا مین تیری کتاب و تیرے معجزون کا رافع و بلند کنندہ ہون اور جو تغیر و تحریف
کرنے والے ہین انکا قرآن سے بازدارندہ کوئی اسمین کم و بیش نہین کرسکیگا تو بہتر مجھ سے کوئی حافظ اسکا
مت ڈھونڈھ تو تیری رونق روز بروز بڑھاؤنگا اور تیرے نام کا سکہ زر و نقرہ پر لگاؤنگا تیرے واسطے
منبر و محراب بناؤنگا تو میرا محبوب ہے جسپر تو قہر کریگا مین قہر کرونگا میرا تیرا قہر ایک ہی ہے بالفعل کفار کے
خوف سے نام تیرا تیرے محب چھپ چھپکے لیتے ہین اور چھپ چھپکے نماز کرتے ہین خفیہ ہی تیرا نام لیتے ہین
اور خفیہ ہی بانگ نماز کہتے ہین دین تیرا ہراس و خوف کفار لعین سے زیر زمین چھپتا ہے بالائے زمین
ٹھکانا نہین پاتا مین اسکو ایسا بالا کرونگا کہ تمام آفاق اسکا منارہ بنادونگا اور ان محروم و عاق کردہ کو
کور و نابینا کردونگا شہرون مین جو لوگ چاکریان کرتے ہین واسطے حصول جاہ کے کرتے ہین تیرے
دین کا رتبہ ماہی سے ماہ تک کرونگا مین قیامت تک اسکو باقی رکھونگا تو اے مصطفے اسکے منسوخ
ہونے کا اندیشہ مت کر تو تو ہمارا رسول ہے اگر تجھکو جادوگر کہتے ہین کہنے دے تو جادوگر نہین ہے تو
صادق ہے اور ہم خرقہ یعنے ہم لباس موسی کا ہے اسکو بھی تو جادوگر کہتے تھے موسی کے پاس عصا تھا

تیرا عصا قرآن ہی کہ سامنے کفر دم بھر میں نگل جاوے جیسے وہ اژدہے نگل گیا تھا تو اگر زیر خاک سو جائیگا تو
قرآن کو مثل عصا کے جانیو جیسے موسی سو گئے تھے اور ساحر بچے عصا چرانے آئے تھے کہ یہ ذکر قریب آتا ہی
اگرچہ تو زیر خاک سو جائیگا مگر تیرا جو وہ کلام پاک ہی عصا کی طرح آلہ حفاظت کا بنے گا جو لوگ قصد تیرے
عصا کا کرینگے کہ چوری کریں ہرگز قابو نہ پائینگے تو اے شاہ بڑی مبارک و فرخی سے سو جیسا کہ سونا چاہیے
گو تن تیرا خفتہ ہی لیکن نور جان کا آسمان میں کمان چڑھائے طیار ہی فلسفی اور جو کچھ پونے معنے دمن سکا کرتا ہی
اور مخالف قرآن کے ہی تیرے نور کی کمان اُخود اسکو تیر دوز کر رہی ہی کہ اُسکے نور سے خود مغلوب ہوتا ہی
اور وہ غالب چنانچہ الطاف حق نے ویسا ہی کیا جیسا کہ کہا بلکہ اُس سے بڑھکے کہ آنحضرت تو سو رہے
مگر بخت و اقبال ویسے ہی بیدار رہے الخلاف شرح بحر العلوم میں آگہ بود لکھا ہی میری دانست میں آلہ ہی
ایسے ہی آنچنان کرد کو آنچنان کرد

بقیہ قصہ موسی علیہ السلام

قولہ جان بابا چونکہ ساحر خواب شد + کار او بیرونق و بی آب شد + ہر دو از گورش روان گشتند تفت + تا بمصر
از بہر آن پیکار رفت + چون بمصر از بہر آن کار آمدند + طالب موسی و جای او شدند + اتفاق افتاد کان
روز ورود + موسی اندر زیر نخلی خفتہ بود + پس نشان دادندشان مردم عیان + کش بنخلستان بجو بیدا این زمان
آمدند آن ہر دو تا خرمانیان + خفتہ بود او لیک بیدار جہان + بہر نازش بستہ بود او چشم سر + عرش و فرش
جملہ در پیش نظر + ای بسا بیدار چشم و خفتہ دل + خود چہ بیند چشم اہل آب و گل + وانکہ دل بیدار دارد چشم سر +
گر بخسپد برکشاید صد بصر + گر تو اہل دل نہ بیدار باش + طالب دل باش و در پیکار باش + ور دلت بیدا
شد می خسپ خوش + نیست غایب ناظرت از ہفت و شش + گفت پیغمبر کہ خسپد چشم من + لیک کی خسپد دلم اندر
وسن + شاہ بیدار است و حارس خفتہ گیر + جان فدای خفتگان دل بصیر + وصف بیداری دل ای معنوی
درنگنجد در ہزاران مثنوی + چون بدیدندش کہ خفتہ ست او دراز + بہر دزدی عصا کردند ساز + ساحران قصد عصا
کردند زود + کز پسش باید شدن وانگہ ربود + اندکی چون پیشتر کردند ساز + اندر آمد آن عصا در اہتزاز + آنچنان
بر خود بلرزید آن عصا + کان دو بر جا خشک گشتند از وجا + بعد از آن شد اژدہا و حملہ کرد + ہر دو آن بگریختند و روی
زرد + رو در افتادن گرفتند از نشیب + غلط غلطان منہزم اندر نشیب + پس یقین شان شد کہ ہست از آسمان +
زانکہ می دیدند حد ساحران + آئی وسن بروزن چمن خواب و غنودگی وجا بالفتح واو ترس آگہ رجوع فرمایا حکایت ساحر
دو کی طرف یعنے اُسنے کہا کہ اے جان بابا خوب جان لو کہ جب ساحر سو جاتا ہی اُسکا سحر و کام بیرونق و بی آب
ہو جاتا ہی یہ سنکر دونوں اُسکی گور سے مصر کیطرف اُس لڑائی سطر کیواسطے گرم رو ہوئے جب مصر میں اس کام

کے لیے آئے حضرت موسی اور انکی جگہ کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے یہ جسدن بمصر میں وارد ہوئے تھے
موسی ایک نخل کے نیچے سوتے تھے لوگون نے انکو پہلا بتا دیا کہ اسوقت انکو نخلستان مین ڈھونڈھو وہ دونون
ان خرمانیون کے پاس آئے تو دیکھا کہ یہ سوتے تھے اور سوتے کیا تھے جہان سے بیدار تھے اسواسطے خوابانکے
چشم سر تو بند کرلی تھین لیکن عرش و فرش سب پیش نظر تھے آب مقولات مولانا ہو کے ہین ای محاطب بہت
چشم بیدار خفتہ دل ہین پھر ان آب و گل والون کی چشم کو کیا سوجھے اور جنکا دل بیدار ہو اگر اسکی چشم سر سو جاے
تب بھی سیکڑون دیدہ بینائیان اسپر کھلی باقی ہین پس تو اگر اہل دل نہین ہے تو بیدار رہ اور طالب دل کا ہو
اسی کام مین لگا رہ اور جو تیرا دل بیدار ہو گیا تو فراغت سے سو یا کر جو تیرا ناظر ہو تجھ سے غائب نہین ہے شش جہت
سے نہ شش سے ہر طرف سے موجود و حاضر ہفت آسمان شش جہت آنحضرت نے فرمایا کہ حالت
خواب و غنودگی مین میری آنکھین سو جاتی ہین دل بیدار ہوتا ہے جیسے کہ حدیث شریف ہے تنام عینانی
ولا ینام قلبی یہ ایسا ہی جیسے بادشاہ جو دل ہو وہ بیدار ہو اور چوکیدار جو آنکھین ہین سوتا ہو ایسے خفتہ لوگون
جنکا دل بصیر ہو جان قربان کرنے کی ہے آب فرماتے ہین ای معنوی وصف بیداری دل کا کیا کرتا ہے
آیا اس مثنوی مین سما جائیگا سو ایسا نہین ایسے ایسے ہزارون مثنویون مین بھی تو نہین سمائیگا پھر عود کیا
بیان حال ساحر بچون کی طرف جب انھون نے حضرت موسی کو دیکھا کہ پانون پھیلائے سوتے ہین تو عصا
چرانے کی تدبیر کی اور فوراً یہ قصد کیا کہ انکے پیچھے سے جائین اور جھٹ پٹ عصا اٹھا لیجائین جب
ذرا آگے بڑھنے کا سامان کیا عصا ہوا کی طرح جنبش مین آیا اور کانپنے لگا یہ دونون دیکھکر خوف سے
وہین خشک ہو کے رہگئے پھر ایک اژدہا بنکے انپر حملہ کیا دونون کے منھ زرد ہو گئے اور بھاگے اور ایسے
کہ ہیبت کے مارے گرتے تھے اور اٹھتے تھے اور بھاگتے لوٹ پوٹ ہوتے ایک گڑھے مین جا پڑے
بس انکو یقین ہو گیا کہ یہ آسمانی ہے خدا کی طرف سے نہ جادو اسواسطے کہ جادوگرون کی تو دیکھ ہی
رہے تھے جو انکے باپ نے بتائی تھی کہ سوتے جادوگر کا جادو نہین چلتا الخلاف شرح بحر العلوم مین
دربی کار بصورت پیکار لکھا ہے کہ شبہہ ہوتا ہے قولہ کامتحان کردیم مارا کی رسد + امتحان تو اگر نبود حسد
مجرم شاہیم مارا عذر خواہ + ای تو خاص الخاص درگاہ الہ + عفو کرد و در زمان نیکو شدند + پیش موسی
بر زمین سر سر زدند + در گذار از ما کہ ما کردیم بد + ای ترا الطاف و فضل بیعدد + گفت موسی عفو کردم ای کرام
گشت بر دوزخ تن و جان تان حرام + من شما را خود ندیدم ای دو یار + اعجمی سازید خود را از اعتذار + ہمچنان
بیگانہ شکل و آشنا + در نبرد آئید پیش پادشا + انچہ باشد مر شما را از فنون + جمع آرید انہر دو و از درون
پس زمین را بوسہ دادند و شدند + انتظار وقت فرصت می بدند + پس از این رد علم سحر آموختن +

نیست ممنوع و حرام گشتن بد بعد ازان اطلاق و تپ شان شد پدید ۔ کار شان تا نزع و جان کندن رسید چون فرستادہ مردی در زمان ۔ سوی موسی از برای عذر آن ۔ یعنی بعد معاینہ اس کیفیت کے دونون ساحر نادم ہوے کہ ہمنے جو تمھارا امتحان کیا یہ ہمارے لائق کب تھا مگر حسد نے ہمسے یہ بات کرائی کہ ہم بھی جادو مین مشہور ہین اور تمکو بھی جادوگر بتایا تھا ہم خدا کے مجرم ہین تم ای خاص الخاص درگاہ خدا کے ہماری عذر خواہی کرو حضرت موسی نے عفو کیا و یکدم بھر مین وہ نیک ہوگئے پس حضرت موسی کے سامنے سجدے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری برائی سے درگذر کرو کہ ہمنے بہت برا کیا تمکو خدا تعالی نے فضل و الطاف بیشمار عطا کیا ہو موسی نے کہا مین نے معاف کیا اور تمھارا جان و تن آتش دوزخ پر حرام ہوگیا اسے دوبار و اب مین تمھارا خود ندیم ہون تم اپنی آنکو عذر خواہی سے گونگا کرلو یعنی حرف عذر زبان پر مت لاؤ تم ایسے ہی بیگانے اور آشنا بنے ہوئے بادشاہ کے روبرو میری لڑائی مین آؤ وہ تو جانے بیگانے ہین مین جانون آشنا ہین اور جو فنون تمکو آتے ہین ظاہری و باطنی وہ بھی جمع کرکے لاؤ پس انھون نے زمین خدمت چومی اور گئے اور انتظار وقت فرصت کے رہتے تھے اب معلوم ہوا کہ ہو پس ایسا علم سحر کیھنا کہ آخر کو ذریعہ نجات و وسیلہ خلاص کا ہوجاے ممنوع و حرام و خوار نہین ہی بعد اسکے انکو دست اور تپ شدید عارض ہوئی حتی کہ کام انکا نزع اور جانکندن کو پہونچا پس حضرت موسی کے پاس فورا ایک آدمی اسی کے عذر مین بھیجا الخلاف شرح بحر العلوم مین ندیم کو مدیم لکھا ہو اور اس شعر پس ازین رہ علم سحر الخ کے معنی مین مسئلے مباح و غیر مباح ورد و قدح شارحین کے لکھے ہین مین تو اتنا ہی جانتا ہون کہ یہ مثنوی مولانا روم کی ہو جو عارف کامل و عالم فاضل تھے نمنیہ ہی فقہ دوری نکو اصلی انکا مطلب تو ایک عجیب بات کے اظہار سے ہو کہ یہ اچھا جادو کہ جادو کرنے کو آئے جو حرام ہو اسمین ایسی بات پیدا ہوگئی کہ وہ جادو وسیلہ نجات و ذریعہ خلاص کا ہوگیا مسئلے سے کچھ غرض نہین ہو

جمع ہونا ساحرون کا مداین سے فرعون کے پاس اور خلعت پانا اور چھاتی ٹھونکنا اپنے غالب ہونے پر دشمن سے کہ اس کام کو ہمارے ذمہ لکھدے

قولہ تا بہ فرعون آمدند آن ساحران ۔ داد شان تشریفہای بیکران ۔ وعدہا شان کرد و ہم پیشین بداد ۔ بندگان و اسپان و نقد و جنس و زاد ۔ بعد ازان شان گفت ہان ای سابقان ۔ گر فزون آئید اندر امتحان ۔ بر فشانم بر شما چندین عطا ۔ کہ بدرد پردہ جود و سخا ۔ پس بگفتندش باقبال تو شاہ ۔ غالب آئیم و شود کارش تباہ ۔ ما درین فن صفدریم و پہلوان ۔ کس ندارد پای ما اندر جہان ۔ ذکر موسی بند خاطرہا شدست ۔ کاین حکایتہاست کہ پیشین بدست ۔ ذکر موسی بہر روپوشیست لیک ۔ نور موسی نقد تست ای یار نیک ۔ موسی و فرعون در ہستی تست ۔ باید این دو خصم را در خویش جست ۔ تا قیامت ہست از موسی نتاج ۔ نور دیگر نیست دیگر شد سراج ۔ این سفال این فتیلہ دیگرست ۔

لیک نورش نیست دیگر زان سرست + گر نظر در شیشه داری گم شوی + زانکه در شیشه ست اعداد دوی + ور نظر در نور داری وارہی + از دوی و اعداد جسم منتہی + از نظرگاه ست ای مغز وجود + اختلاف مومن و گبر و جہود + المعنی الحاصل وہ ساحر کہ بلائے تھے سب فرعون تک آپہونچے اسنے انکو خلعت بیگران دیئے وعدے بھی کیے اور پیشگی بھی دیا ڈھیرے ڈھیرے گھوڑے اور نقد وجنس اور زاد راہ دے کر کہا کہ خبردار ہو جاؤ ای مشتاقان سحر اگر تم امتحان مین غالب پڑے تو اتنی عطا تمہیں دونگا کہ اب تک پردہ جود وسخا کا ڈھکا ہوا ہی کہ جود وسخا کتنی چیز ہی پھر پردہ اسکا پھٹ جائیگا سب جان لینگے کہ جود وسخا کی حد یہی ہی سب نے کہا کہ ای شاہ تیرے اقبال سے ہم غالب ہی ہونگے اور اسکا کام خراب وتباہ ہوگا ہم اس فن کے صفدر اور پہلوان ہین جہان بھر مین ہمارا ہم پایہ نہین ہی آب مقولات مولانا رہ کے ہین کہ موسی کے ذکر مین سب کی خاطرین مقید ہو رہی ہین تماشے کی بات ہی کہ یہ حکایتین بھی اس قسم کی ہین جیسے اور حکایتین اگلے زمانہ مین ہوئی ہین مگر اصل یہ ہی کہ ذکر موسی تو واسطے روپوشی کے ہی تو ای یار نیک یہ نہین جانتا کہ نور موسی کا خود تیری ذات ہی تیرے وجود ہستی مین موسی و فرعون دونون موجود ہین تو اپنے آپ مین ان دونون دشمنون کو ڈھونڈھ کہ وہ روح ونفس ہین اسلیے کہ موسی کے نور سے قیامت تک تجھکو نتیجے حاصل ہونگے بس اور کوئی نور نہین ہی تو ایسا جیسے چراغ دم بھر کا اجالا یہ چراغ اور بتی دوسری شی ہی لیکن نور اسکا ضرور اسی سر سے ہی جس سے نور موسی کا ہی یہ بھی دوسرا نہین ہی پس تو شیشے مین جو چراغ رکھا ہی اسکے نور کو دیکھ شیشہ کو مت دیکھ اگر شیشہ کو دیکھیگا بہک جائیگا دوئی اور اعداد جسم مین پڑیگا اور جو نظر نور پر رکھیگا تو انتہی دوئی و اعداد جسم سب سے خلاص پا جائیگا سارے اختلاف مومن اور گبر و جہود کے ای مغز و خلاصہ وجود کے نظرگاہ سے ہین کہ نظر ٹھکانے پر نہین پڑتی اور اصل کو نہین دیکھتی الخلاف شرح بحر العلوم مین بر دکان دو گان مین واو نہین لکھی اور دکان سے کے بعد واو عطف فضول لکھی ہی کہ گو کہ در نظر گو در نظر

اختلاف کرنا لوگونکی شکل فیل کا شب تار مین

قوله پیل اندر خانه تاریک بود + عرضه را آورده بودندش هنود + از برای دیدنش مردم بسی + اندران ظلمت همی شد هر کسی + دیدنش با چشم چون ممکن نبود + اندران تاریکیش کف می بسود + آن یکی را کف بخرطوم اوفتاد + گفت همچو ناودانستش نهاد + آن یکی را دست بر گوشش رسید + آن برو چون بادبیزن شد پدید + آن یکی را کف چو بر پایش بسود + گفت شکل پیل دیدم چون عمود + آن یکی بر پشت او بنهاد دست + گفت خود این پیل چون تختے بدست + همچنین هر یک بجزوی چون رسید + فهم آن میکرد هر جا می شنید + از نظرگه گفتشان شد مختلف + آن یکی دالش لقب داد آن الف + در کف هر کس اگر شمعے بدے + اختلاف از گفتشان بیرون شدی + چشم حس همچون کف دستست و بس +

نیست کف ابر ہمہ آن دسترس + جسم دریا دیگر ست و کف دگر + کف ہِل وز دیده در دریا نگر + المعنی ایک اندھیرے
گھر مین ایک ہاتھی تھا کہ اُسکو ہنود بطور پیشکش کے لائے تھے اُسکے دیکھنے کو بہت لوگ جمع ہوئے اور ہر کوئی
اُس اندھیری مین گھر کے اندر جاتا تھا لیکن آنکھ سے دیکھنا اُسکا ممکن نہ تھا اسلیے اُس اندھیرے مین ہاتھ سے
اُسکو ٹٹولتے تھے چنانچہ ایک کا ہاتھ اُسکی سونڈ پر پڑ گیا اُسنے تو یہ جانا کہ اسکی ذات ونہا و مثل پرنالے کے ہو ایک کا
ہاتھ کان تک پہونچا اُسکے خیال مین آیا کہ مثل پنکھے کے ہو ایک کا ہاتھ جو اُسکے پاؤن پر چھو گیا اُسنے کہا
کہ ہاتھی بشکل ستون کے ہو ایک نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اُسنے کہا کہ مثل تخت کے ہو ایسے ہی ہر ایک
جس جزو کو اُسکے پہونچا وہ جہان کہین ہاتھی کا ذکر سنتا تھا اسی پر قیاس کرتا تھا اور سمجھتا تھا وجہ یہ تھی کہ
نظر کے موافق تو بات اُنکی تھی نہین مختلف تھی اسواسطے اسکی ایک ذات نے اُنکو ہزار لقب بتائے اگر ہر کسی کے
ہاتھ مین ایک شمع ہوتی تو اختلاف اسکی گفتگو سے نکل جاتا پس ایسے ہی تیری چشم حس ظاہری ہو جسکو مثل
کف دست اُن لوگون کے کل پر دسترس نہین ہو اس بات کو سمجھ کہ جسم دریا کا اور ہو اور جھاگ دریا کی
اور ہو تو جھاگون کو چھوڑ اور دریا کو دیکھ قولہ جنبش کفہا ز دریا روز و شب + کف ہمی بینی و دریا نی عجب +
ما چو کشتیہا بہم بر میزنیم + تیرہ چشمیم و در آب روشنیم + ای تو در کشتی تن رفتہ بخواب + آب را دیدی نگر در آب آب +
آب را آبیست کو میراندش + روح را روحیست کو میخواندش + موسی و عیسی کجا بد کافتاب + کشت موجودات را
میداد آب + آدم و حوا کجا بود آن زمان + کہ خدا افگند این زہ در کمان + گر بگویم زان بلغزد پای تو + ور نگویم
ہیچ از ان ای وای تو + ور بگویم در مثال صورتی + بر ہمان صورت بچسپی ای فتی + بستہ پائی چون گیاہ اندر زمین +
سر بجنبانی ببادی بی یقین + لیک پایت نیست تا نقلی کنی + یا مگر پا را ازین گل برکنی + چون کنی پا را حیاتت
زین گل ست + این حیاتت را روش بس مشکلست + چون حیات از حق بگیری ای روی + پس غنی گردی ز گل در
دل روی + شیر خوارہ چون ز دایہ بگسلد + لوت خوارہ شد مر او را می ہلد + بستۂ شیر زمینی چون حبوب + جو فطام خویش
از قوت القلوب + المعنی یہ جو تمنے کہا کہ دریا کو دیکھ کف دریا کو مت دیکھ ظاہر ہو کہ تو خود دیکھتا ہو رات دن
کہ جنبش کف کی دریا سے ہو باوصف اس معاینہ شبانروزی کے کف کو دیکھتا ہو دریا کو نہین دیکھتا
بڑا تعجب ہو ہم جسوقت اُن کشتیون کو کہ عبارت اجسام سے ہو جیسی کف سے تھی تو لوٹ پوٹ کر دیتے ہین معلوم
ہوتا ہو کہ ہم تو آب روشن مین بیٹھے ہوئے ہین ہم خود ہی تیرہ چشم ہین جو آب کو نہین دیکھتے کشتی کو دیکھتے
ہین اور یہ جو کہا ہو کشتیون کو جب لوٹ پوٹ کرتے ہین یہ بھی ایک حال فقرا کا ہو کہ ہر وقت نہین ہوتا
اسیواسطے جسوقت کہا ہو جو ترجمہ چون توقیت کا ہو آگے مخاطب تو بھی اس کشتی تن مین ہو مگر بخواب رفتہ کر
اہو غافل تو نے بھی پانی کو دیکھ لیا ہو نہین اس پانی کے پانی کو دیکھ اسلیے کہ اس پانی کے واسطے دوسرا پانی ہو

جس سے یہ پانی جاتا ہے اور اس روح کیواسطے اور روح ہی جسکو وہ بلا لیتا ہے یعنے نور خاص تو تو اسی موجودات
کو موجود جانتا ہے یہ تو خیال کر کہ موسی اور عیسی اسوقت مین کہان تھے جبوقت مین آفتاب موجودات کو
پانی دیتا تھا یا آدم وحوا اسوقت مین کب تھے جب خدا نے یہ کمان چڑھائی ہے آفتاب سے بھی مراد ذات الٰہی
سے ہے قید موسی وعیسی کی برعایت آفتاب کے ہے کہ موسی کا معجزہ ید بیضا مثل آفتاب کے تھا اور عیسی زندہ آفتاب
کے پاس پہونچے اور آدم و حوا کی اس لحاظ سے کہ یہ انسان کے والدین ہین اب اگر مین ان کیفیتون کو
بیان کرون تو ڈرتا ہون تیرا پانون نہ ڈگ جاے اور اگر نہین کہتا ہون تو تیرے دل پر افسوس آتا ہے
کہ تو ویسا ہی رہا جاتا ہے اور اگر مثال مین کوئی صورت بیان کرون تو خوف ہے ای جوان کہ تو اسی صورت پر
نچپاپ جاے تو گیاہ کیطرح زمین مین پابستہ ہے ذرا ہوا سے تیرا سر ہلتا ہے اور اسکی طرف جھک جاتا ہے در
یقین نہین جو کسیکا کہنا مانے لیکن تو ذرا ہوا سے ہلتا ہے مگر پانون نہین جو سیر الی اللہ کیطرف نقل کرے یا
پانون کو اس گل سے نکالے کہ گل مراد جسم خاکی سے ہے اور کیسے پانون نکالے تو تو حیات اپنی اسی گل سے
جانتا ہے اسی سبب سے تن پروری مین مشغول ہے بس ایسی حیات کی رفتار دوش ادھر بہت مشکل ہے ہان
اگر اسی روی حق سے حاصل کرے خلاف اپنے سمجھے ہوے کے تب تو اس سے غنی ہو جاے اور دل کیطرف
تیرا گذر ہو کہ ایک لطیفہ غیبی ہے اور یہ کچھ مشکل نہین دیکھ تو بچہ شیر خوار جب دایہ سے چھوٹتا ہے اور طعام لذیذ
کھاتا ہے کیسا شیر چھوڑ دیتا ہے تو بچہ سے بھی کم ہے کہ مقید شیر زمین کا ہے مثل حبوب کے تجھکو لازم ہے کہ قوت
قلوب سے اس قوت کا فطام ڈھونڈھو پھر دیکھو اس قوت سے کیسی نعمتین لذیذ پاتا ہے قولہ قوت حکمت
خور کہ شد نور ستیر + ای تو نور بی حجب را ناپذیر + تا پذیرا گردی ای جان نور را + تا به بینی بی حجب مستور را +
چون ستاره سیر بر گردون کنی + بلکه بی گردون سفر بیچون کنی + آنچنان کز نیست در هست آمدی + هین بگو
چون آمدی مست آمدی + راههای آمدن یادت نماند + لیک رمزی با تو میگوییم بخوان + هوش را بگذار آنگه
هوش دار + گوش را بربند آنگه گوش دار + می نگویم زانکه تو خامی هنوز + در بهاری و ندیدستی تموز + این جهان همچون
درخت ست ای کرام + ما برو چون میوه های نیم خام + سخت گیرد خامها مر شاخ را + زانکه در خامی نشاید کاخ را +
چون بپخت و گشت شیرین لب گزان + سست گیرد شاخها را بعد ازان + چون ازان اقبال شیرین شد دهان
سرد شد بر آدمی ملک جهان + سخت گیری و تعصب خامیست + تا جنینی کار خون آشامیست + چیز دیگر ماند
اما گفتنش + با تو روح القدس گوید بی منش + نی تو گویی هم بگوش خویشتن + نی من و نی غیر من ای هم تو من +
همچو آن وقتیکه خواب اندر روی + تو ز پیش خود به پیش خود شوی + بشنوی از خویش و پنداری فلان + با تو
اندر خواب گفتست آن نهان + تو یکی تو نیستی ای خوش رفیق + بلکه گردونی و دریای عمیق + آن تو زفت است کان نهصد تو است

قلزم ست و غرقه گاه صد تو ست + خود چه جای حد بیداری و خواب + دم مزن والله اعلم بالصواب + دم مزن
تا بشنوی زان مه لقا + الصلا ای پاکبازان الصلا + دم مزن تا بشنوی اسرار حال + از زبان بیرون که قم تعال
دم مزن تا بشنوی زان دم زنان + آنچه ناید در بیان و در زبان + دم مزن تا بشنوی زان آفتاب + آنچه ناید
در کتاب و در خطاب + دم مزن تا دم زند بهر تو روح + آشنا بگذار در کشتی نوح + همچو کنعان کاشنا میکرد او
که نخواهم کشتی نوح عدو + یعنی تو قوت حکمت کا کھا کہ یہ نور ستیر کا ہے ای پوشیدہ شی کا دکھانے والا اسواسطے کہ

اب بھی تو نور اسکے بیحجاب و عیان ہیں اور تو انکو نہیں مانتا جیسا کہ فرمایا ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا
جو شخص کہ حکمت اسکو دیگئی ہے اسکو خیر کثیر دی گئی ہے پس جب تو قوت حکمت کا کھائیگا تو ای جان من اس نور کا
ماننے والا ہو جائیگا اور جو تجھسے مستور ہیں وہ بیحجاب نظر آئینگے پھر تو ستارہ کیطرح آسمان پر سیر کریگا بلکہ بے
گردون کے سفر بیچون کریگا یعنے وہ سفر جسمین چون و چگون نہیں ہے جیسا کہ تو نیست سے ہست میں ای
عدم سے وجود میں آیا ہے خبردار ہو تا تو کیسا است آیا ہے یہانتک کہ وہ راہیں بھی جنسے آیا تھا تجھکو یاد نہیں
لیکن ایک رمز اسکی تیرے سامنے میں بیان کرنا چاہتا ہوں مگر جبکہ تو ہوش ظاہری کو چھوڑ دے اور باطنی
کو پیش کرے ایسے ہی ظاہری کے کان بند کرے باطن کے کان لگائے پھر کہتے ہیں نہیں چاہئے کہ دون
نہ کہوں اسلیے کہ تو ابھی کچا ہے اور بہار ہی میں ہے گرمی نہیں دیکھی ہے جیسے میوہ گرمی ندیدہ کچا ہوتا ہے گرمی
سے مراد شدت و شدائد عشق کی اور بہار عیش و لذائذ دنیا کے مابعد کے اشعار شال ہیں یعنے یہ جہان
ایسا ہے جیسے ای کرام ایک درخت اور ہم اس درخت پر گدر میوے کے مثل ہیں کہ جب تک کچا ہوتا ہے شاخ کو
سخت ہو کے پکڑتا ہے جاتا ہے خامی میں کاخ کے لائق نہیں ہوں کہ کوئی گھر لیجائے اور جب پک گیا اور
شیرین ہوا ایسا کہ ہونٹھ کاٹنے لگا کہ یہ مبالغہ شیرینی کا ہے بعد اسکے شاخ کو سست پکڑتا ہے ایسا ہی حال آدمی
ہے کہ جب تک ادھر کے اقبال سے شیرین دہان نہیں ہوتا تب تک اس جہان کو سخت لپٹتا ہے جہان شیرین دہان
ہوا بس یہ ملک جہان اسپر سرد و ناگوار ہو جاتا ہے بس اسکی سخت گیری اور اسکی خوشامد بھی خامی ہے تو اگر
ایسا کرتا ہے تو تو جنین ہے اور جنین کا کام خون آشامی ہے اب اسکے سوا اگر اور کوئی چیز تجھسے کہنے کی رہگئی ہے تو
وہ تجھسے روح القدس کہیگا میں اسکو نہیں کہ سکتا یہ ایک طرح ہے پھر کہتے ہیں تو بھی تو اپنے کان میں آپکہ لیتا ہے
بے میرے اور بے میرے غیر کے اسلیے کہ ای فلان جو تو ہے وہی میں ہوں میرا تیرا ایک حال ہے جیسے
اسوقت میں کہ تو سوتا ہے اور اپنے ہی آپ سے نکل کے اپنے ہی سامنے ہوتا ہے اور اپنے ہی آپ سے
سنتا ہے جو کچھ سنتا ہے اور گمان کرتا ہے فلان نے مجھسے خواب میں پوشیدہ کہا ہے حالانکہ وہ تو ہی ہے
نہ دوسرا کوئی اسلیے کہ انسان میں جمیع حقیقتیں مثالیہ کونیہ اسمائیہ و روحیہ جمع ہیں پس جب مشاہدہ کسی

جنکا عالم رویا مین کرتا ہو وہ صورت اسی خواب دیکھنے والے کی ہوتی ہو جو دکھائی دیتی ہو اور بقدر استعداد خواب
دیکھنے والے کے فیض بخش بھی ہوتی ہو تو اے رفیق خوش اپنی یکی سمجھتا ہو کہ مین ایک ہون تو ایک نہین ہو بلکہ تو
ایک گردون ہو جسپر کرورون ستارے ہین اور دریاے عمیق جسکی تھاہ نہین آز رفت محکم وسطبر کو کہتے ہین
فرماتے ہین تو وہ سطبر وبتعداد ہو کہ تیرے نوسو تین ہین نوسو سے مبالغہ تعداد وتہون کا ہو نہ عدد معین اور تو
وہ قلزم ہو کہ غرقگاہ سیکڑون قوکا ہو کہ تیری ذات مین بھری ہین جیسے کہ اوپر جامع جمیع حقائق کونیہ وغیرہ کہا گیا
اور اسکے ساتھ مین کچھ حد خواب وبیداری کی نہین ہو کہ خواب ہی مین ایسا ہو جیسا کہ ذکر خواب کا شروع کیا تھا
اب آگے دم مت مارا اللہ ہی اسکے صواب کو خوب جاننے والا ہو تو خاموش ہو تو خود اس من لقا سے
الصلا سنے کہ آؤ اے پاکباز تمکو صلا انعام واحسان کی ہو اور خاموش ہو تو اسرار حال کے سنے اور
زبان بیزبان تجھسے حق تعالی کہے یعنے اُٹھو اور راہ چھر کہتے ہین خاموش ہو تو وہان کے جو دم زن ہین اُنسے وہ
باتین سنے جو بیان وزبان مین نہ سمائین چھر فرماتے ہین خاموش ہو تو اُس آفتاب سے وہ باتین سنے
جو کتاب وخطاب دونون سے جدا ہین خاموش ہو تو تیرے حق مین روح گویا ہوئے کہ شناوری چھوڑ دے
اور کشتی نوح مین آ دوسرے مصرعہ مین آ امر علیحدہ صیغہ ہو شنا علیحدہ اور یہ شنا اسوقت مین کنعان کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ مین نوح دشمن کی کشتی نہین چاہتا ہون الخلاف شرح بحر العلوم مین ایکرام کو الکرام لکھا ہو

سرکشی کرنا کنعان پسر نوح علیہ السلام کا نصیحت سے

قولہ مین بیا در کشتی بابا نشین ؛ تا نگردی غرق طوفان ای مہین ؛ گفت نی نی آشنا آموختم ؛ من بجز شمع
تو شمع افروختم ؛ ہین مکن کین موج طوفان بلاست ؛ دست وپای آشنا امروز لاست ؛ باد قہرست وبلا و
شمع کش ؛ جز کہ شمع حق نمی پاید خمش ؛ گفت نی رفتم بران کوہ بلند ؛ عاصمست آنکہ مرا از ہر گزند ؛ ہین مکن کہ
کوہ کاہ ست این زمان ؛ جز حبیب خویش را ندہد امان ؛ گفت من کی پند تو بشنودہ ام ؛ کہ طمع کردی کہ من
زین دودہ ام ؛ خوش نیامد گفت تو ہرگز مرا ؛ من بریم از تو در ہر دو سرا ؛ ہین مکن بابا کہ روز ناز نیست ؛ مر خدا
را خویشی و انباز نیست ؛ تا کنون کردی و این دم نازکیست ؛ اندرین درگاہ گیرا ناز کیست ؛ لم یلد لم یولدست
او از قدم ؛ نی پدر دارد نہ فرزند ونہ عم ؛ ناز فرزندان کجا خواہد کشید ؛ ناز بابایان کجا خواہد شنید ؛ نیستم مولود پیرا کم
بناز ؛ نیستم والد جوانا کم بناز ؛ نیستم شوہر نیم من شہوتی ؛ ناز را بگذار اینجا ای ستی ؛ جز خضوع وبندگی واضطرار ؛
اندرین حضرت ندارد اعتبار ؛ یعنی فرماتے ہین حضرت نوح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ خبردار ہو آ بابا کی کشتی
مین بیٹھ جا تو اے ذلیل وخوار طوفان مین ڈوبنے سے بچ جائے جیسا کہ قرآن مجید مین ہو یا بنی ارکب معنا
ولا تکن مع الکافرین اے میرے بیٹے سوار ہو کشتی مین میرے ساتھ اور مت ہو کافرون کے ساتھ

کہا نہیں نہیں میں نے پیر نا سیکھ لیا ہی اور تمھاری شمع کے سوا اور شمع روشن کر لی ہی کہا خبردار ایسی باتیں مت کر یہ موج طوفان بلا کی ہی اسمین ہاتھ پاؤن پیرنے والے کے نفی ولا ہین یہ ہوا قہر و بلا کی ہی اور شمع کوئی سوائے شمع حق کے کہ وہ کسی سے خاموش نہین ہوتی کہا نہیں ہین اس کوہ بلند پہ چلا کہ وہ میرا عاصم و نگہبان ہر گزند سے ہی کہا جا رہی القرآن ساوی الی جبل یعصمنی الی الماء یعنے پناہ لونگا مین پہاڑ سے وہ میری نگہبانی کریگا پانی سے کہا خبردار یہ بات مت کہہ کہ ہوقت ہین کوہ کاہ ہی خدا یتعالی سوا اپنے دوست کے کسیکو امن نہ دیگا جیسا کہ کلام شریف مین ہی لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم کہ آج کوئی پناہ دینے والا حکم خدا سے نہین ہی مگر وہی جسپر وہ رحم کرے کہا بس نہین ہو مین تمکو نصیحت کرتے مین نے تمھاری نصیحت کب سنی ہی جو تمکو امید ہوئی کہ مین دین دودہ یعنے خاندان دین سے ہون مجھکو تمھاری بات کبھی خوش نہین کرتی مین دونون جہان مین تمسے بیزار ہون کہا خبردار ای بابا ایسا مت کر کہ یہ دن ناز کا نہین ہی خدا کی کسی سے اپنایت و شرکت نہین ہی اب تک تو نے ناز کیا اور ابھی ناز کی ہی چلی جاتی ہی اسکی درگاہ مین جو ناز کرنے والی ہی ناز کیسا اور کیا ہی جو باپ بیٹا کسیکا ہوا ہو تو لائق ہی وہ ناز کو جانتا ہی وہ تو لم یلد و لم یولد ہی قدم سے نہ اسکا باپ نہ کوئی بیٹا نہ اسکو کسیکا غم پھر ناز فرزندون کا وہ کیسے اٹھائیگا اور ناز باپون کا کب سنیگا اسکا تو قول ہی کہ مین مولود نہین ہون جو بوڑھے باپ کی قدر جانون ای پسر میری طرف بہت سا مت وڑ نہ مین والد ہون جو بیٹے کا ناز اٹھاؤن بس ای جوان اترائے مت نہ مین کسیکا شوہر ہون نہ شہوتی ہون تو ناز کو الگ کر ای دستی ستی یعنی زن بارگہ و نیک تیرے یہان سوائے عجز و بندگی و اضطرار کے کوئی چیز معتبر نہین ہی المخلاف شرح بحر العلوم مین بابا کو بابا کہو کہ قوله گفت بابا سالہا این گفتہ ۔ باز میگوئی بجہل آشفتہ ۔ چند از بہا گفتہ باہر کسی ۔ تا جواب سرد بشنودی بسی ۔ این دم سرد تو در گوشم نرفت ۔ خاصہ اکنون کہ شدم دانا وزفت ۔ گفت بابا چہ زیان دارد اگر ۔ بشنوی یکبار تو پند پدر ۔ ہمچنین میگفت او پند لطیف ۔ ہمچنین میگفت او دفع عنیف ۔ نی پدر از نصح کنعان سیر شد ۔ نی دمی در گوش آن ادبیر شد ۔ اندرین گفتن بدند و موج تیز ۔ بر سر کنعان زد و شد ریز ریز ۔ نوح گفت ای بادشاہ بردبار ۔ مر مرا خر مرد و سیلت بردبار ۔ وعدہ کردی مر مرا تو بارہا ۔ کہ بیابد اہلت از طوفان رہا ۔ دل نہادم بر امید تشای حلیم ۔ پس چرا بربود سیل از من گلیم ۔ گفت او از اہل و خویشانت نبود ۔ خود ندیدی تو سفیدی او کبود ۔ چونکہ دندان تراکرم اوفتاد ۔ نیست دندان بر کنش ای اوستاد ۔ تا کہ باقی تن نگردد زار ازو ۔ گرچہ بود آن تو شو بیزار ازو ۔ گفت بیزارم ز غیر ذات تو ۔ غیر نبود آنکہ او شد مات تو ۔ تو ہمیدانی کہ چونم با تو من ۔ بیست چندانم کہ با باران چمن ۔ زندہ از تو شاد از تو عائلی ۔ معتدی بی واسطہ بی حائلی ۔ متصل نی منفصل فی این کمال ۔ بلکہ بی چون و چگون و اعتدال ۔ ما ہیانیم و تو دریاے حیات

زندہ ایم از لطف ای نیکو صفات ✦ تو نگنجی در کنار فکرتے ✦ فی المعلولی قرین ناعلتے ✦ پیش ازین طوفان بعد از این
مرا تو مخاطب بودہ در ماجرا ✦ با تو می گفتم نہ با ایشان سخن ✦ ای سخن بخش نو و آن کہن ✦ یعنی پھر کنعان نے
کہا ای بابا تو نے برسون یہ باتین کہین اور الوٹ کے پھر انھین کو کہتا ہی تجھکو جہل نے دیوانہ کر دیا کتنی ہی مجھ
لوگون سے تو نے یہ باتین کہین اور جواب سرد و ناگوار سُنے ایسے ہی میرے کان مین بھی تیرے دم سرد نے
کچھ جگہ نہ پکڑی اب خاص اسوقت مین کہ مین دانا و جوان ہون کیسے جگہ پائیگا کہا بابا اسمین تیرا کیا بگاڑ ہی
جو تو ایک دفعہ میری نصیحت مان لے غرض ایسی ہی وہ لطیف باتین نصیحت کی کہتے تھے اور وہ سنیز ندہ
سخت و درشت انکو دفع کرتا تھا نہ باپ کا نصیحت کنعان سے دل بھرتا تھا نہ کسی دم نے انکے اس بیٹے
کے کان مین اثر کیا وہ دونون اسی گفتگو مین تھے کہ ایک موج تیز اُٹھی اور کنعان کے سر پر گری جس سے وہ
چور چور ہو گیا جیسا کہ قرآن شریف مین ہو وحال بینہما الموج فکان من المغرقین اور حائل ہوئی ان دونون مین
موج بس ڈوبنے والون مین داخل ہوا اسی حال مین حضرت نوح نے ندا کی کہ ای بادشاہ حلیم میرا وہ مال ہوا گدھا
مر گیا اور سیلاب میرا تیرا ہوا بہا لیگیا یہ میرا بیٹا اور میرے اہل سے تھا جیسا آیۂ کریمہ سے ونادی نوح
ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا
ای رب میرے میرا بیٹا بیشک میرے اہل سے ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور سب حاکمون کا بڑا حاکم تو ہی ہی تو نے
مجھسے بارہا وعدہ کیا کہ تیرے اہل کو طوفان سے بچا دونگا مجھکو تو ای حلیم تیرے اس وعدہ پر امید تھی تیرہ
سیل مجھسے میرا گلیم کیسے چھین لیگیا حکم ہوا ہمارا وعدہ تیرے اہل و خویش کی نسبت تھا تو نے تو خود اس
سیاہ دل سے ذرا سفیدی مہر و محبت کی نہ دیکھی پھر وہ کیسے تیرا اہل تھا جیسا کہ فرمایا یا نوح انہ لیس من
اہلک انہ عمل غیر صالح ای نوح وہ پسر تیرے اہل سے نہین ہی اُسکے عمل بد ہین مثلاً آدمی کے منہ مین دانت
کیسے کام کی چیز ہین جب انہین کیڑے پڑ جاتے ہین تو اُنکا اکھیڑنا ہی بہتر ہی وہ دانت نہین ہین تو باقی
اور جسم اُس سے ایذا نہ پائے گو وہ بھی تیری ہی ملک سے ہین مگر تو اُنسے بیزار ہو حضرت نوح نے کہا بار خدایا
بیشک وہ غیر تھا مین اس سے اور جو تیری ذات سے غیر ہو سب سے بیزار ہوا اور جو تیرا امانت و مطیع ہو
وہی میرا اہل و خویش ہی وہ غیر نہین ہی تو خوب جانتا ہی کہ مین تیرے ساتھ کیسا ہون ایسا ہون جیسے چمن باران
کے ساتھ کہ ساری شگفتگی و شادابی چمن کی باران سے ہی ایسے ہی مین بھی تجھی سے زندہ ہون و تجھی
سے سرسبز و خندان اور ایک فقیر محتاج تجھی سے غذا پانے والا بے واسطہ اور بے کسی حائل کے
اور یہ پرورش تیری نہ متصل ہی نہ منفصل کمال ہی اسلیے کہ اتصال و انفصال صفت ناقص کی ہی نہ کامل
کی بلکہ بیچون و بیچگون کسی کے چون و چگون کو اسمین دخل نہین اور احتمال کمی بیشی سے جدا کمال

واعتدال مثل نہ یہ عدل کے ہوا تو نایاب صفات ہم سب تیرے ہی دریا کی مچھلیاں ہیں تیرے ہی لطف سے
زندہ ہیں تو وہ گنج نہیں ہے کہ کسی کی فکر کے جال بیچ میں دیا لے نہ تو کسی معلول کا ہمنشین ہے نہ علت کا دونوں سے
پاک ہے قبل اس طوفان سے بھی میرا خطاب وسوال تجھی سے تھا اور بعد اسکے بھی تجھی سے ہے ماجرا میرا تجھی سے
ہے تو ہی میرا مخاطب ہے میں اپنی بابت تجھی سے ای سخن بخش کہتا رہا نہ انسے چنانچہ جو سخن کہ میں ہوگیا وہ بھی اور جو نیا
وہ بھی دونوں تیری ہی ملک وعطا ہیں قولہٗ کہ عاشق روز وشب گو سخن ٭ گاہ با اطلال وگاہی با دمن ٭
روی در اطلال کردہ دائما ٭ او کرا میگوید این مدحت کرا ٭ شکر طوفان را کنون بگماشتی ٭ واسطہ اطلال را برداشتی ٭
زانکہ اطلال لئیم و بد بُدند ٭ نی ندائی نی صدائی میزدند ٭ من چنان اطلال خواہم در خطاب ٭ کز صدا چون کوہ واگوید
جواب ٭ تا مثنی بشنوم من نام تو ٭ عاشقم بر نام جان آرام تو ٭ ہر نبی زان دوست دارد کوہ را ٭ تا مثنی بشنود
نام ترا ٭ آن کہ پست مثال سنگلاخ ٭ موش را شاید نہ ما را در مناخ ٭ من نگویم او نگردد یار من ٭ بی صدا ماند دم
گفتار من ٭ بازمین آن بہ کہ ہموارش کنی ٭ نیست ہمدم با قدم یارش کنی ٭ گفت ای نوح ار تو خواہی جملہ را ٭ حشر گردانم
بر آرم از ثری ٭ بہر کنعانی دل تو نشکنم ٭ لیک از احوال آگہ کنم ٭ گفت نی نی راضیم کہ تو مرا ٭ ہم کنی غرقہ اگر باید ترا ٭
ہر زمانم غرقہ میکن من خوشم ٭ حکم تو جانست چون جان میکشم ٭ ننگرم کس را وگر ہم بنگرم ٭ او بہانہ باشد و تو منظرم ٭
عاشق صنع توام در شکر و صبر ٭ عاشق مصنوع کی باشم چو گبر ٭ عاشق صنع خدا با فر بود ٭ عاشق مصنوع او کافر بود ٭
ومیان این دو فرقی بس خفی ست ٭ خود شناسد آنکہ در رویت صفی ست ٭ المعنی اطلال بالفتح نشانہای سرای کہنہ
وویران مناخ بفتح جای خواب و آسایش یعنی میں تو ہمیشہ تجھی سے سخن کرتا رہا اور تیرا ہی نام لیا کیا نہ وہ کہ
عاشق اطلال ودمن کا ہوں اطلال سے مراد بتوں سے کہ قوم نوح کے کئی بت تھے یعوق بصورت اسپ
یغوث بصورت شیر نسر بصورت کرگس ود بصورت مرد سواع بصورت زن کہ یہ انکی پرستش کرتے تھے اور
رات دن اپنے مقصود کی تمنا اور انکی مدح وثنا کرتے تھے میں نے تو ان اطلال سے کبھی سخن نہیں کیا
نہ ان دمن سے کہ اپنے سوا اور کو نہیں سمجھتے تھے میں حیران تھا کہ یہ اطلال کیطرف متوجہ ہو کے ہمیشہ کسکی مدح
وثنا کرتے ہیں اور مخاطب انکا کس سے ہے شکر ہے کہ تو نے طوفان انپر تعین کیا اور واسطہ اطلال کا کھو دیا
اسواسطے کہ وہ اطلال نہایت بد تھے کہ نہ ندا کرتے تھے نہ صدا ندا یہ کہ کسی کو آپ پکاریں صدا یہ کہ کسکی
ندا کا جواب دیں اور میں ایسے اطلال سے خطاب کرنا چاہتا ہوں کہ عند الخطاب کوہ کیطرح صدا سے
مجھکو جواب دے تو تیرے نام کا مثنی اس سے سنوں یعنے جیسے میں نے کہا ویسے ہی وہ کہے کہ میں تیرے
نام جان آرام کا عاشق ہوں بار بار سننا چاہتا ہوں ہر نبی نے کوہ کو دوست وعزیز جو رکھا ہے سبب یہی ہے
کہ تا مثنی تیرے نام کا سنے اور جو کوہ پست مثل سنگلاخ کے ہے وہ موش کے لائق ہے کہ اسکے کسی سوراخ میں

گھس ہے ہماری خواگاہ کے قابل نہیں ایسے کو وہ ہے جو کلام کرتا ہوں کہ وہ میرا یار نہیں ہوتا نیشے
جواب نہیں دیتا میری گفتار کے وقت بے صدا ہوتا بس ایسے کو خاک برابر ہی کر دینا بہتر ہو اسلیے
کہ یہ ہمدم نہیں ہو کہ ہمارا اُسکا ایک دم ہوا ایسے کا پامال ہی ہونا اچھا ہو اللہ تعالی نے فرمایا یا نوح
اگر تو چاہے تو ہم سب کو ابھی محشور کرتے ہیں اور ابھی تحت الثری سے نکالتے ہیں ہم اوس کنعان
کے واسطے تیری ولشکنی نہیں کرتے بلکہ اُسکے حال سے تجھے آگاہ کرتے ہیں حضرت نوح نے کہا
نہیں نہیں میں تیری رضا پر راضی ہوں اگر تیری مرضی ہو تو مجھکو بھی غرق کر دے بلکہ ہر وقت مجھکو غرق
کر میں خوش ہوں حکم تیرا میری جان ہو میں اُسکو مثل جان کے سمجھونگا اول تو میں کسیکو دیکھونگا ہی
نہیں اگر دیکھونگا بھی تو وہ ایک بہانہ ہو مگر اصل منظر میرا تو ہی ہوگا میں صبر و شکر اور ہر حال میں عاشق
تیری صنع کا ہوں میں گبر کی طرح عاشق مصنوع کا کب ہوں اسواسطے کہ جو عاشق صنع خدا کا ہو وہ
نہایت فرخ و با فرہ اور جو عاشق مصنوع کا ہو کافر ہو یہ توجیہ کہ عاشق صنع کا درحقیقت عاشق صانع
کا ہو مقید مصنوع کا نہیں اور عاشق مصنوع کا اُسیکا مقید ہو نہ صانع کا فرماتے ہیں کہ ان دونوں
یعنے صنع اور مصنوع کے عشق میں نہایت ہی فرق پوشیدہ اور خفی ہو اور اُسکو وہی جانتا ہو جو تیرے
نزدیک برگزیدہ اور صفی ہو الخلاف شرح بحر العلوم میں شرح کو تری لکھا ہے

توفیق درمیان ان دونوں حدیثوں کے الرضا بالکفر کفر راضی ہونا کفر پر کفر ہو من لم یرض
بقضائی فلیطلب ربا سوائی جو کوئی راضی نہو میری قضا پر تو چاہیے کہ ڈھونڈھے کوئی رب سوا میرے

قولہ ہی سوالی کرد سائل مر مرا • زانکہ عاشق بود او بر ماجرا • گفت نکتہ الرضا بالکفر کفر • این پیمبر گفت گفت
اوست مہر • باز فرمود او کہ اندر ہر قضا • مر مسلمان را رضا باید رضا • نی قضای حق بود کو من نفاق • گر بدین راضی
شوم باشد شقاق • ور نیم راضی بود آن ہم زیان • پس چہ چارہ باشدم اندر میان • گفتمش این کفر مقضی
نی قضاست • ہست آثار قضا این کفر راست • پس قضا را خواجہ از مقضی بدان • تا شکالت حل شود اندر
جہان • راضیم بر کفر زان رو کہ قضاست • نی ازان رو کہ نزاع و کفر ماست • کفر از روی قضا خود کفر نیست
حق را کافر مخوان اینجا مایست • کفر جہلست و قضای کفر علم • ہر دو یک کی باشد آخر حلم و علم • زشتی خط زشتی
نقاش نیست • بلکہ از وی زشت را بنمودنیست • قوت نقاش باشد آنکہ او • ہم تواند زشت کردن ہم نکو •
گر کشایم بحث این را من بساز • تا سوال و تا جواب آید دراز • ذوق نکتہ عشق از من میرود • نقش خدمت
نقش دیگر میشود • الغی شقاق ایک طرف اختیار کرنا اور مخالفت و دشمنی کرنا مقضی ادا کیا ہوا اور سب
تمام کیا ہوا فرماتے ہیں کل مجھسے ایک سائل نے سوال کیا اس سبب سے کہ وہ اس ماجرا پر عاشق تھا اُس

کہا کہ یہ نکتہ جو ہے کہ الرضا بالکفر کفر آنحضرت نے فرمایا ہے اور انکا فرمودہ مہر ہو یعنے سب کا مانا ہوا اور سند ہو اور
یون بھی فرمایا ہے کہ ہر قضا مین مسلمان کو راضی برضا ہونا چاہیے اب بتا کہ کفر و نفاق کیا قضاے حق نہین ہے
کہ اسپر راضی ہوان تو مخالفت اور دشمنی ٹھہرے اور اگر راضی نہون تب بھی نقصان کی بات ہے اسواسطے کہ
خدا کہتا ہے جو میری قضا پر راضی نہو تو میرے سوا اور کوئی رب اپنا ڈھونڈھ لے پھر کیا کرین ان دونون
متضاد مین کچھ بن نہین آتا بڑی حیرانی ہے تب یہ اسنے کہا کہ یہ کفر مقضے یعنے قضا والیکا ہے نہ قضا کا
اور آثار قضا کے گویا صفات اسکی ہین جو خالی حکمت سے نہین کہ تو نہین جانتا اسی سبب سے تو اسنے
راضی نہین ہوتا اپنی مرضی پر راضی ہوتا ہے یہی کفر ہو جس سے خواجہ تو قضا کو مقضی سے جان تو ساری مشکلین
تیری جہان مین آسان ہون کوئی اشکال باقی نرہے ہم اس کفر پر بھی راضی ہین جو قضا سے ہے بدون نزاع
اور ہمارے کفر کے اسلیے کہ جو کفر از روے قضا کے ہے وہ کفر ہی کب ہے اگر حق تعالی نعوذ باللہ کافر ہو تو
وہ کفر قضا بھی کفر ہو پس تو ایسے موقع پر مت اڑے اسلیے کہ جہل کفر ہے اور قضا کفر علم پھر بھلا علم دونون
ایک کب ہین جیسے حلم و ظلم ایک نہین یعنے تحمل و خشم کہ ایک نقطہ مین کیا سے کیا ہو جاتا ہے مثلاً اگر کسی
خط مین تو زشتی دیکھے تو یہ مت جان کہ نقاش کی زشتی ہے بلکہ وہ زشت قصداً اسکی نمایش ہے اس بات
کی کہ مجھکو قوت زشت و خوب دونون طرح نمود کی ہے آپ فرماتے ہین کہ اگر اس بحث کو ہم کھولین اور بسا ن
و سامان بیان کرین تا طول طویل سوال و جواب پیدا ہون تو ہو سکتا ہے لیکن مزہ نکتہ عشق کا جس سے ہم
لذت پا رہے ہین یہ جاتا ہے اور جس خدمت پر ہم مامور ہین اسکے نقش کا نقشہ بدلا جاتا ہے

اس بیان مین کہ حیرت مانع بحث و فکرت کی ہے

قولہ آن یکی مرد دو مو آمد شتاب + پیش یک آئینہ دار مستطاب + گفت از ریشم سفیدی کن جدا + کہ عروس نو گزیدم
ای فتی + ریش او ببرید و کل پیش نهاد + کہ تو بگزین چون مرا کاری فتاد + این سوال و این جوابست ای گزین
کہ سر این ہا ندارد درد دین + این یکی زد سیلیی مر زید را + حملہ کرد او ہم برای کید را + گفت سیلی زن سوالی می کنم +
پس جوابم گو و آنگہ میزنم + بر قفای تو زدم آمد طراق + یک سوالی دارم اینجا در وفاق + این سوال از تو ہمی پرسم
بگو و حل کن اشکال مرا ای نیکخو + این طراق از دست من بود ست یا + از قفا گاہ تو ای فخر کیا + گفت از درد این
فراغت نیستم + کہ درین فکر و تامل بیستم + تو کہ بیدردی ہمی اندیش این + نیست صاحب درد را این فکر ہین + دردمندان
را نباشد فکر غیر + خواہ در مسجد برو خواہی بدیر + غفلت و بیدردیت فکر آورد + در خیالات نکتہ بکر آورد + جز غم دین
نیست صاحب درد را + مرشنا سد و یاد کرد را + حکم حق را بر سر و رو می نهد + حفظ فکر خویش یکسو می نهد +
یعنی مستطاب خوش آمدہ و پاکیزہ ایک شخص دو مویہ یعنی کھچڑی داڑھی والا ایک حجام خوش مزاج کے پاس

آیا اور کہا کہ مین نے ایک نو عروس کی ہو تو میری داڑھی سے سفید بال مین ڈال آسنے کہا وہ ڈاڑھی مونڈ کے اُسکے سامنے رکھدی کہ لے تو آپ آہین سے بین مجھکو اور کام ہی مین اپنا کام کرون بس یہی حال سوال جواب کا ہی جو اوپر ہمنے کہا ہی ای شخص گزیدہ کہ جو مرد دین کا ہی وہ سوال وجواب کا عاشق نہین نہ اسکا اسکو خیال نہ پروا اب دوسری مثال ہی کہ ایک شخص نے زید کے سیلی ماری زید نے بھی اسکی بداندیشی سے اسپر حملہ کیا اسی سیلی مارنے والے نے زید سے کہا کہ مین ایک بات تجھسے پوچھتا ہون اسکا جواب مجھکو دے لے پھر مارنا بیزنم مین می زائد ہی اور زن امر میم ضمیر منصوب منفصل اور وہ سوال یہ ہی کہ مین نے جو تیری گردن پر مارا اور ایک آواز طراق کی نکلی اس آواز سے اس موقع پر مجھکو ایک سوال اپنے رفیقون مین تھا وہی سوال ای نیکخو تجھسے کرتا ہون تو میری مشکل کو حل کر یعنے یہ آواز طراق کی میرے ہاتھ سے ہوئی ای فخر کیا یا تیرے قفا گاہ سے اُسنے کہا کہ درد کے مارے مجھکو ایسی فراغت کہان کہ مین اس طراق کی فکر و تامل مین پڑون اور سوچون بس اب مقولات مولانا رہ کے ہین ایسے ہی تو بیدرد ہی تو بھی ان سوال وجواب کو سوچ یا رہ اور غور کیا ہو جا کہ صاحب درد کو یہ فکر نہین ہی کہا ہر ہر درمندون کو سوا اپنے درد کے فکر غیر کی نہین ہوتی چاہے کوئی مسجد کو جاے چاہے کوئی بتخانہ کو ساری فکرین تیری تیری غفلت و بیدردی پیدا کرتی ہی اور تیرے خیال مین نئے نئے نکتے جاتی ہی اور جو صاحب درد ہی اُسکو سوا غم دین کے اور کچھ نہین وہ مرد و کرد کو خوب پہچانتا ہی حکم حق کو وہ سر و رو پر رکھتا ہی اور اپنی فکر کی حفظ ایک کنارے الگ رکھدیتا ہی الحاصل شرح بحر العلوم مین کل کو کل لکھا ہے

اسکا بیان کہ درمیان صحابہ کے کوئی حافظ نہ تھا

قولہ در صحابہ کم بدی حافظ کسی + گرچہ شوقی بود جان شان را بسی + زانکہ چون مغزش در آگند و رسید + پوستہا شد بس رقیق و واکفید + مغز علم افزود کم شد پوستش + زانکہ عاشق را بسوزد دوستش + قشر جوز و فستق و بادام ہم + مغز چون آگندشان شد پوست کم + وصف مطلوبی چو ضد طالبی ست + وحی برق نور سوزان نبی ست چون تجلی کرد اوصاف قدیم + پس بسوزد وصف حادث را گلیم + ربع قرآن ہر کرا محفوظ بود + جل فینا از صحابہ می شنود + جمع صورت با چنین معنی ژرف + نیست ممکن جز ز سلطانی شگرف + در چنین مستی مراعات ادب خود نباشد ور بود باشد عجب + اندر استغنا مراعات نیاز + جمع ضد نیست چون گرد و دراز + جمع ضدین از نیاز افتاد و ناز + باز در وقت تحیر امتیاز + چون عصا معشوق عمیان میشود + کور خود صندوق قرآن میشود + گفت کوران خود صنادیق اند پر + از حروف مصحف و ذکر و نذر + باز صندوق پُر از قرآن بہ ست + زانکہ صندوقی بود خالی بدست + باز صندوقی کہ خالی شد ز بار + بہ ز صندوقی کہ پر موش ست و مار + حاصل اندر وصل چون افتاد مرد

گشت ولاله پیش مرو سرو + چون بمطلوبت رسیدی ای ملیح + شد طلبگاری علم اکنون قبیح + چون شدی بر بامهای آسمان
سرو باشد جستجوی نردبان + جز برای یاری و تعلیم غیر + سرو باشد راه خیر از بعد خیر + آینه روشن که شد صاف و جلی + جهل
باشد بر نهادن صیقلی + پیش سلطان خوش نشسته در قبول + جهل باشد جستن نامه رسول + المعنی قشر هندی بکمال و پوست
فستق و مغز پستہ بنی اماله بنی العظم کا صحابہ مین بہت کم ہوتا تھا جو کوئی حافظ ہو اور یہ نہین کہ انکی جان کو قرآن سے
شوق منو شوق از حد مگر وجہ یہ تھی کہ انھون نے اسکے مغز کو خوب کوبیدا تھا اور نہایت پہونچے تھے اس سبب سے
پوست انکے سامنے باریک ہو کے پھٹ گیا تھا جب مغز علم کا بڑھتا ہی تو پوست کم ہو جاتا ہی جیسے عاشق کو معشوق
جلا جلا کے گھٹا دیتا ہی دیکھو چھلکا جوز او پستہ او بادام کا جب مغز اسمین بھر تا اُٹھتا ہی پوست کم ہو جاتا ہی
ظاہر ہو کہ وصف مطلوب کا ضد وصف طالب کا ہی وہ بدرجہ اعلی یہ بدرجہ اولی اس سبب سے وہ وحی بہ
برق نور کی ہی جلانے والی قرآن کی ہی ورنہ تضاد مین اتحاد کیسے ہو پھر حاجت قرآن کی نہین رہتی شعر مابعد
اسکی تفسیر ہی کہ جب اوصاف قدیم تجلی کرتے ہین تو حادث کے وصف کی کملی جل جاتی ہی اسمین بھی صفت
قدیم کی ہو جاتی ہی جس کسی کو صحابہ سے چوتھائی قرآن بھی یاد تھا انکو صحابہ قل فینا یعنے بزرگ ہین ہم مین کہتے
تھے کس واسطے جسکو ایسے معنی ژرف و عمیق حاصل ہوا اور وہ صورت کے ساتھ بھی جمع رہے یہ ہر کسی کا کام نہین ہی
سلطان شکروف و نادر یعنے عارف کامل کے کیسے ہو سکتا ہی کہ ایسی مستی و وجد مین مراعات ادب یعنے شرع
کی مرعی رکھے یہ نہین ہو سکتا بس اگر ہو تو تعجب ہی جیسے کوئی استغناء الا مراتب نیاز کے بجا لائے یہ اجتماع ضدین
کب ممکن ہی اور کیسے ہو سکے ناز و نیاز دونون باہم ضدین اول تو یہ جمع ہو نہین سکتے اور انکے ساتھ تمیز پھر
کیسے امتیاز ہو کہ ناز کیا ہی اور نیاز کیا ہی دیکھو جب عصا معشوق اندھون کا ہو جاتا ہی یعنے انکو نور بصر نہین ہوتا
تو اندھا صندوق قرآن کا بنتا ہی غرض یہ کہ جو معانی و اسرار قرآن سے اندھا ہی وہ الفاظ و نظم قرآن کا
حافظ ہوتا ہی بس یہ صاحب اسرار معانی قرآنی اس حافظ الفاظ زبانی سے بہت بہتر ہی جیسا کہ کہا ہی
اندھے صندوق ہین حروف و الفاظ قرآن اور ذکر و نذر سے بھرے ہوئے نذر ترس و بیم آپ فرماتے ہین
کہ نہین پھر بھی وہ صندوق جسمین قرآن بھرا ہی آمرائس صندوق سے جو خالی کسیکے ہاتھ مین ہی بہت بہتر ہی
اور پھر بھی یہ بات ہی کہ ایک صندوق تو خالی از بار ہی یعنے بار سے تو خالی ہی لیکن موش و مار اسمین بھرے
ہین تو ایسے صندوق سے وہ خالی ہی اچھا ہی آپ فرماتے ہین کہ حاصل ان سب کا یہ ہی کہ آدمی اپنے
معشوق کے وصل کی خاطر گشنیان اور دلالہ لگاتا ہی اور خاطر خوشامد انکی کرتا ہی اور جب وصل ہو جاتا ہی تو
وہ کٹنیان اسکے سامنے سرد و ناگوار ہو جاتی ہین ولالہ عبارت ہی طاعت و عبادت سے آگے ہی ای ملیح جب تو
اپنے مطلوب کو پہونچ گیا اور فائز المقصود ہوا پھر طلب و تلاش علم حصول مطلوب کی مذموم و قبیح

ہو جاتی ہو مثلاً جب آسمان کے بام پر پہونچ گیا تو پھر سیڑھی آسمان پر چڑھنے کو کیون مانگیگا ہان اتنا ضرور ہو کہ غیر کی مدد و تعلیم کیواسطے جو کچھ کہدے منع نہین لیکن خود بپروہ راہ خیر کہ جس سے خیر کو پہونچا ہو بعد حصول خیر کے سرد ہو جاتی ہو جیسے ایک آئینہ روشن و صاف و جلی ہو پھر اُسکو کسی صیقل پر رگھنا محض جہل و نادانی ہو ایسے ہی بادشاہ کے سامنے تو خوش و خرم درجۂ قبول مین بیٹھا ہو اور عہدنامہ اور قاصد کا خواستگار ہو کیسی جہالت ہو الخلاف شرح بحر العلوم مین موش و مار کو ہوش لکھا ہو

بیان اسکا کہ طلب الدلیل عند حضور المدلول قبیح والاشتغال بالعلم بعد الوصول الی المعلوم مذموم ڈھونڈھنا دلیل کا بعد سامنے ہونے مدلول کے قبیح ہو اور مشغول ہونا علم مین بعد وصول معلوم کے مذموم ہو

قولہ آن یکی را یار پیش خود نشاند ٭ نامہ بیرون کرد و پیش یار خواند ٭ بیتہا در نامہ و مدح و ثنا ٭ زاری و مسکینی بس لابہا ٭ گریہ و افغان و درد و حزن خویش ٭ خواری و بیزاری با اہل خویش ٭ دوری و رنجوری ہجران دوست ٭ ذکر پیغام و رسول از مغز و پوست ٭ ہمچنان میخواند با معشوق خود ٭ تا کہ بیرون شد ز حد و از عدد ٭ گفت معشوق این اگر بہر منست ٭ گاہ وصل این عمر ضائع کردن ست ٭ من بپیشت حاضر و تو نامہ خوان ٭ ہست این باری نشان عاشقان ٭ گفت اینجا ان حاضری اما ولیک ٭ من نمی یابم نصیب خویش نیک ٭ انچہ میدیدم ز تو پارینہ سال ٭ نیست این دم گرچہ می بینم وصال ٭ من ازین چشمہ زلالی خوردہ ام ٭ دیدہ و دل زاب تازہ کردہ ام ٭ چشمہ می بینم ولیکن آب نی ٭ راہ آبم را مگر زد رہزنی ٭ گفت پس من نیستم معشوق تو ٭ من بلیغار و مرادت در قتو ٭ عاشقی تو بر من و بر حالتے ٭ حالت اندر دست نبود ای فتی ٭ پس نیم کلی مطلوب تو من ٭ جزو مقصودم ترا اندر زمن ٭ خانۂ معشوقم و معشوق نی ٭ عشق بر نقد ست و بر صندوق نی ٭ ہا المعنی بلغار و قتو ہر دو نام شہر ایک عاشق کو معشوق نے اپنے سامنے بٹھایا اُسنے ایک نامہ نکالا اور یار کے سامنے پڑھنا شروع کیا کہ جسمین اُسکی مدح و ثنا تھی اور اپنی زاری و مسکینی اور بڑی خوشامدین اور گریہ اور افغان اور حزن و درد اور خواری اور بیزاری خویش و اقربا سے اور دوری و رنجوری ہجر دوست سے اور ذکر پیغام و قاصد کا غرض ہر طرح کا مغز و پوست ایسے ہی اپنے معشوق کے سامنے پڑھتا تھا یہانتک کہ حد و شمار سے گذر آیہ سُنکے معشوق نے کہا کہ اگر یہ بیان تیرا میرے واسطے ہو تو اب وصل کا وقت ہو اسمین ایسی باتین کرنا عمر ضائع کرنا ہو عجب حال ہو مین تیرے سامنے موجود اور تو میرے آگے نامہ پڑھتا ہو بھلا عاشقون کے یہی نشان ہین کہا اسجان تو تو بیشک موجود ہو مگر مین تو اپنا اچھا حصہ نہین پاتا پارسال جو کیفیت تجھسے دیکھتا تھا وہ اسوقت تجھ مین نہین پاتا اگرچہ وصال حاصل ہو مین نے تو اُس چشمہ سے آب زلال پیا ہو اور دیدہ اور دل کو اُس آب سے تازہ کیا ہو

آب مین چشمہ تو دیکھتا ہون وہ آب نہین دیکھتا پانی کی راہ میری کسی راہزن نے ماردی کہا پس مین تیرا
معشوق نہین ہون مین بنا رہین اور تیری مراد وقت مین پھر کہان مین کہان تیری مراد تو عاشق میرا نہین
میری حالت کا ہی اور حالت کسی کے قبضہ مین نہین ہوتی پس مین تیرا مطلوب کلی نہین ہون مین تیرا زمانہ
مین جز و مقصود ہون تمین خانہ تیرے معشوق کا ہون معشوق نہین ہون تیرا عشق نقد پر ہر صندوق پر
نہین ہر الخلاف شرح بحر العلوم مین ایجاز کو اینجا لکھا ہو قولہ ہست معشوق آنکہ او یکتو بود + مبتدا و منتہات
او بود + چون بیابیش نباشی منتظر + ہم ہویدا او بود ہم نیز سر + میر احوالست نی موقوف حال + بندہ این ماہ باشد
ماہ وسال + چون بگوید حال را فرمان کند + چون بخواہد جسمہا را جان کند + منتہا نبود کہ موقوفست او + منتظر بنشستہ باشد
حال جو + کیمیای حال باشد دست او + دست جنباند شود مس مست او + گر بخواہد مرگ ہم شیرین شود + خار و نشتر
نرگس و نسرین شود + او بود سلطان حال اندر روش + نی چو تو محروم از حال کشش + آنکہ او موقوف حالست
آدمیست + کہ گہی افزون و گاہی در کمیست + لیک صافی فارغست از وقت و حال + صوفی ابن الوقت
باشد در مثال + حالہا موقوف فکر و رای او + زندہ از نفخ مسیح آسای او + عاشق حالی نہ عاشق بر منی + بر امید حال
بر من می تنی + آنکہ یک دم ناقص گہی کامل بود + نیست معبود خلیل آفل بود + آنکہ آفل باشد و گہ آن و این + نیست دلبر
لا احب الآفلین + آنکہ او گاہی خوش و گہ ناخوش است + یکزمانی آب و یکدم آتش است + برج مہ باشد
ولیکن ماہ نی + نقش بت باشد ولی آگاہ نی + المعنی آپ مقولات مولانا رہ کے ہین کہتے ہین اس عاشق
نے اپنے معشوق کو دوسرے حال پر پایا ایسا معشوق کس کام کا معشوق وہی ہو جو ایک حال پر ہو کہ تیرا
مبتدا و منتہا ہوا اور تیرے عشق مین فتور نہ آئے اور ایسا کہ جب تو اسکو پاوے تو معرض انتظار مین نہ پڑے کہ
منتظر دیدار کے بیٹھے ہین کب برآمد ہو بلکہ ظاہر اور پوشیدہ دونون حال مین پیش نظر وہ بادشاہ احوال کا ہو
جسنے کیفیتین تغیر ہوتی ہین اُسکا حال کسی حال پر موقوف نہین بلکہ جملہ حال اسپر موقوف چنانچہ ماہ وسال جنمین
تغیرات ہوتے ہین اس ماہ کے غلام ہین جسوقت حال سے کہدے فوراً بجا آوری فرمان کی کرے اور جب
چاہے جسمون کو کہ کثیف ہین جانون لطیف سے بدل دے وہ منتہی نہین ہو اسواسطے کہ موقوف ہو یعنے
ہمیشہ یکسان نہ مثل جسم یا و جسمیون کے کہ منتہی ہو نہ منتظر کسی حال کا کہ اُسکے انتظار مین ہو اُسکا تو ہاتھ خود کیمیا ہو
حال کا کہ ذرا ہلاتے ہی مس اسکا مست ہوجاتا ہو اور زر بالتیا ہو اگر وہ چاہے تو مرگ جیسی تلخ چیز شیرین ہوجاے
اور خار و نشتر سب نرگس و نسرین ہوجائین وہ ہر روش و طور مین سلطان حال کا ہو نہ تیری طرح کہ حال کشش دونون
سے محروم ہو یعنے نہ اُسکی کشش تیرے حق مین نہ تجھ مین حال اُسکے شوق کا پس جو موقوف حال و تغیر کا ہو آدمی ہو
کہ کبھی بڑھ جاتا ہو کبھی گھٹ جاتا ہو لیکن جو صوفی صافی ہو یعنے ابو الوقت وہ وقت و حال دونون سے

بخنت ہی بخلاف صوفی ابن الوقت کے کہ یہ مقید وقت وحال کا ہی اور جملہ حال اُسکی فکر وراے پر موقوف و ٹھہرے
ہوے اور اُسکے نفخ سے جو مثل دم مسیح کے ہو زندہ و واضح ہو کہ صوفی ابو الوقت کے حال و وقت دونون تابع
ہوتے ہین کہ جسوقت ہو گئے وقت اُسکی فوراً تعمیل کرتا ہی چنانچہ انبیا اور بعض اولیا اور ابن الوقت تابع
وقت وحال کا ہی کہ مناسب وقت کے مُنھ سے نکالتا ہی اور حال بھی اسپر غلبہ کرتا ہی کہ یہ حال اکثر اولیا کا ہی
یہ لوگ عاشق حال کے ہین نہ کسی من کے اور اگر من پر پورتے ہین یعنے عاشق ہوتے ہین تو وہ عشق بھی
اُنکا بامید حال ہی ہوتا ہی اور جو کبھی ناقص کبھی کامل ہو وہ معبود خلیل کا نہین ہی اس سبب سے کہ ڈوبنے والا ہی
نیچے شعر مین من مراد معشوق ظاہری سے کہ جو منی و خودی سے بھرے ہوتے ہین اور خلیل دوست خالص اور
جو آفل ہی اور متغیر الاحوال وہ دلبر نہین ہی لا احب الآفلین سے ہی جیسے خلیل نے کہا تھا اور جو کبھی خوش ہی
کبھی ناخوش ہی مثلاً آفتاب و ایسے ہی کبھی آب کبھی آتش اُسکے عاشق نہین وہی من یعنے معشوق ظاہری ہی
تو برج ماہ کا لیکن خود ماہ نہین ہی اور ہی تو نقش بت مگر آپ سے آگاہ نہین کہ مین کون قولہ ہست صوفی صفا
چون ابن وقت + وقت را ہمچون پدر بگرفتہ سخت + لیک صافی غرق عشق ذو الجلال + ابن کس نے فارغ از اوقات
وحال + غرقہ نوری کہ او لم یولدست + لم یلد لم یولد آن ایزدست + رو چنین عشقی گزین گر زندۂ + ورنہ وقت مختلف را
بندۂ + منگر اندر نقش زشت و خوب خویش + بنگر اندر عشق و در مطلوب خویش + منگر این را کہ حقیری یا ضعیف + بنگر اندر
ہمت خود ای شریف + تو بہر حالی کہ باشی می طلب + آب می جو دائما ای خشک لب + کان لب خشکت گواہی میدہد +
کو ورا آخر برسر منبع رود + خشکی لب ہست پیغامی ز آب + کہ بمات آرد یقین این اضطراب + کاین طلبگاری مبارک جنبشی ست
این طلب در راہ حق مانع کشی ست + این طلب مفتاح مطلوبات تست + این سپاہ نصرت و رایات تست + این طلب
ہمچون خروسی در صیاح + میزند نعرہ کہ می آید صباح + گرچہ آلت نیستت تو می طلب + نیست آلت حاجت اندر راہ
رب + ہر کرا بینی طلبگار ای پسر + یار او شو پیش او انداز سر + کز جوار طالبان طالب شوی + وز ظلال غالبان غالب
شوی + گر یکی موری سلیمانی بجست + منگر اندر جستن او سست سست + ہر چہ داری تو ز مال و پیشۂ + نی طلب بود اول
و اندیشۂ + گر یکی گنجی بیابد نادرست + ور بیاستد از طلب ہم قاصرست + ہر کہ چیزی جست بیشک یافت او + چون بجد
اندر طلب بشتافت او + چون نہادی در طلب پا ای پسر + یافتی و شد میسر بی خطر + ہین مباش ای خواجہ یکدم بی طلب +
تا بیابی ہر چہ خواہی ای عجب + عاقبت جویندہ یابندہ بود + چونکہ در خدمت شتابندہ بود + در طلب چالاک شو زان
فتح یاب + ہی طلب واللہ اعلم بالصواب + المعنی فرماتے ہین جو صوفی صفا والا ابن وقت ہی لہذا وقت کو ایسا سخت
پکڑے ہوے ہی جیسے بیٹا باپ کو کہ مقتضیات اُسکے ہرگز نہین چھوڑتا مگر جو صافی ہی وہ حضرت ذو الجلال کے
عشق مین غرق ہی تو اُسکا ابن نہین نہ اوقات کا نہ حال کا سب سے بخنت و فارغ اور سب کو طی کیا ہوا

وہ اُس نور مین غرق ہو جو لم یولد ہو کسی سے نہ جنا گیا اور لم یلد و لم یولد کی صفت خاص اسکی ہلک کہ وہ نور یزدانی ہو کہ نہ کسیکو اُسنے جنا نہ کسی سے جنا گیا بس اگر تو زندون مین دم مارتا ہو تو جا ایسے عشق کو اختیار کر جو حیات جاودانی حاصل ہو نہین تو وقت مختلف کا بندہ ہی جو کبھی کچھ ہو کبھی کچھ ہو تو اپنے نقش زشت و خوب کو چاہے زشت ہو چاہے خوب اصلا خیال مت کر عشق اور اپنے مطلوب کیطرف دھیان رکھ نہ اُس بات کو دیکھ کہ مین حقیر و ضعیف ہون میرے مناسب ایسکا عشق کب ہو تو تو شریف و اشرف المخلوقات سے ہو اپنی ہمت کو غور کر پست ہمت نہو تو جس حال مین ہو مگر اسکو ڈھونڈھے جا اور تشنہ لب ہو کے ہمیشہ پانی کی جستجو کر کہ بس جب تو تشنہ لب رہیگا تو یہی تشنہ لبی تیرے لیے گواہ بنیگی کہ آخر ضرور تو سر چشمہ پہ پہونچیگا اور سیراب ہو گا جان لے کہ یہ خشک لبی تیری یہی پیام ہی خود آب کیطرف سے تجھکو کہ بیقین یہ اضطراب تیرا تجھکو ہمارے پاس لائیگا کسواسطے کہ یہ طلبگاری ہی بڑی مبارک ایک جنبش ہی جو دل کو مطلوب کیطرف ہلائے جاتی ہی قرار پر نہین چھوڑتی اور راہ حق کے جو مانع ہین اُنکی کشندہ یہی طلب گنجی جملہ مطلوبات کی ہی اسی سے سارے مطلوب حاصل ہوتے ہین اور سپاہ و رایات نصرت کے یہ طلب وہ ہی جو مثل مرغ صبح کے نعرہ مارا کرتی ہی کہ اب کوئی دم مین خوب جمیل آتا ہی جو آفتاب ہی یہان مراد آفتاب حقیقی ہو اگر تیرے پاس ساز و سامان نہین ہی تو تو خدا کی راہ مین حاجت کسی ساز و سامان کی نہین ہی تو آ میرے جسکو طلبگار اسکا پائے اُسکا یار بن اور اسکے سامنے ادب سے سر جھکائے رہ اسواسطے کہ طالبون کے قرب سے آدمی طالب ہو جاتا ہی اور غالبون کے سایہ سے غالب اگر کسی مور نے طلب سلیمانی کی کی تو اُسکو مور حقیر سمجھکے اُسکی طلب مین سست نظر مت کر تیرے پاس جو کچھ مال ہی اور جو پیشہ چاہتا ہی کیا اسمین پہلے سے طلب و فکر نہ تھی اسی طلب و فکر سے تو پایا اگر مور کو طلب سلیمانی کی ہی اور وہ پائے تو کیا عجب یہان یہ تو ہی کہ اگر خزانہ کسی کو ملجاے تو نادر ہی لیکن اگر طلب سے باز رہے اور نہ کرے تو قاصر ہی ٹھہریگا اسواسطے کہ جسنے جس چیز کو ڈھونڈھا بیشک اُسکو پایا بشرطیکہ جد اور طلب ہو اور اُسکے ساتھ جستجو اور کوشش کرے خوب سمجھ لے کہ جہان تو نے کسی چیز کی طلب مین پانون رکھا بس اُسکو پالیا اور میسر ہوگئی بیخوف و خطر کچھ احتمال ہی کا نہین خبردار ای خواجہ دم بھر بے طلب مت رہ تو جو کچھ چاہے وہ پائے جیسا کہ کہا ہی آخر جوئندہ یابندہ ہی مگر مدت مین کاہل نہو شتابندہ ہو کہ بس طلب مین چالاک ہو اور اسی سے کشود باب مقصود کی ڈھونڈھ اور زیادہ کیا کہون

آگے اللہ خوب جانتا ہی اچھی طرح

حکایت اُس شخص کی کہ حضرت داؤد کے وقت مین رات دن دعا کرتا تھا اور خدا سے رزق حلال مانگتا تھا بے رنج کسب کے

قولہ آن یکی در عہد داؤد نبی • نزد ہر دانا و پیش ہر غبی • این دعا میکرد دائم کای خدا • ثروتی بے رنج روزی کن مرا

چون مرا تو آفریدی کاہلی + زخم خواری سست جنبی تنبلی + بر خران پشت ریش بیمار او + بار اسپان و اشتران نتوان نہاد
کاہلم چون آفریدی ای ملی + روزیم ده ہم ز راه کاہلی + کاہلم من سایہ خسپم در وجود + خفتم اندر سایہ احسان وجود + کاہلان
سایہ خسپان را مگر + روزیی بنہادۀ نوع دگر + ہر کرا پا ہست جوید روزیی + ہر کرا پا نیست کن دلسوزیی + رزق را میران
بسوی این حزین + ابر را باران بسوی ہر زمین + چون زمین را پا نباشد جود تو + ابر را راند بسوی او دو تو + طفل
چون پا نباشد مادرش + آید و ریزد وظیفہ بر سرش + روزیی خواہم بناگہ بی تعب + کہ ندارم من ز کوشش جز طلب +
مدتی بسیار میکرد این دعا + روز تا شب شب ہمہ شب تا ضحی + خلق میخندید بر گفتار او + بر طمع خامی و بر بیکار او + کہ چہ
میگوید عجب ای سست ریش + یا کسی داد ست بنگ بیہشیش + راه روزی کسب و رنج ست و تعب + ہر کرا این
تا درفشد و رشد عجب + ہر کرا او پیشۂ داد و طلب + از ره کسب و تعب با رنج و تب + اطلبوا الارزاق من اسبابہا
ادخلوا الاوطان من ابوابہا + شاه و سلطان و رسول حق کنون + ہست داؤد نبی ذو فنون + ہست ہم فرمان
از وحش و طیر + در ہمہ روی زمین او ہست سیر + با چنان عزی و نازی کاندر وست + کہ گزیدستش عنایتہای دوست
معجزاتش بیشمار و بیعدد + موج بخشایش مدد اندر مدد + الملی بالضم توانگر تنبل بالفتح کاہل و سست فرماتے
ہین ایک شخص حضرت داؤدؑ کے عہد مین ہر دانا و نادان کے سامنے یہ دعا کرتا تھا ہمیشہ کہ ایخدا مجھکو مالداری
بے رنج کے عطا فرما اسلیے کہ تو نے مجھکو زخم خوار اور سست حرکت اور کاہل پیدا کیا ہی پھر جو گدھے پشت ریش
و بیمار ہین انپر تو بوجھ گھوڑون اور اونٹون کا نہین لادنا چاہیے جب مجھکو تو نے ای توانگر و غنی کاہل پیدا کیا ہی
تو مجھکو روزی بھی اسی کاہلی کی راه سے دے مین کاہل ہون اور وجود میرا آرام طلب سایہ خسپ
اور وه سایہ بھی تیرے ہی احسان وجود کا تو نے جو کاہلون اور سایہ خسپون کی عادت آرام طلبی کی کی ہی تو انکی
روزی کی صورت بھی دوسری قسم پر کی ہی جسکے پاؤن ہین وه دوڑ جھپٹ کے اپنی روزی ڈھونڈھ لیتا ہی
اور جسکے پاؤن نہین ہین اسکی دلسوزی تو کر تو رزق کو مجھ غمگین کیطرف دوڑا تارہ جیسا ابر کا باران ہر زمین
کیطرف دوڑاتا ہی اسلیے کہ زمین کے جو پاؤن نہین ہین تو جود تیرا ابر کو دوتہا کر کے اسکی طرف دوڑاتا ہی
ایسے ہی بچہ کے پاؤن نہین ہوتے خود مان اسکی اسکا راتب پہونچانے اسکے سر پر آتی ہی مین بھی ایسی ہی
روزی بے رنج و تعب چاہتا ہون کہ یکایک مجھکو ملتی رہے مین سوائے طلب کے اور کسی قسم کی کوشش
نہین رکھتا الحاصل بہت مدت یہ دعا کرتا رہا دن رات اور صبح شام مخلوق اسکی باتون پر ہنستی تھی اور
نیز اسکی طمع خام اور لڑائی پر کہ خدا سے لڑتا ہی اور تعجب سے کہتے کہ یہ احمق سست ریش کیا بکتا ہی یا اسکو
کسی نے بھنگ بیہوشی کی دیدی ہی روزی ملنے کی راه تو کسب و رنج و تعب ہی بے اسکے غیر ممکن اور اگر
بے اسکے ہو تو عجب ہی اسنے ہر کسیکو ایک پیشہ بتا دیا ہی اور طلب رزق کی دیدی ہی اور کہدیا کہ اسی کسب و

عقب اور رنج و تب سے روزی کو ڈھونڈھو یہی اسباب اُسکے ملنے کے ہین جیسے گھرون مین آنے کی راہ دروازہ
ہین تمامی شاہ و سلطان اور خود رسول حق جواب ہین یعنے داؤد جی کہ ہنرمند ہین جنکے فرمان مین وحش و طیر ہین
اور جنکی تمامی زمین سیرگاہ ہی خواہ باعتبار رسالت خواہ بلحاظ سلطنت اور کیسے عزت اور کیسے نازو اے
خدا کے نزدیک کہ جنکو اللہ کی عنایتون نے چھالیا ہوا اور سب سے مستثنی کیا ہی معجزات اُنکے بے گنتی بیشمار موج
رحمت الٰہی کی جنکی مدد و رمدد کہ ایک آئی دوسری آئی تیسری آئی اور علی ہذا قولہ ہیچکس را خود ز آدم تاکنون +
کی بہست آوازہ چون ارغنون + کو بہر وعظے بمیراندو ویست + آدمی با صوت خوبش کرونیت + شیر و آہو جمع
گردد آنزمان + سوی تذکیرش مغفل این ازان + کوہ و مرغان ہم رسائل با دمش + ہردو اندروقت دعوت
محرمش + این و صد چندان مرا ور معجزات + نور رویش بے جہات و درجہات + با ہمہ تمکین خدا روزی او + کردہ باشد
بستہ اندر جستجو + بی زرہ بافی و رنجی روزیش + می نیاید با ہمہ پیروزیش + اینچنین مخذول واپس ماندہ + خانہ کندہ دون گردون
راندہ + اینچنین مدبر ہمیخواہد کہ او + گنج بادیار وپایش فرو + زاحمقی خواہد کہ بیرنجیش زود + بی تجارت پرکند از سود + اینچنین
گنجی نیامد در جہان + کہ برآید بر فلک بی نردبان + این ہمی گفتش تسخر ز بگیر + کہ رسیدش روزی و آمد بشیر + زان ہمیخندید
مارا ہم جبہ + زد بنجہ یا بی ہدیہ ای سالارہ + او ازین تشنیع مردم و زفسوس + کم نمیکرد از دعا و چاپلوس + تاکہ شد
مشہور در شہر و شہیر + کوز انبان تہی جوید پنیر + شد مثل در خام طمعی آن گدا + او ازین خواہش نمی آمد جدا + کم نمیکرد
از دعا و ابتہال + کرد اجابت مستغان ذوالجلال + دگر گران و گر شاہندہ بود + عاقبت جویندہ یابندہ بود +
المعنی ارغنون ارغن ارغنون ہر یک مخفف ارغنون نام ساز وضع کردہ افلاطون تذکیر وعظ کہنا مغفل
غفلت کنندہ رسائل ہمراہان و ہمزبانان تشمیر بفتح مشہور ابتہال تضرع وزاری یہ اشعار اُنھی حضرت کی صفت
مین ہین جو لوگ کہتے تھے کہ حضرت آدم کے وقت سے اب تک کسکی ایسی آواز مثل ارغنون کے ہوئی ہی جسکے
سوز و درد سے آدمیون کا یہ حال کہ وعظ کے وقت سیکڑون مرجاتے ہین پھر کسکی آواز ایسی ہی جو آدمی کو
نیست کرے ہنگام وعظ اونکے شیر و آہو اکٹھے ہوتے ہین اسوقت ہین دونون مخالفت کے شیر سے آہو
آہو سے شیر دونون غافل و بیخبر ہوتے ہین پہاڑ مرغ سب اُنکے دم کے ہم رسائل ہوتے ہین اور ہمزبان یعنے
جو وہ کہتے ہین وہی کوہ و مرغ کہتے ہین اور جب وہ دعوت دین کی کرتے ہین یہ اُنکے محرم ہوتے ہین فی الجملہ
جو بیان کیا گیا یہ اور ایسے ایسے سو گنے تو اُنکے معجزات اور اُنکے سوا نور انکی صورت کا جو بے جہات ہی اور در جہات
بے جہات اس سبب سے کہ وہ نور نور الٰہی سے ہی جو بے جہت ہی اور در جہات اس وجہ سے کہ دنیا مین ہر شش جہت
ہی جو انکی خدا تعالیٰ نے با وصف اس رتبہ کے روزی جستجو سے متعلق کی ہی تو اور کیا چنانچہ بے زرہ بافی اور رنج
روزی کے انکو بھی روزی نہین ملتی تھی باوجود انکی پیروزی کے اور یہ مخذول لپس ماندہ خانہ برباد پاچیز فلک کا ۱۱۵

نکالا ہوا بدبخت چاہے کہ کہین خزانہ پاؤن اور میرا پاؤن اُسمین گھس جاے اور حماقت سے چاہتا ہو کہ بدون کسی رنج کے جھٹ پٹ بے تجارت دامن سونے سے بھرلون ایسا خزانہ تو جہان مین نہین ہو بھلا بے نردبان کون آسمان پر چڑھ سکتا ہی کوئی تمسخر سے کہتا کہ لے یہ زر ہی کہ یہ تیری روزی ہو اور تیرے واسطے بشارت ہو تو بہت خوش ہوتا اور ہنسکے کہتا لا مجھی کو دیدے اور جو کچھ تحفہ سر دار دہ سے پایا کرے ہمکو بھی دیا کر مگر اس تمسخر و استہزا سے اپنی دعا و خوشامد مین کمی نہین کرتا تھا یہان تک کہ شہر مین معروف و مشہور ہوگیا کہ فلان خالی انبان سے پنیر ڈھونڈھتا ہو انبان مراد محلہ دان وغیرہ سے غرض یہ گدا تمام شہر مین خام طمعی مین مثل ہوگیا خام طمعون کو اُس سے مثال دیتے تھے لیکن وہ اس خواہش سے جدا نہین ہوتا تھا جیسی دعا و زاری کیا کرتا تھا ویسی ہی کرتا رہا زرا نہ گھٹا آخر اُسکی دعا حضرت مستعان ذوالجلال نے قبول کی سوبعد قولہ مولانا رح کا ہی کہ اگر گران ہی یعنے بھاری کہ ہل نہین سکتا یا شتابندہ مگر ہوئے جو یندہ بشتاب یا بندہ ہوگا

دوڑنا گاؤ کا گھر مین اُس دعا کرنے والے بزاری کے کسواسطے کہ دعا کنندہ عین سوال ہی حق تعالی سے پس الحاح سائل کا اُسکے سوال سے بہتر ہو قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب الملحین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنیوالونکو

قولہ تا کہ روزی ناگہان در چاشتگاہ + این دعا میکرد با زاری و آہ + ناگہان در خانہ اش گاوی دوید + شاخ زد بشکست دربند و کلید + گاو گستاخ اندران خانہ بجست + مرد بر جست و قوائمہاش بست + پس گلوی گاو برید از زمان + بی توقف بی تامل بی امان + چون سرش برید شد سوی قصاب + تا اہابش بر کند در وم شتاب + ای تقاضا گر درون ہمچون جنین + چون تقاضا میکنی اتمام دین + سہل گردان رہنما توفیق دہ + یا تقاضا را بہل بر ما منہ + چون ز مفلس زر تقاضا میکنی + زر ببخشش در سرای شاہ غنی + بی تو نظم و قافیہ شام و سحر + زہرہ کی دارد کہ آید در نظر + نظم تجنیس و قوافی ای علیم + بندۂ امر تواند از ترس و بیم + چون مسبح کردۂ ہر چیز را + ذات بی تمیز و با تمیز را + ہر یکی تسبیح بر نوع دگر + گوید و از حال آن این بیخبر + آدمی منکر ز تسبیح جماد + وان جماد اندر عبادات اوستاد + المعنی

آپ بکسر پوست حیوان فرماتے ہین ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ یہ دوپہر کیوقت بہ آہ و زاری دعا کر رہا تھا کہ ناگاہ اُسکے خانہ کیطرف ایک گاے دوڑ کے آئی اور سینگ مار کے کواڑ توڑ دیئے کہ دروازہ کھلگیا گویا وہ سینگ کشود در کا کلید تھا جس گاے گھر کے اندر گھس آئی اُسنے جھپٹ کے اُسکے ہاتھ پاؤن باندھے اور فوراً اُسکا گلا کاٹ ڈالا ذرا توقف و تامل نہ کیا اور مطلق امان نہ دی جب سر کاٹ چکا تو قصاب کے پاس گیا کہ جلدی سے اسکا پوست اُدھیڑ دے اب مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ ای تقاضا گر باطن کے تو ہمپر مثل جنین کے جو اپنے خروج کیواسطے تقاضا سخت درد زہ کا ماں پر رکھتا ہو تقاضا اتمام دین کا

کر رہا ہی کیسے کرتا ہی اتمام دین سے مراد عبادت کامل یا عشق ہو واسطے کہ راہ مشکل ہو کوئی رہنما نہ مددگار رہا تو اس راہ کو سہل کردے اور رہنما و مددگار ہو یا تقاضا چھوڑ دے یہ تکلیف ہمیں مت رکھ خوب جانتا ہی کہ ہم مفلس ہیں پھر مفلس سے تقاضا زر کا کیا قواعد پادشاہی اول اُسکو خفیہ زر دیدے پھر تقاضا کرتا وہ دے سکے ایک ذرا سی بات ہی کہ یہ نظم و قوافی کہ صبح و شام ہم باندھتے رہتے ہیں انکا یہ زہرہ کب ہی جو کسی کے نظر مین آئین علی ہذا نظم و تجنیس و قوافی ای علیم سب تیرے بندہ حکم کے ہین تیرے ترس و بیم سے مقدور کیا جو خلاف امر کر سکین اور کسیکو نظر آئین تو نے ہر کسی کو تسبیح ادا تسبیح خوان بنایا ہو چاہے کوئی بے تمیز ذات سے ہو چاہے با تمیز سے او ہر ایک کی تسبیح دوسری قسم کی کہ سب اپنی اپنی تسبیح کرتے ہین اور ایک دوسرے کے حال سے بیخبر آدمی جماد کی تسبیح کا منکر ہو اور حال یہ کہ وہ جماد اپنی اپنی عبادت مین اُستاد قوله بلکہ ہفتاد و دو ملت ہر یکی ٭ بیخبر از یکدگر و اندر شکی ٭ چون دو ناطق را ز حال ہمدگر غیبت آگہ چون بود دیوار و در ٭ چون من از تسبیح ناطق غافلم ٭ چون بداند سبحہ صامت دلم ٭ ہست سنی را یکی تسبیح خاص ٭ ہست جبری را ضد آن در مناص ٭ سنی از تسبیح جبری بیخبر ٭ جبری از تسبیح سنی بی اثر ٭ این ہمیگوید کہ او ضالست گم ٭ بیخبر از حال او و از امر قم ٭ وان ہمیگوید کہ این را چہ خبر ٭ جنگ شان افگند یزدان از قدر ٭ گوہر ہر یک ہویدا میکند ٭ جنس را از ناجنس پیدا میکند ٭ قہر را از لطف داند ہر کسی ٭ خواہ نادان خواہ دانا یا خسی ٭ لیک لطفی قہر در پنہان شدہ ٭ یا کہ قہری در دل لطف آمدہ ٭ کم کسی داند مگر ربانئی ٭ کش بود در دل محک ایمانئی ٭ باقیان زین دو گمانی می برند ٭ سوی لانہ خود بیک پر می پرند ٭ المعنی فرماتے ہین جمادات ہی پر کیا موقوف بہتر فرقے جو اہل اسلام کے ہین ہر ایک ہر ایک سے بیخبر اور شک مین پھر جب ناطق ناطق کا حال نہین جانتا تو در و دیوار سے کیسے آگاہ ہو ظاہر کہ ہر گاہ ہم تسبیح ناطق سے غافل ہین تو صامت کی تسبیح ہمارا دل کیا جانے اب دیکھو سنی کی تو ایک تسبیح خاص جدا ہی اور جبری جدھر کو بھاگتا ہی اسکی گریزگاہ جدا اگر سنی تسبیح جبری سے بیخبر ہو اور جبری سنی کی تسبیح سے بے اثر یہ تو کہتا ہی کہ وہ گمراہ اور بہکا ہوا ہی اور اُسکے حال اور امر قم سے بیخبر کہ یہ بھی اُسی کے امر کا اٹھایا ہوا ہی اور وہ کہتا ہی کہ اسکو کیا خبر دونون مین حضرت یزدان نے قضا و قدر سے لڑائی ڈال دی اس صورت مین گوہر نہال ہر ایک کی ظاہر کرتا ہی اور ناجنس سے جنس کو پیدا کرتا ہی کہ یہ مغفل ہی یہ مہتدی قہر و لطف مین تو دانا ہی یا نادان یا ناچیز ناچیز سب تمیز کر سکتے ہین کہ یہ قہر ہی یہ لطف ہی لیکن جس لطف مین قہر چھپا ہی یا جس قہر مین لطف پوشیدہ اسکو کوئی نہین جانتا مگر وہی جو ربانی ہی کسواسطے کہ وہ اپنے دل مین ایمان کی کسوٹی رکھتا ہی ایک محک جان ہی بس جو لوگ باقی ہین یعنے عاشق حیات جاودانی والے ان دونون کے جھگڑوں سے جدا ہین اور ایک پر سے جو توحید ہی اُڑکے اپنے آشیانہ کو پہونچے ہین جس آشیانہ سے مہمان آئے تھے

اس بیان مین کہ علم کے دو پر ہین اور گمان کا ایک پر ہی

قولہ مرغ یک پر زود افتد سرنگون + باز برپرد دو گامی یا فزون + می فتد می خیزد آن مرغ گمان + با یکی پر بر امید آشیان + چون ز ظن وارست علمش رو نمود + شد دو پر آن مرغ و پرہا واکشود + بعد ازان یمشی سویا مستقیم + نی علی وجہہ مکبا او سقیم + با دو پر بر می پرد چون جبرئیل + بیگمان و بی مگر بی قال و قیل + گر ہمہ عالم بگویندش توی + بر رہ یزدان و دین مستوی + او نگردد گرم تر از گفتشان + جان طاق او نگردد جفت شان + ور ہمہ گویند او را گمرہی + کوہ پنداری و تو برگ کہی + او نیفتد در گمان از طعنشان + او نگردد دردمند از طعنشان + بلکہ گر دریا و کوہ آید بگفت + گویدش با گمرہی باری و جفت + ہیچ یک ذرہ نیاید در خیال + مطمئن و موقن و بی احتیال + المعنی فرماتے ہین کہ مرغ ایک پر یعنے ایک بازو والا جلدی اوندھا گرتا ہی پھر گر کے دو ایک قدم یا زیادہ اڑتا ہی پھر گرتا ہو پھر اٹھتا ہو اس امید پر کہ آشیانہ تک پہونچ جاؤن اور یہ مرغ یک پر گمان ہی جب آدمی اس ظن سے چھوٹ گیا اور علم نے اسکو اپنی صورت دکھائی تو وہ دو پر ہوگیا اور پر پرواز کے لیے کھولے پھر تو برابر سیدھی راہ چلا جاتا ہی جیسے کہ فرمایا سویا علی صراط مستقیم یعنے برابر صراط مستقیم پر چلا جائیگا نہ ایسا جیسا کہ کہا ہی علی وجہہ مکبا یعنے گر گر پڑے اوندھے منہہ یا جیسے بیمار کہ چل نہین سکتا بلکہ وہ دونون پرون سے مثل جبرئیل کے اڑتا ہی اب گمان و مکر اور قال و قیل یعنے بحث و تکرار سب سے پاک ہی اب اسکا یہ حال کہ اگر تمام جہان کہے کہ وہ شخص تو ہی ہو جو راہ یزدان پر ہی اور دین راست پر تو اسکی جان جو ان لوگون سے طاق و جدا ہی کبھی جفت انکی نہوگی یعنے کبھی خوش نہوگی اور جو سب یہ کہین کہ تو گمراہ ہی ہر چند آپکو کوہ جانتا ہی مگر برگ کاہ بھی نہین تو اس طعن و بدگوئی سے بھی انکی وہ دردمند نہوگا طعن ضرب نیزہ بلکہ اگر کوہ و دریا گفت و کلام مین آجائین اور تو مکالمہ کی پاکر اس سے کہین کہ تو یار و جفت گمراہی کا ہی تو وہ ذرہ بھر ان سب کے خیال مین نہ پڑیگا اور بجز بی مطمئن اور با یقین اور بے احتیال ہی رہیگا کیونکہ علم الیقین سے بہرہ یاب ہو چکا ہی

رنجور ہونا آدمی کا بوہم تعظیم خلق اور رغبت مشتریون کی اسکی طرف اور حکایت کودکون کے معلم کی

قولہ کودکان مکتبی از اوستاد + رنج دیدند و ملال و اجتہاد + مشورت کردند در تعویق کار + تا معلم در فتد در اضطرار + چون نمی آید ورا رنجوریی + کہ بگیرد چند روز او دوریی + تا رہیم از حبس و از تنگی کار + ہست او چون کوہ خارا برقرار + آن یکی زیرک ترین تدبیر کرد + کہ بگوید اوستا چونی تو زرد + خیر باشد رنگ تو برجای نیست + این اثر یا از ہوا یا از تبیست + اندکی اندر خیال افتد ازین + تو برادر ہم مدد کن اینچنین + چون درآئی از در مکتب بگو + خیر باشد اوستا احوال تو + آن خیالش اندکی افزون شود + کز خیالی عاقلی مجنون شود + آن سوم وان چارم و پنجم چنین + در پی ما غم نمایند و حنین + تا چو سی کودک تواتر این خبر + متفق گویند یابد مستقر + ہر یکی گفتش کہ شاباش ای زکی + باد بختت بر عنایت متکی +

بعد ازان سوگند داد و عہد داد + تا کہ غمازے نگوید ماجرا

متفق گشتند در عہد وثیق + کہ نگرداند سخن را یک رفیق

یعنی مکتب کے لڑکون نے جو استاد سے ملال و رنج اور انتہا درجہ بت سا دیکھا تو باہم خود مشورہ کیا کہ کسی طرح معلم اضطرار مین پڑ جاے جو تعویق ہو دو دن اس کام مین پڑکے کام بند ہو جاے یہ معلم تو کبھی بیمار بھی نہین ہوتا کہ چند روز کو تو ہمسے الگ ہو جاے تو ہم قید اور اسکے تنگ کرنے سے چھوٹ جائین یہ تو کوہ خارا کیطرح ہر وقت جما ہی رہتا ہی انمین ایک زیرک تر تھا اُسنے یہ تدبیر کی کہ مین کہون ای استاد تم زرد کیون ہو گئے خیر ہی تمھارا رنگ کیون اُڑا ہوا ہی ضرور یا تو ہوا کا خلل ہی یا کسی تپ کا میرے کہنے سے کچھ تھوڑا اس خیال مین پڑ جائیگا پھر دوسرے سے کہا ای بھائی تو اسی کی مدد کیجیو یعنے دروازہ سے مکتب مین گھستے ہی کہنا خیر ہی ای استاد تمھارا کیا حال ہی تیرے کہنے سے وہ خیال تھوڑے سے بہت ہو جائیگا کسواسطے کہ خیال ہی سے عاقل دیوانے ہو جاتے ہین پھر تیسرا اور چوتھا پانچوان ہمارے کہنے کے بعد غم و نالہ ظاہر کرین بس جب تیس لڑکے متواتر متفق یہ خبر کہینگے تو ضرور یہی جم جائیگی ہر لڑکے نے اسکو شاباش کرکے کہا کہ کیا کہنا ہی ای ذکی تونے خوب سوچا خدا کرے تیرا نصیب اسکی عنایت پر ہمیشہ متکی رہے پھر سب نے باہم کر عہد مضبوط کیا کہ کوئی رفیق اس عہد سے بدلے نہین متفق ہو کے ایسا ہی کرین بعد اسکے اُسنے لڑکون کو قسم دی کہ تا کوئی چغلی نہ کھاے

اس بیان مین کہ عقلین مخلوق کی اصل فطرت مین متفاوت ہین اور معتزلہ کے نزدیک مساوی اور تفاوت عقلون کا بسبب علم کے ہی

قوله ای آن کودک بجو پیدا ز ہمہ + عقل او در پیش میرفت از رمہ + آن تفاوت ہست در عقل بشر + کہ میان شاہدان اندر صور + زین قبل فرمود احمد در مقال + در زبان پنہان بود حسن رجال + اختلاف عقلہا در اصل بود + بر وفاق سنیان باید شنود + بر خلاف قول اہل اعتزال + کہ عقول از اصل دارند اعتدال + تجربہ و تعلیم بیش و کم کند + تا یکی از یکی اعلم کند + باطل ست این زانکہ رای کودکی + کہ ندارد تجربہ در مسلکی + بگذرد ز اندیشۂ مردان کار + رما جرآید کارشان در اضطرار + بر دمید اندیشۂ زان طفل خرد + پیر با صد تجربہ بوئی نبرد + خود فزون آن بہ کہ آن فطرت ست + تا زافزونی کہ جہد و فکرت ست + تو بگو دادہ خدا بہتر بود + یا کہ لنگی راہوارانہ رود + یعنی فرماتے ہین دیکھو اس لڑکے کی سب کی راے پر غالب پڑی کہ عقل اُسکی پیشوا اس گلہ کی عقلون کی تھی آدمی کی عقل مین ایسا فرق ہی جیسے معشوقون کی صورتون مین ہوتا ہی کوئی کم کوئی زیادہ اُسی سبب سے حضرت احمد نے فرمایا ہی کہ آدمی اپنی زبان مین چھپا ہوتا ہی حسن و قبح اُسکا جبھی معلوم ہوتا ہی کہ جب وہ کچھ زبان سے کہتا ہی جس اختلاف عقلون کا اصل ہی سے چلا آتا ہی اسی کے موافق قول سنیون کا ہی اسی کو سننا ماننا چاہیے برخلاف قول معتزلہ کے وہ کہتے ہین کہ عقلین اصل مین سب کی برابر ہین لیکن تجربہ و تعلیم سے کم و بیش ہوتی ہین اسی سبب

ایک دوسرا ایک دوسرے سے اعلم و دانا تر ہوجاتا ہی مولانا فرماتے ہین یہ قول باطل ہی اگر برابر ہوتین اور تجربہ سے کم و بیش ہوتین تو اس لڑکے کی راے ایسی کیون ہوتی جو کم سن ہی اور ناتجربہ کار جسکی فکر مردان کار سے بڑھ گئی کہ اُسنے اپنے معاملہ مین ایسی بات سوچی کہ تجربہ کار بھی نسوچ سکتے اور اضطرار مین پڑکے عاجز ہوتے ایسا اندیشہ اس طفل خرد سے پیدا ہوا کہ بوڑھے نے باوصف سیکڑون تجربون کے اسکی بو بھی نسونگھی اور جو تعلیم و تجربہ سے بڑھتا ہی تو وہ افزونی بھی وہی اچھی جو بمقتضاے اصل فطرت کے ہی نہ وہ افزونی کہ جہد و فکر سے ہی اسلیے کہ وہی کو کسبی کب پہونچ سکتا ہے تو ہی بتا وہ چال کہ خدا داد ہی وہ اچھی یا لنگڑا اچھی چال والون کیطرح چلے وہ اچھا انتہی خلاف شرح بحر العلوم مین کم سنی کو مسکی کی شکل لکھا ہی مین نے

تو اسکو کم سنی سمجھا ہی سو لکھدیا ہی

وہم مین ڈالنا لڑکون کا استاد کو مکر سے

قوله روز گشت و آمدند آن کودکان + بر همین فکرت بمکتب شادمان + جمله استاده برون منتظر + تا درآید اول آن یار مصر + زانکه منبع او بدست این رای بد + سر امام آمد همیشه پای را + ای مقلد تو مجو بیشی بران + کو بود منبع ز نور آسمان + او درآمد گفت استا را سلام + خیر باشد رنگ رویت زرد فام + گفت استا نیست رنجی مر مرا + تو برو بنشین مگو یاوه هلا + نفی کرد اما غبار وهم بد + اندکی اندر دلش ناگاه زد + اندر آمد دیگری گفت اینچنین + اندکی آن وهم افزون شد برین + همچنین تا وهم او قوت گرفت + ماند اندر حال خود بس در شگفت + المعنی حصر بضم کسی کام پر کھڑا ہونے والا فرماتے ہین جب دن ہوا لڑکے اسی فکر مین خوش خوش مکتب کو آئے اور سب باہر منتظر کھڑے ہوے تو وہ پہلا یار جو اس کام پر کھڑا ہوا ہو آجاے اس سبب سے کہ یہ چشمہ نکالا ہوا اُسیکی راے کا تھا جیسے ہمیشہ پاؤن کا امام سر ہی آپ فرماتے ہین اے مقلد تو بیشی امام پر مت ڈھونڈ کہ وہ چشمہ نور آسمان کا ہی اور تیرے پاؤن کتنے بس وہی لڑکا آیا استاد کو سلام کرکے بولا خیر ہی تمھارا رنگ رو کیون زرد ہی اُستاد نے جھڑک کے کہا جا اپنی جگہ بیٹھ بیہودہ مت بک مجھکو کوئی رنج نہین ہی اگرچہ اُسکے قول کی نفی تو کی لیکن غبار وہم بد کا بھی قدرے دل پر پڑا پھر دوسرا آیا اُسنے بھی ایسے ہی کہا اب اسکا کہنا اُس وہم پر اور بڑھا غرض ایسی ہی یہانتک نوبت پہونچی کہ وہ وہم خوب قوت پکڑ گیا اب تو استاد اپنے حال پر متعجب حیران ہوے کہ یہ کیا بات ہی ہلا کلمہ تنبیہ و زجر کا ہے

رنجور ہونا فرعون کا بسبب وہم کے تعظیم مخلوق سے

قوله سجدهٔ خلق از زن و از طفل و مرد + زد دل فرعون را رنجور کرد + گفتن هر یک خداوند و ملک + آنچنان کرد از وهمی منهمک + که بدعوی الهی شد دلیر + اژدها گشت و نمی‌شد هیچ سیر + عقل جزوی آفتش وهمست و ظن + زانکه در ظلمات شد او را وطن

بر زمین گر نیم گز راہی بود + آدمی بی وہم ایمن میرود + بر سر دیوار عالی گر روی + گر دو گز عرضش بود کژ میشوی +
بلکه می افتی ز لرز دل بوہم + ترس وہمی را نکو بنگر بفہم + یعنی فرماتے ہین دیکھو اسی وہم ہی سے دل فرعون کا رنجور
ہوا جب مخلوق کیا زن اور کیا مرد اور کیا بچے سجدہ کرنے لگے بس اس وہم سے کہ مین ایسا ہی ہون دل اسکا
رنجور ہوگیا ہر طرف سے خدا وند و ملک حسن شنکے ایسا وہم مین منہمک ہوا کہ دعوی خدائی پر دلیر ہوگیا اور دلیر
بھی اسقدر کہ اژدہا بنگیا اس دعوی سے سیر ہی نہین ہوتا تھا آب فرماتے ہین ایک تو اسکی عقل جزوی
ذرا سی ذکلی اسپر آفت وہم وظن کی اور خود اس عقل کا ظلمت مین وطن پھر ایسی عقل کو نیک و بد کیا سوجھے
ظلمت سے مراد جسم دیکھیے یہ وہم ایسی چیز ہو کہ اگر زمین پر آدھ گز راہ ہو تو آدمی اسپر بخوبی چل سکتا ہو اور نڈر
ہو کے پھر یگا اور اگر کوئی دیوار بلند ہو اور دو گز اسکا عرض تب بھی اسپر نہ چل سکیگا ٹیڑھا ہو ہو جائیگا بلکہ وہم سے
ایسا دل کانپنے لگیگا کہ گر ہی پڑیگا بس اب تو وہم کے خوف کو اچھی طرح غور کرکے سمجھ لے بخلاف شرح بحر العلوم مین
ترس و وہمی را بطلف لکھا ہو میری دانست مین عطف صحیح نہین ہو اسواسطے کہ وہ ترس وہم ہی کا ہو نہ ترس علیحدہ

بیمار ہو جانا استاد معلم کا وہم و خیال سے

قولہ گشت استا سخت سست از وہم و بیم + بر جہید و می کشانید او گلیم + خشمگین با زن که مہر اوست سست + من
بدین حالم نپرسید و نجست + خود مرا آگہ نکرد از رنگ من + قصد دارد تا رہد از ننگ من + او بحسن و جلوہ خود مست
گشت + بیخبر کز بام من افتاد طشت + آمد و در را بتندی بر کشاد + کودکان اندر پی آن اوستاد + گفت زن
خیرست چون زود آمدی + که مبادا ذات نیکت را بدی + گفت کوری رنگ و حال من ببین + از غم بیگانگان
اندر حنین + تو درون خانه از بغض و نفاق + می نبینی حال من از احتراق + گفت زن ای خواجه عیبی نیستت +
وہم و ظن لاش بی معنیستت + گفت ای غر تو ہنوزی در لجاج + می نبینی در تغیر و ارتجاج + گر تو کور و کر شدی ما را چه
جرم + ما درین رنجیم و در اندوہ و کرم + گفت ای خواجه بیارم آینه + تا بدانی که ندارم من گنه + گفت رو نه رو چه تو
چه آینه ات + دائما در بغض و کینی و عنت + جامه خواب مرا رو گستران + تا بخسپم که سر من شد گران +
زن توقف کرد مردش بانگ زد + کای عدو زوتر ترا این می سزد + یعنی احتراق سوختہ ہونا لاش
مخفف لاشیٔ غر بالضم زن فاحشه لجاج بفتح اول ستیزہ ارتجاج بالکسر لرزیدن کرم بالضم اندوہ عنت
بفتحتین گناہ و فساد آگی اصل وہ وہم ایسا قوی ہوا کہ استاد وہم و خوف سے نہایت سست ہوگیا اور
فورا اٹھ کے کمل اوڑھ لیا اب جورو پر نہایت خفا کہ اسکو مجھسے ذرا محبت نہین ہو کہ مین اس حال کو پہنچا
اسنے پہلے مجھسے نکہا اور میرے تغیر سے مجھکو آگاہ نکیا وہ تو چاہتی ہو کہ کسیطرح میرے ننگ سے
چھوٹ جائے اسے کیا پروا وہ اپنے حسن و جلوہ مین مست ہو میری اسکو کیا خبر یہانتک کہ اب ظاہر میرا

ہوگیا ایسا کہ لوگون نے سمجھا تا القصہ مکتب سے گھر کو آیا اور مارے غصہ کے بڑے زور سے دروازہ کھولا اور لڑکے جو ان اُستاد کے اُستاد کے پیچھے پیچھے تھے عورت نے دیکھکے کہا خیر ہو آج تم کیسے جلدی چلے آئے اللہ تمھاری ذات کو ہر بُرائی سے محفوظ رکھے کہا کیا تو اندھی ہے میرا حال نہین دیکھتی ہان تجھکو میرا غم ہی کیا تو تو غیرون کے غم مین غمزدہ ہو رہی ہے تو گھر مین موجود اور وہ جو تیرے دل مین بغض و نفاق ہے اسکے مارے میرا حال کب دیکھتی ہے کہ مین احتراق مین مبتلا ہون عورت نے کہا اے خواجہ تجھکو کچھ رنج و بیماری نہین ہے تیرا وہم و گمان محض لاشی اور بیمعنی ہے کہا اے فاحشہ تو ابھی تک اسی ستیز و لجاج مین ہے نہ میرے تغیر حال کو دیکھتی ہے نہ کانپنے کو بس اگر تو اندھی بہری ہوگئی ہے تو میری کیا خطا مگر مین تو اس رنج و اندوہ سخت مین آلودہ ہون عورت نے کہا اے خواجہ مین آئینہ لاؤن تو اپنی صورت دیکھ تو جانے کہ میرا کوئی گناہ نہین کہا جا چلی جا تو کیا اور تیرا آئینہ کیا تو ہمیشہ مجھسے بغض و کینہ او رفساد ہی کرتی چلی آئی ہے جا میرا بچھونا بچھا دے تا مین سو رہون کہ میرا سر بھاری ہو رہا ہے عورت نے ذرا توقف کیا یہ بیساختہ اسپر چلا پڑا کہ اے دشمن جلدی بچھا اسوقت بھی یہ باتین تیرے لائق و زیبا ہین الخلاف شرح مین سخت و سست بوا و غلط ایسے ہی ظن و لاش مین واو لکھا ہے

میری دانست مین دونون نہین چاہئین فتامل

بستر پر پڑجانا اُستاد کا اور کراہنا رنجوری کے وہم سے

قولہ جامہ خواب آورد و گسترد آن عجوز + گفت امکان نی و باطن پر ز سوز + گر بگویم متہمم دارد مرا + ور نگویم جد شود این ماجرا + فال بد رنجور گرداند ہمی + آدمی را کہ نبودستش غمی + قول پیغمبر قبولہ یفرضوا + ان تمارضتم لدینا تمرضوا + گر بگویم او خیالی بر زند + فعل دارد زن کہ خلوت میکند + مر مرا از خانہ بیرون میکند + بہر فسقی فعل و افسون میکند + جامہ خواب افگند و استاد فتاد + آہ آہ و نالہ از وی می بزاد + کودکان آنجا نشستند و نہان + درس میخواندند با صد اندہان + کاینہمہ کردیم و ما زندانیم + بد بنائی بود ما بد بانیم + ہین وگر اندیشۂ باید نمود + تا ازین محنت فرج یابیم زود + المعنی جب یہ عورت پر چلا پڑا تو بیچاری اُس بڑھیا نے بچھونا لا کے بچھا دیا اور دل مین کہا کہ مجھکو بولنے تو دیتا نہین مگر کیا کرون دل میرا جل رہا ہے اگر کہتی ہون تو مجھکو تہمت لگائیگا اور اگر نہین کہتی ہون تو خوف کرتی ہون کہ یہ معاملہ کہین ہزل سے جد نہو جاوے یعنی سچ مچ بیمار ہو جاوے اسلیے کہ فال بد رنجوری کی رنجور کر دیتی ہے کہ اچھا چنگا بیغم ہوا و بیمار رہنے جیسا کہ حضرت پیغمبر کا قول ہے جسکا ماننا ہمپر فرض ہے کہ اگر زبردستی بیمار بنوگے تو ہمارے نزدیک بھی بیمار ہو جاؤگے بس اگر یہ کہتی ہون تو فوراً یہی خیال کریگا کہ یہ فعل اسکا خلوت کیواسطے ہے خاص مجھکو اسی غرض کے لیے گھر سے نکالتی کہ بدکاری مین مشغول ہو یہ سارے فعل و فسون اسیواسطے ہین مجبور ہو کے اُسنے بچھونا بچھا دیا اب اُستاد اسپر پڑ گئے آہ آہ اور نالے اُسنے پیدا ہونے لگے لڑکے سب وہین بیٹھے اور بڑے اندوہ کے ساتھ دل ہی دل مین

سبق پڑھنے لگے اور اندوہ یہ کہ سب کچھ تو ہمنے کیا مگر ہے ویسے ہی قیدی یہ بنیاد اچھی نہیں بُری بنیاد ہمنے ڈالی خبردار ہو کوئی اور تدبیر نکالنا چاہیے تو اس محنت سے کشود حاصل ہو

دوسری بار وہم میں ڈالنا اُستاد کو کہ اسکو قرآن پڑھنے سے دردسر بڑھتا ہے اور صداع ہوتا ہے

قولہ گفت آن کودک کہ ای قوم پسند ✦ درس خوانید و کنید آوا بلند ✦ چون ہمی خوانند گفت ای کودکان ✦ بانگ ما استاد را دارد زیان ✦ دردسر افزاید استا را ز بانگ ✦ ارزد این کو درد یابد بہر دانگ ✦ گفت استا راست میگوید روید ✦ دردسر افزون شدم بیرون شوید ✦ سجدہ کردند و بگفتند ای کریم ✦ دور بادا از تو رنجوری و بیم ✦ پس برون جستند سوے خانہا ✦ ہمچو مرغان در ہوای دانہا ✦ المعنی پھر اُسی لڑکے نے کہا کہ ای قوم پسند خوب زور سے چلا چلا کے سبق پڑھو جب وہ چلانے لگے تو کہا ای لڑکو یہ آواز ہمارے استاد کو نقصان پہونچاتی کہ استاد کا دردسر بڑھائیگی پھر کب لائق ہو کہ ایک ایک دانگ ہم تجھسے پائے اور اسکے واسطے ایسا درد اُٹھائے اُستاد نے سُنکے کہا سچ کہتا ہے جاؤ نکل جاؤ میرا دردسر بہت بڑھ گیا سب نے اُسکو سجدہ کرکے کہا اے کریم خدا تجھسے رنجوری و بیم دور رکھے تو نے خوب چھڑایا سب وہان سے نکل کے اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے جیسے مرغ دانہ کے شوق میں ادھر اُدھر اُڑتے پھرتے ہیں

خلاص پانا لڑکون کا مکتب سے بسبب اس مکر کے اور پوچھنا مادرونکا

قولہ مادران شان خشمگین گشتند و گفت ✦ روز کتاب و شما با لہو جفت ✦ وقت تحصیل ست اکنون و شما ✦ میگریزید از کتاب و اوستا ✦ عذر آوردند کای مادر تو بایست ✦ این گنہ از ما و از تقصیر نیست ✦ از قضای آسمان استاد ما ✦ گشت رنجور و سقیم و مبتلا ✦ مادران گفتند مکرست و دروغ ✦ صد دروغ آرید بہر طمع دوغ ✦ ما صباح آئیم پیش اوستا ✦ تا ببینیم اصل این مکر شما ✦ کودکان گفتند بسم اللہ روید ✦ بر دروغ و صدق ما واقف شوید ✦ المعنی جب یہ چھٹی کے وقت سے پہلے گھرون کو گئے انکی مادرون نے نہایت غصہ سے انسے کہا کہ مکتب میں پڑھنے کا دن ہے اور تم لہو بازی میں لپٹے ہوے ہو یہ وقت تو تحصیل و سبق کا ہے اور تم استاد و کتاب دونون سے بھاگے ہوے ہو سبنے کہا اے مادر تو ٹھہر یہ گناہ ہمسے اور ہماری کوتاہی سے نہیں ہے بلکہ اُستاد ہمارے قضاے آسمانی سے رنجور و سقیم اور مبتلا ہو گئے ہیں انکی مادرون نے کہا کہ یہ سب تمھارا مکر و دروغ ہے تم وہ ہو کہ مٹھے کے لالچ سے سیکڑون مکر بناتے ہو ہم صبح استاد کے پاس آئینگے تا اس مکر کی اصل کو دریافت کریں سبنے کہا کہ بسم اللہ جاؤ اور دیکھو تو ہمنے جھوٹ کہا یا سچ کہا

عیادت معلم کو جانا مادرون کا علی الصباح

قولہ بامدادان آمدند آن مادران ✦ خفتہ استا ہمچو بیمار گران ✦ ہم عرق کردہ ز بسیاری لحاف ✦ سر ببستہ رو کشیدہ در سجاف

آہ آہی میکنند آہستہ او + جملگان گشتند ہم لاحول گو + خیر باشد اوستا داین درد سر + جان تو مارا نبوده زین خبر + گفت من ہم بیخبر بودم ازان + آگہم کردند این او رغزان + من بدم غافس بشغل قال وقیل + بوود ر باطن چنین رنجی ثقیل + چون بجد مشغول باشد آدمی + او زدید رنج خود باشد عمی + از زنان مصر یوسف شد سمر + جملہ از مشغولی خود بیخبر + پاره پاره کرده ساعدہای خویش + روح واله کہ نہ پس بیند نه پیش + ای بسا مرد شجاع اندر حراب + کہ ببرّد دست یا پایش ضراب + او ہمان دست آورد در گیر و دار + بر گمان او کہ ہست او برقرار + خود ببیند دست رفتہ در ضرر + خون ازو بسیار رفتہ بیخبر + المعنی آسمان شجاع بکسر جو شجاعت مشہور ہو کہ فتح او رفون اسکا غلط ہو غرّ بفتح سفیدی پیشانی الغرض صبح کو استاد مین لڑکون کی آئین دیکھا تو استاد پڑے ہین ایسے کہ جیسے کوئی بڑا بھاری بیمار ہو گئے بہت رنج اور تھے پسینے مین تر سر باندھے منھ دوسیاف مین چھپائے آہستہ آہستہ آہ آہ کرتے ہین سب باہم لاحول کہنے لگین کہ ہم کس خیال سے آئے تھے جو لڑکون کی تصدیق تکذیب کا تھا خدا کرے ای استاد یہ درد سر تمہارا خیر کی گھڑی کا ہو تمہاری جان کی قسم ہمکو خبر نہ تھی استاد نے کہا مین بھی بیخبر تھا مجھکو لڑکون نے جو اپنی اور درد کی پیشانی کے نور و روشنی مین آگاہ کیا ہی مین اپنے پڑھنے پڑھانے کے شغل مین غافل تھا اپنے باطن سے خبر نہین کہ ایسا بھاری رنج اسمین بھرا ہی معمول ہو کہ جب کسی کام مین آدمی بجد مشغول ہوتا ہو تو اپنے رنج کی دید و غور سے اندھا ہوتا ہو جیسے زنان مصر کہ حضرت یوسف تو انکی کیفیت سے جہان مین مشہور و افسانہ بنے اور یہ جملہ اُنسے ایسی مشغول کہ اپنے حال سے محض بیخبر انھون نے اپنے بہونچے ٹکڑے ٹکڑے کیے لیکن روح انکی ایسی فریفتہ اور بیخود جسکو آگے پیچھے کی خبر نہین آی مخاطب اکثر ہوتا ہو کہ کسی مرد شجاع کا کوئی باہم ضرب لگانے والا لڑائی مین ہاتھ یا پانون کاٹ ڈالتا ہو وہ اُسی ہاتھ پانون کو اس مقابلہ گیر و دار مین لاتا ہو اس گمان پر کہ وہ برقرار ہو ایسا بجد مصروف ہوتا ہو وہ نہین دیکھتا کہ میرا ہاتھ ضرر مین پڑ گیا اور خون اُس سے بہت بہا ہو وہ اس سے بیخبر ہوتا ہو

اس بیان مین کہ تن آدمی کا روح کیواسطے ایسا ہو جیسے لباس چنانچہ ہاتھ اُسکی آستین ہو اور پانون اُسکا موزہ

قولہ تا ندانی کہ تن آمد چون لبیس + رو بجو لابس لباسی را مپیس + روح را توحید الله خوشتر ست + غیر ظاہر دست و پای دیگر ست + دست و پا در خواب بینی ایتلاف + آن حقیقت دان مدانش از گزاف + آن تویی کہ بی بدن داری بدن + پس مترس از جسم جان بیرون شدن + روح دارد بی بدن بس کار و بار + مرغ باشد در قفس بس بیقرار + باش تا مرغ از قفس آید برون + تا ببینی ہفت چرخ او را زبون + یک حکایت گویمت گر بشنوی + در حقیقت بر حقیقت بگروی + المعنی ایتلاف ہمنگی با ہمدگر فرماتے ہین کہ تن کو جو لباس روح کا بنایا ہی تو ہرگز اس

بات کو مت جان اور یہین گرویدہ مت ہو تو جا لباس والے کو ڈھونڈھ لباس کو مت جان یعنے اُسکی
تعظیم و توقیر نہ کر روح کو توا اللہ کی توحید ہی خوش آتی ہو اُسکے ان ظاہری ہاتھ پاؤن کے سوا او دوسرے
ہاتھ پاؤن ہین تو اپنے خواب کو نہین خیال کرتا کیسے ہاتھ پاؤن بہم آمیختہ دیکھتا ہو اور یہ ظاہری ہاتھ پاؤن تو
یہین پڑے ہوتے ہین بس اُنھین کو حقیقت جان اور گزاف و بیہودہ مت سمجھ تو تو وہ ہو کہ تیرا بے بدن کے
بدن ہو پھر اس سے کیون ڈرتا ہو کہ اگر جان بدن سے نکل جائیگی تو بدن چھوٹ جائیگا روح تیری بے بدن
کے بہت ہی بہت کاروبار رکھتی ہو اسیوقت اُسکو فراغت نہین جیسے مرغ در قفس قفس مین بیقرار رہتا ہو تحقہ
رہ تو مرغ قفس سے چھوٹے تو دیکھیگا کہ ہفت چرخ با این حشمت و عظمت کیسے اُس سے دبے لپٹے ہوئے
ہین اب مین تجھسے ایک نقل بیان کرون تا تو در حقیقت حقیقت کا گرو ہو جاے الخلاف شرح بحر العلوم
مین تا نہ الی کو تا بدالی اور بلیس کو بلبیس لکھا ہو مگر نسخہ مین بلیس بھی لکھدیا ہو جو ٹھیک نہین معلوم ہوتا

حکایت زاہد خلوت نشین در کوہ کی او ربیان لذت انقطاع و خلوت اور داخل ہونا اس
منقبت حدیث قدسی انا جلیس من ذکرنی و انیس من استانس مین ہمنشین اُسکا ہون جو میری یاد
کرتا ہو اور انیس اُسکا ہون جو مجھسے اُنس ڈھونڈھے شعر گریا ہمہ چو بی منی بی ہمہ + ور بی ہمہ چو بامنی با ہمہ +

قولہ بود درویشی بکہساری مقیم + خلوت او را بود ہمخواب ندیم + چون ز خالق میرسید او را شمول + بود از انفاس مرد و زن
ملول + ہمچنانکہ سہل شد ما را حضر + سہل شد ہم قوم دیگر را سفر + آنچنانکہ عاشقی بر سروری + عاشق ست آن خواجہ بر آہنگری +
ہر کسی را بہر کاری ساختند + میل آن را در دلش انداختند + دست و پا بی میل جنبان کی شود + خار و خس بی آب و بادی کی رود +
گر ببینی میل خود سوی سما + پر دولت بر کشا ہمچون ہما + ور ببینی میل خود سوی زمین + نوحہ میکن ہیچ منشین از حنین + عاقلان
خود نوحہ ہا پیشین کنند + جاہلان آخر بسر بر میزنند + ز ابتدای کار آخر را ببین + تا نباشی تو پشیمان یوم دین + المعنی فرماتے ہین کہ
ایک زاہد پہاڑون مین رہتا تھا اور خلوت کے سوا کوئی اُسکی ہمخواب تھی نہ کوئی اُسکا ندیم حاصل یہ کہ سوتا تھا تو خلوت
کے ساتھ سوتا تھا اور جاگتا تو وہی خلوت اُسکی ہمنشین تھی اور چونکہ خالق سے اُسکو شمول حاصل ہوتا تھا یعنے خالق
اُسکا جلیس و انیس ہوتا تھا جیسا کہ حدیث قدسی مرقوم الصدر سے ظاہر لہذا اُسکو تنہائی خوش تھی مرد و زن کی آمیزش
و انفاس سے ملول ہوتا تھا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہتے ہین کہ سارا کارخانہ دین و دنیا کا میل و رغبت پر ہو جیسے
کہ زاہد کو رغبت خلوت و تنہائی کی تھی وہ اُسیر خوش و سہل تھی ورنہ تنہائی وحشت انگیز شی ہو کسکو خوش آتی ہو یا ہمکو
رغبت حضر کی ہو ہمکو حضر سہل ہو دوسرے لوگ ہین کہ اُنکو رغبت سفر کی ہو اُنکو سفر سہل ہو یا جیسے تو عاشق سروری پر ہو
ایسے ہی ایک خواجہ آہنگری پر عاشق ہو وہ اس محنت ہی مین خوش ہو بس قضا و قدر نے ہر کسیکو ایک کام کیواسطے
بنایا ہو اور اسکی رغبت اُسکے دل مین ڈالدی ہو کہ اسی رغبت سے ہاتھ پاؤن اُسکی طرف ہلتے ہین خیال تو کرا

ہے

خار و خس ہین بذات خود جنبش کہان ہی آب و باد وغیرہ کیب چل سکتے ہین تب تو دیکھ کہ تیرا میل کس طرف ہی اگر آسمان
کیطرف جو عالم علوی ہی تب تو پر دولت کے کھول دے مثل ہما کے کہ جو وقت مین تو وہ ہی کہ تیرے سایہ سے بادشاہ
ہو جائین اور جو میل اپنا زمین کیطرف پائے جو عالم سفلی ہی تو نوحہ کر بارہ کیسوقت نوحہ کرنے سے بیٹھ مت رہ اسلیے
عقلمند جو نوحے کہ پیچھے کرنا پڑین وہ پہلے کر لیتے ہین اور جاہل جو نہین کرتے آخر مین وہ اپنا سر پیٹتے ہین تو ابتدا
کار سے انتہاے کار کو دیکھ تو قیامت کے دن پشیمان نہوے

عاقبت کار دیکھنا زرگر کا اور موافق عاقبت اندیشی کے بات ترازو مانگنے والے سے کہنا

قولہ آن یکی آمد بہ پیش زرگری + کہ ترازو دہ کہ بر سنجم زری + گفت رو خواجہ مرا غربال نیست + گفت میزان دہ برین تسخر
مایست + گفت جاروبی ندارم در دکان + گفت بس بس این مضاحک را بمان + من ترازوئی کہ میخواہم بدہ + خویشتن
را کر مکن ہر سو مجہ + گفت بشنیدم سخن کر نیستم + تا نپنداری کہ بی معنیستم + این شنیدم لیک پیری مرتعش + دست لرزان
جسم تو نا منتعش + وان زر تو ہم قراضہ خورد
مرد + دست لرزد پس بریزد زر خرد + پس بگوئی خواجہ جاروبی بیار + تا بجویم زر خود را از غبار + چون بروبی خاک را
جمع آوری + گوئیم غربال خواہم ای جری + من ز اول دیدم آخر را تمام + جای دیگر رو ازینجا والسلام + ہر کہ
اول بین بود اعمی بود + ہر کہ آخر بین چہ با معنی بود + ہر کہ اول بنگرد پایان کار + اندر آخر او نگردد شرمسار
حکم چون بر عاقبت اندیشیست + پادشاہی بندہ درویشیست + عاقبت بینان بوند اہل رشاد + دیگر و اللہ اعلم
بالسداد + این سخن پایان ندارد باز گوی + قصۂ آن مرد زاہد باز گوی + کن تمام اکنون حدیث شیخ فرد + کاندر آن
کہسار بودش خواب و خورد + المعنی ایک شخص زرگر کے پاس گیا کہ مجھکو ترازو زر تولنے کو چاہیے ہی دیدے کہا
ایخواجہ جا میرے پاس چلنی نہین ہی کہا مجھکو ترازو دے اس مسخری مت اڑے کہا میری دکان پر جاروب
بھی نہین ہی کہا بس بس یہ مضحکے چھوڑ دین جو ترازو مانگتا ہون وہ دیدے آپکو بہرا مت بنا ہر طرف کو ڈامت
پھر زرگر نے کہا مین بہرا نہین ہون یہ اسواسطے ہی کہ تو یہ گمان نہ کرے کہ مین بیمعنی ہون یہ جو کچھ تو نے کہا وہ تو
مین نے سنا لیکن تو پیر مرتعش ہی یعنے رعشہ والا تیرے ہاتھ کانپتے ہین اور جسم تیرا بی عیش و ناخوش ہین مین نے
پہلے ہی سمجھ لیا کہ تو پیر ناتوان ہی تیرے تو ہاتھ ضعف سے ہر وقت کانپتے ہین اور وہ بھی جو تولیگا قراضہ اور
ریزہ ریزہ اگر تو نے تولا اور ہاتھ کانپنے سے وہ زر خرد بکھر گیا تو کہیگا ایخواجہ جاروب دے تا مین غبار
سے اپنے زر کو ڈھونڈھ لون پھر جب خاک جھاڑ کے جمع کریگا تو چلنی مانگیگا خاک کے چھاننے کو اسلیے
مین نے آخر تک سب پر نظر و غور کر لی صرف اول ہی کو نہین دیکھا تو یہان سے اور کہین جا اور میرا اسلام
بس جو کوئی اول بین ہی وہ اندھا ہی اور جو آخر بین ہین کیسے با معنی ہین جو شخص پہلے ہی انجام کار کو سوچ

ایسا ہو آخر مین شرمسار نہین ہوتا لاجرم جب حکم عاقبت بینی پر ہو تو بادشاہی غلام درویشی کی ہو بدین معنی کہ جو اول مین بادشاہ ہین وہ بعد مرگ درویش کیطرح دنیا سے جاینگے اور جو اول مین درویش صفت ہین وہ بادشاہ وہان بھی بادشاہ ہونگے غرض جو اہل رشاد ہین وہی عاقبت بین ہین تو خوب غور سے دیکھ لے آگے امتطوب جاتا ہو پردتی و درستی آب گریز ہو کہ اس بات کی کچھ حد نہین تو رازکا بیان کر اور اس مرد زاہد کا

قصہ پھر کہہ پس اس شیخ فرد کی بات تمام کر جسکا اس کہسار مین خواب و خورد تھا

بقیہ قصہ اس زاہد کوہی کا جسنے عہد کیا تھا کہ میوہ درخت کا نہ توڑونگا نہ جھاڑونگا اور کسی سے صراحۃً اور کنایۃً نہ جھاڑنے کو کہونگا مین کھاؤن مگر جو کہ ہوا سے گرا ہوا ہو

قولہ اندران کہ بود اشجار شمار + سیب و امرود و انار بیشمار + قوت آن درویش بود آن میوہا + غیر آن چیزے نخوردی دائما + گفت آن درویش یارب با تو من + عہد کردم کہ نچینم در زمن + خود نچینم میوہ را در کل حین + نیز غیری را نگویم کہ بچین + جز ازان میوہ کہ باد انداز دش + من نچینم از درخت منتعش + مدتی بر نذر خود بودش وفا + تا درآمد امتحانات خدا + زین سبب فرمود استثنا کنید + گر خدا خواہد بہ پیمان بر نہید + زانکہ حکم کار در دست منست + اختیار جملگان پست منست + ہر زمان دل را دگر میلی دگر + ہر زمان بر دل نہم داغ جگر + کل اصباح لنا شان جدید + کل شیٔ عن مرادی لا یحید + در حدیث آمد کہ دل ہمچون پریست + در بیابانی اسیر صرصریست + باد پر را ہر طرف راند گزاف + گہ چپ و گہ راست با صد اختلاف + در حدیث دیگر این دل دان چنان + کآب جوشان ز آتش اندر قازغان + ہر زمان دل را دگر رائی بود + آن نہ از وی لیک از جائی بود + پس چرا ایمن شوی بر رای دل + عہد بندی تا شوی آخر خجل + اینہم از تاثیر حکمت و قدر + چاہ می بینی و نتوانی حذر + نیست خود از مرغ پران این عجب + کو نہ بیند دام و افتد در عطب + این عجب کہ دام بیند ہا وتد + گر بخواہد ور نخواہد می فتد + چشم باز و گوش باز و دام پیش + سوی دامی می پرد با پر خویش **یعنی** قازغان دیگ مسی یا کڑھائی عطب ہلاکی فرماتے ہین اس پہاڑ مین درخت بیشمار ہر قسم میوہ کے تھے کیا سیب اور کیا امرود اور کیا انار بس قوت اُس درویش کا انھین میووں سے تھا سوا میوون سے اور کچھ نہین کھاتا تھا ہمیشہ بہت ہی کھاتا تھا ایک دن اُسنے کہا کہ اے رب میرے مین نے تیرے ساتھ عہد کیا ہو کہ مین کسی وقت مین میوہ اپنے ہاتھ سے نہ توڑونگا خود بھی کسی وقت مین نہ توڑونگا اور نہ غیر سے کہونگا کہ تو توڑدے سوا اُس میوے کے جسکو ہوا گرا دے مین کسی درخت بلند خوش عیش سے نہ توڑونگا پس ایک مدت اس نذر کو اپنی وفا کرتا رہا یہان تک کہ وقت امتحانات خدا کا آیا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ خدا تعالے نے اسی سبب سے فرمایا ہو کہ ہر کام مین استثنا کرو یعنے انشاء اللہ کہو کسلیے کہ اگر خدا چاہیگا تو اپنے پیمان پر قائم ہوگے اور فرماتا ہو کہ حکم ہر کام کا میرے ہاتھ اختیار مین ہو اور سب کے

اختیار

اختیار میرے اختیار سے پست ہین جیسا کہ فرمایا ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ مت کہو تم کہ کل کو
ہم ایسا کرینگے مگر یہ کہ اللہ چاہے مین ہر وقت دل کو میل و رغبت دوسری دیتا ہون اور ہر وقت دل پر داغ
جگر کار رکھتا ہون یعنی شعر عربی کے ہر صبح ہماری ایک شان نئی ہے اور کوئی چیز میری مراد سے جدا نہین جیسا کہ
قرآن مجید مین ہے کل یوم ہو فی شان اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ دل آدمی کا ایسا ہے جیسے ایک پر کہ جنگل مین
باد صرصر کا اسیر ہو کہ وہ اس پر کو بیہودہ اڑائے اڑائے پھرتی ہے کبھی الٹا کرتی ہے کبھی سیدھا سیکڑون
اختلاف کے ساتھ او حدیث یہ ہے مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ تقلبہا الریاح ظہرا لبطن مثل قلب کی مثل کے پر کے
ہے زمین جنگل مین لوٹ پوٹ کرتی ہے اسکو ہوا الٹا سیدھا اور دوسری حدیث مین ہے کہ اس دل کو ایسا
جان جیسے پانی آگ سے کسی دیگ مسی یا کڑھائی مین کھولتا ہو قلب المومن اشد تقلبا من القدر قلب
مومن کا اشد ہے جوش مین دیگ سے ہر دم دل کی دوسری رائے ہوتی ہے اور یہ رائے اسکی اس سے
نہین ہے بلکہ دوسری جگہ سے ہے پھر تو دل کی رائے پر کیسے پختہ ہوتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ آخر شرمندہ ہوگا
لیکن تو کیا کرے یہ بھی تو تاثیر حکم و قدر سے ہے کہ کنواں دیکھتا ہے اور بچتا نہین مرغ پران سے تو کچھ عجب نہین اگر
کہ وہ دام نہ دیکھے اور بلا کی مین جا پڑے تعجب تو یہ ہے کہ دام تو بیخون سمیت دیکھتا ہے اور بچا چاہتا ہے
جب اور نہین چاہتا جب خواہی نخواہی اسمین گرتا ہے تب وہ حال ہے کہ آنکھین کھلی ہین اور کان بھی کھلے
دام سامنے موجود اور اپنے پرون آپ دھر ہی اڑا چلا جاتا ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین کل حین کو مین لکھا ہے

تشبیہ بند دام کی قفل سے کہ ظاہر چھپا ہے اور اثر مین ہے ملا

قولہ بنگر اندر دلق مہتر زادۂ + سر برہنہ در بلا افتادۂ + از ہوای نابکاری سوختہ + اندشہ املاک خود بفروختہ
خوار گشتہ در میان قوم خویش + مرہمش نایاب و دل ریش مریش + خان و مان رفتہ شدہ و بدنام و خوار +
کام دشمن میرود ادبار وار + زاہدی بیند بگوید ای کیا + ہمتی میدار از بہر خدا + کاندرین ادبار زشت افتادہ ام
مال و زر و نعمت از کف دادہ ام + ہمتی تا بو کہ من زین وا رہم + زین گل تیرہ بود کہ بر جہم + این دعا میخواہد از
عام و خاص + الخلاص الخلاص الخلاص + دست باز و پای باز و بند نی + نی موکل بر سرش نی آہنی + از کدامین
بند میجوئی خلاص + وز کدامی قید میخواہی مناص + بند تقدیر و قضای مختفی + کان نہ بیند آن بجز جان
صفی + گرچہ پیدا نیست آن در مکمن است + بدتر از زندان و بند آہن است + المعنی فرماتے ہین دیکھو اور غور کرو
کسی مہتر زادہ دلق پوش کو کہ اکثر ایسے پائیگا اور سر برہنہ در بلا افتادہ کو شوق نابکار چیزون مین جلا ہوا کہ
اسباب و املاک سب بیچا اور کھویا اپنی قوم مین خوار و ذلیل مرہم نایاب دل ریش و مریش ایسا کہ سرتاپا
زخمی خان و مان سے چھوٹا ہوا بدنام و خوار دشمن کا مقصد رواں ہے وہ بوجھ ڈھو رہا ہے اگر کسی زاہد کو

دیکھتا ہی تو کہتا ہو ای صاحب خدا کیواسطے میرے حق مین دعا کرو کہ مین اس ادبار زشت مین پڑا ہوا ہون
مال و زر اور نعمت سب اپنے ہاتھ سے کھویا ہی میرے لیے دعا کرو تو شاید ایسا ہو کہ مین اُس سے
چھوٹ جاؤن اور اس زمین مین جو اندھا ہون نکل جاؤن اب ہر خاص و عام سے یہی دعا ہی کہ الخلاص
الخلاص الخلاص تکرار واسطے مزید مبالغہ کے ہی یعنے خلاص ہی خلاص چاہتا ہی آپ فرماتے ہین دیکھو
ہاتھ کھلے ہین پانون کھلے ہین کوئی قید و بند نہین نہ کوئی موکل سر پر تعین نہ کوئی بند زنجیر آہنی پھر
وہ کونسی بند ہی جس سے خلاص چاہتا ہی اور کونسی قید جس سے گریزگاہ ڈھونڈھتا ہی ہان یہ بند تقدیر کی
ہی اور قضا پوشیدہ کی پھر اسکو کون دیکھے سواے کسی برگزیدہ کے اگرچہ یہ بند ظاہر نہین ہی پوشیدہ ہی
اور اپنے محل مین لیکن ہر زندان و بند آہن سے بدتر ہی کہ اسکا پھنسا ہوا خدا ہی چھڑاوے تو چھوٹے
الخلاف شرح بحر العلوم مین واقستہ کو واقشہ اور ریش مریش کو جو شکل ہیچ میچ کے ہی دل ریش از مرتش او
الخلاص مین دو جگہ واو عطف حالانکہ بجاے واو ضمہ اعرابی میری دانست مین چاہیے کہ مصرعہ
عربی کا ہی قولہ زانکہ آہنگر مر آنرا بشکند + حفرہ گر ہم خشت زندان بر کند + این عجب این بند پنہان گران
عاجز از تکسیر آن آہنگران + دیدن آن بند احمد را رسد + بر گلوی بستہ حبل من مسد + در پشت عیال بولہب
تنگ ہیزم گفت حمال الحطب + حبل و ہیزم را جز او چشمی ندید + کہ پدید آید برو ہر ناپدید + باقیانش حملہ تاویلے
کنند + کاین ز بیہوشیست و ایشان ہوشمند + لیک از تاثیر آن پشتش دوتو + گشتہ و نالان شدہ او پیش او
کہ دعای ہمتی تا وارہم + تا ازین بند نہان بیرون جہم + آنکہ داند این علامتہا پدید + چون نداند او شقی را
از سعید + داند و پوشد بامر ذو الجلال + کہ نباشد کشف راز حق حلال + این سخن پایان ندارد آن فقیر +
از مجاعت شد زبون و تن اسیر + المعنی یعنے یہ جو کہا تھا کہ یہ بند ہر بند و زندان سے بدتر ہی اس سبب سے
کہ یہ بند ہی جسکو کوئی آہنگر نہین توڑ سکتا نہ کوئی سرنگ نکالنے والا اس زندان سے ایک اینٹ
اکھیڑ سکتا ہی یہ عجب بند سخت پوشیدہ ہی جسکے توڑنے سے آہنگر عاجز ہین ایسے بند کو دیکھنا حضرت
احمد صلعم کا حق ہی کہ وہ گلے پر بندھی رسی چھال خرما سے دیکھتے ہین کما فی القرآن سیصلی نارا ذات لہب
وامراتہ حمالۃ الحطب فی جیدہا حبل من مسد قریب داخل ہوگا آگ مین ابولہب اور اسکی عورت اور وہ
آگ ایسی کہ صاحب شعلون کی ہی اس حال مین کہ اٹھانے والے ایندھن کی ہی اور اس حال مین کہ گردن
مین اسکی رسی پوست خرما کی ہوگی اس سبب سے کہ عورت ابی لہب کی کانٹے اُنکے دروازہ پر کہ پانون
مین چبھین ڈال دیتی تھی پس اس رسی کو ہمیشہ اُسکے گلے مین بندھی ہوئی دیکھتے ہین اس بند قضا کی دید
انھین کو ہی آنحضرت نے اس عورت بولہب کی پشت پر گٹھا ہیزم کا دیکھکے حمالۃ الحطب فرمایا تھا آخر اسی

حالت وہیئت سے ایندھن نار رقات لب کی ہوئی آگ کی جبل وہیزم کو سوا اُنکے کسیکی آنکھ نے نہ دیکھا کیسی آن
آنکھ تھی جسپر نا پیدا پدید ہو باقی لوگ جو انکے بعد ہوے وہ حالۃ الحطب مین تاویلین کرتے ہین کوئی اُس سے
مراد سخن چینی سے لیتا ہی کوئی ترکیب نحوی کے موافق اعراب مین اختلاف کرکے اپنے معنی نکالتا ہی
اسکا یہ سبب ہی کہ یہ لوگ اس عالم ظاہر کے ہوشیار اور عالم باطن کے بیہوش ہین پھر کیسے تاویلین نکرین
اور جو ہوشمند ہین وہ خوب سمجھے ہوے ہین پھر رجوع ہی طرف اُسی ذکر صدر کے جو حضرت زاہد کے لفظ سے
مصدر کیا ہی کہ وہ (ای) قضاے نہانی کی تاثیر سے کبڑا ہو رہا ہی اور کسی زاہد کے سامنے نالان ہی کہ کچھ دعا کرو تو
ایسی کہ جس سے مین چھوٹ جاؤن اور اس بند نہان سے نکل جاؤن اگرچہ شخص کہ ایسی علامتین ظاہر دیکھ رہا ہو
وہ نیکبخت و بدبخت کو کیسے نہ پہچانیگا لیکن باوصف پہچاننے کے چھپاتا ہی کہ حکم حضرت ذوالجلال کا اُسکو
یون ہی ہی اور اس راز کا ظاہر کرنا خدا کی طرف سے اسپر حلال نہین غرض اس بات کی تو انتہا نہین اور
وہ فقیر زاہد کوہی بھوک سے عاجز اور تن اسکا جوع مین اسیر ہی اسکا حال کہ

مضطر ہونا اُس فقیر نذر کنندہ کا ساتھ توڑنے امرود کے درخت سے اور گوشمال حق تعالی کی بے مہلت سے

قولہ پنج روز آن باد امرودی نریخت + ز آتش جوعش صبوری میگریخت + بر سر شاخی مرودی چند دید + باز صبری کرد و خود را واکشید + باد آمد شاخ را سر زیر کرد + طبع را بر خوردن او چیر کرد + جوع و ضعف و قوت جذب قضا + کرد زاہد را ز نذرش بیوفا + چونکہ از امرود بن میوہ شکست + گشت اندر عہد و نذر خویش سست + ہم در آن دم گوشمال حق رسید + چشم او بکشاد و گوش او کشید + مخلصان ہستند دائم در خطر + امتحانہاست در رہ ای پسر + یا مکن نذری کہ نتوانی وفا + یا خطر منشین و بیرون جہ بلا + نذر را باید وفا در راہ حق - لیک حق تا خود کرا بدہد سبق + قوت آن کو کہ پایان آوریم + عاجزیم و ناتوان و مضطریم + گر نہ فضلت دستگیر ما شود + وای بر ما زانکہ رسوائی بود + نذر ما را با وفا پیوستہ دار + عہد ما را از کرم دار استوار + باز گشتم سوی قصہ کان فقیر + عہد چون بشکست در دم شد اسیر + غیرت حق گوشمالش داد زود + زانکہ فرمودست اوفوا بالعقود + **المعنی** فرماتے ہین پانچ دن ہوگئے کہ ہوا نے کوئی امرود نہ گرایا اسکا یہ حال کہ اُسکی صبوری آتش جوع سے بھاگنے لگی اُسمین ایک شاخ پر چند امرود جو دیکھے دل تو چاہا توڑون پھر صبر کیا اور آپ کو روک لیا اتفاقاً ہوا آئی اور اُسنے شاخ کا سر لچا دیا اور اُسکی طبیعت کو اُنکے کھانے پر دلیر کیا اسکو بھوک تو تھی ہی اور ضعف بھی اور ادھر کشش قضا کی کہ امتحان منظور تھا سب کے جمع ہونے نے زاہد کو اُسکی نذر سے بیوفا کر دیا جبھی اُسنے درخت سے امرود توڑا اور اپنے عہد و نذر مین سست ہوا اُسیوقت گوشمال حق کی پہونچی اور آنکھین اُسکی کھول دین اور کان کھینچے کہ یہ

کیا کیا آب مقولات مولانا رہ کے کہ اسی سبب سے جو اخلاص والے ہین ہمیشہ لرزتے رہتے ہین اور کہتے ہین اے پسر کہ اس راہ مین بڑے امتحان ہین یا تو ایسی نذر مت کرے جسکو وفا نکر سکے کہ ہرگز نذر خطا کی ہو غیر باد اس راہ پر مت بیٹھو اس سے الگ ہی رہ حق سے جو نذر و عہد کرے اُسکو وفا کر لیکن کیا معلوم اس وفا کا حق کسکو سبق دے کہ سب اُسی سے ہی ہماری قوت ایسی کہان کہ ہم اپنے عہد کو حد پر پہونچاوین ہم تو عاجز و ناتوان و مضطر ہین اگر تیرا فضل ہمارا دستگیر نہو تو افسوس ہے پر کہ ہماری رسوائی ہے تو ہی ہماری نذر کو وفا سے ملا ہوا رکھ اور تو ہی ہمارے عہد کو استوار رکھ اب ہم پھر قصۂ فقیر کیطرف لوٹے جسنے عہد توڑا اور فوراً اسیر ہوا غیرت حق نے جلدی اُسکو گوشمالی دی اسواسطے کہ اُسنے فرمایا ہے اوفوا بالعقود وفا کرو عقود کو اور عقود عام ہے چاہے باللہ ہو چاہے بالعبد پھر جب اُسنے تاکید وفا کی فرمائی اور اسکو کوئی توڑے تو کیسے غیرت اُسکی گوشمالی نکرے گی

متہم ہونا اُس شیخ کا چورون سے اور کاٹا جانا ہاتھ اُسکا

قوله جمعی از دزدان بدند آنجا مگر · در میان آورده سیم و زر · اتفاقاً دزد چندی تاختند · اندران کہسار منزل ساختند · بست از دزدان بدند انجا و بیش · بخش میکردند مسروقات خویش · شحنه را غماز آگه کرده بود · مردم شحنه درافتادند زود · هم بدانجا پای چپ و دست راست · جمله ببریدند و غوغائی بخاست · دست زاهد هم بریده شد غلط · پاش را میخواست هم کردن سقط · در زمان آمد سواری بس گزین · بانگ بر زد بر عوان کای سگ ببین · این فلان شیخست و ابدال خداست · دست او را تو چرا کردی جدا · آن عوان بدرید جامه تیز رفت · پیش شحنه داد آگاهیش تفت · شحنه آمد پا برهنه عذر خواه · که ندانستم خدا بر من گواه · هین حلال کن مرا زین کار زشت · ای کریم و سرور اهل بهشت · گفت میدانم سبب این نیش را · می شناسم من گناه خویش را · من شکستم حرمت ایمان او · پس یمینم برد داورستان او · من شکستم عهد و دانستم بدست · تا رسید آن شومی جرأت بدست · دست ما و پای ما و مغز و پوست · باد ای والی فدای حکم دوست · المعنی کہتے ہین شاید ایک گروہ چورون کا وہان تھا اور بسیار سیم و زر اُنکے پاس تھا اتفاقاً چند چور اُس جماعت سے بھاگے اور اس کہسار مین آ گھسے تخمیناً بیس آدمی سے زیادہ وہان تھے اور اپنے مسروقات کو بانٹ رہے تھے کوتوال کو غماز نے خبر کر دی تھی یکایک کوتوال کے آدمی آ پڑے اور وہین سب کے اُلٹے پانوٴن اور سیدھے ہاتھ کاٹ ڈالے اس سبب سے بڑا شور و غوغا برپا ہوا انھین مین زاہد کا ہاتھ بھی غلطی سے کاٹ ڈالا پانوٴن کاٹنا چاہتے تھے کہ یکایک ایک سوار از بس برگزیدہ نمود ہوا اور سپاہی سے للکار کے کہا کہ اے سگ دیکھ یہ فلان شیخ اور ابدال خدا کا ہے تو نے اسکا ہاتھ کیون کاٹ ڈالا یہ سُنکے اس سپاہی نے کپڑے پھاڑ ڈالے اور دوڑتا کوتوال کے پاس گیا اور یہ خبر گرم اسکو سنائی

کوتوال ننگے پاؤن مدد کرتا آیا کہ ای شیخ خدا گواہ ہے میں نے تجھکو نہیں جانا کیسا بُرا کام مجھسے ہوا تو خدا کو معاف
کردے تو کریم کرم والا اور بسرور ارجمند بہشت کا ہو کہا میں سبب اس نیش کا خوب جانتا ہون اور اپنے گناہ کو
پہچانتا ہون میں نے عزت اُسکے پیمان کی توڑی اور اُسکی حرمت نہ کی اسواسطے اُسکے عدل نے میرا داہنا
ہاتھ کھو دیا میں نے اُسکا عہد توڑا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ بد ہے اسی سبب سے نحوست اُس جرأت کی میرے
ہاتھ کو پہونچی میرا ہاتھ اور پاؤن اور مغز و پوست جو کچھ ہے ای حاکم سب حکم دوست پر فدا ہے یہ ہاتھ لیا جیز تھا الخلاف
شرح میں داد اُسکا ہیش کو دار و لکھا ہے قولہ قسم من بود این ترا کردم حلال + تو ندانستی ترا نبود وبال + آنکہ او دانست
او فرمانرواست + با خدا سامان پیچیدن کجاست + ای بسا مرغان ز معدہ در مغص + بر کنار بام محبوس قفص + ای بسا
مرغ پرندہ دانہ جو + کہ بریدہ حلق او ہم حلق او + ای بسا ماہی در آب دوردست + گشتہ از حرص گلو ماخوذ شست
ای بسا مستور در پردہ بدہ + شومی فرج و گلو رسوا شدہ + ای بسا قاضی حبر نیکو + از گلوی رشوتی او زرد رو + ای بسا
حاجی بحج رفتہ بعشق + وقت باز آمدہ شدہ او یار فسق + بلکہ در ہاروت و ماروت این شراب + از عروج چرخ شان شد
سد باب + بایزید از بہر این کرد احتراز + دید در خود کاہلی اندر نماز + از سبب اندیشہ کرد آن ذو لباب + دید علت خوردن
بسیار آب + گفت تا سالی نخواہم خورد آب + آنچنان کرد و خدایش داد تاب + این کمینہ جہد او بہر دین + گشت او
سلطان و قطب العارفین + چون بریدہ شد برای حلق دست + مرد زاہد را در شکوہ بہ بست + آنچنین باشد چو یکی در
بستہ شد صد در دیگر برو اشکستہ شد + لمعنی قسم بالکسر بہرہ و مغص بالفتح پیچش ناف و درد شکم زاہد کہتا ہے کہ
ہاتھ کاٹا جانا میرا النصیب و حصہ تھا تیرا کیا گناہ اور جو تجھسے یہ فعل ظہور میں آیا وہ میں نے تجھکو حلال کیا کہ تو نے
جان کے نہیں کیا اور جو جانتا تھا وہی حکم جاری کرنے والا کہ خدا ہے پھر خدا سے سامان اُلجھنے کا کسکو ہے
اب منقولات مولانا رہ کے ہین فرماتے ہین کہ یہ معدہ وغیرہ بڑی چیز ہین انہین کی خوبی سے زاہد کا ہاتھ کٹا اور اسکے
سوا یہ دیکھو سیکڑون مرغ کہ معدہ کے درد و پیچش کے مارے ہوے ہین اُسیکے سبب سے بالا خانون پر محبوس پنجرون
مین لٹک رہے ہین قید بام کی بدینوجہ کہ خوش آواز پرندون کو اونچے پر لٹکاتے ہین تا کوئی آواز اُنکی سُنے
اور بہت مرغ پرندہ دانہ جو کہ حلق انکے انھین کے حلق نے کاٹے اور ہزارون مچھلیان ایسے دریاؤن کی جنھین
کسیکا قابو نہ چلے گلو ہی کی حرص سے شست مین پھنسین اکثر عورتین مستورہ پردہ نشین ہی حلق و فرج کی
بدولت رسوا و فضیحت ہوئین کتنے ہی قاضی دانشمند بڑے عالم اپنے حلق رشوتی کے سبب زرد رو ہوئے
بہت حاجی کہ بڑے عشق سے حج کو گئے جب لوٹ کے آئے فسق و فجور مین پڑے یہ بھی پیٹ کا سبب
ہے اور یہی کیا ہاروت و ماروت تو فرشتے تھے یہ شراب اُنکے عروج فلک کا بھی سد باب ہو گیا بایزید نے
اس سے اسیوجہ سے احتراز کیا کہ نماز میں کاہلی لاتا تھا اور جو انھون نے فکر کی کہ وجہ کاہلی کی کیا ہے فی

اور جن ذو الالباب کو یہ معلوم ہوا کہ پانی بہت پیا جاتا ہے اور پانی مولد سردی اور سردی باعث کاہلی بایزید نے
پانی چھوڑ دیا اور عہد کیا کہ سال بھر پانی نہین پیونگا اور ایسا ہی کیا کہ خدا نے اُنکو اسکے تحمل کی تاب دی
یہ اُنکی ایک ادنی جہد تھی دین کے واسطے تھی جب تو سلطان اور قطب العارفین ہوئے اور جو زاہد کا ہاتھ
حلق کے واسطے کاٹا گیا تو اسکے شکوہ کا بھی دروازہ بند ہوا خدا سے بھی اور کوتوال سے بھی اور یہ ایسا ہوا
کہ ایک دروازہ بند ہوا اور سو دروازے کھل گئے چنانچہ اسکی کیفیت حکایت ما بعد مین آتی ہے

کرامت شیخ اقطع کا بیان کہ خلوت مین زنبیل دونون ہاتھ سے بنتا تھا

قولہ شیخ اقطع گشت نامش پیش خلق + کرد معروفش بدین نام آن سبق + گر تو نام اولش خواہی و آن
این بود بو الخیر تیناتی شخوان + در عریش او یکی زائر بیافت + کو بہر دو دست خود زنبیل بافت + گفت اورا
ای عدو جان خویش + در عریشم آمدی سر کردہ پیش + ای چرا کردی شتاب اندر سباق + گفت از افراط مہر
اشتیاق + پس تبسم کرد و گفت اکنون بیا + لیک مخفی دار این را ای کیا + تا نمیرم من مگو این با کسی + نی قرینے
نی حبیبے نی خسی + بعد از ان قوم دگر از روزنش + مطلع گشتند بر بافیدنش + گفت حکمت را تو دانی کردگار +
من کنم پنہان تو کردی آشکار + آمد الہامش کہ یک چندی بدند + کہ درین غم بر تو منکر میشدند + کہ مگر سالوس بود او
در طریق + کہ خدا رسواش کرد اندر فریق + من نخواہم کان رمہ کافر شوند + در ضلالت در گمان بد روند + این
کرامت را بکردیم آشکار + کہ دہیمت دست اندر وقت کار + تا کہ این بیچارگان بدگمان + رد نگردند از جناب آسمان
من ترا بی این کرامتہا ز پیش + خود تسلی دادمی اندر ذات خویش + این کرامت بہر ایشان دادمت + وین
چراغ از بہر این بنہادمت + تو از آن بگذشتہ کز مرگ تن + ترسی از تفریق اجزای بدن + وہم تفریق
از سر اجزای تو رفت + دفع وہم اندر رسیدت نیک زفت + المعنی یعنے بعد ہاتھ کٹ جانے کے مخلوق کے سامنے
اُنکا نام اقطع ہوا اور اُنکی خلق نے اُنکو اس لقب سے مشہور کیا اور اگر تو چاہے کہ پہلا نام اُنکا جاری کرون
تو خبردار ہو ابو الخیر تیناتی انکو کہہ یہ نام اول تھا ایک روز اُنکے جھوپڑے مین اُنکو زائر نے اس حال سے پایا
کہ دونون ہاتھون سے زنبیل اپنی بنتے تھے شیخ نے زائر سے کہا کہ ای دشمن اپنی جان کے میرے جھوپڑے
مین سر جھکائے چلا آیا ایسی شتابی اس سبقت مین کہ میرے بلانے سے پہلے چلا آیا کیسے کی کہا بخیال تمہاری
محبت اور بسبب فرط اشتیاق کے تب مسکرا کر کہا آ لیکن اسکو جو تو نے دیکھا چھپائے رکھنا کسی سے کہیو
مت جب تک مین مرون نہین کسی سے مت کہ چھپائے رہ چاہے کیسا ہی کوئی ہمنشین یا دوست ہو یا کوئی
ناچیز آدمی سب سے مخفی کر بعد اسکے اس عریش یعنے جھوپڑے کے روزنون سے اور لوگون نے بھی اسکو بنتے
دیکھا شیخ نے کہا ای کردگار مین چھپاتا ہون یہ ظاہر ہوتا ہے اسکو تو تو ہی جانے کہ اسمین کیا حکمت ہے پس اُسکو

الہام ہوا کہ چند لوگ اس غم مین جو قطع ید سے تجھکو پہونچا ہو ایسے ہین کہ تیرے منکر ہوے ہین اور کہتے ہین کہ شاید
رہ طریق مین بیچارہ سا لوس تھا کہ خدا نے اسکو اس طرح رسوا کیا اور مین نہین چاہتا کہ وہ گلہ گار کافر ہو جا ؤ اور گمراہی
سے گمان بد مین پڑین لہذا یہ کرامت ہمنے ظاہر کی کہ کام کیوقت ہم تجھکو ہاتھ دینگے تا یہ بیچارے بدگمان جناب
آسمان سے ردمنون یہ تو تجھکو معلوم کہ مین تجھکو بے کرامتون کے پہلے ہی سے بذات خود دلاسا دیتا رہا ہون
یہ کرامت تو مین نے تجھکو ان منکرون کے واسطے دی ہو اور یہ چراغ تجھ مین ان لوگون کے واسطے رکھا ہو
تو تو اس بات سے علیحدہ اور نکلا ہوا ہو بوجہ مرگ تن کے کہ آپ کو فنا کر چکا کہ تجھکو خوف جدائی اجزاے بدن کا
ہو اس صفت سے تو بری ہو چکا تفریق کا وہم تو تیرے سراپا سے جاتا رہا مطلق باقی نہین اور وہم کا رفع از سر نو
تجھکو پہونچا اور چہار سے خوب صاف کر دیا

سبب جرأت ساحران فرعون بقطع دست و پای خود

قولہ ساحران را نی کہ فرعون لعین + کرد تہدید و سیاست بر زمین + کہ ببرم دست و پاتان از خلاف + پس آویزم
نخوارم تان معاف + او چنان پنداشت کایشان در ہمان + وہم و تخویفند و وسواس و گمان + کہ بودشان لرزہ
و تخویف و ترس + از توہمہا و تخذیرات نفس + او نمیدانست کایشان رستہ اند + بر دریچہ نور دل بنشستہ اند + سایۂ
خود را خود دانستہ اند + چابک و چست و کش و برجستہ اند + ہاون گردون اگر صد بارشان + خرد کوبد اندرین گلزارشان + اصل آن ترکیب را چون دیدہ اند + از فروع وہم کم ترسیدہ اند + این جہان خوابست اندر ظن مایست
گر رود در خواب دستی باک نیست + گر بخواب اندر سرت ببرید گاز + ہم سرت برجاست ہم عمرت دراز + گر ببینی
خواب در خود را دو نیم + تندرستی چون بخیزی بی سقیم + حاصل اندر خواب نقصان بدن + نیست باکی از دو صد پارہ
شدن + اینجہان را کہ بصورت قائمست + گفت پیغمبر کہ حلم نائمست + از رہ تقلید تو کردی قبول + سالکان این
دیدہ پیدا بی رسول + روز در خواب و مگو این خواب نیست + سایۂ فرعست اصل جز مہتاب نیست + المعنی فرات این
ساحرون کو نہین فرعون لعین نے دھمکایا اور ڈرایا تھا زمین پر کہ تمہارے ہاتھ پاؤن کا ٹونگا کہ تمنے خلاف
مرضی میرے کیا اور سولی دونگا کما جاء فی القرآن لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین
ضرور کا ٹونگا مین ہاتھ پاؤن تمہارے خلاف سے کہ تمنے بدون مرضی و اجازت میری ایمان موسی پر
قبول کیا اور ضرور سولی دونگا تم سب کو اسنے ویسی ہی جانا کہ یہ اسی وہم و خوف و گمان مین ہین جیسے
مجھسے پہلے کہ کانپتے تھے اور ڈرانے سے ڈرتے تھے اور ترس و توہم اپنے بچاؤ نفس کے بہت تھے اور یہ نہین
جانتا تھا کہ اب وہ جملہ توہمات اور خوف و وسواس سب سے چھوٹ گئے اور ایمان لانے سے اس تہ کو
پہونچے کہ دریچہ نور دل پر بیٹھے ہین اپنے سایہ کو آپ سے جانا ہو اور اس سایہ سے چست چالاک اور خوش

کھل گئے ہین سایہ مراد جسم سے کہ اصل روح ہی وہ جانتے ہین کہ یہ ہاتھ پاؤن کاٹے جاینگے اور سولی دیجائیگی تو
ہمارے لیے دوسرے جسم موجود ہین اسکے ہم محتاج نہین آپ یہ بھید جو انپر کھلا ہی تو ایسے خوش ہین کہ ہاون گردون
کی اس گلزار جہان مین اگر انکو سو دفعہ کوٹ کوٹ کے چور چور کردے لیکن اب انھون نے جو اصل اس
ترکیب جسمانی کی دیکھ لی ہی لہذا وہم کتنی ہی شاخین نکالے وہ ہرگز نہین ڈرتے یہ جہان ایک خواب ہی
اسمین ڈرا وہم و شناعت کر پھر اگر خواب مین کسیکا ہاتھ کٹ کے اڑجاے تو کیا غم ہوتا ہی مثلاً تیرا سر خواب
مین شمع کیطرح کسی مقراض نے کاٹا تو تیرا کیا بگڑتا ہی وہی سر تیرا برقرار ہی اور عمر تیری دراز بالفرض اگر خواب مین
تو دو ٹکڑے ہوجاے کچھ خوف کی بات نہین جب اٹھیگا تندرست و بی سقم اٹھیگا اب فرماتے ہین حاصل یہ کہ
خواب مین کیسا ہی نقصان بدن کا ہوجاے حتی کہ سیکڑون ٹکڑے کچھ خوف کی بات نہین یہ جہان جسکو تو
بصورت قائم دیکھ رہا ہی حضرت پیغمبر نے فرمایا ہی کہ یہ جہان سونے کی خواب ہی چنانچہ تونے بھی ازروے تقلید
کے قول آنحضرت کو مانا ہی لیکن سالکون نے اسکو ظاہر اپنی آنکھون سے دیکھا ہی بدون تیری ہی تقلید رسول
کے غرض جب تک تو زندہ اس جہان مین ہی خوب جان لے کہ خواب مین ہون اسلیے کہ اصل وہ جہان ہی
کہ دونون کا ایسا حال ہی جیسے سایہ اور مہتاب کہ مہتاب اصل ہی اور سایہ فرع بخلاف شرح مین فروع کو
فروغ باک کو پاک لکھا ہی قولہ خواب بیدار یست آن دان ای عضد + کو بہ بیند خفتہ کو در خواب شد + او گمان برد
کہ اینم خفتہ ام + بیخبر زان کوست در خواب دوم + کوزہ گر کہ کوزہ را بشکند + چون بخواہد باز خود قائم کند + کور را
ہر گام باشد ترس چاہ + با ہزاران ترس می آید براہ + مرد بینا دید عرض راہ را + پس بداند او مغاک و چاہ را
پاو زانویش نہ لرزد ہر دمی + رو ترش کی دارد او از ہر غمی + خیز فرعونا کہ ما آن نیستیم + کہ بہر بانگے و غولے بیستیم
خرقہ ما را بدر دوزندہ ہست + ورنہ خود ما را برہنہ تن بہست + بی لباس این خواب را اندر کنار + خوش بگیریم ای عدو
نابکار + خوشتر از تجرید از تن و ز مزیج + نیست ای فرعون بی الہام کیج + المعنی یعنے اس خواب سے بیداری اپنی
اسکو جان او عضد کہ سوتے ہین جو کچھ سوتا آدمی دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ مین سوتا ہون وہ تو گمان کرتا ہی
کہ مین اسوقت سوتا ہون اور اس سے بیخبر کہ اب وہ دوسرے خواب مین ہی پہلی بگاڑکے دوسری قائم کی ہی
جیسے کوزہ گر کسی کوزہ کو توڑ ڈالے اور جب چاہے پھر قائم کرلے آندھے کو قدم قدم پر چاہ کا خوف ہوتا ہی
ہزارون خوف سے راہ چلتا ہی اور جو بینا ہی راہ کی چوڑائی دیکھتا ہی وہ چاہ و مغاک کو خوب جانتا ہی
اسکا نہ پاؤن کانپے نہ زانو کانپے کسیوقت نہ وہ کسی غم سے ترشرو ہوئے پس ایسے ہی یہ ساحر جب تک
نابینا تھے تھے اب جو بینا ہوگئے لہذا فرعون سے کہا اے فرعون جا اٹھ جا اب ہم وہ نہین ہین کہ کسی
غول کی آواز پر ٹھہر رہین اور رک جائین تو ہمارے خرقہ کو پھاڑ ڈال ہمارا سینے والا موجود ہی وہ سی دیگا

اور اگر ویسے کا ویسا ہی تجھکو ڈھونڈھنگا یعنی خوش ہو تو تو ڈر کر خواب کے وقت کپڑے اتار ڈالنے سے کیسی خوب خوش معلوم ہوتی ہے پس جب یہ دنیا خواب ہے تو ہم بھی اسکے تجرد تھوڑے ہو کر ای دشمن خدا کے آغوش میں یہ جھیلنگے اے فرعون اپنے تن و مزاج سے تجرید حاصل کرنا اور جدا ہو جانا اسکے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہے نہ کہ

سمجھا بے الہام بیہودہ مغز

حکایت خچر کی اونٹ کے سامنے کہ مین اکثر منھ کے بل گر جاتا ہوں تو نہیں گرتا مگر بہت کم

قولہ گفت اشتر را شتر ای خوش رفیق • در فراز و شیب و در راہ عمیق • تو نیائی در سر و خوش میروی • من همی آیم بسر چون غوی • من همی افتم برو در هر دمی • خواہ در خشکی و خواہ اندر یمی • این سبب را باز گو با من زچیست • تا بدانم من کہ چون باید زیست • گفت از چشم تو چشم من یقین • هم یکیان روشن ترست و دوربین • بعد از ان هم از بلندی ناظرم • زین سبب در رو نیفتم حاضرم • خوش بر آیم بر سر کوہ بلند • آخر عقبه ببینم هوشمند • پس همه پستی و بالائی راہ • دیدہ ام را وانماید هم اله • هر قدم من از سر بینش نهم • از عثار و اوفتادن وا رهم • تو نبینی پیش خود یک دو سہ گام • دانہ بینی و نبینی رنج دام • یستوی الاعمی لدیکم والبصیر فی المقام والنزول والمسیر • چون جنین را در شکم حق جان دهد • جذب اجزا در مزاج او نهد • از خورش او جذب اجزا میکند • تار و پود جسم خود را می تند • تا چهل سالش کند جذب جزوها حق حریص کردہ باشد در نما • جذب اجزا روح را تعلیم کرد • چون ندانی جذب اجزا شاہ فرد • جانب این ذرہ ها خورشید بود • بی غذا اجزات را داهی بود • آن زمانی کہ درائی تو زخواب • هوش و حس رفتہ را خواند شتاب • تا بدانی کان از و غائب نشد • باز آید چونکہ فرماید کہ عد • یعنی عقبہ بفتحتین اور دشوار گذار عثار بکسر سر کے بل گرنا

ایک خچر نے اونٹ سے کہا ای رفیق کیا سبب ہے کہ نشیب و فراز اور راہ عمیق مین تو اوندھا نہین گرتا خوب چلا جاتا ہی مین سر کے بل گمراہ کے مانند گرتا ہوں مین ہر وقت منھ کے بل گرتا ہون خواہ خشکی ہو خواہ دریا تو مجھکو اسکا سبب کیا ہی تو مجھکو طریقہ گذران کا معلوم ہو جائے اسی راہ پر چلون اونٹ نے کہا میری آنکھ اور تیری آنکھ سے فرق ہے میری آنکھ یقیناً تیری آنکھ سے روشن تر ہی اور بیشک دور بین تر اسکے بعد یہ بات کہ مین اونچے سے ہر شے کو دیکھتا ہون اس سبب سے منھ کے بل نہین گرتا کہ اس شے کے سامنے ہی موجود ہون اور حاضر ہین خوش خوش اونچے پہاڑون پر چڑھ جاتا ہون اور جو راہین دشوار گذار ہین انکا آخر اپنی ہوشمندی سے دیکھ لیتا ہون پس تمام اونچ نیچ راہ کی میری آنکھون کو اللہ تعالی دکھا دیتا ہے مین ہر قدم از روے بینش کے رکھتا ہون لہذا سر کے بل گرنے اور دیسے گرنے دونون سے بچا رہتا ہون تو کیا قدم جو اپنے آگے دیکھتا ہے یا دو ایک دو تین قدم اور کہتے ہین ایسا کہ دانہ دیکھتا ہے اور رنج دام کا نہین دیکھتا پس تمہارے نزدیک اندھے اور انکھیارے ایک ہین جنکو مقام اور مسیر اور منازل سوجھتے ہین سو جبکہ اللہ تعالی جب جنین کو

رحم مین جان بخشتا ہی تو اسکے مزاج مین قوت جذب اجزا کی رکھ دیتا ہی کہ جو خورش یہ کھاتا ہی اُسکے اجزا کو جذب کر کے تار و پود اپنے جسم کا بناتا ہی اور جسم کو بڑھاتا ہی چالیس برس تک اللہ تعالیٰ مریمین جذب اجزا کا رکھکر نما کا کام لیتا ہی روح کو جذب اجزا کا اسی نے سکھایا اسلیے کہ وہ ایک شاہ فرد و مجرد ہی جز نفخت فیہ من روحی کا وہ جذب کو کیا جانے جامع ان ذرون یعنے مخلوق کا وہ خورشید ہی جو عبارت اُسکی ذات سے ہی کہ بے غذا بھی تیرے اجزا کو چلا پھرا سکتا ہی دیکھ تو جب تو سو جاتا ہی ہوش حواس تیرے سب از جا رفتہ ہوتے ہین جہان تو خواب سے جاگا اور تو نے ہوش و حس رفتہ کو چاہا فوراً اُسکو بلاتا ہی ایسا کہ تو جانے کہ اُس سے غائب ہی نہین ہوے تھے ایسے شتابی حاضر آتے ہین جہان فرمایا عدبس و فوراً دوڑ پڑے وہ بیری ہوتی

اجتماع خر عزیر علیہ السلام کا بعد مرنے کے حکم خدا سے اور مرکب ہونا سامنے انکی آنکھون کے

قولہ ہین عزیرا در نگر اندر خرت + کہ بپوسیدست و ریزیدہ برت + پیش تو گرد آوریم اجزاش را + آن سر و دم و دو گوش و پاش را + دست نی و جزو جزو ہم می نہم + پارہ ہا را اجتماعی مید ہم + در نگر در صنعت پارہ زنی + کو ہمی دوزد کہن بی سوزنی + ریسمان بی سوزنی وقت خرز + ز انچنان دوزد کہ پیدا نیست درز + چشم بکشا حشر را پیدا ببین + تا نمانی شبہات در یوم دین + تا ببینی جامعیم را تمام + تا نلرزی وقت مردن زاہتمام + ہمچنانکہ وقت خفتن ایمنی + از فوات جملہ حسہای تنی + بر حواس خود نلرزی وقت خواب + گرچہ میگردد پریشان و خراب + المعنی خر زبا تجہ سوزہ یعنا عزیر نام نبی علیہ السلام کہ انھون نے بیت المقدس کی آبادی پر بعد خرابی کے تعجب کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انکو مارا اور سو برس اُسی جگہ پر اُسکا حالت مردانی مین مارا تھا اُسی بدن سے پھر زندہ کیا اور انکا میوہ بھی سو برس تک رہا نہ بگڑا نہ سڑا مگر گدھا مر کے سڑ گل گیا تھا اُسکے اجزا البتہ پریشان ہوگئے تھے اُسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ خبردار ہو اے عزیرا اور غور کر اپنے گدھے کیطرف جو گلا سڑا بکھرا ہوا تیرے پاس پڑا ہوا ہی ہم تیرے سامنے اُسکے اجزا جمع کرتے ہین یعنے سر و دم اور دونون کان ہاتھ پاؤن اور ہر جزو سب جمع کرکے اُن ٹکڑون کو اجتماع دیتے ہین دیکھ تو صنعت ٹکڑے جوڑنے والے کی کہ کیسے پرانے ٹکڑے بے سوزن کے سیتا ہی نہ تو سینے کے وقت ڈورا ہی نہ سوئی ہی اور سیتا ایسا ہی کہ کہین درز و سیون معلوم نہین آپ تو آنکھین کھول اور کیفیت حشر کی برملا دیکھ لے تا تجھکو شبہہ روز قیامت کے پیدا ہونے مین نہ رہے اور میری جامعیت کو دیکھ لے کیسا جمع کرنے والا ہون تا مرنے کیوقت اپنے اہتمام بگڑنے کے خیال سے نہ ڈرے کہ میرے جسم کا اہتمام بگڑ جائیگا جیسا کہ سونے کے وقت فوت ہونے حواس سے بے خوف رہتا ہی کہ سب جو موتے مین جو حواس ہی یہ حواس فانی ہین اور تجھکو ان حواسون کا ڈر نہین ہوتا اگرچہ پریشان و خراب ہوجاتے ہین الخلاف شرح مین پرکو ذکر لکھا ہی

نہ رونا شیخ کا اپنے فرزند کے مرنے پر

قولہ ؛ شیخ کی رہنمائی پیش ازین ؛ آسمانی شمع بر روی زمین ؛ چون پیمبر در میان امتان ؛ در کشاے روضۂ دار الجنان ؛ گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش ؛ چون نبی باشد میان قوم خویش ؛ یک صباحی گفتش اہل بیت او ؛ سخت دل چونی بگو ای نیک خو ؛ ما ز ہجر و مرگ فرزندان تو ؛ نوحہ میداریم با پشت دوتو ؛ تو نمی گریی نمی زاری چرا ؛ یا کہ رحمت نیست در دل ای کیا ؛ چون ترا رحمت نباشد در درون ؛ ہین چہ امید است ما را زتو کنون ؛ ما بامید توایم ای پیشوا ؛ کہ بنگذاری تو ما را در عنا ؛ چون بیارایند روز حشر تخت ؛ خود شفیع ما توئی آن روز سخت ؛ در چنان روز و شب بی زینہار ؛ ما باکرام توایم امیدوار ؛ دست ما و دامن تست آنزمان ؛ کہ نماند ہیچ مجرم را امان ؛ گفت پیغمبر کہ روز رستخیز ؛ کی گذارم مجرمان را اشکریز ؛ من شفیع عاصیان باشم بجان ؛ تا رہانمشان ز اشکنجہ گران ؛ عاصیان و اہل کبائر را بجہد ؛ وارہانم از عتاب نقض عہد ؛ صالحان امت خود فارغ اند ؛ از شفاعتہای من روز گزند ؛ بلکہ ایشان را شفاعتہا بود ؛ گفتشان چون حکم نافذ میرود ؛ ہیچ وازر وزر غیری بر نداشت ؛ من نیم وازر خدایم بر فراشت ؛ یعنی فرماتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک شیخ رہنما ایسا تھا کہ گویا آسمانی شمع زمین پر روشن تھی ایسا تھا جیسے امتون مین پیغمبر کہ ہدایت سے لوگون کے لیے دروازہ روضۂ جنان کا کھولتا تھا چنانچہ حضرت پیغمبر نے بھی فرمایا کہ اگلے جو شیخ گذرے ہین ایسے تھے جیسے نبی اپنی قومون مین جیسے حدیث کما فی الحدیث الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ شیخ اپنی قوم مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین ایک صبح انکے اہلبیت مین سے کسی نے کہا کہ تم ہو تو بڑے نیکخو مگر سخت دل کیون ہو ہم تو تمھارے فرزندون کے مرگ و ہجر مین نوحے رکھتے ہین اور بار غم سے دوتا ہین تو نہ روتا ہو نہ زاری کرتا ہے کس سبب سے ہو یا کہ تیرے دل مین اے صاحب رحم ہی نہین ہے پھر جب تیرے دل مین رحم نہین ہے تو ہم تجھسے کیا امید رکھین ہم تو تیری ہی امید پر اے پیشوا ہین کہ تو ہمکو رنج و عنا مین نہ چھوڑیگا حشر کے دن جو رب العالمین تخت آرا ہوگا اس سخت دن کا شفیع ہمارا تو ہی ہوگا ہم ایسے روز و شب بے پناہ مین تیرے ہی لطف و کرم کے امیدوار ہین تب اسوقت مین ہمارا ہاتھ ہوگا اور تیرا دامن جسوقت مین کسی مجرم کو امن نرہیگی حضرت پیغمبر نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مین کسی مجرم کو ہرگز روتا آنسو بہاتا نہ چھوڑونگا جیسا کہ حدیث مین ہے ثم استغفر محمد لی حدا فافرح واخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی لا یبقی الا من حبسہ القرآن یعنی شفاعت کرونگا مین پھر حد کیجائیگی میرے واسطے ایک حد واسطے نکالنے دوزخیون کے سو مین اپنی حد سے نکل جاؤنگا اور نکالونگا انکو دوزخ سے اور داخل کرونگا جنت مین یہانتک کہ کوئی دوزخ مین باقی نہ رہیگا مگر وہ جسکو قرآن نے قید کیا ہے جیسے مشرک یا کفار جنپر قید تابید دوزخ کی ہے مین دل و جان سے شفیع

گنہگار وہان ہوگا تا انکو شکنجۂ عذاب سے چھڑاؤن جو عاصی و اہل کبائر ہین نفس کے چھڑانے اور عتاب سے
بچانے مین کہ انھون نے اپنے قول توڑے ہین کوشش و جہد کرونگا اسلیئے کہ صالح تو میری امت کے
خود فارغ ہین میری شفاعتون سے اور اُس وزر گزند سے بے گزند بلکہ انکو خود شفاعتین ملینگی اور انکی بات
حکم نافذ کے مثل جاری ہوگی اُس دن ہین کہ کوئی بوجھ والا بوجھ غیر کا نہ اٹھائیگا سب بوجھ اُٹھانیوالے
ہین گے سوائے میرے کہ مجھکو خدا نے افراشتہ کیا ہے الخ ازاف شرح بحرالعلوم مین سخت دل جون تے
لکھا ہے جو بی کو اور ما نہ ہجر کو باز ہجر قولہ آنکہ بی وزر ست شیخ است ایجوان + در قبول حق چو اندر کف کمان
شیخ کہ بود پیر یعنے مو سفید + معنی این مو بدان ای نا امید + ہست آن موی سیہ ہستی تو + تا ز ہستیش نماند
تار مو + چونکہ ہستیش نماند پیر اوست + گر سیہ مو باشد او خود یا دو موست + ہست آن موی سیہ وصف بشر ہست
آن مو موی ریش و موی سر + عہد در عیسی برآمد صد نفیر + کہ جوان ناگشتہ ما شیخیم و پیر + گر رہید از بعض اوصاف بشر
شیخ نبود کہل باشد ای پسر + ور یکی موی سیہ کان وصف ماست + نیست بر ہو شیخ و مقبول خداست + چون بود
موی سپید ار با خود است + او نہ پیر است و نہ خاص ایزد است + ور سر موی ز وصفش باقیست + او نہ از عرش خدا
آفاقیست + ما ہمہ امیدواران توایم + ریزہ چین خوان احسان توایم + لیک با اینجملہ چون بی شفقتی + بہر فرزند
چرا بی رافتی + یا مگر فیوول لشی سوز د ترا + باز گو ای شیخ ما را ماجرا + المعنی جب معلوم ہوا کہ اُس دن کوئی بلا وزر
نہین مگر ہان شیخ جو قبول امر حق مین ایسا ہے جیسے ہاتھ کی کمان جا ہو جیسے لچاؤ جھکاؤ شیخ اسکو کہتے ہین پیر کو
جسکے مو سفید ہون اب اس مو کے معنی ای نا امید جان اور سمجھ کہ وہ جو مو سیاہ تیرے ہین وہی تیری ہستی
ہے سارے پندار و غرور او رخودی و منی اسی سیاہ موی مین ہوتی ہے لاجرم اس ہستی کی ہستی کا ایک تار مو ہرگز
نہ رہنے پائے جب جبکہ اس ہستی کی ہستی نہ رہی تو پھر وہی پیر ہو جاتا ہے اُسکے بال بالکل سیاہ ہین چاہے دو موئے
ہو وہ جو موی سیاہ ہین وہی وصف بشری ہے کہ وہ مو نہ موے ریش ہے نہ موے سر دیکھو تو حضرت عیسی جب مہد
مین تھے سیکڑون آواز کرتے تھے کہ ہم جوان ناگشتہ شیخ و پیر ہین کما جاء فی القرآن انی عبد اللہ اتانی الکتاب
وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت و اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا یعنے مین بندہ اللہ کا ہون کہ دی ہے
مجھکو کتاب اور ٹھہرایا مجھکو نبی اور کیا مجھکو جہان کہین ہون برکت والا اور وصیت کی مجھکو ساتھ
صلوۃ و زکوۃ کے جب تک مین زندہ ہون کہ یہ باتین ایسے وقت مین ہوئین کہ اصلا وقت کلام کا نہ تھا
اور جو بعض اوصاف بشریت چھوٹ گیا ہو بعض ہین ہے تو ای پسر وہ شیخ نہین ہے وہ موبہ ہے جسکو ادھیڑ کہتے ہین
اور اگر ایک بھی موے سیہ جو ہمارا وصف ہے جسکو ہستی ٹھہرایا ہے اگر اُسکے سر پر نہین ہے تو وہی شیخ و مقبول
خدا کا ہے اور جو مو سپید ہے اور اپنی خودی مین گرفتار نہ وہ پیر ہے نہ وہ خاص ایزد کا ہے اگر ایک سر مو اس

وصف سے امین باقی ہو وہ عرش خدا سے نہین ہوا فانی ہوا سے دنیا والا آدمی پھر رجوع اس حکایت
کیطرف ہی جو شروع کی تھی وہی اہلبیت کہتی ہو کہ ہم سب تیرے امیدوار ہین اور ریزہ چین خوان احسان
تیرے کے ہین مگر باوصف ان سب باتون کے تو کیسا بے شفقت ہو اور فرزندون کے حق مین بے رحمت
یا تیرا دل ہمیر نہین جانتا بس ای شیخ بتا تو یہ کیا ماجرا ہی اخلاف شرح بحر العلوم مین بیان ناامید بجاے
بے ناامید اور جوانان گشتہ بجاے جوان ناگشتہ بر رہ گوہر روے لکھا ہی

عذر شیخ بہر ناگریستن بر مرگ فرزندان

قولہ شیخ گفت او را مپندار ای رفیق + کہ ندارم رحم و مہر و دل شفیق + بر ہمہ کفار ما را رحمت است + گرچہ
جانْشان کافر نعمت است + بر سگانم رحمت و بخشایش است + کہ چرا از سنگہاشان مالش است + آن سگی کہ
می گزد گویم دعا + کہ ازین خو وا رہانش ای خدا + این سگان را ہم درین اندیشہ دار + کہ نباشند از خلایق
سنگسار + زان بیاورد اولیا را بر زمین + تا کندشان رحمة للعالمین + خلق را خواند سوے درگاہ خاص + حق را
خواند کہ وافر کن خلاص + جہد بنماید ازین سو بہر پند + چون نشد گوید خدایا در مبند + رحمت جزوی بود مر عام را
رحمت کلی بود ہمام را + رحمت جزوش قرین گشتہ بکل + رحمت دریاست ہادی سبل + رحمت جزوی بکل پیوستہ
رحمت کل را تو ہادی بین بود + تا کہ جزوست او ندارد کار بحر + ہر غدیری را کند اشباہ بحر + چون ندا اندر راہ یم
رہ کی برد سوی دریا خلق را چون آورد + متصل گردد بہ بحر آنگاہ او + رو برو تا بحر ہمچون سیل جو + ور کند دعوت
بتقلیدی بود + نہ از عیان و وحی تائیدی بود + گفت پس چون رحم داری بر ہمہ + ہمچو چوپانی بگرد این رمہ +
چون نداری نوحہ فرزند خویش + چونکہ فصاد اجل شان زد بہ نیش + چون گواہ رحم اشک دیدہ ہاست + دیدہ تو
بی نم و گریہ چراست + المعنی شیخ نے بجواب سوال اپنی اہلیہ کے کہا کہ مت گمان کر کہ مجھکو رحم و محبت
اور میرا دل شفیق نہین ہی مین تو کفار پر بھی رحمت کرتا ہون اگرچہ جانین انکی کافر نعمت ہین یعنے
دین کی نعمت سے منکر ہین مجھکو تو کتون پر بھی رحمت و بخشایش ہی جو لوگون کو پتھرون سے مار کھاتے دیکھتا
ہون کہ کیون انکو مارتے ہین اگر کتا کسیکو کاٹ کھاتا ہی اُسکے حق مین دعا کرتا ہون کہ خدایا یہ عادت بد
اسکی اس سے چھڑا دے مین ان کتون کی ہر وقت یہی فکر و اندیشہ رکھتا ہون کہ خلائق سے سنگسار
نہون آب مقولات حضرت مولانا رہ کے ہین کہ خدا تعالی اولیا کو اسواسطے زمین پر لایا ہی تاکہ انکو
رحمت للعالمین بنائے جیسے آنحضرت رحمة للعالمین تھے اسلیے کہ اولیا بھی اُنکے نائب ہین پس چاہیے
تا کہ اُنکے مخلوق پر رحمت کرین اُنکو درگاہ خاص حق تعالی کیطرف بلائین اور خدا سے دعا کرین کہ اُنمین
خلوص و صدق بڑھائے اپنی طرف سے انکی ہدایت و نصیحت مین کوشش کرین جو نہو سکے دعا کرین

کہ خدایا انپر دروازہ رحمت وہدایت کا بند مت کر کھولدے یہ رحمت جو عالم مین درمیان عام مخلوق سکے ہی
اس رحمت کے مقابل جو انکے ہمام اور رحمت للعالمین کو دنسے ہوتی ہو جزوی ہو اور انکی رحمت کلی اسلیے کہ اسکی
رحمت ہمقرین خدا کے ہر جو کل ہو اور ایک دریا ہی جو بادی راہون کی ہو جب رحمت جزوی کل سے ملگئی اور جا لگی
تو رحمت کل کا بو بادی ہی تو اسکا بیندہ ہو جائیگا اور جب تک جو کوئی جزو ہی وہ دریا کا کام نہین دیکستا اس سبب سے
وہ ہر تالاب کو تشابہ بحر کے کر دیتا ہی تھا بر ہو جو راہ دریا کی نہین جانتا ہو اور خود بھی دریا کی طرف نہین جاتا
پھر مخلوق کو دریا کے پاس کیسے لا سکے لیکن جب متصل بحر سے ہو جاسے تو اسوقت راہ بحر تا ضرور لیجاسے جیسے
سیل نہر کا دریا کی جستجو کرتا ہو اور جسوقت یہین کہ دریا تک نہین پہونچا ہو دعوت مخلوق کی کریگا تو وہ تقلیدی
ہوگی نہ عیان اور وحی وتایید سے یعنے نہ آنکہ کی دیکھی نہ حکم الٰہی سے جو وحی ہو سُنی نہ اُسکو ہمیشگی آیندہ
رجوع ہو بیچ اصلی ذکر کیطرف یعنے اسی الخ شیخ کے کہا جب سب پر رحم رکھتا ہو اور ایسا ہی جیسے گلہ کے گرد
چوپان تو اپنے فرزندون کے واسطے نوحہ وزاری کیون نہین کرتا جب کبھی قصاء اجل نے انکے نشتر مارا تو
غم نہین ہوا اور تیرا ایک بال افسوس بہا جو رحم کے گواہ ہین پھر اگر رحم ہو تو تیری آنکھین بے نم وبے گریہ کے
کیون ہین قولہ شیخ واناازان عتابش گرم شد + ورسخن یکبارہ بے آزرم شد + رہ بزن آورد وگفتش ای
عجوز + خود نباشد فصل دی ہمچون تموز + جملہ گر مردند ایشان در حی اند + غائب وپنہان زچشم دل کی اند + من
چو بینم شان عیین وپیش خویش + مدازچہ رو رو را کنم ہمچون تو ریش + گرچہ بیرون اند از دور زمان + با منند وگرد من
بازی کنان + گریہ از ہجران بود یا از فراق + با عزیزانم وصالست وعناق + خلق اندر خواب می بینند شان
من بہ بیداری ہمی بینم عیان + زین جہان خود را دمی پنہان کنم + برگ حس را از درخت افشان کنم + حس اسیر
عقل باشد ای فلان + عقل اسیر روح باشد ہم بدان + دست بستہ عقل را جان باز کرد + کارہای بستہ را
ہم ساز کرد + حسہا واندیشہ بر آب صفا + ہمچو خس بگرفتہ روی آب را + دست عقل آن خس بیک سو می برد + آب
پیدا میشود پیش خرد + خس بس انبوہ بود بر جو چون حباب + خس چو یک سو رفت پیدا گشت آب + چونکہ دست
عقل نگشاید خدا + خس فزاید از ہوا بر آب ما + آب را ہر دم کند پوشیدہ او + از ہوا خندان وگریان عقل تو
چونکہ تقوی بست دو دست ہوا + حق کشاید ہر دو دست عقل را + پس حواس چیرہ محکوم تو شد + چون خرد
سالار مخدوم تو شد + حس را بیخواب خواب اندر کند + تا کہ غیبہا از جان سر بر زند + ہم بہ بیداری ببیند خوابہا
ہم ز گردون بر کشاید بابہا + المعنی جب الخ نے شیخ کو بچون پر نہ رونے کے معاملہ مین عتاب کیا تو شیخ
بھی اُسپر گرم وبیمروت ہوا اور اسکی طرف مُنہ کر کے کہا ای عجوزہ دی مین تموز کب ہوتا ہی جو تو نے خیال کیا
یعنے غیر ممکن بات مجھسے چاہتی ہی جتنے جو مر گئے ہین سب میرے گرد مین ہین اور زندہ میری چشم دل سے

وہ غائب و پنہان ہی کب ہیں ہیں جب انکو بعینہ اُسی مجسم اپنے سامنے دیکھتا ہون تو مثل تیر بے گلہ چھوٹ
پیٹ کے کیون زخمی کرون اگرچہ وہ دو رزمانہ سے باہر ہین لیکن میرے پاس ہین اور سہرے کی کھل
رہے ہین رونا تو ہجر و فراق سے ہوتا ہو اور جب مین عزیزون سے بوصل و عناق ہین ہون یعنے بغلگیر
ہو رہا ہون پھر کیون روؤن مخلوق تو اپنے عزیزون کو خواب مین دیکھتی ہو مین بیداری مین ظاہر و برملا
دیکھتا ہون جب ذرا دیر کو جہان سے مین آپ کو چھپا لیتا ہون اور حواس کی پتی جھاڑ ڈالتا ہون آب
مقولات مولانا رح کے ہین کہ ای فلان یہ جان لے کہ حس تو اسیر عقل کی ہو اور عقل اسیر جان کی عقل
کے ہاتھ بندھے ہوئے جو مراد عدم و سترحواس سے ہی ہین کھولتی ہو اور اسکے مشکل کامون کو جان ہی راست
و درست کر دیتی ہو یہ حسین اور اندیشے ایسے ہین جیسے آب صاف پر گھاس کوڑہ کہ اُسکے مُنھ کو چھپائے
ہوئے ہوتا ہو پس عقل کا ہاتھ اُسکو اتار کے جب ایک طرف کر دیتا ہو تو عقل کے نزدیک وہ آب صاف
کھل جاتا ہو اسلیے کہ حس و اندیشون کا نہر مثل حباب کے پڑا ہوا تھا جب یہ خس جو حس ہو ایک طرف ہو گئی
آب ظاہر ہو گیا پس اگر عقل کے ہاتھ کو خدا نہ کھولے اور کشود نہ بخشے تو خس ہوا سے اڑ اڑ کے جا رے
آب پر نہایت ہی جمع ہو جاے ہوا سے مراد ہواے نفسانی اور بہار سے آب کو یہ ہوا چھپاتی ہی رہی
یہ وہ ہوا ہو کہ اسی سے عقل تیری خندان اور گریان ہو یعنے جب خواہش نفسانی کے موافق ہوا
خرم و خندان ہوئی اور جو خلاف اُسکے گریان البتہ تقوی جو ہوا کے دونون ہاتھ باندھ دیتا ہو تو اللہ تعالی
عقل کے دونون ہاتھ کھول دیتا ہو تب یہ حواس جو اب تجپر غالب ہو رہے ہین تیرے محکوم ہو جاتے
ہین اور خرد تیری سالار و مخدوم ہوتی ہو تو خرو حس کو جو خواب کے وقت حاصل رہتی ہو بیخواب کے خواب
ہین داخل کر دیتی ہو سب بیکار و یک کنار ہو جاتے ہین تو غیب کی باتین اور یہ چیزین جان سے تجھپر
ظہور کرین اور جیسے خواب مین عجیب و غریب چیزین دیکھتے ہین وہ بیداری مین دیکھے اور آسمان
سے بھی اسیر دروازے کھول دیتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین آزرم کو آزرم آتش پڑا ہوا لکھا ہو

قصہ پڑھنا شیخ ضریر کا قرآن کو از روے مصحف کے اور وقت پڑھنے کے بینا ہو جانا بحکم خدا

قولہ دید در ایام آن شیخ فقیر + مصحفے در خانۂ پیر ضریر + پیش او مہمان شد او وقت تموز + ہر دو زاہد جمع گشتہ
چند روز + گفت اینجا ای عجب مصحف چراست + چونکہ نابیناست این درویش راست + اندرین اندیشہ تشویش
فزود + کہ جزاو نیست اینجا باش و بود + او ست تنہا مصحفے آویختہ + من نیم گستاخ یا آمیختہ + تا بپرسم نی خمش
صبر کنم تا بصبرے بر مرادی برزنم + صبر کرد و بود چندین در حرج + کشف شد کالصبر مفتاح الفرج + صبر جست
ای برادر صبر کن + تا شفا یابی تو زین سنج کہن + صبر سوی کشف ہر سر ہبرست + صبر تلخ آمد برادر شکرست +

یعنی فرماتے ہین کہ اس شیخ فقیر نے انھین دنون مین قرآن شریف ایک اندھے کے گھر مین دیکھا
اور یہ اسکے پاس گیا کہ وہ ایام تموز تھے اور یہ اور وہ دونون زاہد چند روز وہان اکٹھے رہے آس شیخ
نے تعجب سے دل مین کہا کہ تعجب ہی یہ تو سچ مچ کا اندھا ہی پھر یہ قرآن یہان کیون ہی اسی سوچ مین شیخ کو
بہت تشویش پیدا ہوئی کہ اس درویش کے سوا اور کسیکی بود و باش یہان ہی نہین کیا وہ ہی اور مصحف لٹکا ہوا
کیسے پوچھون نہ مین ایسا گستاخ ہون نہ ایسی بڑی بے صبری اس سے بہتر ہی کہ چپ بیٹھا رہون صبر کرون
تو صبر کے سبب سے مراد پر پہونچون آخر صبر کیا اور چند روز اس تنگی مین رہا آخر اسپر کھل گیا اسواسطے کہ صبر
مفتاح الفرج ہی اور صبر ایک غذا ہی تو صبر کر تو اس رنج کہن سے شفا پانے صبر ہر بھید کے کشف کی
راہ بتاتا ہی صبر اگرچہ تلخ ہی لیکن پھل اسکا شیرین ہو

صبر کرنا لقمان کا جو دیکھا کہ حضرت داود اپنے ہاتھ سے زرہ کے حلقے درست کرتے ہین اور نہ پوچھنا اور صبر کرنا

قول رفت لقمان سوی داود صفا + دید کو میکرد زاهن حلقها + جمله را با همدگر در می فگند + زاهن پولاد
آن شاه بلند + صنعت زراد او کم دیده بود + در عجب میماند وسواسش فزود + کاین چه شاید بود واپرسم ازو +
که چه میسازی ز حلقه تو بتو + باز با خود گفت صبر اولی ترست + صبر تا مقصود زوتر رهبرست + چون نپرسی زودتر
کشفت شود + مرغ صبر از جمله پران تر بود + ور بپرسی دیرتر حاصل شود + سهل از بی صبریت مشکل شود + چونکه
لقمان تن بزد اندر زمان + شد تمام از صنعت داود آن + پس زره سازید و در پوشید او + پیش لقمان حکیم
صبر خو + گفت این نیکو لباس است ای فتا + در مصاف و جنگ دفع زخم را + گفت لقمان صبر هم نیکو دمیست
که پناه و دافع هر جا غمیست + صبر را با حق قرین کرد ای فلان + آخر والعصر را آگه بخوان + صد هزاران
کیمیا حق آفرید + کیمیایی همچو صبر آدم ندید + یعنی زرہ ساز ایک دن حضرت لقمان اندھے صفا
حضرت داؤد کیطرف گئے دیکھا کہ وہ لوہے کے حلقے بنا بنا کے ایک دوسرے مین ڈالتے تھے
انھون نے صنعت زرہ گری کی نہین دیکھی تھی انکو دیکھ دیکھ کے تعجب و وسواس بڑھا کہ ان حلقونکا
کیا بنیگا انسے پوچھون کہ ان تو بتو حلقون سے کیا بناتے ہو پھر دل مین کہا کہ صبر بہتر ہی صبر مقصود
کیطرف جلدی رہبری کرتا ہی اسلیے کہ ہر بات نہ پوچھنے سے جلدی کھلجاتی ہی مرغ صبر کا جملہ پرندون سے
پرندہ تر ہی اور اگر پوچھیے تو دیر ہوتی ہی اور بے صبر کے سہل چیز مشکل ہوجاتی ہی بس جب لقمان نے
صبر کیا اور خاموش رہے دم بھر مین وہ صنعت حضرت داؤد کے ہاتھ سے تمام ہوگئی پھر
انھون نے ان حلقون کی زرہ بناکے سامنے پہنی اور کہا ای جوان یہ بھی ایک اچھا لباس ہی

جنگ و مصاف مین زخم بچانے کیواسطے لقمان نے کہا یہ تو ہی لیکن صبر بہت ہی اچھا ہمدم ہی ہر غم کا چنانچہ اور ہر غم کا ہر جگہ دافع ہو اللہ تعالی نے صبر کو قرین حق کا کیا ہو تو اے فلان آخر سورہ والعصر کو پڑھ کہ تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر یعنے وصیت کرتے ہین ساتھ حق کے اور وصیت کرتے ہین ساتھ صبر کے پس صبر کو موازنہ مین حق کے رکھا ہو لاکھون طرح کی کیمیا حق نے پیدا کی ہین مگر آدم نے صبر جیسی کوئی کیمیا نہ دیکھی الخلاف شرح بحر العلوم مین کہ یہ کو گرچہ لکھا ہو

بقیہ قصہ اندھے کا اور قرآن پڑھنا اسکا

قولہ مرد مہمان صبر کرد وناگہان + کشف گشتش حال مشکل در زمان + نیمشب آواز قرآن را شنید + جست از خواب آن عجائب را بدید + کہ ز مصحف کور میخواند درست + گشت بی صبر و ز کور آن حال جست + گفت چون در چشمہات نیست نور + چون ہمی بینی ہمی خوانی سطور + آنچہ میخوانی بر و افتادہ + دست را بر حرف او بنہادہ + اصبعت در سیر پیدا میکند + کہ نظر بر حرف داری مستند + گفت ای گشتہ ز جہل تن جدا + این عجب میداری از صنع خدا + من ز حق درخواستم کای مستعان + بر قرارت من حریصم ہمچو جان + نیستم حافظ مرا نوری بدہ + در دو دیدہ وقت خواندن بی گرہ + باز دہ دو دیدہ ام را آن زمان + کہ بگیرم مصحف و خوانم عیان + آمد از حضرت ندا کای مرد کار + ای بہر رنجی بما امیدوار + حسن ظن ہست و امیدی خوش ترا + کہ ترا گوید بہر دم برترا + ہر زمان کہ قصد خواندن باشدت + یا ز مصحفہا قرائت بایدت + من درآندم وادہم چشمے ترا + تا فرو خوانی معظم جوہرا + المعنی مرد مہمان نے جو صبر کیا ناگہان اسپر فوراً حال اس مشکل کا کشف ہو گیا اور کھل گیا آدھی رات کو اسنے آواز قرآن کی سنی سوتے سے چونک پڑا اور وہ عجائب دیکھا کہ اندھا مصحف کو ٹھیک ٹھیک پڑھ رہا ہو اسکا صبر جاتا رہا اور اندھے سے سوال پوچھا کہ تیری آنکھون مین نور تو ہو نہین تو کیسے دیکھتا ہو اور کیسے سطرین پڑھتا ہو جو کچھ پڑھتا ہو اسکی طرف متوجہ ہو اور ہاتھ کو ٹھیک حرف پر رکھے ہو انگلی تیری حرفون پر ایسی ٹھیک چلتی ہو کہ تیری نگاہ مند ہو کہ تو حروف دیکھتا ہو اندھے نے کہا اے شیخ تو تو جہل تن سے جدا ہو اسکو صنع الہی سے کیسے عجیب جانتا ہو تحقیق مین نے اللہ سے دعا کی کہ اے رب مستعان مجھکو دل و جان سے قرارت قرآن کی حرص ہو مین حافظ نہین ہون مجھکو نور دے اور پڑھنے کے وقت دونون آنکھین روشن کر دے بیگرہ و گرہ بفتح اول و کسر ثانی کریہ و نامرغوب اسوقت میری آنکھین مجھکو پھیر دے کہ قرآن اٹھاؤن اور ظاہر پڑھنے لگون تب حضرت عزت سے ندا آئی کہ اے مرد کار یعنے ہمارے کام کا آدمی ہو اور ہر رنج مین تو ہمسے امیدوار رہتا ہی تجھکو ہمپر نہایت خوش گمانی ہو اور امید بھی تیری اچھی ہو کہ تجھکو ہر دم ہماری طرف کو کھنچتی ہو کہ بڑھو اور بڑھ جسوقت تجھکو قصد قرآن پڑھنے کا ہو یا مصحفون سے قرارت کا خواہان ہو اسوقت مین تجھکو آنکھین دونگا تا تو اس معظم جوہر کو پڑھ سکے جو آیات اللہ مرتب ہیں سلطان یا زر و شیا مین

قوله همچنان گردد هر آنگاهی که من + وا کشایم مصحف اندر خواندن + آن خبیری کو نشد غافل ز کار + آن گرامی پادشاه کردگار + باز بخشد بینشم آن شاه فرد + در زمان همچون چراغ شب نورد + زین سبب نبود ولی را اعتراض + هرچه بستاند فرستد اعتیاض + گر بسوزد باغت انگوری دهد + در میان ماتمت سوری دهد + آن شل بیدست را دستی دهد + کان غمها را دل مستی دهد + لا نسلّم و اعتراض از ما برفت + چون عوض می آید از مفقود زفت + چونکه بی آتش مرا گرمی رسد + راضیم گر آتشش ما را کشد + چونکه بی شمعی ببخشد دیدنی + اینچنین کوریست چشم روشنی + بی چراغی چون دهد او روشنی + گر چراغت شد چه افغان میکنی + یعنی اعتیاض عوض دینا اندھا کہتا ہی جیسا اُسنے مجھسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوتا ہی جسوقت مین قرآن پڑھنے کو کھولتا ہون پس وہ خبیر جو کبھی اپنے کام سے غافل نہین اور وہ گرامی بادشاہ کردگار شاہ فرد فوراً مجھکو بینائی لوٹ کے دیتا ہی جیسے چراغ شب نورد کہ بجھنے کیوقت کبھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بجھ گیا اور اسی حال مین وہ چمک اُٹھتا ہی علی ہذا بار بار اس قسم سبب سے ولی کو تو اعتراض ہوتا نہین اسواسطے جو چیز وہ لے لیتا ہی اُسکا عوض بھیجتا ہی اگر تیرے باغ کو جلا دے تو تجھکو بجائے انگور دے اور اگر ماتم مین ڈالے تو اسی ماتم سے سرور و خوشی پیدا کر دے شل بے ہاتھ والے کو دست و قوت دیتا ہی اور فرط غم سے جو لوگ کان نکلے ہو گئے ہین اُنکے دلون کو انھین غمون مین مستی بخشتا ہی کہ وہ اسمین مست ہوتے ہین ہمسے تو لا نسلّم و اعتراض سب گئے اور محو ہوئے جو ہمکو عوض موٹے مقصود سے مل رہا ہی مثلاً جب بے آگ کے ہمکو گرمی پہونچے اور ہماری آگ کو وہ بجھا دے تو ہم راضی ہین ہمارا اگر بگڑتا کیا ہی اور بنتا ہی اور جو بے آنکھون کے تجھاو روشنی بخشے تو کیا کہنا ایسی کوری جو بچشم روشنی ہی جب بے چراغ کے وہ روشنی دیتا ہی پھر اگر تیرا چراغ بجھ گیا تو کیون افغان کرتا ہی بگاڑ ہی کیا ہی

قصہ اولیا کا کہ راضی احکام الٰہی پر تھا اور تبدیل حکم خوشامد نہین کرتا تھا

قوله بشنو اکنون قصهٔ آن رهروان + که ندارند اعتراضی در جهان + ز اولیا اهل دعا خود دیگرند + که همی دوزند و گاهی میدرند + قوم دیگر می شناسم ز اولیا + که دهان شان بسته باشد از دعا + از رضا که هست رام آن کرام + جستن دفع قضا شان شد حرام + در قضا ذوقی همی بینند خاص + کفرشان آید طلب کردن خلاص + حسن ظنے بر دل ایشان کشود + که نپوشد از غمی جامهٔ کبود + هرچه آید پیش ایشان خوش بود + آبِ حیوان گردد ار آتش بود + زهر در حلقوم شان شکر بود + سنگ اندر راه شان گوهر بود + جملگی یکسان بود شان نیک و بد + ما از چه باشد این ز حسن ظن خود + کفر باشد نزد شان کردن دعا + کای خدا از ما بگردان این قضا + یعنی فرماتے ہین کہ اب قصہ اُن راہرون کا سُن جو جہان مین کسی قسم کا اعتراض نہین رکھتے اولیا مین ایک فریق اہل دعا ہین کہ وہ کبھی سیتے ہین اور کبھی پھاڑتے ہین کہ مراد دعا نیک وجہ سے ہی اور ایک قوم اور ہین اولیا سے کہ

مین انکو سمجھاتا ہون کہ انکے منہ ایسے بند ہین بس خدا کی رضا کا ان بزرگون کی مطیع و رام ہو ایسی بات کا
ڈھونڈھنا جسمین دفع قضا کا ہو انکے نزدیک حرام ہے وہ قضا مین ایسا ایک خاص مزہ پاتے ہین کہ اس
نجات ڈھونڈھنے کو کفر جانتے ہین انکے حسن ظن نے انکے دل پر ایسا دروازہ کھول دیا ہے کہ ہرگز کسی
غم سے سیاہ پوش نہین ہوتے جو انکے سامنے آتا ہے یہ اس سے خوش ہین اگر آگ ہو تو آبحیوان جانتے ہین زہر
انکے حلق مین ہو شکر جانتے ہین پتھر انکی راہ مین ہو گوہر ہو جاتے جا نیک و بد جو کچھ ہے سب کو یکسان جانتے ہین
اور یہ بات انہین کس سبب سے ہے حسن ظن سے کہ کسیکو برا جانتے ہی نہین انکے نزدیک یہ دعا کرنا کہ اے معبود
ہمسے اس قضا و حکم کو لوٹا دے کفر ہے

سوال بہلول کا ایک بزرگ سے اور جواب اسکا

قولہ گفت بہلول آن یکی درویش را * چونی ای درویش واقف کن مرا * گفت چون باشد کسی کہ جاودان * بر مراد
او رود کار جہان * سیل و جوہا بر مراد او روند * اختران زانسان کہ او خواہد شوند * زندگی و مرگ سرہنگان او *
بر مراد او روانہ کو بکو * ہر کجا خواہد فرستد تعزیت * ہر کجا خواہد ببخشد تہنیت * سالکان راہ ہم بر کام او * ماندگان
راہ ہم در دام او * ہیچ دندانی نخندد در جہان * بی رضا و امر او فرمانروان * بی رضای او نیفتد ہیچ برگی * بیقضا
او نیاید ہیچ مرگ * بی مراد او نجنبد ہیچ رگ * در جہان از اوج ثریا تا سمک * گفت ای شہ راست گفتی ہمچنین *
در فر و سیمای تو پیداست این * آن و صد چندانی ای صادق ولیک * شرح کن این را بیان کن نیک نیک *
آنچنانکہ فاضل و مرد فضول * چون بگوش او رسد آرد قبول * آنچنانش شرح کن اندر کلام * کز ازان ہم
بہرہ یابد جان عام * ناطق کامل چو خوان باشی بود * بر سر خوانش ز ہر آشی بود * کہ نماند ہیچ مہمان بینوا *
ہر کسی یابد غذای خود جدا * ہمچو قرآن کہ بمعنی ہفت توست * خاص را ہم عام را مطعم دروست * گفت این
باری یقین شد پیش عام * کہ جہان در امر یزدانست رام * ہیچ برگی در نیفتد از درخت * بیقضا و حکم آن
سلطان بخت * از دہان لقمہ نشد سوی گلو * تا نگوید لقمہ را حق کادخلوا * میل و رغبت کان زمام آدمیست *
جنبش آن رام امر آن غنیست * در زمینہا و آسمانہا ذرہ * پر نجنباند نگردد پرہ * المعنی بہلول نے ایک درویش
سے کہا کہ تیرا کیا حال ہے مجھکو خبردار کر کہا ایسا ہے جیسے کسی شخص کی مراد پر ہمیشہ جہان چلتا ہو دریا نہرین حسب
مراد اسکے چلین ستارے وہ جیسا چاہے ویسے ہو جائین موت و حیات یہ دونون سرہنگ اسکی مرضی موافق
گلی گلی مین پھرتے ہون جہان چاہے وہان تعزیت بھیجدے جسکو چاہے مبارکباد بخشے سالکان راہ خدا
کے بھی اسکے قدم پر چلین واماندے راہ کے اسکے جال مین پھنسے ہون کوئی ایک دانت جہان مین
بیرضا اور امر اس فرمانروا کے نہ ہل سکے نہ بیرضا اسکے کوئی پتا کسی درخت کا گرے نہ بیقضا اسکے کسی کو

مرگ آوے تو بے مراد اُسکے جہان مین اوج ثریا سے سمک تک کوئی رگ ہل سکے بہلول نے کہا اے بادشاہ تو نے
سچ کہا ایسے ہی ہے اور تیری فرمایش سے یہ سب ظاہر ہے بلکہ یہ سب اور ایسے سو چند اور اے صادق سب کچھ تو ہے لیکن
اپنے اس بیان کی خوب اچھی شرح تو کر دے اور بیان بھی کر ایسا کہ فاضل اور فضول جسکے کان مین پہونچے وہ
اسکو مان لے اور ایسی شرح کر اسکی اپنے کلام مین جس سے جان عام بہرہ یاب ہو ظاہر ہے ناطق کامل جو
خوان پاش ہوتا ہے اُسکے خوان پر ہر قسم کا آش و طعام ہوتا ہے خوان پاش کے سر دار خوان تا کوئی مہمان بھوکا اور بینوا
نرہے ہر کوئی اپنی جدی غذا پائے جیسے قرآن جسمین سات تہ کے معنی ہین خاص و عام سب کا طعام اسمین موجود
درویش نے کہا بھلا یہ تو تمام کے نزدیک بھی یقین ہے کہ جہان حضرت ایزد کا رام و مطیع ہے کوئی پتا درخت کا
بے رضا اُسکے اور بے حکم اس سلطان بخت کے نہین گر سکتا سلطان بخت یعنے چاہے جیسا جسکا
نصیب کرے جیسا کہ فرمایا وما تسقط من ورقة الا يعلمها یعنے کوئی پتا درخت کا نہین ٹوٹتا ہے مگر وہ اسکو جانتا ہے
مقدور الیا ہے کہ دہن سے گلو تک لقمہ جا سکے جب تک حق تعالی لقمے سے فادخلوا نہ کہے اور داخل ہو میل و رغبت
جو مراد ہوا و ہوس ہے ہے کہ یہ انسان کے لگام بنی ہین اور اسکو کھینچے کھینچے پھرتے ہین انکی جنبش و آرام
بھی اسی غنی بے پروا کے امر سے ہے دونون سے چاہے جسکو دبا دے چاہے جسکو تیز کر دے ساری زمینون
اور تمام آسمانون مین ایک ذرہ پر ہلا سکے نہ کوئی پر یعنے برگ کاہ لوٹ پوٹ ہو سکے الخلاف شرح
بحر العلوم مین لفظ ہم خاص لکھے بعد رہگیا ہے قوله جز بفرمان قدیم نافذش + شرح نتوان کرد یلدی نیست
گوش + کاشمہ برگ درختان را تمام + بے نہایت کی شود در نطق رام + اینقدر بشنو کہ چون کلی کار + می نگردد
جز بامر کردگار + چون قضای حق رضای بنده شد + حکم او را بنده خواهنده شد + بی تکلف نی پی مزد ثواب +
بلکہ طبع او چنین شد مستطاب + زندگی خود نخواهد بهر خود + نی پی ذوق حیات مستلذ + هر کجا امر قدم را
مسلکیست + زندگی و مردگی پیشش یکیست + بهر یزدان میزید نی بهر گنج + بهر یزدان میمرد نز خوف و رنج
هست ایمانش برای خواه او + نی برای جنت و اشجار و جو + ترک کفرش هم برای حق بود + نی ز بیم آنکه در
آتش شود + اینچنین آمد ز اصل آن خوی او + نی ز ریاضت نی ز جست و جوی او + آنگهان خندد که او
بیند رضا + همچو حلوا شکر او را قضا + بنده کش خوی و خصلت این بود + نی جهان بر امر و فرمانش رود + پس
چرا لابه کند او با دعا + که بگردان ای خداوند این قضا + مرگ او و مرگ فرزندان او + بهر حق پیشش چو حلوا
در گلو + نزع فرزندان بر آن باوفا + چون قطایف پیش شیخ بینوا + پس چرا گوید دعا الا مگر + در دعا بیند
رضای دادگر + آن شفاعت وان دعا نز رحم خود + میکند آن بنده صاحب رشد + رحم خود را او هماندم سوخته است
که چراغ عشق حق افروخته است + دوزخ اوصاف او عشق است و او + سوخت مر اوصاف او را مو بمو

ہر طرِ وقی این فرِ وقی کی شناخت * چون دقوقی کو درین دولت تباخت * یعنی طرِ وق راہ روندہ اپسے ہی فروق
فرق کنندہ قطائف لوز بیدنان لوزینہ و بریان وہی درویش کتا ہو تم ایسی جلدی اُسکی شرح چاہتے ہو مگر شرح اُسکی
بدون زمان قدیم و نا فذ حق کے نہین کرنا چاہیے اور جلدی اچھی نہین جسکا یہ حال کہ مثل برگ درختون کے ہر
پھر برگ درختون کے کون گن سکتا ہو اور جوشِ بے نہایت ہو وہ نطق کی مطیع کب ہو سکتی ہو پس تو اتنا ہی
سن لے کہ کوئی کام بدون امر کردگار کے نہین ہوتا اور جب قضاے حق رضا و خشنودی بندہ کی ہوئی اور اُسکے
حکم کا بندہ خواہندہ ہو گیا تو بے تکلف اسمین مزدوری و ثواب کو کچھ دخل نہین ہو بلکہ خود اُسکی طبیعت مستطاب
ایسی ہو جاتی ہو کہ وہ بندہ زندگی اپنی اپنے واسطے اور مزہ لذت زندگی مستند کے واسطے کہ جسکو میٹھو دے چکا ہی
نہین چاہتا جہان کہین امر حق کا مسلک ہو وہان اس بندہ کے سامنے اپنی زندگی و مُردگی اس امر کے
مقابل ایک ہو یہ خدا کے واسطے جیتا ہو نہ گنج کے واسطے ایسے ہی خدا کے واسطے مرتا ہو نہ خوف و رنج سے
اسکا ایمان خواہش خدائی ہو نہ جنت اور اُسکے میوون اور نہرون کیواسطے اُسنے جو کفر کو ترک کیا ہو وہ بھی اسکے
لیے ہو نہ آتش دوزخ مین داخل ہونے کے خوف سے غرض اُسکی اصل ہی سے ایسی خو ہو نہ کچھ ریاضت و جستجو سے نہ
بات ہو وہ اُسوقت خرم و خندان ہوتا ہو جو خدا کی رضا و خشنودی دیکھتا ہو اُسکو قضا مثل حلوا و شکر کے ہو
جس وہ بندہ جسکی ایسی خو و خصلت ہو گئے نہین جہان اُسکے حکم مین چلیگا پھر کیون وہ خوشامد کرے یا دعا کہ
اے خدا وند اس حکم کو پھیر دے پس اُسکو اپنی موت اور فرزندون کی موت ایسی شیرین ہو جیسے کسی کی حلق مین
حلوا ہو اُسکو نزع اپنے فرزندون کی ایسی جیسے لوزینہ یا بریان اور وہ کیون دعا کرے مگر اس خیال سے
کہ اُس حاکم داد گر کی رضا دعا مین ہو جیسے کہ فرمایا ادعونی استجب لکم یعنی مجھسے مین قبول کرونگا واسطے تمہارے
اس رضامندی کی بابت تو مضائقہ نہین کریگا ورنہ وہ محتاج دعا کا کب ہو سو اس دعا کو بھی اورون کے
حق مین شفاعت سمجھو نہ یہ کہ اپنے اوپر رحم کھا کے دعا کرے وہ صاحب رشد اورون کی ہدایت کو دعا
کریگا اُسنے تو اپنے اوپر رحم کرنے کو اسیوقت پھونک دیا جس وقت کہ چراغ عشق کا جلایا اوصاف بشری جو
کچھ اسمین تھے اُن اوصاف کا دوزخ اسکا عشق ہو اور اُسنے اُس دوزخ مین بال بال اُن اوصاف کا
پھونک دیا ہر راہ چلنے والون نے جو اس راہ مین چلے ہین ایسا فارق ہن کب پہچانا ہو اور کون ایسا فارق
ہوا ہو کسکو ایسی تمیز ملی ہان دقوقی البتہ وہ اس دولت مین ساعی و شتابندہ ہوا اور مثل اُسکے کون گذرا ہو

قصۂ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ اور اُنکی کرامات کا

قول آن دقوقی داشت خوش دیباجہ * عاشق و صاحب کرامت خواجہ * بر زمین میشد چو مہ بر آسمان * شب روان را
گشتہ نور روشن روان * در مقامی مسکنے کم ساختی * کم دو روز اندر دہی انداختی * گفت در یک خانہ باشم گر دو روز

عشق آن مسکن کند در من فروغ + عزة المسکن اخاذ بالنسا + انقل یا نفس سافر للغنا + لا اعود خلق قلبی بالمکان + کی یکون خالصاً فی الامتحان + روز اندر سیر بد شب در نماز + چشم اندر شاه باز او همچو باز + منقطع از خلق نی از بدخوئی + منفرد از مرد و زن نی از دوئی + نیک و بد را مهربان و مستقر + بهتر از مادر شهی تر از پدر + گفت پیغمبر شما را ای مهان + چون پدر هستم شفیق و مهربان + زان سبب که جمله اجزای منید + جزو را از کل چرا بر میکنید + جزو از کل قطع شد بیکار شد + عضو از تن قطع شد مردار شد + تا نه پیوندد بکل بار دگر + مرده باشد نبودش از جان خبر + ور بجنبد نیست خود او را سند + عضو نو بریده هم جنبش کند + جزو ازین کل گر برد یکسو رود + این نه آن کلست کو ناقص شود + قطع و وصل او نیاید در مقال + چیز ناقص گفته شد بهر مثال + مر علی را بر مثال شیر خواند + شیر مثل او نباشد گرچه راند + از مثال و مثل و فرق آن بران + جانب قصه دقوقی بازران + یعنی شب رو بفتح را و زره و اہل شب بیدار

یعنے دقوقی حال سلوک مین بہت اچھی صورت رکھتا تھا اور عجیب طریق کہ عاشق تھا اور صاحب کرامت و زہد جیسے آسمان پر چاند پھرتا ہوا اور سریع السیر یہ زمین پر مثل چاند کے پھرتا تھا اور کہین جمتا نہ تھا اور جو لوگ شب رو شب بیدار تھے انکی جانین اس سے روشن ہو گئی تھین ایک مقام مین مسکن نہین کرتا تھا دو روز سے بھی کم کسی گانون مین رہتا کہتا تھا کہ اگر مین ایک گھر دو روز رہونگا تو عشق اس مسکن کا میرے دل مین فروغ پکڑیگا بس عزیز ہونے مسکن سے مین بچتا ہون اس سے نقل کر اے نفس اور سفر کر واسطے نفع کے مین اپنے دل کی خلقت کو مکان کے رہنے کی عادت نہین ڈالتا اگر ایسا ہوگا تو امتحان مین کب کھرا اور خالص نکلیگا دن مین سیر و تماشا کرتا رات کو نماز مین ہوتا آنکھین بادشاہ مین باز اور باز کیطرح خود پرواز مین مخلوق سے منقطع لیکن نہ یہ کہ بدخوئی سے منفرد مرد و زن سے مگر نہ ایسا کہ دوئی سے کہ آپکو اور کچھ سمجھتا اور انکو اور کچھ جانے مہربان اور جملہ کا جائے قرار خواہ نیک ہو خواہ بد مہربانی مین بہتر ماں سے اور شیرین تر باپ سے شہی بمعنی شیرین تر گویا ترجمہ اشہی کا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ اے سردارو مین تمھارے لیے مثل پدر کے شفیق و مہربان ہون اس سبب سے کہ تم سب میرے ہی اجزا ہو پھر جزو کو کل سے کیون جدا کرتے ہو یعنے مجھسے کیون دور بھاگتے ہو یہ بھی جانتے ہو کہ جب مین کل ہون تم جزو ہو تو جزو کل سے جدا ہو کے بیکار نہین ہو جاتا جیسے عضو کہ تن سے جدا ہوا اور مردار ہوا اور جب تک پھر کل سے پیوند نہین پاتا مردہ ہوتا ہے اسکو اپنی جان کی خبر نہین ہوتی اگر وہ جنبش کرے تو خود اسکی سند نہین کہ تازہ کٹا ہوا عضو بھی تو جنبش کرتا ہے اسکی جنبش بھی ویسی ہے جو جزو کہ اس کل سے جدا ہوگا علحدہ کر دیا جائیگا اور ناقص ہوگا مگر کل ایسا نہین کہ کسی جزو کے نہونے سے ناقص ہوے اسکا قطع اور وصل ایسا نہین جو گفتگو مین سماے اور مین نے جو کچھ کہا مثال کے طور پر کہا کہ وہ ناقص ہے مثلاً حضرت علی کو مثال کی راہ سے

کسینے شیر کہا لیکن شیر مثل انکے کب ہو گا انسے کہا اب فرماتے ہین کہ توشتال وشل اور انکے فرق سے الگ ہوا اور وہ دقوقی کیطرف لوٹ چلے

لوٹنا طرف قصۂ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ کے

قول آنکہ در فتوی امام خلق بود + گوی تقوی از فرشتہ میربود + آنکہ اندر سیر مہ را مات کرد + ہم ز دینداری او دین رشک خورد + با چنین تقوی و اوراد و قیام + طالب خاصان حق بودی مدام + در سفر معظم مرادش آن بدے کہ دمی با بندۂ خاصی زدی + این ہمی گفتی چو میرفتی براہ + کن قرین خاصگانم ای الٰہ + یا رب آنہا را کہ بشناسد دلم بندہ و بستہ میان و مجلم + وانکہ نشناسد تو ای یزدان جان + بر من محجوب شان کن مہربان + حضرتش گفتی کہ ای صدر مہین + این چہ عشقست و چہ استسقاست این + مہر من داری چہ میجوئی دگر + چون خدا با تست چہ جوئی بشر او بگفتی یا رب ای دانای راز + تو کشودی در دلم راہ نیاز + در میان بحر اگر بنشستہ ام + طمع در آب سبو ہم بستہ ام ہمچو داؤدم نود و نہ نعجہ مراست + طمع در نعجہ حریفم ہم بخاست + حرص اندر عشق تو فخرست و جاہ + حرص اندر غیر تو ننگ و تباہ شہوت و حرص نران بیشی بود + وان حیزان ننگ و درویشی بود + حرص مردان از رہ پیشی بود + در مخنث حرص سوی پس رود + آن یکی حرص از کمال مردیست + آن دگر حرص افتضاح و سردیست + آہ سری ہست اینجا بس نہان + کہ سوی خضری شود موسی دوان + ہمچو مستسقی کز آبش سیر نیست + بر ہر آنچہ یافتی باللہ مایست + بی نہایت حضرت این بارگاہ + صدر را بگذار صدر تست راہ + یعنی وہ دقوقی علم وفتوی مین تو ایسا کہ امام خلق کا تھا اور تقوی مین گیند فرشتون سے لیجاتا اسی فرشتون پر سابق تھا سیر مین تو ماہ کو مات کیا یعنے نہایت پھرنیوالا کہ ماہ بھی باوجود سریع السیر ہی اُس سے ہارا تھا اور دین مین ایسا کامل کہ دین خود اسپر رشک کرتا تھا کہ مثل اسکے مین کامل ہوتا باوصف ایسے تقوی اور اوراد و وظائف اور قیام نماز کے ہمیشہ خاصان خدا کا طالب بھی سفر مین بڑی مراد اسکی یہی ہوتی تھی کہ ایک دم کو بھی کسی بندۂ خاص سے مل لیتا اور ملاقات ہو جاتی جب راہ چلتا تو یہی کہتا جاتا کہ ای معبود میرے مجھکو مصاحب اپنے خاص لوگون کا کر ای رب میرے وہ لوگ جنکو میرا دل پہچانتا ہی انکا مین میان بستہ اور خدمتگار اور محمل یعنے بار بردارندہ گویا غلام اور بوجھ ڈھونے والا ہون محمل بضم بصیغہ فاعل بار بردارندہ اور جنکو میرا دل نہین پہچانتا اور مین انسے محجوب و پوشیدہ ہون انکو تو ای یزدان جان مجھپر مہربان کر دے اسکے جواب مین حضرت رب العزت اُس سے کہتے کہ ای صدر نشین مہین یہ تیرا کیسا عشق مجھسے ہے اور یہ کیسا استسقا عشق کا تجھکو ہے کہ عشق سے تیری پیاس ہی نہین بجھتی تو تو میری محبت رکھتا ہی پھر اور کو کیا ڈھونڈھتا ہے جب خود خدا تیرے پاس ہے پھر بشر کی تلاش تجھکو کیون ہے تو وہ کہتا ای رب ای دانای راز تو ہی نے میرے دل پر یہ راہ نیاز کی کھولدی ہے کہ اگرچہ

تو دریا میں چھپا ہوں دریا مراد عشق الٰہی سے ہو کہ طمع مجھکو گھوڑون کے پانی میں بھی ہو کہ انسے بھی کچھ پی لون گھوڑے مراد اور کاملون سے ہین حضرت داؤد کے مثل ہون کہ نوے بھیڑین انکے پاس تھین اور انکے حریف کے پاس ایک بھیڑ تھی انکو اس ایک کی بھی طمع تھی واضح ہو کہ حضرت داؤد کی نوے بیبیان تھین اور اوریا جو انکا سالا تھا اُسکے ایک بی بی تھی اُسکو بھی یہ لینا چاہتے تھے آخر جب وہ مارا گیا تو انھون نے لے لی جیسا کہ قرآن مجید مین ہو إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ یعنے بیشک یہ میرا بھائی ہو اسکی ننانوے بھیڑین ہین اور میری ایک ہی ہو سو یہ کہتا ہو کہ وہ بھیڑ بھی میرے حوالہ کردے اور باتون مین وہ مجھکو دبائے لیتا ہو کہ میری بھیڑ لیلے حضرت داؤد نے کہا کہ اُسنے ظلم کیا جو تیری ایک بھیڑ تجھسے مانگتا ہو باوصف اتنی بھیڑون کے مختصر بیان اسکا یہ ہو کہ اوریا کی عورت سے انکو عشق ہوگیا تھا آخر اسکو ایسے موقع لڑائی پر بھیجا کہ وہان وہ مارا گیا اور عورت اُسکی اُنھون نے کر لی حضرت رب العزت نے دو فرشتے بھیڑ والے باہم جھگڑتے ہوے اُنکے پاس بھیجے اور اُنھون نے اُنسے سوال کیا جو آیۂ کریمہ سے ظاہر اور بعد اُنکے جواب کے غائب ہو گئے حضرت داؤد متنبہ ہو کے استغفار و زاری مین مشغول ہوے تھے مولانا کے شعر مین نوے سے مراد کثرت ہو نہ عدد معین تا مخالفت آیۂ کریمہ سے ہو حرص تیرے عشق کی مخروم ماہ ہو اور غیر کے عشق کے ننگ و خواب ہو جو لوگ نر اور مرد ہین اونکو خواہش و حرص پیشی کی ہوتی ہو کہ ہم سب سے آگے بڑھے ہون اور ہر بات مین سب سے آگے اور جو حیز و نامرد ہین اُنکے ملک و حصہ مین ننگ و محتاجی ہو مردونکی حرص پیشی کی راہ سے ہوتی ہو کہ ہر دم قدم آگے کو بڑھا رہے اور مخنث مین اس بات کی حرص کہ پیچھے کو جائے وہ ایک حرص تو کمال مردانگی سے ہو اور وہ دوسری فضیحت و سردی سے ہو آب مولانا رح بڑی حسرت و افسوس سے ایک آہ عاشقانہ کرکے فرماتے ہین کہ یہان ایک بڑا بھید چھپا ہوا ہو کہ خضر کے پیچھے جو صرف نبی تھے حضرت موسیٰ کو جو رسول اولوالعزم تھے دوڑایا چنانچہ حضرت خضر کے ساتھ انکو حکم سفر ہوا تھا اور کچھ راز خضر سے کہے گئے تھے اُنسے نہین کہے گئے تو مستسقی بن جیسے وہ پانی سے سیر نہین ہوتا اور جو کچھ تونے پالیا ہو قسم ہو خدا کی اسپر مت ٹھہر جا او بس مت کر یہ بارگاہ بڑی بے نہایت حضرت ہو یعنے جسکو تو حضرت سمجھا ہو حضرت نہین ہو حضرت بہت دور ہو ابھی تو راہ ہی ہو تو صدر و سکوت سمجھے صدر کا خیال چھوڑ یہ راہ ایکی ہو تو اس راہ سے صدر جانکر بس مت ہو اسلیے کہ اس راہ کی انتہا نہین ہو

بھید ڈھونڈھ ... کہ خضر سے باوجود کمال قربت رسالت کے

قوله ... [illegible] ... طالب خضرم ز خود بینی بری

[illegible]

آن قوی بافت و تو و اقف برین + تا ساچند پیمائی زمین + گفت موسی این ملامت کم کنید + آفتاب و ماه را راه کم زنید + میروم تا مجمع البحرین من + تا شوم مسحوب سلطان زمن + اجعل الخضر لامری سببا + ذالک او امضی واسری حقبا + سالها پرم بپر و بالها + سالها چه بود هزاران سالها + میروم یعنی نمی ارزد بدان عشق جانان کم بدان از عشق نان + این سخن پایان ندارد ای عمو + داستان آن دقوقی بازگو + **یعنی** فرماتے ہین ای موسی کلیم تو کلیم حق سے مشتاق کسکو دیکھے تو کیسے ایک مشتاق سے بیان کرتے ہین کہ باوصف ایسے مرتبہ اور ایسی پیغمبری کے طالب خضر کا ہوں اور حالانکہ خود بینی سے بری کہا اے موسی کہ وہ یوشع ہین تو نے اپنی قوم کو چھوڑا ہے اور اپنے کو واسطے اس نیاب کے پریشان بنایا ہے تو تو خود کیقباد ہے خوف ورجا سے خلاص کشتہ کیقباد سے نظر اسکی عیاشی و عجمی کے ہے تو کہانتک خضر کی تلاش مین رہیگا اور کہانتک اسکے پیچھے پھریگا تیری ملکیت جو ہیگی یعنے نبوت ورسالت وہ تیری تیرے پاس اور تو اسپر بخوبی واقف پھر آسمان کہانتک زمین ناپیگا اور پھرتا رہیگا موسی نے کہا ایسی ایسی ملامت مت کرو آفتاب و ماہ کے راہزن مت ہو کہ محال ہے ایسی ہی ملامت سے میرا باز رہنا محال ہین مجمع البحرین تک جاتا ہوں تا مسحوب سلطان زمن کا ہوں مجمع البحرین وہ جگہ جہان دریاے روم و فارس ملے ہین کہ اسی موقع پر خضر و حضرت موسی کی ملاقات ہوئی ہے شعر عربیہ کے معنی کر خضر کو میرے کام کیواسطے تا میرا مقصود مجھکو حاصل ہو نہین تو سیر کرونگا اور پھرونگا حقبون حقب بالضم و بفتحتین ہشتاد سال و روزگار او تقبیس ہے آیۂ کریمہ سے قال موسی لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا کہا موسی نے اپنے فتا سے کہ یوشع علیہ السلام تھے ہمیشہ پھرتا رہونگا جبتک مجمع البحرین پر نہ پہونچون چاہے مجھپر حقبے گذر جائین مین برسون پر و بال سے اس تمنا مین اڑونگا اور برسون کیا چیز ہزارون برس پھرتا رہونگا مین پھرتا تو ہون لیکن یہ پھرنا میرا عشق جانان کے برابر ہے جان و فی کے عشق مین نہین پھرتے ہین پھر عشق جانان کو عشق نان سے کم کیون جانتا ہے آپ فرماتے ہین اس سخن کی تو ای عمو کچھ حد نہین ہے پھر دقوقی کی داستان بیان کر

لوٹنا طرف قصۂ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ کے

قولہ آن دقوقی رحمۃ اللہ علیہ + گفت سافرت مدی فی خافقیہ + سالہا رفتم سفر از عشق ماہ + بیخبر از راہ و حیران در اللہ + پا برہنہ رفتہ ام در خار و سنگ + زانکہ من حیرانم و بیخویش و دنگ + تو مبین این پایہا را بر زمین + زانکہ بر دل میرود عاشق یقین + از رہ و منزل ز کوتاہ و دراز + دل چہ داند کوست مست دلنواز + این دراز و کوتہ اوصاف تنست + رفتن ارواح دیگر رفتنست + تو سفر کردی ز نطفہ تا بعقل + نی بگامی بود و منزل نہ بنقل + سیر جان بیچون بود در دور دیر + جسم ما از جان بیاموزید سیر + سیر جان هر کس ببیند جان من

سیر جسمانہ باشد در چلن + سیر جانہ را کرد او کنون + میرود بیچون نہان در شکل چون + اب آگے اسکے گفت روزے
انجا اوتا مینیم قلزمی الخ یہ دو شعر ہین کہ قابل تصدیر حکایت بعد کے ہین لہذا ہین نے تو اسکو انہین دونون
شعرون سے مصدر کیا خدا ہی وخوبی اس تغیر کی بواۂ انصاف نظر ناظرین کے ہی المعنی خافقین مشرق ومغرب تلک
ابتداے زمان وآخر زمان فرماتے ہین کہ ذوقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مین نے ابتداے زمانہ سے مشرق
ومغرب مین سفر کیا ہو یعنی سفر کو اپنے راہ کے شوق سے کیا اور سے بیخبر اور اللہ کی ذات مین حیران
اگرچہ کئی ماہ ہو ہین لگے پانون خار وسنگ مین چلا اس سبب سے کہ مین حیران وبیخود ہوں اور دنگ مجھکو کچھ
معلوم وخبر نہین اب فرماتے ہین تو چلنے مین ان پانون کو مین پر مت دیکھے اسلیے کہ عاشق پانون سے
نہین چلتا بلکہ جان سے چلتا ہی پھر راہ او منزل سے چاہے دور دراز ہو چاہے کوتاہ دل کیا جانے
اسواسطے کہ وہ اپنے اللہ کے شوق مین مست ہو رہا ہی یہ دراز و کوتہ تو اوصاف تن کے ہین روح کا
چلنا اور ہی طرح ہی تو نے سفر کیا نطفہ سے عقل تک پھر یہ سفر تیرا کب کسی قدم اور منزل کے ساتھ تھا
بے ساتھ تو نے اصل کی ہی دیسے ہی جان کی ہیچ پلن ہوتی ہی چون وچرا کو شہین داخل نہین وہ واسطے وہ
وہ نہین اس سے جدا ہی بلکہ جسم نے ہمارے اسی سے چلنا پھرنا سیکھا ہی سیر جان کی اے جان من ہرگز فنا
نہین دیکھتا ہی سیر جسم کی سب ظاہر دیکھتے ہین جان سے جہانہ سیر اب چھوڑ دے جسم پر اور رہی بیچون

اس شکل چون مین جو صورت جسمانی ہی پھرتی ہی

... شان شمع کا ایک کنارہ دریا

گفت روزی می شدم مشتاق وار + تا ببینم در بشر انوار یار + تا ببینم قلزمی در قطرہ + آفتابی درج اندر ذرہ
چون رسیدم سوی یک ساحل بگام + بود بیگہ گشتہ روز و وقت شام + بعد ازان ناگہ چہ دیدم گو بیت تا بدانی
سر آن افروختہ + ہفت شمع از دور دیدم ناگہان + اندران ساحل شتابیدم بدان + نور شعلہ
ہر یکی شمعی ازان + بر شدہ خوش تا عیان آسمان + خیرہ گشتم خیرگی ہم خیرہ گشت + موج حیرت عقل را
از سر گذشت + کاین چگونہ شمعہا افروختست + وین دو دیدہ خلق ازانہا دوختست + خلق جویان چراغی
گشتہ بود + پیش آن شمعی کہ بر مہ می فزود + چشم بندی بد عجب بر دیدہ ہا + بندشان میکرد یہدی من یشا
اب آگے بانمیدیدم الخ یہ شعر ہی کہ اسکو بھی بعد کی سرخی کا مین نے مصدر کیا ہی المعنی یہ قول ذوقی
کا ہی کہ ایک دن مین مشتاق کیطرح چلا جاتا تھا اس شوق مین کہ بشر مین انوار یار کے دیکھون اور
اسواسطے کہ دیکھون قطرہ مین قلزم کیسے بھرا ہوا ہی اور ذرہ آفتاب مین کیسے گھسا ہوا ہی جبکہ ایک
دریا کے کنارے موافق اپنے مقصد کے پہونچا تو شام تھی بوقت تھا دن نہین رہا تھا پھر یکایک

مین نے کیا دیکھا یہ تجھسے بیان کرون تو کچھ بھید اسکا ظاہر ہو کہ مین نے سات شمع دور سے یکبارگی کنارہ
مین دیکھین چنانچہ انکو دیکھکر مین انکی طرف دوڑا اور وہ شمع ایسین کہ انسے ہر ایک کے نور روشنی سے
بات آسمان تک خوب بھرا ہوا تھا مین انکو دیکھکے حیران و متحیر ہوگیا اور مین کیا خود حیرانی حیران ہوگئی اور
عقل کے سر سے موج حیرت کی تیر ہوگئی حیرت مین ڈوب گئی کہ الٰہی یہ کیسی شمعین روشن ہین اور یہ دونون
آنکھین مخلوق کی کیسے انسے بیخبر ہین اور عجب حال مخلوق کا ہے کہ ایسی شمع کو جو نور و فروغ مین ماہ سے
بڑھی ہوئی ہے چھوڑ کے ایک چراغ کشتہ کے طالب ہین کیا چشم بندی لوگون کی آنکھون پر ہے اور یہ چشم بندیہی
مین پیشانی کا ہے اسی نے انکی آنکھون کو بند کیا ہے اسلیے کہ ہدایت اسی کے اختیار مین ہے اختلاف بیان کیسی اتری
اشعار و رجی بحر العلوم مین ہے اور طولانی تقریر خارجی اور کثرت نسخون کی اور اصل معانی سے غرض نہین

ایک مثال پر ہوجانا ان ساتون کا

قولہ باز میدیدم کہ میشد ہفت یک + نور او بشگافتی جیب فلک + باز آن یکبار دیگر ہفت شد + مستی و حیرانی
من زفت شد + اتصالاتی میان شمعہا + کہ نیاید بر زبان گفت ما + آنکہ یک دیدن کند ادراک آن + سالہا
نتوان نمودن از زبان + آنکہ یکدم بیندش ادراک و ہوش + سالہا نتوان نمودن آن بگوش + چونکہ پایانی
ندارد رو الیک + زانکہ لا احصی ثنا ما علیک + پیشتر رفتم دوان کان شمعہا + تا چہ چیزست از نشان کبریا
میشدم مدہوش و بیخویش و خراب + تا بیفتادم ز تعجیل و شتاب + ساعتی بیعقل و بیہوش اندرین + اوفتادم من
سر خاک زمین + باز با ہوش آمدم برخاستم + در روش گوئی نہ سر نہ پا ستم + المعنی و قولی کہتے ہین کہ پھر کیا
دیکھتا ہون کہ وہ ساتون شمع ایک نور ہوگئین اور وہ نور جو گریبان فلک کو پھاڑے فلک سے پار ہوا جاتا
تھا پھر وہ اکبارگی دوبارہ سات شمعین ہوگئین یہ دیکھکے مستی و حیرانی میری از بس قوی و سطبر ہوگئی اب
اس جمع اور تفریق مین جیسے اتصال انمین ہوتے تھے ہماری زبان میں کہان جسکے بیان مین وہ آجاوے
جو شخص کہ ایک دید انکی پاوے جیسا ... زبان سے نہ بیان کر سکے اور اگر ادراک و ہوش انکا ایکدم دیکھین
تو برسون انکو اپنے کان سے ... لا سکین ویسی اخروی انکی ہوا ... جانتے ہین کہ جب یہ کیفیت ایک حد کی
ہو تو پھر اپنی طرف کو کیون نہین لوٹتا یعنے جو ذکر شروع تھا اسکی طرف اسی سبب سے کہ ... باری کیسے اسپر
احصی کر سکی جسکو آنحضرت نے فرمایا ہے لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یعنی تیری ثنا تجھ سے احصا
نہین کر سکتا جیسے کہ تو نے اپنی ثنا آپ کی ہے پس ان شمعون کو دیکھ کے ... اور آگے بڑھا کہ یہ نشان آیات
کبریا سے کیا چیز ہے سو مین مدہوش اور بیخود و بدست چلا جاتا تھا کہ جلدی و شتابی سے مارے گر گیا تھوڑی دیر تک
اسی حال مین بیعقل و بیہوش خاک زمین پر پڑا رہا پھر ہوش مین آیا اور اٹھا اور ایسا چلا کہ گویا نہ چال مین میری ہون نہ پا ہون

معلوم ہونا اُن سات شمع کا نظر صحیح مین کہ وہ سات آدمی ہین

قولہ ہفت شمع اندر نظر شد ہفت مرد + نورشان میشد بسقف لاجورد + پیش آن انوار نور روز درد + از صلابت نور را می کرد رد + باز حیران گشتم اندر صنع رب + کانچنین چون شد چگونست ای عجب + پیشتر رفتم کہ بنگر و بعگرم + تا چہ حالت اینکہ میگردد سرم + یعنی پھر وہ ساتون شمع میری نظر مین سات مرد ہوگئے جنکا نور سقف لاجورد تک جاتا تھا اور وہ نور بھی ایسا جسکے سامنے نور دن کا خواہ دن خواہ آفتاب کا گادا اور تیرہ تھا اور خوب سختی سے پانون جائے ہونے مین اس کیفیت کو دیکھکر پھر حیران ہوگیا کہ ای پروردگار یہ تیری کیسی صنعت ہو اور یہ معاملہ ایسا کیون ہوا مین او آگے بڑھ گیا اس قصد سے کہ اچھی طرح دیکھون یہ حالت کیا ہو کہ میرے حواس چکر مین ہین اور سر گردش مین

پھر معلوم ہونا اُن ساتون مردکا ہفت درخت

قولہ باز ہر یک مرد شد شکل درخت + چشم از سبزی ایشان نیکبخت + ز انبہی برگ پیدا نیست شاخ + برگ ہم گم گشتہ از میوہ فراخ + ہر درختی شاخ بر سدرہ زدہ + سدرہ چہ بود از خلا بیرون شدہ + بیخ ہر یک رفتہ در قعر زمین + زیرتر از گاو و ماہی بیقین + بیخ شان از شاخ خندان روی تر + عقل ازان اشکالہا زیر و زبر + میوہ کہ بر شکافیدی ز زور + ہمچو آب از میوہ جستی نور نور + یعنی پھر وہ ہر مرد ایک ایک درخت ہوگیا اور ایسا سرسبز جسکی سبزی سے آنکھ نیکبخت ہوتی تھی اور نورانی جیسے کہ سبزی موید قوت بصر کی ہو پتون کا ایسا انبوہ کہ شاخین چھپی ہوئین اور میوہ کی یہ کثرت کہ پتے بھی گمی ہوئے ہر درخت کی شاخ سدرہ سے لگی ہوئی اور سدرہ کیا ہو سارے خلا سے باہر نکلی ہوئی اور خلا کی حد نہین جڑ ہر ایک کی قعر زمین مین گھسی ہوئی کہ گاو و ماہی سے بھی زیادہ نیچے بیقین جڑین انکی شاخون سے زیادہ تر خندان رو ای تر و تازہ سبز و لطیف جسکی اشکال سے عقل لوٹ پوٹ ہوتی تھی جو میوہ کہ ظاہرا اسکا شگافتہ تر قیدہ تھا مثل پانی کے اس میوہ سے نور چھلکتا تھا الخلاف شرح بحر العلوم مین ایسی کو زان بھی لکھا ہو

پوشیدہ ہونا اُن درختون کا چشم خلق سے

قولہ این عجب تر کہ بر ایشان میگذشت + صد ہزاران خلق از صحرا و دشت + ز آرزوی سایہ جان میباختند + از گلیمی سایبان میساختند + سایۂ آنرا نمیدیدند ہیچ + صد تفو بر دیدہ ہای پیچ پیچ + ختم کردہ قہر حق بر دیدہ ہا + کہ نبیند ماہ را بیند سہا + ذرہ را بیند و خورشید نی + لیک از لطف و کرم نومید نی + کاروانہا بینوا وین میوہا + پختہ میریزد چہ سحرست ای خدا + سیب پوسیدہ ہمی چیدند خلق + درہم افتادہ بیغما خشک حلق + گفتہ ہر برگ و شکوفہ آن غصون + دمبدم یا لیت قومی یعلمون + بانگ می آید ز سوی ہر درخت + سوی ما آیید خلق شوربخت

بانگ می آمد زغیرت بر شجر + چشم شان بستیم کلا لا وزر + گر کسی میگفت شان کاینسو روید + تا ازین اشجار
مستسعد شوید + جمله میگفتند کاین مسکین مست + از قضاء الله دیوانه شدست + مغز این مسکین ز سودای دراز
وز ریاضت گشت فاسد چون پیاز + او عجب می ماند یارب حال چیست + خلق را این پرده و اضلال چیست
خلق گوناگون با صد رای و عقل + یک قدم این سو نمی آرند نقل + عاقلان و زیرکان شان از نفاق گشته
منکر و اینچنین یاغی و عاق + یا منم دیوانه و خیره شده + دیو بر من غالب و چیره شده + چشم میمالم بهر لحظه که من +
خواب می بینم خیال اندر زمن + خواب چه بود بر درختان میروم + میوه هاشان میخورم چون نگروم + المعنی آور بڑے
تعجب کا مقام ہے کہ لاکھوں مخلوق اُدھر صحرا و دشت سے آتی جاتی گذرتی ہے اُن درختوں کے پاس پہنچے
اور سایہ کی آرزو میں عاری جانے کی نوبت پہونچتی ہے کمل وغیرہ کے سایبان بناتے ہیں مگر انکا سایہ
کوئی نہیں دیکھتا ہے دوسرا مصرعہ مولانا رح کا قول ہے کہ ایسی آنکھوں پر ہیچ پیچ سیکڑوں تفو اور تھوک ہے
اللہ تعالے کے قہر نے انکی آنکھوں پر مُہر کر دی تا ماہ کو نہ دیکھے سہا کو دیکھے کہ ماہ کے مقابل کیا ناچیز
بے نور ہے اور ذرہ کو دیکھے خورشید کو نہ دیکھے لیکن اُسکے لطف و کرم سے نومید نہیں جو قافلے کہ بینوا
ہیں اُنکے لیے یہ میوے ہیں کہ پکے پکے گرتے ہیں یہ کیسا سحر ہے ایذا کہ سیب پوسیدہ تو اسکے مخلوق چنتے
ہیں اور ایسے انکی لوٹ میں پڑے ہیں کہ لوٹ کی محنت سے اُنکے حلق خشک ہو رہے ہیں ہر برگ و شگوفہ
انکی ڈالیوں کا کہتا ہے کہ کاش ہماری قوم کو ہمارے حال سے آگاہی ہوتی اور ہماری طرف رجوع کرتی
اور ہر درخت کیطرف سے آواز آتی ہے کہ اے خلق شوربخت ہماری طرف کیوں نہیں آتی آپ سوچیے
کہ وہ درخت پکارتے اور آگاہ کرتے ہیں اور کوئی اُدھر نہیں جاتا غیرت درختوں پر آواز کرکے کہتی ہے
کہ ہم نے انکی آنکھیں بند کر دیں ہیں تم انکے بلانے سے باز آؤ یہ ہیچ نہیں رہینگے اگر ایسے لوگوں سے
جو ان درختوں سے بھاگتے ہیں کوئی کہتا کہ ادھر کو چلو تا ان درختوں سے سعادت حاصل کرو تو سب
یہی کہیں کہ یہ غریب ست قضاء الٰہی سے دیوانہ ہو گیا ہے دیوانگی میں بکتا ہے اسکو بڑا لنبا سودا ہوا ہے
جسکے سبب سے اور نیز شدت ریاضت سے مغز اسکا بالکل خراب ہو کے پیاز کیطرح پوست ہی پوست ہو گیا ہے
بس یہ تو اسکو دیوانہ بناتے ہیں اور وہ متعجب ہو کے کہتا ہے کہ الٰہی یہ حال کیا ہے اور مخلوق پر یہ پردہ گمراہی کا
کیوں پڑا ہے طرح طرح کی مخلوق ہے جنکی سیکڑوں رائے اور سیکڑوں عقلیں اور ایک قدم اور طرف سے
اس طرف نہیں بدلتے جو عاقل ہیں اور زیرک ہیں انہیں وہ بھی تو نفاق کے مارے منکر ہو گئے
اور ایسے باغی اور گمراہ ہو گئے کہ ہرگز غور نہیں کرتے یا میں ہی انکے کہنے کے موافق وہمی دیوانہ ہو
حیران ہو گیا ہوں مجھی پر شیطان غالب و چیرہ ہو گیا ہے میں تو خواب آنکھیں مل ملکے دیکھتا ہوں ہر دم

نہین جانتا کہ زمانہ مین جو خیال خواب ہوتے ہین وہ دیکھتا ہون یا کیا ہی پھر فرماتے ہین کہ خواب کیسی
ہوتی ہی بیت تو درختون پر چڑھا ہوا ہون اور میوے کھاتا ہون پھر انکا گردیدہ اور شیفتہ کیسے ہون قولہ
باز چون می بنگرم در منکران + کہ ہمی گیرند ازین بستان کران + با کمال احتیاج و افتقار + ز اہر روتی نیم مردہ جان سپار
ز اشتیاق و حرص یک برگ درخت + میزنند این بینوایان آہ سخت + در ہزیمت زین درخت و زین شمار + این
خلائق صد ہزار اندر ہزار + باز میگویم عجب من بیخودم + دست بر شاخ خیالی در زدم + ہان بخوان استیأس الرسل
ای عمو تا بظنوا انہم قد کذبوا + این قرارت خوان بتخفیف کذب + این بود کز خویش بینند محتجب + در گمان افتاد جان
انبیا + ز اتفاق منکری اشقیا + جاءہم بعد التشکک نصرنا + ترک شان گو بر درخت جان برآ + میخور و میوہ بدان
کش و زیست + ہر دم و ہر لحظہ سحر آموز نیست + خلق گویان ای عجب این بانگ چیست + چونکہ صحرا از درخت
و بر تہیست + پیچ گشتم از دم سودائیان + کہ بنزدیک شما باغست و خوان + چشم میمالم کہ اینجا باغ نیست + یا بیابانیست
یا مشکل ہیست + ای عجب چندین دراز این ماجرا + چون بود بیہودہ و پس ہزل و خطا + من ہمیگویم چو ایشان
ای عجب + این چنین مہری چرا از صنع رب + زین تنازعہا محمد در عجب + در تعجب نیز ماندہ بولہب + زین عجب
تا آن عجب فرقیست ژرف + تا چہ خواہد کرد سلطان شگرف + ای دقوقی تیز رو تر ہین خموش + چند گوئی
چند چون قحط ست گوش + المعنی پھر جو دیکھتا ہون منکرون کو جو اس بستان سے کنارہ کش ہین تو
ایسا پاتا ہون کہ کمال حاجتمند اور نہایت ہی محتاج زار زار ادہ مرے جان دینے والے ہین کہ اس
درخت کے اشتیاق و حرص مین سخت آہین مار رہے ہین کہ ایک برگ ہی ہمکو ملجاتا اور جنھون نے اس
درخت اور اس میوہ سے ہزیمت کی ہزارون لاکھ ہین پھر کہتا ہون مین عجب بیخود ہون ایک خیال کی
شاخ پکڑے ہوئے ہون خبردار تو آیہ استیأس الرسل قد کذبوا تک تو پڑھو چنانچہ پوری آیت یہ ہی حتی اذا
استیأس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا ایہا تک کہ مایوس ہوئے رسول اور گمان کیا انھون نے کہ بیشک
ہم مکذوب ہوئے پھر شکایت کیا ہی اگر لاکھون ہزار اس درخت اور اس میوہ سے بھاگے انبیا و
رسل پر کیا گیا گذرا ہی جیسا کہ آیت سے مترشح ہی اور اس آیت مین کذبوا کو تخفیف پڑھو نہ تشدید کہ اہین
کچھ حجاب نہین ہی صاف سمجھے ہین تکذیب کیے گئے وہ مگر جو محتجب ہی وہ بھی قرات تخفیف ذال ہی اور محتجب
جان انبیا کی کہ گمان مین پڑ گئی اتفاق منکری اشقیا سے کہ بالاتفاق سب ہمارے منکر ہو جائینگے
پھر بعد اس تشکک انبیا یا تابعین انبیا جیسا کہ اختلاف کذبوا مین ہی جاءہم نصرنا یعنی آئی نصرت ہماری
نازل ہوا تو انکا ترک کہہ اور درخت جان پر چڑھو اسلیے کہ اس سے میوہ وہ کھاتا ہی جسکی قسمت مین ہی
اور جہان ہر دم ہر لحظہ سحر آموزی ہی جیسے مخلوق کہہ رہی ہی جبکہ صحرا مین نہ پھل ہو نہ درخت ہو تو آواز

کیا ہو اب مین کہتا ہُون کہ ان سودائیون سے بکون مین تو خود دیوانہ ہوگیا جو کہتے ہین کہ تمھارے نزدیک جو باغ ہے وہ کہان ہے ہم تو آنکھین ملکے دیکھتے ہین کوئی باغ نہین معلوم ہوتا یا تو بیابان ہے یا سخت مشکل اوہر لیکن مجھکو تعجب آتا ہے کہ ایسا طول طویل باجرا بیہودہ اور ہزل و غلط کیسے ہو جائیگا مگر انکی طرح مین بھی کہتا ہون کہ ایسی مہر کیون منع الہی نے لگائی جو کسیکو نہ سوجھے آن جھگڑون سے آنحضرتؐ آپکو تعجب مین تھے اور بولہب آپکو حضرت اس سبب سے کہ ابولہب معجزات وغیرہ دیکھتا ہو اور نہین مانتا اور ابولہب اس گمان بد مین کہ یہ سب جادو و تشویش ہے پھر کیسے جادو پہ نازان ہین عجب چشم بندی سنکرون کیواسطے تھی لیکن حضرت کے تعجب اور ابولہب کے تعجب مین بڑا گہرا فرق ہے کہ آپ کا تعجب صحیح موافق دید کے اور اسکا تعجب غلط بمقتضائے شقاوت اب دیکھیے سلطان دانا و شگرف اُسکے ساتھ کیا کریگا اب فرماتے ہین کہ دقوقی تو بڑا تیز دو ہے خبردار خموش ہو تو کہان تک کیگا سنتا ہی کون ہے کانون کا تو قحط ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین زاررو کو زار روی نیم مردہ کو نیم عورہ اور اسیاس کو رسل کے ساتھ ملا دیا ہے اور میوہ کو سیدہ لکھا ہے

ایک درخت ہو جانا اُن ساتون درختون کا اُسکی نظر مین

قولہ گفت راندم پیشتر من نیکبخت ۞ باز شد آن ہفت جملہ یک درخت ۞ ہفت میشد فرد میشد ہر دمے ۞ من چسان میگشتم از حیرت ہمے ۞ بعد از ان دیدم درختان در نماز ۞ صف کشیدہ چون جماعت کردہ ساز ۞ یک درخت از پیش مانند امام ۞ دیگران اندر پسِ او در قیام ۞ آن قیام و آن رکوع و آن سجود ۞ از درختان بس شگفتم می نمود ۞ یاد کردم قول حق را آن زمان ۞ گفت والنجم الشجر را یسجدان ۞ این درختان را نہ زانو نی میان ۞ این چہ ترتیب نماز ست آنچنان ۞ آمد الہام خدا کامی با فروز ۞ می عجب داری ز کار ما ہنوز ۞ المعنی یعنے پھر دقوقی نے کہا کہ اے نیکبخت مین جب اور آگے گیا پھر وہ ساتون جملہ ایک درخت ہو گئے اور یہی حال تھا کہ دم بھر مین سات ہو جاتے تھے اور دم بھر مین ایک مین انکو دیکھ کے کیسا حیرت مین ہو ہو جاتا تھا مین بعد اسکے اُن درختون کو نماز مین دیکھا کہ جماعت کیطرح صف کشیدہ اچھی راستی و درستی سے کھڑے ہین اور ایک اُنکے سامنے مثل امام کے ہے اور قیام مین اُسکے پیچھے ہین پس وہ قیام اور وہ رکوع و سجود اُن درختون سے مجھکو نہایت ہی عجب معلوم ہوا مین نے اُسوقت قول اللہ تعالی کو یاد کیا کہ وہ جو قرآن شریف مین فرماتا ہے والنجم والشجر یسجدان درخت بے تنہ والے جیسے کدو وغیرہ اور تنہ والے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین وہ یہی بات ہے لہذا مجھکو تعجب نہ ہوا اب خیال کرتا تھا کہ ان درختون کے نہ زانو ہین نہ کمر ہے پھر جیسی چاہیے ویسی ترتیب نماز کی کیسی ہے اسمین خدا کی

طرف سے الہام ہوا کہ با وسعت نور و فروغ حاصل ہوجانے کے تو ابھی تک ہمارے کانوں میں تعجب ہی کیے جاتا

پھر سات آدمی ہوجانا اُن ساتوں درخت کا

قولہ بعد دیرے گشت آنہا ہفت مرد + جملہ در قعدہ پے یزدان فرد + چشم میمالم کہ آن ہفت ارسلان +
تا کیانند و چہ دارند از جہان + چون بنزدیکی رسیدم من ز راہ + کردم ایشان را سلام از انتباہ + قوم
گفتندم جواب آن سلام + ای دقوقی مفخر و تاج کرام + گفتم آخر چون مرا بشناختند + پیش ازین بر من نظر
ننداختند + از ضمیر من بدانستند زود + یکدگر را بنگریدند از فرود + پاسخم دادند کای جان عزیز + چون
نپوشیدست آنہا بر تو نیز + بر ولی کو در تحیر باندہ است + فی شود پوشیدہ راز چپ و راست + گفتم از سوی
حقائق بشگفید + چون ز اسم و حرف رسمی واقفید + گفت اگر اسمی شود غیب از ولی + آن ز استغراق
دان نز جاہلی + المعنی ارسلان شیر کو کہتے ہیں کہ کچھ دیر بعد وہ پھر سات مرد ہو گئے اور سب قعدہ میں
یزدان پاک فرد کے تھے آپ میں آنکھیں ملکے دیکھتا ہوں کہ وہ ساتوں شیر کون ہیں اور جہان سے
کیا صفت و رتبہ رکھتے ہیں آیا ولی ہیں قطب ہیں کون ہیں جب میں راہ سے کتراکے اُنکے نزدیک
پہونچا تو میں نے بتقضائے انتباہ کہ قعدہ نماز کا ختم کر چکے ہیں اُنکو سلام کیا اُنھوں نے جواب
سلام کا دیکر کہا کہ علیک السلام ای دقوقی مفخر و تاج کرام میں نے اپنے دل میں کہا آخر کیا وجہ
کیسے انھوں نے مجھکو پہچان لیا قبل اس سے تو مجھکو دیکھا بھی نہیں ہوگا فوراً یہ میرے بھید دل سے
واقف ہو گئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لفظ فرو دزائدہ ہی پھر مجھکو جواب دیا کہ ایجان عزیز
جیسے تجھپر اور وں کا حال و اسم و رسم چھپا نہیں ہر ایسے ہی ہم پر بھی چھپا نہیں ہی معمول ہے جو ولی مقام
حیرت میں خدا کے ساتھ ہو اُس سے راز ادھر اُدھر کا چھپا نہیں رہتا میں نے کہا تم حقائق کیطرف سے
شگفتہ ہوئے یعنے حقائق اشیا سے واقف ہو جب تو نام اور حروف رسمی نام سے جنسے وہ نام مرکب
ہوا ہی واقف ہوا و میرا نام جان لیا کہا نہیں حقائق کے علاوہ ولی سے کوئی اسم پوشیدہ نہیں
ہوسکتا البتہ حالت استغراق میں نہ جاہلی سے قولہ بعد ازان گفتند ما را آرزوست + اقتدا کردن
بتو ای پاک دوست + گفتم آری لیک یک ساعت کہ من + مشکلاتی دارم از دور زمن + تا شود آن حل
بصحبتہای پاک + کہ بصحبت رویدانباری ز خاک + دانہ پر مغز را خاک دژم + خلوتی و صحبتی کرد از کرم +
خویشتن در خاک کلی محو کرد + کہ نماندش رنگ و بوی سرخ و زرد + از پس آن محو قبض او نماند + بر کشادہ
بسط شد مرکب براند + پیش اصل خویش چون بیخویش شد + رفت صورت جلوۂ معنیش شد + سر چنین کرد +
دین فرمان ترا ست + تف دل زان سر چنین کردن بخاست + ساعتے با آن گروہ مجتبے +

چون مراقب گشتم و از خود جدا + اندر آن ساعت ز ساعت رست جان + زانکه ساعت پیر گرداند جوان +
جمله تلوینها ز ساعت خاستست + رست از تلوین که از ساعت برست + چون ز ساعت ساعتی بیرون شوی +
چون نماند محرم بیچون شوی + ساعت از بی ساعتی آگاه نیست + زانکه آنسو جز تحیر راه نیست + هر نفر را
بر طویلهٔ خاص او بسته اند اندر جهان جستجو + منتصب بر هر طویله رایضی + جز بدستوری نیاید رافضی + از هوس
از یکی طویله گر رود + در طویله دیگری اندر شود + در زمان آخرجیان چست و خوش + گوشهٔ افسار او گیرند
کش + حافظان را گر نبینی ای عیار + اختیارت را ببین بی اختیار + اختیاری میکنی و دست و پا + بر گشا
دستت چرا حبسی چرا + روی در انکار حافظ برده + نام تهدیدات نفسش کرده + این سخن پایان ندارد تیز رو +
هین نماز آمد دقوقی پیش شو + یعنی بعد گفتگو مذکور کے سب نے دقوقی سے کہا کہ او دوست پاک ہمکو آرزو ہو کہ
تیری اقتدا کریں اسلیے کہ حدیث شریف ہو من صلی خلف تقی کانما صلی خلف نبی جسنے نماز پڑھی پیچھے متقی کے جو
ترسندہ اور پرہیزگار کے معنی مین آیا ہو گویا نماز پڑھی اُسنے پیچھے نبی کے مین نے قبول کرکے کہا ارے
لیکن ایک ساعت کی مہلت ہو کہ مین جو مشکلین اس دور زمانہ سے رکھتا ہون وہ اس صحبت پاک مین
آسان و حل کر لون اسلیے کہ صحبت پاک بڑی چیز ہو کہ صحبت کی برکت سے کیسے انبار خاک سے پیدا
ہوتے ہین مثلاً تخم کا دانہ پر مغز بھرا ہوا اس خاک افسردہ مین ڈالا جاتا ہو یہ اپنے کرم سے اپنا خلوتی و صحبتی
کر لیتی ہو اور وہ دانہ بھی اسمین پڑ کے ایسا اُس سے آمیختہ ہوتا ہو کہ آپکو بالکل محو کر دیتا ہو وہ اسکا
رنگ رہتا ہو کہ سرخ تھا یا زرد نہ وہ بو جب وہ آپکو ایسا محو کر دیتا ہو تو اس فیض سے جو خاک کے اندر
تھا چھوٹ جاتا ہو قبض نہین رہتا اب اُسکو بسط و کشاد حاصل ہوا اور اسی بسط و کشاد مین اُسکا قدم بڑھا
پھر ظاہر ہو جیسے اُسکو ترقیان جسم کے خاک سے نکل آنے کے بعد ہوتی ہین اور کیسے انبار و فایدے اس سے
حاصل ہوتے ہین ایسے ہی جسنے اپنی اصل کے سامنے آپکو کھو میٹ دیا اُس سے صورت یکرنگی اور جلوہ
معنی کا اُسکو ہو گیا سب نے یہ سنکے سر سے اشارہ قبول کا کیا اور کہا آگاہ ہوا اسوقت حکم تیرے
واسطے ہو جو تو کہیگا اُسکو مانینگے اور مجب وہ اشارہ سر کا تھا جسکے کرتے ہی گرمی میرے دل کی بے اختیار
بھڑکی ساعت بھر اُس گروہ برگزیدہ کے ساتھ جو مین مراقب اور آپ سے جدا ہوا جیسا حضرت نظامی نے
کیفیت مراقبہ مین کہا ہو شعر تن خویش در گوشہ بگذاشتہ بصحرای جان توشہ برداشتہ فوراً بمجرد مراقب
ہونے کے اسی ساعت قید ساعت سے چھوٹ گیا اور نور مطلق و بیچون مین داخل ہوا کسواسطے کہ
قید ساعت کی جوان کو بوڑھا کرتی ہو یعنے جب تک قید ساعت و چون و چگون سے مطلق و حقیقت
نہوگا بیچون و بیچگون تک ہرگز رسائی نہ پائیگا ساری رنگا رنگیان ساعت و وقت کی کہ کبھی کچھ

ہوتا ہو کبھی کچھ اسی سے پیدا ہوتی ہین اور یہ بیرنگی دبیچونی کے ضد وخلاف ہیں جو ساعت سے چھوٹا وہ
رنگارنگی سے چھوٹیگا یہ ساعت وہ چیز ہو کہ اگر ساعت بھر کو بھی تو اس سے الگ ہو جاوے تو چون و چگون
جو تجھ مین لگی ہوئی ہو یہ سب جاتی رہے محرم بیچون کا ہو جاوے ساعت وبیساعتی کے لطف وخوبی سے
آگاہ نہین اور کیسے ہو کہ اسکو تجھ سے اس بار سا دخل ہی نہین ملا ہو پھر کیسے جانے تحیر حیرت محمودہ
جو معرفت ہو اور کیسے راہ ملتی کہ اس جہان تجھ مین ہر شخص کو طویلہ خاص پر باندھا ہو کہ وہ اسی کے مطابق
اسیکا چرندہ ہوتا ہو اور طویلے بھی ایسے نہین بلکہ ہر ایک پر ایک جاب سوار و محافظ متعین کہ کوئی
رافض اپنے طویلہ کو نہ چھوڑنے پائے رافض رفض سے ہو چھوڑ دینا ترک کرنا اگر ہو میں سے کوئی ایک
طویلے سے نکل کے دوسرے طویلہ مین گھستا ہو فوراً محافظ تھان کے حسینی و چابکی سے بخوشی انکی نہی
پکڑتے ہین اور دوسرے طویلہ پر جانے نہین دیتے پس اگر تو حافظون کو اے عیار نہین دیکھتا تو اپنے
اختیار کو دیکھ کیسا تو بے اختیار ہو جیسا کہ قرآن مجید مین ہو ان کل نفس لما علیہا حافظ بیشک ہر نفس پر ضرور
ایک حافظ ہو کہ وہ ملائکہ ہین ظاہر تو ایک امر اختیار کرتا ہو اور دوست رکھتا ہو اسمین کھولتا ہو پھر کیسے اسکو
کر نہین لیتا کس سبب سے اور کسواسطے اسمین حبس و بےبس ہوکے رہجاتا ہو لیکن تو بالکل انکار حافظ
مین جڈ کا ہوا ہو اور اسکا نام رکھا ہو تہدیدات نفس کہ مین اپنے نفس کی تہدید کرتا ہون الخلاف
شرح بحر العلوم مین، ویدا نگوری لکھا ہو مین اسکو انباری جانتا ہون اسلیے کہ اشعار لاحقہ اسکے
مناسب انبار سے کے ہین نہ مناسب انگور کے کہ انگوری اور نجاست کو نجاست رست کو دوست لکھا ہو شعر ما بعد کو

آگے جانا وقوفی کا واسطے امامت اُس قوم کے

قولہ ای یگانہ مین دوگانہ برگزار تا مزین گردد ازتو روزگار اے امام چشم روشن الصلا چشم روشن باید
اندر پیشوا در شریعت ہست مکروہ ای کیا در امامت پیش کردن کور را گرچہ حافظ باشد و چست و
فقیہ چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ کور را پرہیز نبود از قذر چشم باشد اصل پرہیز و حذر او پلیدی را
نہ بیند در عبور ذانکہ اندر مغل و تواش نیست نور کور ظاہر در نجاست ظاہر ست کور باطن در نجاسات
سرست این نجاست ظاہر از آبی رود وین نجاست باطن افزون میشود جز بآب چشم نتوان شستن
آن چون نجاسات بواطن شد عیان چون نجس خواندست کافرا خدا آن نجاست نیست
در ظاہر ورا ظاہر کافر ملوث نیست زین آن نجاست ہست از اطلاق این این نجاست بوش
از دو سی دست کام وان نجاست بویش از ری تا بشام بلکہ بویش آسمانہا بر رود بر دماغ حور
رضوان بر شود اینچہ میگویم بقدر فہم تست مردم اندر حسرت فہم درست فہم آبست و وجود تن سبو

چون سبو بشکست ریزد آب ازو ۔ وین سبو را پنج سوراخ ست ژرف ۔ اندرو نی آب ماند خود نہ برف ۔ امر غضوا غضوا
ابصارکم ۔ ہم شنیدی راست ننہادی قدم ۔ از زبانت نطق قیمت را برد ۔ گوش چون ریگست فہمت را خورد ۔
ہمچنین سوراخہای دیگرت ۔ میکشاید آب فہم مضمرت ۔ المعنی (سبو) یعنی قوت سے کہا ای یگانہ جوار ہوا اور
وفا زاد اگر تو تیری برکت سے ہمارا وقت فرح اور منور ہوا تو امام چشم روشن کے اصلا کو یعنے احسان و
اکرام کی آواز کر کہ تو چشم روشن ہی اور چشم روشن ہی کا پیشوا ہونا چاہیے دیکھ تو ای کیا شریعت میں بات
اندھے کی مکروہ ہی اور اسکا امام کرنا روا نہیں بیا ہے کیسا ہی حافظ ہو اور کیسا ہی فقیہ ہو مگر
بہتر چشم روشن ہو وہ کتنا ہی سفیہ ہو اسلیئے کہ کور کی طہارت معتبر نہیں اسکو قاذورات سے پرہیز نہیں ہوتا
کیونکہ اصل پرہیز و حذر کی آنکھ ہی کور اپنے چلنے پھرنے میں نجاست سے بچ نہیں سکتا کہ دیکھتا ہی نہیں کہ
اُسکے قول و فعل میں نور نہیں جو ظاہر کا اندھا ہی وہ نجاست ظاہر میں ہی اور جو باطن کا اندھا ہو وہ بھی
نجاستون سے آلودہ ہی یہ نجاست ظاہر تو پانی کے دھونے سے جاتی رہتی ہی اور نجاست باطن کی
روز بروز بڑھتی ہی اسکو سوا آب چشم کے کوئی دور نہیں کر سکتا جسوقت یہ اپنے اوپر عیان و برملا ہو جاے
خدا ے تعالی نے جو کافر کو نجس کہا ہی جیسے انما المشرکون نجس بیشک مشرک لوگ نجس ہیں تو یہ نجاست باطنی
انھیں میں ہی ظاہر کا فرکا آلودہ اس سے نہیں ہی بلکہ وہ نجاست اخلاق دین کی انھیں ہی اس نجاست
کی بو تو صد درجہ بیش ہی قدم جاتی ہی اور وہ نجاست جو کفر کی ہی اسکی بو تمرے شام تک پھیلی ہوئی ہی اور
تمرو شام ہی کیسکا آسمانوں پر جاتی ہی اور حور و رضوان کے دماغ میں بھرتی رہ فرماتے ہیں باتیں تو گرچہ
اور بہی ہیں مگر میں تیرے فہم کے اندازہ موافق کہتا ہون اور اسی حسرت میں مرتا ہون کہ کوئی فہم درست
نہیں ملتا جس سے دل کھول کے کہون فہم ایسا ہی جیسے آب اور آدمی کا تن و وجود مثل سبو کے جو آب
فہم کی جگہ ہی لیکن جب گھڑا ثابت نہیں شکستہ ہو تو پانی کیسے ٹھہرے بکھر ہی جائیگا پھر فہم کہان آو شکستہ
ہونا اسکا یہ کہ اسمیں پانچ سوراخ گہرے گہرے جنمیں نہ پانی رہے نہ برف رہ سکے یہ امر غضوا غضوا ابصارہم
ہی قرآن شریف سے اقتباس ہی اور قرآن شریف میں یون ہی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم یعنے کہہ اے
محمد ایمان والون کو بند کریں اپنی بینائیون کو نادیدنی سے یہ نازل ہوا اور تمنے سن لیا لیکن قدم اپنے
سنبھال کے نہ رکھا کوئسی نادیدنی سے آنکھیں کی تھنڈ کے سوراخ کا یہ حال کہ تیری نطق تیری فہم کو کھو
رہی ہی مزخرفات اور فواحش بکنے سے اور کان کے سوراخ مثل ریگ کے ہیں جو اب فہم کو کھاتے جاتے
ہیں ایسے ہی اور سوراخ کہ جسقدر تیرے فہم کا آب جمع ہو سب کو یہ حواس ہی بہا رہے ہیں اسلیئے بہنے
ہر طرف سے اسکی بند کھولتی ہی الخلاصہ شرح میں اتر وکلو ارزی لکھا ہی قولہ گر زدریا آب ابرون کنی

بعوض آن بحر را ماہون کنی * بیکہت ارزہ بگویم حال را * مثل اعواض و ابدال او * کان عوضہا وان بدلہا
بحر را * از کجا آید ز بعد خرجہا * صد ہزاران جانور زینجرمنہ * ابرہا ہم از بروتش می برند * باز دریا آن عوضہا
میکشد * از کجا دانند اصحاب رشد * قصہ ہا آغاز کردیم از شتاب * ماند بی مخلص درون این کتاب *
ای ضیاء الحق حسام الدین راد * کہ فلاک و ارکان چو تو شاہی نزاد * تو بنادر آمدی در جان و دل * ای
دل و جان از قدوم تو خجل * چند کردم مدح قوم ماضی * قصد من زانہا تو بودی ز اقتضا * خانہ خود را شناسد
خود دعا مقو بنام ہر کہ خواہی کن ثنا * بہر کنعان مدیح از بہر خجل * حق نہادست این حکایات و مثل * گرچہ آن مدح
از تو ہم آمد خجل * لیک بپذیرد خدا جہد المقل * حق بگیرد کسرہ دارد معاف * کز دو دیدہ کور دو قطرہ کفاف * مرغ و
ماہی داند آن ابہام را * کہ ستودم مجمل این خوش نام را * تا برو آہ حسودان کم وزد * تا خیالش را بدندان
کم گزد * خود خیالش را کجا یابد حسود * در وثاق موش طوطی کی غنود * آن خیال او بود از احتیال * موی
ابروی وییت آن بی ہلال * المخلص بضم و فتح لام خلاصہ کردہ شدہ و خالص کردہ شدہ ماضی گذشتہ
چیز و زمانہ گذشتہ اقتضا تقاضا کرنا تاکید مصدر فرماتے ہین کہ ہمنے جو کہا ہو فہم آب ہی اور وجود اسکا سبو
پھر غور تو کر سبو کی بہل کیا ہی جب دریا کا یہ حال کہ اگر تو پانی اوسکا نکال دے اور عوض اسکا نہ دے تو
دریا بھی سوکھ کے جنگل ہو جائیگا ایسے ہی حال آب فہم کا سمجھ لے کیا کرون بیوقت ہو ورنہ تجھ سے حال بیان
کرتا اون مداخل کا جہان سے آمد عوض و بدلون کی ہوتی ہی یعنے بعد خرچون کے آب دریا کا پھر عوض و بدل
ان خرچون کا کہان سے پاتا ہی جس سے لاکھون تو جانور پیتے ہین اور سوائے جانورون کے ابر بھی اسکے
خارج سے لے بھاگتے ہین یعنے بخارات سے پھر وہ دریا عوض اٹھاتا ہی تو کہان سے اٹھاتا ہی لیکن اسکو سوائے
اصحاب رشد کے کون جانے آب دوسری بات ہی تمہید ذکر آئندہ کی یعنے ہمنے جلدی کر کے قصے شروع کر دیے
اس سبب سے دل اس کتاب کا بے مخلص ہی یا یعنے خلاصہ اور خالص باتون سے خالی کہ وہ ... ح
حسام الدین کی ہی چنانچہ فرمایا کہ ای ضیاء الحق حسام الدین راد ای جوانمرد تو وہ شخص ہی کہ افلاک نے جو آبای
علوی کہلاتے ہین اور ارکان یعنے عناصر اربعہ نے جنسے ساری مخلوق مخلوق ہوئی تجھسا بادشاہ دوران
کبھی نہ جنا گویا تو اپنی صفت مین عدیل ہی جو تو میرے جان و دل مین سمایا ہوا ہی یہ اتفاقی بات ہی ورنہ
جان و دل اس قابل کب تھا اس سبب سے دونون شرمندہ اور خجل ہین ہر چند مین نے مدح قوم گذشتہ
کی کی ہی لیکن ان سب مین میرے قصد کی خواہش و اقتضا تیری ہی مدح کی طرف رہی اسلیے کہ دعا و ثنا اپنا
گھر خوب پہچانتی کہ تہ دل و نیت کی جو کہ رو وہی انکا گھر ہی پھر چاہے کسیکے نام پر کرتے رہو وہ اسی کی ہو گی
جسکی نیت و خواہش پر اسلیے یہ حکایت و مثل ہین ہو تو حق تعالی نے نہین چاہا کہ ہر سمت نامرد پڑا ہر رہے

ایسے لوگون کے چھپانے کے لیے یہ کیا ہی اگرچہ وہ مدح خود بھی تیرے لائق نہونیکے سبب تجھسے شرمندہ
مگر تو قبول فرما کہ خدائے تعالی بھی جہد مقل کو تو بھی سعی اندک کے ہی قبول کر لیتا ہی اگر اسکے نام پر کوئی ایک
ٹکرا دیتا ہی وہ اُسکو بھی قبول کر لیتا ہی اور دینے والے کو معاف رکھتا ہی کہ اس سے یہی ہو سکا کسواسطے
اندھے کی اندھی آنکھون سے وہی قطرے کافی ہین یہ جو ہم کہتا میرا سب پر ظاہر ہی حتی کہ مرغ و ماہی
بھی جانتے ہین کہ مین نے گول گول تیرے نام خوش کی تعریف کی ہی اسواسطے کہ اگر حاسد اُس صفت
سے واقف ہو جائینگے تو ضرور حسد سے جل جلکے آہین مارینگے پس مین چاہتا ہون کہ تیرے نام خوش کی بوا
آہون کی نہ چلنے پائے اور اس سبب سے کہ اسکے خیال کو دانتون سے نہ کاٹنے پائین غرض اُسکے نام و
خیال پر حسودون کی آہین اور دندان خائی نہونے پائے پھر کہتے ہین کچھ غم نہین اسکے خیال کو پا ہی
کب سکتا ہی بھلا موش کے گھر مین طوطی کب سو سکتی ہی اسلیے کہ حسود کے خیال مکر و حیلہ کے ہین گو اُنکو
مثل ہلال کے روشن جلنے گردہ ہین ایک موی ابروی کج جسکو ہلال جان رہا ہی الخلاف شرح
بحر العلوم مین پذیرہ کو نیذیرد اور قطرہ کو دو فقط لکھا ہی اور معنی جو لکھے ہین اُنکی نسبت تو مجھکو غرض
نہین سب کے معنی لکھنا اور ربط دینا سہل نہین جا و امتزاج ہی جسکا لکھنا مشکل

آگے جانا دقوقی کا واسطے امامت اُس قوم کے

قوله مع تو نگویم بر دوان این هفت + بر نویس اکنون دقوقی پیش رفت + در تحیات و سلام الصالحین + مدح جمله
انبیا آمد عجین + مدحها شد جملگی آمیخته + کوزه‌ها در یک لگن در ریخته + زانکه خود ممدوح جز یک بیش نیست + کیشها
زین روی جز یک کیش نیست + زانکه هر مدحی بنور حق رود + بر صور و شخاص عاریت بود + مدحها جز مستحق را کی کنند
لیک بر پندار شت گمره میشوند + همچو نوری تافته بر حائطی + حائط آن انوار را چون رابطی + لاجرم چون سایه سوی
اصل راند + ضال مه گم کرد وز استایش بماند + یا ز چاهی عکس ماهی وانمود + سر بچه در کرد و آنرا می ستود + در حقیقت
مادح ماه است او + گر چه جهل او بعکسش کرد رو + مدح او مه راست نی آن عکس را + کفر شد چون آن غلط شد ماجرا
کز شقاوت گشت گمره آن دلیر + مه بالا بود و آن پنداشت زیر + زین بتان خلقان پریشان میشوند + شهوتی
رانده پشیمان میشوند + زانکه شهوت با خیالی رانده اند + وز حقیقت دورتر وا مانده اند + با خیالی میل تو چون
پر بود + تا بدان پر بر حقیقت بر شود + چون بر اندی شهوتی پرت بریخت + لنگ گشتی وان خیال از تو گریخت
پر نگهدار و چنین شهوت مران + تا پر میلت برد سوی جنان + خلق پندارند عشرت میکنند + بر خیالی پر خود
بر میکنند + وام دار شرح این نکته شدم + مهلتم ده معسرم زان تن زدم + باز گردم زانکه قصه شد دراز + وقت
تنگ و خلق موقوف نماز + المعنی فرماتے ہین مع تیری مین ایسی کہون جو پنج حس اور ہفت افلاک سے

باہر ہو لیکن اب تو یہی لکھا کہ وقوفی نماز کے لیے آگے گیا تحیات میں جو السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین ہو
یہ لفظ ایسا ہی کہ جملہ انبیا کی مدح اسمین خمیر ہو لفظ صالحین سب کو شامل ہو انمین سب کی مدحین آمیختہ ہین گویا
ایک لگن مین کوزے کے کوزے لوٹ دیے ہین اسلیے کہ جو ممدوح ہو وہ خود واحد ہی ایک ہی ہو اور اسی سبب سے
جتنے مذہب ہین سب مین سوا ایک مذہب کے مذہب نہین ہو ویسے چاہیے کتنے مذہب ہون اور وجہ یہ ہو
کہ ہر مدح نور حق کیطرف جاتی ہو اور جو صور و اشخاص کی مدح کرتے ہین عاریت ہو اسکی مدح کی کہ اصل وہ ہو
اسلیے کہ گو مدح کسی کی ہو لیکن پہونچتی اسیکو ہو جو شایان اور مستحق اس مدح کا ہو مگر تو اپنے پندار و گمان کی بدولت
گمراہی مین پڑا ہو اور جدا جانتا ہو یہ ایسا ہی جیسے کسی دیوار پر انوار ہین اور دیوار ان انوار کی رابط بس جب
سایہ نے اس نور کو اپنی اصل کیطرف ہانکا جیسے کہ سایہ پیچھے نور کے آگے پھرتا ہو مثل رانده اور رانندہ کے تو یہ گمراہ
راہ گم کردہ اسکی تعریف و تحسین سے باز رہ گیا ہر چند کہ وہی صورت و شخص ہو جو نور کے وقت مین تھے اور
نور روح یا ایسا سمجھو کہ ایک چاہ سے عکس ماہ کا ظاہر ہوا اور کسی نے سر کنوئین مین جھکا لیا اور تعریف کرنا
تو وہ بحقیقت ماہ کا ہو نہ عکس کا اگرچہ اسکی جہالت و نادانی عکس کیطرف متوجہ ہو رہی ہو اسکی مدح مدح
ماہ کی ہو نہ عکس کی ہاں اگر اسمین غلطی کی اور مدح عکس ہی کی جانی تو کفر ہو گیا اسلیے کہ وہ اپنی بدنصیبی سے گمراہ
اور اس بات پر دلیر ہو گیا کہ اوپر نہین دیکھتا نیچے ہی دیکھ رہا ہو کنوئین کے عکس کو وہ اصل ماہ کو جو اوپر ہو آن
بتون سے جو ہر قسم مخلوق ہی مخلوق پریشان ہوتی ہو کہ چند روز کی خواہش اور شہوت رانی ایسی ہوتی ہو
پھر آخر پشیمانی اور وجہ اسکی یہ کہ یہ شہوت رانی انکی خیال سے ہو جسکی کچھ اصل نہین اور جو حقیقت ہو اس سے
بہت ہی بہت دور ہین خیال کیطرف تو تیری رغبت مثل پر کے ہونا چاہیے کہ اس رغبت کے پر و بنے
بلندی حقیقت پر چڑھ جاے اور جو تو نے اس خیال کے ساتھ شہوت رانی کی تو کیا گذرا جو کچھ اپنے
پر تھے وہ بھی کھو دیے تو لنگڑا رہ گیا اور خیال تیرے پاس سے لنبا ہوا خبردار اپنے پر بچائے رہ اور ایسی
شہوت رانی مت کر تو تیرے میل کے پر تجھکو جنت کیطرف لیجائین مخلوق تو گمان کرتے ہین کہ ہم اس شہوت
سے عشرت کر رہے ہین اور ہو یہ کہ ایک خیال کے گرفتار ہو کے پر اپنے نوچ رہے ہین اب فرماتے
ہین کہ مین اسکو چھوڑتا ہون اور اسکی شرح کرنے کے واسطے تیار و تیندار ہون ضرور ادا کرونگا مگر با لفعل
مجھکو مہلت دے کہ مین تنگی و عسرت مین ہون لہذا بس کر کے اس قصہ کیطرف لوٹتا ہون جو شروع تھا
اسواسطے کہ قصہ بہت دراز ہو گیا اور وقت تنگ ہو اور قوم نماز کے انتظار مین الخلاف شرح ضال

رہ گم کردہ کو مہ گم کردہ لنگ کو لیک.

اقتدا کرنا قوم کا وقوقی کے پیچھے

پیش در شد آن و توفیقی در نماز + قوم همچون اطلس آمد او طراز + اقتدا کردند آن شاهان قطار + در پی آن مقتدای نامدار
چونکه با تکبیرها مقرون شدند + همچو قربان از جهان بیرون شدند + معنی تکبیر اینست ای امیم + کای خدا پیش تو ما قربان شدیم
وقت ذبح الله اکبر میکنی + همچنین در ذبح نفس کشتنی + گویی الله اکبر و این شوم را + سر ببر تا وارهد جان از فنا
تن چو اسمعیل جان همچون خلیل + کرد جان تکبیر بر جسم نبیل + گشت کشته تن ز شهوتها و آز + شد به بسم الله بسمل در
نماز + چون قیامت پیش حق صفها زده + در حساب و در مناجات آمده + ایستاده پیش یزدان اشک ریز + بر مثال
راست خیز رستخیز + حق همیگوید چه آوردی مرا + اندرین مهلت که دادم من ترا + عمر خود را در چه پایان بردهٔ
قوت و قوت در چه فانی کردهٔ + گوهر دیده کجا فرسودهٔ + پنج حس را در کجا پالودهٔ + گوش و چشم و هوش و گوهرهای
عرش + خرج کردی چه خریدی تو ز فرش + یعنی اب فرماتے ہین کہ وہ توفیقی نماز کے لیے آگے ہوئے پس
قوم ایسی تھی جیسے اطلس سادہ اور یہ اُس اطلس کا طراز یعنی زیب و زینت اُن شاہون نے قطار بقطار
مقتدیون کیطرح اُس مقتدائے نامدار کی اقتدا کی جبکہ تکبیرون سے مقرون ہوئے تو ایسا حال ہوا جیسا
قربانیان ذبح ہوتی ہین اس جہان سے جنت کو چلی جاتی ہین اب فرماتے ہین اے امام یہی معنی تکبیر کے ہین
کہ اے خدا ہم تیرے سامنے قربان ہو گئے ذبح کے وقت تو کیا الله اکبر کہتا ہے ایسے ہی نفس کشتنی کے
ذبح مین الله اکبر کہہ اور اس نحس کا سر کاٹ کہ اسکے رنج سے اپنی جان کو چھڑا اے تن تیرا اسمعیل ہے جان تیری
خلیل سو اس جان نے اگر اس جسم فربہ پر تکبیر کہی ہے اور وہ شہوتون اور آز سے کشتہ ہو چکا ہے تو وہ بسم الله
سے نماز مین بسمل ہو گا جب قیامت کے دن خدا تعالے کے سامنے صفین باندھی جائینگی اور حساب
و مناجات مین پڑینگے اور سامنے اُسکے کھڑے ہونگے آنسو بہاتے ہوئے جیسے اور راست خیز رستخیز
کے سوائے کچھ دن معذب کے اُسوقت الله تعالی پوچھیگا کہ مین نے اتنی مہلت تجھکو دی تھی تیرے
لیے کیا لایا تو نے عمر اپنی کس بات مین تمام کی اور قوت و قوت کس کام مین لایا دو گوہر بے بہا آنکھون
کے ہمنے تجھکو دیے تھے تو نے انکو کہان رگڑا اور پنج حس کو کہان صاف و پالودہ کیا گوش و چشم و ہوش
کیسے یہ ہمارے گوہر عرش کے تھے جو تجھکو دیے تھے تو نے انکو خرچ کرکے فرش خاک سے کیا خریدا قولہ
دست و پا دادمت چون بیل و کلند + من ببخشیدم ز خود آن کی شدند + همچنین پیغامهای دردگین + صد هزاران
آید از یزدان پاک + در قیام این گفتها دارد رجوع + وز خجالت شد دوتا او در رکوع + قوت استادن از خجلت
نماند + در رکوع از شرم تسبیحی بخواند + باز فرمان میرسد بردار سر + از رکوع و پاسخ حق بر شمر + سر برآورد از رکوع
آن شرمسار + باز اندر رو فتد آن خامکار + باز فرمان آیدش بردار سر + از سجود و واده از کرده خبر + سر برآرد او
دگره شرمسار + اندر افتد باز در رو همچو مار + باز گوید سر برآر و باز گو + که بخواهم جست از تو مو به مو

قوت پا ایستادن نبودش + کہ خطاب ہیبتی بر جان زدش + پس نشیند قعدہ زان بار گران + حضرتش گوید سخن گو با بیان + نعمتت دادم بگو شکرت چہ بود + دادمت سرمایہ ہین بنمای سود + چون نہ سرمایہ بود و ادرا نہ سود + شافعی باید کہ آرد عذر زود + یعنی اللہ تعالی فرمائیگا کہ مین نے تجھکو ہاتھ پانون جو کلید و بیل کے مثل ہین کہ عبارت آلات جوارح سے ہے دیئے اور میرے ہی بخشے ہوے ہین اگر مین نہ بخشتا تو آپ سے وہ کب ہو جاتے غرض ایسے ہی لاکھون پیغام دردناک یزدان پاک سے آئینگے اور قیام مین یہ باتین اس سے رجوع کرینگی یہ انسے ایسی ندامت اٹھائیگا کہ بار ندامت سے دوہرا ہو جائیگا گویا رکوع ہی جب بار خجلت سے قوت کھڑے ہونے کی نرہی تو رکوع مین جھک کے تسبیح خوان ہوا پھر حکم آئیگا سر اٹھا رکوع سے اور اللہ تعالی کے سوالات کے جواب کہہ پھر یہ شرمسار خاکسار رکوع سے سر اٹھا کے منھ کے بل گر پڑیگا پھر اسکو حکم آئیگا سر اٹھا سجدہ سے اور اپنے کیے ہوئے سے خبر دے + دوسری بار یہ سر اٹھا کے اور شرمندہ ہو کے سانپ کیطرح پھر منھ کے بل گر پڑیگا پھر کہیگا سر اٹھا اور بتا کہ مین تجھسے بال بال کی جستجو کرونگا اسوقت ہیبت حق سے قوت پانون پر کھڑے ہونے کی نہوگی بباعث اس بار گران ہیبت کے بیٹھیگا حضرت رب العزت سے خطاب ہوگا کہ خوب بیان کے ساتھ بات کہہ کہ ہمنے تجھکو نعمت دی تو بتا اسکا شکر کہان ہے ہمنے تجھکو سرمایہ دیا تو دکھا اسکا سود کہان ہے جو تونے کمایا ہے جب نہ سود ہوگا نہ سرمایہ دونون ندارد تو لابد ضرورت کسی شافع کی ہوگی کہ وہ فوراً اسکی طرف سے عذر کیجے

بیان اشارت سلام کا جو سیدھے ہاتھ کی طرف ہوگا قیامت مین ہیبت محاسبہ حق تعالی سے اور انبیا سے استعانت کرنا اور شفاعت چاہنا

قولہ رو بدست راست آرد در سلام + سوی جانان انبیا و آن کرام + یعنی ای شاہان شفاعت کاین لئیم + سخت در گل ماندش پا ای کلیم + انبیا گویند روز چارہ رفت + چارہ آنجا بود و دست افزار زفت + مرغ بی ہنگامی ای بدبخت رو + ترک ما گو خون ما اندر مشو + رو بگرداند بسوی دست چپ + در تبار و خویش گویندش کہ خپ + ہین جواب خویش گو با کردگار + ما کہ ایم ای خواجہ دست از ما بدار + نی ازین سو نی ازان سو چارہ شد + جان آن بیچارہ دل صد پارہ شد + از ہمہ نومید گردد آن دغا + پس برارد ہر دو دست اندر دعا + کز ہمہ نومید گشتم ای خدا + اول و آخر توئی منتہا + بست امیدی کہ عنایت در رسد + گر دو دا و امین ز حبل من مسد + در نماز این خوش اشارتہا ببین + تا بدانی کین بخواہد شد یقین + بچہ بیرون آر از بیضہ نماز + سر مزن چون مرغ بی تعظیم و ساز + یعنی اے مبتلا فتح مکار و حیلہ گر و فریب وا دن ہے سیدھے پھر سیدھے ہاتھ کیطرف سلام مین منھ کرتا ہے طرف ارواح انبیا و کرام کے کہ اے بادشاہو میری شفاعت کرو کہ مجھ لئیم کو اے کلیم اس کیچڑ سے کھینچ مین اندھا ہون نجات دے انبیا کہینگے

یہ دن تدبیر و چارہ کا نہین ہو وہ دن گیا اور چارہ اور اسکے ہتھیار سب ہمسے چھٹے دنیا مین وقت وسطبر ابتو تواے بدنصیب بیوقت کا مرغا ہی ہمسے غرض مت کر کیا ہمارا خون کرایا چاہتا ہی تھپر یہ باتین ہانکہ کیطرف منھ اپنی قوم و کنبہ کی جانب کریگا سب کہینگے کہ اے مکار حیلہ گر خبردار اپنا جواب کردگار سے عرض کر ہم کون ہین جو ہمسے کہتا ہی بس اے خواجہ ہمسے الگ ہی رہ اب خیال کرو نہ ادھر سے کوئی تدبیر بن پڑی نہ اُدھر سے لہذا جان بیچارہ رہی اور دل صدپارہ ہوا آخر جب وہ وفا سب سے نومید ہوگا تو ہاتھ دعا کے اُٹھائیگا کہ اے خدا مین سب سے نومید ہوا اول و آخر تو ہی ہی اور تجھی پر ہر شی کی منتہی مجھکو امید ہی کہ تیری عنایت پہونچے اور وہ گلے کی رسی سے بچ جاوے پس نماز مین اس قسم کے اشارے خوش ہین اے عزیز رکھ تو تو جانے کہ بالیقین یہ سب باتین ہونگی یہ نماز ایسی ہی جیسے انڈا اور یہ تعظیم و سامان اسکا مثل بچے کے پس تو اس انڈے سے بچہ نکال اور تعظیم و ساز کے ساتھ بجالا ورنہ بیہودہ مرغ کیطرح سر مت مار جیسے وہ چلاتا رہتا ہی

بانگ دیتا ہی بانگ کو جانتا نہین

سُننا دقوقی کا نماز مین شور اہل کشتی کا ڈوبتے وقت

قولہ آن دقوقی در امامت کرد ساز + اندر آن ساحل در آمد در نماز + وان جماعت در پی او در قیام + اینت زیبا قوم و بگزیدہ امام + ناگهان چشمش سوی دریا فتاد + چون شنید از سوی دریا داد داد + در میان موج دید او کشتیی + در قضا و در بلا و زشتیی + هم شب و هم ابر و هم موج عظیم + آن سه تاریکی و از غرقاب بیم + تندبادی همچو عزرائیل خاست + موجها آشوفت اندر چپ و راست + اهل کشتی از مهابت کاسته + نعره و واویلها برخاسته + دستها در نوحه بر سر میزدند + کافر و ملحد همه مخلص شدند + با خدا با صد تضرع آن زمان + عهدها و نذرها کرده بجان + سر برهنه در سجود آنها که هیچ + روی شان قبله ندید از پیچ پیچ + گفت که بیفائده است این بندگی + وان زمان دیده دران صد زندگی + از همه امید ببریده تمام + دوستان و خال و عم بابا و مام + زاهد و فاسق شده آندم متقی + همچو در هنگام جان کندن شقی + نی ز چپشان چاره بود و نی ز راست + حیلها چون مرد هنگام دعاست + در دعا ایشان و در زاری و آه + بر فلک زایشان شده دود سیاه + دیو آندم از عداوت تیز بین + بانگ زد کای سگ پرستان لعین + مرگ و جسک ای اهل انکار و نفاق + عاقبت خواهد بدن این اتفاق + چشمتان تر باشد از بعد خلاص + که شوید از بهر شهوت دیو خاص + یادتان ناید که روزی در خطر + دستتان بگرفت یزدان از قدر + اعنی ہیک بالفتح درد و بلا و رنج فرماتے ہین کہ دقوقی اُس ساحل پر نماز مین داخل ہوا اور اچھے طور پر امامت مین موافقت کی اور وہ جماعت پیچھے اُسکے قیام مین قائم ہوئی پس کیا ہی اچھی قوم جو جماعت مین تھی اور کیا ہی چیدہ برگزیدہ امام ناگاہ اُسنے دریا سے جو آواز

واویلا کی سنی تو اسکی آنکھ دریا پر پڑی دیکھا کہ ایک کشتی موج دریا مین قضا و بلا اور خرابی مین پڑی ہوئی ہے
آدھی رات اور بادل اور موج عظیم ان تین تو اندھیرون مین ہے اور خوف ڈوبنے کا جدا ایک تند باد جو
مثل عزرائیل کے تھی اٹھی جسنے موجون کو ادھر ادھر سے جوشش و شورش مین ڈال دیا اہل کشتی ہیبت
کے مارے سوکھ گئے اور نعرے اور واویلا کے شور مچائے تو وہ کر کرکے سر پیٹتے تھے اور کافر و ملحد بے دین
اسوقت مین با اخلاص ہو گئے تھے سیکڑون عہد اور نذرین اسوقت خداتعالی کی بڑے عجز و زاری
نالین کھینچنے لگے سجدون مین وہ لوگ پڑے تھے کہ کبھی انھون نے بسبب پیچ پیچ دنیا کے قبلہ کا
منہ نہ دیکھا تھا وے یہ ہے تو کہا کرتے کہ اس طاعت و بندگی سے کیا فائدہ ہے اور اسوقت بندگی مین سارے
زندگیان و کھین تھین ہر ایک کی امید ایک دوسرے سے منقطع تھی خواہ دوست تھے خواہ خال و عم
خواہ مان باپ کہ اب کوئی دم مین تفرقہ کامل ہوا جاتا ہے وہ ایسا وقت تھا کہ زاہد و فاسق سب متقی بنگئے تھے
جیسے جان کندن کے وقت شقی سعید بننا چاہتا ہے غرض انکو چپ و راست کسی طرف سے امید نہ تھی
کچھ بن آتا تھا بس معمول ہے کہ جب حیلے نہین رہتے تو دعا کا وقت ہوتا ہے بنا برین سب دعا مین تھے
اور طرفہ یہ کہ اہل کشتی تو دعا و آہ و زاری مین تھے ایسے کہ جنکی آہ کا دود سیاہ فلک تک پہونچا شیطان
کو کہ اسکو عداوت تو بنی آدم سے ہے ہی کیا بن آئی اور یہ تیز ہی اسنے کی کہ کشتی والون کو اسنے للکارا
کہ ای لعین سگ پرستو اور ای اہل انکار و نفاق آخر تمھین کبھی مرگ و جنگ کا اتفاق پڑگیا بس تمھین بعد خلاص ہن آفت
تیر سون بچ اچھا کہ اس شوت کے ساتھ جو نذرین مانتے ہو اور عہد کرتے اور توبہ استغفار یہ تو خلوص نہین ہے
تو اسکے نزدیک خاص شیطان ہو گے تمکو ہرگز یاد ہو گا کہ کسی دن کسی محل خطر مین خداتعالی نے تمھاری
دستگیری کرکے پنجہ قدرت سے بچا لیا ہو غرض اسکی یہ تھی کہ یہ لوگ بے توبہ کے ڈوب جائین اور خدا سے
منحرف ہو جائین قولہ این ہمی آمد ندا از دیو لیک + این سخن را نشنود جز گوش نیک + راست فرمودست
با ما مصطفی + قطب و شاہنشاہ و دریای صفا + کانچہ جاہل دید خواہد عاقبت + عاقلان بینند ز اول مرتبت
کارہا ز آغاز اگر غیب ست و سر + عاقل اول دید و آخر آن مصر + اولش پوشیدہ باشد و آخر آن + عاقل و
جاہل ببیند در عیان + ور نہ بینی واقعہ غیبی عثور + حزم را سیلاب کی اندر ربود المعنی الحاصل یہ ندا
شیطان سے اسوقت آرہی تھی لیکن اسکو سوا گوش نیک کے سن کون سکتا ہے حضرت مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ قطب و شہنشاہ اور دریا صفا کے تھے کیسی ٹھیک بات ہمسے فرمائی ہے کہ جاہل جو
کچھ نتیجہ کام کا انجام مین دیکھتا پاتا ہے عاقل اسکو پہلی ہی دفعہ سے دیکھ سوچ لیتے ہین جملہ کام غیب و
پوشیدہ سے شروع ہوتے ہین عاقل اسکو دیکھ لیتا ہے اور مصر جو جہالت پر اڑا ہوا ہے آخر اسکا دیکھتا ہے

اسی نتیجہ آب اگر تو یہ کہے کہ جو بات غیب سے ہوتی ہو اُسکا نہ اول ظاہر ہونا کسی عاقل جاہل کو دکھا دیتا ہو آخر اُسکا نسبت اُسکے فرماتے ہین کہ آمو عنود اگرچہ اقتضاء غیب کو تو دیکھتا نہین ہو لیکن حزم واحتیاط تو مت چھوڑے کہ حزم ایسی شی ہو جسکو سیلاب بھی نہین بہا سکتا

تصورات مرد حازم

قولہ حزم چہ بود بد گمانی در جہان + دمبدم دیدن بلای ناگہان + آنچنانکہ ناگہان شیری رسید + مرد را ادر ربود در بیشہ کشید + او چہ اندیشد دران بردن ببین + تو ہمان اندیش ای اُستاد دین + میکشد شیر قضا در بیشہ ہا + جان ما مشغول کار و پیشہ ہا + آنچنان کز فقر می ترسند خلق + زیر آب شور رفتہ تا بحلق + گر بترسیدی ازان فقر آفرین + گنجہاشان کشف گشتی در زمین + جملہ شان از خوف غم در عین غم + در پے ہستی فتادہ در عدم + یعنی فرماتے ہین حزم کیا چیز ہو بد گمانی ہو کہ جہان مین ہر وقت ہر قسم کی بدگمانی کرتا ہو اور دمبدم یہی سمجھے رہے کہ ایسا نہو کوئی بلا ناگہانی آجائے مثلاً یہ خیال کرنا کہ ناگہان جنگل سے شیر آیا اور فلان کو پھاڑ ڈالا اور کھدیڑ کے جنگل مین لیگیا پس ہم تجھسے پوچھتے ہین کہ ایسے خیال مین کیا کیا باتین اور تجویزین سوچیگا لا بد اے استاد وین وہی اب بھی سوچتا رہ دیکھ تو یہ کیا غلط ہو کیسا شیر قضا کا جنگلون مین کھینچ کھینچ کے لیے جا رہا ہو اور ہماری جانین اپنے کام و پیشوں مین مشغول ہین اور ساری مخلوق فقر و محتاجی سے ایسی ڈرتی ہو کہ گویا حلق تک آب شور مین ڈوبے ہوے ہین یعنے ازبس تلخکام اگر ایسے ہی اُس فقر آفرین سے ڈرتے تو سارے خزانے زمین کے انپر نہ کھل جاتے تمامی یہ لوگ غم سے تو ڈرتے ہین کہ مبادا کدھری سے نہ آجاے اور عین غم مین ہین گویا ہستی کے لیے عدم کو دوڑتے ہین

دعا وشفقت دقوقی خلاص اہل کشتی ومشتی مین

قولہ چون دقوقی آن قیامت را بدید + رحم او جوشید واشک او دوید + گفت یا رب منگر اندر فعلشان + دست شان گیر ای شہ نیکو نشان + خوش سلامت شان بساحل باز بر + ای رسیدہ دست تو در بحر و بر + ای کریم و ای رحیم سرمدی + در گذار از بدسگالان این بدی + ای بدادہ رایگان صد چشم و گوش + بی ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش + پیش از استحقاق بخشیدہ عطا + دیدہ از ما جملہ کفران و خطا + ای عظیم از ما گناہان عظیم + تو توانی عفو کردن در حریم + ما ز حرص و آز خود را سوختیم + وین دعا را ہم ز تو آموختیم + حرمت آن کہ دعا آموختی + در چنین ظلمت چراغ افروختی + دستگیر و رہنما توفیق دہ + جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ + یعنی جب دقوقی نے وہ قیامت اہل کشتی کی دیکھی اُسکا رحم جوش مین آیا

اور آنسو اسکے بہنے لگے اور کہا کہ اے رب انکے عمل پر نظر مت کر انکی دستگیری کر تو بادشاہ نیک نشان ہے
انکو خوش بخش اور سلامت کنارہ پر لگا دے کہ تیرا ہی قابو بحر و بر پر چلتا ہے تو کریم و رحیم سرمدی ہے تیرے
ہمیشہ ہمیشہ ان بدسگالوں سے اس بدی کو بخش دے تو نے چشم و گوش سی شے کہ سارا لطف زندگی کا
اسی سے ہے سیکڑوں مفت دیے اور بے مزد و رشوت عقل و ہوش جیسی چیز عام تقسیم کی ہمارا کچھ استحقاق
نہ تھا استحقاق سے قبل ہی کو سب کچھ عطا کیا اور ہمسے ہمیشہ ناشکری و خطا دیکھی اے عظیم ہمارے گناہ ہیں
جو گناہ عظیم ہیں جنکو کوئی نہ بخشے ایسے فحش و منکر انکو تو بخش سکتا ہے ہمنے حرص و ہوا کے گویا ہمکو
جلا دیا لیکن آپ دعا بھی تو تجھی سے سیکھی ہے بس اسی کرم کی برکت سے کہ جس سے تو نے یہ دعا
سکھائی ہے گویا ایسے اندھیرے میں یہ چراغ روشن کیا ہے ہمارا ہاتھ پکڑ راہ بتا توفیق یعنے اسباب حصول
مطلوب کے موافق کر دے اور گناہ بخش دے اور معاف کر اور گرہ یعنے مشکل جو ہم پر پڑی ہے
آسان کر دے قولہ ہمچنین میرفت بر لفظش دعا + آنزمان چون مادران باوفا + اشک میرفت از دو
چشمش وان دعا + بیخود وازوی می برآمد بر سما + آن دعای بیخودان خود دیگرست + آن دعا زو
نیست گفت داورست + آن دعا حق میکند چون او فناست + آن دعا و آن اجابت از خداست
واسطہ مخلوق نی اندر میان + بیخبر زان لابہ کردن جسم و جان + بندگان حق رحیم و بردبار + خوی حق
دارند در اصلاح کار + مہربان بی رشوتان یاری کنان + در مقام سخت و در روز گران + ہین بجو این قوم را
ای مبتلا + ہین غنیمت وارشان پیش از بلا + رست کشتی از دم آن پہلوان + واہل کشتی را بجہد خود
گمان + کہ مگر بازوی ایشان در حذر + بر ہدف انداخت تیری از ہنر + پا رہاند روبہان را در شکار
وان ز دم دانند روباہان غرار + عشقہا با دم خود بازند کین + میرہاند جان ما را از کمین + از ضلالت روبہا
ہر دم زنند + رقص گیرند و ز شادی بر جہند + روبہا پا را نگہ دار از کلوخ + پا چو نبود دم چہ سود ای چشم شوخ
ما چو روباہان و پای ما کرام + میرہانندمان ز صد گون انتقام + حیلۂ باریک ما چون دم ماست + عشقہا
بازیم با دم چپ و راست + دم بجنبانیم ز استدلال و مکر + تا کہ حیران گردد از ما زید و بکر + طالب حیرانی
خلقان شدیم + دست طمع اندر الوہیت زدیم + تا بافسون مالک دنیا شویم + این نمی بینیم ما کاندر
گوریم + دور گوی و در چہ ای قلتبان + دست وادار از سبال دیگران + چون بہ بستانی رسی زیبا و
خوش + بعد از ان داماں خلقان درکش + ای مقیم حبس چار و پنج و شش + نغز جانی دیگران را ہم بکش
المعنی مولانا رح فرماتے ہیں کہ جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ایسی ہی دعا اسوقت اسکے نطق پر مثل مادران
مہربان باوفا کے جاری تھی آنسو اسکے دو آنکھوں سے بہتے تھے اور یہ دعا بے اختیار آسمان پر پہونچی

جالی تھی فرماتے ہین دعا باخود اور ہے دعا بیخود اور ہے پس جو دعا بیخودی ہے وہ گفت و داعی کی نہین ہے خود واہ
کی ہے اسلیئے کہ یہ داعی تو مقام فنا مین ہے کہ جو کچھ بھی نہین تو بس وہ دعا حق کرتا ہے اسوقت مین دعا و اجابت
دونون حق سے ہین اسوقت اس دعا مین کچھ واسطہ مخلوق کا نہین ہوتا اور جسم و جان اس سے
بیخبر ہوتے ہین جو خوشامد وزاری کرین ایسے ہی جو خاص بندے حق کے ہین اور مہربان و بردبار
وہ اصلاح کار مخلوق مین عادت حق کی رکھتے ہین اور یہ لوگ مہربان بے رشوت مددگار ہوتے ہین
جہان کہین کوئی مقام سخت انپر پڑا ہے یا کوئی روز گران انپر آجاتا ہے تو بس خبردار ہوا ہی مبتلا اور
اس قوم کو ڈھونڈھوا اور خبردار قبل بلا مین پڑنے سے انکو غنیمت جان اب فرماتے ہین عجب معاملہ
ہوا کہ وہ کشتی تو اس وقوفی پہلوان کے دم سے چھوٹی اور ہلاک سے بچی اہل کشتی کو یہ گمان ہوا کہ
ہماری کوشش سے بچی کہ ہمارے بازو نے ایسے خوف کے موقع مین کیسا تیر اپنے ہنر کا نشانہ پر
لگایا مولانا فرماتے ہین روباہون کو شکاری کے پنجہ سے پاؤن تو بچاتے ہین اور اس بچاؤ کو روباہین بسبب
ناآزمودہ کاری و عدم و تفنیث کے دُم سے جانتی ہین یہ عاشق دُم کی بنی ہین اس خیال سے کہ یہی
ہماری جان شکاریون کی تاک گھات سے بچاتی ہے اور ایسی بھکی ہین کہ دُم ہی کو چومتی چاٹتی ہین
اور ہمارے خوشی کے ناچتی کودتی ہین اب کہتے ہین اے روباہ سنگ وکلوخ سے اپنے پاؤن کو بچا رہ
اے شوخ چشم پاؤن ہونا چاہیے دُم سے کیا فائدہ ہو یا نہو بس ہم بھی روباہ ہین اور کرام لوگ
ہمارے پاؤن کہ وہ ہمکو سیکڑون طرح کے انتقام خدا سے بچاتے ہین اور جو انمین ایک حیلہ
باریک ہمارا ہوتا ہے وہی ہماری دُم کیطرح ہے جسکے ہم عاشق ہر طرح ہو رہے ہین کیسے ہم اپنے استدلال
ویکر پر دُم ہلا رہے ہین اور نازان ہین کہ زید و بکر ہمکو دیکھکے حیران ہوں اسپجے طالب حیرانی
مخلوق کے ہم ہوئے کہ دست طمع کا الوہیت مین ڈالا کہ اس افسون سے مالک دنیا کے ہو جاوین
اور یہ نہین جانتے کہ ہم تو ایک گڑھے مین پڑے ہوئے ہین مالک دنیا کیسا اے آغا تیرا غلطیان ہے
تو کلنو کمین اور گڑھے مین پڑا ہے تو اوروں کی مونچھون سے ہاتھ الگ کیون نہین رکھتا جیسے خوشامد
کے وقت خوشامدی داڑھی مونچھون کی طرف ہاتھ لیجاتے ہین غور تو کر جب تو کسی بستان زیبا و
خوش مین پہونچے جہان ہزارون سایے پھر مخلوق کا دامن سایہ کے لیے مت کھینچ آگے تو جو مقیم قید
چار و پنج و شش کا ہے تجھکو لازم ہے تو اوروں کی جان سے جو عمدہ چیزون کو دیکھنے اوسکو کھینچ اور
حاصل کر چار سے مراد عناصر اربع اور پنج سے پنج حس اور شش سے شش جہت ہے تو الہی چو خر بستہ ام
حریف کون خرد بوسہ گاہے یافتی بارہا بہر چون منہادت بندگی و دست دست بشیں شاہی انکا بیت

قناعت + در هوای آنکه گویندت زهی + بسته از سر گردن جانت رهی + روبها این دم حیلت را بهل وقف
کن دل بر خداوندان دل + در پناه شیر کم ناید کباب + روبها تو سوی جیفه کم شتاب + تو دلا منظور حق آنگه
شوی + که چو جزوی سوی کل خود روی + حق همی گوید نظر ما بر دلست + نیست بر صورت که آن آب و گلست
تو همی گوئی مرا دل نیز هست + دل فراز عرش باشد نی به پست + در گل تیره یقین هم آب هست
لیک ازان آب نشاید آبدست + زانکه گر آبست مغلوب گلست + پس دل خود را مگو کاین هم دلست
آن دلی کز آسمانها برترست + آن دل ابدال یا پیغمبرست + پاک گشته آن ز گل صافی شده + در
فزونی آمده وافی شده + ترک گل کرده سوی بحر آمده + رسته از زندان گل بحری شده + معنی کون خر
احمق و بی تمیز کہتے ہین از ذشل خرہندہ کے حریف کون خر کے تونے ایک بوسہ گاہ جو دُم ہی مع
راہبر کے پائی ہی اسکو چوما چاٹا اگر تو کہتا ہی بندگی خدا تعالی کی ہماری + دو دستگیری نہین کرتی پھر
کیسے بندگی کرین کیا کہتا ہی میل بادشاہی خوب تیرے دل مین اُٹھتا ہی یہ کہان سے آیا بندگی کا
نہین اٹھتا اس شوق مین کہ کوئی ہمکو واہ واہ کہے اور تعریف کرے کیسی کوئی راہ تونے اپنی
گردن جان کے ذمہ کر رکھی ہی اے روباہ اس حیلہ کی دُم کو چھوڑ اور اپنا دل جو اہل دل ہین اُنپر
وقف کردے اور یہ مت سمجھ کہ یہ میرا دل ہی تو ان شیرون کی پناہ مین ہو جا تو پھر تجھے کباب کی کمی
کب رہیگی اے روباہ تو اس مردار جیفۂ دنیا کی طرف مت دوڑ تو اے دل اُسوقت منظور نظر حق کا ہوگا
کہ جس کل کا جزو ہی اسی کل کیطرف رجوع کرے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہماری نظر دل پر ہوتی ہی نہ صورت
پر کہ صورت ایک پانی خمیر شدہ آب و گل سے ہی کما قال ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم
و اعمالکم بیشک اللہ نہ تمھاری صورتین دیکھتا ہی نہ تمھارے مال لیکن تمھارے دلون اور عملون کو
دیکھتا ہی تو تو یہی کہتا ہی کہ میرا بھی دل ہی دل تو بالائے عرش ہوتا ہی نہ پستی مین جو گل تیرہ ہی اگرچہ
اسمین بھی پانی ضرور بالیقین ہوتا ہی لیکن اس پانی سے وضو نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ گو
پانی اسمین ہی لیکن مغلوب گل کا ہی پھر تو اپنے لئے اسے دل کو کیسے کہتا ہی کہ دل ہی ہان وہ
دل کہ آسمانون سے برتر ہی وہ دل ابدال یا پیغمبر کا ہی کہ وہ گل سے پاک ہوکے صافی ہوگیا اور
خدا کے فضل و فزونی سے تھا لہذا کافی وافی ہوا اسلیے کہ گل کو چھوڑ کے بحر کیطرف آیا ہی اور زندان
گل سے نجات پائی اب وہ دل گلی نہین ہی بحری ہی قولہ آب ما محبوس گل ماندست ہین + بحر رحمت جذب
کن ما را ز طین + بحر گوید من ترا در خود کشم + لیک میلافی که من آب خوشم + لاف تو محروم میدارد ترا +
ترک آن پنداشت کن در من در آ + آب گل خواہد که در دریا رود + گل گرفته پای آب و در امیکشد +

گر بماند پای خود از دست گِل + گِل بماند خشک و او شد منتقل + آن کشیدن چیست از گِل آب را + جذب تو نقل
و شراب ناب را + همچنین هر شهوتی اندر جهان + خواه مال و خواه جاه و خواه نان + خواه باغ و مرکب و تیغ و
مِجَن + خواه مِلک و خانه و فرزند و زن + هر یکی زانها ترا مستی کند + چون نیابی آن خمارت بشکند + این خمار
غم دلیل آن شدست + که بدان مفقود مستی ات بدست + جز باندازه ضرورت زین مگیر + تا نگردد غالب و بر تو امیر
سرکشیدی تو که من صاحب دلم + حاجت غیری ندارم واصلم + آنچنانکه آب در گِل سرکشد + که منم آب و چرا جویم مدد
دل تو این آلوده را پنداشتی + لاجرم دل ز اهل دل برداشتی + خود روا داری که آن دل باشد این + که
بود در عشق شیر و انگبین + لطف شیر و انگبین عکس دلست + هر خوشی را آن خوش از دل حاصلست + پس بود دل
جوهر و عالم عرض + سایهٔ دل چون بود دل را غرض + یعنی فرماتے ہین خبردار ہوای بحر رحمت ہمارا آب بھی
محبوس گل ہو گیا ہے تو اسکو مٹی سے جذب کرلے بحر کہتا ہے کہ مین تو تجھکو کھینچ لون لیکن تو تو اس شیخی مین ہے
کہ مین آب خوش ہون بس یہی لاف تیرا تجھکو محروم کر رہا ہے اس گمان و پندار کو ترک کر پھر مجھ مین آ اور
جو آب گِل ہو یعنے کیچڑ پانی وہ بھی چاہتا ہے کہ مین دریا مین جاؤن لیکن اسکا پاؤن گِل گرفتہ اسکو کھینچتا ہے
اگر اسنے پاؤن اپنا گل سے چھڑا لیا تب تو گل خشک ہوکے رہگئی وہ دریا کو چلا گیا اور یہ کشیدن یعنے گل سے
آب کو نکالنا کیا ہے تیرا جذب اور تیری کشش جو نقل و شراب بیطرف رہتی ہے اور اسکی طرف کھنچا ہوا ہے اس
جذب کو اپنے آپ سے نکال لیتا ہے کشیدن نقل و شراب سے عام شرب و اکل مقصود ہے جسمین شراب و
آب کبھی داخل ہے اور ایسے نکالنا جذب ہر خواہش کا جو جہان کی اشیا سے ہین انمین خواہ مال ہو
خواہ جان خواہ نان خواہ باغ و مرکب کہ جملہ زراعت و سواری کو شامل ہے خواہ تیغ و سپر کہ مراد تمامی
اسلحہ سے ہے خواہ ملک و مکان خواہ فرزند و زن کہ انمین سے ہر شی تجھکو مست کرنیوالی ہے جسقدر
انکو پائیگا وہ خمار جو انکے جذب کا تجھکو ہو رہا ہے ہرگز نہین ٹوٹیگا یہ نہ جان کہ خمار مین شراب پینے سے
خمار جاتا رہتا ہے اس سے جسقدر تجھکو ملیگا اسیقدر خمار تیری حرص کا بڑھیگا بس یہ خمار غم کا دلیل اس
بات کی ہے کہ اس سے جو مقصود تیرا مستی ہے یعنے خوش عیشی یہ مقصود بد ہے تجھکو چاہیے کہ اشیاء مذکور سے
بقدر اپنی ضرورت کے اختیار کر زیادہ مت لے تا تجھپر غالب و حاکم نہو جائین تجھکو یہ غرور و سرکشی کہ
مین صاحبدل ہون اور کسی غیر کی حاجت نہین خود بخود واصل ہون ایسا ہے جیسے آب در گِل سرکشی کرتا ہے
کہ مین آب ہون مین کیون کسی سے مدد کا طالب ہون تو نے اس دل آلودۂ گِل کو دل گمان کیا ہے
اسی سبب سے اہل دل سے دل اٹھا لیا ہے کہ انکا طالب نہین ہے اچھا ہم تجھی سے پوچھتے ہین کہ : ٥
دل جو عاشق ہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ شیر و شہد کے عشق مین آلودہ ہو دل ایسے لطف کی چیز ہے کہ شیر و

شہد کی حلاوت مین جو لطف دیکھتا ہو اس دل کے لطف کا عکس ہو کہ اثر پڑا ہوا اور اصل لطف وہ دل ہو
کہ ہر خوشی مین جو خوش چیز ہو وہ اس خوشی کو اس دل سے حاصل ہو بس جان لے کہ دل جو ہر ہوا اور سارا
جہان عرض پھر جو ایسے دل ہین انکو سایہ دل سے کیون غرض ہوگی کہ اصل کو فرع سے کیا مطلب ہو قولہ
آن دلی کو عاشق مالست و جاہ + با زبون این گل و آب سیاہ + یا خیالاتی کہ در ظلمات او + می پرستد
شان برای گفتگو + دل نباشد غیر آن دریای نور + دل نظرگاہ خدا وانگاہ کور + نی دل اندر صد ہزاران
خاص و عام + در یکی باشد کدامست آن کدام + ریزۂ دل را بہل دل را بجو + تا شود آن ریزہ چون کوہی
از و + دل محیطست اندرین خطہ وجود + زر ہمی افشاند از احسان وجود + از سلام حق سلامتہا نثار + میکند بر اہل عالم
اختیار + ہر کرا دامن درستست و معد + این نثار دل بر انکس میرسد + دامن تو آن نیازست و حضور + ہین منہ
در دامن آن سنگ فجور + تا نہ در تو دامنت آن سنگہا + تا بدانی نقد را از رنگہا + سنگ پر کردی تو دامن از جہان
ہم ز سنگ سیم و زر چون کودکان + آن خیال سیم و زر چون زر نبود + دامن صدقت درید و غم فزود + کی
نماید کودکان را سنگ سنگ + تا نگیرد عقل دامنشان بچنگ + پیر عقل آمد نہ آن موی سفید + مو نمی گنجد
درینجا ای فقیر + المعنی جو دل کہ عاشق مال و جاہ کا یا زبون وہ پایا ہوا اس گل و آب سیاہ کا ہو یا وہ
خیالات کہ جنکی ظلمات مین انکو پوجتا ہو کہ یہ مجھسے گفتگو کرین وہ دل نہین ہو دل تو ایک دریاے
نور ہو سواے ایسے نورانی دل کے دل نہین ہو ذرا غور تو کر جب دل نظرگاہ خدا کا ہو تو کور کیسے
ہو سکتا ہو وہ دل نہین جو لاکھون خاص و عام مین ہو بلکہ انمین سے جو ایک مین ہوتا ہو وہ دل ہو
بس اسکو ڈھونڈھو کہ وہ دل کونسا ہو تکرار واسطے تاکید کے ہو یہ دل جو تیرا ہو یہ ایک ریزہ ناچیز ہو اسکو
چھوڑ اور جسکو دل کہتے ہین وہ ڈھونڈھو کہ وہ اور ہی شے ہو جب وہ ملجائیگا تو یہ ریزہ بھی اُس سے ایک
پہاڑ ہو جائیگا دل اس خطۂ وجود مین بسبب عظمت و شوکت اپنی کے ایک محیط ہو اور دریاے اعظم
اپنے احسان وجود سے زر فشانی کرتا ہو اور سلام حق سے جو بمعنی برگزیدگی و نیک بختی کے ہو ہزارہا
سلامت اہل عالم پر اپنے اختیار سے نثار کرتا ہو بس جس کسیکا دامن درست اور طیار ہو اسکو
نثار دل کا پہونچتا ہو اور وہ دامن کیا ہو تیرا نیاز و حضور بس خبردار ہو جا اور ایسے دامن مین فجور جو ایک
سنگ ہو اسکو مت رکھنا یہ سنگ فجور کے تیرے دامن کو نہ پھاڑ ڈالین جس سے تجھکو اصل و ذات شی اور
عیب و عار اسکا معلوم ہو سکے کہ یہ نقد ہو اور یہ رنگ رنگ کے بہت معنی لغت مین لکھے ہین منجملہ
انکے اکثر یہان چسپان ہین تو نے دامن کو جہان سے سنگ پر کیا یعنے سنگ بھر لیے اور نیز سنگ سیم و
زر سے مثل لڑکون کے یعنے جیسے لڑکے اپنے خیال مین پتھرون کو سیم و زر ٹھہرا لیتے ہین اب تیرے

خیال میں تو وہ سیم وزر ہو اور سیم وزر وہ ہیں نہیں بحقیقت پتھر ہیں لا بد انھیں پتھروں نے تیرے دامن صدق کو کبھی پھاڑا اور تیرے لیے تم بھی بڑھایا جیسے لڑکوں کو پتھر پتھر نہیں معلوم ہوتے سیم وزر سمجھتے ہیں تجھکو بھی یہ سیم وزر کہ بحقیقت پتھر ہی ہیں پتھر نہیں معلوم ہوتے ہاں جب پتھر معلوم ہوں کہ عقل تیرا دامن پکڑ کے اپنی طرف کھینچے اسواسطے کہ پیر عقل ہو جاتا ہے مو سیاہ ہو جاتا ہے مو سفید ہو شیر بس ہے فقیر یہ ایسی کچی تولی بات ہے جسمیں ایک بال کی گنجایش نہیں خوب سمجھ لے

انکار کرنا اُس جماعت کا دعا و شفاعت دقوقی پر اور ناپید ہونا انکا پردۂ غیب میں اور حیران ہونا دقوقی کا کہ یہ ہوا پر اُڑ گئے یا زمین پر چھپ گئے

قوله چون رہید آن کشتی و آمد بکام ✦ شد نماز آن جماعت ہم تمام ✦ فجفجے افتاد شان باہمدگر ✦ کین فضولی کی کرد ای بابا و شر ✦ ہر یکی با یکدگر گفتند سر ✦ از پس پشت دقوقی مستتر ✦ گفت ہر یک من نکردستم کنون ✦ این دعا ای ازبرون نی از درون ✦ گفت ماناکاین امام ما زدرد ✦ بوالفضولانہ مناجاتی بکرد ✦ گفت آن دیگر کہ ای یار قرین ✦ مر مرا ہم مینماید اینچنین ✦ او فضولی بودہ است از انقباض ✦ کرد بر مختار مطلق اعتراض ✦ چون نگہ کردم سپس تا بنگرم ✦ کہ چہ میگویند آن اہل کرم ✦ یک از ایشانرا ندیدم در مقام ✦ رفتہ بودند از مقام خود تمام ✦ نی چپ و نی راست نی بالا و زیر ✦ چشم تیز من نشد بر قوم خیر ✦ دُرہا بودند گوئی آب گشت ✦ نی نشان پا و نی گرد بدشت ✦ در جناب حق شدند اندر رمہ ✦ در کدامی روضہ رفتن آن رمہ ✦ در تحیر ماندہ ام کین قوم را ✦ چون بپوشانید حق از چشم ما ✦ آنچنان پنہان شدند از چشم او ✦ مثل غوطہ ماہیان در آبجو ✦ المعنی فجفج بالضم آہستہ باتیں کسی پر کرنا جب وہ کشتی اُس غرقاب سے بچی اور ادھر نماز اُس جماعت کی تمام ہوئی بعد نماز باہم فجفجے پڑ گئے یعنے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ یہ فضولی اور یہ شر ہمسے کسنے کیا دقوقی کے پس پشت تو یہ لوگ تھے ہی پوشیدہ ہر ایک پیچھے چپکے کہ رہے تھے اور ہر ایک نے کہا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا ہے یعنے دعا بچاؤ کشتی کی ظاہر کی نہ باطن کی کہا شاید ہمارے امام نے دکھ کے دعا کی اور بو الفضولوں کیطرح مناجات دقوقی دوسرے نے کہا کہ ہاں امام اے ندیم مجھکو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو قبض اور گرفتگی تھی اُسی نے یہ فضولی کی اور مختار مطلق پر کہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اعتراض کیا یعنے حائل ہوا اور بیچ میں پڑ گیا اب دقوقی کہتا ہے کہ میں نے اپنے پیچھے نگاہ کی تا دیکھوں کہ یہ اہل کرم کیا کہ رہے ہیں لیکن میں نے اُنمیں ایک کو بھی اپنے مقام پر جہاں کھڑے تھے نہ دیکھا سب اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے نہ جانب راست پایا نہ چپ نہ زیر نہ بالا یہ حال دیکھ کے حیرت کے مارے گویا آنکھیں چار نیز تھیں خیرہ ہو گئیں کہ یہ سب دُرے تھے جو پانی ہو گئے کہ نہ انکے پاؤں کا نشان ہے نہ کہیں جنگل میں گرد

جو انسے اژدھی ہو گیا قباب حق ہین سب کے سب داخل ہو گئے یا رمہ کا رمہ کسی رمہ کو ملا گیا قباب یکبارگی قبہ
بناسے مدور مثل گنبد وغیرہ کے ہین حیرت مین ہون کہ حق تعالی نے اس قوم کو ہماری آنکھ سے کیون
چھپا لیا جس ایسے یہ لوگ اسکی آنکھ سے چھپ گئے جیسے دریا مین مچھلیان غوطہ مار جاتی ہین الخلاف
شرح مین اندر بہہ کو اندر لکھا ہی قوله سالہا در حسرت ایشان بیا + عمرہا در شوق ایشان اشک راند +
تو نگوئی مرد حق را در نظر + کی درآید با خدا او کر بشر + خر ازین می خندد اینجا ای فلان + کہ بشر دیدی تو
ویشان را نہ جان + کار ازین ویران شدست ای مرد خام + کہ بشر دیدی تو ایشان را چو عام + تو ہمان
دیدی کہ ابلیس لعین + گفت من از آتشم آدم ز طین + چشم ابلیسانہ را یکدم ببند + چند بینی صورت
آخر چند چند + ای دقوقی با دو چشم ہمچو جو + ہین مبر امید ایشان را بجو + ہین بجو کہ رکن دولت جستن است +
ہر کشادی در دل اندر بستن است + از ہمہ کار جہان پرداختہ + کو و کو میگو بجان چون فاختہ + نیک بنگر اندرین
ای محتجب + کہ دعا را بست حق بر استجب + ہر کرا دل پاک شد از اعتدال + آن دعایش میرود تا ذوالجلال +
المعنی لیس دقوقی برسوں انکی حسرت مین رہا اور انکے شوق مین رویا کیا تو مرد حق کو دیکھے تو بشر مت کہہ
اور بشر کا ذکر تو انکے سامنے مت لا کہ انکی گنجائش کب ہے ایسے موقع پر تو ای فلان تجھ پر گدھا بھی ہنستا ہے کہ
اور کہتا ہے کہ تو نے وہ جو بشر تو دیکھ لیا جان کو نہ دیکھا نہ جانا کہ وہ جان ہے الخ یا قون سے نزا ای مرد خام
کام تباہ ہوا ہے کہ تو نے مثل دیگر عام کے انکو بشر دیکھا سمجھا تو نے بھی وہ دیکھا جو ابلیس لعین نے دیکھا
کہ آپ کو آگ سے سمجھا جو عالی الاصل ہے اور آدم کو مٹی سے جو اسفل و پست ہے جیسا کہ کہا خلقتنی من نار و
خلقته من طین پیدا کیا تو نے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اسکو مٹی سے تو اس ابلیسانہ آنکھ کو دم
تو بند کر لے صورت کو کب تک دیکھتا رہیگا تکرار چند کی بغرض مبالغہ و تاکید کے ہے اے دقوقی تیری آنکھین
جوش و جو کے اشک حسرت سے روان ہین اپنی امید قطع مت کر اور انکو ڈھونڈھ خبردار ڈھونڈھے جا
کہ ڈھونڈھنا بعضا رکن دولت کا ہے اور جان لے کہ ہر کشاد دل لگانے مین ہے جب کسی چیز مین دل لگائیگا تو
کشود حاصل ہوگی سارے کامون سے جہان کے بچت ہوگی یعنے دل کو خالی کر کے کو کو دل سے
فاختہ کیطرح کرتا پھر تو اے محتجب اچھی طرح غور کر کہ دعا کو حق تعالی نے استجب سے متعلق کیا ہے کما قال
عز و جل ادعونی استجب لکم لیکن دعا کے لیے دل پاک ہونا چاہیے جس جس کا دل اعتدال سے پاک ہوا
اسکی دعا خراب نہین کہ حضرت ذوالجلال تک جاتی ہے سکی

پھر شرح حکایت طالب روزی حلال بی کسب و رنج زمانہ داؤد علیہ السلام مین اور مستجاب شدن دعا

تو ولیا یاد آ دران حکایت کان فقیر + روز و شب می کرد افغان و نفیر + از خدا میخواست روزی حلال

بی شکال رنج وکرب و انتقال + پیش ازین گفتیم بعض از حال او + لیک تعویق آمد و شد پنج تو + ہم
نگویمش کجا خواہد گریخت + چون اثر از فضل حق حکمت بریخت + صاحب گاوش بدید و گفت ہین +
ای بظلمت گاو من گشتہ رہین + ہین چرا کشتی بگو گاو مرا + ابلہا طرار انصاف اندرآ + گفت من روزی ز حق
میخواستم + قبلہ را از لابہ می آراستم + سالہا بودست کار من دعا + تا کہ بفرستاد گاوی را خدا + چون بدیدم
گاو را برخاستم + روزی من بود کش میخواستم + آن دعای کہنہ ام شد مستجاب + روزی من بود کشتم نک
جواب + او بخشم آمد گریبانش گرفت + چند مشتی زد بروی بیش ناشگفت + المعنی فرماتے ہین وہ حکایت
فقیر کی جو رات دن فریاد و فغان کرتا تھا اور خدا سے روزی حلال مانگتا تھا اس طور پر کہ نہ کوئی رنج
کسی مشقت کا اٹھاؤن نہ کسب کرون وہ مین اپنی جگہ سے نقل کرون مجھکو یاد آگئی کہ سابق بعض حال اسکا
ہمنے بیان بھی کیا لیکن ایسی تعویق آگئی کہ پنج نوبت ہوگئی یعنے نہایت ہی پوشیدہ پھر فرماتے ہین کہ کہان
بھاگ کے جائیگی مین اسکو ضرور کہونگا کسواسطے کہ ابر فضل حق سے یہ حکمت مجھپر برس چکی ہے پھر کہیے نہ کہون
چنانچہ فرمایا کہ جنگلی گاے اسنے گھر مین گھس کے ذبح کر ڈالی تھی اسنے اس سے کہا کہ ای ترے ظلم مین میری گاے
پھنسی تو وہ شخص ہی بتا تونے میری گاے کیون مار ڈالی ای احمق چالاک انصاف تو کر اسنے کہا مین روزی
خدا سے مانگا کرتا تھا اور قبلہ کو اپنی خوشامد وزاری سے آراستہ کرتا تھا جو کہ دعا قبلہ رخ کے بیٹھ کر زاری
مانگتے ہین لہذا مبالغة کہتا ہے کہ مین نے ایسا عجز اور ایسی زاری کین کہ قبلہ کی بھی آرایش ہوگئی برسین ہوگئین کہ دعا سے
میرا کام ہی سو خدا تعالی نے ایک گاے میرے واسطے بھیجی ہین نے جو گاے کو دیکھا اٹھا
اسلیے کہ وہ روزی میری تھی جو مین مانگا کرتا تھا پس وہی دعا مدت کی میری مقبول ہوئی وہ روزی
میری تھی مین نے مار ڈالی سو یہ جواب اسکا ہے جو تو پوچھتا ہے وہ شخص سنکے غصہ مین بھر گیا اور گریبان
اسکا پکڑا اور چند گھونسے اسکے منہ پر بیپر ہو سکے مارے ناشگفت شگفتن سے صبر کرنا خلاف
شرح مین نک جواب ہون کو نک بتا لکھا ہے

جانا دونون خصم کا سامنے داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے

قولہ میکشیدش تا بہ داؤد نبی + کہ بیا ای ظالم گیج غبی + حجت بارد رہا کن ای دغا + عقل در تن آور و
با خویش آ + این چہ میگوئی دعا چہ بود مخند + بر سر و ریش من و خویش ای لوند + گفت من با حق دعا ہا
کردہ ام + اندرین لابہ بسی خون خوردہ ام + من یقین دانم دعا شد مستجاب + سر بزن بر سنگ ای منکر
خطاب + گفت گرد آئید ہان ای مسلمین + ژاژ بشنید و فشار این لعین + ای دغا تا چند خائی ژاژ را +
حجت قاطع بگو چہ بود دعا + ای مسلمانان [illegible] مال مرا + چون از آن او کند بہر خدا + گر چنین بودی ہمہ عالم بدین +

یک دعا املاک بر بندی مبین + گر چنین بودی گدایان ضریر + محتشم گشته بدندی و امیر + روز و شب اندر دعا و اندر ثنا + لابه گویان که تو ده مال ای خدا + تو ندهی هیچکس ندهد یقین + ای گشاینده تو بگشا بند این + مکسب کوران بود لابه و دعا + جز لب نانی نیابند از عطا + قوم گفتندش این مسلمان گوست + وین فروشنده دغا ظلم جوست
این دعا کی باشد از اسباب ملک + کی کشد این را شریعت خود بسلک + بیع و بخشش یا وصیت یا عطا + یا ز جنس این شود ملکی ترا + در کدامین دفترست این شرع نو + گاو را تو باز ده یا حبس رو + یعنی یہ شخص سب کو حضرت داؤد کے پاس کھینچے لیے جاتا تھا کہ آ اے ظالم احمق دیوانے اُنکے پاس چل یہ سر و سر و حجتیں ناگوار چھوڑ اور اے دغا جسم ہوش میں ہو اور آپ میں آ یہ کیا دعا دعا کر رہا ہے جس سے لوگوں کو آپ پر بھی ہنسواتا ہے اور تجھپر بھی (لا) میں نے خدا سے دعائیں کی ہیں اور اس خوشامد و زاری میں بڑی محنتیں اٹھائی ہیں مجھکو خوب یقین ہے کہ میری دعا قبول ہوئی تو جا اے منکر میرے خطاب کے ادب اپنا سر پتھر سے مار پھر اُسنے کہا اے مسلمانو ذرا یہاں آکے اس لعین کا ژاژ و فشار اے ہذیان تو دیکھو کیا بک رہا ہے اے دغا باز کب تک ژاژ خائی کریگا کوئی حجت قطع لا و دعا کیا کرتا ہے اے مسلمانو خدا کے واسطے یہ تو بتاؤ اسکی دعا میرے مال کو اسکی ملک کیسے کر سکتی اگر ایسا ہی ہوتا تو لوگ عام جہان سے ایک دعا کرتے اور املاک ہر مکین کی لیجاتے اندھے فقیر بہت دعائیں مانگتے ہیں یہ تو بڑے ہی محتشم و امیر ہو جاتے کہ دن رات دعا و ثنا میں رہتے اور کیسی خوشامد و زاری سے کہتے ہیں کہ اے خدا ہمکو مال دے تو ہی دینے والا ہے اگر تو نہ دے تو کون دیسکتا ہے آمین کچھ شک ہی نہیں تو ہی اس مشکل کو آسان کر کہ تو ہی مشکلکشا ہے جو اندھے ہیں انکا مکسب یعنی کمائی کی جگہ خوشامد و دعا کی ہے اسی سے وہ کماتے کھاتے ہیں مگر لب نان سے زیادہ عطا سے نہیں پاتے لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ مسلمان ہے یا بیل ہے دین فروشندہ اور سراسر دغا اور ظلم جو ہے ایسی دعا اسباب ملکیت سے کب ہوتی ہے اس بات کو شریعت اپنی لڑی میں کب پروئیگی یعنے قبول کریگی بیع ہو ہبہ ہو وصیت ہو یا اور کوئی عطا اسی قسم سے وہ ملک تیری ہوگی یہ جو تو کہ رہا ہے یہ شرع کونسے دفتر کا ہے بس لازم ہے کہ یا تو گائے دیدے یا قید کو جا قوله اندر آ در حبس و در زندان او + ورنه گاوش را بده حجت مگو
او بسوی آسمان میکرد رو + کای خداوند کریم لطف خو + من دعا ها کرده ام زین آرزو + واقعه ما را که داند غیر تو + در دل من آن دعا انداختی + صد امید اندر دلم افراختی + من نمیکردم گزافه آن دعا + همچو یوسف دیده ام من خوابها + دید یوسف آفتاب و اختران + پیش او سجده کنان چون چاکران + اعتمادش بود بر خواب درست + در چه و زندان جز آن را می نجست + ز اعتماد او نبودش هیچ غم + از غلامی از ملام و بیش و کم + اعتمادی داشت او بر خواب خویش + که چو شمعی می فروزیدش ز پیش + چون در افگندند یوسف را بچاه

بانگ آمد سمع او را از اله ۔ کہ تو روزی شہ شوی ای پہلوان ۔ تا نمانی این جفا بر روی شان ۔ قائل این بانگ نامد در نظر ۔ نیک دل بشناخت قائل از اثر ۔ قوتی و راحتی و مسندی ۔ در میان جان فتادش زان ندی ۔ چاہ شد بروی بدان بانگ جلیل ۔ گلشن و بزمی چو آتش بر خلیل ۔ ہر جفا کہ بعد ازانش میرسید ۔ او بدان قوت بشادی میکشید ۔ ہمچنانکہ ذوق آن بانگ الست ۔ در دل ہر مومنی تا حشر ہست ۔ تا نباشد در بلاشان اعتراض ۔ نی ز امر و نہی حق شان انقباض ۔ یعنی وہی لوگ جو جمع ہوگئے تھے اس سے کہتے تھے یا تو اسکے قید و زندان مین جا یا اسکی گلے دیدے زیادہ حجت مت کر وہ آسمان کیطرف منھ کرتا تھا کہ ایخداوند کریم لطف خو مین نے جو دعائین تیری جناب مین اس آرزو سے کین ہین اس واقعہ کو میرے سواے تیرے اور کوئی نہین جانتا میرے دل مین یہ دعا تو نے ہی ڈالی اور سیکڑون امیدین پیدا کین مین نے یہ دعا کچھ بیہودہ نہین کی یوسف کیطرح مین نے بہت خوابین دیکھی ہین جیسا کہ قرآن مین ہے انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین بیشک مین نے دیکھا گیارہ ستارون اور چاند سورج کو کہ مجھکو سجدہ کرتے ہین جیسا کہ یوسف نے دیکھا کہ آفتاب و ستارے مجھکو سجدہ کرتے ہین جیسے کافر انکو سجدہ کرتے ہین انکو بھروسا اپنے خواب پر تھا اور خوب اعتماد و درستی رکھتے تھے کہ چاہ مین بھائیون نے ڈالا جب اور زندان مین زلیخا نے بھیجا جب وہ اسکی جستجو مین رہے اور اسکے بھروسے پر انکو کسی بات کا غم نہ تھا نہ غلام ہونے کا نہ کسی کی ملامت کا چاہے کوئی کیسی کرے انکو اپنے خواب پر اعتماد تھا کہ قبل از وقوع اسکے شوق مین شمع کے مثل روشن ہو رہے تھے جب یوسف کو بھائیون نے کنوئین مین ڈالا تو انکے سمع باطن مین خدا کی طرف سے ندا آئی کہ تو ایک دن ای پہلوان بادشاہ ہوگا اور یہ ظلم انکے انکے سامنے انکو جتائیگا کما جاء فی القرآن واوحینا الیہ لتنبئنہم بامرہم ہذا وہم لایشعرون وحی کی ہمنے طرف یوسف کے ضرور ضرور خبردار کریگا تو انکو اس کام سے جو کر رہے ہین اور وہ نہین جانتے کہ تو یوسف ہے آپ مقولے مولانا رحہ کے ہین کہ یہ بانگ جو خدا کی طرف سے آتی ہے اسکا کوئی قائل و بانگ کنندہ نظر نہین آتا مگر نیک دل اسکو پہچانتا ہے یعنے قائل کو اثر بانگ سے کہ اس نیک دل کو اس بانگ سے ایک قوت و راحت اور بھروسا اسکی جان مین پیدا ہوا ہے ایسے ہی جب یہ بانگ جلیل یوسف کو پہونچی تو چاہ انپر ایک گلشن اور ایک بزم ہوگیا جیسے آتش خلیل پر گلزار ہوگئی پھر بعد اسکے جو جفا انکو پہونچتی تھی وہ اسی کی قوت سے بخوشی اسکو اٹھاتے تھے جیسے الست کی آواز کا مزہ حشر تک ہر مومن کے دل مین رہیگا اور ہر آدمی یہ مزہ بانگ کا اسواسطے چکھایا جاتا ہے تا کسی بلا سے انکو اعتراض اور کسی امر و نہی حق مین دل گرفتگی و انقباض نہو الخلاف شرح مین نائی کو بالی لکھا ہے قولہ

لقمهٔ تلخی چو شکر میشود + خار ریحان سنگ گوهر میشود ، لقمهٔ حکمی که تلخی می نهد + گلشکر یا زان گوارش میدهد
گلشکر آنرا که چون مست شد [illegible] از انکار او تلخی میکند + چونکه خوابی دید از روز الست + [illegible] باشد در ره طاعات
مست + میکشد چون اشتر مست این جوال + بی فتور و بی گمان و بی ملال + کفک تقصیرش بگرد پوز او +
[illegible] گواه [illegible] اشتر از قربت [illegible] شده + زیر ثقل بار اندک خورشده + ز آرزوی ناقه صد
[illegible] لوت [illegible] رسم ور الست آنکو چنین خوابی ندید + اندرین دنیا نشد بنده مرید ور شد
از [illegible] زبان شکر [illegible] سال گله + پای پیش و پای پس در راه دین + می نهد با صد
تردد [illegible] از شرح این [illegible] وز شتابست از الم نشرح شنو + چون ندارد شرح [illegible] کران
[illegible] گفت کورم خواندی جرم آن [illegible] بیسا [illegible] قیاس [illegible] من دعا
کوران [illegible] آورده ام + کو از خلقان طمع دارد جهل [illegible] تو کز نست [illegible]
[illegible] آن یکی کور [illegible] نیا زحان [illegible] ندید + کور [illegible] سست این کور [illegible] جب
بعی و بصیر [illegible] از غیر خدا بینا [illegible] مقتضای عشق این باشد [illegible] بینا [illegible]
دائم [illegible] لطف [illegible] خواب [illegible] اللطف تو هم خواب
[illegible] دمای [illegible] بود [illegible] اسرار مرا [illegible] گفتار مرا المعنی یعنی جبکہ
یہ اعتراض و انقباض [illegible] جاتے ہین تو پھر لقمہ تلخ انکو شکر ہو جاتا ہی یعنے جو سختی و ناگواری
پیش آتی [illegible] شکر [illegible] ریحان ہو جاتا ہی سنگ گوہر بنجاتا ہی وہ لقمہ تلخ جو حکم
[illegible] شیرین ہوتا ہی [illegible] گوارش دیتا ہی گوارش معرب [illegible] گوارش کہ
[illegible] اس لقمہ کی گلشکر سے جو [illegible] نہین اور
[illegible] ہو کے سے کوئی لقمہ کھا بھی لے تو قے
کر دیتا ہی [illegible] جیسے روز الست کی خواب دیکھی ہی یعنے الست بربکم [illegible] کان مین پہونچا
[illegible] اقرار [illegible] وہ اسی اقرار مین مست ہی اور راہ طاعات
[illegible] اسی طرح اس جوال طاعت کو اٹھاتا ہوے [illegible] بی ملال
اور اس بات کے گواہ [illegible] کہ [illegible] سکے وہن کے گرد ہین گواہی دیتے [illegible]
[illegible] کی آواز سے کیسا مست ہو کے [illegible]
[illegible] اور تھوڑا کھاتا ہی آور آرزو ناقہ [illegible] مطلوب [illegible]
سیکڑون [illegible] ویسا پہاڑ اسکے سامنے ایسے جیسے بال کا تار اگر الست مین جسنے ایسے خواب

نہ دیکھے وہ اس دنیا مین آکے بندہ صاحب ہمت و ارادت ہوا الست کو شب بلحاظ پوشیدگی اور
خواب باعتبار گذشتگی کے کہا ہو اور اگر کوئی ہو بھی تو تردد کے ساتھ اور صدر لہ کہ اگر بالغرض مہ بھر شکر کرے
تو سال بھر شکایت کرے راہ دین مین کبھی قدم بڑھاتا ہو کبھی ہٹاتا ہو بڑے تردد کے ساتھ اور بے یقین
اسکا یہ حال ہو جسنے خواب الست کی نہین دیکھی آیندہ تمہیداً فرمایا کہ اب زیادہ شرح اسکی پھر کرینگے اے
مدعی طلب تو ہمکو اس معاملہ مین اپنا قرضدار سمجھ لے اور اپنے پاس گرو جان لے اور اگر تجھکو جلدی ہی
تو الم نشرح سے سن لے اور یہ بھی ہو کہ اس بابت کی ایسی کچھ شرح سخت و گران بھی نہین لہذا تو اپنے
گدھے کو گاے کے مدعی کی طرف ہانک اور حوالہ الم نشرح کا اسوجہ سے ہو کہ فرمایا رب العزت نے
الم نشرح لک صدرک و وضعنا عنک وزرک کیا نہین کھولا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا اور نا الگ
کیا ہمنے تجھ سے بوجھ تیری بشریت کا یعنے کشود سینہ کی بشریت سے الگ ہونے مین ہو الغرض وہ دعا
جو آسمان کی طرف منہ کیے کہہ رہا تھا منجملہ انھین مقولون کے یہ بھی ہو کہ کہا ایخدا اس جرم کے سبب سے
مجھکو مدعی نے اندھا کہا ہو یہ قیاس اسکا ابلیس کا سا ہو کہ آپکو اچھا جانا مین اندھا کسطرح دعا کب
کر رہا ہون سوا خالق کے مین نے بھیک کس سے مانگی ہو اندھا تو مخلوق سے بمقتضاے جہالت
امید رکھتا ہو مین خاص تجھ سے امیدوار رہا ہون کہ تجھی سے ہر دشوار سہل ہوتا ہو ایک اندھے نے
کہ خود اندھا تھا مجھکو اندھون سے شمار کیا لیکن اپنے اندھے پن سے میری جان کی نیاز و اخلاص کو
نہ دیکھا مجھکو تو عشق کی کوری کی کوری ہو جیسا اے حسن کہا ہو حبک الشی یعمی ویصم محبوب رکھنا تیرا کسی
شی کو اندھا بہرا کر دیتا ہو مین تو اندھا غیر خدا سے ہون نہ خدا سے بلکہ خدا سے خوب بینا بس اے نیک
یہی مقتضاے عشق کا ہو اب تو کہ بینا ہو مجھکو اندھون مین مت رکھو اسی دخل نہ کر یہ جو دائرہ دنیا کا ہو جسکا
ملاذ نقطہ تو ہو اس نقطہ پر مین گھومنے والا ہون یعنے تیری ہی ذات کے گرد رہتا ہون اور تصدق
ہوتا ہون بس جیسے تو نے یوسف صدیق کو خواب دکھائے کہ آسرا انکو تکیہ ہو گیا تھا خاص مجھکو بھی
تیرے لطف نے خواب دکھائے بس وہ جا بیجا میری بازی اور کھیل نہ تھی تو میرے بھید کو جانتا ہو مخلوق
نہین جانتی جو میرے اسرار ہین یہ میری باتون کو ژاژ و بیہودہ جانتے ہین الخ اتحاف شرح مین خوابی
دیدہ کو خوابی خورد بیوی کو جز خواند کو خواندم بازی نبود کو منود قولہ حق نہانست و کہو ندرد از غیب غیر عالم
سر و ستار عیب خصم گفتش رو بمن کن حق بگو * روچہ سوی آسمان کردی عمود * شید می آری غلط می افگنی *
لاف عشق و لاف قربت میزنی * با کدامی روی چون دل مردہ * روی سوی آسمانہا کردہ * غلغلے در شہر
افتادہ ازین * آن مسلمان می نہد رو بر زمین * کای خدا این بندہ را رسوا مکن * گر بدم من سر من پیدا مکن *

تو بهیدانی و شبها می در ازند که همیخوانندم ترا با صد نیاز * پیش خلق این را اگر خود قدر نیست * پیش تو همچون چراغ روشنیست * گاو می خواهند از من ای خدا * چون فرستادی نکردم من خطا * یعنی جو بات کہ حق ہو وہ چھپی ہوئی ہو پھر سوائے علام السر اور ستار عیب کے اس چھپی بات کو کون جانے یہ تو وہ دعا گو کہ رہا تھا کہ اسمین مدعی نے اس سے کہا ای اندھے آسمان کیطرف کیا دیکھ رہا ہو میری طرف منہ کر کیسا مکر بنا رہا ہو اور کیسا غلطی مین ڈال رہا ہو کہ عشق و قرب الٰہی جتاتا ہو دل تیرا مردہ ہو پھر یہ صورت ہو جو منہ آسمان کیطرف کرتا ہو غرض شہر مین ایک شور پڑ گیا کہ وہ مسلمان منہ زمین پر رکھ کے کہتا ہو کہ ای خدا تو مجھکو رسوا مت کر مین اگرچہ بد ہون مگر بھید میرا چھپا ہی مین نے جیسا تجھکو عجز و نیاز کے ساتھ لیلی لیلی راتون مین یاد کیا ہو یا تو جانتا ہو یا وہ راتین جانتی ہین اگر مخلوق کے سامنے اسکی قدر نہین ہو کہ نہین جانتے تیرے سامنے تو چراغ روشن کے مثل ہو ای بار خدایا یہ لوگ مجھ سے گائے مانگتے ہین مین کہان سے دون اگر ایسا ہی تھا
تو تو نے میرے گھر کیون بھیجی پھر اسمین میری خطا کیا ہو

سننا حضرت داؤد کا بات متخاصمین کی بظاہر

قوله چونکه داؤد نبی آمد برون * گفت هین چیست این احوال چون * مدعی گفت ای نبی الله داد * گاو من در خانهٔ او او فتاد * کشت گاوم را بپرسش که چرا * گاو من کشت او بیان کن ماجرا * گفت داؤدش بگو ای بو الکرم * چون تلف کردی تو ملک محترم * هین پراگنده مگو حجت بیار * تا بیکسو گردد این دعوی و کار * گفت ای داؤد بودم هفت سال * روز و شب اندر دعا و اندر سوال * این همی جستم ز یزدان کای خدا * روزیی خواهم حلال و بی عنا * مرد و زن بر نالهٔ من واقف اند * کودکان این ماجرا را واصف اند * تو بپرس از هر که خواهی این خبر * تا بگوید بی شکنجه بی ضرر * هم هویدا پرس هم پنهان ز خلق * که چه میگفت این گدای ژنده دلق * بعد ازین جمله دعا و این فغان * گاو اندر خانه دیدم ناگهان * چشم من تاریک شد نی بهر قوت * شادی آن که قبول آمد قنوت * کشتم آن را تا دهم در شکر آن * که دعای من شنید آن غیبدان * یعنی جب حضرت داؤد نبی باہر نکلے انکو دیکھکر کہا ہین یہ کیا حال ہو اور کیسا ماجرا مدعی نے فریاد کر کے کہا ای نبی اللہ میری گائے اسکے گھر مین چلی گئی اسنے اسکو مارڈالا اب آپ اس سے پوچھیے کیون مارڈالا اور جو میری گائے مارڈالنے کی بیان کرے حضرت داؤد نے اس سے کہا کہ بتا ای بوالکرم تو نے اسکی ملک محترم کو کیون تلف کیا اور بیہودہ مت بک حجت معقول پیش کر تا یہ دعوی اور معاملہ فیصل ہو کہا ای داؤد سات برس ہوئے کہ رات دن یہ دعا و سوال خدا سے کر رہا ہون اور یزدان پاک سے یہی مراد ڈھونڈھتا تھا کہ ای خدا روزی حلال بے عنا مجھکو دے سب مرد و زن میرے نالہ پر واقف ہین اور سب لڑکے

اسکو بیان و وصف کرنے والے تم جس سے چاہو اس خبر کو پوچھو بے تکلف * بدون نکتی شعر ابہ انتہا ہا
کے کسینگے تمھارا جی چاہے ظاہر پوچھو جی چاہے پوشیدہ پوچھو ساری مخلوق سے کہ یہ فقیر یالی گدائی
والا کیا کہا کرتا تھا پس بعد ان چلا دعا و فغان کے ناگہان اپنے گھر مین نے ایک گائے دیکھی میری
آنکھین اندھی ہو گئین مگر قوت کے واسطے نہین بلکہ اس خوشی سے کہ دعا میری قبول ہوئی مین نے اسکو
مار ڈالا اس نیت سے کہ ہکو اپنی دعا کے شکرانہ قبول ہونے کو

حکم کرنا حضرت داؤد علیہ السلام کا گائے مارنیوالے پر

قولہ گفت داؤد این سخنہا در مشو * حجت شرعی درین دعوی بگو * تو روا داری کہ من بی حجتے * بنہم اندر شرع باطل
سنتے * این کہ بخشیدت خریدی وارثی * در یع را چون میستانی حارثی * کسب آنچون زراعت دان عمو * تا نکاری
دخل نبود آن تو * انچہ کاری بدروی آن آن تست * ورنہ این بیداد بر تو شد درست * رو بدہ مال مسلمان کج مگو *
رو بجو وام و مرو باطل مجو * گفت ای شہ تو ہمین میگوئیم * کہ ہمیگویند اصحاب ستم * یعنی زریع بفتح افزونی مزدعات
و حاصل زراعت حضرت داؤد نے اسکا عذر سُنکے کہا کہ یہ دعا و فغان کا بیان اسکو دل سے دھو ڈال اور
اس دعوی مین حجت شرعی بیان کر تو اس بات کو روا رکھتا ہی کہ مین بدون کسی حجت کے شرع مین کوئی راہ
باطل پیدا کرون یہ گائے کسی نے تجھکو بخشی تھی یا تو نے خریدی تھی یا تیری وراثت کی تھی تو جو محصول کھیت کا
لیتا ہی کیا تو اسکا کاشتکار ہی پس ایسا ہی حال کسب کا ہی ای عمو کہ جب تک نہ بوئیگا محصول اسکا نہ پائیگا جو کچھ
بوئیگا اور کاٹیگا وہی تیری ملک ہی نہین تو یہ ظلم تجھپر ٹھیک ہو گیا جا مال مسلمان کا دیدے ٹیڑھی باتین
مت کر اگر پاس نہین ہی کسی سے قرض لے اور اسکو دے بیہودہ باتین مت بنا اُسنے کہا کہ ای بادشاہ
تم بھی ایسی ہی کہنے لگے جو یہ اصحاب ستم مجھکو کہ رہے ہین

زاری کرنا اُس شخص کا فیصلۂ داؤد سے خدا کے سامنے

قولہ پس بدل آہی بر آورد و بگفت * ای خدا ہر کجا طاقی و جفت * سجدہ کرد و گفت ای دانای سوز *
در دل داؤد انداز آن فروز * در دلش نہ انچہ تو اندر دلم * اندر افگندی براز ای مفضلم * این بگفت و گریہ در شد
ہای ہای * تا دل داؤد بیرون شد ز جای * گفت ہین امروز ای خواہان گاو * مہلتم دہ وین دعاوی را مکاو *
تا روم من سوی خلوت در نماز * پرسم این احوال از دانای راز * خوی دارم در نماز آن التفات * معنی قرۃ
عینی فی الصلوٰۃ * روزن جانم گشادست از صفا * میرسد بیواسطہ نامہ خدا * نامہ و باران و نور از روزنم *
می فتد در خانہ ام از معدنم * دوزخست آن خانہ کان بی روزنست * اصل دین ای بندہ روزن کردنست *
تیشہ ہر بیشۂ کم زن بیا * تیشہ زن در کندن روزن ہلا * یا نمیدانی کہ نور آفتاب * عکس خورشید برون از حجاب *

نور آن دانی کہ حیوان دید ہم + پس چہ کرمنا بود بر آدمم + من چو خورشیدم درون نور غرق + من ندانم خویش کرد
از نور فرق + می روم سوی نماز و آن خلا + بہر تعلیم ست رہ مر خلق را + کژ کنم تا راست گردد این جہان + حرب
خدعہ این بود ای پہلوان + نیست دستوری دگر زین گفتنم + گرد از دریای راز انگیختنم + ہمچنین داؤد می گفت این نسق +
خواست کشتن عقل خلقان محترق + پس گریبانش کشید از پس یکی + کہ ندارم در یکی دانش من شکی + المعنی تب اسی
دعا گو نے دل سے ایک آہ کر کے کہا کہ اے جدا تو ہر جگہ طاق و جفت ہے یعنے سب سے علیحدہ بھی اور سب کے
ساتھ بھی اور سجدہ کر کے کہا اے دانا ے سوز دل داؤد کے دل میں وہ چمک ڈال جو اے صاحب فضل
تو نے پوشیدہ میرے دل میں ڈالی تھی یہ کہا اور گریہ شروع کیا اور ہاے ہاے کرنے لگا یہاں تک کہ
داؤد کے دل نے بھی اپنا ٹھکانا چھوڑ دیا اور بے اختیار ہو گیا اور مدعی سے جو گاے اپنی چاہتا تھا کہا
آج مجھکو مہلت دے اور ان دعووں کو مت کر یدے تا میں نماز کیواسطے اپنی خلوتگاہ میں جاؤن
اور اس حال کو دانا ے راز سے پوچھوں میری نماز میں توجہ الی اللہ سے ایسی عادت پڑی ہوئی ہے
جیسا کہ حدیث میں جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ قرار یعنے پائگیئی اور ٹھہرائی ہوئی ہے قرار اور ٹھنڈک میری آنکھ
کی نماز میں بسبب حضوری کے و نیز مشاہدہ کے میری جان کا ایک روزن نہایت صفا کے ساتھ کھلا ہوا ہے
کہ اس سے بیواسطہ نامہ خدا کا مجھکو پہونچتا ہے نامہ اور باران نور دونوں اس روزن سے میرے گھر میں
پڑتے ہیں نامہ سے مراد حکم اور وہ نور بھی میرے ہی معدن کا ہے کہ اصل ٹھکانا میرا وہی ہے اور روزن اس
سبب سے ہے کہ جس گھر میں روزن نہو وہ دوزخ ہے اور یہی روزن کھولنا اے بندہ اصل دین کی ہے تیشہ لیے بن کاٹتا
درختوں کے پاؤن پر مارتا پھرتا ہے یہ مت کر خبردار اس روزن کھودنے میں جہاں تک ہو سکے تیشہ چلا
یا تو یہ نہیں جانتا کہ نور اس آفتاب کا عکس اس خورشید ظاہر کا ہے کہ حجاب سے اسپر پڑتا ہے خورشید ظاہر عبارت
اسی آفتاب سے اور آفتاب اول نور الٰہی سے کہ دونوں جہان میں ظاہر و ہویدا ہے تو نور اسکو جانتا ہے جسکو حیوان نے بھی
دیکھ لیا ہے تو نے بھی دیکھ لیا پھر جب یہ حال ہے تو آدم پر تجھکو بزرگی کیا ہوگی جب حیوان سے بینائی میں برابر
ہے میں مثل خورشید کے نور میں ڈوبا ہوا ہوں اور نور سے ایسا وصل آپ میں اور نور میں فرق نہیں کر جاتا
اب اس حالت میں جو نماز و خلوتگاہ کو جاتا ہوں یہ مخلوق کو تعلیم ایک راہ کی ہے صرف اسواسطے خلوت و نماز
ہے ورنہ مجھکو کیا حاجت ہے میں جس منزل و مقام پر ہوں وہاں یہ نماز و خلوت سب کچھ درشت ہیں لیکن میں
اس کج کو قائم کرتا ہوں تا جہان سیدھا اور راست ہو جاے پس اے پہلوان وہ جو حدیث ہے الحرب خدعۃ
لڑائی دھوکا ہے وہ یہی بات ہے ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ امر کج ہے لیکن جہان تو بغیر اسکے سیدھا نہیں ہوتا
کیا کروں اجازت نہیں ہے ورنہ دیکھتے کیسے راز کہتا اور کیسی دھول دریا ے راز کی اٹھاتا بس داؤد

اسی قسم کی باتین کہہ رہے تھے کہ مخلوق کی عقل نے چاہا کہ محترق ہو جاوین یعنے لوگ بیخود و بیہوش ہونیکے
قریب ہو گئے جو پیچھے سے کسی نے گریبان انکا کھینچا اور کہا کہ جو کچھ تمنے بیان کیا سب سچ ہے مجھکو ان
سب باتون سے ایک بات مین بھی شک نہین ہے

جانا داؤد کا خلوت مین اور ان اسرار کو یاد کرنا

قوله با خود آمد گفت را کوتاه کرد + لب ببست و عزم خلوتگاه کرد + در فرو بست و برفت آنگه شتاب +
سوی محراب و دعای مستجاب + حق نمودش آنچه بنمودش تمام + گشت واقف بر سزا و انتقام + دید احوالی
که کس واقف نبود + راز پنہانی که حیرانی فزود + روز دیگر جمله خلقان آمدند + پیش او و پیش صف بر زدند + همچنین
این ماجرا را باز رفت + زود زود آن مدعی تشنیع زفت + زود گاوم را بده ای نابکار + از خدای خویشتن شرمی
بدار + اینچنین ظلم صریح ناسزا + میرود ای عهد پیغمبر ترا + گاو کشته خورده بی ترسی و بیم + در جواب افزوده تزویر آن
لئیم + که چه چندین سال بودم در دعا + من طلب کردم ز حق داد او مرا + ای رسول حق چنین باشد روا +
ملک من شد گاو چون دادش خدا + یعنی حضرت داؤد اس گریبان پکڑنے سے حالت بیخودی و وجد سے
آپ مین آئے اور باتین کم کین لب بند کر لیے اور خلوتگاہ کا قصد کیا دروازہ بند کر لیا اور جلدی سے
طرف محراب دعای مستجاب کے گئے حق تعالی نے پورا پورا جو کچھ انکو دکھایا وہ دکھایا بس یہ اس معاملہ کا
کے سزا و انتقام پر واقف ہو گئے اور وہ احوال دیکھے جن سے کوئی واقف نتھا اور ایسا راز پنہانی کہ جس سے
یہ حیران ہوئے تو دوسرا دن ہوا مخلوق حاضر ہوے اور داؤد کے سامنے صف مارکے بیٹھے پھر ویسے ہی
اس ماجرے کا ذکر شروع کیا اور مدعی نے بڑی موٹی تشنیع کے ساتھ کہا کہ اے نابکار جلدی میری گاے
دیدے اور اپنے خدا سے شرما ایسے ظلم صریح نالائق افسوس کہ پیغمبر کے وقت مین ہون کہ گاے
میری مارکے کھا گیا نہ کسی کا خوف نہ کسی کا ڈر اور کہا تو جواب مین مکر و فریب اس لئیم نے لائے کہ مین تو
کتنے برسون سے دعا مین خدا سے مانگتا تھا اُسنے مجھکو دی بھلا ای رسول حق یہ بات روا ہوگی
کہ گاے تو میری ملک تھی خدا نے اسکو کیسے ویسے دی الخلاف شرح مین گاو گشتہ کو کشتہ بکاف عربی لکھا ہے

حکم کرنا داؤد علیه السلام کا گاے والے کو کہ تو خیال گاے کا چھوڑ دے اور تشنیع کرنا اسکا حضرت داؤد کو

قوله گفت داؤد این خمش کن رو ببل + این مسلمان را ز گاو دست کن بحل + چون خدا پوشید بر تو ای جوان + رو خمش
کن حق ستاری بدان + گفت وا ویلا چه حکمست این چه داد + از پی من شرع نو خواهی نهاد + رفته است
آوازه عدلت چنان + که معطر شد زمین و آسمان + بر سگان کور این استم نرفت + زین تعدی سنگ که بشکافت رفت

همچنین تشنیع میزد بر ملا * کالصلا هنگام ظلمت الصلا * اینچنین ظلم و جفا بر من مکن * یا نبی الله ملوز بیشان سخن *
المعنی جب اُسنے یعنے مدعی نے پھر تشنیع اُس دعا گو کی شروع کی حضرت داؤد نے کہا چپ رہ جا گاؤ
اسکو چھوڑ دے یہ مسلمان آدمی ہو گاے اسپر حلال کر دی جو کہ خدا نے تیری پردہ پوشی کی ہے جا چپ ہو
تو اس پردہ پوشی کا حق سمجھ کے چھوڑ دے اور چپ ہو رہ اُسنے سُنکے کہا واویلا * کیسا حکم ہوا اور کیسی
داد رسی ہے یہ شرع نیا میرے واسطے قائم ہوا تمھارے تو عدل کی شہرت ایسی جہان مین پھیلی ہے جسکی
بو سے آسمان و زمین معطر ہو رہے ہین یہ ظلم تو کبھی اندھے کتون پر بھی نہین ہوا اس تعدی سے تو
سنگ کوہ بھی ہے اگ نکلتے لگے کیسے ہی سخت و مضبوط ہین آسی قسم کی تشنیع بر ملا وہ کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ
اے ظلمت تجھکو صلا ہے غرے سے چلی آ تیرا وقت ہے تمکو زبا ہے تاکہ ظلمت سبکی ہندی اندھیر ہو ایسی جفا و تعدی
تو مجھپر مت کرو اے نبی اللہ تم ایسی بات مت کہو الخلاف شرع مین تو کی جگہ تو لکھا ہے

حکم دینا حضرت داؤد کا گائے والے کو کہ سارا مال اپنا اسکو دیدے

قوله پس بدو گفت ای عنود * جمله مال خویش او را بخش زود * ورنه کارت سخت گردد گفتمت *
تا نگردد ظاهر از وی اشتمت * خاک بر سر کرد و جامه بر درید * که بهر دم میکنی ظلمے مزید * یکدمی دیگر برین تشنیع
راند * باز داؤدش به پیش خویش خواند * گفت چون بخت تو بود ای بخت کور * ظلمت آمد اندک اندک در ظهور *
دیدهٔ از کار صدر و پیشگاه * ای دریغ از چو تو خرخاشاک راه * رو که فرزندان تو با جفت تو * بندگان او شدند
افزون مگو * سنگ بر سینه همی زد با دو دست * میدوید از جهل خود بالا و پست * خلق هم اندر ملامت آمدند *
کز ضمیر کار او غافل بدند * ظالم از مظلوم کی داند کسی * که بود سخرهٔ هوا همچون خسے * ظالم از مظلوم آن کس
پی برد * که سر نفس ظلوم خود برد * ورنه آن ظالم که نفس ست اندرون * خصم هر مظلوم باشد از جنون * سگ
حاره حمله بر مسکین کند * تا توانند زخم بر مسکین زنند * گرم شیران است نی سگ زادگان * کز نگیرد صید از
همسایگان * از کمین سگ سان سوی داؤد جست * عامهٔ مظلوم کش ظالم پرست * رو بسوی داؤد
کردند آن فریق * کای نبی مجتبے بر ما شفیق * این نشاید از تو کین ظلم ست فاش * قهر کردی بیگناهی
را بلاش * المعنی آخر تن مردہ حضرت داؤد نے اُس سے کہا کہ اے گمراہ جملہ مال اپنا اسکو اسیوقت
دیدے نہین تو تجھسے کہتا ہون کہ تجھکو اپنے کام مین سخت مشکل پڑ جاتیگی اور تیرا ستم جو اسپر ہو وہ اسکو
ظاہر ہوکر آفت ہو جائیگی اُسنے خاک سر پر ڈالی کپڑے پھاڑے اور کہا کہ تم ہر دم مجھپر ایک ظلم بڑھاتے ہو
تھوڑی دیر اُسنے ایسی تشنیع کی گفتگو کی پھر داؤد نے اُسکو اپنے سامنے بلایا کہا کہ یہ مال تیرا اے بخت کور
تیرا بخت و نصیب تھا آخر تاریکی اُس بخت کور کی تھوڑی تھوڑی ظہور مین آئی اور تو نے اپنے کام سے

صدر و پیشگاہ کو دیکھا پھر یا ہوا افسوس تجھ سے گدھے اور خاشاک راہ سے کہ تو نہ سمجھا کام سے صدر و پیشگاہ کو دیکھنا یہ کہ کام کے بننے بگڑنے سے دربار حاکم تحقیقی کے حکم کو جانے رہے کہ یہاں سے جاری ہوا جاتیرے بال بچے اور تیری جورو سب اسکے بندے ہوئے زیادہ مت بک پھر تو دونو ہاتھوں سے اپنے سینہ کو پتھر سے کوٹتا تھا اور جہالت سے کبھی آسمان پر جاتا کبھی زمین پر آتا اور مخلوق بھی اس حال کو دیکھکر ملامت کرنے لگی اسلیے کہ حضرت داؤد کے بھید سے غافل تھی مولانا فرماتے ہین کہ ظالم مظلوم سے اُس شخص کو کیسے معلوم ہو جو خود بیکاری و مسخرہ حرص ہوا کا مثل تنکے کے بنا ہوا ہو وہ کیا جانے ظالم کون ہو مظلوم کون ہو ہان وہ شخص ظالم کا پتہ مظلوم سے لگا سکتا ہو جسنے اپنے نفس ظالم کا سر کاٹ ڈالا ہو نہین تو یہ ظالم جو نفس ہو تیرے درون ہین دشمن ہر مظلوم ہی کا ہوتا ہو اپنی دیوانگی و غضب سے یہ نفس وہ سگ جارہ ہو یعنے جار کو پھینے والا کہ ہمیشہ حملہ مسکین ہی پر کرتا ہو اور جہانتک ہو سکتا ہو مسکین کو کاٹتا ہی یہ تو شرم شیرون کو ہی دکتون کو تو خوب جان لے شیر ہمسایہ کا شکار نہین چھینتا ہو ایسے ہی یہ گاے والا کتے کیطرح ہر کہین دیکھا پڑا ہوتا ہو اور حملہ کے لیے جھپٹتا ہو یہ بھی سگ کیطرح داؤد کیطرف جھپٹا اسلیے کہ عام آدمی مظلوم کو مار کے بڑا ظالم ہو جاتا ہو پھر اُس فریق کے لوگون سے سبنے داؤد کیطرف منہ کرکے کہا کہ اے نبی برگزیدہ تم ہم پر نہایت شفیق ہو تم سے ایسی بات نہین ہونا چاہیے یہ تو ظلم فاش ہو کہ تمنے ایک نیک نام کو ایک مردہ تن کے سبب سے قہر کیا کہ وہ ایک لاشیء ہی بس لاش محض ناشر

ارادہ کرنا حضرت داؤد کا خلق پر بھید آشکار کرنا

قولہ گفت ای یاران زمان آن رسید ⁂ کان سر مکتوم او گردد پدید ⁂ جملہ برخیزید تا بیرون رویم ⁂ تا از آن سر نہان واقف شویم ⁂ در فلان صحرا درختی ہست زفت ⁂ شاخہا یش انبہ و بسیار چفت ⁂ سخت راسخ خیمہ گاہ و میخ او ⁂ بوی خون می آیدم از بیخ او ⁂ خون شدست اندرتن آن خوش درخت ⁂ خواجہ را کشت است این منحوس بخت ⁂ سال او بر وی گذشت این قلتبان ⁂ وین غلام اوستای آزادگان ⁂ این جوان مر خواجہ را با شد پسر ⁂ طفل بود و داو نداد زین خبر ⁂ تا کنون حلم خدا پوشید آن ⁂ آخر از نا شکری این قلتبان ⁂ کہ عیال خواجہ را روزی ندید ⁂ نی بہ نوروز و نہ موسمہای عید ⁂ بی نوایانرا بیک لقمہ نجست ⁂ یاد نامد از حقہای نخست ⁂ تا کنون از بہر یک گاو آن لعین ⁂ می زند فرزند او را بر زمین ⁂ او بخود برداشت پردہ از گناہ ⁂ ورنہ می پوشید جرمش را الہ ⁂ کافر و فاسق درین دور گزند ⁂ پردہ خود را بخود بر میدرند ⁂ ظلم مستور است در اسرار جان ⁂ می نہد ظالم بپیش مردمان ⁂ کہ ببینید کہ دارم شاخہا ⁂ گاو دوزخ را ببینید از ملا

یعنی حضرت داؤد نے کہا کہ ای یارو اب وہ وقت آگیا کہ یہ بھید چھپا ہوا ظاہر ہو جاے حسب حکم
تو باہر چلین اور اس راز نہان سے واقف ہون فلانے جنگل مین ایک بڑا موٹا درخت ہو شاخین اسکی
اور بہت ایک دوسری پر پڑی ہوئین نہایت مضبوط خیمہ گاہ کہ اسکے نیچے خیمہ کھڑا کر لے اور اسکی میخین
گاڑلے مگر اسکی جڑ سے مجھکو بوے خون کی آتی ہو اس درخت خوش کے تن مین تیغ سے خون ہو گیا ہو کہ اس
منحوس بخت نے وہان اپنے خواجہ کو مارا ہو اور مال اسکا سب اس دیوث نے لیا ہو اور یہ اسکا غلام ہو
ای آزادو لوگو یہ کیفیت اسکی ہو اور سنو یہ جوان جو ہو یہ خاص اس خواجہ کا لڑکا ہو یہ اسوقت مین بچہ تھا
اسکو اس بات سے کچھ خبر نہین ہو اب تک خدا کے حکم نے اسکو چھپایا آخر اس دیوث کی ناشکری سے
کہ عیال خواجہ کی روزی کبھی نہ رکھی کہ اپنے مال سے انکو دے کہ آخر یہ مال انھین کا ہو یہانتک کہ
کبھی نوروزہ عید کو بھی نہ دیا جو اسکے پیشوا تھے انکو ایک لقمہ مین نگل گیا اور حقوق سابق سے کوئی یاد
نہ لایا چنانچہ اب تک یہ لعین ایک گاے کیواسطے یہ کر رہا ہو کہ اسکے بیٹے کو زمین پر ٹپک دون اور ذلیل
کر دون اسنے پردہ اپنے گناہ سے آپ اٹھایا نہین تو اسکے جرم کو اللہ تعالے چھپا ہی رہا تھا
کافر و فاسق اس دور گردش مین اپنا پردہ خود آپ پھاڑ رہے ہین ظلم ایک شی مستور ہو جیسے جان مین
اور اسرار رکھے ہین یہ بھی ہو مگر ظالم اسکو لوگون کے سامنے رکھ دیتا ہو کہ دیکھو مجھکو کہ مین ایسے
سینگ رکھتا ہون اور مرکھنا بیل ہون بلکہ ظاہر در برملا دوزخ کا بیل

گواہی دینا دست و پا کا و زبان کا ظالم پر دنیا مین بھی

قولہ پس ہمین جا دست و پایت در گزند + بر ضمیر تو گواہی میدہند + چون موکل میشود بر تو ضمیر + کہ بگو تو
اعتقادت وا مگیر + خاصہ در ہنگام خشم و گفتگو + میکند ظاہر سرت را مو بمو + چون موکل میشود ظلم و جفا
کہ ہویدا کن مرا ای دست و پا + چون ہمیگیرد گواہ سرلگام + خاصہ وقت جوش خشم و انتقام + پس ہمان کس
کہ موکل میکند + تا لوای را + بر صحرا زند + پس موکلہای دیگر روز حشر + ہم تواند آفرید از بہر نشر + ای بدو دست
آمدہ در ظلم و کین + گوہرت پیدا ہست حاجت نیست این + نیست حاجت شہرہ گشتن در گزند + بر ضمیر
آتشینت واقفند + نفس تو ہر دم برآرد صد شرار + کہ ببینیدم منم اصحاب نار + جزو نارم سوی کل خود
روم + من نہ نورم کہ سوی حضرت شوم + ہمچنان کاین ظالم حق ناشناس + بہر گاوی کرد چندین التباس
واز وصد گاو برد و صد شتر + نفس اینست ای پدر از وی ببر + نیز روزی با خدا زاری نکرد + یا ربی
نامد از وروزی بدرد + کای خدا خصم مرا خشنود کن + گر منش کردم زیان تو سود کن + گر خطا کشتم دیت
بر ما قلست + عاقلہ جان مرا مہدی درلہست + سنگ میگردد باستغفار مور + این بود ز انصاف فضل ایجان مجرد

المعنی تبائید صدر فرماتے ہین کہ قیامت کے دن تو اعضا گواہی دینگے یہ تو ثابت و یقینی ہی ہی کما قال

اللہ عز و جل شہد علیہم سمعہم و ابصارہم و جلودہم بما کانوا یعملون و قالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیٔ گواہی دینگے اوپر اُنکے کان اور آنکھین اور جلدین جو کچھ وہ کرتے ہین اُسپر اور وے اپنی جلدون سے کہینگے کہ تمنے ہمپر کیسے گواہی دی وہ کہینگے کہ ہمکو اللہ نے گویا کردیا ایسا اللہ کہ جسنے ہر چیز کو گویا کیا یہ تو جب ہوگا جب ہوگا تیرے تو ہاتھ پانون حالت گزند یعنے آفت و رنج مین جو تجھسے ظہور مین آتا ہی تیرے دل پہ یہین گواہی دیتے رہے ہین شعر بعد مین تبعیًا عرفی کہ ضمیر اور اُس شخص کو علیحدہ علیحدہ فرض کیا ہی فرمایا کہ جب دل تیرا تجھپر موکل و مسلط ہوتا ہی تو کہتا ہی کہ تو اپنے اعتقاد کو جو تیرے دل نے جار رکھا ہی ظاہر کر رو کے مت خاصکر وقت خشم و گفتگو کے تو مو بمو تیرے راز و پوشیدہ امور کو ظاہر کردیتا ہی اور جب ظلم و جفا تجھپر موکل ہوتا ہی تو ہاتھ اور پانون سے کہتا ہی کہ تم مجھکو ظاہر کرو اور جب سر کا گواہ لگام اپنی پکڑتا ہی تو وہ خاص اُسوقت کہ جسوقت مین جوش خشم و انتقام کا ہوتا ہی پس وہی شخص کہ اُنکو موکل کرتا ہو اُسکا مطلب یہی ہی کہ تیرے بھید کا جھنڈا صحرا مین کھڑا کرے یعنی خوب فاش و فضیحت کرے کہ تجھ مین یہ مادہ ہی پھر وہی شخص دوسرے موکل حشر و نشر کے دن اس نشر و حشر کے واسطے پیدا کرسکتا ہی کہ یہ دل اور سر اور ہاتھ پانون خاک ہوجائین اے فلان تو وہ ہی کہ دونون ہاتھ سے ظلم و کین مین پلا ہوا آیا ہی یہ بات تیرے اصل و گوہر سے ظاہر ہی کچھ حاجت اسکی نہین ہی کہ فورًا ظاہر ہو نہ اسکی حاجت کہ تو گزند و رنج مین شہرہ ہو قضا و قدر تیرے دل آتشین کو خوب جانتے ہین یعنی نفس تیرا ہر دم سیکڑون چنگاریان اور شعلے نکالتا ہی اور کہتا ہی کہ مجھکو دیکھو کہ مین اصحاب نار ہون مین جزو نار کا ہون اپنے کل کیطرف جاتا ہون مین نور نہین ہون جو طرف حضرت حق کے جاؤن ایسے ہی اس ظالم حق ناشناس نے ایک گاے کیواسطے کتنے اور کیسے مکر چھپا رکھے ہین اور جو اُس سے سو گاے اور دو سو اونٹ لیگیا ہی بس اے مدبر نفس یہ ہی تو اس سے الگ ہو اور اسنے کبھی خدا کے ساتھ زاری نہ کی نہ کسی دن درد کے ساتھ آہ کی نہ یہ کہا کہ اے خدا میرے دشمن کو خوش کر جو مین نے اُسکا نقصان کیا ہی تو فائدہ کر اگر مین نے خطا سے مار ڈالا تو اُسکی دیت یعنے خونبہا عاقلہ پر ہی اور عاقلہ میری جان کا کون تھا تو وہی روز لعنت سے ہی پتھر استغفار سے ذرہ ہو جاتا ہی یعنے کیسا ہی دل سخت ہو سنگ سے بے نور ہو مگر استغفار سے ذرہ ہو جاتا ہی اسنے استغفار بھی نہ کی جیسا کہ فرمایا اولٰئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات یعنے استغفار و توبہ سے

سئیات حسنات ہو جاتے ہین

جانا مخلوق کا اُس درخت کی طرف

قولہ چون برون رفتند سوی آن درخت + گفت دستش اے لب بدبخت سخت + تا گناہ و جرم او پیدا کنم +

تا لوای عدل بجو انظم + گفت ای سگ جد این را کشتہ + تو غلامی خواجہ زین رو گشتہ + خواجہ را کشتی و بردی
مال او + کرد یزدان آشکارا حال او + آن کنیزک بودہ است + با همین خواجہ جفا بنمودہ است
ہر چہ او زائیدہ مادہ یا کہ نر + ملک وارثش باشد آنہا سر بسر + تو غلامی کسب و کارت ملک اوست + شرع
جستی شرع بستان رو نکوست + خواجہ را کشتی بالستم زار زار + ہم بر آنجا خواجہ گویان زینہار + کارد را از اشتاب
کردی زیر خاک + از خیالے کہ بدیدی ہمچنانک + با سرش با کارد + در زیر زمین + باز کاوید این زمین را
ہمچنین + نام این سگ ہم نوشتہ [illegible] ہمچنین کردند چون بشگافتند +
در زمین آن کارد با سر یافتند + [illegible] در خلق افتاد آن زمان + ہر یکی زنار ببرید از میان + [illegible]
درخت آور در وجود گفت زین حالت [illegible] برگ آن درخت + آمد از صنع
خدا آواز سخت + کای رسول حق بگفتی تو درست [illegible] گفت گواست + خواجہ این سگ
ہر بیچارہ چون بکشت + از فولاد کز دشنہا بود ش بدست [illegible] زانکہ بد ظن گشتہ بود
و شاہ + المعنی فولاد بواو معروف پولاد کا [illegible] جب شہر سے باہر اس درخت کے پاس گئے
حضرت داؤد نے کہا کہ اسکی مشکیں باندھو تاکہ [illegible] ظاہر کروں اور جنبہ عدل کا
[illegible] کروں جو خوب ظاہر ہو جائے اور اس سے کہا کہ اے سگ تو نے اسکے دادا کو مار ڈالا ہے
تو غلام اسکا تھا اسکو مار کے خواجہ بنا ہے تو نے خواجہ کو مارا اور مال اسکا لیگیا اب خدا نے تیرا حال
[illegible] چھپا رہا اور [illegible] وہ اسکی کنیزک ہو [illegible] تو نے ظلم کیا ہے پس جو کچھ اس نے جنا ہے
لڑکا یا لڑکی سب ملک وارث اسکے ہیں تو غلام [illegible] کسب کار اسکی ملک تو شرع بہت ڈھونڈھتا تھا
[illegible] اچھی بات ہے تو نے خواجہ کو کیسا ظلم سے زار و نزار کر کے مارا اسی جگہ ہے کہ وہ زاری کرتا
[illegible] خیال ہے ہمچنان کہ تجھکو معلوم ہوا
[illegible] جیسے اسنے کھود کے چھری اور سر
[illegible] زمین کے [illegible]
[illegible] اسنے اپنے خواجہ سے کیا ہے اور ایسا ظہر
اسکو پہنچایا ہے [illegible] تو وہین سے وہ چھری اور سر نکلا بس مخلوق میں
شور [illegible] پھر حضرت داؤد نے درخت سے مطلب
[illegible] تو اس حالت سے جو کچھ واقف ہو بیان کر اسوقت شاخ و برگ اس درخت کے صنع الٰہی
سے آواز میں آئے اور آواز سخت سے کہا کہ اے رسول حق جو کچھ تمنے کہا سب سچ ہے تمہاری بات کا
صنع عالم گواہ ہے اس سگ نے جو اپنے خواجہ کو [illegible] مارا تو فولاد کے دشنے اسکے ہاتھ میں تھے

یہ حال دیکھکے سب داؤد سے عذرخواہ ہوئے اسواسطے کہ اُنسے بدگمان ہوئے تھے اور برا کہتے تھے الخلاف شرح مین حضرت ملک العارف بلا عثین ہمیشہ کے لکھا ہی

	قصاص کرنا حضرت داؤد کا خونی کو	

قوله بعد ازان گفتش بیا ای دادخواه + داد خود بستان تو زین روی سیاه + هم بدان تیغش بفرمود او قصاص + کی کند مکرش ز علم حق خلاص + حلم حق گرچه مواساها کند + چونکه از حد بگذرد رسوا کند + خون نخسپد در فتد در هر دلی + میل جست و جوی کشف مشکلی + اقتضای داوری رب دین + سر بر آرد از ضمیر آن و این + کان فلان خواجه چه شد حالش چه گشت + همچنانکه جوشد از گلزار گشت + جوشش خون باشد آن واجستها + خارش دلها و بحث ماجرا + چونکه پیدا گشت سر کار او + معجز داود شد فاش و دو تو + خلق جمله سر برهنه آمدند + سر بسجده بر زمینها میزدند + ما همه کوران اصلی بوده ایم + وانچه معجز بوده بشنوده ایم + ور تو ما صد گون عجایب دیده ایم + لیک معذوریم چون بی دیده ایم + سنگ با تو در سخن آمد شهیر + کز برای غزو طالوتم بگیر + تو به سنگ و فلاخن آمدی + صد هزاران خصم را بر هم زدی + سنگهایت صد هزاران پاره شد + هر یکی مر خصم را خونخواره شد + آهن اندر دست تو چون موم شد + چون زره سازی ترا معلوم شد + کوهها با تو رسائل شد شکور + با تو میخوانند چون مقری زبور + صد هزاران چشم دل بگشاده شد + از دم تو غیب را آماده شد + وان قوی تر از همه کان دائم است + زندگی بخشی که سرمد قائم است + جان جمله معجزات اینست خود + کو ببخشد مرده را جان ابد + کشته شد ظالم جهانی زنده شد + هر یکی از نو خدارا بنده شد ۰ یعنی طالوت نام ایک سردار بنی اسرائیل کا تھا جالوت نام کا فر سے لڑتا تھا داؤد نے کہ طالوت کے سپاہیون سے تھے جالوت کو مارا پھر طالوت اپنے وعدون سے پھر گیا اور حضرت داؤد کا دشمن ہوگیا اسکے مرنے کے بعد داؤد حاکم ہوگئے فلانخن بندی کو ھین پھر حضرت داؤد نے اسی دعاگو کو کہا کہ آ ہو دادخواہ آ اور اس روسیاہ سے اپنی داد لے کہ تیرے بد کو اسنے مارا ہی تب اُسی چھری سے اُسکا قصاص و انتقام فرمایا ظاہر ہو کہ حلم حق کا نوبت تک آیا جس سے اب تک بچا رہا مگر اسکا مکر جو برابر چلا جاتا تھا وہ کب خلاص ہونے دیتا اسلیے کہ حلم حق کا رعایت و مدد ہر کسیکی کرتا ہی جلدی انتقام مین نہین کرتا لیکن جب وہ حد سے گذرجاتا ہی تو رسوا کرتا ہی خون ایسی چیز ہی کہ یہ ہرگز نہ سوتا اور چین نہین لیتا خود بخود اسکی جستجو اور جو امر مشکل ہو اُسکے کشف کی رغبت ہر دل مین ضرور پیدا ہوجاتی ہی اور وہ جو مقتضاے داوری رب دین یعنے روز قیامت کا ہی کہ اس دن وہ ہر شے کی داد دیگا ہر قریب و بعید کے دل سے بے اختیار ظاہر ہوتا ہی اور دریے داد ہوجاتے ہین اور ہر کوئی ایک دوسرے سے پوچھتا ہی کہ فلان خواجہ کیا ہوا اور اسکا کیا

حال ہی جیسے گلزار شگفتہ ہونے سے اسکی کشت میں سر کا جوش پیدا ہوتا ہی اور جو خارش دلون مین اور بحث و کوریدہ جرای پیدا ہوتی ہی خوب جان لو کہ یہی جوشش خون کی ہی جیسے اسوقت مین بعید اس کام کا کھلانے والا ہی تھا معجزۂ داؤد نے اسکو فاش اور ڈھیر اکر دیا ساری مخلوق ننگے سر دوڑتی آئی اور سب سر زمین پر رکھ کے سجدے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو سب کور دلی ہین ہمکو کچھ نہین سوجھتا ہان جو کچھ تم فرماتے رہے ہو اسکو ہمنے سنا ہی اور بہتسے ہمنے سیکڑون رنگ کے عجائب دیکھے ہین لیکن ہم معذور ہین کہ بے دیدہ ہین پتھر نے تمسے باتین کین کہ مشہور ہی پتھر نے خود کہا کہ مجھکو طالوت کی لڑائی کیواسطے لو تم تین پتھر اور فلاخن لیکے آئے اور انھین تین پتھرون سے لاکھون دشمنونکو لوٹ پوٹ کر دیا چنانچہ وہ ہر ایک پتھر تمھارا سیکڑون ٹکڑے ہوکے دشمن کا خونخوار بنا لوہا تمھارے ہاتھو مین موم ہوا جسوقت کہ زرہ سازی تمکو معلوم ہوئی اور تمنے کی تیار تمھارے رسائل و شکوہ ہوئے رسائل یعنے ہمزبان اور ایسے شکرگزار جیسے اندھا مادرزاد نور پانے سے شکرگزار ہو لاکھون چشم دل کی بچی ہوئی تمنے کھول دین اور تمھارے دم کی برکت سے عالم غیب و معرفت کے جاننے کو لائق و آمادہ ہوئین اور یہ قوت انکی ہر مخلوق سے قوی تر اسلیے کہ وہ دائم ہی اور زندگی بخش اور رون کی کسواسطے کہ سرسبز ہی اور سرمدی قدیم جس اور معجزے تو ہین ہی یہ معجزہ سب معجزون کی جان ہی کہ مردون کو حیات ابدی بخشے مردہ مراد مردم دنیادار سے وہ ظالم تمھارا مارا گیا لیکن یہ کیسا اچھا ہوا کہ ہر ایک ہمسے خدا کا بندہ ہوا کفر و ضلالت سے چھوٹا ایمان سے بہرہ ور ہوا الخلاف نشمن مین عزو کو غسہ

تشبیہ نفس کی خونی سے جو مدعی گاے کا تھا اور عقل کی داؤد حق پایخ کہ نائب حق ہی اور اسکی یاری و قوت ظالم کو مار سکنا اور تونگر ہونا روزی بے رنج سے

قولہ نفس خود را کش جہانی زندہ کن ٭ خواجہ را کشتست او را بندہ کن ٭ مدعی گاو نفس تست ہین ٭ خویشتن را خواجہ کردست و مہین ٭ آن کشندہ گاو عقل تست رو ٭ بر کشندہ گاو تن منکر مشو ٭ عقل اسیرست و ہمی خواہد ز حق ٭ روزی بی رنج و نعمت بر طبق ٭ روزی بی رنج او موقوف چیست ٭ آنکہ بکشد گاو را کاصل بدیست ٭ نفس گوید چون بکشتی گاو من ٭ زانکہ گاو نفس باشد نقش تن ٭ خواجہ زادہ عقل ماندہ بینوا ٭ نفس خونی خواجہ گشت و پیشوا ٭ روزی بی رنج میدانی کہ چیست ٭ قوت ارواحست ارزاق نبیست ٭ لیک موقوفست بر قربان گاو ٭ گنج اندر گاو دان ای گنج کاو ٭ دوش چیزی خوردہ ام ورنہ تمام ٭ دادمی در دست فہم تو زمام ٭ دوش چیزی خوردہ ام افسانہ است ٭ ہرچہ می آید ز پنہان خانہ است ٭ چشم بر اسباب از چہ دوختیم ٭ گر ز خوش چشمان کرشم آموختیم ٭ ہست بر اسباب اسبابی دگر ٭ در سبب منگر در آن افگن نظر

انبیا در قطع اسباب آمدند ۔ معجزات خویش بر کیوان زدند ۔ بی سبب مر بحر را بشگافتند ۔ بی زراعت چاش
گندم یافتند ۔ ریگها هم آرد شد از سعی شان ۔ پشم بز ابریشم آمد کش کشان ۔ جمله قرآن هست در قطع سبب
عز درویش و هلاک بولهب ۔ المعنی چاش خرمنگاہ سے صاف کیا ہوا فرماتے ہین جیسے حضرت
داؤد نے ایک نفس مردہ کو مارکے ایک جہان کو زندہ کیا یعنے کفر سے خلاص دین سے مشرف ہوئے
تو بھی اپنے نفس کو مارتا تجھے بھی رشد وارشاد دیا کر ایک جہان زندہ ہوا دراسنے تیرے خواجہ کو
جو روح ہی مارا تو اسکو بندہ کر یہ نفس تیرا ایسا ہی جیسے وہ خونی دعویدار گاے کا تھا خبردار ہو اسنے خواجہ کو
مارکے آپ کو خواجہ اور بزرگ بنایا ہی اور وہ جسنے گاے ماری ہی وہ تیری عقل ہی جو کشندہ گاے تن
کی ہی اسکا انکار مت کر عقل ایک اسیر ہی اور خدا سے روزی بی رنج ونعمت بے طبق مانگتی ہی اب روزی
بیرنج اسکی کس بات پر موقوف ہی اس بات پر کہ گاو تن کو جو اصل بدی کی یہی ہی مارے تا نفس کہے کہ
تو نے میری گاے کو کیون مارا اس سبب سے کہ گاو نفس بھی نقش تن کا ہی افسوس کی بات ہی خواجہ عقل
تو مفلسی وفاقہ کشی مین رہے اور نفس خونی خواجہ اور پیشوا ہو جاے یہ بھی جانتا ہی کہ روزی بیرنج کیا ہی
ویسی چیز ہی کہ قوت ارواح کی ہی اور ایک رزق روشن وبزرگ ہی لیکن یہ رزق سنی موقوف اسی پر ہی کہ
گاے تن کو قربان کرے اور یہ جان لے کہ اسکے اندر گنج ہی بلکہ گنج کیا گنج گاو بھرا ہی اور گنج گاو منجملہ گنجون
جمشید سے تھا کہ بہرام گور کے وقت مین ایک کھیت مین تہخانہ کے اندر عمارت وسیع نکلی جسمین بیس
گائین اور ہر قسم کے چرند پرند مرصع باقسام ابر غرض عجیب وعجیب خزانہ تھا اسکو اس گاے مین سمجھ کے ضرور ہی
مارے وو (؟) سے مراد روز ازل ہی فرماتے ہین کہ مین نے روز ازل مین کچھ نعمت عشق کی کھائی ہی اور
لذت اس نعمت سے پائی ہی اس سبب سے کچھ کہہ نہین سکتا مجھکو استتار راز ناگفتنی کا منظور ہی ورنہ
تیرے فہم کے ہاتھ مین پوری لگام دیدیتا پھر اسی کے ٹالنے کو فرمایا کہ یہ جو مین نے کہا کہ وو (؟) چیزے
خوردہ ام الخ اس سبب سے نہین کہہ سکتا اور اس بات کو سبب پر موقوف کرکے عذر بیان کا کیا فرماتے ہین
یہ تو ایک افسانہ ہی جو کچھ ظہور مین آتا ہی سب پنہان خانہ یعنے غیب ہی سے ظہور کرتا ہی مین نے جو
انکو اسباب پر لگائی وجہ یہ ہی کہ خوش چشمون سے کرشمے سیکھ لیے ہین دیکھو وہ کیسے حیلے حوالے
کامون مین کرتے ہین تو بظاہر جنکو اسباب سمجھتا ہی فقط یہی نہین ہین انکے اور اسباب ہین تو انکو دیکھ
اس ظاہر پر نظر مت کر انبیا بھی جو مبعوث ہوے اور یہان آئے انھین اسباب کی قطع برید کو آئے
تا توحید ہو جاے اور معجزے کیوان یعنے فلک ہفتم تک پہونچائے بے سبب سے دریا کو پھاڑ دیا
اس سبب سے جو تلی ہری ہی الگ ہوا اور بے زراعت صاف صاف گندم پائے انھین کی سعی سے

ریک کے تودے آ نا مہو گئے اور ہر کی اشتم یشم بنے خود ہتھنی ہو ئی آور دوا سے انبیا کے سارا قرآن
قطع سبب مین ہر جسمین عذر دویش کی اور ہلاک بولہب کی ہی بولہب سے مراد کفار جنگی چشم سبب بین ہو

مثل

قولہ مرغ بابیلی دو سہ سنگ افگند ۔ لشکر زفت حبش را بشکند ۔ پیل را سوراخ سوراخ افگند ۔ سنگ مرغی
کو بیالا بر زند ۔ دم گاو کشتہ بر مقتول زن ۔ تا شود زندہ ہمان دم در کفن ۔ حلق ببریدہ جہد از جای خویش ۔
خون خود جوید ز خون پالای خویش ۔ ہمچنین ز آغاز قرآن تا تمام ۔ رفض اسبابست و علت والسلام ۔
کشف این نز عقل کارافزا شود ۔ بندگی کن تا ترا پیدا شود ۔ بند معقولات آمد فلسفی ۔ شہسوار عقل عقل
آن صفی ۔ عقل عقلت مغز و عقل تست پوست ۔ معدہ حیوان ہمیشہ پوست جوست ۔ مغز جوی از پوست دارد
صد ملال ۔ مغز نغزان را حلال آمد حلال ۔ چونکہ قشر عقل صد برہان دہد ۔ عقل کل کی گام بی ایقان نہد ۔
عقل دفترہا کند یکسر سیاہ ۔ عقل عقل آفاق دارد پر ز ماہ ۔ از سیاہی وز سپیدی فارغست ۔ نور ماہش بر دل و
جان بازغست ۔ المعنی بتائید مصنف فرماتے ہین اسکو تو غور کر ابابیل جیسے مرغ خرد دو کو چاپ دو تین پتھر انکے
اور اپنے بڑے لشکر حبشہ کو شکست دے کہتے ہین جب لشکر ابابیل کا لشکر حبشہ پر آیا جسمین ہاتھی بہت تھے
تو دو دو کنکریان انکے پنجون مین تھین اور ایک ایک منقار مین انکے ڈالنے سے یہ حال ہوا کہ ہاتھیون
کے جسم سوراخ سوراخ ہو کے چلنی ہو گئے پھر آدمی کی کیا حقیقت اب بچارہ تھا تو ایسے پتھر کسی مرغ کے
گمان ہوتے ہین جو ایسی بلندی و زیادتی پاتے سوائے قدرت حق کے ایسے ہی حضرت موسی کے وقت
مین عامیل نامے ایک بنی اسرائیل مارا گیا تھا اسکا قاتل معلوم نہین ہوتا تھا حکم ہوا کہ سامری کی گائے ذبح
کر کے اسکی دم مقتول کی لاش پر مارو وہ قاتل کو بتا دیگا اور اسیوقت کفن مین زندہ ہو جائیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ وہ حلق بریدہ اٹھ کھڑا ہوا اور خون اپنا اسنے اپنے خون پالا سے طلب کیا اور مدعی بنا
بس ایسے ہی تمام قرآن شریف اول سے آخر تک بالکل رفض اسباب و علت سے مذکور ہو کر ان دونون
سے دور رہنا کہ تا رہے اسکے دونون مین انکو دخل نہ دے یہی سلامت کی بات ہو خوب جان لے ان
باتون کا کشف و علم عقل کار افزا کا جو اور زیادہ بین ڈالنے والی ہو کام نہین ہو اگر تو اسکا کشف چاہتا ہے
تو بندگی کر تب تجھپر سب کھل جائیگا اسلیے کہ معقولات یعنے عقلی باتین فلسفی کیواسطے بندش اور قید
ہین وہ انہین سے بہتا اور معرفت اجاتین اور جو صفی و برگزیدہ ہین وہ اس عقل کی عقل ہوا مغز
خلاصہ اسکے شہسوار ہین تیری عقل کی جو عقل ہو وہ مغز ہو اور تیری جو عقل ہو پوست ہو بس جو اس عقل پوست
کا طالب ہو وہ حیوان ہو کیونکہ اکثر حیوان ہی طالب پوست بھوسی بھوسہ چھلکے بکل ہی کا ہوتا ہو اسکا معدہ

اسیکا خواہان ہو اور جو منغرح ہین اس بیت سے سیکڑون بیزاریان اور نارا ضیان رکھتے ہین انکے لیے
صد چیز یعنی منغز حلال ہے تکرار بنا بر مبالغہ تاکید یعقل جو تشریف یعنی بہوسی چھلکا اس عقل کی ہے سیکڑون حجت برہان
یعنی مجھکو ڈالتی ہے جو ہوا تو بے شک شکوک کے ہین اور وہ جو عقل ہے اسکا کوئی قدم بے ایقان ویقین کے نہین
جو قدم رکھتی ہے ایقان پر رکھتی ہے وہ بھی عقل دفتر کے دفتر بالکل سیاہ کرتی ہے اور وہ عقل کی عقل ہے جو جان کو
ماہ سے بہرہ رکھتی ہے جو مراد شدت نور سے ہے یعنی عقل سیاہی وسفیدی سے بخت ہوا ہے کا نغذ ور وشنائی سے
اور نور اسکے ماہ کا دل وجان تپا بان وفروزان **قوله** این سیاہ وآن سپید از قدر یافت ۔ زان شب
قدر ست کاختر وار تافت ۔ قیمت ہمیان وکیسہ از زرست ۔ بی زری ہمیان وکیسہ ابترست ۔ ہمچنانکہ
قدر تن از جان بود وقدر جان از پرتو جانان بود ۔ گر بدی جان زندہ بی پرتو کنون ۔ ہیچ گفتی کافران را
میتون ۔ ہین بگو کہ ناطقہ جو میکند ۔ تا بقرنی بعد ما آبی رسد ۔ گرچہ ہر قرنی سخن آری بود ۔ لیک گفت
سابقان یاری بود ۔ نی کہ ہم توریت وانجیل و زبور ۔ شد گواہ صدق قرآن ای شکور ۔ روزی بی رنج
جو نی بی حسیب ۔ کز بہشتت آورد جبریل سیب ۔ بلکہ رزقی از خداوند بہشت ۔ بی صداع باغبان بیچ وکشت
زانکہ نفع نان دران نان داد اوست ۔ بدہدت آن نفع بی توسیط پوست ۔ ذوق پنہان نقش نان
چون سفرہ ست ۔ نان بی سفرہ ولی را بہرہ است ۔ رزق جانی کی بری با سعی جست ۔ جز بعدل شیخ
کو داوودست ۔ نفس چون با شیخ بیند کام تو ۔ از بن دندان شود او رام تو ۔ صاحب این گاو رام آنگاہ شد
کز دمش داود او آگاہ شد ۔ عقل گاہی غالبست در شکار ۔ بر سگ نفست کہ باشد شیخ یار ۔ نفس اژدرہاست
با صد زور و فن ۔ روی شیخ او را زمرد دیدہ کن ۔ گر تو خواہی ایمنی از اژدہا ۔ دستش از دامان مکن یکدم رہا
خاک شو در پیش شیخ با صفا ۔ تا ز خاک تو بروید کیمیا ۔ گر تو صاحب گاو را خواہی زبون ۔ چون خران
سیخش کن آن موی حرون ۔ چون بنزدیک ولی اللہ شود ۔ آن زبان صد گزش کوتہ شود ۔ صد زبان
و ہر زبانش صد لغت ۔ زرق ودستانش نیاید در صفت ۔ مدعی گاو نفس آمد فصیح ۔ صد ہزاران حجت آرد
نا صحیح ۔ المعنی اور یہ رنگ سیاہ وسپید کی صفتین جو دونون مین ہین دونون نے تقدیر سے پائی ہین
کہ ایک کو سیاہ ملا دوسرے کو سفید اور وہ دونون عقلین مذکور ہین مغز وقشر اور اسی شب قدر کے
نور سے ہر دو ستارہ کیطرح دونون مین چمکا بس جو عقل اس رنگ سے خالی ہے ایسی ہے جیسے ہمیان کیسہ
بے زر کہ دونون کی قدر زر ہی سے ہے چاہے کیسہ ہو چاہے ہمیان ایسے ہی قدر تن کی جان سے ہے
اور جان کی قدر پرتو جانان سے بس اگر تو جان ہے اور زندہ ہے اور ابھی تک پرتو جانان کا تیری جان مین
نہین پہونچتا ہے تو یہ جو تونے کافرون کو میتون کہا تو بڑی ہیچ بات کہی تو تو خود مردہ ہے اور انکافرون سے

جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فما انت بمسمع من فی القبور لیکن تم اور نہین ہو تو اے محمد سنانے والا اُسکو جو جیتے جی مردہ در گور ہے آب جو کافرون کو سیتون کہنے سے منع فرمایا اُسی کی نسبت فرماتے ہین کہ نہین خبردار ہو کہے جا تیری قوت ناطقہ ایک نہر کھود رہی ہے اسمین سے ایک قرن بعد پانی آئیگا یعنے اس کلام کو ہمارے جاری زندگی مین تو رونق ہوگی نہین جیسے اکثر شعرا نے یہ مضمون ادا کیا ہے البتہ بعد ہمارے جب ایک قرن گذر جائیگا اور قرن چاہے سو برس چاہے اسی برس چاہے چالیس برس اور چاہے تیس برس اور اس عرصہ مین اگرچہ اور سخن آرائیان بھی ہونگی یعنے لوگ اپنا اپنا سخن ظہور مین لائینگے لیکن کیا ہوگا کلام سابقون ہی ہم اسکے یار ہو جائینگے اور اُس سے ملجائینگے کیا نہین جانتا تو اے شکور کہ توریت و انجیل و زبور قرآن سے پہلے ہین آخر وہ سب گواہ صدق قرآن ہی کی ہوئین جابجا مصدق لما معہم آیا ہے آب کہتے ہین وہ روزی ڈھونڈھ جو بیرنج و بیحساب ہو یعنے ایسی کہ نہ کوئی رنج اُسکے ساتھ لگا ہو نہ حساب بس ایسی کہ گویا جبریل نے تجھکو بہشت سے سیب لا دیا بلکہ بہشت کیا خداوند بہشت سے وہ رزق مانگ جو بے صداع باغبان اور کھیتی کے ہے کس واسطے کہ روٹی مین جو نفع ہے وہ اُسکا عطا کیا ہوا ہے اور اُسی کی دا ہے تو اُسیکا طالب ہو کہ نان سے جو نفع قوت جان کا ہے وہ حاصل ہو جاے اور بے توسط پوست کے وہ تجھکو دے کہ خود نان بھی ایک پوست ہے اسکا واسطہ بھی نہ رہے ذوق نان کا جو پنہان ہے یہ تو نفس ہو کہ وہ بھی پنہان ہے اور روٹی ایسی جیسے سفرہ کہ دونون ظاہر ہین لیکن وہ نان بے سفرہ ہے وہ حصہ اولیا کا ہے تو کیسی سعی جیت اور کوشش تمام کریگا رزق جانی اپنی سعی سے نہین پائیگا البتہ شیخ کے عدل سے جو داؤد تیرے وقت کا ہے جیسے داؤد نے عدل کر کے اس دعا گو کو روزی پر پہونچایا اور اُسکے ساتھ یہ بھی کہ جب نفس تجھکو شیخ کے ساتھ دیکھیگا اور تیرے کام اسکے موافق تو یہ بھی بن دندان یعنے نہایت ذلت اُٹھا کے تیرا مطیع و تابع ہو جائیگا دیکھ لے صاحب گاے کا جو دشمن تھا اُسنے بھی تو اسوقت تک مین نہین لیا جب تک دم داؤد سے آگاہ نہوا عقل بھی تیری جیجی سگ نفس پر غالب ہوگی اور اُسکا شکار کریگی جب شیخ تیرا یار و مددگار ہوگا نفس تیرا ایک اژدہا ہے پر مکر و فن اور شیخ اُسکے حق مین زمرد آنکھ پھوڑنے والا کہتے ہین شام کے ملک مین ایک سانپ ہوتا ہے جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہے مگر زمرد سے اندھا ہو جاتا ہے اسیواسطے اُس ملک کے لوگ زمرد اپنے پاس رکھتے ہین آب اگر اس اژدہا سے خلاصی اور فارغ البالی تو چاہتا ہے تو دم بھر دامن شیخ کا مت چھوڑ اور اُس شیخ باصفا کے سامنے خاک ہو جا تا تیری خاک سے کسیر پیدا ہو سکے تو چاہتا ہے کہ مین صاحب گاو کو جو نفس ہے اور گاو تن دباؤن اور زیر کرون تو گدھون کی طرح اسکو اے مردان خوب سختی و مشقت مین رکھو کہ جسوقت کسی ولی اللہ کے پاس جاے تو وہ زبان اُسکی

سوزنی ہو رہی ہے کوتاہ ہو جاوے آپ فرماتے ہین ایک زبان کہون نہین سیکڑون زبانین اور ہر زبان مین
سیکڑون لغت ہینے بولیان بہرا سکے تو حیلون کی کوئی کیا صفت کرسکے مدعی گاو تن کا نفس ہے کہ کیسی کیسی
حجتین اس گاو کے معاملہ مین لاتا ہے اور کیسی فصاحت سے انکو ادا کرتا ہے حالانکہ وہ حجتین سب ناصحیح و نادرست
ہین غرض یہ ہے کہ تن پروری کے لیے کیا کیا باتین بناتا ہے قولہ شہر را ابلہ پرا لاشاہ را در رہ نشاند زود شہ
گاو در بار نفس را تسبیح و مصحف در یمین • خنجر و شمشیر اندر آستین مصحف سالوس او باور مکن • خویش با او ہمسر
ہمسر مکن • سوی حوضت آورد بہر وضو • واندر اندازد ترا در قعر جو • عقل نورانی و نیکو طالب است • نفس
ظلمانی بروچون غالب است • زانکہ او در خانہ عقل تو غریب • بر در خود سگ بود شیر مہیب • باش تا شیران
سوی بیشہ روند • وین سگان کور آنجا بگروند • مکر نفس و تن ندانند عام شہر • او نگردد جز بوحی القلب قہر
ہر کہ جنس اوست یار او شود • جز مگر او کہ نیک بخت بود • کو مبدل گشت جنس تن نماند • ہر کرا حق در
مقام خود نشاند • خلق جملہ علتی اند از کمین • یار علت میشود علت یقین • ہر خسے دعوی داودی کند
ہر کہ بی تمییز کف در وی زند • از صبا دی بشنود آواز طیر • مرغ ابلہ میکند آن سوی سیر • نقد را از قلب
نشناسد غویست • ہین ازو بگریز اگرچہ معنویست • رستہ و بربستہ پیش او یکیست • گر یقین دعوی کند
او در شکیست • وینچنین کس گر ذکی مطلق ست • چونش این تمییز نبود احمق ست • ہین ازو بگریز چون
آہو ز شیر • سوی او مشتاب ای دانا دلیر • المعنی تائید صدر فرمایا کہ یہ نفس گمراہ اور فریبی ہے ایسا کہ
تمام شہر کو فریب دے دھوکے مین لائے مگر جو شاہ شہر کا ہے اسکو فریب نہین دے سکتا اسلیے
کہ وہ آگاہ ہے آگے ارشاد ہے یہ نفس وہ مکار ہے کہ بظاہر تو تسبیح ہے اور ہاتھو مین مصحف مجید
لیکن آستین مین خنجر و شمشیر پنہان اسکا قرآن بالکل مکر کا ہے ہرگز اسپر یقین مت کر اور نہ اسکا ہمسر
آپکو بنا نہ اسکو اپنا ہمسر بننے دے ہمسر کے معنی برابر والا وزن مینکو حا اور نفس پر اطلاق تانیث کا بھی
یہ وہ ہے کہ وضو کا دھوکا دیکر تجھکو حوض کے پاس لائے اور نہر قعر جو مین ڈالدے یعنے ادنی نیکی کے فریب
سے بہت بڑے گناہ مین تجھکو ڈبوئے پوچھتے ہین یہ تو بتاؤ عقل تو ایک نورانی شی طالب خدا کی ہے
اور نفس ظلمانی ہے پھر کیسے اسپر غالب ہے ظلمت نور کے سامنے نہین ٹھہرتی اسکی وجہ یہ ہے کہ نفس تو گھر مین کیسا
مالک بنا بیٹھا ہے اور عقل ایسی ہو رہی ہے جیسے مسافر آ ٹھہرا پھر کیسے دلیر ہوا اسلیے کہ اپنے گھر پر کتا شیر
ہوتا ہے ذرا ٹھہرا رہو کہ شیر اپنے بیشون کی طرف متوجہ ہون کہ وہ مراد روح سے ہے پھر یہ کتے کور نہین بھونک
سکینگے مگر نفس و تن کے عام لوگ شہر کے نہین جانتے اسواسطے کہ یہ سوائے وحی قلب کے جو خدا تعالی سے
اسپر نازل ہو کسی سے مقہور و زبون نہین ہوتا تب جو اسکی جنس سے ہے وہ اسکا یار ہو جاتا ہے سوائے

واقع ہوسکے کہ وہ تمیز اوشیخ ہی اسواسطے کہ وہ بدل گیا اور جنس تن سے نرہا جسکو خدا یتعالی نے اپنے مقام پر بٹھایا اور یہ ساری مخلوق ایک بڑی عادت ہی کہ گھات مین اپنا کام کررہی ہی اور سب ایک دوسرے کی طرف رجوع ہین اور کیون نہون اسواسطے کہ علت کیطرف علت ہی جاتی ہی اور اُسکی یار موقی ہی ہر جنس ناچیز دعوی کرتا ہی کہ مین واقف ہون جیسے اُسنے معجزہ ظہور مین آیا تبن جب بے تمیز ہوا اسکو پکڑتا ہی اور بیعت کرتا ہی جیسے مرغ احمق صیاد سے آواز مرغ کی سنتا ہی اور اُدھر کو دوڑتا ہی جسکو یہ شناخت و تمیز نہو کہ نقد کون ہی قلب کون وہ گمراہ ہی خبردار تو اس سے بھاگ اگرچہ معنوی ہی کیون نہو اسکے سامنے سیر و آزاد سب ایک ہین اور ہرچند وہ دعوی یقین کا کرے ہرگز مت جان وہ بیشک شک مین ہی جس ایسا شخص چاہیے ذکی مطلق کیون نہو جب اسکو یہ تمیز نہین ہی تو احمق ہی خبردار ایسے شخص سے تو ایسا بھاگ جیسے شیر سے ہرن بھاگتا ہی تو اے دانا بیدھڑک دلیر ہوکے اُدھر مت جا الخلاف شرح بحر العلوم مین

کو سہل کوگو بکاف عجمی اور جنس کو جس لکھا ہے

بھاگنا عیسی علیہ السلام کا پہاڑ پر اور ایک شخص کا پیچھے اُنکے جانا اور سوال کرنا

قولہ عیسی مریم بکوہی میگریخت ٭ شیر گوئی خون او میخواست ریخت ٭ آن یکی در پی دوید و گفت خیر ٭ در پیت کس نیست چه گریزی چو طیر ٭ با شتاب او آنچنان میتاخت جفت ٭ کز شتاب خود جواب او نگفت ٭ یک دو میدان در پی عیسی براند ٭ پس بجد جد عیسی را بخواند ٭ کز پی مرضات حق یک لحظه بایست ٭ که مرا اندر گریزت مشکلیست ٭ از کی این سو میگریزی ای کریم ٭ نه پیت شیر و نه خصم و خوف و بیم ٭ گفت از احمق گریزانم برو ٭ میرہانم خویش را بندم مشو ٭ گفت آخر آن مسیحا نه توئی ٭ که شود کور و کر از تو مستوی ٭ گفت آری گفت آن شه نیستی ٭ که فسون غیب را ماویستی ٭ چون بخوانی آن فسون بر مردهٔ ٭ بر جهد چون شیر صید آوردهٔ ٭ گفت آری آن منم گفتا که تو ٭ نی ز گل مرغان کنی ای خوبرو ٭ بر دمی بر وی پرک تا جان شود ٭ در ہوا اندر زمان پران شود ٭ یعنی حضرت عیسی بن مریم کو دیکھا کہ ایک پہاڑ کی طرف بھاگتے جاتے تھے ایسے جیسے کہ کسیکے پیچھے مار ڈالنے کو شیر پڑا ہوا ایک شخص اُنکے پیچھے دوڑا اور کہا خیر ہی تمھارے پیچھے تو کوئی نہین ہی پھر پرند کیطرح کیون بھاگے جاتے ہو مگر یہ ایسی شتابی سے جفت شدہ ہوے جاتے تھے کہ شتابی کے مارے اسکو جواب بھی نہ دیا وہ شخص دو ایک میدان تو انکے پیچھے دوڑا پھر بڑی کوشش سے اُسنے انکو بلایا کہ واسطے مرضیات خدا کے ایک لحظہ ٹھہرو کہ مجھکو تمھارے بھاگنے مین ایک بہت بڑی مشکل ہی تم اے کریم کس سبب سے اس طرف کو بھاگتے ہو نہ تمھارے پیچھے شیر ہٹتا ہی نہ دشمن نہ خوف ڈر کی کوئی بات کہا احمق سے بھاگتا ہون سے لیس جا اسواسطے کہ مین لوگون سے آپ کو چھڑاتا ہون تو میرا

پھندہ اور بند مست ہنے کہا آخر وہ مسیحا کیا تم نہین ہو جسنے اندھے بہرے اچھے ہوئے ہین کہا ہان
مین ہی ہون پھر اُسنے کہا کیا وہ شاہ تم نہین ہو جو افسون غیب کے مادا و موطن ہو کہ جب مردہ پر افسون
پڑھتے ہو تو خوشی کے مارے شیر شکار کی طرح کلیلین مارنے لگتا ہو کہا ہان مین ہی ہون کہا کیا تم وہ
نہین ہو کہ تمنے مٹی سے مرغ خوبصورت بنائے اور اسپر دم پھونکنے سے فورآنہ جان پڑگئی اور وہ
اُڑگیا **قولہ** گفت آری گفت پس ای روح پاک ✦ ہرچہ خواہی می کنی از کیست باک ✦ با چنین برہان
کہ باشد در جہان ✦ کہ نباشد مر ترا از بندگان ✦ گفت عیسی کہ بذات پاک حق ✦ مبدع تن خالق جان در سبق ✦
حرمت ذات و صفات پاک او ✦ کہ بود گردون گریبان چاک او ✦ کان فسون و اسم اعظم را کہ من ✦ بر کر و
بر کور خواندم شد حسن ✦ بر کہ سنگین بخواندم شد شکاف ✦ خرقہ را بدرید بر خود تا بناف ✦ بر تن مردہ بخواندم
گشت حی ✦ بر سر لاشی بخواندم گشت شی ✦ خواندم آنرا بر دل احمق بود ✦ صد ہزاران بار و درمانی نشد ✦
سنگ خارا گشت و زان خو برنگشت ✦ ریگ شد کز وی نروید ہیچ کشت ✦ گفت حکمت چیست کآنجا اسم حق ✦
سود کرد اینجا نبود او را سبق ✦ آن ہمان رنجست و این رنجی چرا ✦ او نشد او را و این را شد دوا ✦ **یعنی**
پھر اُسنے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ ای روح پاک تم تو جو چاہتے ہو سو کرتے ہو پھر تمکو کسکا ڈر ہو ایسی برہان
قوی جو تمکو **حاصل** ہو اُسکے ساتھ کون ایسا ہو جو تمھارے بندون سے نہو حضرت عیسیٰ نے کہا کہ قسم
ہو ذات پاک حق کی جو بنانے والا تن اور پیدا کرنے والا جان کا ہو سابق یعنے روز ازل مین اور قسم ہو
اسکی ذات و صفات پاک کی حرمت کی جسکے شوق مین گردون گریبان چاک ہو اور وہ ہر روز صبح کا ہونا گویا
چاک گریبانی ہو وہ افسون اور اسم اعظم جو مین نے کور و کر پر پڑھا اچھے خاصے ہو گئے اور کوہ سنگین پر
پڑھا تو اُسنے شگاف ہو کے اپنے خرقہ کو ناف تک پھاڑ ڈالا مردہ کے تن پر پڑھا زندہ ہو گیا اور لاشی
کے سر پر پڑھا شی ہو گیا اور اسیکو مین نے احمق کے دل پر دوستی کے ساتھ لاکھون بار پڑھا اور کچھ علاج
نہوا وہ بالعظم و تشدید دوستی سنگ خارا تو اس سے بدل گیا اور احمق کی خو نہ بدلی گویا ریگ ہو گئی
کہ جس سے کچھ اُگتا ہی نہین اُس شخص نے پوچھا کہ اسمین حکمت کیا ہو کہ وہان تو اسم حق بفائدہ گیا اور
یہان اُسنے سبق نہ پڑھایا یہ رنج احمقی اور کوری کری سب ایک ہی ہین جیسا یہ ویسا وہ پھر کیا سبب
اُسکی دوا ہوا اُسکی نہوا **الخلاف** شرح مین بیت کو نیت اور بخواندم کو بخواندہ لکھا ہو **قولہ** گفت رنج
احمقی قہر خداست ✦ رنج کوری نیست قہر آن ابتلاست ✦ ابتلا رنجیست کان رحم آورد ✦ احمقی رنجیست
کان زخم آورد ✦ آنچہ داغ اوست مہر او کردہ است ✦ چارہ ای بر وی نیارد برد دست ✦ ز احمقان بگریز چون
عیسیٰ گریخت ✦ صحبت احمق بسے خونہا بریخت ✦ برسر آر و زخم رنج احمقی ✦ چشم خود چارہ جوئی آن شفقے

اندک اندک آب را دزدد ہوا + وآنچنین دزدد ہم احمق از شما + گرمیت را دزدد و سردی دہد + ہمچنین کو زیر سر سنگے نہد + آن مسیحا را حذر نہ از بیم بود + ایمنست او آن پی تعلیم بود + زمہریر ار پر کند آفاق را + چہ غم آن خورشید با اشراق را + المعنی حضرت عیسی نے کہا کہ رنج احمقی سے اور کوری سے بڑا فرق ہے رنج احمقی خدا کا قہر ہے اور کوری خدا کا قہر نہین ابتلا ہے یعنے اسکی آزمایش پس ابتلا ایسا رنج ہے کہ رحم پیدا کرتا ہے اور احمقی ایسا رنج ہے کہ زخم لاتا ہے یعنے عذاب وعقاب جو شخص کہ عالم مین اسکی داغ زدہ اور قہر کردہ ہے کوئی چارہ اسپر ہاتھ نہین ڈال سکتا ہے اسیکا مقصود کیا جیسا کہ فرمایا طبع علی قلوبہم پس مہر کی گئی انکے دلون پر آب فرماتے ہین جیسے حضرت عیسی احمقون سے بھاگے تھے ایسے ہی تو بھی بھاگ انکی صحبت سے کہ بہت خون بہاتے ہین جس سے مراد خرابی مین ڈالنا ہے جو احمقی کے رنج مین مبتلا ہے سر پر زخم کاری کھاتا ہے اور اس بدنصیب کی چارہ جوئی کا رحم متلاشی نہین ہوتا معمول ہے کہ ہوا تھوڑا تھوڑا کرکے پانی آبدانون کا چراتی ہے ایسے ہی احمق تم سے تمھاری خوبیان چراتا ہے تھوڑی تھوڑی کرکے چنانچہ فرمایا کہ گرمی تیری جو مراد حرارت عشق سے ہے چراتا ہے سردی تیرے حوالہ کرتا ہے اور ایسی سردی سنگ تیرے نیچے رکھتا ہے جو مراد نہایت سردی سے ہے کیلیے کہ جاڑے مین پتھر بہت سرد ہوتا ہے آب فرمایا کہ حضرت عیسی کو جو احمقون سے حذر تھا تو کسی خوف کے سبب سے نہ تھا اسلیے کہ وہ تو ہر خوف وبیم سے بچنت تھے مگر یہ بھاگنا اور ون کی تعلیم تھا اور تو یہ کیفیت کہ اگر زمہریر سردی سے تمام جہان کو بھردے تو اس خورشید با اشراق کو کیا غم انکی گرمی و روشنی تو کچھ نہین سکتا الخلاف شرح بحر العلوم مین بر دوست کو دواست جوئی کو جوئی لکھا ہے

قصہ اہل سبا اور حماقت انکی اور نہ ماننا پند ونصیحت انبیا کا انکے

قولہ یادم آمد قصہ اہل سبا + کز دم احمق صباشان شد وبا + آن سبا ماند بشہر بس کلان + در فسانہ بشنوی از کودکان + کودکان افسانہا می آورند + درج در افسانہاشان سر وپند + ہزلہا گویند در افسانہا + گنج میجو در ہمہ ویرانہا + بود شہری بس عظیم ومہ لی + قدر او قدر سکرہ پیش نی + بس عظیم وبس فراخ وبس دراز + سخت زفت تو بتو ہمچون پیازہ مردم دہ شہر مجمع اندرو + لیک جملہ سہ تن ناشستہ رو + اندرو خلق وخلائق بیشمار + لیک آن جملہ سہ خام پختہ کا بہ جان کردہ بیان تاختن + مگر ہزار انست باشد نیم تن + آن یکی بس دور بین دیدہ کور + از سلیمان کور دیدہ پای مور + آن دگر بس تیز گوش وسخت کر + گنج ودروی نیست یک جو سنگ زر + وان دگر عور و برہنہ لاشہ باز + لیک دامنہای جامہ او دراز + المعنی سگرہ بضمتین وراء مشددہ وکاف فارسی شے کا پیالہ خرد فرماتے ہین کہ اوپر مین نے اہل سبا کا قصہ شروع کیا تھا وہ رہگیا اب ان احمقون کے ذکر سے پھر یاد آگیا لہذا اسکو بیان کرون کہ وہ بھی ایک احمق ہی کے دم سے خراب ہوا اور صبا وہان کی وہان کے لوگون پر

وبا ہو گئی اور وہ سبا مشابہ ایک بڑے شہر کلان کے تھا کہ لڑکے بھی اسکا قصہ پڑھتے ہین ایسا مشہور
تو چاہیے تو انسے اسکو سن لے کہ لڑکے اسکے قصے لاتے ہین کہ انکے قصون مین نہایت ہی سر و نصیحت
درج ہوتی ہو اب فرماتے ہین کہ انکے افسانے ہزل ہین لیکن ہوشیار کو چاہیے کہ ہزل سے جد حاصل کرے
اسلیے کہ ہر چند جملہ ویرانون مین گنج نہین ہوتا مگر طالب گنج کو چاہیے کہ کبھی ویرانون مین ڈھونڈھے کہ آخر
گنج کا ٹھکانا ہر تو ویرانہ چنانچہ فرمایا کہ سبا تھا تو ایک شہر عظیم : بزرگ لیکن قد مین ایسا جیسے ایک چھوٹا
پیالہ مٹی کا اس سے زیادہ نہین ویسی چوڑائی لنبائی و بزرگی نہایت ہی نہایت مگر آبادی مین زفت یعنے
کچھ پچھ کھا کھس تو بتو تلے اور مثل پیاز کے جس سے پرت اور بوے ناخوش دونون مقصود ہین آدمی جتنے
دس شہر مین ہون اس ایک اکیلے مین جمع تھے لیکن سب سہ تن نجس ناپاک کہ چلو بھر پانی منہ پر نہین ڈالتے
تھے مخلوق اسمین بیشمار جمع تھی لیکن وہ سب تین قسم کے کہ سب خام اور پختہ خوار یعنے گرانجان و گدا
انکی جانون نے کبھی جانان کیطرف ایک ذرہ بھی رخ کی یعنے کبھی متوجہ بخدا نہوے بس اگر ایسے ہزارون ہون
تو ایک تن کیا نیم تن بھی نہین تیسرا ایک قسم تو وہ کہ دور بین تو بڑے مگر آنکھون کے اندھے اور اندھے کیسے
کہ سلیمان کو تو دیکھین نہین اور مور کے پانون دیکھین اور دوسری قسم تیز گوش مگر سخت بہرے جنمین نام کو
گنج نہین اور زر کے بجاے پتھر یعنے اچھی باتون سے بے بہرہ اور برائیون سے بھرے ہوے اور تیسری
قسم ننگے برہنہ لاشہ تا زاے مردار خوار لیکن دامن جامہ کے نہایت لنبے **قولہ** گفت کور اینک گروہی میرسند
من ہمی بینم کہ چہ قوم اند و چند ۔ گفت کر آری شنیدم بانگ شان ۔ کہ چہ میگویند پیدا و نہان ۔ آن برہنہ
گفت ترسان زان منم ۔ کہ ببرند از درازی دامنم ۔ کور گفت اینک بنزدیک آمدند ۔ خیز بگریزیم پیش از زخم و بند
کر ہمیگوید کہ آری مشغلہ ۔ میشود نزدیکتر یاران ہلہ ۔ آن برہنہ گفت آوہ دامنم ۔ از طمع برند من ناایمنم ۔ شہر را
ہشتند بیرون آمدند ۔ در ہزیمت در دہی اندر شدند ۔ اندران دہ مرغ فربہ یافتند ۔ لیک ذرہ گوشت بر
وی نی شدند ۔ کور دید و آن کر آوازش شنید ۔ عور بگرفت و بدامن درکشید ۔ مرغ مردہ خشک و از زخم کلاغ ۔ استخوانہا
زار گشتہ چون نباغ ۔ پس طلب کردند دیگی یافتند ۔ بی سر و بی بن سکاب بشتافتند ۔ بر سر آتش نہادند آن سہ تن ۔
مرغ فربہ را بدیگ اندر فگن ۔ آتش کردند چندان ای پسر ۔ کاستخوان شد پختہ لحمش ہمچو زر ۔ زان ہمی خوردند چون
از صید شیر ۔ ہر یکی از خوردنش چون پیل سیر ۔ ہر سہ زان خوردند بس فربہ شدند ۔ چون سہ پیل بس بزرگ و مہ
شدند ۔ آنچنان کز فربہی ہر یک جوان ۔ درنگنجیدی ز زفتی در جہان ۔ با چنین گبزی و ہفت اندام زفت ۔
از شگاف در برون جستند و رفت ۔ راہ مرگ خلق ناپیدا رہیست ۔ در نظر ناید کہ آن بیجا رہیست ۔ نک پیاپی
کاروانہا مقتفی ۔ زین شگاف در کہ ہست آن مختفی ۔ بر در ار جوئی نیابی آن شگاف ۔ سخت ناپیدا و زو چندین زفاف

ای ضیاء الحق حسام الدین عیان ٭ باز باید گفت شرح این بیان ٭ ای پسر پر مختصر افسانہ نیست ٭ آشنا را روی در بیگانہ نیست ٭ المعنی ہلہ کلمہ تنبیہ بمعنی خبردار باش آوہ آہ ترنجید بکسر و بفتح لپٹ ٭ خوار بنا ع لقلق چوب خشک و تار عنکبوت ہفت اندام سر سینہ پشت ہر دو دست و ہر دو پا بحسب ظاہر و بحسب باطن دماغ و دل جگر تلی پھیپھڑہ پتہ معدہ بعض نے چشم گوش زبان بطن فرج دست و پا کو کہا ہے زفاف بھیجنا عروس کا شوہر کے گھر اور ہم بستر کرنا اب فرماتے ہین کہ منجملہ انھین تین ناشستہ روکے کورنے کہا کہ ہین کیا دیکھ رہا ہون کہ کوئی دم مین ایک گروہ جنکی قوم کو مین جانتا ہون اور یہ بھی کہ وہ ہین کتنے آ رہے ہین بہرے نے کہا کہ ہان بیشک آتے ہین مین نے انکی آواز سُنی اور جو ظاہر انھون نے کہا وہ بھی سُنا اور جو چھپا کے کہا وہ بھی سُنا اُس ننگے نے کہا کہ ڈرتا مین بھی ہون اس بات سے کہ میرے دامن لمبے دیکھ کے نہ کتر لین مین اندھے نے کہا لو وہ نزدیک آ گئے اُٹھو خبردار ہو زخمی ہونے پکڑے جانے سے پہلے بھاگ چلین بہرے نے کہا ہان خبردار ہو جاؤ شور غل تو مسے بہت نزدیک ہو گیا ہے ننگے نے کہا ہائے دامن میرا لالچ سے کاٹ لینگے مین ضرور بخت نہین ہون غرض اس اندیشے سے شہر کو چھوڑ دیا اور شہر سے بھاگ کے ایک گانون مین گھس پڑے اُس گانون مین انھون نے ایک مرغ فربہ پایا اور ایسا فربہ جسپر ذرہ بھر گوشت نہین نہایت لاغر و ضعیف اندھے نے اسکو دیکھا بہرے نے آواز سنی ننگے نے اپنے دامن مین دبا لیا اور وہ مرغ مردہ اور خشک کوّون کا نوچا کھسوٹا گویا ایسا جسکی ہڈیان زار مثل تار عنکبوت کے پھر انھون سے نے تلاش کی اس مرغ کے پکانے کو تو ایک دیگ ایسی پائی جسکا نہ سر نہ بن جلدی اسکی طرف دوڑے سب ان تینون نے اس مرغ فربہ کو دیگ مین کر کے فن و ہنر سے آگ پر رکھدیا اور اسکے نیچے ایسی آگ جلائی کہ ہڈیان تو اسکی پختہ ہو گئین لیکن گوشت کچھ خبر نہین ہوا پھر وہ تینون اس دیگ مین سے کھانے لگے جیسے شیر شکار کھاتا ہو بڑے بڑے لچھے اور ہر ایک اسکو کھا کھا کے ہاتھی کے مانند سیر ہوا یہ تینون بھی اسکو کھا کے خوب موٹے ہوئے ایسے جیسے تین ہاتھی بزرگ و کلان اور ایسا تناس موٹے ہوے کہ ہر ایک جوان موٹائی کے مارے جہان مین نہین سماتا تھا لیکن باوجود ایسی بزرگی و کلانی اور زفتی و موٹاپے کے شگاف دروازہ سے نکل کے چلے گئے آپ فرماتے ہین کہ راہ مرگ خلق کی بڑی ایک راہ ناپیدا ہے کہ نظر نہین آتی اور بڑی بے ٹھکانے دیکھے اسی راہ مین سے پے در پے قافلے قدم بر قدم ایک دوسرے کے رکھتے چلے آتے ہین اور اسی شگاف در سے کہ وہ مخفی ہے اور جو دروازہ پر تلاش کر گیا اُس شگاف کو تو ہرگز نہین پائیگا سحنہ نا پدید ہے اور اسی مین یہ سب زفاف بیٹے شتاب زدہ گیا ان آپ ضیاء الحق کیطرف متوجہ ہو کے کہتے ہین کہ ای ضیاء الحق شرح اسکی پھر بھی خوب ظاہر بیان کرنا چاہیے ای پسر پر مختصر کو

افسانہ مت جان اسلیے کہ آشنا بیگانہ کیطرف متوجہ نہیں ہوتا ہو

شرح کور دور بین اور کر تیز شنوا اور برہنہ دامن دراز کی

قولہ کر امل را دان کہ مرگ ما شنید + مرگ خود نشنید و نقل خود ندید + حرص نابیناست بیند مو بمو عیب خلقان و بگوید فاش او + عیب خود یک ذرہ چشم کور او + می نہ بیند گرچہ ہست او عیب جو + عور می ترسد کہ دامانش برند + دامن مرد برہنہ کی درند + مرد دنیا مفلس ست و ترسناک + ہیچ او را نیست از دزدانش باک + او برہنہ آمد و عریان رود + وز غم دزدش جگر خون میشود + وقت مرگش کہ بود صد نوحہ پیش + خندہ آید جانش را زین ترس خویش + آن زمان داند غنی کش نیست زر + ہم ذکی داند کہ بود او بی ہنر + چون کنار کودکی پر از سفال + کو بران لرزان شود چون رب مال + گر ستانی پارۂ گریان شود + پارہ گر بازش دہی خندان شود + چون نباشد طفل را دانش دثار + گریہ و خندش ندارد اعتبار + محتشم چون عاریت را ملک دید + پس بران مال دروغین می طپید + خواب می بیند کہ او را ہست مال + ترسد از دزدی کہ برباید جوال + چون ز خوابش بر کشاید گوش کش + پس ز ترس خویش تسخر آیدش + ہمچنین ترسانی این عالمان + کہ بودشان عقل و علم اینجہان + یعنی فرماتے ہین کہ تو توامل کو جان کہ ہرچند ہمارا مرنا سنا کہ ہم مرجائنگے مگر اپنا مرنا نہین سنا حالانکہ ہمارے ساتھ ہی یہ بھی مرجائینگے ایسے ہی ہمارا نقل ہونا عالم باقی کو عالم فانی سے دیکھا اپنا نہین دیکھا اور کور کون ہو حرص ہو کہ مخلوق کے تو بال بال کا عیب دیکھتی اور فاش کرتی ہو اپنا ذرہ بھر عیب نہین سوجھتا اور یہ بھی نہین کہ عیب جو نہو عیب جو حد درجہ آپ رہا عور یعنے ننگا یہ ڈرتا ہو کہ میرا دامن کتر لینگے بھلا ننگے کا دامن کب کوئی کتریگا بس یہ عور مرد دنیا کا ہو کہ مفلس ہو اور ترسناک اسکے پاس یا اسکے واسطے کچھ نہین مگر چورون کا ڈر اسکو ہوتا ہو یہ نہین جانتا کہ ننگا آیا تھا عریان جائیگا اسکا ہو ہی کیا لیکن چورون کے غم سے جگر خون ہوا جاتا ہو جیسا کہ فرمایا ولقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرۃ ضرور آؤگے تم ہمارے پاس تنہا مال و اشیا سے جیسا کہ تمکو ہمنے پیدا کیا تھا پہلی دفعہ اسکی مرگ کے وقت سیکڑون نوحے تو ہونگے مگر اسکی جان اسکے خوف پر ہنسیگی کہ دیکھو تیرا تھا ہی کیا جسکے لیے ڈرتا تھا تب غنی جانیگا کہ میرے پاس کچھ زر نہین ہو محض بے زر ہون اور ہنرور کو سوجھیگا کہ مجھ مین مطلق ہنر نہین بالکل بے ہنر ہون جیسے لڑکے کہ ٹھیکریون سے جھولی بھر لیتے ہین اور اسپر کیسے لرزان و ترسان کہ کوئی لے نہ لے جیسے خاص مال کا مالک کہ اگر اُن ٹھیکریون سے تھوڑی تو لے لے تو رونے لگین اور دگرا اور تھوڑی دیدے تو ہنین خوش ہون آپ جو لڑکون کو دانش سے دثار نہین ہوتا انکا گریہ اور خندہ بھی بے اعتبار ہو لیکن عجب تو محتشم سے ہو یہ کیسے مال عاریت کی ملک دیکھ کے اس مال دروغ پر تڑپتا رہتا ہو

نہین جانتا کہ خواب دیکھ رہا ہی کہ مین مالدار ہون اور اسی مال خوابی کے خوف سے کہ کوئی چرا لیوے
یا چھین لیوے ڈر رہا ہی جسوقت کان کھینچنے والا کان کھینچیگا تو خواب سے چونکیگا اور اپنا مسخرا آپ
کریگا کہ کیون غیر مال کے چوری جانے سے ڈرتا تھا ایسا ہی خوف ان عالمون کا ہی جو عقل و
علم انکا واسطے حصول جاہ و مال دنیا کے ہی الخلاف شرح مین زین ترس کو زاندرین کشاندکو شاید
قوله از پی این عاقلان ذوفنون ❊ گفت ایزد در نبی لایعلمون ❊ ہر کسی ترسان ز دزدی کسی ❊ خویشتن را
علم پندارد بسی ❊ گوید او که روزگارم می برند ❊ خود ندارد روزگار سودمند ❊ گوید از کارم برآوردند خلق ❊ غرق
بیکاری است جانش تا بحلق ❊ عور ترسان که منم دامن کشان ❊ چون رہانم دامن از چنگالشان ❊
صد ہزاران فضل داند از علوم ❊ جان خود را می نداند از ظلوم ❊ داند او خاصیت ہر جوہری ❊ در بیان
جوہر خود چون خری ❊ که ہمیدانم یجوز و لایجوز ❊ خود ندانی تو یجوزی یا عجوز ❊ این روا وان ناروا دانی ولیک
تو روا یا ناروائی بین تو نیک ❊ قیمت ہر کالہ میدانی که چیست ❊ قیمت خود را ندانی احمقیست ❊ سعدہا و
نحسہا دانستہ ❊ ننگری سعدی تو یا ناشستہ ❊ جان جملہ علمہا اینست این ❊ که بدانی من کیم در یوم دین ❊ آن
اصول دین بدانستی ولیک ❊ بنگر اندر اصل خود گو ہست نیک ❊ از اصولینت اصول خویش بہ ❊ که بدانے
اصل خود ای مہ وبہ ❊ المعنی انھین عاقلون ذوفنون کے حق مین ایزد پاک نے قرآن شریف مین لایعلمون
فرمایا ہی الا انہم ہم السفہاء ولکن لایعلمون آگاہ ہو تحقیق وہ منافق بیوقوف ہین لیکن آپکو نہین جانتے
ہر کوئی اور کی چوری سے ڈرتا ہی یعنے مال تو اور کا ہی یہ عاریتی مالک بنا ہی لہذا ڈرتا ہی اور تماشا یہ کہ
آپکو عالم کیا خود علم ہی جانتا ہی اکثر کہتا ہی کہ لوگ میری اوقات ضائع کرتے ہین اور حال اسکا یہ کہ
مطلق نہین جانتا کہ اوقات سودمند کون ہین کبھی کہتا ہی مخلوق نے مجھکو میرے کام سے بیکار کردیا
اور ہی یہ کہ جان اسکی حلق تک بیکاری مین ڈوبی ہوئی ہی ننگا کہتا ہی مین اپنا دامن انکے چنگل سے
کیسے چھڑاؤن مشکل یہ کہ مین دامن کشان ہون بس لاکھون طرح کے فضل اور انداز علوم سے واقف
اور جان جیسی باریکیون مین پڑی ہی انکو اصلا نہین جانتا ایسے ہی ہر جوہر کی خاصیت تو جانتے ہین
اور اپنے جوہر کے جاننے مین مثل گدھے کے ہین دعوی یہ کہ مین یجوز و لایجوز کو جانتا ہون تو اے
عجوز ضعیف یجوز کو جانتا ہی نہین یہ روا و ناروا تو تو ہر شی کا جانتا ہی لیکن غور کرکے اپنے تئین دیکھ
تو روا ناروا تجھکو معلوم ہو کیسے بڑے حمق کی بات ہی تو ہر شی کی قیمت جانے اور اپنی قیمت نہ جانے
ستارون کے سعد و نحس تو خوب جانتا ہی آپکو نہین دیکھتا کہ سعد ہی یا دوسرے ناشستہ ای نحس سارے
علمون کی جان و خلاصہ یہی بات ہی کہ قیامت کے دن تو آپکو جان لے کہ مین کون ہون اصول

جو دین کے ہین وہ باخود علم اصول تو تو نے جان لیے مگر جو تیری اصل ہو اُسکو جان لے دیکھ کروہ ایک کوہ بلند ہے
خوب جان لے کہ تیرے اصولی ہونے سے تیرے حق مین اپنے اصول کا جاننا بہت بہتر ہوتا تو
اپنی اصل کو اے مرد بزرگ جانے پہچانے

قصہ اہل سبا کی خرحی و ناشکری مین

قوله اصلشان بد بود آن اهل سبا ۔ میرمیدندی ز اصحاب لقا ۔ دادشان چندین ضیاع و باغ و راغ ۔
از چپ و از راست از بهر فراغ ۔ بسکه می افتاد از پری ثمار ۔ تنگ میشد معبره بر رهگذار ۔ آن نثار میوه
ره را میگرفت ۔ از پری میوه رهرو در شگفت ۔ سله بر سر در درختستانشان ۔ پر شدی ناخواست از میوه فشان ۔
باد آن میوه فشاندی نه کسی ۔ پر شدی زان میوه دامنها بسی ۔ خوشه های زفت تا زیر آمده ۔ بر سر و روی
رونده میزده ۔ مرد گلخن تاب از پری زر ۔ بسته بودی بر میان زرین کمر ۔ سگ کلیچه کوفتی در زیر پا ۔ تخمه بودی گرگ
صحرا از نوا ۔ گشته ایمن شهر و ده از دزد و گرگ ۔ بز نترسیدی هم از گرگ سترگ ۔ جامهٔ ایشان اگر چرکین شدی
آتش سوزنده شان صابون شدی ۔ ور نتوراند ختندی جامه را ۔ بعد یک ساعت شدی خوش با صفا ۔
گر بگویم شرح نعمتهای قوم ۔ که زیادت میشد آن یوماً فیوم ۔ مانع آید از سخنهای مهم ۔ انبیا بردند امر فاستقم ۔
المعنی ضیاع بکسر گانوں و زمین مزروعہ راغ جنگل معبره بالفتح جای عبور سله بالفتح تشدید لام پٹارہ کلیچہ
نان میدہ خمیری اہل سبا جو ارباب لقا سے بھاگتے تھے یہ سبب تھا کہ انکی اصل بد تھی اللہ تعالی نے
انکو کتنے گانوں اور زمینیں مزروعہ اور باغ و جنگل داہنے اور بائین دونوں طرف سے دیے تھے
تا بفراغ خاطر زندگی کرین اور بکثرت سے میوے گرتے تھے راستوں پر کل جانے کی جگہ راہرو کو
نہین ملتی تھی درخت ایسا میوہ نثار کرتے تھے کہ راہ روک لیتے تھے اور راہرو کثرت میوہ سے
متعجب ہوتے تھے اگر کوئی پٹارہ سر پر رکھکے ذرا دیر کو درخت کے نیچے جاتا ایسا میوہ خود بخود
گرتا تھا کہ دم بھر مین پٹارہ اُسکا بھر جاتا بجز آہش اُسکے ہوا بون توڑنے جھاڑنے کسی کے ایسا میوہ
ہوتا تھی کہ دامن بھر جاتے تھے گچھے خرما کے جو لدے لدائے اوپر سے نیچے گرتے تھے سر و رو رونده
پر زور سے لگتے تھے زر کا یہ حال کہ بھاڑ جھونکنے والا بھی تو کمر زرین باندھے ہوتا ہی ایسی کثرت درکی
تھی کتے میدہ کی روٹی خمیری پاؤن کے تلے کچل ڈالتے تھے بھیڑیون کو اسقدر جنگل مین شکار و
توشہ ملتا کہ ہمیشہ تخمہ مین ہوتے تھے امن بھی اتنیت ایسی کہ شہر و گانون دزد و گرگ سے سخت
تھے بڑے بھیڑیے سے اونی بھیڑ نہین ڈرتی تھی کپڑے انکے اگر میلے ہو جاتے تھے تو آتش
سوزندہ انکی صابون ہو جاتی تھی اس طرح سے کہ کپڑے اپنے تنور مین ڈال دیتے تھے

ایک ساعت کے بعد اچھے صاف و شیر صفا نکال لیتے تھے اب اگر انکی نعمتون کی جو خدا نے انکو عطا کی تحسین شرح کرون اور ناسپی کرنا یعنی بطروا یعنی روز بروز زیادہ تو ان باتون سے جو میری مقصود ہین مانع ہو جائیگی اسواسطے اسکو چھوڑ کے لکھتا ہون کہ انبیا انکے پاس حکم فاستقم لے گئے یعنی فاستقم کما امرت ای امر حق پر مستقیم رہ ۔

آنا تیرہ پیغمبرون کا واسطے نصیحت اہل سبا کے

قوله سیزده پیغمبر آنجا آمدند + گمرهان را جمله رهبر میشدند + که هلا نعمت فزون شد شکر کو + مرکب شکر ار بخسپد حرکوا + شکر منعم واجب آمد در خرد + ورنه بگشاید در خشم ابد + هین کرم بینید و این خود کس کند + کز چنین نعمت بشکری بس کند + سر ببخشد شکر خواهد سجده را + پا ببخشد شکر خواهد قعده را + شکر نعمت نعمتت افزون کند + صد هزاران گل ز خاری سر زند + المعنی فرماتے ہین تیرہ پیغمبر اہل سبا مین ہوے اور گمراہون کے راہبر بنے کہ خبردار ہو جاؤ تمھاری نعمت نے بہت افزونی پائی ہے تم شکر خدا کا کرو اور اگر مرکب شکر کا نہ چلے تو تم اسکو ہلاؤ خیال تو کرو عقل کے نزدیک بھی تو شکر منعم کا واجب ہے اور جو شکر نہین کرتا اسپر دروازہ غصہ کا کھولا جاتا ہے اور خبردار کرم کو دیکھو اسکے موافق شکر کرو یہ کس نے مانا ہے کہ ایسی تو الغاروں نعمت اور ایک ذرہ شکر کہا اور بس کر کے بیٹھ رہے سر بخشتا ہے تو اسکے شکر مین سجدہ چاہتا ہے پاؤن بخشتا ہے تو اسکے شکر مین قعدہ جو عبارت دوام قیام نماز سے ہے اگر شکر نعمت کا کر گیا تو تیری ہی نعمت بڑھیگی لاکھون گل ایک خار سے نکلینگے کما جاء فی القرآن لئن شکرتم لازیدنکم اگر شکر کروگے نعمت بڑھے گی الخلاف شرح مین خار کو اکو چیز کو لکھا ہے

جواب قوم کا انبیا کو علیہم السلام

قوله قوم گفته شکر ما را برده غول + ما شدیم از شکر و از نعمت ملول + نعمتی چه سیر شده جان ما از نیکی + شکر چه گوییم بر گویید هین + دیش ما این نعمت آمد محنتی + شکر محنت کس نگفته است ای فتی + ما چنان پژمرده گشتیم از عطا + که نه طاعت ما خوش آید نه خطا + ما نمیخواهیم نعمتها و باغ + ما نمی خواهیم اسباب فراغ + المعنی قوم نے انبیا کی نصیحت سنکے کہا کہ شکر ہی کہان شکر تو ہمارا شیطان لیگیا ہم شکر و نعمت دونو سے ناخوش ہین نعمت کیسی ہماری تو جان اس سے سیر ہو گئی اب ہم شکر کس بات کا کرین تم ہی بتاؤ ہمارے نزدیک تو یہ نعمت ایک بڑی محنت ہے پھر اے فتی محنت کا شکر بھی کسی نے کیا ہے ہم تو اس عطا سے ایسے پژمردہ افسردہ خاطر ہین کہ نہ ہمکو طاعت خوش آتی ہے نہ خطا ہم دونون سے بیزار ہین ہم نہ باغ و نعمتین کچھ نہین چاہتے نہ یہ سامان و اسباب فراغ کا الخلاف شرح مین نعمتی کو نعمت محنتی کو محنتی لکھا ہے

جواب انبیا کا قوم سے

قوله انبیا گفتند در دل علتی ست ✦ که از آن در حق شناسی آفتی ست ✦ نعمت از وی جملگی علت شود ✦ طعمه در بیمار کی قوت شود ✦ چند خوش پیش تو آمد ای مصر ✦ جمله ناخوش گشت و صاف آن کدر ✦ تو عدو این خوشیها آمدی ✦ گشت ناخوش هر چه بر وی کف زدی ✦ هر که او شد آشنا و یار تو ✦ شد حقیر و خوار در دیدار تو ✦ هر که او بیگانه باشد با تو هم ✦ پیش تو او بس مهست و محترم ✦ این هم از تاثیر آن بیماریست ✦ زهر او در جمله جفتان ساریست ✦ دفع آن علت بباید کرد زود ✦ که شکر با آن حدث باید نمود ✦ هر خوشی کاید بتو ناخوش بود ✦ آب حیوان گر رسد آتش بود ✦ بس عزیزی که بناز اشکار شد ✦ چون شکار شد ✦ ... خوار شد ✦ آشنائی عقل با عقل از صفا ✦ چون شود هر دم فزون باشد ولا ✦ آشنائی نفس با هر نفس پست ✦ تو یقین میدان که دم دم کمترست ✦ زانکه نفسش گرد علت می تند ✦ معرفت را زود فاسد میکند ✦ المعنی انبیا نے

اُنکے جواب میں کہا کہ تمہارے دلوں میں مرض و علت ہو اسکے سبب سے تمہاری حق شناسی میں آفت پڑی ہو جب یہ مرض پیدا ہوتا ہو تو نعمت اُس سے جملگی علت ہو جاتی ہو کیونکہ طعمہ جو اور وں کو قوت بخشتا ہو بیمار کے حق میں وہ سبب ... ہر چیز کہ علتی علت ... علت ... اسلئے کہ سبب ... مرض یعنے ضرر دشمنی کی جگہ ہو گیا تو کتنی ہی اچھی چیز تیرے سامنے آئے ناخوش ہو جاتی ہو ... کدر اور گدلی ٹھہر گئی تو نے خوب اس بات کو دیکھ لیا ہو کہ تو دشمن اُن ... کا ہو ... اور تجھکو ہاتھ ... لیتے ہی ناخوش ہو گئیں یہ ایسا حال ہو کہ جب ... شخص ... آشنا ... ہو جاتا ہے تو پھر جو وہ اُسکو دیکھتا ہو تو حقارت و ذلت سے دیکھتا ہو ... تیرے ساتھ ... ہو جب کل چیز لذیذ کے نہایت ہی بزرگ و محترم ہو ... کی تاثیر ... جسکا ... ساری مخلوق میں پھیلا ہوا ہو پس اس ... کو جلدی ... اسپر شکر ... کرنا چاہیے جو مضر ... ہو خوش چیز تیرے سامنے آئیگی ... آب حیوان ہو گا تو آگ ہو جائیگا اگر ایسا کوئی شخص ہو کہ تیرے سامنے نہایت عزیز ہو اور ... تا ہو ... اسکو شکار کر دن ... بڑے ناز سے تو نے اسکو ... کر لیا جب شکار تیرا ہو جائیگا تو اُسکا ... خوار ... ہو ... جیسا عزیز تھا ویسا نہ رہیگا اور جو عقل والا صفا کے ساتھ آشنا عقل والے کا ہوتا ہو اسمیں ہر دم ... دوستی ... باقی ہو اور اگر کوئی نفس والا کسی نفس پست والے کا آشنا ہو ... جان لے کہ وہ آشنائی ... رہیگی اس سبب سے کہ نفس اپنے اوپر علت ... رہتا ہو ... معرفت کو ... دیتا ہو مخالف شرح میں بیماری کو بیمار گی بکاف فارسی اور کف زدی کو ملتفت ... لکھا ہو **قوله** گر نخواہی

دوست را گر از نفیر + دوستی با عقل و با عاقل بگیر + از سموم نفس چون با علتی + هرچه گیری تو مرض را آلتی + گر بگیری گوہری سنگی شود + گر بگیری مہر دل جنگی شود + ور بگیری نکتۂ بکر لطیف + بعد درکت گشت بیذوق و کثیف + کہ من این را بس شنیدم کہنہ شد + چیز دیگر گو بجز آن ای عضد + چیز دیگر تازہ و نو گفتہ گیر + باز فردا زو شوی بیزار و نفیر + دفع علت کن چو علت خو شود + ہر حدیث کہنہ پیشت نو شود + تا کہ از کہنہ برآرد شاخ نو + بشکفد صد خوشہ کہنہ نو + ما طبیبانیم شاگردان حق + بحر قلزم دید ما را فانفلق + آن طبیبان طبیعت دیگرند + کہ بدل از راہ نبضی بنگرند + ما بدل بیواسطہ خوش بنگریم + کز فراست ما باعلے منظریم + لمعنی یعنے اگر چاہتا ہو کہ کل کو دوست سے نفیر و شکایت نکرون تو دوستی عقل و عاقل کی اختیار کر یہ بے تکلف ہی اسلیے کہ جب تو ہوا و ہر ناک نفس سے علتی ہو رہا ہی جو چیز اختیار کریگا خود اوس مرض کا بنیگا اگر گوہر ہاتھ مین لیگا پتھر ہو جائیگا اور اگر محبت دل وہ جنگ بنجائیگی اگر کوئی نکتہ بکر و لطیف پالیگا جب اسکو دریافت کر لیگا بیذوق اور کثیف ہو جائیگا ایسے ہی یہ جو تو کہہ رہا ہی مین نے اسکو بہت سنا یہ سب پرانا ہو گیا اب اور کوئی چیز اسکے سوا ای عضد میرے سامنے بیان کر فرماتے ہین کہ ایسے تازہ نو کا اگر تو طالب ہو تو یہ لے جیسے کہا ہوا جان مگر تو کل کو اس سے بھی بیزار و متنفر ہو جائیگا اس سے کیا فائدہ تو علت جسکا فساد ہی اسکو دفع کر جب یہ تجھسے جدا ہو جائیگی تو ہر بات پرانی تیرے آگے نئی ہو جائیگی خو بالفتح گیاہ خودرو اور کانٹا دور کرنا بس پھر تو تو کہنہ مین سے نئی شاخ نکالیگا اور سیکڑون خوشے پرانے نئے سے تیرے حق مین شگفتہ ہونگے ہم طبیب شاگرد حق کے ہین کہ بحر قلزم نے جو ہمکو دیکھا پھٹ گیا اور ہمارے لیے راہ کر دی چنانچہ رود نیل حضرت موسیٰ کے حکم سے پھٹ گیا تھا یہ قول انبیا کا ہی اور آیندہ نیز اور دنیا کے طبیب کثیف طبیعت کے ہین کہ دل کو نبض کی راہ سے دیکھتے ہین اور ہم دل کو بیواسطہ دیکھتے ہین اس سبب سے کہ ہم فراست مین ان طبیبون سے اعلی منظر پر بیٹھے ہین منظر بالفتح گھر کی صورت ام نکتہ الخلاف شرح مین گو بجز بکاف فارسی کی جگہہ کہ اور

چو ملت کو چہ محلت قولہ آن طبیبان غذا اند و ثمار + جان حیوانی بدیشان استوار + ما طبیبان فعالیم و مقال + ملہم ما پرتو نور جلال + کاین چنین فعلی ترا نافع بود + وآن چنان فعلی ز رہ قاطع شود + این چنین قولی ترا پیش آورد + وآن چنان قولی ترا نیش آورد + آن چنان و این چنین از نیک و بد + پیش تو بنہیم و بنمائیم جد + گر تو خواہی حق گزین در خواہی آن + زہر و شکر سنگ و گوہر شد عیان + آن طبیبان را بود بولی دلیل + این دلیل ما بود وحی جلیل + دستمزدی می نخواہیم از کسی + دستمزد ما رسد از حق بسی + ہین صلا بیماری ناسور را + داروی ما یک بیک رنجور را + لمعنی وہ طبیب تو غذا اور میوون کے ہین انکے فساد کی اصلاح کرتے ہین اور

روح حیوانی کو قوت پہونچاتے ہین ہم طبیب قول و افعال کے ہین ہم قول و فعل کی درستی کرتے ہین نور جلال
کے پرتو سے ہمکو الہام ہوتا ہی کہ یہ فعل اس قسم کا تجھکو نافع ہوگا اور وہ فعل اصلاح کا تیرا راہ مار ہوگا اس قسم کی
بات تجھکو مالک کے حضور مین پہونچا دیگی اور ایسی بات تیرے لیے نقصان پہنچانے عذاب پیدا کریگی بس ہم
آنجہان اور آئینہ ہین دونون قسم کی باتین نیک و بد تمہارے سامنے رکھدینگے اور بعد تمام دکھادینگے
اسوقت مین یہ اور وہ دونون تمہارے سامنے ہونگے چاہے جسکو اختیار کرو دہر و شکر اور سنگ و
گوہر سب عیان ہوگا اُن طبیبون کے لیے بول دلیل ہو یعنی اہر طرف مرض کے اس سے حال مرض کا
دریافت کرتے ہین اسیواسطے بول کو دلیل کہتے ہین ہمارے لیے وحی خدا جلیل کی دلیل ہی وہ اپنی
اس محنت کی دست مزد چاہتے ہین ہم کسی سے نہین چاہتے ہماری کشتم خدا سے ہی جو بہت بہت ہمکو
ملتی رہتی ہی جیسا کہ قرآن مین ہی قل ما اسألکم علیہ اجرا ان اجری الا علی اللہ نہین چاہتے ہین ہم سے تمسے
اسکی مزدوری ہماری مزدوری سوا اللہ کے کسی پر نہین ہی لو اب ہماری دار و کیطرف سے ایک تجویز
اور اُسکو جو بیماری سے ناسور رکھتا ہو صلاح آئے اور شفا پائے

معجزہ چاہنا قوم کا پیغمبرون سے

قولہ قوم گفتند ای گروہ مدعی + کو گواہ علم طب نافعی + چون شما بستہ ہمین خواب و خورید + ہمچو ما باشید
در دہ می چرید + چون شما در دام این آب و گلید + کی شما صیاد سیمرغ دلید + حب جاہ و سروری دارد بدان +
کہ شمارد خویش از پیغمبران + ما نخواہیم اینہمہ لاف و دروغ + کردن اندر گوش و افتادن بدوغ + انبیا
گفتند کاین زان علت ست + مایہ کوری حجاب رویت ست + دعوی ما را شنیدید و شما + می نہ بینید این گہر
در دست ما + امتحانست این گہر مر خلق را + ماش گردانیم گرد چشمہا + ہر کہ گوید کو گوا گفتش گواست +
کو نمی بیند گہر حبس عماست + آفتابی در سخن آمد کہ خیز + کہ برآمد روز برجہ کم ستیز + تو بگوئی آفتابا کو گواہ +
گویدت ای کور از حق دیدہ خواہ + روز روشن ہر کہ او جوید چراغ + عین جستن کوریش دارد بلاغ +
المعنی قوم نے انبیا سے کہا کہ ای گروہ مدعی دعوی تو کرتے ہو لیکن تمہارے علم طب کے نافع ہونیکا
کوئی گواہ بھی ہی ہم تو دیکھتے ہین جیسے ہم مقید خواب و خور کے ہین ویسے ہی تم ہو جیسے ہم اس گاؤن مین
چرتے کھاتے ہین ویسے ہی تم ہو کما جاء فی القرآن یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون کھاتا ہی جو تم
کھاتے ہو اور پیتا ہی جو تم پیتے ہو دوسری جگہ مال ہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق کیا ہی اس
رسول کو کہ کھانے کھاتا ہی اور بازارون مین پھرتا ہی پھر جب تم اس آب و گل کے دام مین پھنسے ہوئے ہو
تو سیمرغ دل کے صیاد کیسے ہو تم مین اُڑان ہی کہان ہی اصل یہ ہی کہ لالچی اور محب جاہ و سروری کے ہو

یہ لالچ تمکو مغیبہ بنانا ہو کہ لوگ عزت کرینگے اور اپنا سردار بنا ئینگے بس یہ تمہارا لاف و دروغ ہمارے درکار بکار
نہین فی الحقیقت تم گردن توکا لون مین موجود اور اسکی تلاش مین مٹھے مین پڑنا آبنیا نے کہا کہ یہی اسی علت کا
فساد ہو کہ یا یہ کوری اور حجاب رویت کی ہو دعوی تو ہمارا تمنے سنا لیکن یہ گھر بدوت کا جو ہمارے ہاتھ
مین ہو اسکو تم نہین دیکھتے سو یہ امتحان خلق کا ہو کہ دیکھین کون اس گھر کو مانتا ہو کون نہین مانتا ہم
اسکو لوگون کی آنکھون کے سامنے پھراتے ہین بس جو کوئی گواہ چاہتا ہو اسکی یہ بات یعنے گواہی
چاہنا اسپر گواہی دیتی ہو کہ وہ گھر نہین دیکھتا گرفتار کوری کا ہو آسی اثنا مین ایک آفتاب جو مراد کسی
شخص اہل استد نورانی سے ہو بولا تھا کہ اٹھو جلدی کردن نکل آیا جھپٹ لڑائی خصومت مت کر تو تو
اسسے بھی گواہی کرتا ہو کہ او آفتاب اسکا گواہ کہان ہو تو وہ تجھسے کہتا ہو کہ او اندھے تو خدا سے آنکھین مانگ
دن تو کھلا ہوا ہو اور تیری آنکھین اندھی ظلمات سے بھری ہین لہذا تو چراغ ڈھونڈھتا ہو بس یہ
تیری بیہودہ جستجو کوری ہو اور ... بہت بنی کی بشکل وزروشن کے ہو اور گواہ ڈھونڈھنا
اور چراغ سے مراد ہو کوری و بڑا بہا ہو قولہ ور نمی بینی گمانی بردہ + کہ ضیا ہست و تو اندر پردہ +
کوری خود را مکن زین گفت فاش + خامش و در انتظار فضل باش + فضل سباینت نگردر یاد بت + زین
شقاوت روی دل بر تافت + ور نمانی در جہان کوری او + آئینہ پنہان شد از تو در سند + درمیان ...
گفتنی روز کور خویش پرسوا کردنت ای تند خو + صبر و خاموشی جذوب رحمتست + وین نشان جستن نشان
... الصمتوا میدہد تا برجان تو + آید از جانان جزای انصتوا + گر نخواہی نکس پیش این طبیب +
ہر ... گفت افزون را تو بفروش و بخر + بذل جان و بذل جاہ و بذل ...
تا ثنا ... شغل بود کہ ... برباد نیز + چون طبیبان انکہ دارید دل + خود ... و شنید
... در خود مجہل ... لیکن اکرام طبیبان از ہیست + این طبیبان را
ہیچ ان جارہ ... المعنی بکس گوٹنا مراض کا ... اگر تو دیکھتا نہین اور جہان
تجکو ... ہو ... سے پردہ مین ہون تو خاموش رہ اور اپنے منہ سے کچھ کہکے اندھے
ہونا ظاہر نہ کر اور خدا کے فضل کا منتظر رہ شاید وہ فضل بے علت تیری خبر لیلے اور اس شقاوت سے
تیرے دل کے منہ کو پھیر دے اور اگر ایسی ہی کوری مین ہمیشہ رہا تو جہان مے تیرا آئینہ ... چھپ گیا
پھر تو نور کیسے پائے ذرا انصاف کر دن تو کھلا ہوا ہو اور ای تند خو ایسے ظاہر حال مین پوچھتا ہو
کہ دن کہان ہو کیسا آپ کو فضیحت کرتا ہو بس صبر و خاموشی کہ جاذب یعنے کھینچنے والی رحمت کی
ہین اختیار کر او نشان کہ دن کہان ہو اسکی جستجو مت کر کہ یہی علت ہو دیکھ تو خدا تعالے نے

اپنے کلام پاک مین فرمایا ہی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَنْصِتُوا جب پڑھا جائے قرآن تو تمکو سنو چپ ہو جاؤ تو اوس جانان سے جسکا تو نے حکم مانا تجھکو بدلا دے اگر چاہتا ہی کہ نکس سے بچا رہون تجھے لو ٹیکے کہ پھر بیمار نہو جاؤن تو جلدی اوس دوا طبیب کے سامنے سر زمین پر رکھے راہ اطاعت سے غافل مت ہو اور گفتگو فضول و بیہودہ کو چھوڑ اور بذل جان و بذل جاہ و بذل سر مین دریغ مت کر اسیکو اختیار کر تا فضل خدا تعالی کا ایسی شاد و مت تیری کرے جسکو شکے فلک کو بھی تیرے جاہ پر حسد ہو جب تم طبیبون کے دل کی نگہداشت کروگے کہ نا خوش نہونے پائین تو خود اپنا حال دیکھوگے اور شرمندہ ہوکے کہوگے کہ اس کوری کا دفع کرنا مخلوق کے قابو مین نہین ہی لیکن یہ بخشش طبیبون کی ہمیر ہماری ہدایت کے سبب سے ہی پس ان طبیبون کے بجان و دل بندے بنو تو مشک و عنبر مین لت پت ہو جاؤ جو اعمال صالحہ ہین الخلاف شرح مین ضیا کو صبا اور ربانی کو ہما لی پیذیر کو بند جاہ تو کو جاہ لکھا

متہم کرنا قوم کا انبیا کو علیہم السلام

قولہ قوم گفتند اینہمہ زرقست و مکر کہ خدا نائب کندا از زید و بکر ہر رسول شاہ باید جنس او آب و گل کو خالق افلاک کو مغز خر خوردیم تا چون شما پشہ را داریم ہمراز ہما کو ہما کو پشہ کو گل کو خدا زافتاب چرخ چہ بود ذرہ را این چہ نسبت وین چہ پیوندی بود تا کہ در عقل و دماغی درر ود تا کی این گفت بیہودہ کب اینچہ زرقست و چہ شید ست و دغا خود کجا کہ آسمان کو ریسمان می نگیرد مغز ما این داستان ما لبا ما عقل داریم اینقدر گفتنا ما می شناسیم از گزند المعنی مخفی نر ہے کہ شرح مین اس حکایت کو گندنا و گزر پر تمام کر کے ابتدائی حکایت کو این بدان با ما سے مصدر کیا ہی میری دانست مین این بدان الخ اور گزر ما الخ اور حیلہ کردند یہ تینون شعر تتمہ ادبرہی کی داستان کے اور قصہ پر داستان بعد کی از سر گرا الخ سے مناسب ہی و بغیر معانی اشعار مین اختلاف و پریشانی صیغ وغیرہ کی نظا ہر ہوگی جیسے کہ متفطن پر مخفی نہین ہی قوم نے پھر یہی جواب دیا کہ یہ سب تمھارا مکر و فریب ہی کیا ضرور ہی کہ خدا تعالی اپنے بندون سے مثل زید و بکر کا اپنا نائب کرے تم قاصد خدا کے ہوا ور قاصد ہر شاہ کا اوسکی جنس سے ہوتا ہی پھر تم آب و گل اور وہ خالق افلاک تم اوسکی جنس کب ہو گیا ہمنے مغز گدھے کا کھایا ہی جو تمھاری طرح ہم بھی مچھر کو ہمراز ہما کا بنا ئین کیسا ہما کیسا پشہ کیسی گل اور کہان خدا بھلا ذرہ کے پاس سامان آفتاب چرخ سے کچھ ہوتا ہی تمھاری اسکی کیسی نسبت اور کیسا پیوند کچھ لگاؤ ملاؤ بھی نہین تا عقل و دماغ مین ہمارے یہ بات تمھاری گھسے تم کہان تک یہ گفتگو بیہودہ ہمسے کروگے یہ کیسا تمھارا مکر و شید ہی اور کیسی دغا سوچو تو تم خود کیا چیز ا و رسی کیا اور کہان آسمان جسکو باندھنا چاہتے ہو ایسی محال و بیہودہ داستان ہمارا مغز قبول نہین کرتا اور کچھ نہ سہی اتنی عقل تو ہمکو

جب بھی ہو گہ گنتا اور سیکو بہچان لین

حکایت خرگوشوں کی قوم کیطرف سے بطور مثال

قوله این بدان ماند که خرگوشی بگفت ٭ من رسول ماهم و با ماه جفت ٭ کز رمهٔ پیلان بران چشمهٔ زلال ٭ جمله نخچیران بدند اندر وبال ٭ جمله محروم و ز خوف از چشمه دور ٭ حیله کردند چون کم بود زور ٭ از سر که بانگ زد خرگوش زال ٭ سوی پیلان در شب غرهٔ هلال ٭ که بیا رابع عشر ای شاه پیل ٭ تا درون چشمه یابی این دلیل ٭ شاه پیلا من رسولم پیش نیست ٭ بر رسولان خشم و زجر و بیش نیست ٭ ماه میگوید که ای پیلان روید ٭ چشمه آن ماست زان یکسو روید ٭ ورنه من تان کور گردانم ستم ٭ گفتم از گردن برون انداختم ٭ ترک آن چشمه بگوئید و روید ٭ تا ز زخم تیغ من ایمن شوید ٭ یک نشان آنست کاندر چشمه ماه ٭ مضطرب گردد ز پیل آبخواه ٭ ای فلان شب حاضر آ ای شاه پیل ٭ تا درون چشمه یابی این دلیل ٭ چونکه هفت و هشت از مه بگذرید ٭ شاه پیل آمد ز چشمه میچرید ٭ چونکه زد خرطوم پیل آن شب در آب ٭ مضطرب شد آب و مه کرد اضطراب ٭ پیل باور کرد از وی این خطاب ٭ چون درون چشمه مه کرد اضطراب ٭ ترس ترسان بازگشتند آن رمه ٭ بعد از آن نامد یکی زیشان همه ٭ ما نه زان پیلان گولیم ای گروه ٭ کاضطراب ماه آرد مان شکوه ٭ **المعنی** گول بکاف فارسی احمق وہ لوگ کہتے ہین کہ یہ وہ مثل ہوئی جو خرگوش نے کہا کہ مین رسول ماہ کا ہون اور ماہ کا جفت کہ فلان چشمہ زلال پر ہاتھیون کے گلہ سے سارے نخچیر جنگل کے وبال مین ہین سب اس آب زلال سے محروم ڈر کے مارے پاس نہین جاتے تھے دور دور رہتے تھے سب کمزور ہاتھیون کے مقابل کب لہذا یہ حیلہ کیا کہ ایک بوڑھے خرگوش نے سر کوہ سے بزور ہاتھیون کیطرف شب غرہ ہلال مین آواز کی کہ ای رابع عشر شاہ پیل آ اور اندر چشمہ کے تجھکو دلیل میرے دعوے کی معلوم ہو رابع عشر صدر جہ اندازہ ہاتھی کی اونچائی کا ہوا اور کیا عجب جو وہ ہاتھ سے مراد ہو ای شاہ پیلون کے مین رسول ہون زیادہ کچھ نہین اور رسولون پر خشم و زجر و سختی نہین ہے جو چاہین کہین بس ماہ کہتا ہے کہ ای پیلو بھاگو یہ چشمہ میری ملک ہے اس سے کنارہ کرو ورنہ مین تمکو اندھا کر دونگا تمھارے ظلم کے سبب سے لہذا میرے ذمہ جسکا جتا دینا تھا جتا دیا اور گردن اپنی اس بار سے ہلکی کر لی تم اس چشمہ کو ترک کرو اور چلے جاؤ تا میری تیغ کے زخم سے بچے رہو ایک نشان یہ ہے کہ چشمہ مین ماہ پیل کے پانی لینے سے کیسا مضطرب بیقرار رہتا ہے تو فلان شب مین حاضر اندر چشمہ کے یہ دلیل دیکھ لینا جب ہفتہ ہشتہ چاند کا تیر ہو گیا شاہ پیل آیا اور چشمہ کی گھاس غیرہ سے چرنے لگا جب پیل نے اس رات مین کہ ماہ کی روشنی بڑھی ہوئی تھی سونڈ اپنی پانی مین ڈالی پانی کی جنبش سے ماہ بھی ہلنے لگا اور صورت اضطراب کی نمود ہوئی پیل نے دیکھکر خطاب خرگوش کا یقین کیا کہ چشمہ مین ماہ کا اضطراب دیکھا اور ایسی ہی اُسنے آواز دی تھی پس وہ رمہ کانپتا ڈرتا سب ہاتھیون کا پیچھے لوٹ گیا اور پھر

انمین سے کوئی ایک وہان نہین آیا بس اے گروہ ہم اُن احمق بدنصیبون سے نہین ہین گماہ کا اضطراب انکو درد

جواب انبیا کا اُنکی طعن پر اور مثل لانا انبیا کا

قولہ انبیا گفتند راہ پند جان ÷ سخت تر کرد ای سفیہان پندتان ÷ ای دریغا کہ دوا در رنجتان ÷ گشت زہر قہر جان آہنجتان ÷ ظلمت افزود این چراغ آن چشم را ÷ چون خدا بگماشت پردہ خشم را ÷ چہ ریاسی جست خواہیم از شما ÷ کہ ریاست ما فزونست از سما ÷ چہ شرف یابد ز کشتی بحر در ÷ خاصہ کشتی ز سرگین گشتہ پر ÷ ای دریغ آن دیدہ کور و کبود ÷ آفتابی اندرو ذرہ نمود ÷ کادمی کو بود بی مثل و ندید ÷ دیدہ ابلیس جز طینی ندید ÷ چشم دیوانہ بہاران شد خزان ÷ زان طرف جنبید کورا خانہ بود ÷ ای بسا دولت کہ آید گاہ گاہ ÷ پیش بیدولت بگردد او ز راہ ÷ ای بسا معشوق کاید ناشناخت ÷ پیش بدبختی نداند عشق باخت ÷ احمقان را اینچنین حرمان جزاست ÷ سے نساند گمرہان را راہ رست ÷ این غلط دہ دیدہ را حرمان ماست ÷ وین مقلب قلب را سوء القضاست ÷ چون بت سنگین شما را قبلہ شد ÷ لعنت و کوری شما را ظلہ شد ÷ چون بشاید سنگ تان انباز حق ÷ چون نشاید عقل و جان ہمراز حق ÷ پشہ مردہ ہما را شد شریک ÷ چون نشاید زندہ ہمراز ملیک ÷ یا مگر مردہ تراشیدہ شماست ÷ پشہ زندہ تراشیدہ خداست ÷ عاشق خویشید و صنعتگر ز خویش ÷ دُم ماران را سر مارست کیش ÷ نی دران دم دولتی و نعمتی ÷ نی دران سر راحتی و لذتی ÷ المعنی انبیا نے اُنکے جواب مین کہا کہ ای سفیہو تمنے اہ نصیحت کی اپنی جان پر بہت ہی سخت کرکے بند کردی جسمین مطلق گذر نہین ہاے افسوس تمھارا دہ رنج ہی جس سے دوا زہر و قہر ہوکے تمھاری جان آہنج ہوجاے یعنے جان کی لیوا ہمنے جو چراغ نصیحت کا جلایا انکی آنکھو کی اُسنے اندھیری بڑھائی اس سبب سے کہ خدانے تو انیا انکے دل پر غصہ تعین کردیا ہی تم کہتے ہو کہ بہ خیال سرداری کے یہ ایسا کرتے ہین اور ہماری رئیسی ڈھونڈھتے ہین تم بیچارے کیا چیز ہو جو ہم تمسے رئیسی چاہینگے ہماری ریاست تو تمھاری ریاست سے بہت زیادہ ہی سماسے جو دریا کہ بحر در ہی سکو ایک کشتی در سے کیا شرف اور خاص کشتی بھی ایسی کہ گوبر کی بھری ہاے افسوس ان آنکھون کورہ کبودے جسمین ایسا بڑا آفتاب ذرہ معلوم ہوا جیسے حضرت آدم شرف و جمال مین بیمثل و یکتا تھے مگر ابلیس کی آنکھو نے اُنکو مٹی ہی دیکھا یا جیسے دیوانہ کہ اسکی آنکھ کو بہار خزان معلوم ہوے اسواسطے کہ اپنی اصلی خانہ سے جنبش کرتی ہو اکثر کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ دولت بیدولت کے پاس آنا چاہتی ہی اور اُسکی بیدولتی کے باعث راہ سے لوٹ جاتی ہی اور اکثر کوئی معشوق ناشناخت انجان بین کسی بدبخت کے پاس آجاتا ہی اور وہ اپنی بدبختی سے اُسکے ساتھ عشقبازی نہین کرسکتا تو احمقون کو ایسی ہی محرومیان بدلا ہین اسواسطے کہ راہ رست گمراہون سے

موافقت نہین کرتی ہی زبان ہمارا ہماری آنکھ کو غلطی مین ڈالتا ہی کہ کچھ کا کچھ سوجھتا ہی اور یہی ہمارے
قلب کو بدل کے سوء قضا کیطرف لیجاتا ہی تمنے بت سنگین کو اپنا قبلہ بنایا کوری و لعنت تمھاری
زیب و زینت ہوئی اسلیے کہ سوجھتا نہین پتھر کو قبلہ کیا ہی آب خیال کرو جب پتھر تمھارے نزدیک
شریک خدا کا ٹھہرا تو جب کچھ نہوا اور عقل و جان اگر ہمراز حق کی ہوئین تو بڑا غضب ہی ایک ادنے
پشہ مردہ تو شریک ہما کا ہوا اور جو زندہ ہمراز بادشاہ عظیم کا ہو تو تعجب ہی یا شاید بدینوجہ کہ پشہ مردہ
تراشا ہوا تھا ماہی اور زندہ تراشا ہوا خدا کا لہذا اپنے تراشے کی عزت کرتے ہو تم اپنے عاشق ہو
کہ ذرا ایذا پاس نہین آنے دیتے اور عاشق اپنی صنعتگری کے حق کہ پوجتے ہو خوب دم مارا اور بیل کا
میل ملا ہی کہ ایک مذہب کے ہین اس سبب سے کہ اسکی دم سر کشی رہتی ہی جیسے ایک مذہب والے
متحد ہوتے ہین اور کیا خوب کیفیت ہی کہ دم مین اسکی نہ کوئی دولت و نعمت نہ اسکے سر مین کوئی راحت
و لذت + الخلاف شرح یعنی او بندگی جگہ آوہ بدل کو پردہ جز است کو چراست اور قبلہ کو قید کہا ہی
قولہ گر و سر گردان بہ دان دم مار + لائق اندو درخور مد آن ہر دو یار + انچنان گوید حکیم غزنوی + در
الہی نامہ گر خوش شنوی + کم فضولی کن تو در حکم قدر + در خور آمد شخص خر با گوش خر + شد مناسب عضوہا
وابدانہا + شد مناسب وصفہا با جانہا + وصف ہر جانی مناسب باشدش + بیگمان جائیکہ حق بتراشدش
چون صفت با جان قرین کردست او + پس مناسب دانش ہمچون چشم و رو + شد مناسب وصفہا در خوبی
زشت + شد مناسب حرفہا کہ حق نوشت + دیدہ و دل ہست بین الاصبعین + چون قلم در دست کاتب
ای حسین + اصبع لطف ست و قہر اندر میان + کلک دل با قبض و بسط زین بنان + ای قلم بنگر گر اجلالی
کہ میان اصبعان کیستی + جملہ قصد و جنبشت زین اصبعست + فرق تو بر چار راہ مجمع ست + این حروف
حالہات از نسخ اوست + عزم و فسخت ہم ز عزم و فسخ اوست + جز نیاز و جز تضرع راہ نیست + زین تقلب
ہر قلم آگاہ نیست + این قلم داند ولی بر قدر خود + قدر خود [illegible] آنچہ در خرگوش و پیل آویختند
تا از ان راجیل آمیختند + کے رسد تا این شہا ساختند + سوی آن درگاہ پاک انداختن + این مثل اوردن
آن حضرت ست + کہ بعلم سر و جہر او آیت ست + یعنی بتصدیق صدر فرمایا دیکھو دم مارکی [illegible] کھام کے
سر کیطرف جاتی ہی اس سبب سے کہ یہ دونون یار ہین باہم لائق + سزاوار مناسب یکدیگر شعر بعد این
اشارہ ہی طرف قول حکیم الٰہی غزنوی کے چنانچہ فرمایا کہ حکیم غزنوی نے بھی الٰہی نامہ مین کہا ہی مین تجھسے
کہون اگر تو خوش ہو کے سنے اور وہ یہ ہی کہ تو حکم قدر مین فضولی جو اپنی طرف سے زیادتی کرتا ہی
مت کر اسواسطے کہ تقدیر الٰہی نے جیسا جسکو مناسب سمجھا ہی ویسا اسکو پیدا کیا ہی مثلاً گوش خر کے

مناسب تفضی و جسم نحر کے ہین لیس جبس نحر مین ماد و تیری نصیحت سننے کا نہین ہی کیسے سنیگا پھر تو بہت سا
فضول ہت بنے جیسے اعضا مناسب اجسام کے بنا کے ہین ویسے ہی مناسب جانون کے جانون مین
وصف پیدا کیے ہین اسمین کچھ گمان و شک نہین ہی کہ جس موقع پر خدا تعالی نے جان کو تراشا درست
کیا ہی اسیوقت مناسب اسکے اسکے وصف بھی اسمین رکھدیے ہین پھر خلاف اسکے کیسے ہوسکتا ہی پس
ہرگاہ اسنے صفت کو جان کا قرین اور مصاحب کردیا ہی تو تو بھی اس صفت کو جیسی کچھ ہی اسکے مناسب
جان لے جیسے چشم ورو کہ موقع چشم رو ہی پر تھا ایسے ہی خوب و زشت مین جو وصف ہین وہ انکے مناسب
ہین خوب مین خوب زشت مین زشت کہ یہ حرف سب اسیکے لکھے ہوئے ہین اور اسکے مناسب بیدہ دل
ہر کسی کا اپنی انگلیون مین ہی جیسے کاتب کے ہاتھ مین قلم پس اسکو اختیار ہی جیسا چاہا ویسا ان حرفون کو
بنایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی قلب المومن بین الاصبعین من اصابع الرحمن یقلبها کیف یشاء
قلب مومن کا درمیان دو انگلیون کے انگلیون رحمن سے ہی پس پھیرتا ہی وہ قلب کو جیسا چاہتا ہی اور
ان دو انگلیون سے ایک لطف کی ہی ایک قہر کی اور انکے بیچ مین قلم دل کے چاہے اسنے اس قلم کو
قبض کیطرف پھیرا چاہے بسط کیطرف جو کہ قلم دل کو کہا ہی لہذا فرمایا کہ اے قلم آپ کو دیکھ اور غور کر
اگر تو اجلالی ہی کہ کسکی انگلیون مین تو ہی تیرے جملہ قصد اور جنبش انھین انگلیون سے ہی خواہ
سعادت خواہ شقاوت اور تیرا سر چورا ہے مجمع پر رکھا ہی مجمع سے مراد حشر کہ نیک و بد کا حال جب کھلیگا
یا چار راہ سے مراد شریعت طریقت حقیقت معرفت کہ ان چارون راہون کے مجمع پر تیرا سر رکھدیا ہی انکو اختیار کر
تیرے جملہ حال کے حروف اسی کے خط نسخ کے لکھے ہوئے ہین اور تمامی عزم و فسخ تیرے اسی سے ہی عزم کراتا
وہی فسخ کراتا ہی جیسا کہ فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ نہین چاہتے ہو تم مگر وہی جو اللہ چاہے پس جب
حال یہ ہی تو سواے نیاز و تضرع کے کوئی راہ نہین ہی نہ ہر قلم کہ وہی دل ہی اس گردش سے آگاہ ہان
اتنا ہی جتنا کہ اندازہ اس قلم کا ہی اور اسکی گردش سے ہر نیک و بد کا اندازہ پیدا کرے زیادہ غیر ممکن ہی
خطاب انبیا کا قوم سے ہی کہ یہ جو تم پیل و خرگوش کی مثل مین پڑے کہ حکم ازل کو حیلہ سے ملایا یعنے ازل
پانی اس چشمہ کا پیلون کی قسمت مین نہ تھا نہ خرگوش کے حیلہ سے تمکو ایسی مثلین بنانا اور اس درگاہ پاک
کیطرف ڈالنا یہ کب زیبا ہی اور کب تمھارا حق ہی مثل لانے کی مالک تو وہی درگاہ ہی جو علم ظاہر و باطن کی
آیت ہی کہ وہ ہر شی کے حال سے بخوبی واقف ہی جیسا کہ فرمایا وللہ المثل الاعلی اور واسطے اللہ ہی کے
مخصوص ہی مثل اعلی الخلاف شرح میں آوتحیتذ اور بعضے تحیتذ بصیغہ غائب لکھا ہی میری دانست مین حاضر ہونا
چاہیے کہ بعد مین بھی خطاب ہے تحیتذ غلط ہے

بیان اسکا کہ ہرکسی کا حق مثل لانے کا نہین ہی اور خاص کارخانہ الٰہی مین کہ بے انتہا ہی

قولہ تو چہ دانی سر چیزی تا بگوئی یا بہ لب تا بہ زلف و یا برخ آری مثل + موسی آنرا کہ عصا دید و نبود + اژدہا بد سراو لب برگشود + چون چنان شاہی نداند سر چوب + تو چہ دانی سراین دام و حبوب + چون غلط شد چشم موسیٰ در مثل + چون شود موسی فضولی مدخل + آن مثالت را چو اژدرہا کند + تا بپاسخ جزو جزوت بر کند + این مثل آورد ابلیس لعین + تا کہ شد مردود حق تا یوم دین + این مثال آورد قارون از لجاج + تا فرو شد در زمین با تخت و تاج + این مثل آورد نمرود جہول + تا کہ پشہ مغز سر خوردش عجول + این مثال اندیش گشتہ قوم عاد + کاستخوان شان خورد و بُرد آمد زباد + این مثال آورد شداد لئیم + تا کہ شد محروم او ہر دو نعیم + این مثال آورد فرعون از غلط + تا کہ اندر آب دریا شد سقط + این مثال آورد ہر بد بخت دون + تا کہ شد در قعر دوزخ سرنگون + این مثالت را چو زاغ و بوم دان + کہ ازایشان پست شد صد خاندان + المعنی کل تشکی مین گنجا عربی مین گونگا سقط بفتحتین مردن اسپ و خر و غلط و خطا عجول شتابندہ توکسی چیز کا بھید کیا جانے بس بہتر یہ ہی کہ گونگا بنا رہ نہ یہ کہ زلف یا رخ کے ساتھ کوئی مثل اُسکی لائے موسیٰ نے جسکو کہ عصا دیکھا وہ عصا نہ تھا اژدہا تھا جب اسکے بھید نے خود ہی لب کھولے تو جانا کہ اژدہا ہی آپ خیال تو کر جب ایسے بادشاہ بھید ایک لکڑی کا نہ جانین تو تو اس دام و دانہ کا بھید کیا جانے دام دنیا دانہ مخلوق یعنے یہ دنیا اور یہ مخلوق کیسے کیسے اسرار مخفی رکھتے ہین اور جبکہ چشم حضرت موسیٰ کی بیان وصف عصا مین غلط ہوئی تو بیان موسی مین فضول مدخل کیسے ہو سکتا ہی یعنی کیسے سر کھا سکتا ہی منقول ہی کہ عالم ارواح مین حضرت موسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے یہ کیسے فرمایا ہی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل عالم میری امت کے ایسے ہین جیسے انبیا بنی اسرائیل کے بھلا کیسے ہو سکتا ہی کہ عالم ہم رتبہ نبی کا ہو آپ نے اُسوقت روح پُرفتوح امام غزالی رح کو سامنے کیا حضرت موسیٰ نے اُنپر سلام کہا انھون نے جواب سلام مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ زیادہ کیا حضرت موسیٰ نے کہا تمنے یہ فضول کیون کیا علیک السلام کافی تھا امام صاحب نے کہا کہ تمنے ما تلک بیمینک یا موسی یعنے کیا ہی تیرے ہاتھ مین اے موسی اسکے جواب مین اتوکؤا علیہا واہش بہا علی غنمی ولی فیہا مآرب اخری ٹیکتا ہون مین اسکو کھڑے ہونے کے اور چلنے کے وقت اور اپنی بکریون کے واسطے پتے جھاڑتا ہون اور اور بہت میرے مقاصد اس عصا مین ہین کیون فضول کیا جواب تو صرف یہی تھا ہی عصای لہذا فرماتے ہین کہ اور وصف عصا کے بیان کیے اژدہا ہونے کا بیان نکیا اُسکے بیان سے چشم انکی غلط ہوئی اسواسطے کہ اژدہا بھی ہوجانا اُسکا اُنکو معلوم نہ تھا جب معلوم ہوا کہ خدا تعالے نے فرمایا القہا یا موسیٰ ڈال دے اسکو اے موسی فالقہا فاذا ہی حیۃ تسعی

پس ڈال دیا اسکو سونا گمان وہ ایک اژدہا ہوگیا رینگتا ہوا حضرت موسیٰ ڈرے خطاب ہوا خذہا ولا تخف سنعیدہا
سیرتہا الاولیٰ اٹھا لے اسکو ابھی ہم اسکو پہلی عادت پر لوٹاتے ہین حاصل یہ کہ جب راز اشیا کے چھپے ہوے
ہین ہم کیا دیکھتے ہین اور وہ ہو کیا المذارب الفرت کی مثل ہین ہر شی کو منین لانا چاہیے اور نیز عذر
و اعتراض فضولی حضرت موسیٰ کا ہی جو مثال کہ تو اسکی شان مین لاتا ہی اگر وہ چاہے تو اسی مثال کو اژدہا بنا دے
اور وہ اژدہا اس طور پر تجھکو جواب دے کہ تیرے جز جز کو اکھیڑ ڈالے دیکھ تو یہی مثال تو ابلیس لعین لایا تھا کہ
آدم پر اپنی فوقیت جتائی تھی پھر کیسا قیامت تک مردود ہوا اور ایسا ہی لجاج قارون نے کیا کہ مع
تخت و تاج زمین مین دھنس گیا اور یہی مثال تھی کہ نمرود نے جو سخت جاہل تھا اپنے پیمبر سے کی کہ ہم تم
ایک سے ہین جسکے سبب سے پشہ نے کیسا جھٹ پٹ اسکے سر کا مغز کھا لیا قوم عاد نے بھی یہی مثال سوچی
کیسے طوفان باد نے انکی پڑیان چورہ چورہ کین اور کیسے ہی شداد لعین بھی یہی مثال لایا جسکے باعث دونون
نعیم سے محروم رہا نہ اپنی بنائی بہشت سے بہرہ یاب ہوا نہ خدا کی بنائی بہشت سے اسکے بعد فرعون نے
اپنی غلط فہمی سے موسیٰ کے ساتھ دعوی مساوات کا پیدا کیا پھر دیکھو کیسا آب دریا مین سقط ہوا اپنے
گدھے کیطرح مرگیا الحاصل جو یہ سخت ناچیز یہ مثال لایا قعر دوزخ مین اوندھا سر کے بل ڈھکیلا گیا بس تو
ان مثالون کو ایسا جان جیسے زاغ و بوم کہ دونون بطرح شوم ہین ان ہی آوازون کی بدولت سیکڑون
اونچے اونچے خاندانون نے نیچا دیکھا ہی الخلاف شرح مین عصا و ید کو دیدہ لکھا ہی اور شروع داستان
پہلے مصرعہ مین با توکل لکھا ہی مین نے تو اسکو باشکل بنا دیا ہی آگے ناظرین فہیم انصاف مند جو سمجھین
یا کہین سے اسکی دوسری صورت پر صحت ہو

مثل لانا قوم نوح کا استہزا طیاری کشتی مین اور ہنسانا اسکا

قوله نوح اندر بادیہ کشتی بساخت + صد مثل گو از پی تسخر بتاخت + در بیابانی که چاه و آب نیست + میکند کشتی چه
نادان ابلہیست + آن یکی میگفت ای کشتی بتاز + وان یکی میگفت پرش ہم بساز + آن یکی میگفت و نیالش
گزیست + وان یکی میگفت پشتش گز شدست + آن یکی میگفت پالانش کجاست + وان یکی میگفت پا لیش گز
چراست + آن یکی میگفت کین مشک تہی ست + وان یکی میگفت کین خر بہر کیست + آن یکی میگفت چون چون
میشود + ورنه بارت کی بمنزل می برد + آن یکی میگفت بیکاری مگر + یا شدی فرتوت عقلت شد بسر + او
همیگفت این بفرمان خداست + این بچربک ہا نخواہد گشت کاست + المعنی گزشتہ ذکر مبدل کج فہم تابع گزشتہ جز
طنز و تمسخر و دروغ و خوشامد حضرت نوح نے جنگل مین کشتی بنائی سیکڑون مثل گو واسطے استہزا و تسخر کے دوڑے
جیسا کہ قرآن مجید مین ویصنع الفلک وکلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ اور بناتا تھا وہ کشتی اور جسوقت کہ

گذرتے کوئی گروہ اسکی قوم سے تو ہنستے اور تمسخر کرتے تھے اور کہتے کہ ایسے بیابان میں جہان نہ کنوان ہی نہ پانی
کشتی بناتا ہو کیسا نادان ہی اور کیسی بیوقوفی ہی ایک کہتا تھا ای کشتی دوڑ ایک کہتا تھا کہ اسکے ذرا پر بھی بنا دیجیو
کوئی کہتا تھا دنبالہ اسکا کج ہی کوئی کہتا تھا کہ پشت اسکی کژدم ہی کوئی کہتا تھا پالان اسکا کمان ہی کوئی
کہتا تھا کہ اسکے پاؤن کیون ٹیڑھے ہین گویا اسکو گدھا ٹھہرا تا تھا ایک کہتا تھا یہ تو ایک فال شگ ہی
کوئی کہتا کہ یہ گدھا گیہون کے واسطے ہی ایک کہتا کہ یہ گدھا دانہ کیسے کھاتا اور اگر دانہ نہین کھاتا تو تیرا بوجھ
منزل پر کیسے لیجاتا ہی ایک کہتا تھا کہ شاید تو بیگاری ہی یا شدت بڑھاپے سے عقل تیری سر سے جاتی رہی

حضرت نوح کہتے تھے کہ یہ خدا کے حکم سے ہی تمھارے تمسخر سے ہرگز کم نہو گی نہ گھٹے گی جیسا کہ قرآن مین درباب
تمسخر نازل ہی قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم
کہا نوح نے اگر تمسخر کرتے ہو ہمسے سو بیشک ہم بھی تمسخر کرینگے تمسے جیسے تم تمسخر کرتے ہو پس قریب جان لوگے
تم اسکو کہ آتا ہی وہ اوفضیحت کریگا وہ اسکو اور نازل ہوگا اسپر عذاب ہمیشہ کا الخلاف شرح مین بجاے
ای کشتی کے این کشتی لکھا ہی

ذکر اسکا کہ گڑھا کھودتا تھا اور کہتا تھا ڈھول بجاتا ہون

قولہ این مثل بشنو کہ شب دزدی عنید + در بن دیوار حفرہ می برید + نیم بیداری کہ او رنجور بود + طقطق آہستہ اش
می شنود + رفت بر بام و فرو آویخت سر + گفت او را در چہ کاری ای پدر + خیر باشد نیم شب چہ میکنی + تو کئی
گفتا دہل زن ای سنی + اور چہ کاری گفت میکوبم دہل + گفت کو بانگ دہل ای بو سبل + گفت فردا بشنوی
این بانگ را + نعرہ یا حسرتا و اویلتا + من چو رفتم بشنوی بانگ دہل + آنزمان واقف شوی بر جزو کل + آن
دروغست و کژ و بر ساختہ + سر آن کج را تو ہم نشناختہ + در غلط افتادہ ای نیم خام + پختہ شو در آتش دار السلام
معنی فرماتے ہین کہ موافق ذکر صدر کے ایک مثل سمجھے اور سن لے کہ ایک چور سرکش نے ایک دیوار کی
جڑ مین نقب لگایا ایک نیم بیدار کہ رنجوری سے کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا اسنے اسکی کھٹ کھٹ جو آہستہ آہستہ
کر رہا تھا سنی اور چھت پر گیا نیچے کو سر لٹکا کے اس سے کہا کہ ای پدر کس کام مین تو ہی کیا کر رہا ہی خیر ہی
اس نیم شب مین کنوان کھودتا ہی تو کون ہی کہا دہل زن ہون ای رفعت و بلندی والے پوچھا کیا کام
کرتا ہی کہا ڈھول بجاتا ہون کہا ای بو سبل ڈھول کی آواز کہان ہی بو سبل یعنے ای باپ رامون کے کہ
نئی نئی راہین نکالتا ہی کہا کل یہ آواز سن لینا کہ نعرہ یا حسرتا و واویلتا کا بلند ہو گا اب قول الحسین ابنا کا
ہی لو ہم تو چلے اب تو جب آواز دہل کی سنیگا اسوقت واقف ہوگا جو کچھ جزو کل ہی کہ وہ دروغ و کژ اور
بناوٹ ہی اور تو نے اس کج کا بھید نہ جانا غلطی مین پڑگیا بس ہوا دھ کچرے پختہ ہو اسکی آگ مین اور دیار اسلام کے

جواب اس مثل کا جو منکرون نے کہی تھی رسالت خرگوش و پیغام پیل جانب ماہ آسمان سے

قولہ سر آن خرگوش دان دیو فضول + کہ بپیش نفس تو آمد رسول + تا کہ نفس گول را محروم کرد + ز آب حیوانے کہ ازوی خضر خورد + باژگونہ کردہ معنیش را + کفر گفتی مستعد شو نیش را + اضطراب ماہ گفتی در زلال + کہ بترسانید پیلان را شغال + قصۂ خرگوش و پیل آری و آب + خشیت پیلان ز مہ در اضطراب + این چہ ماند آخر ای کوتہ نظر + با مہی کہ شد زبونش خاص و عام + چہ مہ و چہ آفتاب و چہ فلک + چہ عقول و چہ نفوس و چہ ملک + چہ وحوش و چہ طیور و چہ جاہ + چہ ملوک و چہ گدا و چہ کیقباد + چہ بلاد و چہ جبال و چہ بحار + چہ مہ و چہ سال و چہ لیل و نہار + چہ تراب و آب و چہ باد و چہ نار + چہ خریف و صیف و چہ دی چہ بہار + جملہ اندر حکم و در فرمان اوست + ہمچو گوئے در خم چوگان اوست +
آفتاب آفتاب آفتاب + این چہ میگویم مگر ہستم بخواب + صد ہزاران شہر را خشم شہان + سرنگون کردست ای بدگمان + کوہ بر خود می شگافد صد شگاف + گرد ایشان ماہ و خور اندر طواف + خشم مردان خشک گرداند سحاب + خشم مردان کرد عالم را خراب + بنگرید ای مردگان بی حنوط + در سیاستگاہ شہرستان لوط + پیل خود چہ بود کہ سہ مرغ پران + بکوفتند آن پیلگان را استخوان + اضعف مرغان ابابیلست و پیل + ...

یعنی حنوط خوشبو ہین جو مردہ کیواسطے بناتے ہین افسوس جانتے ہین ... فرماتے ہین تو نے جو خرگوش و پیل کی مثل کہی اسکا بھید سن کہ اس خرگوش کو ایک دیو فضول جان کہ اسنے تیرے نفس کے سامنے آکر کہا کہ مین رسول ہون تا تیرے نفس گول و احمق کو اس آب حیوان سے جسکا پانی خضر نے پیا اور ویسی عمر پائی محروم رکھے تو نے اسکے معنی ہی لوٹ دیے یعنی اسکے کہان ہین جو تو کہتا ہے تو تو کفر بکتا ہے اور کفر کا نتیجہ آخرت مین عذاب عقاب ہے اب عذاب اٹھانے پر مستعد ہو تو نے ... ماہ کا اضطراب جو آب زلال مین پیدا ہوا اس سے شغال نے پیلون کو ڈرایا کہ وہ بھاگ گئے اور قصہ خرگوش و ماہ اور آب کا لایا اور اس سے خوف ہاتھیون کا ماہ کے اضطراب سے بیان کیا آخر مہ ... کیا چیز ہے اس ماہ کے مقابلہ مین جس سے سارے خاص عام عاجز اور دبے ہوے ہین کیا ماہ اور کیا آفتاب اور کیا فلک اور کیا عقول عشرہ اور کیا ارواح اور کیا ملک اور کیا وحوش اور کیا طیور اور کیا جاہ اور کیا بادشاہ اور کیا گدا اور کیا کیقباد اور کیا شہر اور کیا پہاڑ اور کیا دریا اور کیا مہینا اور کیا برس اور کیا رات دن کیا خاک کیا باد کیا آتش کیا گرمی کیا جاڑا کیا خزان کیا بہار جملہ اسکے حکم و فرمان مین ہین ... گیند کیطرح سب اسکے خم چوگان مین جاتے جدھر ... آفتاب ساری مخلوق مین از روے عظم و اشرف ہو اور وہ ایسا آفتاب ہے کہ اس آفتاب کے آفتاب ... اول مراد ... ثانی نور آفتاب اور ثالث ذات آفتاب مجھ کہتے ہین کہ مین ... اسکو آفتاب سے تشبیہ کرتا ہون کیا مین

سوتے مین پڑا ہوا ہون ہوشیار نہین ہون جو ایسی سودا وہی کرتا ہون کہان وہ کہان آفتاب کہ اُسکے مقابل ایک ذرہ بھی نہین آئی بدگوہر ولاکھون شہرون کو اس بادشاہ کے خشم غضب نے سرنگون کردیا ہے جیسا کہ فرمایا وکم من قریۃ اہلکنا بہت قریہ ہین کہ ہمنے انکو ہلاک کیا شہان مین الف نون زائدہ ہے کہ وہ مراد آسمان سے ہینے آسمان اُسکے حکم کی ہیبت سے سیکڑون شگاف اپنے بیچ مین پیدا کرتا ہے کہ انھین کے گرد آفتاب و ماہتاب طواف کرتے ہین اور پھرتے ہین آسکے خشم کا تو کچھ کہنا ہی نہین جو مرد اُسکی راہ کے ہین اُنکا ادنیٰ خشم ہے کہ بادل کے جگر کا پانی خشک ہوجاے اور اُنکے خشم نے ہی عالم کو خراب و ویران کیا ہے تم آئے مرد بے حنوط غور کرو اور دیکھو شہرستان لوط کو کہ وہ سیاستگاہ ہے کیسے لوٹ پوٹ کردیے گئے تم پیل پیل کر رہے ہو پیل ہے کیا چیز دیکھو تین پرندون نے کیسے بڑے بڑے ہاتھیون کی ہڈیان کوٹین جو ابرہہ کے ساتھ تھے سہ مرغ سے مراد قلت ہے نہ عدد معین سوچو تو کیسے ضعف مرغ ابابیل ہے جنھے ہاتھیون کو ایسا پچھاڑا جیر اچکار تو محال الخلاف شرح مین دو شعر جو پہلے اس حکایت کے آخر مین حکایت سابق کے بھی لکھے ہین یعنی مکرر ہین قولہ کیست کو نشنید آن طوفان نوح + یا مصاف لشکر فرعون روح + موج شان اشکست واندر آب ریخت + ذرہ ذرہ آب شان بر می گسیخت + کیست کو نشنید احوال ثمود وانکہ صرصر عادیان را می ربود + چشم باری در چنان پیلان کشا + کہ بدندی پیل کش اندر وغا + آنچنان پیلان و شاہان ظلوم + زیر خشم دل ہمیشہ در رجوم + تا ابد از ظلمتے در ظلمتے + می روند و نیست غوث و رحمتے + نام نیک و بد مگر نشنیدہ اید + جملہ دیدند و شما نادیدہ اید + دیدہ را نادیدہ می آرید لیک + چشم تازاد اکشاید مرگ نیک + گرد و عالم پر بود خورشید و نور + چون روی در ظلمتی مانند کور + بی نصیب آئی ازان نور عظیم + بستہ روزن باشی از ماہ کریم + تو درون چاہ رفتستی ز کاخ + چہ گنہ دارد جہانہای فراخ + المعنی ثمود نام ایک شخص کا ہے نسل نوح علیہ السلام سے انکے پیغمبر حضرت صالح تھے کہ بسبب نافرمانی کے آگ کے عذاب سے جلے عاد بھی نام ہے ایک شخص کا نسل حضرت نوح سے انکے ہود پیغمبر تھے کہ طوفان باد سے ہلاک ہوئے غوث بالفتح فریاد و فریادرس یعنی قول انھین انبیا کا ہے کہتے ہین کون ایسا ہے جسنے ذکر طوفان نوح کا نہین سنا یا لڑائی فرعون کے لشکر روح کی نہین سُنی روح سے مراد حضرت موسی باعتبار پاک جبلتی کے کیسا موج نے انکو توڑ پھوڑ کے پانی [illegible] کیا اور پانی نے اُنکے ذرہ ذرہ کو توڑا اور کون ہے جسنے احوال ثمود کا نہین سنا کہ آگ نے انکو جلا دیا اور [illegible] عادیون کو اُٹھا اُٹھا لیجاتی تھی اور زمین پر پٹکتی تھی ایکبار تو انھین کھول اور ان ہاتھیون [illegible] جو لڑائی مین تھے کہ انکا کشندہ کون تھا کیسے پیل تھے اور کیسے انکے کشندے تھے [illegible] زیر خشم دل اور رجوم مین ابد تک ایک ظلمت سے دوسری ظلمت مین جائنگے

نہ کوئی فریاد رس نہ مطلق رحمت آنکے حال پر اب بطور طنز کے کہتے ہین کہ تم بیچارے کیا جانو تمنے تو نیک و بد کا نام بھی نہین سنا چاہیے اور سب نے دیکھا ہو مگر تمنے کچھ نہین دیکھا حالانکہ سب کچھ دیکھا لیکن نادیدہ بنتے ہو شہر و تمہاری آنکھین مرگ خوب کھول دیگی آخر اگر دونون جہان خورشید و نور سے بھر جائین جو مراد ہدایت سے ہے اور تو اندھے کی طرح ظلمت مین چلے جو عبارت ضلالت سے ہے تو تو اس نور عظیم سے بے نصیب ہے اور اُس ماہ کریم سے او رنہ بستہ اسلیے کہ تو تو خود کاخ چھوڑ کے چاہ مین گھسا ہے جہان فراخ کا کیا گناہ وہ تو تنگ نہین قولہ جان کہ اندر وصف گرگی ماندہ ۔ چون بہ بیند روی یوسف را نکو ۔ لحن داؤدی بسنگ و کہ رسید گوش آن سنگین دلانش کم شنید ۔ آفرین بر عقل و بر انصاف باد ۔ ہر زمان واللہ اعلم بالرشاد ۔ صدقوا رسلاً کراما یا سبا ۔ صدقوا روحا سباہا من سبا ۔ صدقوا ہم ہم شموس طالعہ ۔ یومنکم من مخازی القارعہ صدقوا ہم ہم بدور زاہرہ ۔ قبل ان یلقوکموا بالساہرہ ۔ صدقوا ہم ہم مصابیح الدجی ۔ اکرموا ہم ہم مفاتیح الرجے صدقوا من لیس یرجوا خیرکم ۔ لا تضلوا لا تصدوا غیرکم ۔ پارسی گوئیم ہین تازی بہل ۔ ہندوی آن ترک باش از جان و دل ۔ المعنی یہ شعر بھی کلام سابق پر ہین کہ جو جان کہ ہمیشہ وصف گرگی مین رہی ہے وہ یوسف کی صورت کو کیسے خوبصورت دیکھیگی دیکھو لحن داؤدی سنگ و کوہ تک پہونچا اور آن سنگین دلوکے کانون نے نہین سنا یعنے پتھر اثر پذیر ہوا مگر یہ نہوے جس ہر دم تمہاری عقل و انصاف پر آفرین ہے کیسا بڑا کام کیا کہ انبیا کی بات نہ سنی اور اللہ رشد و ہدایت کا خوب جاننے والا ہے اب مولانا رم فرماتے ہین کہ اے اہل سبا ان رسولون کرام کی تصدیق کرو اور تصدیق کرو ان روحون کی جنکو اُسنے اپنی قید مین کیا ہے اس عالم سے آور تصدیق کرو انکی کہ وہ آفتاب روشن ہین کہ امن دینگے وہ تمکو زیان و رسوائی کے موقعون سے قیامت کے دن آور تصدیق کرو کہ وہ بدر روشن ہین قبل اس سے کہ وہ ملاقی ہون تمسے زمین محشر مین آور تصدیق کرو انکی کہ روشن چراغ اندھیرے کے ہین اور بزرگی کرو انکی کہ وہ کنجیان امید کی ہین آور تصدیق کرو انکی کہ امیدوار تمہاری خیر کے نہین ہین اور گمراہ مت ہو اور غیر کو منع کرو اب فرماتے ہین کہ ہم تو پارسی گو ہین پارسی کہتے کہتے عربی کہنے لگے اب عربی کو چھوڑین اور

اپنے ترک کے جان و دل سے ہندو و غلام بنین

بیان معنی حزم و مثال مرد حازم

قولہ ہین گواہیہای شاہان بشنوید ۔ بگروید این سماہا بگروید ۔ یا رجال او لیبان انگبید ۔ یا سہیم گفتہ بحزمی بر پرید ۔ حزم چہ بود در دو تدبیر احتیاط ۔ از دو آن گیری کہ دور ست از خباط ۔ آن یکی گوید درین ہفت روز نیست آب و ہست ریگ پای سوز ۔ وان دگر گوید دروغست این بدان کہ بہر شب چشمہ بینی روان

حزم آن باشد که برگیری تو آب ✦ تا رہی از ترس و باشی در صواب ✦ گر بود در راہ آب این را بریز ✦ ور نباشد
وای بر مرد ستیز ✦ ای خلیفہ زادگان دادی کنید ✦ حزم بہر روز میعادی کنید ✦ آن عدوی کز پدرتان کین کشید ✦
سوی زندانش ز علیین کشید ✦ آن شہ شطرنج دل را مات کرد ✦ از بہشتش سخرۂ آفات کرد ✦ چند جا بندش
گرفت اندر نبرد ✦ تا بکشتی در فگندش روی زرد ✦ اینچنین کردست با آن پہلوان ✦ سست سستش منگرید
ای دیگران ✦ مادر و بابای ما را آن حسود ✦ تاج و پیرایہ بچالاکی ربود ✦ کردشان آنجا برہنہ خوار و زار ✦
سالہا بگریست آدم زار زار ✦ یعنی خبردار ہو جاؤ گواہیان شاہون کی جو پیغمبر ہین سنو ایسے گواہ کہان
ملینگے اور ساتون آسمان اسپر ایمان لائے ہین تم بھی ایمان لاؤ یا اولین کے حال پر غور کرو کہ انکے
کیا حال ہوے یا آخرین کی طرف حزم و ہوشیاری کے ساتھ اڑو حزم جانتے ہو کیا چیز ہے دو تدبیرین ہین
احتیاط کرنا اور دونون سے اسکو اختیار کرنا جو خبط سے دور ہو مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ اس راہ مین
سات دن تک پانی نہین ملتا اسلیے کہ پانی وہان مطلق نہین ہے ریت پانون جلانے والا ہے اور
دوسرا کہتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہان رات کو ٹھہریگا چشمے روان دیکھیگا اب حزم یہ ہے کہ تو پانی اپنے
ساتھ لیجا تو خوف سے چھوٹے اور صواب سے قرین رہے پس اگر راہ مین پانی ملے تو اسکو پھینکدے
اور جو نہو تو وائے مرد ستیز پر اور ناسازگار پر جو مخالف حزم سے ہے اے خلیفہ زادو یعنے اے بنی آدم کے واسطے
بموجب انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے آدم کو اللہ تعالی نے خلیفہ کہا ہے خوب داد کرو اور عدل سے
متجاوز نہو اور روز میعاد کیواسطے حزم بجا لاؤ وہ دشمن جسنے تمہارے باپ سے اپنا کینہ لیا کہ وہ شیطان
ہے تو تمہارے باپ آدم کو علیین سے اس زندان کیطرف کھینچا زندان دنیا موافق الدنیا سجن المومنین دنیا
زندان مومنون کا ہے اور نسبت دشمنی کے خود خدا ے تعالی نے فرمایا ان ہذا عدو لک ولزوجک اے آدم
یہ ابلیس تیرا اور تیری زوجہ کا دشمن ہے اسی نے انکو جو بادشاہ شطرنج دل کے تھے مات کیا اور بہشت
سے نکال کے بیگاری اس آفات کا بنایا انکی لڑائی مین کتنی جگہ اسنے داؤ چلائے یہانتک کہ ایک
کھیت مین وے زرد انکو چھپا رہے [illegible] یا آدم ہل ادلک علی شجرۃ الخلد وملک لا یبلی اے آدم مین
راہ بتاؤن تمکو درخت خلد پر جس سے ہمیشہ [illegible] رہو اور وہ ملک پاؤ جو پرانا نہو آپ جانا تمنے اپنے
ایسا کام اُن پہلوان کے ساتھ [illegible] ہے پس اور دن کو ہم جتائے دیتے ہین کہ اسکو سست
مت دیکھو [illegible] ماں باپ دونون کا تاج ولباس چھین لیا اور چالاکی سے
ننگا کیا جیسا کہ قرآن [illegible] فوسوس لہما الشیطان لیبدی لہما ما وری عنہما من سوآتہما وسوسہ مین ڈالا
اُن دونون کو شیطان نے [illegible] سے جو کچھ چھپایا گیا ہے انکی عورات سے یعنے ننگے ہو جاوین

اُسنے انکو وہان بہنچایا اور خوار وزار کیا آدم برسون ابر غم سے زار زار روتے رہے منقول ہے جب گندم
اُنھون نے کھایا حُلّے بہشتی اُنکے جسم سے چھُوٹ پڑے ننگے ہوگئے بھاگے پھرتے تھے اور درختون کے
پتّون سے آپ کو ڈھانپتے تھے الخلاف شرح مین یا سے سوز کو شور لکھا ہے اور دادی کو وادی ۔
قولہ گہر از اشک چشم او درد گیہ نبت ۔ گو چرا اندر جریدہ لا ست ثبت ۔ تو قیاسی گیر طراز ریش ا ۔ کہ چنان سر
در کند ز و ریش ا ۔ الحذر ای گل پرستان از شرش ۔ تیغ لا نوف نہیداندر سرش ۔ کامی بید شمار از کمین ہلکہ شما
اورا نمی بینید ہین ۔ و انما صیاد ریزد دانہا ۔ دانہ پیدا باشد و پنہان دغا ۔ ہر کجا دانہ بدیدی الحذر ۔
تا بہ بندد دام بر تو بال و پر ۔ چونکہ دانہ دیدی بگزار ای حمام ۔ ورنہ چون خوردی در افتادی بدام ۔ شاہ مرغے
کو بترک دانہ گفت ۔ ونہ ریاض قدس مہرش گل شگفت ۔ ہمچو آن قانع شد واز دام رست ۔ ہیچ دامے
تیر و بالش را نہ بست ۔ المعنی اوپر جو فرمایا ہے کہ برسون روئے اب اُس رونے کا بیان ہے کہ اُنکے رونے
سے گھاس جم اُٹھی اور جو ہر صورت سے زاری کرتے تھے قبول نہین ہوتی تھی لہذا کہتے تھے کہ الٰہی میری
دفتر مین یہ کیسی لا ثبت ہوئی ہے آخر کار جب کچھ کلمات رب العزت کی طرف سے اُنکے قلب پر القا ہوئے اُنکے
موافق گریہ وزاری کی تب توبہ قبول ہوئی چنانچہ قرآن مجید مین ہے فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ
انہ ہو التواب الرحیم پس سیکھ لین آدم نے اپنے رب سے چند باتین پھر متوجہ ہوا اُس پر بیشک وہی ہے معاف
کرنے والا اور مہربان اب تو قیاس کر اُسکی ہزاری کو [illegible] حال ہوتا ہوا [illegible]
[illegible] کرتے ہین بچو ای گل پرستو [illegible] اور [illegible] میوے
نکو کھات [illegible] تاک رہا ہے اور تم اسکو نہین دیکھتے ہو موافق قول [illegible] تعالے کے انہ یراکم ہو وقبیلہ
من حیث لا ترونہم بیشک وہ دیکھتا ہے تمکو اور [illegible] وہ اس حیثیت سے کہ تم اُسکو نہین دیکھتے
ہمیشہ صیاد دانے بکھیرا کرتا ہے لیکن دانے ظاہر ہوتے ہین [illegible] جہان دانہ دیکھے
اُس سے بچ تاکہ تیرے بال و پر کو دام نہ باندھے ۔ لہذا اے حمام جس وقت [illegible] دانہ دیکھے وہان سے بھاگ
اور اگر تو نے کھا لیا تو جان لے کہ جال مین پھنس گیا کیسا خوش وہ مرغ ہے جسنے ترک دانہ کا کیا اور ریاض
قدس سے اُسکے واسطے گل کھلا اور وہ اسی گل کی بو سونگھ سونگھ کے رہا اور اسی پر قانع ہو کر دام سے
چھُٹ گیا پھر کسی دام نے اُسکے بال و پر نہ باندھے الخلاف پہلے شعر کے معنی شرح بحر العلوم مین بھی لکھے
اور یہین سے بھی ناظرین انکو بھی غور فرمائین [illegible] اُنکے معنی کہان تک لکھون جسکا دل چاہے شرح مین دیکھ لے

وخاست حال اس مرغ کی کہ حزم کو حرص پر [illegible] سے ترک کیا

قولہ باز مرغی فوق دیواری نشست ۔ دیدہ سوی دانہ دامی ببست ۔ یک نظر او سوی صحرا می کشید

یک نظر حرصش بدانه می کشید + این نظر با آن نظر چالیش کرد + ناگهانی از خرد خالیش کرد + رفت و دانه
خورد و اندر دام ماند + صاید ش گشت و بخورد و کام راند + باز مرغی کان تردد را گذاشت + زان نظر کند
در صحرا گماشت + شاد پر و بال او بخت له + تا امام جمله آزادان شداو + هر که او را مقتدا سازد برست +
در مقام امن و آزادی نشست + زانکه شاه حازمان آمد دلش + تا گلستان و چمن شد منزلش + حزم ازو
راضی و او راضی ز حزم + اینچنین کن گر کنی تدبیر و عزم + بارها در دام حرص افتاده + حلق خود را در بریدن داده
باز آن تواب لطف آزاد کرد + توبه بپذرفت و شاد اشاد کرد + گفت ان عدتم کذا عدنا کذا + نحن زوجنا
الفعال بالجزاء + المعنی چالیش خرامیدن تواب تبشدید عاو توبه پذیرنده یعنے ایک مرغ کسی دیوار پر بیٹھا
اور نگاہین طرف دانہ مع دام کے لگائین یعنے اس دانہ کے ساتھ دام بھی تھا وار اسمین معیت کی ہے
ایک نظر تو اسکی صحرا کی طرف تھی کہ اُڑ جاؤن اور ایک نظر جو حرص کی تھی وہ دانہ کیطرف کھینچتی تھی کہ
اسیر کرون آخر اس نظر نے جو اس نظر کے ساتھ خرامش کیا تو یکایک اُسکو خرد سے خالی کر دیا کہ وہ دانہ
پر گیا اور دانہ کھایا اور جال مین رہگیا شکاری نے اُسکو مارا کھایا اور کامران ہوا اور وہ مرغ جسنے
اس تردد کو چھوڑا اُسنے دانہ سے نظر اُٹھا کے صحرا کی طرف متعین کی وہ شاد ہے اور پر و بال اُسکے
اُسکے واسطے نجات اسی سبب سے وہ جملہ آزادون کا امام ہے اب جو کوئی اُسکو اپنا امام بنائے وہ بھی
چھوٹ جاے اور مقام امن و آزادی مین بیٹھے اس سبب سے کہ جو لوگ حزم والے ہین دل اسکا اُن
سب کا بادشاہ ہے اسیوجہ سے گلستان اور چمن اُسکا گھر ہے اُس سے حزم راضی وہ حزم سے راضی بس اگر
تو کوئی عزم و تدبیر کرتا ہے تو ایسا ہی کر تو بھی بارہا دام حرص مین پھنسا ہے اور اپنا حلق بریدن کے حوالہ کر دیا ہے
پھر بھی تجھکو اسکے لطف توبہ پذیر نے آزاد کر دیا توبہ تیری مان لی اور تجھکو شاد کیا اور اسی سبب سے
کہا ہے کہ جیسے تم لوٹو گے ویسے ہی ہم لوٹینگے یعنے جو گناہ سے توبہ کیطرف لوٹو گے ہم قبول کرینگے اور بخش
دینگے اور اگر توبہ کے بعد گناہ کیطرف لوٹو گے ہم اُسکا بدلا کرینگے اور سزا دینگے ہمنے فعلون کو جفت جزا کا
کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا قریب ہے کہ رب تمھارا تمپر رحم کرے اور جو پھر لوٹو گے
تم بعد رحمت کے تو ہم لوٹینگے بدلہ مین انخلاف شرح بحر العلوم مین صحرا اسکندر چاپے مین شید لکھا ہے
قولہ چونکہ جفتے را بر خود آورم + آید آن جفتش دوانہ لاجرم + جفت کردیم این عمل را با اثر + چون رسد جفتے
رسد جفتے دگر + چون ربایند غارتی از جفت شوی + جفت می آیدش او شوی جوی + بار دیگر سوی این دام آمدیہ
خاک اندر دیدہ توبہ زدیہ + باز آن تواب بکشود آن گرہ + گفت هین بگریز این سو پا منہ + باز چون پروانہ
نسیان رسید + جان تا زد جانب آتش کشید + کم کن این پروانہ نسیان و شکے + در پرسوزیدہ ہین گر تو یکے

چون رہیدی شکر آن باشد کہ ہیچ + سوی آن دانہ نداری پیچ پیچ + تا ترا چون شکر گوئی بخشد او + از عدو بی دام و بیخوف عدو + شکر آن نعمت کہ تان آزاد کرد + نعمت حق را بباید یاد کرد + چند اندر رنجہا و در بلا + گفت از دام رہا کن ایخدا + تا چنین خدمت کنم احسان کنم + خاک اندر دیدہ شیطان زنم + چون خلاصت داد حق از امتحان + ہمچنان مستی کہ بودی ہمچنان + چون رہا کردت فرامش کردیش + جان لغو درہاست ویش کردیش + المعنی یعنے بموجب وجنا الفعال الخ کے فعل جزا کا زوج ہوا اور جزا فعل کی جفت ہے ایک جفت کو ہم اپنے پاس بلا ئینگے یعنے کوئی فعل ظہور مین لائینگے تو دوسرا جفت اُسکا ضرور آئیگا جو جزا ہو مناسب عمل کے جب اس عمل با اثر کے ہم جفت ہوے اس سبب سے کہ جب ایک جفت آتا ہی تو دوسرا ضرور آتا ہی جب اُسنے غارت اُس جفت کے سے چھین لی تو وہ جفت شومی ہی جو اُسکے پیچھے آئے اُسکے سبب سے پھر تم اس دام کیطرف رجوع ہوے اور توبہ کی آنکھون مین تمنے خاک ڈالی پھر اُس توبہ پذیر نے وہ گرہ تیری کھول دی اور مشکل آسان کر دی اور کہدیا کہ خبردار یہان سے بھاگ جا اب کبھی قدم ادہر مت رکھنا بعد اس فہمایش کے نسیان کا پروانہ تمھارے پاس آیا اور اُسنے تمھاری جان کو آتش کیطرف کھینچا تو فہمایش تو آب کی مت بھلا اور اس پروانہ نسیان و شک ہی کو کھو دے اور اپنے جلے ہوے پرون کو جو ایک دفعہ جل چکے ہین دیکھے رہ اور شکر گزار ہو کہ تجھکو اُس دام سے چھڑایا بس شکر یہی ہی کہ پھر اُس دانہ کیطرف ہرگز رغبت نہ کر اور پیچ پیچ مین نہ پڑ جب تو اُسکا شکر گزار ہوگا وہ تجھکو روزی بے دام و بیخوف دشمن کے بخشیگا شکر اُس نعمت کا کہ اُسنے تمکو آزاد کیا یہی ہی کہ نعمت حق کو یاد کرو بھولو نہین جیسے رنج و بلا مین دل سے کہتے تھے کہ اے خدا ہمکو اس رنج و بلا کے دام سے چھڑا اگر چھڑا دیگا تو تیری بندگی کرینگے اور تیرے واسطے احسان کرینگے جیسے کہ نذر و خیرہ مانتے ہین اور شیطان کی آنکھون مین خاک جھونکینگے جب اُسنے تمکو اس امتحان و بلا سے خلاصی بخشی تو ویسے ہی ہوگئے جیسے تھے اب جو اُسنے چھوڑ دیا تو اُسکو بھول گئے اور اپنی جان کو مست و بیہوش بنا لیا کہ کچھ جانتے ہی نہین الخلاف شرح بحر العلوم مین این پروانہ کو ای پروانہ لکھا ہی

حکایت نذر کرنا کتون کا ہر جاڑے مین کہ جب گرمی آئیگی تو جاڑون کیلیے گھر بنائینگے

قولہ سگ زمستان جمع گردد استخوانش + زخم سرما خرد گرداند چنانش + کو بگوید کاین قدر تن کہ منم + خانہ از سنگ باید کردنم + چونکہ تابستان بیاید من بچنگ + بہر سرما خانہ سازم ز سنگ + چونکہ تابستان بیاید از گشاد + استخوانہا پہن گردد پوست شاد + زفت گردد یا کشد در سایہ + کاہلی سیری غری خودرائیہ + گویدش چون زفت بیند خویش را + در کدامی خانہ گنجم ای کیا + گویدش ال خانہ سا ای عمو + گو یہ در ... ای گنجم بگو

استخوان حرص تو در وقت درد • در بهم آید فرو گردد در نورد • گوئی از تو به بسازم خانهٔ • در زمستان باشدم کاشانهٔ • چون بشد رنج و شدت آن حرص رفت • همچو سگ سودای خانه از تو رفت • المعنی غافل کا سر مرد غافل و مرد ناآزموده کا بنور دانتج هندی بمعنی روباه وغیره کا گتا باڑے مین اپنی ہڈیان جمع کیے ہوے سوتا ہو جسکی ہندی ہے گٹھری مُرٹی اور سنگٹنی سرما کی جو مراد برف باری سے ہو ایسا چور چور آنکو کرتی ہو کہ وہ کہتا ہو کہ میرا اتنا سا تن ہو جیسا کہ مین ہون بابت ہی کیا ہو مجھکو بھی ایک گھر پتھر سے بنانا چاہیے اب جسوقت گرمی آئیگی مین اپنے پنجون سے جاڑے کیواسطے ایک گھر بناؤنگا پھر جب گرمی آئی اور بدن نے کشادہ پائی یعنے جاڑے کی شکرٹن جاتی رہی ہڈیان پھیلین بہت خوش ہوا یعنی موٹا تازہ ہوکے کسی سایہ مین پانون پھیلا کے سو رہا پھر ویسا ہی کاہل ویسا ہی سیر ویسا ہی غافل اور گوورا ہوگیا اور اب وہ جو آپ کو موٹا تازہ دیکھتا ہو تو کہتا ہو کہ اے کیا گھر کیسے بناؤن میری گھر مین سمائی کب ہوگی ایسا گھر کون سا ہو جسمین مین سماؤنگا مطلب اول بھی اسکا کہتا ہو کہ اے عمو کوئی گھر بنا تو اس سے یہی کہتا ہو کہ بتا مین گھر مین سماؤنگا کب ایسے ہی تیری حرص کی ہڈیان بھی جب کسی درد مین پڑتی ہین سکڑ جاتی ہین اور جو دور ہو گئے بیتاب کہتا ہین تو بھی کہتا ہو کہ مین بھی توبہ کا ایک گھر بناؤنگا یعنی جاڑے کے وقت جو مراد زمستان سے ہو میرا کاشانہ ہوا اور کاشانہ خانہ زمستانی کہ جسکے دالانون مین شیشے لگاتے ہین روشنی کیواسطے اسلیے کہ کاش یعنی شیشہ لیے ہوا اور آنہ کلمہ نسبت پھر جب رنج و آزار جاتا رہا اور صحت ہوئی تو کتے کیطرح سوداء خانہ سازی کا سب جاتا رہا گئیا الخلاصہ ہوتا ہو تو گرد وکو پن کر دو ... قوله شاکر نعمت خوشتر از نعمت بود • شکر بارہ کی سوی نعمت ... شکر باز نعمت و نعمت چو ... که شکر آرد ترا تا کوی دوست • نعمت آرد غفلت شکر نبتہ باد • ... شکر شاه و نعمت ... کند چشم و سیر • تا کنی صد نعمت ایثار فقیر • سیر نوشی از طعام ... شکم خواری ... نعمت وہاب را شکری کنید • تا سر شهوت ... شکر چون ... نعمت ... کفر نعمت ... المعنی شکر بارہ وہ شخص جو بار شکر کا ہو نعمت بالله یعنے شکر نعمت کی نعمت سے خوشتر ہو اسواسطے جو شکر ... وہ بار و خواری مین نہین پڑتا اسلیے کہ ... نعمت ... نعمت ... ناشکر زائل ہو کے نعمت پیش آتی ہو شکر نعمت کی جان ہو اور نعمت ... اسواسطے کہ شکر تجھکو دوست کی گلی تک پہونچاتا ہو شکر تجھکو اسکا ہی بخشتا ہو اور نعمت غفلت لاتی ہو بس تو اپنے بادشاہ کے داد شکر مین اسکا نعمت کا کر اور حاصل شکر کا اسکا یہ نعمت جو شکر شاہ سے حاصل ہوگی تیری آنکھون کو بھر دیگی اور سیر کر دیگی اور بادشاہ بنا دیگی تا تو سیکڑون

نعمت فقیروں کو بخشیگا اور سیر ہو کے طعام و نقل حق سے نوش کر گیا تو تجھ سے یہ شکم خواری و گدائی پامال ہو جائیگی
تم اپنے بخشندہ کی نعمت کا شکر کرو تو اپنے منعم کے سر کو یہ تو ڑوہ یعنے جہتہ تمہارا بلند رہے گر نے نہ پائے منعم
اسبال منجوق ماہیچہ علم شکر ایسی کشش والا ہی کہ نعمت وافرتر کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور کفر نعمت کا آدمی کو
کا فر کرتا ہی جیسا کہ فرمایا لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم ان عذابی لشدید یا اگر شکر کروگے ہم نعمت تمھاری بڑھائینگے
اور اگر کفر کروگے تو ہمارا عذاب بھی سخت ہی کافرین فتحہ نا کا بھی جائز ہی الخلاف شرح بحر العلوم میں
شکر بارہ بیار موصدہ لکھا ہی بارہ معنی اسپ اس بارہ کے معنی تو مجھکو خوش نہیں پر چشم کور چشم منعم کو منحوس لکھا ہی

منع کرنا منکروں کا انبیا علیہم السلام کو نصیحت سے اور حجت لانا موافق طریق جبریوں کے

قولہ قوم گفتند ای نصوحان بس بود + آنچہ گفتید ار درین ده کس بود + قفل بر دلہای ما بنہاد حق +
کس نداند برد بر خالق سبق + نقش ما این کرد آن تصویر گر + این نخواہد شد بگفت و گو دگر + سنگ را صد سال
گوئی لعل شو + کہنہ را صد بار گوئی باش نو + خاک را گوئی صفات آب گیر + آب را گوئی عسل شو یا کہ شیر +
نار را گوئی کہ نور محض شو + پشہ را گوئی کہ سوی ما پرو + قاب را گوئی کہ زر پاک شو + یا کہ اکسیرے شو
چالاک شو + ہیچ ازان اوصاف دیگر گون شوند + آب کی گردد عسل ای ارجمند + خالق افلاک و ہم
افلاکیان + خالق آب و تراب و خاکیان + آسمان را داد دوران و صفا + آب و گل را تیرہ روئی
و نما + کی تواند آسمان دردی گزید + کی تواند آب و گل صفوت خرید + قسمتی کردست ہر یک را رہے + کی
کنے گرہ و کہدست چون کئے + المعنی نصوح بسیار نصیحت کنندہ پھر رجوع ہی طرف ذکر اہل سبا کے کہ قوم
نے کہا ای نصوحو تم بڑے ناصح ہو جو کچھ تمنے کہا اگر اس کا ذرہ بھی کسی میں ہو یعنے اس مذہب و مشرب کا
تو اسکو یہ نصیحت کافی و بس ہی لیکن ہم کیا کریں ہمارے دلوں پر تو اللہ نے قفل لگا دیا پھر تم ہی
بتاؤ کہ خالق پر کبھی کوئی بھی سبقت لیگیا ہمارا تو نقش ہی اس مصور نے ایسا بنا دیا یہ تمھاری گفتگو سے
کیسے بدل جائیگا تم پتھر سے سیکڑوں برس کہتے رہو کہ لعل ہو جا اور پرانے سے سو دفعہ کہو نیا ہو جا
تو کیا وہ لعل اور یہ نیا ہو جائیگا خاک سے کہو کہ پانی کی صفت اختیار کر یا آب سے کہو کہ شہد ہو جا
یا شیر ہو جا تو کیا وہ ہو جاتا ہی نار کہ نور محض نہیں ہی کیسے نور ہو جاے مچھر کہ ہوا سے بھاگتا ہی کیسے
اسکی طرف جا سکے زر قلب زر خالص یا اکسیر بن سکتا ہی غرض جو اوصاف جسکے ہیں انسے بدل
نہیں سکتا پانی شہد نہیں ہو سکتا اللہ تعالے جسنے افلاک اور افلاک کی مخلوق پیدا کی ہی اور آب
و خاک و خاکی انسے آسمان کو فروصفا و گردش دی اور آب و خاک کو تیرہ روئی و بالیدگی اب آسمان
اسمیں دوسری بات کیسے اختیار کر سکتا ہی اور آب و گل صفوت و صفا کیسے پا سکتے ہیں گر نہ پاتم

اگر دیا ہے تو پھر کرنا اختیار کرنا غرض خالق نے ہر کسی کے حصہ مین ایک راہ کی ہو پھر تیری کوشش سے کاہل کو وہ کسب ہو جائیگی

جواب انبیا علیہم السلام کا جبریون کو

قولہ انبیا گفتند کاری آفرید + وصفہای کہ نتان زان سر کشید + وا فرید او وصفہای عارضی + کہ کسی مبغوض میگردد رضی + سنگ را گوئی کہ زر شو بیہدہ است + مس را گوئی کہ زر شو راہ ہست + ریگ را گوئی کہ گل شو عاجز است + خاک را گوئی کہ گل شو جائز است + رنجہا دادست کانرا چارہ نیست + آن بمثل لنگی و فطس و عمیست + رنجہا دادست کانرا چارہ ہست + آن بمثل لقوہ و درد سرست + این دواہا ساخت بہر ائتلاف + نیست این درد و دواہا از گزاف + بلکہ اغلب رنجہا را چارہ ہست + چون بجد جوئی بیاید آن بدست + المعنی رضی خوشنود فطس پہن پہنی ہونا عمی اندھا کوری انبیا نے کہا کہ ہان ایسے وصف اُسنے پیدا کیے ہین کہ اُنسے تم سر نہین نکال سکتے یعنی الگ نہین ہو سکتے اور اُسنے ایسے وصف عارضی پیدا کیے ہین کہ جنسے کبھی تم مبغوض ہوتے ہو ناخوش اور کبھی خوشنود اگر سنگ سے تو کہے کہ زر ہوجا بیہودہ ہی ہان اگر مس سے کہے کہ زر ہوجا تو راہ کی بات ہی کہ ایسا ہوتا ہی اور جو ریت سے کہے کہ گل ہوجا وہ اس سے عاجز ہوگا کہ اسمین گل ہونے کا اصلا مادہ نہین پھر کیسے ہوا اور اگر خاک سے کہے کہ گل ہوجا تو جائز ہی بہت رنج اُسنے ایسے دیے ہین جنکی علاج نہین مثلاً لنگڑا یا اندھا یا چوڑی ناک والا ہونا اور بہت رنج ایسے ہین جنکا علاج ہی جیسے لقوہ یا درد سر یہ دوا اُسنے الفین کے ائتلاف کیواسطے بنائی ہی لاجرم درد و دوا بیہودہ نہین ہین بلکہ اکثر رنجون کے علاج ہین اگر تو خوب جد ہوکے کوشش کے ساتھ ڈھونڈھے تو بہت ملینگے

دوبارہ حجت آن منکرون کی جبریانہ

قولہ قوم گفتند ای گروہ رنج ما + نیست زان رنجی پذیرد دوا + سالہا گفتید زین افسون و پند + سخت تر می گشت زان سر بخت بند + گر دوا این مرض قابل بدی + آخر از وی ذرۂ زائل شدی + سدہ چون شد آب ناید در جگر + گر خورد دریا رود جای دگر + لاجرم آماس گیرد دست و پا + تشنگی را نشکند آن استقا + المعنی قوم نے کہا ای گروہ رنج ہمارا ایسا نہین ہی جو دوا پذیر ہو برسین ہوگئین لوگون نے ہمپر افسون پھونکے نصیحتین کین فائدہ کیا مخفی سدہ بند ہماری اور مضبوط ہوئی بس اگر مرض ہمارا قابل دوا کے ہوتا تو کوئی ذرہ تو اس سے کم ہوتا یہ ایسا ہی جیسے سدہ پڑجاتا ہی تو پانی جگر مین نہین پہونچتا اگر دریا پی لیگا نہ معلوم وہ کہان چلا جائیگا اسی سبب سے ہاتھ پانون سوج جاتے ہین مگر وہ پانی پینا اس تشنگی کو نہین بجھاتا

پھر جواب انبیا کا جبریون کو

قول انبیا گفتند نومیدی بدست + فضل و رحمتهای باری بیحدست + از چنین محسن نشاید نا امید + دست در فتراک این رحمت زنید + ای بسا کاری که اول صعب گشت + بعد از ان بکشاده شد سختی گذشت + بعد نومیدی بسے امیدهاست + از پس ظلمت بسی خورشیدهاست + خود گرفتم کہ شما سنگین شدید + قفلها بر گوش و بر دل برزدید + هیچ ما را با قبولی کار نیست + کار ما تسلیم و فرمان بردنیست + او بفرمودست ما این بندگی + نیست ما را از خود این گویندگی + جان برای امر او داریم ما + گر بریگی گوید او کاریم ما + امر حق را با گروه بے ریا + میرسانیم این رسالت با شما + غیر حق جان نبی را یار نیست + با قبول و رد خلقش کار نیست + مزد تبلیغ رسالاتش ازوست + زشت و دشمن رو شدیم از بهر دوست + ما برین درگه ملولان نیستیم + تا ز بعد راه هر جا بیستیم + دل فرو بسته ملول آنکس بود + کز فراق یار در محبس بود + دلبر و مطلوب با ما حاضرست + در نثار رحمتش جان شاکرست + در دل ما لاله زار و گلشنے ست + پیری و پژمردگی را راه نیست + المعنی فتراک بالکسر شکار بند اتنبیا نے کہا اے لوگو نا امیدی بُری چیز ہی نا امید مت ہو خدا کی رحمت بیحد و حساب ہی بھلا ایسے محسن سے کہ جسکے احسان برابر دیکھتے چلے آتے ہو نا امید ہونا چاہیے نہیں اسی کی رحمت کے فتراک کو پکڑو بہت ایسے کام ہوتے ہین کہ اول مین سخت معلوم ہوتے ہین اور جب کشود ہین پیدا ہوتی ہی تو سختی نہین رہتی تم اس نا امیدی سے نا امید مت ہو اسکے پیچھے بڑی بڑی امیدین ہین اور اس ظلمت کے پیچھے بہت سے آفتاب ہم خود اسکو مانتے ہین کہ تم سخت دل ہوگئے اور گوش و دل پر قفل لگ گئے تم کیا کہتے ہو مگر ہمکو تو کسیکے قبول سے کام نہین ہی ہمارا کام تو تسلیم ہی یعنے اسکے حکم پر گردن نہاد ہونا اور حکم لوگون کے پاس لیجانا جیسا کہ فرمایا ما علی الرسول الا البلاغ نہین ہی رسول کے ذمہ مگر پہونچا دینا اسی نے ہمکو اس خدمت کا حکم دیا ہی ہم خود یہ گفتگو نہین کرتے ہماری جان اسی کے حکم کیواسطے اگر کہے کہ ریت ہین تو ہم ایسین ہو نہین چاہیے جسے چاہے نہ جسے جو حکم خدا کا ہوتا ہی اُسکی رسالت ہم لوگ بیریا پہونچاتے ہین تمھارے پاس یہی ہی ہمکو اپنی جان کا خوف کسی سے نہین ہی ہم نبی ہین ہماری جان کا مددگار سوا خدا کے کوئی نہین ہی نہ ہمکو کسی کے رد و قبول سے مطلب ہم کسی سے مزدوری اس تبلیغ رسالت کی مانگتے نہین یہ مزد بھی ہماری اُسی سے ہی جیسا کہ ما ہی ان اجری الا علی اللہ نہین ہی مزدوری ہماری الا اللہ پر ہم اسی اپنے دوست کے پیچھے زشت و دشمن رو ٹھہرے ہین کہ ہر کوئی ہمکو زشت جانتا ہی اور جہان ہماری صورت دیکھی جانا کہ دشمن آتا ہی ہم اس راہ مین ملولون سے نہین ہین جیسے ملول آدمی بُعد راہ سے جگہ جگہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہی اسواسطے کہ ملول اور بستہ دل وہ شخص ہے اگر

کہ فراق یار کے دندان مین پڑا ہو ہمارا تو دلدار و مطلوب دونون حاضر ہین اور اسکی رحمت جو ہمیشہ نثار کر رہی ہو
ہماری جان اُسکی شاکر ہمارے دل مین تو ایک گلشن اور ایک لالہ زار شگفتہ ہی پیری و پژمردگی کو
اُسمین دخل ہی کہان ہو اخلاف شرح بحر العلوم مین پہلے دونون شعر اخیر داستان صدر مین لکھے
ہین یہان مین نے مناسب جان کے اس حکایت کو اُنسے مصدر کیا اور ہا کردہ کو باکردہ اور دل فرسودہ
ملول مین واو عطف جو مخل وزن و بیضرورت ہو مردود لکو دور کر کے دل لکھا ہی **قوله** دائما تر و جوانیم و لطیف
تازہ و شیرین و خندان و ظریف + پیش ما صد سال و یک ساعت یکیست + که دراز و کوته از ما منفکیست
آن دراز و کوتهی در جسمهاست + خود دراز و کوته اندر جان کجاست + سیصد و نه سال آن اصحاب کهف
پیش شان یک روز بی اندوه لهف + وانگهی بنمودشان یک روز هم + که به تن باز آمد ارواح از عدم + چون
نباشد روز و شب یا ماه و سال + کی بود سیری و پیری و ملال + در گلستان عدم چون بیخودیست + مستی
از سغراق لطف ایزدیست + لم یذق لم یدر هر کس کو نخورد + کی بوهم آرد جعل انفاس ورد + نیست موهوم
از بدی موهوم آن + همچو موهومان شدی معدوم آن + دوزخ اندر وهم چون آرد بهشت + هیچ تا بدرک
خوب از خوک زشت + هین گلوی خود ببر دای همان + اینچنین لقمه رسید تا دهان + راههای صعب پایان
بوده ایم + ره براهل خویش آسان کرده ایم + هین بجوئید از نجوم سعد راه + زانکه در ظلمت درید و قعر چاه
هر که ما را گشت پیرو یا بهرست + ما ز عذاب نار و در جنت نشست + وانکه نشنید از شقاوت پند ما + در عذاب
جاودان شد مبتلا + **المعنی** ظریف نادر و نوزاده لهعت دریغ کھانا اور اندوہگین ہونا سغراق بالضم قدح
بزرگ و کوزہ لولہ دار و مے و پیالہ مے وہی انبیا فرماتے ہین کہ ہم ہمیشہ تر و تازہ اور جوان و لطیف
اور تازہ و شیرین اور خندان اور ظریف ہین اے نوزاد ہمارے نزدیک سو برس اور ایک ساعت
برابر ہو اسواسطے کہ ہمسے دراز و کوتاہ جو عوارض ہین نہ جوہر سب جدا ہو گئے اسلیئے کہ دراز و کوتاہ
یہ صفات جسمون کے ہین اور ہم روح مجرد رہ گئے پھر روح مین دراز و کوتاہ کہان ہی دیکھو اصحاب کہف
جنکو تین سو نو برس گذری تھین اور اُنکے سامنے ایک دن تھا جسمین نہ کوئی اندوہ تھا نہ ملال
جیسا کہ قرآن مجید مین ہو ولبثوا فی کہفہم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا اور رہے وہ اپنے غار مین
تین سو نو برس پھر جب عدم سے اُنکے تن مین روح آئی اور پوچھا کہ تمکو کتنا درنگ ہوا یعنی کم لبثتم
تو کہا لبثنا یوما او بعض یوم رہے ہم ایک دن یا بعض ایکدن سے اب بتاؤ جہان روز و شب یا
سال و ماہ نہو وہان سیری یعنے کہنگی اور پیری و ملال کیسے ہوگا اور گلستان عدم مین جو بیخودی کی
یہ مستی سغراق لطف ایزدی کی ہی کہ اُسکے لطف نے ایک بڑا سا پیالہ شراب لطف کا بھر کے پلا دیا ہی

اور جسکو یہ پیالا اُسکے لطف کا نصیب ہوا وہ لم یذق ولم یدر مین داخل ہے یعنے نہ چکھا اُسنے نہ معلوم کیا اُسنے وہ
ایسا ہی جیسے جعل جسکے وہم مین بو گلاب کی نہین آتی اسواسطے کہ بو گلاب کی اُسکی موت ہے وہ ظاہر و یقینی ہے
نہ موہوم اگر موہوم ہوتا تو موہون کیطرح جو تمام مخلوق ہے وہ بھی معدوم ہوجاتا جیسے یہ معدوم ہوجاتے ہین
دوزخ بہشت کے وہم مین کب گذرتا ہے وہ کبھی کبھی روسے خوب خوک زشت سے جھکا ہے غرض یہ کہ برنی بھلائی
نہین ہوسکتی تمام ای بزرگو اپنا گلا آسپست کاٹو لیسا اچھا لقمہ پاکیزہ منہ سے دہن سکے پس آگیا ہے پھر لیکن
نہین کھلے لقمہ وہی ہدایت اُنکی اگر راہون کی سختی سے ڈرتے ہو تو اس سے مت ڈرو اسلیے کہ حضرت
سخت ہمنے طی کرکے اپنے لوگون یعنے پیروون پر آسان کردی ہین خبردار ہو نجوم عدم موجود ہین
اپنی راہ ڈھونڈھو اس سبب سے اندھیری اور قعر چاہ مین پڑے ہوتے ہو جو کوئی ہمارا پیرو ہوا عذاب
دوزخ سے چھوٹ گیا اور زشت بہشت کی اُسکو نصیب ہوئی اور جسنے اپنی انبیسی سے نصیحت
ہماری نہ سنی خوب جان لو کہ عذاب جاودان مین مبتلا ہوا الخلاصہ شرح بحر العلوم مین جن باتن
آمد کو بہتن اور سیپ کو سیری اور صعب پایان کو بایاپان رہ کیر و کلکھا ہو

ذکر اعتراض قوم کا انبیا علیہم السلام پہ

قولہ قوم گفتند از شما سعد خود ید • نحس ما ئید و ضد ید و مرتید • جان ما فارغ بد از اندیشہا • در غم افگندید
مارا و عنا • ذوق جمعیت کہ بود و اتفاق • شد زفال زشت تان در افتراق • طوطی نقل و شکر
بودیم ما • مرغ مرگ اندیش گشتیم از شما • ہر کجا افسانۂ غم گستریست • ہر کجا آواز مستنکریست •
ہر کجا اندر جہان فال بدیست • ہر کجا مسخ و نکال و مہدیست • در مثال قصہ و فال شماست • در غم انگیزی
شما مشتہاست • یعنی مسخ بالفتح بدل جانا صورت کا پہلی صورت سے جو بری ہو نکال بالفتح عقوبت و
رنج اوپر جو قول انبیا کا ہی کہ نجوم سعد سے رہنمائی چاہو یہ اُسکا جواب ہے کہ قوم نے کہا بالفرض تم سعد
تو اپنے ہی واسطے ہو ہمارے لیے تو نحس و ضد و مرتد ہو ہم اچھے خاصے جدا فکرون سے تھے اور
سارے رنجون سے فارغ جان تھے تمنے ہمکو رنج و عنا مین ڈال دیا جیسا کہ اس قسم کے قول
کفار کے منقول ہین قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم کہا کافرون نے
بیشک ہم بدفالی و بدشگونی اپنی تمسے جانتے ہین کہ تمھارے سبب سے رنج و بلا مین پڑے اگر
تم باز نہین رہوگے تو ضرور ضرور ہم تمکو سنگسار کرینگے اور ضرور تمکو پہنچیگا عذاب دکھ والا پہنچیگا
ہمارا لطف و مزہ کہ جمعیت کے ساتھ متفق و جمع تھا یعنے بجمعی تمام مزے اُڑاتے تھے سو تمھاری
بدشگونی سے سب خراب و متفرق ہوگیا ہم مثل طوطی کے مزے سے نقل و شکر کھاتے تھے اب تمھارے

سبب سے مرغ مرگ اندیش ہوگئے تمنے موت کی فکر ہمکو لگادی جہان بھر کے افسانے غم گستر اور
جہان بھر کی شہرتین مستند اور بہ جانے ہوئے اور جہان بھر کی پیشگیان اور جو جو مسخ کسی عذاب
وبکال سے ہوئے ہین سب تمہارے قصون اور مثال اور قیل و قال مین جمع ہین سوا انکے کوئی خوشی
کی بات نہین پس ہمکو غم پیدا کردینے مین بڑی رغبتین اور آرزوئین ہین الخلاف شرح مین یہ جو
قال شما فال شما لکھا ہے

پھر جواب انبیا علیہم السلام کا

قالت الانبیا گفتند فال زشت و بد + از میان جان تان دارد مدد + گر تو جائی خفته باشی در خطر + اژدها
در قصد تو آید ز سر + مهربانی مر ترا آگاه کرد + که بجه زود ارنه اژدرہات خورد + تو بگوئی فال بد چون میزنی
فال چه برجه ببین در روشنی + از میان فال بد من خود ترا + می رہانم می برم سوی سرا + چون نبی آگه کننده
از نهان + کو بدید آنچه ندید اہل جہان + گر طبیبی گویدت غوره مخور + که چنین رنجی برآرد شور و شر + تو بگوئی
فال بد چون میزنی + پس تو ناصح را مؤثم میکنی + ور منجم گویدت امروز هیچ + آنچنان کاری مکن اندر بسیچ +
زانکه بینی نیست صد ره امروز بان + تا نگردی نادم و خاسر دران + صد ره ار بینی دروغ اختری + یکدو باره
راست آید میخری + این نجوم ما نشد هرگز خلاف + صحتش چون ماند از تو در غلاف + آن طبیب و آن منجم
از گمان + میکنند آگاه و ما خود از عیان + دود می بینیم و آتش از کران + حمله می آرد بسوی منکران المعنی
انبیا نے کہا تمہیں بدفالی کی کیا نسبت کرتے ہو یہ فال زشت و بد تمہاری اپنی جان ہی سے تمہاری
مدد کر رہی ہے مثلا اگر کسی خوف کی جگہ تو سوتا ہو اور ایک اژدہا تیرے مار ڈالنے کو تیرے سر پر آجائے
اور کوئی مہربان تجھکو آگاہ کرے کہ جلدی اٹھ دوڑ ورنہ اژدہا نے تجھکو کھا لیا تو تو یہ کہیگا بدفالی کیون
کرتا ہے وہ کہیگا کہ نحوست و بدفالی کیسی اٹھ کے اجالے مین دیکھ تو یہ بدفالی ہے تو تو خود فال بد مین پڑا ہے
اس سے مین تجھکو چھڑاتا ہون اور تیرے گھر کیطرف تجھکو لیے جاتا ہون پس ایسے ہی نبی آگاہ کنندہ
راز نہان ہین جنھون نے وہ دیکھا ہے جو آنکھون سے کہ اہل جہان نے وہ نہین دیکھا اگر کوئی طبیب تجھسے
کہے کہ غورہ مت کھا یعنی کچا انگور مت کھا کہ رنج و شور و شر ظاہر کریگا تو اس سے کہیگا بدفالی مت کر
تو ناصح کو گنہگار ٹھہرائیگا گنہگار و مجرم اور اگر کوئی منجم کہے کہ آج فلان قسم کام کا قصد مت کرنا
جو ہر ہیچ ... تو پشیمان و دریا فکار نہو حالانکہ سو دفعہ تو جھوٹ اس اختری
نجومی کا ... ایک دفعہ صحیح بھی نکلا تاہم اسکی خریداری کرتا ہے اور مانتا ہے اور یہ ہماری
نجوم ایسی ہے کہ کبھی خلاف ہی نہوئے پس صحت اسکی تجھ سے کیسی چھپی رہی وہ طبیب و منجم قیاس

ازروے گمان کے آگاہ کرتے ہین اور ہم خود ظاہر دیکھتے ہیں ہم دود و آتش کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہین
کہ منکروں کی صرف حماقت کر رہے ہین قولہ تو ہمیگوئی خمش کن زین مقال + کز بیان ماست قال شوم فال
ایکہ نصح ناصحان نشنودی + فال بد با تست ہر جا میروی + افعی بر پشت تو بر میرود + او زبامی بیندت
آگہ کند + گوئیش خاموش غمگینم مکن + گوید او خوش باش خود رفت این سخن + چون زند افعی دہان بر گردنت
تلخ گردد جملہ شادی کردنت + پس بدو گوئی ہمین بود ای فلان + چون نہ بدریدی گریبان در فغان
باز بالایم تو سنگے میزدی + تا مرا از جہد بنمودی آن بدی + او بگویدت کہ می آزردہٴ + تو بگوئی فی کہ شادم
کردہٴ + گفت من کردم جوانمردی و پند + تا رہانم من ترا زین جنگ بند + از لئیمی حق آن نشناختی + مایہٴ ایذا
و طغیان ساختی + این بود خوی لئیمان دنی + بد کند با تو چو نیکوئی کنی + نفس را زین جبر میکن منحنیش +
کہ لئیم است و نسازد نیکوئیش + با کریمی گر کنی احسان سزد + ہر یکی را او عوض ہفصد دہد + با لئیمی چون کنی
قہر و جفا + بندہ گردد ترا بس با وفا + کافران کارند در نعمت جفا + باز در دوزخ نداشان ربنا + کہ لئیمان در
جفا صافی شوند + چون وفا بینند خود جافی شوند + معنی پھر انبیا فرماتے ہین تو کہتا ہے اس گفتگو سے
خاموش ہو کہ یہ فال بد فال تمہارا ہمارے حق میں زیان ہے تو ای فلان ہم تجھسے یہ کہتے ہین کہ جب تو
نصیحت ناصحون کی نہین سنیگا تو یہ فال بد ہر جگہ تیرے ساتھ ہی اسیکو ہر جگہ لیے پھریگا یہ آیک افعی ضحاک
کا سا تیری پشت پر سوار ہی ناصح جو کسی بام سے تجھکو اس حال مین دیکھیگا آگاہ کریگا بام سے مراد
علو رتبگی اور تو ناصح سے کہیگا خاموش ہو مجھکو غمگین مت کر ناصح بھی کہدیگا با خوش رہ اس بات کو
جانے دے لیکن جب وہ افعی تیری گردن پر منہ ماریگا تب سارا خوشیان کرنا تیرا تلخ ہو جائیگا تب
اس ناصح سے کہیگا کہ ای فلان وہ افعی یہی تھا اسوقت مین تو نے میرا گریبان شور و فریاد مین کیون
نہ پھاڑ ڈالا یا بام پر سے ایک پتھر نہ مار دیا تا مجھکو بھی وہ بدی معلوم ہو جاتی ناصح کہیگا مین ایسا کیسے
کرتا تو تو مجھ سے آزردہ ہوتا تھا تو کہیگا کہ اب تو نے مجھکو بہت شاد کیا وہ کہیگا مین نے تو بڑی
جوانمردی کی اور نصیحت تجھکو سنائی تا اس جنگ بند سے تجھکو چھڑاؤن تو نے اپنی لئیمی سے حق اسکا
نہ پہچانا اور مجھکو مایہٴ ایذا و طغیان کا بنایا اور کیون نہو یہی خو دنی کا ذات کی ہے یہ ہی کہ تو جو اس سے
نیکی کرے تو وہ تجھسے بدی کرے اب معقولات مولانا رحمہ کی معلوم ہوتے ہین کہ تیرا النفس بھی لئیم ہے
اسپر جبر کرکے اسکو منحنی بنا جبر کے معنی بزور کسی سے کام لینا نیکی اسکے موافق نہین آتیگی اگر کسی کریم کے
ساتھ احسان کرے تو لائق ہو کہ ایک ایک احسان کا عوض وہ سات سات سو دیگا لئیم کی خاصیت
ہو کہ قہر و جفا سے بندہ مطیع و با وفا بنتا ہی کافر نعمت پا رہے ہین جفا کر رہے ہین پھر جب دوزخ مین پڑینگے

تو چلائینگے ربنا ربنا جیسا کہ فرمایا ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون اے رب ہمارے نکال تو ہمکو دوزخ سے پس اگر عود کرین ہم کفر کیطرف تو ہم ظالمون سے ہین کسواسطے کہ لئیم جفا ہی مین صافی ہوتے ہین اور جو وفا دیکھتے ہین جافی ہوتے ہین ای جفا کنندہ انخلاف شرح مین جنانچہ بند کو خشک بند اور جیر سکن کو صبر کے لئے آگ

محنت دوزخ اس جہان مین اور زندان اس جہان مین تا معبد منکرون کا ہو کہ ائتیا طوعا او کرہا یعنی آؤ ہمارے پاس خوشی و ناخوشی سے

قولہ مسجد طاعاتشان نار دوزخ است + پای بند مرغ بیگانہ محنت + ہست زندان صومعہ دزد لئیم + کاندرو ذاکر شود حق را مقیم + چون عبادت بود مقصود از بشر + شد عبادتگاہ گردنکش سقر + آدمی را ہست در ہر کار دست + لیک ازو مقصود این خدمت بدست + ما خلقت الجن و الانس این بخوان + جز عبادت نیست مقصود از جہان + گرچہ مقصود از کتاب آن فن بود + گر تو اش بالش کنی ہم میشود + لیک ازو مقصود این بالش نبود + علم بود و دانش و ارشاد و سود + گر تو میخی ساختی شمشیر را + برگزیدی بر ظفر ادبیر را + گرچہ مقصود از بشر علم و ہدیت + لیک ہر یکی معبدی را معبدیت + معبد مرد کریم اکرمتہ + معبد مرد لئیم اسقمتہ + مر لئیمانرا بزن تا سر نہند + مر کریمان را بدہ تا بر دہند + لاجرم حق ہر دو مسجد آفرید + دوزخ آنہا را و اینہا را مزید + المعنی فخ بالفتح دام صومعہ بالفتح عبادت خانہ ترسایان و عبادتخانہ اہل اسلام نیز مجازا اوپر جو کہا ہے کہ کافر دوزخ مین ربنا ربنا چلائینگے اسواسطے فرمایا کہ مسجد انکے طاعات کی دوزخ ہے جب دوزخ مین پڑینگے اطاعت بجا لائینگے وہی ہے اس مرغ بیگانہ کے لیے جال ہے جسمین انکی ٹانگ بندھیگی بالفعل تو یہان عبادتخانہ دزد لئیم کے لیے زندان ہے یعنے جو خدا کا چور ہو عبادتخانہ کو زندان جانتا ہو وہ ایسا کب ہے کہ اسمین بیٹھکے ہمیشہ ذکر حق کا کرے اور مقصود خلقت بشر سے عبادت لہذا اس گردنکش کیواسطے سقر عبادتگاہ ہے کہ یہان نہین ہے تو وہان اس جبر سے کرے خدا تعالے نے آدمی کو ہر کام مین قوت و قدرت دی ہے لیکن مقصود سب سے یہی خدمت ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کو پڑھ کہ سوا عبادت کے خلقت جہان سے کوئی مقصود نہین ہے یعنی آیت کے نہین پیدا کیا مین جن و انسان کو مگر واسطے عبادت کے جیسے کتاب سے اصل مقصود حصول اس فن کا ہوتا ہے اور اگر تو اسکو کسیوقت مین تکیہ بنا لے تو بھی ممکن ہے یعنے اصل قدرت تجھکو عبادت کیواسطے دی گئی اگر تو بعد عبادت کے اور کام مین صرف کرے تو وہ بھی جائز مگر یہ ضرور ہے کہ کتاب سے مقصود تکیہ ہی نہین ہے بلکہ علم و دانش و ارشاد و سود اور اگر تو نے اپنی شمشیر کو میخ بنایا کہ وضع شی غیر محلہ ہے تو بیشک تو نے ادبار کو ظفر پر پسند و اختیار کیا اگرچہ مقصود بشر سے علم و ہدایت ہے لیکن ہر آدمی کا معبد جدا جدا ہے جو مرد کریم ہے اسکا معبد اکرمتہ یعنے بزرگی دینی

مین نے اسکو اور جو لئیم ہو اسکا عبد اقتضیٰ یعنے تسلیم کیا مین نے اسکو پس لئیمون کو دود و ضرب کرنا سرکشی بنین اور طاعت کرین اور کریمون پر عطا کرنا انسے پھل حاصل ہو لاجرم حق نے اکرمتہ و اسقمتہ دونون سبب پیدا کین لئیمون کو دوزخ اور کریمون کو افزونی اور مزیدی

بیان اسکا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا واذ قلنا ادخلوا ہذہ القریۃ فکلوا منہا حیث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم وسنزید المحسنین اور جب کہا ہمنے کہ داخل ہو اس قریہ مین اور کھاؤ اس سے جو کچھ چاہو برغبت اور گھسو دروازہ مین سجدہ کرتے ہوے اور کہو حطۃ یعنی بخش گناہ ہمارے کہ بخشین ہم خطائین تمھاری اور قریب ہی کہ بڑھائین ہم واسطے احسان کرنیوالون کے

قولہ ساخت موسیٰ قدس در باب صغیر تا فرود آرند سر قوم زحیر ٭ زانکہ جباران بدند و سرفراز ٭ دوزخ آن باب صغیرست و نیاز ٭ آنچنانکہ حق ز لحم و استخوان ٭ از شہان باب صغیری ساخت شان ٭ اہل دنیا سجدہ ایشان کنند ٭ چونکہ سجدہ کبریا را دشمنند ٭ ساخت سرگین دانکی محراب شان ٭ نام آن محراب میر و پہلوان ٭ لائق این حضرت پاک نیند ٭ نیشکر لیک در صورت نیند ٭ این سگان این خران خاشع شوند ٭ شیر اعارست کورا بگروند ٭ گربہ باشد شحنۂ ہر موش خو ٭ موش کہ بود تا ز شیران ترسد او ٭ خوف ایشان از کلاب حق بود ٭ خوف شان کی ز آفتاب حق بود ٭ رب الاعلی است در وآن مہان ربّ الاعلی در خور این ابلہان ٭ المعنی حضرت موسیٰ نے بیت المقدس مین جو مراد قدس سے ہی ایک دروازہ صغیر یعنی چھوٹا سا بنایا تا قوم زحیر کہ آپ کو سجدہ سے باز رکھتے تھے سر جھکائین جو صورت سجدہ کی ہی اس سبب سے کہ وہ قوم زحیر جبار لوگ تھے بڑے گردنکش اور سرفراز وہ دروازہ صغیر انکے واسطے اور وہ نیاز یعنے سر جھکانا کہ اسمین گھسنا دوزخ ہو ویسا ہی حق تعالیٰ نے لحم و استخوان بادشاہون سے ایک باب صغیر بنایا تا کہ اہل دنیا انکو سجدہ کرین اسواسطے کہ یہ لوگ سجدہ خدا تعالیٰ کے دشمن ہین اور اسکو سجدہ نہین کرتے اُسنے ایک ناچیز سرگین دانکو انکی محراب بنا دیا کہ اس محراب کا نام میر و پہلوان ہی سرگین دان بنظر تحقیر فرمایا ہی جیسے ہندی مین کہتے ہین گوہ کا تھیلا ہم اس نظر سے کہ جب لائق سجدہ اس درگاہ پاک کے نہین ہین گو بصورت نیشکر کے ہین تو بہتر یہی ہی کہ یہ گدھون کے سامنے عجز و نیاز کرین اسواسطے شیر کہا انکے عجز و نیاز سے ننگ و عار ہی جیسے موش خو ہین انکی شحنہ گربہ ہی کہ اس سے ڈرتے رہین نہ موش اس لائق ہی کہ وہ شیر سے ڈرے یہ لوگ خدا کے کتون سے ڈرنے والے ہین پھر خوف انکا آفتاب حق سے مناسب کب ہو اور جو آفتاب

حق سے ڈرتے ہین انکے حصہ مین یہ خوف ہے ان سرداروں کا و در بی الاعلی ہے رب اولی لا ئق انکی عین

اعتوں سکے ہے الخلاف شرح مین سرگین دان سکے بکاف فارسی اور سگریہ باشد کو گز باشد

الکی ہے قولہ موش کی ترسد ز شیران مصاف • بلکہ آن آہوگکان مشک ناف • روبہ پیش نگیلیس اے

سگاسہ لیس • کش خداوندہ ولی نعمت نویس • بس کن ار شرحی بگویم وو دوست • خشم گیرد میر و ہم داندکہ ہست •

حاصل آن آمد کہ بد کن ای کریم • باللئیمان تا نہد گردن لئیم • بالئیم نفس چون احسان کند • چوان لئیم آن نفس

کفران کند • زین سبب بد کہ اہل نعمت شاکرند • اہل نعمت طاغی اندو ماکرند • ہست طاغی بگذریز قبا

ہست شاکر خستہ صاحب عبا • شکر کی روید ز املاک و نعم • شکر میروید ز بلوا و سقم • المعنی مجلد بروزن اخضر

بکاف فارسی بمعنی دنبرگ ترکی جو بلوا بلا و زحمت تا آیہ مصاف فرماتے ہین کہ موش جنگی شیرون سے کب ڈرتا ہے

شیرون سے تو وہی آہونگ ڈرتے ہین جو مشک ناف ہین پس تو ای پیالہ چاٹنے والے کسی ہانڈی چاٹنے والا

کے پاس جا جیسا تو ہے ویسا ہی وہ ہے اور اسکو خداوند و ولی نعمت لکھا کر جیسا کہ عرائض اور امین

لکھتے ہین مطلب یہ ہے اسکو خداوند ولی نعمت جان کر اب مولانا اپنے دل سے کہتے ہین کہ بس کر اگر ایسی

شرح کرتا ہون جسکو ہاتھ نہ پہونچ سکے تو میر غصہ ہوگا اور یہ بھی جانیگا کہ گناہ ہوا ہے کم قدر میر سے مراد مولانا

کی ہو انکے ذہن ہین حاصل کلام یہ ہے کہ اے کریم لئیمون کے ساتھ بدی کرتا لئیم گردن نہاد و مطیع فرمان ہو

اور نیز الئیم نفس ہے جو کوئی اس سے احسان کریگا یہ لئیمون کی طرح اسکا کفران ہی کریگا ایسا بد ہے اور

اسی سبب سے یہ ہے کہ اہل نقمت شاکر ہین اسلیے کہ نفس پرور نہین ہین اور اہل نعمت طاغی اپنی نعمت

لذر سے ہوے اور مکار کہ نفس پرور ہین طاغی ایسا ہے جیسے ایک سردار زرین قبا اور شاکر درویش

صاحب عبا اسلیے کہ شکر املاک و نعم سے کب پیدا ہوتا ہے بلکہ اس سے طغیان و مکر پیدا ہوتا ہے شکر پیدا ہوتا

بلوا و سقم سے یعنے بلا و زحمت رنج اور بیماری سے الخلاف شرح مین کش کو کش کی صورت اور

ارشرحی کو ارشری اور کفران کا الف نقمت کو نعمت بلوا کو بصورت بلوے کے لکھا ہے جس سے تبرا طغیان ہوتا ہے

قصہ عشق صوفی کا سفرۂ خالی از نان آلاتیہ

قولہ صوفی بر میخ روزی سفرہ دید • چرخ میزد با مہار امید رید • بانگ میزد کہ نوای بینوا • قحط او

در ویار انک دوا • چونکہ درد و سوز او بسیار شد • ہر کہ صوفی بود با او یار شد • و حی و ہای چو سے میزدند

تا کہ چندی مست و بیخود میشدند • بوالفضولے گفت صوفی را کہ چیست • سفرہ آویختہ از نان تہیست •

گفت رو رو نقش بیمعنیستی • بیخبر از خویش • عاشق نیستی • عشق نان بی نان غذای عاشق است • بند

ہستی نیست ہر کو صادق است • عاشقانرا کار نبود با وجود • عاشقانرا ہست بی سرمایہ سود • بال نی و گرد عالم مے پرند

دست نی و گوی میدان می‌برند + آن فقیری کز معنی بوی یافت + دست بریده همی زنبیل بافت + عاشقان
اندر عدم خیمه زدند + چون عدم یکرنگ و نفس واحدند + المعنی میخ مبدل میز کرسی طعام جیسے روز کا مبدل
روح ہی شیخ بکسر ہی کا قت آواز نفرت. و خنده و سرخه ایک صوفی نے ایک دن کسی میخ پر دستار خوان
دیکھا دیکھتے ہی وجد سے ناچنے اور کپڑے پھاڑنے لگا اور چلاتا تھا کہ یہ بے توشے کا توشہ ہے اور قحطون
اور دردون کی دوا جبکہ درد و سوز بڑھ گیا جو کوئی صوفی تھا وہ بھی اسکا یار و شریک ہو گیا بڑی چیخ اور
ہای ہو مچائی ہیاہات کہ اور کتنے مست و بیخود ہو گئے بس ایک بو الفضول نے کہا صوفی سے کہ
کیا ہے ایک دستار خوان خالی از نان لٹکا ہوا ہے صوفی نے کہا چلا جا تو نقش ہے معنی ہے اور کسب
بیخبر میں کون ہون نہ عاشق ہے مجھکو عشق نان کا ہے اور نان غذا عاشقون کی لب جو عشق میں جاودان ہے
وہ مقید ہستی و وجود کا نہیں ہے عاشقون کو وجود سے کام نہیں ہوتا انکو بے سرمایہ کے سود ہے
بازو انکے نہیں ہوتے اور گرد عالم کے اڑتے ہین بے ہاتھ کے گیند میدان سے لیجاتے ہین
وہ فقیر جسکا ذکر اوپر مذکور ہوا کہ اسنے بو معنی سے پائی تھی کیسے زنبیل کٹے ہاتھون سے بنتا تھا
عاشقون نے اپنا خیمہ عدم میں کھڑا کیا بس مثل عدم کے یکرنگ و نفس واحد ہین جیسے عدم آپ
آپ ہے نہ اسمین کوئی رنگ ہے نہ کوئی شئی النخلاف شرح مین پہلی بسم اللہ مسیح کو میخ لکھا ہے قوله شیر خوار
کی شناسد ذوق لوت + مر پری را بوی باشد لوت و پوت + آدمی کی بو برد از بوی او + چونکہ خوی او نیست
ضد خوی او + پیش قبطی خون شد آن آب نیل + آب باشد پیش سبطی جمیل + جاده باشد بحر ز اسرائیلیان
غرق گہ باشد ز فرعون ان عوان + باد شد بر عادیان گرز و تبر + لیک شد بر هود و بر قومش ظفر + گلستان باشد
بر ابراهیم نار + آیت بر نمرود باشد شهر مار + بر سمندر باشد آتش خاندان + لیک باشد بر دگر مرغان زیان
نزد عاشق درد و غم حلوا بود + لیک حلوا بر خسان بلوا بود + المعنی لوت پوت اقسام طعام کھانے لذیذ
ایسے لوت طعام لذیذ قبطی قوم فرعون سبطی ایک شخص سباط سے کہ وہ بارہ فرقے بنی اسرائیل کے تھے
شیرخوار دو مزہ طعام لذیذ کا کب پہچانتا ہے اور پری کو صرف بو ہی طعام کی لوت پوت ہوتی ہے وہ کھاتی
نہیں پری تو آدمی کے طعام سے بو پاتی ہے آدمی کو پری کی بو نہیں ملتی اسلیے کہ اسکی خو آدمی کی خو
کے ضد ہے نیل کا پانی قبطی کے سامنے خون تھا اور سبطی کے لیے وہی پانی کا پانی اسرائیلیون کیواسطے
نیل راہ بنگیا اور فرعون ظالم کو غرقگاہ ہو گیا ہوا عادیون پر گرز و تبر ہو گئی لیکن ہود اور انکی قوم کو
باد ظفر تھی آگ ابراہیم پر گلستان ہوئی مگر نمرود کے حق میں زہر مار بنی سمندر پر آگ ایسی ہے گویا اسکا
خاندان اور پرندون کے حق میں سراسر زیان ایسے ہی عاشق کے نزدیک درد و غم حلوا ہے لیکن

بچارہ اخوان دنیا پر حرمت و بلا

مخصوص ہونا یعقوب علیہ السلام کا روی یوسف علیہ السلام سے بجام محبت حق تعالے کے اور کھینچنا بوی حق کا بوی یوسف سے اور محروم رہنا بھائیونکا ان دونون سے

قولہ آنچہ یعقوب از رخ یوسف بدید + و آنچہ او از بوی او اندر کشید + و آنچہ در وی بود و اندر وی پدید
خاص وید بان آن با خوان کی رسید + این ز عشق خویش در چہ میکند + وان یکین از بہر او چہ میکند + سفرۂ او
پیش این از نان تہیست + پیش یعقوب ست پُر کو شہی ست + روی ناشستہ نہ بیند روی حور + لا صلوۃ گفت
الا بالحضور + عشق باشد لوت پوت جانہا + جوع زین رو ست قوت جانہا + جوع یوسف بود مر یعقوب را
بوی نانش میرسید از دور جا + آنکہ بستد پیرہن را می شناخت + بوی پیراہان یوسف می نیافت + وانکہ صد
فرسنگ ز و زان سو بُد او + چونکہ بُد یعقوب می بوئید بو + یعنی جو کچھ یعقوب نے صورت یوسف سے دیکھا اور
جو کچھ انکھون نے انکی بو سے جذب کیا اور جو کچھ انمین تھا یعنی نور الٰہی انکھون نے اُسیکو دیکھا یہ خاص
انھین کیواسطے تھا اخوان ہرچند اخوان تھے مگر یہ حصہ انکو کب پہونچا یعقوب انکے عشق مین آپکو
کنوئین مین گراتے ہین اخوان بمقتضاے کینہ انکے واسطے کنوان کھودتے ہین انکے حسن کا
دستار خوان انکے سامنے روٹی سے خالی تھا یعقوب کے سامنے نعمت سے بھرا ہوا اسواسطے کہ یہ
اُسکے بھوکے تھے بھلا روے ناشستہ جسکی ہندی دلدری ہو مُنہ حور کا کب دیکھے اسیواسطے حضرت
نے فرمایا ہی لا صلوۃ الا بحضور القلب نہین ہو نماز مگر حضور قلب کے ساتھ کہ یہ حضور ہر کسیکو میسر نہین
عشق جانون کیواسطے لوت پوت ہے اور اقسام طعام لذیذ جوع نے اسی سبب سے گنٹھری قوت جانون
کی باندھی ہی کسواسطے کہ اچھی چیز کو ہر کوئی سبب بنا ہوا ہے دیکھو یعقوب یوسف کے بھوکے تھے کتنی
دور جگہ سے انکی روٹی کی بو انکو پہونچتی تھی وہ شخص جو چاہتا تھا کہ مین پیراہن لیلیون اور اسی جگہ بو
نہین تھا وہ پیراہن یوسف کی بو جو اسمین تھی نہین پاتا تھا اور وہ جو سو فرسنگ راہ سے بھی ادھر
تھے چونکہ یعقوب تھے اور عاشق تھے انکی سونگھتے تھے قولہ ای بسا عالم ز دانش بی نصیب + حافظ
علم ست آنکس بی حسیب + مستمع از وی ہمی یابد مشام + گرچہ باشد مستمع از جنس عام + گرچہ پیراہن بدستش
عاریست + چون بدست آن نخاسی جاریست + جاریہ پیش نخاسی سرسریست + در کف او از برای
مشتریست + قسمت حق ست روزی خوا ہی + ہر کسی را سوی دیگر راہ نی + یک خیالی نیک باغ آن
شدہ + یک خیالی زشت راہ این زدہ + این خیالی از اثر باغی شدہ + وان خیالی عالمی برہم زدہ
آن خدائی کز خیالی باغ ساخت + وز خیالی دوزخ و جائی گداخت + پس کہ داند راہ گاشنہای او

پس کہ داند جای گلخنہای او + دیدبانان دل نہ بیند در مجال + کہ کہ امین ہر کہ جان آید خیال + جز مگر آن دل
کہ دارد عون حق + کون او را نیست کردہ کون حق + گر بدی مطلعش از احتیال + بند کردی راہ ہر ناخوش خیال
المعنی فرماتے ہین اسیر مخاطب بہت عالم ایسے ہین کہ دانش جو ایک شے ہو اُس سے بے نصیب ہین اور
ویسے حافظ علم بحساب کے جیسا کہ حدیث شریف مین ہے رب حامل فقہ غیر فقیہ بہت اٹھانے والے
فقہ کے فقیہ نہین ہین اور دانشمند اور دانش سے مراد معنی اور اکثر متمتع ایسے جو ان بیدانشون سے مشام
پاتے ہین جس سے بو معنی کی سونگھتے ہین اگرچہ وہ متمتع جنس عام سے کیون نہو اس سبب سے یہ پیراہن علم کا
اُسکے قبضہ مین عاریت ہے جیسے نخاسی کے قبضہ مین چھوکری کہ نخاسی کے سامنے وہ جاریہ سرسری ہے
اسلیے کہ اُسکا تو یہی کام ہے لانا اور بیچنا آخر نخاسی تو ہے پس یہ چھوکری اُسکے پاس مشتری کے واسطے ہے
کہ وہی متمتع صاحب مشام ہے نہ اپنے واسطے اور یہ بات قسمت قسام ازل کی ہے جیسا جسکا اُسنے حصہ کیا
روزی خوار نے اپنے واسطے معین کرلیا ہر ایک کو سوا اسکے دوسری طرف راہ ایک تو ایسا ہے کہ اُسکا
خیال نیک اُسکے واسطے باغ وجنت ہوگیا اور ایک ایسا ہے کہ اُسکے خیال بد نے اُسکی راہ ماری یہ
خیال تو اپنے اثر سے باغ ہوگیا اور اُس خیال نے ایک عالم کو خراب کیا پس وہ خدا جسنے ایک خیال
سے باغ بنایا اور ایک خیال سے دوزخ اور جگہ گلنے پگھلنے کی اُسکے گلشنون کی راہ کون جانے
اور اُسکے گلخنون کی جگہ کون جانے دل جو بڑا دیدہ بان وجاسوس ہے اُسکی مجال کبھی نہین جو اُسکو
دیکھ پائے کہ یہ خیال کون سے رکن سے جان کے آتا ہے مگر وہ دل جسکو عون وامداد حق سے ہے
اور اُسکے کون کو کون حق نے نیست کردیا یعنے فنا فی اللہ ہوکے بقا باللہ ہوگیا اگر دل ان خیالات
کے مطلعون کو کسی حیلہ سے دیکھ پاتا تو راہ خیال ناخوش کی ضرور بند کردیتا قولہ کی رسد جاسوس را
آنجا قدم + کہ بود مرصاد و در بند قدم + در اسیر قبضش بکن کو روا + قبض اعمی این بود ای شہریار + وان
او امر و فرمان وبیست + پنجۂ حق جان وبیست + آن یکی در مرغزار جوی آب + وان یکی پہلوی او
اندر عذاب + او عجب ماندہ کہ ذوق آن زچیست + وین عجب ماندہ کہ این در حبس کیست + ہین چرا خشکی
کہ اینجا چشمہاست + ہین چرا زردی کہ اینجا صد دواست + ہین بیا ای ہمنشین در انجمن + گوید اینجا من
نیارم آمدن + ہین بیا جانان کہ پایت بستہ نیست + گویدش فی فی بتالم تو بایست + یک مثل آن
ویمعنی بگفت + بو کہ یابی زین بیان سر نہفت + اندرین معنی بگویم قصۂ + گوش بگشا تا بری زان حصۂ
المعنی مرصاد بروزن محراب راہ فراخ قبض گرفتگی تنگی یقال بطم پرہیزگاری اگرچہ دل بڑا جاسوس ہے
لیکن اس جاسوس کا قدم وہان کیسے پہونچے جہان کی راہ فراخ بند قدم مین ہے قدم ہمیشگی جا

ذات حضرت رب العزت کی ہو تو اندھے کیطرح دامن اُسکے فضل کا پکڑ کسواسطے ای شہریار یہ گرفت اندھے
کی یہی ہی آو، دامن کیا ہی اُسکا امر و فرمان لب کمیا وہ شکیت ہی جسکی جان پرہیزگاری ہی چنانچہ ایک تو وہ
کہ مرغزار و جوے آب مین ہی جو شریعت ہی کسواسطے کہ شریعت کے معنی لغوی جوے بزرگ کے ہین آور ایک
وہ کہ اُسکے پہلو مین عذاب مین ہین اور بے شرع اور نادان اور دونون ایک دوسرے سے متعجب وہ
تو اس بات سے کہ اسکو ایسا ذوق و فرحت کس سبب سے ہی اور یہ اس سبب سے کہ یہ کسلیے حبس و قید مین آو
جاوے ہو رجوع نہین ہوتا یہ کہتا ہی خبردار ہو ایسا خشک لب کیون ہی یہان آ کہ یہان چشمے کے چشمے ہین
اور کیون زرد ہو رہا ہی یہان سیکڑون دوائین ہین خبردار ہو ای ہمنشین اس انجمن مین آ وہ کہتا ہی
ایجان مین نہین آسکتا یہ کہتا ہی ای جانان تیرے پانوٴن تو کسینے نہین باندھ دیے ہین پھر کیون نہین
آتا یہ کہتا ہی نہین نہین مین نہین آسکتا تو ہی امین کفر اور شہراب کہتے ہین اس معنی مین اب شبلی مری گفت
مین آئی شاید اس سے راز نہفتہ کو تو معلوم کرلے چنانچہ ایک قصہ بیان کرون تو کان کھول کے سن
تو اُس سے قصہ پاسنے اور بہرہ یاب ہوجے

حکایت ایک امیر اور اُسکے غلام کی او اُس غلام کا نماز و مناجات مین

قولہ بود امیری از کرام + بود سنقر نام او را یک غلام + میر شد محتاج گرما به سحر + بانگ زد سنقر
ہلا بردار سر + طاس و ایزار و گل از التون بگیر + تا بگرما به رویم ای ناگزیر + سنقر آورد طاس و ایزار نکو + برگرفت
رفت با او دو بدو + مسجدی در رہ بد و بانگ صلا + آمد اندر گوش سنقر در ملا + بود سنقر سخت مولع در
نماز + گفت ای میر من ای بندہ نواز + تو درین دکان زمانی صبر کن + تا گزارم فرض و خوانم لم یکن + چون
سنقر بیرون دکان بنشست + سنقر از با دہ پندار مست + ای زبہر دل آن زندہ جان + کرد یک ساعت
توقف بر دکان + چون امام و قوم بیرون آمدند + از نماز و ورد ہا فارغ شدند + سنقر آنجا ماند تا نزدیک
چاشت + میر سنقر را زمانی چشم داشت + گفت ای سنقر چرا نائی برون + گفت می نگذاردم ای ذو فنون
صبر کن نک آمدم ای روشنی + نیستم غافل کہ در گوش منی + المعنی التون بالفتح و واو معروف کنیزہ
نام حرم طغانشاہ ایک وقت مین ایک امیر تھا بزرگون سے اور سنقر نام اُسکا ایک غلام تھا
صبح کو امیر محتاج حمام کا ہوا سنقر کو پکارا خبردار ہو سر اٹھا طاس و ازار اور مٹی التون سے لے حمام کو
چلینگے کہ ضرورت ہی سنقر نے طاس و ازار لیا اور اسکے ساتھ چلا راہ مین ایک مسجد تھی اُس سے
آواز بانگ صلاۃ کی کان مین سنقر کے آئی صلا آواز انعام و طعام میان تمیناً فرمایا ہی سنقر نہایت
حریص نماز کا تھا کہا ای میرے امیر ای بندہ نواز تو اس دکان مین تھوڑی دیر صبر کر تو مین فرض

ادا کرلون اور لم یکن پڑھ لون شاید اسکا ورد ہوگا پس سنقر مسجد کو گیا اور میر دوکان پر بیٹھا سنقر امی نفرت
کرنے والا نماز سے اور شراب غرور و گمان سے مست میر نے بپاس خاطر اس زندہ جان کے ایک ساعت
توقف کیا جب امام قوم نماز و ورد سے فارغ ہو کر باہر نکلے سنقر نہین نکلا چاشت تک وہین رہا میر
تھوڑی دیر سنقر کی توقع لگائے رہا آخر پکارا کہ اے سنقر سب چلے گئے تو کیون نہین نکلتا ہے کہا ابھی مجھکو
چھوڑتا نہین ہے کیسے آؤن تو آئے ذوفنون اور اے روشنی ذرا صبر کر مین اب آتا ہون مین تجھ سے غافل
نہین ہون تو کان مین میرے فو دہی موجود ہے پھر پکارتا کیا ہے الخلاف شرح مین خوانم لم یکن کی نسبت
لکھا ہے کہ دیر نکرونگا قرأت تعبیر لم یکن کے ساتھ پڑھ کے آتا ہون یا لم یکن سے یہ مراد کہ آپ کو فنا
کرون انتہی مولانا رح نے فرمایا ہے تا گزارم فرض وخوانم لم یکن یعنے فرض ادا کرلون اور لم یکن
پڑھ لون اور جب بانگ صلوٰۃ سنکے یہ مسجد مین گیا ہے تو ضرور نماز بجماعت ادا کریگا جسکی قرأت کا اختیار
امام کو ہے نہ اسکو لم یکن پڑھنے کا ہان ورد اسکا بعد نماز فجر کے لم یکن ہو تو بعید نہین اور فنا سے مراد تو یہان
جیسی ہے ویسی ہی ہے مین کیا کہون قوله هفت نوبت صبر کرد و بانگ زد تا که عاجز گشت از تیباش مرد
پاسخش این بود می نگذاردم تا برون آیم هنوز ای محترم گفت آخر مسجد اندر کس نماند کیست وا میدار دا
آنجا کت نشاند گفت آنکه بسته است از برون بسته است او هم مرا اندرون آنکه نگذارد ترا کآئی درون
می نگذاردمرا کآیم برون آنکه نگذارد کزین سو پا نهی او بدین سو بست پای این رهی ماهیان را بحر نگذارد
برون خاکیان را بحر نگذارد درون اصل ماهی زاب و حیوان از گلست حیله و تدبیر اینجا باطلست
قفل زفتست و گشاینده خدا دست در تسلیم زن و اندر رضا ذره ذره گر شود مفتاحها این گشایش
نیست جز از کبریا چون فراموشت شود تدبیر خویش یابی از بخت جوان از پیر خویش چون فراموش
خودی یادت کنند بنده گشتی آنگه آزادت کنند گر تو خواهی حری و دلزندگی بندگی کن بندگی کن بندگی
از خودی بگذر که تا یابی خدا وا فنی حق شو که تا یابی بقا گر ترا باید وصال راستین محو شو واللہ اعلم
بالیقین المعنی یعنے اسیطرح اس امیر نے سات دفعہ اسکو پکارا اور صبر کیا یہانتک کہ اسکی تیباش سے
عاجز ہوگیا تیباش بکسر رفع کرنا از انتظار و عشوہ اسکا جواب یہی ہوتا تھا کہ اے محترم مجھکو ابھی چھوڑتا
نہین ہے جو مین نکلون امیر نے کہا کیسی بات ہے مسجد مین اب تو کوئی رہا نہین وہ کون ہے جو تجھکو وہین
رکھتا ہے اور تجھکو وہان جما دیا ہے کہا وہ ہے جسنے تجھکو باہر باندھ رکھا ہے اندر نہین آنے دیتا اسی نے
مجھکو اندر باندھ رکھا ہے باہر نہین نکلنے دیتا وہ جو تجھکو نہین چھوڑتا کہ اندر آئے مجھکو نہین چھوڑتا
کہ باہر نکلون وہ کہ تجھکو ادھر قدم رکھنے کو نہین چھوڑتا اسی نے پانون اس غلام کا ادھر باندھ رکھا ہے

اب مقولے مولانا کے ہین مچھلیون کو تو دریا باہر نکلنے کو نہین چھوڑتا اور خاک کیون کو اندر نہین لے دیتا اسواسطے کہ مچھلی کی آب سے ہوا اور حیوانات کی گل سے یہان جبلے اور تدبیر سب بیہودہ اور باطل ہین بڑا مضبوط و مستحکم قفل اس بات پر لگا ہوا ہو کہ سوا خدا کے کوئی اسکا کھولنے والا ہی نہین پس اس صورت مین سوائے تسلیم و رضا کے کیا چارہ ہو اسیکو اختیار کرنا چاہیے ذرہ ذرہ دنیا کا اگر کنجیان ہو جاوے تب بھی اسکی کشایش سوا جناب کبریا کے ممکن نہین البتہ ایک بات ہو کہ تو اپنی تدبیرین بھول جاوے اور مٹا دے تو تجھکو یہ بخت جوان اپنے پیر سے ضرور حاصل ہوا سکے کہ جب تو آپکو فراموش کریگا تو قضا و قدر تجھکو یاد کرینگے اور جب بندہ بنے گا تب ہی تو تجھکو آزاد کرینگے پس اگر تو آزادی و دل زندگی چاہتا ہو تو بندگی کر او تکرار بندگی کی بنظر ہدایت تاکید خدا کو تو جب ہی پائیگا جو خودی کو چھوڑ دیگا اور بقا جبھی ملیگی جب خدا مین آپ کو فنا کریگا لاجرم اگر تو طالب وصال ہے تو اس معنے ٹھیک ٹھیک کا ہو تو محو ہو جا آگے اللہ بہتر جاننے والا ہو بیقین الخلاف شرح مین عاجز کو جا بجا منقطع جا کر منقطع جا لکھا ہو

نومید ہونا انبیا کا قبول منکرون سے قولہ تعالی حتی اذا استیاس الرسل

قولہ انبیا گفتند با خاطر کہ چند + می دہیم این او آنرا وعظ و پند + چند کوبیم آہن سردی زفی + در دمیدان در قفس ہین تا بکی + جنبش خلق از قضا و وعدہ است + تیزی دندان ز سوز معدہ است + نفس اول راند بر نفس دوم + ماہی از سر گندہ گردو نی ز دم + لیک ہم میدان و خر میران چو تیر + چونکہ بلغ گفت حق شد نا گزیر + تو نمیدانی کہ آخر کیستی + جہد کن چندانکہ دانی چیستی + چون نہی بر پشت کشتی بار را + بر توکل میکنی آن کار را + تو نمیدانی کزین ہر دو کئی + غرقہ اندر سفر یا ناجئی + گر بگوئی تا ندانم من کیم + در نخواہم تا فت در کشتی و یم + من درین رہ ناجیم یا غرقہ ام + کشف گردان کز کدامی فرقہ ام + من نخواہم رفت این رہ با گمان + بر امید خشک ہمچون دیگران + ہیچ بازرگانی ناید ز تو + زانکہ در غیب است سر این دو رو + تاجر ترسندہ طبع شیشہ جان + در طلب نی سود دارد نی زیان + بل زیان دارد کہ محروم است و خوار + نور او یابد کہ باشد شعلہ خوار + چونکہ بر بوگشت جملہ کارہا + کار دین اولی کزان یابی رہا + نیست دستوری درینجا قرع باب + جز امید اللہ اعلم بالصواب + المعنی انبیا نے اپنے دل سے کہا کہ کب تک ہم این و آن کو وعظ و پند کرین یہ ٹھنڈا لوہا جسمین کہ مطلق گرمی ہدایت کی نہین کب تک کوٹین اسکو دور ہی جانے رہ غبار ہوا اس پنجرہ مین کیون پھنسین آہن سرد کو فتن بیفائدہ کام کرنا ساری جنبش مخلوق کی علم و وعدہ الہی سے ہو جیسا جسکو ہو جیسے تیزی دندان کی

سے معدہ سے ہوتی ہی یعنے جسقدر معدہ سے خورش و چوشش کرتا ہی ویسے ہی دانت طعام پر تیز ہوتے ہین
دیکھو عقل دل سے عقل دوم پیدا ہوا تجلی کو سر کی طرف سے کاٹتے توڑتے ہین نہ دم کیطرف سے
یعنے جب ابتدا سے محروم ہو تو انتہا مین کیا ہوگا لیکن پیر کہتے ہین کہ میدان بھی ہوا اور خبر بھی تو لازم ہی
اتو خود کو اپنے تیر کیطرح ہانکے جا بیٹھ مت رہ اسواسطے کہ حق تعالی نے بلغ کہا ہی یعنے یا ایہا الرسل
بلغ ما انزل الیک من ربک ای رسول پہونچا دو تم مخلوق کو جو کچھ نازل کیا گیا ہو تمپر تمھارے رب سے
پس اسکی تعمیل ضرور تجھی تو یہ نہین جانتا کہ مین کون ہون بس یہانتک جہد کر کہ جان لے کہ مین یہ ہون
خیال تو کر جب تو پشت کشتی پر بار اپنا لاتا ہی تو توکل پر اس کام کو کرتا ہی تو نہین جانتا کہ ان دونون سے
تو کون ہی یعنے آیا غرقہ اندر سفر یا ناجی یعنے اس سفر مین ڈوبنے والا یا بچ جانے والا اگر تو یہ کہے
کہ جب تک یہ نہین جان لونگا کہ مین کون ہون کشتی و دریا کی طرف نہین جاونگا شعر بعد تفسیر اس شعر
کی ہی یعنے یہ مجھپر ظاہر کر دے کہ مین کون فرقہ سے ہون آیا اس راہ مین ناجی ہون یا ڈوبا ہوا ہون
مین راہ مین جو گمان کے ساتھ ہی نہین جاونگا جیسے اور لوگ اس امید خشک پر جاتے ہین تو پھر جب یہ
اندیشہ تیرے دل مین پیدا ہونگے تو تجھسے کوئی بازرگانی نہین ہو سکیگی اس سبب سے کہ ان دونون
طرفون کا بھید تو غیب مین ہی نہ کھلیگا نہ تو بازرگانی کریگا جو تاجر تر سندہ طبع اور شیشہ جان ہی نامرد ہی
وہ اپنی طلب مین نہ سود رکھتا ہی نہ زیان بلکہ زیان ہی رکھتا ہی کہ محروم و خوار ہی اسلیے کہ نور وہی پاتا ہی
جو نار خوار ہی یعنے سختیان اٹھانے والا اور ہر گاہ کہ جملہ کام امید پر موقوف ہین تو بس کام دین کا اچھا ہی
کہ اسمین نجات حاصل ہوگی یہان اجازت دروازہ بجانے کی نہین ہی سوائے امید کے اور اللہ خوب
جانتا ہی ساتھ نیکی کے قرع بالفتح دق الباب وکوفتن

بیان اسکا کہ ایمان مقلد کا خوف و رجا ہی

قولہ ای در ہر پیشہ امیدست و بوک + گرچہ گردن شان ز کوشش شد چو دوک + بامدادان چون سوی
دکان رود + بر امید و بوک روزی میدود + بوک رہ نبود ترا چون میروی + خوف حرمان ہست تو
چون قوی + خوف حرمان ازل در کسب تو + چون نشد سست اندر جستجو ایا + نمین کاہل دین بازار + در چہ
سود ند انبیا و اولیا + یا نمیدانی کر ہی عذاب کوتہ میخوانند بسوی بیا + زین دکان رفتن چہ کان شان
در نمود + اندرین بازار چہ جستند سود + آتش آنرا رام چون خلیل شد + بحر این را رام چون حمال شد
از دم آنمردہ زندہ شدہ + ابر آنرا سائبانی آمدہ + آہن آنرا رام چون موم شدہ + باد آنرا بندہ و محکوم شدہ
شد ورا در دفع دشمن چوب مار + عنکبوتی شد مر این را پردہ دار + المعنی بوک بواو معروف شاید و مگر فارسی مین

واسطے اس بات پر کہ ہر پیشہ مین امید یقینی شے نہین اور بوک جو تیغی شاید وہ مارے ہر کہ یہ بھی ظنی ہین آگی ہوئی ہو اگرچہ گردن پیشہ دالے کی محنت و مشقت سے مثل تکلہ کے کیون نہو جاوے مگر ہوگا وہی جو تقدیر مین ہے تو جو ہر کوئی اپنی دکان کیطرف جاتا ہی امید دہوک روزی پر دوڑتا ہی لیکن شاید وہ روزی تیری نہو تو کیون اُسکے پیچھے جاتا ہی اسواسطے کہ خوف حرمان تو اسمین لگا ہوا ہی پھر تو کیسے اسپر مضبوط و قوی ہو رہا ہی اور جب ازل سے خوف حرمان کا تیرے کسب مین ہو تو کیا سبب اسکی جستجو مین سست نہین ہوتا اور دین کے کام مین سست ہوتا ہی یا تو نے اہل اس بازار کے نہ دیکھے یعنے انبیا اولیا کہ وہ کیسے فائدے مین ہین یا تو خدا کے کرمون کو نہین جانتا کہ وہ تجھکو اپنی طرف بلاتے ہین کہ ادھر آ یعنے انبیا و اولیا کا بلانا اُسکے کرمون کا بلانا ہی جب اس دکان سے گئے کیسے کان مثوبات اخروی اُنکے سامنے آئے اور جب تک اس بازار مین رہے کیسے کیسے فائدے کے باندھے چنانچہ ایک وہ تھے کہ آگ اُنکی مطیع ہوئی اور پاؤن کی خلخال بنی اور زیب و زیور کہ وہ حضرت ابراہیم ہین ایک وہ جنکا فرمانبردار و حمال دریا بنا کہ اُنکے بار اُٹھا کے کنارہ پر رکھدیے او صحیح سالم پار کردیا وہ حضرت موسیٰ ہین ایک وہ جنکے دم سے مردہ زندہ ہوا یعنے حضرت عیسیٰ ایک وہ جنکا ابر سائبان بنا کہ یہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین ایک وہ جنکا تابع آہن ہوا کہ اُنکے ہاتھ مین مثل موم کے ہوگیا یہ حضرت داؤد ہین ایک وہ جنکی ہوا بندہ اور محکوم ہوئی یعنے حضرت ہود جنکی امت پر طوفان باد کا آیا تھا ایک وہ جنکے دفع دشمن ایسے لاٹھی سانپ بنگئی کہ یہ حضرت موسیٰ ہین ایک وہ جنکی مکڑی پردہ دار بنی کہ انحضرت ہین کہ مکڑی نے غار کے منھ پر جالا پور دیا تھا جس غار مین شورش کفار سے آپ چھپے تھے اسلیے کہ مکڑی کے جالے سے حضرت ... کا دفع ہوا اور یقین جانا کہ اسمین نہین ہین سلام اللہ علیہم اجمعین الخلاف شرح مین یا منہالی الخ یہ شعر بیان بعد مین بعد اس شعر نام تشانزا الخ کے لکھا ہی اور چاہیے تھا داستان صدر مین بعد یا ندیدی ... الخ کے مجھکو دھوکا ہوا کہ مین نے بیان بعد کو نہ دیکھا جو یہ حاشیہ مجھکو لکھنا پڑا شرح مین جو کچھ اسکی نسبت لکھا اور بیان بعد مین محض بے ربط ہی

بیان حدیث نبوی کا جو فرمایا ہی ان اللہ تعالی اولیاء اخفیاء بیشک واسطے اللہ تعالے کے اولیا پوشیدہ ہین

قولہ قوم دیگر سخت پنہان میروند + شہرۂ خلقان دیگر کی شوند + این ہمہ دارند و چشم ہیچکس + بر نیفتد بر کیا شان یک نفس + ہم کرامتشان ہم ایشان در حرم + نامشان را نشنوند ابدال ہم + شش جہت عالم ہمہ اکرام اوست + ہر طرف کہ بنگری اعلام اوست + گر کریمی گویدت آتش در آ + اندر آ زود و مگو سوز د مرا +

کو ز آتش نرگس و نسرین کند + و ز میانش غنچها سر بر زند + در حقیقت آتش از هیبت چو ماست + گاز رو شار زون
انبیاست + المعنی یعنے سوا انبیا و اولیا کے ایک قوم اور ہین کہ نہایت ہی چھپے پھرتے ہین اور وہ
سوائے علم خدا کے اور مخلوق مین مشہور نہین ہوتے یہ لوگ سب کچھ رکھتے ہین بزرگی و عزت لیکن
وہم بھر کو بھی انکی بزرگی پر آنکھ کسیکی نہین پڑتی سب نا چیز جانتے ہین خدا نے انکو کرامت بھی دی ہے
اور حرم ایزدی کے رہنے والے لیکن ہین ایسے پوشیدہ کہ ابدال نے بھی جو بڑے مقرب ہین
اور نظام عالم انپر منحصر نام انکا نہین سنا شش جہت عالم کی سب انکے اکرام سے قائم ہے جسطرف
کہ تو دیکھے انھین کے نشان برپا ہین اب اگر کوئی کریم تجھسے کہے کہ آگ مین گھس پڑ تو فوراً گھس جا
یہ مت کہہ کہ مجھکو جلا دیگی اسواسطے کہ وہ آگ سے نرگس و نسرین بنا سکتا ہے اور اسمین سے غنچے
پیدا کر سکتا ہے وہ آگ آگ نہین ہے انکی ہیبت سے پانی ہے اور انبیا کے دستارخوان کی دھوبن

حکایت دالنا انس بن مالک کا مندیل تنور مین اور نہ جلنا اسکا

قولہ از انس فرزند مالک آمدہ است + کہ بمہمانی او شخصے شدہ است + او حکایت کرد کز بعد طعام + دید
انس دستارخوان را زرد فام + چرکن و آلودہ گفت ای خادمہ + اندر افگن در تنورش یک دمہ
در تنور پر ز آتش در فگند + آن زمان دستارخوان را ہوشمند + جملہ مہمانان دران حیران شدند + انتظار
دود کندوری بدند + بعد یک ساعت بر آورد از تنور + پاک و اسپید و ازان اوساخ دور + قوم گفتند
ای صحابی عزیز + چون نسوزید و منقی گشت نیز + گفت زانکہ مصطفیٰ دست و دہان + بس بمالید
اندرین دستارخوان + ای دل ترسندہ از نار و عذاب + با چنان دست و لبی کن اقتراب + چون
جمادی را چنین تشریف داد + جان عاشق را چہا خواہد کشاد + مر کلوخ کعبہ را چون قبلہ کرد + خاک
مردان باش ایجان در نبرد + المعنی کندوری بالفتح دستارخوان و سخ بفتحتین چرک و ریم جندی میل
و اوساخ جمع انس بن مالک کی یہ نقل ہے کہ ایک شخص انکی مہمانی مین گیا تھا اس شخص نے روایت
کی کہ بعد تناول طعام کے انس رض نے دستارخوان کو زرد رنگ دیکھا میلا اور آلودہ خادمہ سے کہا
کہ اسکو تھوڑی دیر تنور مین ڈالدے اسنے تنور پر آتش مین اسیوقت اس دستارخوان کو ڈالدیا
اسکو دیکھکر سب مہمان حیران ہوے اور اس انتظار مین کہ اب دھوان دستارخوان سے
اٹھتا ہے ایک ساعت کے بعد اسنے تنور سے نکال لیا صاف و سپید تھا سب میلون سے دور
قوم نے پوچھا اے صحابی عزیز کیا وجہ کہ یہ جلا بھی نہین اور صاف بھی ہوگیا کہا حضرت مصطفیٰ
نے اس سے ہاتھ بہت پونچھے ہین اور منھ بھی پونچھا ہے آپ مقولات مولانا رم کے ہین کہ

اے والی اگر تو نار و عذاب سے ڈرتا ہے تو ایسے دست ولب سے قربت حاصل کر جب جمادی یعنے کپڑے کو انکے دست ولب نے ایسا خلعت بخشا تو جان عاشق کو کیسے کشودین نہ بخشینگے آور جنھون نے کعبہ کے پتھرون کو قبلہ بنادیا ایسے ہی مردون کی خاک بن اسلیے کہ جو ایسون کی خاک بنتا ہے وہی لڑائی مین فتحیاب ہوتا ہے الخلاف شرح کی سرخی مین مندیل کا ڈالنا آگ مین لکھا ہے جو بمعنی دستار و دستارچہ کے ہے اور حکایت سے ڈالنا دستارخوان کا ظاہر قولہ بعدازان گفتند باآن خادمہ + تو نگوئی حال خود وا باش چون فگندی زود این از گفت وی + گیرم او بُردست فرا سرار پی + اینچنین دستارخوان قیمتی + چون فگندی اندر آتش ای ستی + گفت دارم از کریمان اعتمید + از عباد الله دارم بس امید + میزری چہ بود اگر او گویدم + در رو اندر عین آتش بے ندم + اندر افتم از کمال عتقید + نیستم ز اکرام ایشان ناامید + سر در اندازم نہ این دستارخوان + ز اعتماد هر کریم رازدان + ای برادر خود برین اکسیر زن + کم نباید صدق مرد از صدق زن + آن دل مردی کہ از زن کم بود + آن دلی باشد کہ کم ز اشکم بود + المعنی بعد اس سے لوگون نے اس خادمہ سے کہا تو ان سب سے حال اپنا نہین کہتی تو نے جلدی انکے کہنے سے کیسے آگ مین ڈال دیا ہمنے مانا کہ وہ اسکے بھید سے واقف تھے ایسا دستارخوان قدر و قیمت والا تو نے اے نیکذات کیون آگ مین ڈال دیا تو تو بھید سے واقف نہ تھی مگر ظاہر حال تو اسکا دیکھتی تھی کہا مجھکو کریمون پر اعتماد ہے مین اللہ کے بندون سے یہ کیا بات ہے بڑی بڑی امیدین رکھتی ہون یہ میزر کیا چیز ہے اگر وہ مجھ سے کہین کہ ذات آگ مین سب بے پچھتاوے کے گھس جا تو کمال اعتقاد سے فوراً گھس جاؤن اور ذرا نہ پچھتاؤن کہ یہ کام کیون کیا اسواسطے کہ مین انکے اکرام سے ناامید نہین ہون خوب جانتی ہون جیسے یہ مکرم ہین مین تو یہ دستارخوان کیا ہے ہر کریم رازدان کے اعتماد پر اپنا سر جھونک دون اب مولانا رح فرماتے ہین اے برادر تو بھی آپ کو اسی اکسیر پر لگا اسلیے کہ مرد کا صدق عورت کے صدق سے کم نہین ہونا چاہیے وہ دل اس مرد کا کہ عورت سے کم ہو وہ دل ہے جو شکم سے بھی کم ہے جو محل بول و براز ہے

ترجمہ۔ فریاد رسی کرنا رسول علیہ السلام کا کاروان عرب کی کہ تشنگی و بے آبی سے درماندہ اور دل بر ہلاک نہادہ تھے اور بارکش بھی انکے قریب بہلاکت تھے

قولہ اندران وادی گروہی از عرب + خشک شد از قحط باران شان قرب + در میان آن بیابان ماندہ کاروانی مرگ بر خود خواندہ + ناگہانی آن مغیث ہر دو کون + مصطفے پیدا شدہ از رہ بہر عون + دید کانجا کاروانی بس بزرگ + بر تف ریگ و رہ صعب و سترگ + اشتران شان را زبان آویختہ + خلق اندر ریگ ہر سو ریختہ + رحمش آمد گفت ہین زوتر دوید + چند یاری سوی آن کثبان دوید + کہ سیاہی بر شتر مشک آورد +

سوی میر خود دویدی میرو + آن شتربان سیه با اشتر + سوی من آید با فرمان مر + سوی کثبان آمدند آن طالبان +
بعد یک ساعت بدیدند آنچنان + بنده میشد سیه با اشترے + راویه پر آب چون هدیه برے پس بدو گفتند
میخواند ترا + این طرف فخر البشر خیر الورے + گفت من نشناسم او را کیست او + گفت او آن ماه روئے
قند خو + سید و سرور محمد نور جان + مهتر و بهتر شفیع مجرمان + نوعها تعریف کردندش که هست + گفت مانا
او مگر آن ساحرست + که گروهی را زبون کرد او بسحر + من نیایم جانب او نیم شبر + المعنی قرب بکسر اول و فتح
ثانی مشکهاے آب جمع قربه کثبان بالضم خاک توده بلند اور ریگ تودے بلند جمع کثب راویه یا سر او شتر
آبکش و ظرف آب از چرم شبر بالکسر بندی بالشت فرماتے ہین ایک جنگل کا ذکر ہو کہ اسمین ایک گروه عرب
تھے پانی کا وہان قحط تھا میسر نہ تھا اس سبب سے مشکین انکی خشک ہو گئی تھین اسمین یہ جاں بلب
پڑے تھے اور قافلہ کا قافلہ تھا سب کہتے تھے کہ اب ہم مرے اتفاقاً حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کہ فریادرس دونون عالم کے ہین انکی مدد کو پیدا ہو گئے دیکھا کہ ایک بہت بڑا قافلہ ریت گرم پہ
پڑا ہوا اور راہ انکی سخت دور و دراز ہو اونٹ زبان منھ سے نکالے ہوے ہین اور مخلوق ریت پر پیاس
کے مارے پڑی ہوئی ہو آپ کو رحم آیا فرمایا جلدی دوڑو اور چند آدمی متفق ہو کے اس ریگ تودہ کے
پاس جاؤ ایک حبشی اونٹ پر مشک لیے آتا ہو اور جلدی اپنے امیر کے پاس لیے جاتا ہو اسکو مع اونٹ
موافق اس حکم تلخ کے ہمارے پاس لے آؤ وہ طالب آب کے بموجب حکم اس ریگ تودہ کیطرف گئے
بعد ایک ساعت کے ویسا ہی دیکھا جیسا آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ایک غلام حبشی مع اونٹ لدے
ہوے پانی کے جاتا ہو اور ایسا جیسے کوئی تحفہ لیے جاتا ہو پس اس حبشی سے کہا کہ تجھکو خیر الورے
فخر بشر اپنی طرف بلاتے ہین کہا مین نہین جانتا وہ کون ہین کہا وہ ماہرو قند خو سید و سردار یعنے
محمد ہین جو نور جان ہین اور مہتر و بہتر اور شفیع مجرمون کے ہین اور سواے اسکے ہر قسم کی تعریف کی
جیسی کہ انکی ہو کہا شاید یہ وہی ساحر ہو جسکے سحر مین ایک گروہ دبے ہوے ہین مین اسکی طرف
آدھے بالشت بھر بھی نہین جانا چاہتا ہون قوله کشکشانش آوریدند آنطرف + او فغان بر داشت
با تشنیع و تف + چون کشیدندش به پیش آن عزیز + گفت نوشید آب و بردارید نیز + جمله را زان مشک او
سیراب کرد + اشتران و هر کسی زان آب خورد + راویه پر کرد و مشک از مشک او + ابر گردون خیره ماند از
رشک او + این کسی دیدست کز یک راویه + سرد گردد سوز چندین هاویه + این کسی دیدست کز یک
مشک آب + گشت چندین مشک پر بے اضطراب + مشک خود روپوش بود و از موج فضل + میرسید امر او
از بحر اصل + آب از جوشش همیگردد هوا + وان هوا گردد ز سردی آبها + بلکه بی اسباب بیرون زین حکم +

آب رویانید تکوین از عدم + تو ز طفلی چون سببها دیده + در سبب از جهل بر چفسیده + با سببها از مسبب غافلی + سوی این روپوشها زان مائلی + چون سببها رفت بر سر میزنی + ربنا و ربنا ها میکنی + رب میگوید برو سوی سبب + چون ز صنعم یاد کردی ای عجب + المعنی تفت بالضم آب دهن انداختن و بالفتح گرمی و آوینام طبقهٔ دوزخ غرض وہ حبشی تو آنا نہین چاہتا تھا لوگ اُسکو کھینچ تان کے لائے اُسنے بدگوئی و غصہ پر شور اُٹھایا جب اُسکو آنعزیز یعنے حضرت کے سامنے لیگئے کہا لو یہ پانی پیو بھی اور بھر بھی لو سب کو اُسی مشک سے سیراب کیا اونٹون نے اور ہر کسینے اُس پانی سے پیا اپنے اونٹ بارکش کو اُسکی مشک سے اور اور مشکون کو بھر لیا یہ معاملہ دیکھ کے ابر گردون بھی رشک سے حیران رہگیا کہ ایسی آب رسانی مین بھی کر سکتا آب مقولے مولانا رحمہ کے ہین کہتے ہین ایسا کسینے دیکھا ہو کہ ایک شتر آبکش سے سوز کتنے ہاویون کے سرد ہوجائین یعنے ان لوگون کو ایسا سوز تشنگی کا تھا کہ کتنے ہاویے جمع ہون تو کہین ایسا سوز ہوجاے ایک ہاویہ کی کیا اصل ہے پھر کہتے ہین ایسا کسینے دیکھا ہو کہ ایک مشک آب سے اتنی مشکین بے اضطراب بھر گئی ہون بے اضطراب سے یہ مراد کہ کسیکو یہ گھبراہٹ نہ تھی کہ پانی کم ہوا جاتا ہے یہ مشک کا ہیکو تھی ایک موج فضل کی تھی ظاہر روپوشی لیگئی مشک تھی کہ بسبب اُنکے حکم کے بحر سے اصل اُسکو پہونچتی تھی پانی پیدا ہونے کی از روے حکمت یہ صورت ہو کہ پانی جوش کھانے سے ہوا ہوجاتا ہے اور وہی ہوا سردی سے پانی ہوجاتی ہے وہ پانی ایسا نہ تھا بلکہ بے اسباب و خالی اس حکمت سے کہ اس پانی کو تکوین نے عدم سے پیدا کیا یعنے وہ تکوین جس سے ہر شے عدم سے عالم کون مین آئی اور ہست ہوئی کہ وہ آفریدہ خدا کی ہے غرض یہ پانی خاص خدا کی طرف سے تھا تو نے لڑکائین سے سبب دیکھے ہین لہذا سببون پر چپکا ہوا ہے اپنی جہالت سے اور ایسا سببون سے مشغول کہ مسبب سے محض غافل اور اسی روپوش کیطرف مائل جب یہ سبب جو ناپایدار شے ہین جاتے رہتے ہین تو سر پیٹتا ہے اور بہت ہی بہت ربنا ربنا کرتا ہے پھر مسبب یاد ہوتا ہے اسوقت مین رب کہتا ہے جا مجھسے کیا غرض سبب ہی کیطرف رجوع ہو اب تو نے صنعت کو چھوڑ کے کیسے مجھکو یاد کیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے الخلاف شرح مین مشک خود روپوش بود و موج بجاے خود روپوش اور او موج کے لکھا ہے اور بجاے زان رو مائلی کے زان مائلی تو واگفت زین پس من براندم همه + ننگرم سوی سببُ ان دمدمه + گویدش ردوا لعادوا کار تست + ای تو اندر توبه و میثاق سست + لیک من آن ننگرم رحمت کنم + رحمتم پرست بر رحمت تنم + ننگرم عهد بدت بدهم عطا + از کرم اینم چه میخواهی مرا + از من آید جمله احسان و وفا + وز تو بد عهدی و نسیان و خطا + حاصل آنکه در سبب پیچیدهٔ + لیک معذوری همین را دیدهٔ + قافله حیران شده از کار او +

یا محمد چیست این اے بحر جو + کردہ روپوش مشک خورد را + غرقہ کردی ہم عرب ہم کرد را + المعنی یعنے جب اللہ تعالے
نے کہا کہ تو تو سبب کا گرفتار تھا اب میری طرف کیسے رجوع ہوا تو کہتا ہو کہ مین نے اس سبب و فریب
سب کو دور دفع کیا اب مین کسیطرف آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھونگا اللہ تعالی کہتا ہو کہ یہ بات تیری ٹھیک
نہین ہو تو تو بہ و عہد مین نہایت سست ہو کچھ اسکا اعتبار نہین تیرا کام تو ردوا لعادوا ہو چنانچہ فرمایا ولو
ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون اور اگر لوٹائے جاوین طرف دنیا کے تو ضرور پھر گنا ہون کی
طرف لوٹین بیشک وہ اپنے قول مین جھوٹے ہین جو کہتے ہین کہ ہم عمل صالح کرینگے لیکن تیری ان باتونکو
ہم نہین دیکھتے ہم رحمت ہی کرینگے اسواسطے کہ رحمت ہماری بہت ہی ہم اسی پر عمل کرینگے ہم تیری بدعہدی
پر لحاظ نہین کرتے ہم اپنے کرم سے تجھپر عطا ہی کرینگے سو تبا تو اسوقت مجھسے کیا چاہتا ہو کہ مجھسے
جملہ وفا و احسان ہی ہونگے اور تجھسے بدعہدی اور خطا و نسیان ہی ہوگا آپ مولانا رح فرماتے ہین
حاصل مطلب یہ ہو کہ تو سبب مین لپٹا ہوا ہو وجہ یہ ہو کہ تو نے سبب ہی کو دیکھا ہو اگر اسمین پیچیدہ ہی
تو کیا عجب معذور ہی پھر رجوع طرف اصل حکایت کے ہو کہ قافلہ کے لوگ کیفیت مذکورہ دیکھ کے حیران ہوکے
اور پوچھا ای محمد یہ کیا ہی یعنے بحر جو کہ ایک چھوٹی سی مشک کو تمنے روپوش بنایا اور اس سے عرب
و کرد سب کو ڈبو دیا کردبالضم ایک قوم صحرانشین ہین ایسے ہی عرب سے قوم عرب مراد ہی الحاقیہ
شرح مین پراشیدم کی جگہ براثیم اور عہد بدت کی جگہ عہدت بدہم جو موزون نہین لکھا ہی

پھر جانا مشک اُس غلام کا غیب سے بوسیلہ معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سپید ہو جانا غلام سیاہ کا

قولہ ای غلام اکنون تو ببین مشک خود + تا نگوئی در شکایت نیک و بد + آن سیہ حیران شد از
برہان او + می دمید از لامکان ایمان او + چشمہ دید از ہوا ریزان شدہ + مشک او روپوش فیض
آن شدہ + آن نظر ہم پوشہا ہم بر درید + تا معین چشمۂ غیبی رسید + چشمہا پر آب کرد آن دم غلام +
شد فراموشش ز خواجہ وز مقام + دست و پایش ماند از رفتن براہ + زلزلہ افگند در جانش آلہ +
باز بہر مصلحت بازش کشید + کہ بخویش آ باز رو ای مستفید + وقت حیرت نیست حیرت پیش تست + این
زمان در رہ در آ چالاک و چست + دستہای مصطفے بر رو نہاد + بوسہا ای عاشقانہ بس مراد + مصطفے
دست مبارک بر رخش + آن زمان مالید و کرد او فرخش + شد سپید آن زنگی زادہ حبش + ہمچو بدر و
روز روشن شد شبش + المعنی بعد سیرابی قافلہ کے حضرت نے کہا کہ ای غلام اب تو اپنی مشک
بھری ہوئی دیکھ لے تا شکایت مین ہمکو نیک و بد نہ کہے وہ سیاہ زنگی یہ برہان تو ہی نبوت کی

دیکھ کے حیران ہوا اور غنچہ اُسکے ایمان کا لامکان سے کھلنے لگا یعنے ہدایت ہونے لگی دیکھا اُسنے
کہ ایک چشمہ ہوا ہی عالم بالا سے تو حیران ہوا اور میری مشک اُسکے فیض کی روپوش ہوئی اور
حیلۂ ظاہری بہی تمن بعد اُس نظر نے ان روپوشوں کو بہی پھاڑ دیا تو مائے عین چشمۂ غیبی کو پہنچگیا
یعنے اصل مبدا کیطرف رجوع ہوگیا اور آنکھوں مین آنسو بھر لایا خواجہ اور مقام دونون کو بھول گیا
ہاتھہ پانوں اُسکے بیحس و حرکت ہوگئے خدا تعالے نے ایک زلزلہ اسکی جان مین ڈال دیا آپ نے
اُسکو بیخودی سے پھر خودی کیطرف کھینچا اور کہا کہ اے مستفید پھر اپنی طرف متوجہ ہو کہ تو بہت فائدہ پانیوالا ہی
بیخود کیوں ہوا جاتا ہو یہ وقت حیرت کا نہیں ہی حیرت تو تیرے سامنے کھڑی ہی کہ ایک وقت مین حیرت
تجھکو ہو جائیگی اور حیرت سے مقصود حیرت محمودہ جو عین معرفت ہی اُسوقت تو ہوش کے ساتھہ اس راہ مین
چست و چالاک ہوکے داخل ہو اُسنے ہاتھہ مصطفے کے اپنے مُنہ پر رکھ لیے اور عاشقون کی طرح
چومتا تھا بس آپ نے دست مبارک اپنا اُسکے مُنہ پر ملکے اُسکے مُنہ کو مبارک و فرخ کردیا یعنے وہ زنگی زادہ
حبش کا سپید ہوگیا اور رات اُسکی ای سیاہ رنگی و سیاہی برابر روز روشن ہوگئی **قوله** یوسفے شد در
جمال و در دلال * گفت رو واگوی حال * او ہمیشد بی سر و بی پا بدست * پای می نشناخت
در رفتن ز دست * پس بیامد با دو مشک پر روان * سوی خواجہ از نواحی کاروان * خواجہ بر رہ منتظر
بنشستہ بود * کان غلامش دیر می آمد نہ زود * خواجہ از دورش بدید و خیرہ ماند * از تحیر اہل آن دہ را بخواند
راویہ ما اشتر ما ہست این * پس کجا شد بندۂ زنگی جبین * المعنی دلال بکسر و بفتح نار و کرشمہ یعنے وہ غلام حبشی یا تو
سیاہ رنگ تھا یا آپ کے ہاتھہ پھرانے سے یوسف جمال و غنج و دلال والا ہوگیا پھر آپ نے کہا اب
اپنے گانوں کو جا اور سب یہ حال کہہ بس وہ گانوں کیطرف چلا اور اس حال سے کہ نہین جانتا تھا
کہ میرا پانوں کہان پڑتا ہی اور ہاتھہ کہان ہی ایسا بے سر و پا مست چلا جاتا تھا بس دو مشکین بھری
لیکے قافلہ سے اپنے خواجہ کیطرف روان ہوا خواجہ راہ مین منتظر بیٹھا تھا کہ غلام جلدی نہین آیا دیر
لگائی جب دور سے اُسکو دیکھا تو حیران ہوا اور حیرت سے گانوں والون کو بلایا اور کہا کہ یہ شتر اور مشک
تو ہمارا ہی شتر ہی لیکن غلام زنگی صورت ہمارا کہان گیا وہ نہین ہی **الخلاف** شرح مین جبین کو جبین لکھا ہی
میری دہشت یہ جبین ہی اور زنگی صورت موافق ذکر جزو اور ارادۂ کل کے

دیکھنا خواجہ کا غلام کو سفید اور پہچاننا اُسکا اور غلام سے کہنا کہ تو نے میرے
غلام کو مار ڈالا ہی اور اُسکے خون نے تجھکو پکڑا ہی

قوله آن یکی بدر سپید می آید ز دور * میزند بر نور روز از روش نور * کو غلام ما گرگشتہ شد * یا بدو گرگی رسید و کشتہ شد

یا مگر او در نیابت این بگهر + اختر ش آمد و دانجا از قدر + چون بیامد پیش گفتش کیستی + از زمین زادی و یا از کیستی + کو غلامم را چه کردی راست گو + بد مگر بکشتی و انما حیلت مجو + گفت گر کشتم بتو چون آمدم + چون بپای خود درین خون آمدم + گفت فی نی ورنگیر دامنت + راست باید گفت سر این فنت + کو غلام من گفت اینک منم + کرد دست فضل یزدان روشنم + دیده ام صدری و بدری گشته ام + صاحب فضلی و قدری گشته ام + هی چه میگوئی غلام من کجاست + هین نخواهی رست از من جز براست + گفت اسرار ترا با آن غلام + جمله واگویم یکایک من تمام + زان زمانی که خریدی تو مرا + تا بکنون بازگویم اجرا + تا بدانی که همانم در وجود + گرچه از شبدیز من صبحی گشود + رنگ دیگر شد ولیکن جان پاک + فارغ از رنگست و از ارکان خاک + تن شناسان زود ما را گم کنند + آب نوشان ترک مشک و خم کنند + هی بالفتح کلمۂ زجر و تنبیہ خواجہ کہتا ہی میرا غلام تو زنگی صورت تھا یہ تو ایک بدر ہی جو دور سے چلا آتا ہی جسکی صورت کا نور نور روز پر غلبہ کر رہا ہی میرا غلام کہان ہی مگر وہ گم گیا یا گرگ نے اسکو پالیا جو مارا گیا یا اسی بدگہر نے اسکو مار ڈالا خدا کی قدرت سے اسکا اونٹ لیکر آیا ہی غرض جب وہ سامنے آیا اس سے کہا تو کون ہی آیا کوئی مین زادہ ہی یا ترکی ہی بتا میرے غلام کو کیا کیا سچ سچ کہ اگر مار ڈالا ہی تو ظاہر کر دے حیلے مت ڈھونڈھے کہا اگر مین نے مار ڈالا تو تیرے پاس کیسے آیا کوئی بھی اپنے پانون آپ سے اپنے خون مین آتا ہی کہا نہین نہین اس بات سے دامن تجھکو نہین ملجائیگا تجھکو سچ سچ بھید اس فن کا کہنا چاہیے بتا میرا غلام کہان ہی کہا یہی ہی جو مین ہون خدا کے فضل نے مجھکو اس تاریکی سے روشن کر دیا مین نے ایک صدر کو دیکھا ہی اور بدر ہو گیا ہون اور صاحب فضل و قدر ہو گیا ہون پھر خواجہ نے جھڑک کے کہا کیا بکتا ہی میرے غلام کو بتا کہان ہی خبردار ہو سوا سچ کے مجھ سے خلاص نپائیگا غلام نے کہا تیرے بھید جو وہ غلام جانتا تھا سب ایک ایک پورے پورے تجھکو بتاتا ہون جس وقت سے کہ مجھکو تونے خریدا اب تک کی ساری سرگذشتین تو تو جان لے کہ مین اپنی ذات و وجود مین وہی ہون اگرچہ میرے رنگ سیاہ نے جو مثل شبدیز کے تھا صبح کھلائی ہی اسے سپیدی رنگ تو میرا بدل کے ضرور اور ہو گیا لیکن جان پاک میری سب رنگون اور ارکان خاک سے فارغ ہو گئی اب مفید تن کی نہین ہی مگر جو تن شناس ہین وہ مجھکو جلدی بھول جاتے ہین اور جو آب نوش ہین یعنے معنے کے طالب وہ مشک و خم کو ترک کرتے ہین ادھر نہین رجوع ہوتے قوله جان شناسان از عددها فارغند + غرقۂ دریای بیچوند و چند + جان شو و از راه جان جانرا شناس + یار بینش شو نه فرزند قیاس + چون ملک با عقل یک سر رشته اند

بحکمت بردو صورت گشته اند + آن ملک با عقل از یک گوهر اند + در پی هم همچو دنبال و سر اند + آن ملک چون مرغ
بال و پر گرفت + این خرد بگذاشت پر و فر گرفت + لاجرم هر دو مناصر آمدند + هر دو خوش رو پشت همدیگر شدند
هم ملک هم عقل حق را واجدی + هر دو آدم را معین و ساجدی + نفس و شیطان بوده زاول واحدی + بوده
آدم را عدو و حاسدی + آنکه آدم را بدن دید او رمید + وانکه نور مؤتمن دید او خمید + آن دو دیده روشنان
بوده ازین + وین دو را دیده ندیده غیر طین + این بیان اکنون چو خر در یخ بماند + چون نشاید بر جهود انجیل
خواند + کی توان با شیعه گفتن از عمر + کی توان بربط زدن در پیش کر + لیک گر در ده بگوشه یک کس ست + های و
هوئی که بر آوردم بس ست + مستحق شرح را سنگ و کلوخ + ناطقی گردد مشرح با رسوخ + معنی یعنے تن شناسون کا
تو حال سنا اب جان شناسون کا سن کہ وہ عدد سے فارغ ہین انہین توحد ہی اور در باب چون و چند مین
ڈوبے ہوئے جیسا کہ حدیث مین ہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا اُسنے اپنے
رب کو پہچانا تو بھی اس تن سے جسمین تعدد ہی الگ ہوکے جان ہو جا اور جان کی راہ سے جان کو پہچان
تو نازنین و لڑتا جان کا بن فرزند قیاس کا جو ملک اور عقل دونون ایک رشتہ کے سرے ہین اور یہ حکمت خدا
تعالی کی ہی کہ دونون کو دو صورت پر پیدا کیا ہی اصل و نژاد دونون کی ایک ہی ہی اور دونون ایک دوسرے
کے پیچھے ایسے جیسے دم اور سر بس اتنا فرق ہی کہ ملک نے تو مرغ کی طرح بال و پر اختیار کیے عقل نے بال و
پر چھوڑ کے فر اختیار کی بس جب کہ یہ حال ہی تو دونون محل نصرت ایک دوسرے کے ہوئے اور دونون
خوش رو پشت و مددگار ایک دوسرے کے ملک بھی اور عقل بھی دونون خدا کے پانے والے ہین اور دونون
آدم کے مددگار اور سجدہ کرنے والے ایسے ہی نفس و شیطان بھی پہلے سے ایک تھے مگر آدم کے بڑے
دشمن و حاسد اور وجہ یہ کہ جسنے انکو بدن اور جسم خاکی دیکھا وہ تو بھاگا اور جسنے انکو نور مؤتمن دیکھا کہ امین
نور امانت ہی جھکا اور سجدہ کیا تو وہ دونون یعنے ملک اور عقل اس نور سے آنکھین روشن کیے تھے
اور ان دونون کی آنکھ سوا طین اور مٹی کے نہ تھی آپ فرماتے ہین کہ یہ بیان تو ہمارا یہان کا
یہین ایسا رہگیا جیسے یخ مین گدھا رہجاتا ہی اسواسطے کہ یہود پر انجیل پڑھنا کہ منکر انجیل کا ہی لائق
نہین ہی جیسے شیعہ کے سامنے حضرت عمر کا ذکر کرنا کہ انکے دشمن ہین یا بہرے کے آگے بربط بجانا
لغو ہی نہین چاہیے مرادیہ کہ مستمع کو جب لیاقت اُسکے سننے کی نہین ہی تو کیسے کہا جاوے بس یہ دونون
شعر حصر کلام سابق مین ہین لیکن اگر گانون کے کسی گوشہ مین کوئی کس یعنی پڑا پڑا ہی اُسکے لیے
اتنی ہاے ہو جو ہمنے کی یہ بھی کافی ہی اسواسطے کہ جو مستحق شرح کا ہی کہ اُسکے سامنے شرح کیجاے
اسکو تو پتھر ڈھیلے بھی ناطق و گویا ہین بڑی مضبوطی کے ساتھ وہ انھین سے عبرت پذیر ہوتا ہی

اختلاف شرح مین العدد ہا کو عدوا و رظلمت را بجاے بر نور مومن کو نومومن اور ازین کو زین اور شرح کو شرع لکھا ہو

اس بیان مین کہ حق تعالی نے جو کچھ دیا اور پیدا کیا سب واسطے استدعاء حاجت کے پیدا کیا کہ آپ کو محتاج دوسری چیز کا کرنا چاہیئے تا وہ وہی جیسا کہ فرمایا امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء کون ہو کہ قبول کرے دعا مضطر کی جسوقت کہ وہ دعا کرے اور کون ہو کہ اسکے رنج کو کھووے

قولہ آن نیاز مریمی بودست درد + کہ چنان طفلی سخن آغاز کرد + جزو او بی او برای او بگفت + جزو جزوت گفت وارد در نهفت + دست و پا شاہد شوندت ای رہی + منکری را چند دست و پا نہی + ور نباشی مستحق شرح و گفت + ناطقہ ناطق ترا دید و بخفت + ہر چہ روئیداز پی محتاج رست + تا بیابد طالبی چیزی کہ جست + حق تعالی کین سموات آفرید + از برای رفع حاجات آفرید + ہر کجا دردی دوا آنجا رود + ہر کجا فقری نوا آنجا رود + ہر کجا مشکل جواب آنجا رود + ہر کجا پستی ست آب آنجا رود + آب کم جو تشنگی آور بدست + تا بجوشد آبت از بالا و پست + تا نزاید طفلک نازک گلو + کی روان گردد ز پستان شیر او + رو بدین بالا و پستیہا بدو + تا شوی تشنہ حرارت را گرو + بعد از ان از بانگ زنبورہ ہوا + بانگ آب جو بنوشی ای کیا + حاجت تو کم نباشد از حشیش + آب را گیری سوا و می کشیش + گوش گیری آب را و می کشی + سوی زرع خشک تا یابد خوشی + زرع جان را کش جواہر مضمرست + ابر رحمت پر ز آب کوثرست + تا سقاہم ربہم آید خطاب + تشنہ باش اللہ اعلم بالصواب + المعنی یعنے وہ نیازہی مریم کا تھا جو درد سے پیدا ہوا اور کہا یالیتنی مت قبل ہذا وکنت نسیا منسیا یعنے ای کاش مین اس سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری ہوجاتی جب ایسے بچے نے سخن شروع کیا اور وہ طفل عیسی علیہ السلام تھے انھون نے گواہی اپنی ماکی پاکی پر دی اور کہا انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت مین بندہ اللہ کا ہون دی اسنے مجھکو کتاب اور کیا مجھکو نبی اور کیا مجھکو برکت والا جہان مین ہوؤن اب تو خیال کر کہ مریم کے جزنے بے کلام مریم کے مریم کیواسطے گواہی دی ایسے ہی تیرا جزو جزو بھی پوشیدہ کلام رکھتا ہی تجھپر گواہی دیگا تیرے ہاتھ پاؤن بھی تیرے شاہد ہونگے پھر تو نے منکری کو کیون ایسے ہاتھ پاؤن دے رکھے ہین جیسا کہ فرمایا الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون باتین کرینگے ہم انکے ہاتھون سے اور گواہی دلاینگے انکے پاؤن سے اسکی جو کچھ کماتے ہین وہ اور جو

تو مستحق شرح وگفت کا نہین ہی تو تیرا ناطقہ ناطق خود خاموش وبند ہو جائیگا میّن نے اس شعر مین وحو کا
کہا یا شرح مین بیان لکہا ہی اور مستحق اسکا ہی کہ بعد و مستحق شرح راسنگ وکلوخ ہ کے ہو بیان محض بربط ہی جنکو
ربط سے ربط ہی وہ اس خبط کاتب کو ملاحظہ فرمائین غور کرین آیندہ شعر مناسب محل کے ہین فرماتے ہین
اللہ تعالی نے جو کچھ پیدا کیا ہی بندہ محتاج کیواسطے کیا ہی تا طالب اسکا جو کچھ طلب کرے پائے اعظم
مخلوقات سے آسمان ہی یہ بھی رفع حاجات ہی کیواسطے ہی دیکھو کیسی حاجتین اس سے رفع ہوتی ہین سب
جو کوئی جوینده بنتا ہی آخر کار یابنده ہوتا ہی اور اہل رحمت سے مایہ پاتا ہی غور کرو دوا و غذا دونون
معدہ مین جاتی ہین لیکن درد کی جگہہ دوا جاتی ہی اور بھوک کی جگہ غذا ایسے ہی جہان مشکل ہوتی ہی وہین
جواب جاتا ہی اور جہان نیچا ہوتا ہی وہین آب جاتا ہی تو پانی مت ڈھونڈھ تشنگی کا طالب ہو جو عشق ہی
تا تحت و فوق سے تجھپر آب جوش کرے یعنے راز واسرار کعلین ظاہر ہو جب تک بچہ نازک گلو نہین پیدا ہوتا
چھاتیان سے کب جاری ہوتا ہی اور اسی تشنگی کے طفیل بلندیون اور پستیون مین پھر یعنے آسمان و زمین
مین تو ایسا تشنہ ہو جاے کہ گویا حرارت مین گروی ہو گیا بعد اسکے رنجوره ہوا سے جو نام ساقی کا ہی
بانگ ابجو کی اے کیا سنیگا آبجو خود تجھکو بلائیگا بھلا تیری حاجت گہاس سے تو کم نہو کہ جب وہ تشنہ
ہوتی ہی تو ہی خود پانی لیتا ہی اور اسکے واسطے اسکی طرف کھینچتا ہی اور پانی کا کان پکڑکے اپنی
زراعت خشک کیطرف لیجاتا ہی تا وہ سبز و تازہ ہو جاے آب فرماتے ہین کہ تیری جان کا کھیت
جسمین جواہر چھپے ہین اسی کے لیے تو ابر رحمت آب کوثر سے بھرا ہوا ہی پھر کیون نہین تشنہ بنتا تو
سقاہم ربہم شرابا طہورا کا خطاب آئے لہذا تشنہ ہی بنا رہ آگے اللہ خوب جاننے والا ہی ساتھ
صواب کے الخلاف شرح مین آب او کشتی کو آب راودے کشتی لکہا ہی

آنا ایک عورت کافرہ کا مع طفل شیر خوار پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گویا ہونا بچہ کا آپ کے معجزہ سے

قولہ ہم ازان ده یک زنی از کافران + سوی پیغمبر دوان شد زامتحان + پیش پیغمبر درآمد با خمار + کودکی
دو ماہہ زن را در کنار + گفت کودک سلم اللہ علیک + یا رسول اللہ قد جئنا الیک + مادرش از خشم گفتش
ہین خموش + کیت افگند این شہادت را بگوش + این کیت آموخت ای طفل صغیر + که زبانت گرد
در طفلی جریر + گفت حق آموخت وانگہ جبرئیل + در بیان با جبرئیلم من رسیل + گفت کو گفتا که بالای سرت
می نه بینی کن سوی بالا نظرت + ایستاده بر سر تو جبرئیل + مر مرا گشته بصد گونه دلیل + المعنی خمار بکسر اوڑھنی
جریر نام شاعر باشان رسیل ہمراہ و فرستادہ فرماتے ہین اسی گانون کی ایک عورت کافرہ کا و

غلام تھا حضرت کی طرف بطور امتحان آئی خود اوڑھنی اوڑھے تھی اور گود مین دو مہینے کا بچہ تھا بچہ نے کہا ای رسول خدا سلام تمپر نازل ہو مین تمھارے پاس آیا ہان نے اُسکی غصہ سے کہا خبردار چپ ہو کسنے تجھکو یہ شہادت سکھائی ہے اور کسنے تیرے کان مین ڈالی ای طفل صغیر یہ تجھکو کسنے سکھایا کہ تیری زبان طفلی ہی مین جیسے شاعر بلیغ کہا حق نے سکھایا اور پھر جبرئیل نے مین اپنے بیان مین جبرئیل کا سہیل ہون یعنے ساتھی عورت نے پوچھا جبرئیل کہان ہین کہا تیرے سر پر تو نہین دیکھتی ذرا آنکھ تو اوپر اُٹھا کر تیرے سر پر کھڑے ہین اور مجھکو سیکڑون راہین بتا رہے ہین قولہ گفت می بینی تو گفتا که بلے + بر سر تابان چو بدر کاملے + می بیاموزد مرا وصف رسول + زان علوم میرهاند زین سفول + پس رسولش گفت اے طفل رضیع + چیست نامت باز گو و شو مطیع + گفت نامم پیش حق عبد العزیز + عبد عزی پیش این یکمشت حیز + من ز عزی پاک و بیزار و برے + حق آن که داد این پیغمبرے + کودک دو ماهه همچون ماه بدر + درس بالغ گفته چون اصحاب صدر + پس حنوط آمد ز جنت در رسید + تا دماغ طفل و مادر بو کشید + هر دو میگفتند کز خوف سقوط + جان سپردن به برین بوی حنوط + آنکه تعریفش ز حق خود کند + جامد و نامیش صد مرحق زنند + آنکسی راکو معرف حق بود + جامد و نامیش صد صدق زنند + آنکسی راکش خدا حافظ بود + مرغ و ماہی مر ورا حارس شود + المعنی رضیع شیرخوار حنوط خوشبو جو مردہ کیواسطے طیار کرین سقوط مرنا چارپایہ کا اور حمل گرجانا مرحق بالکسر و فتح واو تعجب مین لانا اور خوشحال کرنا لڑکے نے کہا تو جبرئیل کو دیکھتی ہے کہا ہان دیکھتی ہون کہ تیرے سر پر چودھوین رات کے چاند کیطرح کھڑے ہین اور مجھکو وصف رسول کے سکھاتے ہین اور پستیون سے علو کو پہونچاتے ہین پھر رسول مقبول نے اس سے کہا کہ ای طفل شیرخوار تیرا نام کیا ہے بتا اور ہمارا مطیع ہو کہا اللہ تعالے کے سامنے تو میرا نام عبد العزیز ہے اور یہ لوگ جو ایک مشت حیز ہین انکے آگے عبد عزی ہین عزی سے پاک و بیزار و بری ہون قسم ہے اُسکی جسنے تمکو پیغمبری دی ہے غرض وہ لڑکا دو مہینے کا کہ مثل بدر کے تھا ایسا درس بالغ کہہ رہا تھا جیسے اصحاب صدر کہتے ہین اس بعد ایک خوشبو جنت سے پہونچی جب دماغ طفل و مادر نے اس سے بو پائی دونون کہتے تھے کہ خوف سقوط سے تو یہی اچھا تھا کہ اسی خوشبو پر جان دیدیتے خوف سقوط یعنے مرنے کا جو ہر کسیکو لگا ہے پس وہ شخص جسکی تعریف خدا تعالے خود کرے حجر و شجر تو سیکڑون قسم کی خوشیالیان کرین اور جسکا معرف خود حق ہو شجر و حجر اسکی صدہا تصدیقین کرینگے صدق سے مراد تصدیق اور جسکا حافظ خدا تعالے ہو مرغ و ماہی اور جملہ مخلوق اسکے حارس و نگہبان ہین الخلاف

شرح مین حق آنکہ بکاف عجمی لکھا ہے میری سمجھ مین بکاف عربی ہے

لیجانا موزہ رسول مقبول کو ایک عقاب کا اور ہوا پر لیجا کے نگون کرنا اور ایک مار سیاہ کا اُس سے گرنا

قولہ اندرین بودند کاواز صلا + مصطفےٰ بشنید از سوی علا + خواست آبی و وضو را تازہ کرد + دست و رورا شست او زان آب سرد + ہر دو پا شست و بموزہ کرد رای + موزہ را بربود یک موزہ ربای + دست سوی موزہ برد آن خوش خطاب + موزہ را بربود از دستش عقاب + موزہ را اندر ہوا برد او چو باد + پس نگون کرد و ازان ماری فتاد + در فتاد از موزہ یک ماری سیاہ + زان عنایت شد عقابش نیکخواہ + پس عقاب آن موزہ را آورد باز + گفت ہین بستان و رو سوی نماز + از ضرورت کردم این گستاخیی + من زادب دارم شکستہ شاخیی + وای کو گستاخ پائی می نہد + بیضرورت کش ہوا فتوی دہد + پس رسولش شکر کرد و گفت ما + این جفا دیدیم و خود بود آن وفا + موزہ بربودی و من درہم شدم + تو غمم بردی و من در غم شدم + گرچہ ہر غیبی خدا ما را نمود + دل دران لحظہ بخود مشغول بود + گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست + دیدنم آن غیب را ہم عکس تست + مار در موزہ ببینم در ہوا + نیست از من عکس تست ای مصطفےٰ + عکس نورانی ہمہ روشن بود + عکس ظلمانی ہمہ گلخن بود + عکس عبد اللہ ہمہ نوری بود + عکس بیگانہ ہمہ کوری بود + عکس ہر کس را بدان ای جان ببین + پہلوی جنسی کہ خواہی می نشین + المعنی یعنے آنحضرت اسی حال مین تھے ناگہان آواز صلا و بخشش کی آپکے کانون مین عالم بالا سے پہونچی تب پانی منگایا اور وضو تازہ کیا اور ہاتھ مُنھ اس آب سرد سے دھویا پھر پاؤن دھوکے موزہ کیطرف راے ہوئی ناگہان موزہ ایک موزہ ربا لیگیا یعنی وہ خوش خطاب جب ہی موزہ کیطرف ہاتھ لیگئے موزہ کو اُنکے ہاتھ سے عقاب لیگیا اور ہوا کیطرح دَمِ مین موزہ کو ہوا مین جا اوندھا کیا تو اُسمین سے ایک مار سیاہ گر پڑا اس اہتمام و رنج سے عقاب اُنکا نیکخواہ ہوا پھر عقاب موزہ کو لوٹ کے لایا اور کہا لو اور نماز کیواسطے جاؤ مین نے بضرورت یہ گستاخی کی ہی کہ ادب سے شرمندہ ہوتا ہون اسواسطے شکستہ شاخی شرمندہ ہونے کے معنی مین ہی کہ شاخ شکستہ سر جھکانے ہوتی ہی اور شرمندہ بھی سر جھکاتا ہی آب بقول مولانا رم کا ہی کہ پرند تو باوصف نیک خواہی کے ادنی بات کو بھی گستاخی سمجھین عذر کرین وائے اُسپر جو گستاخ ہوکے وہان قدم رکھے اور بیضرورت موافق حکم اپنی ہوا و خواہش نفسانی کے تب حضرت نے اُسکا شکر کیا اور فرمایا کہ ہم اسکو جفا سمجھے تھے اور بحقیقت تھی وفا تو موزہ لیگیا مین جی درہم ہوا تو بحقیقت میرا غم لیگیا لطف یہ مین اُلٹا غم مین پڑا اگرچہ ہر غیب خداے تعالے نے ہم پر ظاہر کردیا ہی مگر اسوقت میرا دل ذرا دیر کو بحال خود مشغول و غافل ہوگیا تھا عقاب نے کہا خدا نہ کرے آپکو غفلت ہو غفلت تو آپ سے دور و مہجور ہی ہوگئی ہی مین نے جو اس غیب کو دیکھ لیا یہ بھی عکس آپہی کی

دیکھا ہی میں نے جو بار کو دورہ میں ہوا پر دیکھو لیا ینیش میری ای مصطفے آپ ہی کا عکس ہوا اسلیے کہ عکس نورانی سب روشن ہوتے ہین اور عکس ظلمانی سیاہ و تاریک مثل عکس کے جو عبداللہ کا ہوا اسکا عکس نوری ہوتا ہوا بیگانہ کا کورہی بس تو ہر ایک کے عکس کو دیکھا اور سمجھ جہان اپنی مرضی موافق پائے اسی کے پہلو مین بیٹھ جا

وجہ عبرت پکڑنے کی اس حکایت سے اور معنی ان مع العسر یسرا کے

قولہ عبرت ست این قصہ ایجان مرترا + تا شوی راضی تو در حکم خدا + تا کہ زیرک باشی و نیکو گمان + چون ببینی واقعہ بد ناگہان + دیگران گردند زرد از بیم آن + تو چو گل خندان گہ سود و زیان + زانکہ گل گر برگ برگش میکنی + خندہ نگذارد نگردد منثنی + گوید از خاری چرا افتم بغم + خندہ را من خود ز خار آوردہ ام + ہر چہ از تو یاوہ گردد از قضا + تو یقین دان کہ خریدت از بلا + ما التصوف قال وجدان الفرح + فی الفواد عند اتیان الترح + آن عقابش را عقابی دان کہ او + در ربود آن موزہ را زان نیکخو + تا رہاند پاش را از زخم مار + ای خنک عقلے کہ باشد بی غبار + گفت لاتاسوا علی ما فاتکم + ان اتی السرحان اردی شاتکم + کلیک ہر چہ آن فوت شد غمگین مشو + زانکہ گر شد کہنہ آید بانو + گر بلا آید ترا اندہ مبر + ور زیان بینی غم و غصہ مخور + کان بلا دفع بلاہای بزرگ + وان زیان منع زیانہای سترگ + راحت جان آمد ایجان فوت مال + مال چون جمع آمد ایجان شد وبال + المعنی منثنی بالضم سرنگون و دوتا فرماتے ہین ایجان یہ قصہ تیرے واسطے عبرت ہو تو تو راضی حکم مین ہو جو کچھ اسکی بارگاہ جلال سے صدور پائے اور دانا نیک گمان ہو جائے اور وجہ یہ ہو کہ اگر ناگہان کوئی واقعہ بد دیکھے تو گو اور لوگ اسکے خوف سے زرد ہو جائین تو مثل گل کے خندان رہ جائے موقع سود کا ہو چاہے زیان کا اسواسطے کہ گل کو غور کر کہ اگر تو اسکی پنکھڑی پنکھڑی الگ کر دے وہ اپنے خندہ کو نہین چھوڑیگا اور دوتا و سرنگون نہین ہوگا کہ غم کے مارے کڑلیا ہے یا سرنگون ہو جائے ویسا ہی خندان رہیگا اور یہ کہیگا کہ کسی خار سے مین غم مین کیون پڑون مین تو خندہ کو خار ہی سے لایا ہون خار ہی مین تھا جو شگفتہ ہوا ہون جو چیز تجھسے جاتی رہے اور گم جائے تو یقین اس بات کو جان لے کہ وہ گم نہین ہوئی بلکہ اسنے تجھکو بلا سے چھڑا لیا اسکا صدقہ ہی ہو کسی نے پوچھا کہ تصوف کیا ہو کہا فرحت پانا اپنے دل مین وقت آنے رنج کے پھر تمثیلاً فرمایا کہ تو نے یہ تو سنا کہ موزہ لیجانے سے عقاب ہا یہ عقاب ای رنج و غم انحضرت کا ہوا جیسا کہ اوپر کہا ہو ع تو غم بردی و من در غم شدم بس اس غم کے مقابلہ مین جو موزہ لیجانے سے ہوا تھا وہ غم بس عظیم تھا کہ پاے مبارک زخم مار سے رنج پاتا حاصل یہ کہ ادنی نقصان سے بڑا نفع حاصل ہوتا ہو لہذا کیسی خوش وہ عقل ہو جو بے غبار ہو کہ ذرا مین سر کے بل نہین گرتی

اللہ تعالی نے فرمایا ہی لکیلا تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم نا یوس مت ہو اس چیز پر جو تجسے جاتی رہی اور خوش مت ہو اُس پر جو تمکو ملگئی ہو دوسرے مصرعہ کے معنے اگر بھیڑیا آئے اور تمھاری بکریان ہلاک کرڈالے لیکن جو فوت ہو جاے اُسپر غمگین نہوے اس سبب سے جو جاتا رہا وہ پُرانا تھا اُسکی عوض نیا تجھکو ملجائیگا بس یہی شعر گویا جزا مصرعہ ثانی عربیہ کی ہی اگر بلا تیرے سامنے آئے غم مت کر اور جو زیان دیکھے اُسکے بھی غم مین مت پڑ اسواسطے کہ وہ دفع بڑی بڑی بلاؤنکا ہی اور وہ زیان منع بھاری بھاری زیانون کا اسی جان من توکس خیال مین ہی مال کا جاتا رہنا خاص راحت جان کی بھی ہی اور ایسا بال کا جمع ہونا بھی

سخت وبال ہی مال جمع ہوا اور وبال مین پڑا

استدعا کرنا ایک شخص کا حضرت موسیؑ سے واسطے زبان بہائم کے

قولہ گفت موسی را یکی مرد جوان + کہ بیاموزم زبان جانوران + تا بود کز بانگ حیوانات و دد + عبرتے حاصل کنم در دین خود + چون زبانہای بنی آدم ہمہ + در پی آبست و نان و دمدمہ + بو کہ حیوانات را درد دگر باشد از تدبیر ہنگام گذر + گفت موسی رو گذر کن زین ہوس + کاین خطر دارد بسی در پیش و پس + عبرت بسیاری ز یزدان طلب + نہ از کتاب و نہ ز مقال و حرف و لب + گرم تر شد مرد زان منعش کہ کرد + گرم تر گردد ہمی از منع مرد + گفت ای موسی چو نور تو بتافت + ہر کہ چیزی یافت از تو چیز یافت + مر مرا محروم کردن زین مراد + لائق لطفت نباشد ای جواد + این زمان قائم مقام حق توئی + یاس باشد گر مرا مانع شوی + گفت موسی یارب این مرد سلیم + سخرہ کردستش مگر دیو رجیم + گر بیاموزم زیان کارش بود + ور نیاموزم دلش بد میشود + المعنی حضرت موسی سے ایک مرد جوان نے درخواست کی کہ مجھکو زبان جانورونکی سکھا دو تاشاید آواز حیوانات و چارپایون سے کچھ عبرت اپنے دین مین مجھکو حاصل ہو مین جو دیکھتا ہون تو بنی آدم کی زبان کو درپے آب و نان و مکر و فریب کے پاتا ہون شاید حیوانات کا دوسرا اورد ہو جسمین تدبیر و عاقبت بینی ہنگام گذر یعنے مرنے کیوقت کی ہو حضرت موسیؑ نے کہا جا اس ہوس سے باز آ کہ اسمین پیش و پس دونون طرف سے بہت خطرے ہین تو عبرت و بیداری چاہتا ہی تو خدا سے مانگ یہ اُسکے عطا سے ہی نہ کتاب اور مقال اور حرف و لب سے اس کہنے سے یہ شخص اور بھی گرم تر ہوا اسواسطے کہ ہر شخص اس بات مین جسکو منع کرو منع کرنے سے گرم تر ہو جاتا ہی چنانچہ حدیث ہی الانسان حریص فیما منع کہا ای موسی جب سے نور تمھارا چمکا ہی جسے تمھارا ہوا ہی تو جس کسی نے کچھ پایا ہی وہ تم ہی سے کچھ پایا ہی مجھکو تم اس مراد سے میری محروم کرتے ہو یہ بات ای جواد تمھارے لطف کے لائق نہین ہی اسوقت مین تمھین قائم مقام حق کے ہو اگر منع کروگے تو مجھکو یاس ہوجائیگی اور یاس

حق سے نہین ہونا چاہیے حضرت موسیٰ نے کہا اے میرے رب یہ عجیب بیوقوف سادہ دل ہو کہ اسکو شیطان رجیم نے اپنا بیگاری مسخرہ بنایا ہی اگر مین اسکو یہ زبان سکھاتا ہون تو اسکے حق مین زیان ہو نہین سکھاتا ہون تو بد دل ہوا جاتا ہی قوله گفت ای موسی بیاموزش که ما + رد نکردیم از کرم هرگز دعا

گفت یارب او پشیمانی خورد + دست خاید جامها را بر درد + نیست قدرت هر کسی را سازوار + عجز بهتر مایهٔ پرهیزگار + فقر ازین رو فخر آمد جاودان + که بتقوی ماند دستش جاودان + زان غنا وزان غنی مردود شد که ز قدرت صبرها بدرود شد + آدمی را عجز و فقر آمد امان + از بلای نفس پر حرص و غمان + آن غم آمد آرزوهای فضول + که بدان خو کرده است آن صید غول + آرزوی گل بود گلخواره را + گلشکر نگوارد آن بیچاره را + یعنی اللہ تعالی نے کہا اے موسی سکھا دے کہ ہمنے اپنے کرم سے کبھی کسیکی دعا رد نہین کی ہی کہا اے رب میرے یہ تو سیکھکے بہت پشیانی کھائیگا ہاتھ افسوس سے چبائیگا کپڑے پھاڑیگا تیری تقدیر تو ہر کسی سے سازوار و موافق نہین ہی پس عجز یعنی زیر بار فی نہ ہونا اسکے واسطے بہتر مایہ پرہیزگاری ہی فقر کو جو فخر کہا ہی یہی سبب تو ہی کہ ہمیشہ اسکا تقوی مین ہاتھ رہا ہی جیسے کہ حدیث شریف ہی الفقر فخری فقر میرا فخر ہی اور غنا و غنی جو مردود ہوے یہی وجہ ہی کہ انکا صبر تیری تقدیر سے رخصت ہوگیا ہی آدمی کو یہ ہی عجز و فقر نفس پر حرص و غمان کی بلا سے بچنے کو بڑے امان کی چیز ہی اور وہ غم کیا ہی آرزو مین فضول خارج از مقدر جنکا یہ نفس صید غول خوکردہ ہو رہا ہی صید غول یعنی غول کا شکار اور ظاہر ہی کہ جو گلخوار ہی یعنی مٹی کھانے والا اسکو آرزو گل ہی کی ہوتی ہی اور چیز اسکو اچھی نہین معلوم ہوتی جیسے بیمار کو باآن لطف و حلاوت گلشکر ناگوار ہوتی ہی اور گلشکر ایک قسم شیرینی لطیف سے ہی الخ اور شرح مین بیمارہ کو بیچارہ لکھا ہی

وحی آنا حق تعالی سے حضرت موسی عم کو کہ سکھا دو اسکو جسکی وہ استدعا کرتا ہی

قوله بعد ازان وحی آمد از حضرت که رو + هر چه میگوید بلطف خود شنو + آن که بدهٔ بایست او + برگشا در اختیار آن دست او + اختیار آمد عبادت را نمک + ورنه می‌گردد بناخواه این فلک + گردش او را نه اجر و نی عقاب + که اختیار آمد هنر وقت حساب + جمله عالم خود مسبح آمدند + نیست زان تسبیح جبری سودمند + تیغ در دستش نه از عجزش بکن + تا که غازی گردد او یا راهزن + زانکه کرمنا شد آدم ز اختیار + نیم زنبور عسل شد نیم مار + مومنان کان عسل زنبوروار + کافران خود کان زهری همچو مار + زانکه مومن خورد بگزیده نبات + تا چو نحلی گشت ریق او حیات + باز کافر خورد شربت از صدید + هم ز قوتش زهر شد در وی پدید + یعنی بعد اسکے وحی حضرت رب العزت سے آئی کہ

جا اور جو کچھ وہ کہتا ہو اپنے لطف سے اسکو سن لے اور حکم دیا کہ جو کچھ وہ چاہتا ہو اسکو دے اور اسکے اختیار
مین اسکا ہاتھ کھولدے اب مولانا رح کے مقولے ہین فرماتے ہین کہ اختیار عجب چیز ہی عبادت کا
نمک بھی اختیار ہی ہی کہ جو عبادت و عمل کرے اپنی خوشی رضا سے بلا اکراہ و اجبار خاص واسطے
خوشنودی و مرضی خدا کے کرے اور یون تو آسمان بدون اپنی خواہش کے لیل و نہار پھرتا ہی اسی
سبب سے اسکی گردش سے نہ اسکو اجر ہی نہ عذاب کسواسطے کہ وہ ہنر سے جو اختیار ہی خالی ہی اور بہری
حساب مین آتا ہی تمام اہل جہان مسبح ہین کہ اختیار کو اسمین دخل نہین لہذا اس تسبیح سے مثل انسان کے
سود مند بھی نہین ہین اگر کوئی کہے کہ میرے پاس تیغ نہین جو جہاد کرون عاجز ہون تو اس عجز مین اسکو
مت چھوڑ تیغ اسکے ہاتھ مین دیدے پھر دیکھ کہ غزا کرکے غازی بنتا ہو یا راہزنی سے راہزن ہوتا ہی
بنی آدم کی نسبت جو کہا ہی و لقد کرمنا بنی آدم یہ محض اختیار کے سبب سے ہی کہ انھین بنی آدم مین
آدھے تو زنبور عسل ہین اور آدھے زہر مار ہین مومن تو کان عسل کی ہین زنبور کیطرح اور کافر کان زہر کی
مثل مار کے کسواسطے کہ مومن نے تو ایک نبات گزیدہ کہائی تو یہ ایک زنبور عسل کے مثل ہوا جسکا آب دہن
مایۂ حیات ہی جیسا کہ شہد کی صفت مین فیہ شفاء للناس فرمایا ہی پھر کافر نے شربت [illegible] سے پیا اور چند
زرد آب زخم اسکی قوت سے اسمین زہر ظاہر و پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا یسقی من ماء صدید یتجرعہ پلائے جاوینگے
کافر پیپ زخم سے گھونٹ گھونٹ قولہ اہل الہام خدا عین الحیات + اہل تسویل و ہوا سم الممات + در جہان
این مدح و شاباش و زہی + ز اختیارست و حفاظ و آگہی + جملہ رندان چونکہ در زندان روند + متقی و زاہد
و حق خوان شوند + چونکہ قدرت رفت کاسد شد عمل + ہین کہ تا سرمایہ نستاند اجل + قدرتت سرمایۂ سودست
ہین + وقت قدرت را نگہدار و ببین + آدمی بر خنگ کرمنا سوار + در کف + کش عنان اختیار +
باز موسی داد پند او را بمہر + کہ مرادت زود خواہد گرد چہر + ترک این سودا بگو وز خود بترس + دیو دادستت
برای مکر درس + ہین برو در و سر خود کم طلب + کاین مرادت افگند در صد تعب + گفت باری نطق سگ
کو بر درست + نطق مرغ خانگی کاہل پرست + المعنی الہام بالکسر خبر غیب جو خدا دل مین کسیکے ڈالدے
خیر و شر سے تسویل سوال کرنا اور آراستہ کرنا حفاظ عار و حمیت اور مواظبت کرنا جن لوگون کو
خدا سے الہام ہوتا ہی اور خبرین غیب کی انکے دل مین پڑتی ہین وہ چشمۂ حیات کی ہین کہ خود بھی
حیات والی اور اورون کی بھی حیات بخش اور جو اہل تسویل ہین بیہودہ باتین بنانے والے
اور اہل حرص وہ زہر موت کے ہین کہ خود بھی مردہ اور اورون کے لیے بھی موت دیکھو لو اس
جہان مین جو کچھ کسیکی تعریف و شاباش و واہ واہ ہی وہ بھی اختیار اور ہوشیاری اور ہمیشہ ایک

کام کرنے سے ہر زندہ ون کو جسوقت ہانک کے زندان میں لیجا ئینگے یعنے دوزخ میں تو وہ سب متقی وزاہد اور حق خوان ہونگے لیکن کیا ہوتا ہو کسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے خارج ہوگا بس جبکہ اپنی قدرت اور اپنا اختیار اسمین نہین بلکہ بجبر لہذا وہ عمل انکا کاسد ہوگا بس خبردار ہو جا تا سرمایہ تیرا اجل نہ چھین لے کہ وہ سرمایہ بہی قدرت ہو بس خبردار اسوقت قدرت کی خوب نگہداشت رکھ اور تکے رہ ضائع نہونے پائے اسی سو دیا نیگا خور کر آدمی کو خنگ کرمنا پر سوار کر کے باگ اختیار کی اسکے ورک ودریافت کے ہاتھ مین دیدی ہو بس اسکو شہسوار اس خنگ کا ہونا چاہیے آب طرف اصل ذکر کے رجوع ہو کے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے بمقتضاے مہر و محبت پہر اسکو نصیحت کی کہ مراد تو تیری جلدی تیرے سامنے آجائیگی مگر تو اس خبط کو ترک کر اور اپنے اوپر ترس کہا یہ شیطان نے اپنے مکر کیواسطے تیرے ہاتھ مین ہاتھ دیا ہوا اور ادھر کھینچے لایا ہو یہ تیرا اور سر ہو خبردار ہو اسکو مت ڈھونڈہے کسواسطے کہ یہ مراد تیری تجھکو سیکڑون رنج مین ڈالیگی کہا بھلا اور نہین تو نطق کتہ کی جو میرے دروازہ پر رہتا ہو اور نطق مرغ خانگی کی جو پر والا جانور ہو منجملہ چار پایون اور پرندکے ان دو کی تو بتا دو بالخلاف شرح مین زاہد کو زید لکھا ہو

قانع ہونا اس شخص کا تعلیم زبان سگ و مرغ خانگی پر اور قبول کرنا موسیٰ علیہ السلام کا

قولہ گفت موسیٰ ہین تو دانی در رسید + نطق این ہر دو شود بر تو پدید + بامدادان آن برای امتحان + ایستاد او منتظر بر آستان + خادمہ سفرہ بیفشاند و فتاد + پارۂ نان بیات آثار زاد + در ربود آنرا خروسے چون گرو + گفت سگ کردی تو برما ظلم رو + دانہ گندم تو دانی خوردو من + عاجزم در دانہ خوردن در وطن + گندم و جو را و باقی حبوب + تو توانی خورد و من نی ای طروب + این لب نانیکہ قسم ماست آن + میربائی انیقدر را از سگان + المعنی بیات نان شبینہ حضرت موسیٰ نے کہا اے خبردار تو جان حکم الٰہی پہونچا ان دونون جانورون کی نطق تجہپر ظاہر ہو جائیگی صبح کو یہ شخص بنظر امتحان آستانہ پر منتظر کھڑا ہوا کہ دونون کچھ بولین اسمین خادمہ نے دستارخوان جہاڑا ایک ٹکڑا روٹی کا رات کی بچی رہی سے گرا کہ یہی باہم گفتگو کے آثار پیدا ہوے مرغا اس ٹکڑے کو جہپٹ لیگیا جیسے کوئی جیتی ہوئی شرط لیجاتا ہو کتے نے کہا جا لیجا تو نے مجہپر ظلم کیا تو تو گیہون کے دانے بہی کہا جاتا ہو مین تو اپنے وطن مین دانہ کہانے سے عاجز ہون تو تو گندم و جو اور باقی حبوب یعنے دانے کہا سکتا ہوا اور مین اے طروب نہین کہا سکتا طروب بفتح اول شادمان یہ لب نان کہ ہمارا حصہ ہو تو اسنے سے کو بہی ہم سے چھینتا ہو

جواب خروس کا سگ کو

قولہ پس خروسش گفت تن زن غم مخور + کہ عوض بدہد خدا ازین بہ دگر + اسپ این خواجہ سقط خواہد شدن +

روز عید است و سور گرم کن جزن + مر سگان را عید باشد مرگ اسپ + روزی وافر بود بی جهد و کسب + اسپ را
بفروخت چون بشنید مرد + پیش سگ شد آن خروس سگ روی زرد + روز دیگر همچنان نان را فزود + آن
خروس و سگ بر او لب برگشود + کای خروس عشوه ده چند این دروغ + ظالمی و کاذبی و بیفروغ + اسپ
کش گفتی سقط گردد کجاست + کور اختر گوی محرومی ز راست + گفت او را آن خروس با خبر + که سقط شد
اسپ او جای دگر + اسپ را بفروخت جست او از زیان + آن زیان انداخت او بر دیگران + لیک
فردا اشترش گردد سقط + مر سگان را باشد این نعمت فقط + زود اشتر را فروشید آن حریص + یافت
از غم و از زیان آن دم محیص + روز ثالث گفت سگ با آن خروس + ای امیر کاذبان با طبل و کوس
تا بکی گوئی دروغ بیفروغ + دو عمی ای ناهل دوغی دوغ دوغ + گفت او بفروخت اشتر را شتاب
لیک فردایش غلام آید مصاب + چون غلام او بمیرد نانها + بر سگ و خواهنده ریزند اقربا + این شنید
او آن غلامش را فروخت + رست از خسران و رخ را برفروخت + شکرها میکرد و شادیها که من + رستم
از سه واقعه اندر زمن + تا زبان مرغ و سگ آموختم + دیدهٔ سوء القضا را دوختم + المعنی پس مرغ نے سگ کی
بات سنکے کہا کہ چپ رہ غم مت کر اس سے بہتر عوض خدا تجھکو اور دیگا یعنے کل اسکا گھوڑا مریگا تو خوب
سیر ہوکے کھائیو پیئو مت کر کتون کو گھوڑے کے مرنے سے عید ہو جائیگی اور بڑی روزی ملیگی
بے کوشش و کمائی کے خواجہ نے سنکے گھوڑے کو بیچ ڈالا اب مرغا کتے کے سامنے شرمندہ ہوا
دوسرے دن ویسے ہی روٹی کو کچھ بڑھا دیا پھر اس کتے مرغے نے اسپر گفتگو کی کتے نے کہا اے مرغے
وعدہ کہ باز آ اتنا بھی جھوٹ تو بڑا ظالم و کاذب و بیفروغ ہے تو نے کہا تھا کہ اسکا گھوڑا مرجائیگا سو
کہاں ہے تو اندھا نجومی ہے جسکو ستارے نہین سوجھتے پھر کیا نجوم اور ٹھیک بات سے محروم ہے
پھر اس مرغ باخبر نے کہا کہ گھوڑا اسکا دوسری جگہ مرا اسنے بیچ ڈالا نقصان سے بچ گیا اپنا نقصان
دوسرے پر ڈال دیا لیکن کل اسکا اونٹ مریگا کہ یہ نعمت خاص کتون کو ملیگی اس مرد حریص نے
فورا اونٹ کو بیچ ڈالا اسکے بھی غم زیان سے اسیوقت خلاص ہو لیا تیسرے دن کتے نے
مرغے سے کہا اے جھوٹون کے بادشاہ اور بادشاہ بھی کیسا کہ با طبل و کوس بڑی دھوم دھام والا
دروغ بیفروغ کب تک بکیگا اے نالائق تو بالکل مٹھا ہی مٹھا ہے گفتن تجھ میں نام کو نہین تکرار منظر
مزید مبالغہ کہا اسنے اونٹ بھی جھٹ پٹ بیچ ڈالا اب کل کو اسکے غلام کی باری ہے وہ رنج رسیدہ ہوگا
جب وہ مریگا تو بڑی روٹیان اسکے اقربا کتون کے آگے بھی ڈالینگے اور سائلون کو بھی دینگے
اسنے یہ سنکے غلام کو بھی بیچ ڈالا بس اس زیانکاری سے بچ کے بہت ہی خوش اور شگفتہ رو ہوا

بڑے شکر کرتا تھا اور بڑی خوشی مناتا تھا کہ مین وہان نہین تھا مین آفتاد ون سے بچ گیا غرض سے مین نے زبان کٹتے مرغے کی کہی ہے سو القضا کی آنکھین سی دین ہین کوئی حکم رد مجھکو یا نہین سکتی جو ضرر ہونا تھا پہونچے

شرمندہ ہونا خروس کا سامنے کتے کے بسبب جھوٹ ہونے تین وعدون کے

قولہ باز دیگر آن سگ محروم گفت ٭ کای خروس ژاژ خا کو طاق جفت ٭ چند چند آخر دروغ و مکر تو ٭ تیر وحی دروغ از وکر تو ٭ گفت حاشا از من و از جنس من ٭ کہ بگردیم از دروغی ممتحن ٭ ما خروسان چون مؤذن راست گو ٭ ہم رقیب آفتاب و وقت جو ٭ پاسبان آفتابیم از درون ٭ گر کنی بالای ما طشتی نگون ٭ پاسبان آفتاب اند اولیا ٭ در بشر واقف ز اسرار خدا ٭ اصل ما را حق پی بانگ نماز ٭ داد ہدیہ آدمی را در جہاز ٭ گر بنا ہنگام سہوی شد ز ما ٭ در اذان آن مقتل ما میشود ٭ گفت ناہنگام حی علی الفلاح ٭ خون ما را میکند خوار و مباح ٭ آنکہ معصوم آمد و پاک از غلط ٭ از خروس وحی جان آمد فقط ٭ آن غلامش مرد پیش مشتری ٭ شد زیان مشتری آن یکسری ٭ او گریزانید مالش را ولیک ٭ خون خود را ریخت آن دریاب نیک ٭ یک زیان دفع زیانہا میشدی ٭ جسم و مال ماست جانہا را فدی ٭ پیش شاہان در سیاست گستری ٭ میدہی تو مال و سر را میخری ٭ اعجمی چون گشتۂ اندر قضا ٭ میگریزانی ز داور مال را ٭ یعنی دوسرے دن کتے محروم نے کہا کہ اے خروس بیہودہ بکنے والے وہ طاق جفت تیرا جو میرے ساتھ کھیلا تھا اور دھوکا بازی کی تھی کہان ہے کہ ظہور مین نہ آیا آس مکر و دروغ کا تیرے آخر کچھ اندازہ و مقدار بھی ہے یا اندازہ سے باہر ہے تونے جو کچھ ذکر و بیان کیا تھا اس سے تو اونٹ گھوڑا کسکا سوائے جھوٹ کے ایک چڑیا بھی نہ اُٹھی خروس نے کہا حاشا کہ مجھسے اور میری جنس سے نہایت بعید ہے کہ ہم کسی دروغ سے ممتحن ہوئے ہون یعنے جھوٹ کے امتحان کردہ شدہ ہم جتنے خروس ہین سب موذن کی طرح راست گو ہین اور رکھوالے آفتاب کے بھی اور وقت جو بھی یعنے جب آفتاب اس زمین کے افق پر آتا ہے ہم بانگ بلند جتا دیتے ہین اور وقت کو بھی ڈھونڈھتے ہین کہ صبح صادق ہوئی یا نہین ہم پاسبان آفتاب کے ہین از روئے درون و باطن کے اگرچہ تو بظاہر ہمارے اوپر ایک طشت اوندھا کے بند کر دے اور چھپا دے ایسے ہی پاسبان آفتاب حقیقی کے اولیا ہین کہ وہ بشر ہی مین سے ہین اسرار خدا سے واقف دیکھو تو ہماری اصل سے حق تعالے نے آدمی کو بانگ نماز کیواسطے بطور تحفہ کے دیا کہ حضرت نوح کے جہاز مین لوگ ہر وقت ہماری بانگ پر نماز پڑھتے تھے اسواسطے کہ آفتاب تو طوفان کے ابر مین چھپا ہوا تھا اور اگر اذان دینے مین ہمسے سہو ہوا اور بیوقت بول اٹھین تو وہ سہو ہی ہمارا قتل ہوتا ہے کہ سہو کے ساتھ ہی مارے جاتے ہین یہ گفت بے ہنگام ہماری جو ہم سے صادر ہو

کہ حی علی الفلاح یہی گفت بسبب بیوقت ہونے کے ہمارا خون مباح کر دیتی ہو اب مقولہ مولانا رح کا ہو کہ خروس نے تو اتنی و لیکین اپنی راستی کی بیان کین لیکن ہو یہ کہ وہ جو معصوم او پاک غلط سے ہو وہ خروس وحی جان سے ہی یعنے جان سے جو وحی ہوتی ہو وہ اسکا خروس ہی تعبیر مرغ کہتا ہو کہ وہ غلام اسکا جو اسنے بیچا تو مشتری کے سامنے ہی مرگیا جس سے بالکل زیان مشتری کا ہوا کہ اسنے تو اپنے مال کو بھگایا بچایا لیکن خوب اچھی طرح جان لے کہ خون اپنا بہایا بعض وقت ایک زیان ایسا ہوتا ہو کہ بہت سے زیانون کو ٹالتا ہو اسیواسطے اکثر لوگ عاقل جسم و مال کو جان پر فدا کرتے کیسا بادشاہون کے سامنے جب وہ سیاست گستری کرتے ہین تو تو مال دیتا ہو اور سر بچاتا ہو کہ کیون حکم قضا مین انجمی بنا ہو یعنے نادان اور حاکم حقیقی سے اپنا مال بھگاتا بچاتا ہو اول تو بچ نہین سکتا اور کیا معلوم کہ اس نقصان مال مین تیرا نفع ہو بالخلاف شرح مین محروم و گفت بعطف لکھا ہو میری دانست مین عطف بیکار ہو اور گر بنا ہنگام گوگو

خبر دینا خروس کا مرگ خواجہ سے

قولہ لیک فردا خواہد او مردن یقین + گاو خواہد کشت وارث در حنین + صاحب خانہ بخواہد مرد و رفت روز فردا نک رسیدہ لوت زفت + پارہ ہای نان و لالنگ و طعام + درمیان کوی یابد خاص و عام گاو قربانی و نانہای تنک + بر سگان و سائلان ریزد سبک + مرگ اسپ و اشتر و مرگ غلام + بد قضا گردان این مغرور خام + از زیان مال و درد آن گریخت + مال افزون کرد و خون خویش ریخت + این ریاضتہای درویشان چراست + کان بلا بر تن بقای جانہاست + تا بقای خود نیابد سالکے + چون کند تن را سقیم و ہالکی + دست کی جنبد بایثار و عمل + تا نہ بیند دادہ را جانش بدل + آنکہ بدہد بی امید سودہا + آن خدائیست آن خدائیست آن خدا + آن ولی حق کہ خوی حق گرفت + نور گشت و تابش مطلق گرفت + او غنی ہست و بجز او جملہ فقیر + کی فقیری بی عوض گوید کہ گیر + تا نہ بیند کودکی کہ سیب ہست + او پیاز گندہ را ندہد بدست + المعنی لالنگ بفتح لام ثانی و کاف فارسی زلہ و پس خوردہ یعنے خواجہ نے مال تو اپنا قضا سے بھگایا بچایا لیکن یقینا کل وہ مرجایگا وارث اسکے اسکے موت مین گائے ذبح کرینگے صاحب خانہ تو مرگیا اور چلا جائیگا کل کا روز اب آیا اور موٹی موٹی نعمتین آئین روٹیون کے ٹکڑے اور بچے ہوے کھانے سب خاص و عام گلی مین پائینگے قربانی کی گائے کا گوشت اور چپاتیان پتلی پتلی کتون اور سائلون کو خوب دینگے وہ گھوڑے کا اونٹ اور غلام کا مرنا اس مغرور خام کی قضا کا ٹالنے والا تھا سو زیان مال اور اسکے

درد سے تو یہ بھاگا اور مال بڑھایا لیکن خون اپنا بہایا آپ مقولے مولانا مرحوم کے ہین مثلاً یعنی فقیر لوگ مختتین ویا مختتین جنبانی کیون کرتے ہین اسواسطے تو کہ بلا تن سے بقاجان کی حاصل ہو جبتک کہ کوئی سالک راہ خدا کا بقا اپنی نہ دیکھ لیگا تو تن کو اپنے ستم و ہلاک مین کیون ڈالیگا آدمی کا ہاتھ جو سخاوت و عمل کو جنبش کرتا ہو اسی امید پر ہلتا ہو کہ جان اسکی بدل اسکا دیکھ لیتی ہو کہ جو مین دونگا بدل اسکا پاؤنگا اور جو بے امید فائدون کے دینے والا ہو وہ خاص خدا تعالی ہو خدا ہی تعالی ہو مگر بنظر تاکید کے ہو اور جو ولی حق کا ہو جسنے عادت حق کی اختیار کی ہو اور نور ہو گیا اور تابش و روشنی مطلق و بے قید پائی وہ بھی غنی ہو جیسے اللہ غنی ہو اور جملہ جزا بے بدل اور او رسب فقیر بھر فقیر بے عوض کب کہتا ہو کہ آیہ سے جیسے لڑکا جب سیب دیکھ لیتا ہو کہ ہان ہو تب پیاز گندہ ہاتھ سے چھوڑتا ہو ورنہ نہین چھوڑتا

اختلاف شرح مین خون خویش کی جگہ خویش لکھا ہو لفظ خون نہین ہو جالش کو جالیش اور جزا و جملہ مین واو عطف کا کہ موزون نہین ہوتا **قولہ** اینہمہ بازار بہر این غرض * بر دکانہا شستہ بہر عوض * صد متاع خوب عرضہ میکنند * وندرون دل عوضہا می تنند * یک سلامی نشنوی ای مرد دین * کہ نگیرد آخرت آن آستین * بی طمع نشنیدہ ام از خاص و عام * من سلامی ای برادر والسلام * جز سلام حق تو ہین آن را بجو * خانہ خانہ جا بجا و کو بکو * از دہان آدمی خوش مشام * ہم پیام حق شنیدم ہم سلام * وین سلام باقیان بر بوی آن * من ہمی نوشم بدل خوشتر ز جان * زان سلام او سلام حق شدہ است * کاتش اندر دودمان خود زدہ است * مردہ است از خود شدہ زندہ برب * زان شدہ اسرار حقش در دو لب * مردن تن در ریاضت زندگیست * رنج این تن روح را پایندگیست * گوش بنہادہ بر آن مرد خبیث * می شنود او از خروسش این حدیث

المعنی بتائید صدر فرماتے ہین کہ یہ سارا بازار یعنے دنیا اسی غرض سے ہو اور سب اپنی اپنی دکانون پر عوض کیواسطے بیٹھے ہین سیکڑون متاع خوب و نفیس پیش کرتے ہین مگر دل مین تانا عوض کا پور رہے ہین یہانتک کہ ای مرد دین اگر ایک سلام بھی کسی سے سنیگا تو آخر کو تیری آستین وہ عوض کے لیے ضرور پکڑیگا ممکن نہین کہ خواہان عوض کا نہو مین نے تو خاص ہون یا عام کسیکا سلام ای برادر بے طمع کے نہین سنا بس سلام ہی ہو سوائے سلام حق کے یعنے اسکے کہ جسکا سلام حق ہو طمع سے خالی بس خبردار ہو تو اسکو ڈھونڈھ گھر گھر جا بجا گلی گلی البتہ جو آدمی کہ خوش مشام ہین ایسے خوش خلق کہ خلق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہین اُنسے تو پیام حق بھی سنا اور سلام حق بھی سنا اب جو باقی رہے خوش مشام لوگون سے انکا سلام بھی اسی سلام کی بو پر سونگھتا ہون دل و جان سے خوش ہو کے اور جو ہمنے اوپر کہا ہو سلام حق وہ سلام حق اس سبب ہوا ہو کہ اسنے اپنے خاندان کو

پھونک دیا ہوا اور فنا فی اللہ ہوگیا ہو وہ اپنی ذات کے ساتھ تو مردہ ہو اور رب کے ساتھ زندہ اس سبب سے اسرار حق کے اسکے لبون مین ہین اگر یہ تن زہد و ریاضت مین مرجاے تو مین زندگی ہو اور سبخ اس تن کا موجب پایندگی روح کا ہو آیندہ شعر اس خواجہ سگ و خروس والے کے بیان مین ہو کہ یہ مرد خوب کان لگاے اپنے مرغ سے یہ باتین سن رہا تھا الخلاف شرح مین من ہی نوشم لکھا ہی مین اسکو بیوم جانتا ہون اسواسطے کہ نوش کی کوئی رعایت شعر مین نہین مگر بوم کی لفظ ہو گئی

دوڑنا اس شخص کا پاس حضرت موسیٰ کے واسطے پناہ کے خبر اپنے مرگ کی سنکر

قولہ چون شنید اینہا روان شد تیز و تفت + بر در موسی کلیم اللہ رفت + رو ہمی مالید بر خاک او ز بیم کہ مرا فریاد رس زین ای کلیم + گفت رو بفروش خود را و برہ + چونکہ استا گشتۂ بر جہ زچہ + بر مسلمانان زیان انداز تو + کیسہ و ہمیانہا را کن دو تو + من درون خشت دیدم این قضا + کہ در آئینہ عیان شد مر ترا + عاقل اول بیند آخر را بدل + اندر آخر بیند از دانش مقل + باز زاری کرد کای نیکو خصال مر مرا در سر مزن در رو محال + از من آن آمد کہ بودم ناسزا + ناسزایم را تو دہ حسن الجزا + گفت تیرے جست از شست ای پسر + نیست سنت کاید او واپس دگر + لیک در خواہم ز نیکو داوری + تا کہ ایمان آن زمان با خود بری + چونکہ ایمان بردہ باشی زندۂ + چونکہ با ایمان روی پایندۂ + سجدہ کرد و ش مرد کین بارے بکن من بریدم خویش را از بیخ و بن + گفت موسی کین دعا از حق کنم + چنگ در دامان فضل او زنم + ہمدران دم حال بر خواجہ بگشت + تا دلش شوریدہ و ور دو طشت + شورش مرگست نی ہیضہ طعام + قی چہ سود ت دارد ہے مدبخت خام + چار کس بردند تا سوی وثاق + ساق میمالید او بر پشت ساق + پند موسی نشنوی شوخی کنی + خویشتن بر تیغ فولادی زنی + شرم ناید تیغ را از جان تو + آن تست این ای برادر آن تو + المعنی نقل بھم سیم و کسر قاف درویش و فقیر و اندک وثاق بفتح و کسر خانہ جب مرغ سے اس شخص نے یہ سب کیفیت اپنے مرنے کی سنی گھبرایا اور جلدی تیز و تند حضرت موسیٰ کے دروازہ پر گیا اور خاک دروازہ پر اسکے موت کے خوف سے منھ ملتا تھا اور کہتا تھا اے کلیم اللہ میری فریادرسی کرو اور اس سے بچاؤ حضرت موسیٰ نے کہا جیسے اونٹ اور گھوڑا اور غلام مرتا و بیچکے نقصان مال سے بچگیا ہو اب آپکو بیچ کے نقصان جان سے بچ جا اور چھوٹ جا ہر گاہ کہ تو خود استاد ہوگیا تو اس کنوئین سے کیون نہین نکلتا مسلمانون پر نقصان ڈال اور اپنی تھیلی اور ہمیانیان دونی کرلے جیسی کی ہین مین نے تو تیرے بدن کی تقدیر نہین ہوئی تھی خشت ہی تھی یعنے مٹی جب سے یہ حکم قضا کا تیری خشت مین دیکھ لیا تھا جو اب آئینہ سے تجھپر عیان ہوا آئینہ وہی خبر مرغ کی عاقل ہر کام کا آخر پہلے ہی سے دیکھ لیتا ہو اور جو دانش سے

فقیر و مفلس ہوا ہو بیدائش وہ آخر مین جب اسپر پڑتی ہو تب دیکھتا ہو پھر اُسنے زاری کی اور کہا کہ ای
نیک خصال اب تم میرے سر و روپر طمانچے مت مارو مجھ سے جو کچھ خطا ہوئی ہوئی کسواسطے کہ مین ناسزا
تھا تم میری ناسزا کو حسن جزا سے بدل دو حضرت موسیٰ نے کہا یہ تیر تو شست سے نکل گیا اسکی عادت
نہین ہو کہ یہ پھر لوٹ کے آئے یہ تو جو ہونا تھا ہو چکا مگر مین تیرے واسطے اچھے قصد دل کے ساتھ
دعا اس بات کی کرونگا کہ جب تو مرے تو یہان سے ایمان کے ساتھ جائے اسواسطے کہ جب ایمان
کے ساتھ جائیگا تو گویا مرا نہین زندہ ہو اور پایندہ ہو اور یہ حیات دنیا کی ناپایندہ کہ اب تجھکو نہین
مل سکتی اسکے بدل مین یہ نعم البدل پا سکتا ہو اُس شخص نے سجدہ کرکے کہا کہ اچھا ایسا ہی کرو اور یہ تو
مین نے اپنی جڑ بیخ و بن سے آپ ہی کاٹی ہو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ البتہ یہ دعا حق سے مین کرتا ہون اور
اُسکے فضل کا دامن پکڑتا ہون پس اسیوقت حال خواجہ کا متغیر ہوا اور دل مین ایک شورش و کھولن
پیدا ہوئی اور قے کیواسطے طشت سامنے لائے مولانا فرماتے مین یہ تو شورش مرگ کی ہو نہ ہیضہ طعام
کا پھر ای بدبخت خام تو تجھکو کیا فائدہ کریگی غرض چار آدمی اٹھا کے اُسکو گھر لیگئے بیچینی سے ساق بہ
ساق رگڑتا تھا پھر فرماتے مولانا رح کے مین تو بھی نصیحت موسیٰؑ کی نہین سنتا اور شوخی کرتا ہو اور خود اپنے کو
تیغ فولاد پر ڈالتا ہو پھر تیغ کو تیری جان سے کیا شرم ہوگی اور کیا پاس کریگی وہ خاص ای برادر تیری
آن و ملک ہوگی بار بار تجھکو جتائے دیتا ہون الخلاف شرح مین ناسزایم ہا کی جگہ راہ اور شرح کو
شصت اور زم کو ازم لکھا ہو

دعا موسی علیہ السلام کی واسطے سلامت ایمان اُس شخص کے

قولہ بادشاہی کن بروبخشا الہٰ + سہو کرد و خیرہ روئی و غلو + گفتمش این علم نی درخورد تست + منع میدارم
تو لم را وسست + دست را بر اژدہا آنکس زند + کہ عصا را دستش اژدرہا کند + سر غیب آنکس سزد
آموختن + کہ ز گفتن لب تواند دوختن + در خور دریا نشد جز مرغ آب + فہم کن واللہ اعلم بالصواب
او بدریا رفت و مرغابی نبود + گشت غرقہ دست گیرش ای ودود + یعنی حضرت موسیٰ نے اُسکے حق
مین اسطرح دعا کی کہ ای بادشاہ تو اپنی پادشاہی کر اور اسپر رحم فرما اُسنے سہو کیا اور بیوقوفی اور غلو
کہ اپنی حد سے بڑھ کے ایک شی کا طالب ہوا مین نے ہرچند کہا کہ یہ علم تیرے سیکھنے کے لائق نہین ہو وہ
سمجھا کہ مجھکو ٹالتے ہین اور یہ کچھ ایسی سست و ضعیف سی بات ہو جو مجھکو منع کرتے ہین یہ نجانا
کہ اژدہے پر ہاتھ ڈالنا اُسی کا کام ہو جسکا ہاتھ عصا کو اژدہا بنا سکے بھید غیب کا اس شخص کو سیکھنا
چاہیے جو لب اپنے گفتگو سے سی لے یعنی بند کیا کرے اور کسی سے کچھ نہ کہے یہ ایک دریا ہو اور دریا

لائق مرغ آبی ہر نہ ہر مرغ بس اسکو سمجھ لے آگے اللہ بڑا جاننے والا ہی خوبی کے ساتھ اور یہ احمق دریا مین گھسا حالانکہ مرغابی نہ تھا آخر ڈوب گیا اب تو اے ودود اسکی دستگیری کر

قبول کرنا حق تعالی کا موسیٰ کی دعا کو

قولہ گفت بخشیدم بدو ایمان نہ غم + ور تو خواہی این زمان زندہ اش کنم + بلکہ جملہ مردگان خاک را + زندہ سازیم این زمان بہر تورا + گفت موسی این جہان مردنست + آنجہان انگیز کانجا روشنست + این فنا جا چون جہان بود نیست + بازگشت عاریت بس سود نیست + رحمتی افشان بر ایشان ہم کنون + در نہانخانہ لدینا محضرون + تا بدانند این زیان جسم و مال + سود جان باشد رہانند از وبال + پس ریاضت را بجان شو مشتری + چون سپردی تن بخدمت جان بری + ور ریاضت آیدت بی اختیار + سر بنہ شکرانہ دہ ای کامیار + چون حقت داد این ریاضت شکر کن + تو نکردی از ریاضت زامر کن + این حکایت بشنود غطی شمر + تا نگردی خستہ از نقص و ضرر + یعنی اب فرماتے ہین یہ حکایت سن اور نعمت عظمیٰ جان تو نقص و ضرر سے وخستہ نہوے بعد دعا حضرت موسیٰ کے حکم ہوا کہ ہمنے اسکو ایمان بخشا نہ غم دیا کہ غم بے ایمانون کے واسطے ہی اور اگر تو چاہے تو تیری خاطر سے ابھی اسکو زندہ کردین اور وہ کیا ہی بلکہ جتنے مردے خاک کے ہین تیری خاطر سے ابھی سب کو زندہ کردین حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ جہان تو مرنے کی جگہ ہی اسکی زندگی کس کام کی اُس جہان مین زندہ کر کہ وہ روشن جگہ ہی یہ فنا کی جگہ ہی جو مقام ہمیشہ بود و باش کا نہین پھر اگر بازگشت عاریتی ہوئی تو کیا فائدہ آخر مرنا پڑیگا تب ان مردگان خاک پر رحمت افشانی کر جو ابھی نہانخانہ لدینا محضرون مین ہین جیسا کہ فرمایا وان کل لما جمیع لدینا محضرون بیشک سب ہمارے پاس جمع کیے گئے ہین تا یہ جانین کہ ہمارے جسم و جان کا جو زیان ہوا وہ زیان نہ تھا سود جان کا تھا اور ہم بڑے وبال و آفت سے بچ گئے یہ جسم و مال وبال تھا اب مقولے مولانا رح کے ہین جب یہ حال ہی تو تو بھی ایسی ریاضت کا خریدار ہو اسلیے کہ جب تن حوالہ خدمت کے کر دیگا تو ضرور جان بچا لیگا اور جو کوئی ریاضت اسکی طرف سے تیرے سامنے آئے تو بے اختیار سجدہ شکرانہ مین سر رکھدے اور اے فلان جان لے کہ تو بڑا کامیاب ہی یعنے تیرا مقصود تیرا یار و مددگار ہی اسلیے کہ جب حق نے یہ ریاضت تجھکو دی تو شکر کر کہ تو بجا لایا یہ بھی اسی کے امر کن سے ہی ورنہ بدون اسکی توفیق کے تجھسے کیا ہو سکتا ہی الخلاف شرح مین تا بدانی لکھا ہی نہ معلوم یہ خطاب کسکی طرف ہی خدا تعالی کی طرف تو ہو نہین سکتا سوائے مردگان خاک کے پس میری دانست مین تا بدانند ہی جو مردگان خاک ہین اور شکرانہ در کہ شکرانہ دہ صحت کو پہنچا

حکایت اس عورت کی جسکا بچہ نہین جیتا تھا کہ حق تعالی کے سامنے زاری کی اور جواب آیا کہ یہ عوض تیری ریاضت کے اور بدلے مجاہدہ کے ہے

قولہ آن زنی هر سال زائیدی پسر + بیش از شش مه نبودی عمر ور + یا سه مه یا چار مه گشتی تباه + ناله کرد آن زن که افغان ای اله + نه مهم بارست و سه ماهم فرح + نعمتم زوتر رو از قوس قزح + پیش مردان خدا کردی نفیر + این شکایت آن زن از درد نذیر + بست فرزندش چنین در گور رفت + آتشی در جان او افتاد تفت + تا شبی بنمود او را جنتی + باغ سبزی خوشی بی ضنتی + باغ گفتم نعمت بی کیف را + کاصل نعمتهاست مجمع باغها + ورنه لا عین رأت چه جای باغ + گفت نور غیب را یزدان چراغ + مثل نبود آن مثال آن بود + تا برد بوئی که او حیران بود + حاصل آن زن دید آن را مست شد + زان تجلی آن ضعیفه از دست شد + یعنی ضعفت بالکسر تشدید نون مخبل و بخیلی ایک عورت ہر سال لڑکا جنتی تھی مگر چھ مہینے سے زیادہ کوئی عمر والا نہو اتین مہینے یا چار مہینے مین مرجاتا تھا اس عورت نے جناب باری مین نالہ کیا کہ اے اللہ میری فریاد ہے نو مہینے تو مین بار حمل کا اٹھاؤن اور تین مہینے خوشی کرون میری نعمت قوس قزح سے بھی زیادہ جلد رو ہے کہ ذرا دیر مین جاتی رہتی ہے اور سوا جناب باری کے مردان خدا کے سامنے بھی فریاد کرتی تھی اور شکایت اس درد ڈرانے والے کی کہ جب حمل ہوتا تھا اسکو درد ہونے اور مر جانے کا پیدا ہوتا تھا ایسے ہی بیس لڑکے اسکے قبر مین گئے اب تو ایک آگ گرم اسکے دل مین پڑ گئی تو ایک رات خواب مین اسکو ایک جنت معلوم ہوئی اور کیسی جنت کہ ایک باغ عظیم نہایت سبز و خوش بے بخل پھر تردید افرماتے ہین مین نے اسکو باغ کہا کیسا باغ وہ ایک نعمت بے چون و چند جو اصل سب نعمتون کی ہے اور مجمع جملہ باغون کی اور وہ نعمت و باغ نہین تو وہ لا عین رأت ہے پھر باغ کا کیا ٹھکانا جیسے کہ حدیث قدسی ہے اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر مین نے طیار رکھی ہے اپنے بندون صالح کیواسطے ایسی چیز کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ کسی بشر کے دل مین گذری مگر باغ و نعمت کہنا برائے مثال ہے چنانچہ خود اسنے بھی نور غیب کو تمثیلاً چراغ کہا ہے جیسا کہ قرآن مین ہے مثل نورہ کمشکاۃ فیہا مصباح مثل اسکے نور کی ایسی ہے جیسے کوئی قندیل اسمین چراغ اسکا مثل تو کوئی ہے نہین البتہ اسکی مثال ہے سو یہ اسواسطے کہ جو کوئی اسکی ذات و صفات مین حیران ہو کہ وہ کیا ہے تو اس مثال سے اسکی بو پاوے اور حیرانی رفع کرے آپ بطور حصر فرماتے ہین کہ الحاصل وہ عورت اسکو دیکھ کے مست ہو گئی اور اس تجلی سے وہ ضعیف کہ جس تجلی کی طور و موسی تاب نہین لائے تھے بیخود ہو گئی

قوله دید در قصری نبشته نام خویش + آن خود دانستش آن محبوب کیش + بعد ازان گفتند کین نعمت وراست
کو بجانبازی بجز صادق نخاست + خدمتی بسیار میبایست کرد + مر ترا تا بر خوری زین چاشت خورد +
چون تو کاہل بودی اندر التجا + آن مصیبتہا عوض دادت خدا + گفت یاربّا بصد سال و فزون +
اینچنینم ده بریز از من تو خون + اندران باغ او چو آمد پیش پیش + دید روی جملہ فرزندان خویش + گفت از من
گم شد از تو گم نشد + بی دو چشم غیب کس مردم نشد + تو نکردی فصد و از بینی دوید + خون افزون تا ز تب جانت
رہید + مغز ہر میوه بہست از پوستش + پوست تن را دان و مغز آن دوستش + مغز نغزی دارد آخر آدمی
یک دمی آنرا طلب گر زادمی + المثنوی فرماتے ہین اسی حال مین اس عورت نے ایک قصر مین اپنا نام
لکھا دیکھا اور اسکو اُس محبوب کیش نے اپنی ملک جانا بعد اسکے اس سے کہا کہ یہ نعمت اُسکے
واسطے ہی جو جانبازی مین سچا نکلا اُسکے واسطے بہت ہی خدمت و بندگی مجھکو کرنا چاہیے تھی تب تو
اس خورش چاشت سے پھل پاتی اور تیرا حال یہ کہ تو دعا و التجا مین ازبس کاہل لہذا یہ مصیبتین
لڑکون کے عوض مین خدا نے تجھکو دین عورت نے کہا اے رب میرے سو برس بلکہ زیاده میرا خون بہا
اور ایسی چیز مجھکو دے آخر جب وه عورت باغ مین داخل ہوئی تو اُسنے آگے آکے صورت اپنے
جملہ فرزندون کی دیکھی اُنکو دیکھ کے بولی کہ گو مجھ سے یہ گم ہوے لیکن تجھسے تو گم نہین ہوے سچ ہی جسکی
آنکھین غیب سے نہین ملی ہین وه مردم بھی نہین ہی اسی پر آینده مقولے مولانا رح کے ہین
کہ دیکھ لے غیب کا یہ حال ہی کہ تیرے بدون فصد کے تیری ناک سے بہت سا خون بہا تا کہ
اسکے سبب سے تیری جان تپ سے بچ جاتی ہی ظاہر ہی کہ مغز ہر میوه کا اُسکے پوست سے بہتر
ہوتا ہی پس تو تن کو پوست اور مغز اُسکا اس دوست کو جان آدمی کبھی عجیب مغز نغز رکھتا ہی آدمی
اسمین بھرا ہی پس اگر تو آدمی ہی تو دم بھر تو اُسکی طلب و تلاش مین معروف ہو الخلاف شرح مین
دید در قصرے نبشتہ نوبستہ نام نخاست کو نخواست آمد کو آید ز آدمی کو ز آن دمی لکھا ہے

ذکر بے زره کے جنگ مین آنا حضرت امیر حمزه رضی اللہ عنہ کا

قوله در جوانی حمزه عم مصطفیٰ + با زره میشد هم اندر وغا + اندر آخر حمزه چون در صف شدے +
بے زره سرمست در غزو آمدی + سینہ باز و تن برہنہ پیش پیش + در فگندی در صف شمشیر خویش +
خلق پرسیدند کای عم رسول + ای ہزبر صف شکن شاه فحول + نی کہ لاتلقوا بایدیکم الی + تہلکہ
خوانده‌ی ز پیغام خدا + پس چرا تو خویش را در تہلکہ + می در اندازی چنین در معرکہ + چون جوان
بودی و زفت و سخت زه + تو نمیرفتی سوی صف بے زره + چون شدی پیر و ضعیف و منحنی +

پردہ ہای لاابالی میزنی ۔ لاابالی وار با تیغ و سنان ... تیغ حرمت کی
پیر را کی بود تمییز تیغ و تیر را ۔ کی روا باشد گر بسی شیر ہے تو کشتہ ...
غمخوارگان بیخبر پند میدادند و ما از عبرا یعنی حضرت امیر حمزہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تو ہمیشہ زرہ پہنکے لڑائی مین جاتے تھے اور آخر عمر یعنے پیری مین ... بیزرہ جاتے تھے
کے مستون کی طرح لڑائی مین گھس پڑتے تھے سینہ کھولے جسم ننگا سب سے آگے آگے تلوار ...
آپ کو ڈالدیتے تھے لوگون نے پوچھا کہ ای عم رسول اور ای شیر صف شکن بادشاہ مردون کیا نہ
لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنے مت ڈالو ہاتھ اپنے طرف ہلاکت کے یہ پیغام خدا ... تم نے پڑھا
اور اگر پڑھا تو پھر کیون آپ کو ہلاکت مین ڈالتے ہو اور ایسے معرکون مین گھستے ہو جب ... تم
جوان اور سخت و مضبوط و سخت زہ تھے تب تو بے زرہ صف جنگ مین جاتے نہین تھے اور اب تو
ضعیف و منحنی ہو گئے ہو پھر پردہ لاابالی کا ... ڈرتا ہو نہین اسکا کیون بجاتے ہو اور مثل لاابالی کے
تیغ و سنان کی لڑائی لڑتے ہو اور آزمائش کرتے ہو تم خوب جانتے ہو کہ تیغ کسی کی عزت و حرمت نہین
جانتی کوئی ہو خواہ پیر ہو خواہ جوان برابر ہے ... تمیز تیغ و تیر مین کب ہے جو تمھاری حرمت و رعایت
کرین ہم اسکو روا نہین رکھتے کہ تم جیسا شیر بیسہ دشمن کے ہاتھ سے مارا جائے اسکو سچ جان تو غرض
غمخوار بیخبر کہ انکے مافی الضمیر سے واقف نہ تھے ایسی عبرتون سے انکو نصیحت کرتے تھے الخ
شرح مین لفظ کو سق لکھا ہے

جواب امیر حمزہ رضی اللہ کا مخلوق کو

قولہ گفت حمزہ چونکہ بودم من جوان ۔ مرگ میدیدم وداع اینجہان ۔ سوی مردن کس برغبت کی رود
پیش اژدرہا برہنہ کی شود ۔ لیک از نور محمد من کنون ۔ نیستم این شہر فانی را زبون ۔ از برون حس
لشکرگاہ شاہ ۔ پر ہمی بینم ز نور حق سپاہ ۔ خیمہ در خیمہ طناب اندر طناب ۔ شکر آنکہ کرد بیدارم ز خواب
آنکہ مردن پیش چشمش تہلکہ است ۔ امر لا تلقوا بگیرد او بدست ۔ وآنکہ مردن پیش او شد فتح باب ۔ سارعوا
آید مرا و را در خطاب ۔ الحذر ای مرگ بینان بارعوا ۔ العجل ای حشر بینان سارعوا ۔ الصلا ای
لطف بینان افرحوا ۔ البلا ای قہر بینان اترحوا ۔ ہر کہ یوسف دید جان کردش فدا ۔ ہر کہ گرگش
دید برگشت از ہدی ۔ مرگ ہر یک ای پسر ہمرنگ اوست ۔ آینہ صافی یقین ہمرنگ روست
پیش ترک آئینہ را خوش رنگیست ۔ پیش زنگی آینہ ہم زنگیست ... حضرت امیر حمزہ نے کہا جب
مین جوان تھا تو مجھکو اس جہان کا رخصت کرنا گویا موت کا سامنا تھا اس خیال کر موت کو نظر

بد نیت کو فی کب جاتی ہی اور اژدہے کے سامنے ننگا کب ہوتا ہی لیکن اب نور محمدی سے میرا یہ حال ہی کہ میں اس
شہر فانی کی محبت میں مغلوب ڈوبا ہوا نہیں ہون بلکہ اسی کو بد اور زبون جانتا ہون اب مین خارج اس
ظاہر کے حس باطن کے ساتھ ایک لشکرگاہ شاہ کا دیکھ رہا ہون کہ نور حق کی سپاہ سے بھرا ہوا ہی خیمہ
در خیمہ طناب در طناب بیضے گھاس گاجر ہم شکرگزار اس بات کا ہون کہ مجھکو خواب غفلت سے بیدار
کر دیا وہ شخص جسکے سامنے مرنا تہلکہ ہی وہ اس حکم لا تلقوا کو دستاویز اپنے بچاؤ کی بناتا ہی اور جو
کرتا ہی اور جسکے نزدیک مرنا فتح الباب اور باعث شتاب ہو اس کے لیے سارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ
جسکو تم طرف مغفرت اپنے رب کے اور جنت کے آیا ہی اور اسکے ساتھ خطاب فرمایا ہی پس اے مرگ بینو
دارعوا کہ بڑے عاقل ہو اور موت کو موت جانتے ہو موت سے ڈرو بچو زرہ پہنو اور اے منتظر حشر کے جلدی کرو اور
موت کیطرف جلدی کرو حشر کا دن حصول مطلوب کا ہی سارعوا امر ہو باب مفاعلت کا براعت سے جسکے
معنی ہین عقل مین فائق ہونا اپنے اقران پر اور بجاے دارعوا کے سارعوا بھی ہی مگر سارعوا سے دارعوا
بہتر ہی یعنے زرہ پہنو اسلیے کہ اوپر سے ذکر زرہ کا ہی مین نے اسکو اختیار کیا اور اے لطف بینو جو
موت کو لطف جانتے ہو تمکو صلا ہی آؤ اور انعام اکرام پروردگار کا دیکھو اور اے قہر بینو کہ تمہیں مرنا قہر ہی
تمھارے واسطے بلا ہی اسکا غم کرو جسنے موت کو یوسف دیکھا اسنے اسپر جان فدا کی اور جسنے اسکو
بھیڑیا سمجھا وہ ہدایت سے برگشتہ ہوا آگے پیر مرگ ہر ایک کا ہمرنگ اسکا ہی اچھے کا اچھا برے کا
برا گویا یقینا ایک آئینہ صاف جیسی صورت ہوگی ویسی آئینہ مین جھلکیگی مثلا کوئی ترک صبیح خوشرنگ
اسکے سامنے آئینہ بھی خوشرنگ ہو جائیگا اور جو زنگی سیاہ بدرنگ ہی اسکے مقابلہ مین آئینہ بھی زنگی و
بدرنگ معلوم ہوگا الحاق شرح مین این فسق الخ اس شعر کو اوپر کی حکایت کے آخر مین لکھا ہی اور
اس حکایت کے صدر مین بھی ایسے ہی یہ شعر الحذر ای الخ مکرر ہی فتحیاب کو فتحیاب لکھا ہی قولہ ایکہ
می ترسی ز مرگ اندر فرار + آن ز خود ترسانی ای جان ہوشدار + زشت روی تست نی رخسار مرگ +
جان تو ہمچون درخت و مرگ برگ + از تو رستست ار نکویست ار بدست + ناخوش و خوش ہم ضمیرت
از خودست + گر بخاری خستہ خود کشتہ + ور حریر و قز دری خود رشتہ + لیک نبود فعل ہمرنگ جزا + ہیچ
خدمت نیست ہمرنگ عطا + مزد مزدوران نمیماند بکار + کان عرض وین جوہرست و پایدار + آنہمہ
سختی و زورست و عرق + وین ہمہ سیمست و زرست و طبق + گر ترا آید بجانی تہمتے + کردہ مظلومت دعا در محنتے
تو ہمیگوئی کہ من آزادہ ام + بر کسی من تہمتی ننہادہ ام + تو گناہی کردہ شکل دگر + دانہ کشتی دانہ کی ماند
بہر + او زنا کردہ جزا چہ بود + گوید او من کی زدم کس را بعود + نی جزای آن زنا بود این بلا

چوب کی مانند نار اور جزا مار کی مانند عصا را ای کلیم درد و ئی مانند دوا را ای حکیم تو بجای آن عصا آب منی
چون بیفگندی شد آن شخص سنی ، یار شد یا مار شد آن آب تو ، زان عصا چون فت این اعجاب تو هیچ مانند
آب آن فرزند را هیچ مانند نیشکر مر قند را ، یعنی فرماتے ہین یہ جو تو مرگ سے ڈرتا ہے اور اُس سے بھاگ
رہا ہے یہ خوف تیرا ایجان اپنے ہی آپ سے ہے خوب ہوش کر لے جس سے تو ڈرتا ہے وہ تیری ہی
بدصورتی ہے نہ رخسار مرگ کی اسلیے کہ جان تیری ایک درخت ہے اور مرگ برگ کہ تجھی سے پیدا ہوا جا ہے
تو نیک ہے چاہے بد جیسا تو ہے ویسا ہی وہ ہے اب اس سے خوش دنا خوش ہونا یہ بھی تیرے اپنے
دل ہی کا معاملہ ہے اگر کسی کانٹے سے زخمی ہے تو آپ ہی سے ہے اور جو حریر و قرین ہے تو بھی آپ ہی سے
یہ بھی تیرا ہی کاتا ہوا ہے اور خار بھی تیرا ہی بویا ہوا آب فرماتے ہین اگرچہ خار و قز تیرا ہی بویا اور کاتا ہوا ہے
لیکن نہ فعل ہمرنگ جزا کے ہوتا ہے نہ خدمت ہمرنگ عطا کے فعل و خدمت اور ہین اور جزا و عطا اور مثلاً
مزدوری مزدورون کی مشابہ اُنکے کام کے نہیں ہوتی کسواسطے کہ مزدوری عرض ہے اور کام جوہر اور
پائدار کہ اسی پر مزدوری مترتب ہوتی ہے کام تو بالکل سختی و زور اور عرق و محنت ہے اور مزدوری بالکل
سیم و زر پر طبق اگر کوئی تہمت تجھپر کسی طرف سے آجائے اور وہ کسی مظلوم کی دعا سے ہے جسکو تو نے رنج و
محنت مین ڈالا ہو تو اُس تہمت سے حیران ہو کے کہتا ہے مین تو اس سے آزاد ہون مین نے تو کسی پر
تہمت نہین لگائی ہے پھر مجھپر یہ تہمت کیون ہے اور وہ یہ ہے کہ تو نے جو گناہ کیا تھا اُسکی شکل اور تھی اور
جزا کی شکل اور ہوئی جیسے دانہ بونے سے جو جنگل مین بکھیرتے ہین وہ شکل دانہ کی نہین رہتی یا مثلاً
کسی نے زنا کیا اسکی جزا سو ڈنڈے ہین تو اب وہ کہے کہ مین نے تو ڈنڈہ سے کسیکو نہین مارا میرے
ڈنڈے کیون مارتے ہین عود دوا و معروف جو ب مطلق یہ بلا تو جزا زنا کی نہین تھی زنا سے اور چوب سیاست
سے کیا مناسبت جو چوب زنی کرتے ہین اے ای کلیم تو ہی بتا مار عصا سے کیا مناسبت رکھتا ہے جو عصا مار
ہوگیا اور ای حکیم دوا اور درد کی کیا مشابہت ہے جو درد کی دافع ہوتی ہے حضرت موسی نے عصا زمین پر
ڈالا مار ہوگیا تو نے جو آب منی ڈالا وہ ایک جسم روشن و تابان ہوا یعنے انسان آب وہ آب چاہے
یار ہو چاہے مار ہو پھر اُس گناہ سے تجھکو یہ تعجب کیون ہوا جسکا بدلا چوب ہے بھلا وہ جو فرزند تیرے
آب منی سے ہوا تھا تو اسکو کچھ بھی اُس آب سے مشابہت ہے یا نیشکر سے قند بنتا ہے لیکن کچھ بھی مشابہت
باہمدگر ہوتی ہے بالخلاف شرح مین سمیت کو سمیت اور درجزا کو در خلا لکھا ہے قولہ چون سجودی یا رکوعی
مرد کشت ، شد در ان عالم سجود او بہشت ، چونکہ پرید از دہانش حمد حق ، مرغ جنت ساختش رب الفلق
حمد و تسبیحت نماند مرغ را ، گرچہ نطفہ مرغ باد است و ہوا ، چون ز دستت رفت ایثار و زکات ، گشت این دست آن طرف

نخل و نبات ٭ آب صبرت آب جوی خلد شد ٭ جوی شیر خلد مهر تست و ود ٭ ذوق طاعت گشت جوی انگبین ٭ مستی و شوق تو جوی خمر بین ٭ این سببها آن اثرها را نماند ٭ کس نداند چونش جای آن نشاند ٭ این سببها چون بفرمان تو بود ٭ چار جو هم مر ترا فرمان نمود ٭ هر طرف خواهی روانش میکنی ٭ این صفت چون چشمه‌ها نقش میکنی ٭ چون منی تو که در فرمان تست ٭ نسل تو در امر تو آیند چیست ٭ میدود در امر تو فرزند تو ٭ که منم جزو تو کآورده گرو ٭ منی ٭ بالضم و تشدید دال دوستی ٭ جب رکوع یا سجود کسی شخص نے اس عالم مین کیا اس عالم مین وہ سجود بہشت ہوگیا اور جو کہ منہ سے حمد حق کی نکلی اسکو رب الفلق نے مرغ جنت بنایا خلق سپیدۂ صبح آب ہ حمد و تسبیح تیری کب مشابہ مرغ کے ہی اور ہو جاتی ہی مرغ اگرچہ نطفہ مرغ کا بھی مفقود و بادو ہوا ہی اور یہ جو تیرے ہاتھ سے ایثار و زکوٰۃ ہوتا ہی یہ دست تیرا اس طرف نخل و نبات ہوتا ہی آب تیرے صبر کا خلد کی نہر اور جوے شیر خلد کی تیری محبت و دوستی ذوق طاعت کا شہد کی نہر مستی و شوق تیرا جوے شراب طہور یہ سارے سبب اُن اثرون کے ہین جو اُنسے پیدا ہوے مشابہ نہ تھے اب کون جانتا ہی کہ اُن سببون کی جگہ یہ اثر کیسے لگائے اور کیسے جائے آور جب یہ سبب اس جہان مین تیرے مطیع اور تیرے حکم مین تھے تو چار جو جنت نے بھی تیرا حکم مانا اور کہا کہ جدھر تو چاہتا ہی ادھر روان کرتا ہی اور جیسی وہ صفت تھی ویسی ہی کرتا ہی اور چار جو بہشت کی کوثر تسنیم سلسبیل زنجبیل ہین دیکھو تو منی تیری کہ تیرے حکم مین ہی اس سے جو نسل ہوتی ہی کیسی تیرے حکم مین چست و چالاک ہوتی ہی دیکھو تیرا فرزند تیرے حکم مین کیسا دوڑتا ہی کہ مین تیرا ہی جزو ہون کہ تونے مجھکو دوسری جگہ پھانس دیا کہ وہ وجود فرزند کا ہی تغیر صورت اختلاف شرح مین مردگشت کو جو کاشتن سے ہگشت لکھا ہی کہ کشتن سے ہی قولہ آن صفت در امر تو بود این جہان ٭ هم در امر تست آن جو باروان ٭ آن درختان مر ترا فرمان برند ٭ کان درختان از صفات با برند ٭ چون بامر تست اینجا این صفات ٭ پس بامر تست آنجا آن جزات ٭ چون ز دستت زخم بر مظلوم رست ٭ آن درختی گشت ازان زقوم رست ٭ چون ز خشم آتش تو در دلها زدی ٭ مایۂ نار جهنم آمدی ٭ کشتهٔ اینجا چو آدم سوز بود ٭ آنچه ازو زاد مرد افروز بود ٭ آتش تو قصد مردم میکند ٭ نار کز وی زاد بر مردم زند ٭ آن سخنهای چو مار و کژدمت ٭ مار و کژدم گشت و میگیرد دمت ٭ اولیا را داشتی در انتظار ٭ انتظار رستخیزت گشت نار ٭ وعدهٔ فردا و پس فردای تو ٭ انتظار حشرت آمد وای تو ٭ منتظر مانی دران روز دراز ٭ در حساب آفتاب جانگداز ٭ کآسمان را منتظر میداشتی ٭ تخم فردا ره روم میکاشتی ٭ خشم تو تخم سعیر و دوزخست ٭ هین بکش این دوزخت را کین فخست ٭ کشتن این نار نبود جز بنور ٭ نورک اطفا نارنا نحن الشکور ٭ گر تو بی نوری کنی حلمی بدست

آتشت زنده است و در خاکستر است ✦ آن تکلف باشد و روپوش این ✦ نار را نکشد بغیر نور دین ✦ تا نه بینی نور دین ایمن مباش ✦ کاتش پنهان شود یک روز فاش ✦ المعنی فخ بفتح نوعی از دام مرغان یعنے
جب وہ صفت اس جہان مین تیری فرمانبردار تھی تو بس نہرین بھی تیرے ہی حکم مین رواں ہین اور وہ
درخت بھی تیرے ہی مطیع فرمان کہ تیری ہی صفات سے بارور ہین بس صفتین تیرے حکم مین جیسی یہان تہین
ویسی ہی وہان انکی جزا تیری محکوم ہی آیندہ دوسری صورت کا بیان ہی کہ اگر تیرے ہاتھ سے کسی مظلوم
کے زخم پیدا ہوا جان سے وہ ایک درخت زقوم کا ہو کے جم اٹھا آدرا اگر تو نے اپنے غصہ سے دلون کو
جلایا تو وایہ نار جہنم کا ہو گیا یہان تیرا بویا ہوا جو آدم سوز تھا لہذا جو کچھ اس سے پیدا ہوا وہ مردم افروز
ہوا یعنے جلانے والا تیری آگ خشم لوگون کا قصد کرتی ہی اس سے جو آگ پیدا ہوتی ہی وہ مردم مین لگتی
ہی اور باتین پرخشونت تیری جو شال مار و کژدم کے جانگزا ہین وہی مار و کژدم ہین جو تیرا دم گھونٹے ہین
دوستون کو تو نے انتظار مین رکھا انکے حق حقوق ادا نہ کیے کہ وہ انتظار تیری رستخیز کیواسطے دوزخ
ہو گیا انسے وعدے فردا و پس فردا کے کر تا رہا کہ گویا وہ وعدے انتظار حشر کے تھے جیسے کہ حشر کا حلف
فردا پر کرتے ✦ بس بس افسوس ہی تجھپر کہ ایسے ہی تو بھی اس روز دراز مین منتظر نجات کا ہوگا اور حساب
وبوا فند مین پڑیگا اس آفتاب جانگداز مین کسواسطے کہ تو نے آسمان کو بہت منتظر رکھا ہی اور یہی
تخم بو رہا ہی کہ آج تک جو ہو گیا وہ ہو گیا کل سے سیدھی راہ چلونگا اور راہ گمراہی ہی خشم تیرا تخم سعیر دوزخ
ہی اس سے دوزخ پیدا ہوگا خبردار ہو اس دوزخ کو اپنی بجھا کہ وہ جوش پر ہی یعنے غضب اور دوزخ کی نار
سوائے نور ایمان کے نہین بجھتی جیسا کہ حدیث مین ہی کہ مر یا مومن فان نورک اطفأ ناری یعنے مومن سے
دوزخ کہیگی کہ تو میرے پاس سے جا بیشک تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہی اب اگر تو بے نور ہی اور
خامی کر رہا ہی تو وہ بد ہی آگ تیری زندہ ہی لیکن خاکستر مین چھپی ہوئی ہے نور ایمان سے کیسے بجھے ان
خامیون کو کہ جو سوائے ایمان کے دوسری قسم کی طاعت ہی تکلف اور روپوش سمجھے رہ کہ اپنے ہوئے
زشت کو چھپائے ہوئے ہی نار دوزخ کو بجھانے والا سوائے نور دین کے کوئی نہین ہی بس جب تک
کہ آپ مین نور دین کا تو نہ دیکھ لے بخت مت ہو کسواسطے کہ وہ آگ جو دبی ہوئی ہی کسی دن فاش
و ظاہر ضرور ہوگی الخلاف شرح مین گشتہ اینجا لوگشت خشم تو کو چشم تو خامی ہست کو خالی ہست لکھا ہی
قوله نور آبی دان و ہم بر آب چفس ✦ چونکہ داری آب از آتش مترس ✦ آب آتش را کشد آتش بخوی سوختی
نسل فرزندان او ✦ سوی آن مرغ آبیان رو در چند ✦ تا ترا در آبحیوانی کشند ✦ مرغ خاکی مرغ آبی ہم منند
لیک ضدانند و آب و روغنند ✦ ہر یکے بر اصل خود را انند و اند ✦ احتیاطے کن بہم مانند و اند

ہمچنانکہ وسوسہ و وحی الست ٭ ہر دو معقولند لیکن فرق ہست ٭ ہر دو دلالان بازار ضمیر ٭ رختہا سازی ستانند ای امیر ٭ گر تو صراف دلی فکرت شناس ٭ فرق کن سر دو فکرت چون نخاس ٭ ور ندانی این دو فکرت از گمان ٭ لا خلابہ گو و مشتاب و مران ٭ تا نماند در تفکر جان تو ٭ غبن ناید بر تو و بر خوان تو ٭ المعنی چھیدان چھیدن چلکنا کسی چیز سے تو نور دین کو آب اس نار کا جان اور اسی آب سے چھلک جا پھر جب آب تیرے پاس ہو تو آگ سے مت ڈر آب کا خاصہ آگ بجھانے کا ہے اور آگ کی عادت یہ کہ آب مجھکو بجھاتا ہے میں اسکی نسل کے فرزندون کو جلاؤں کہ وہ بنی آدم ہیں جو آب منی سے مخلوق ہیں تو ان لوگون کے پاس جو مرغ آبی ہیں یعنے اہل اللہ چند روز حاضر ہو تو تجھے کھینچ کے چشمۂ حیوان میں لیجا ئین اگرچہ مرغ خاکی اور مرغ آبی بظاہر ایک ہی جسم و تن ہیں لیکن بحقیقت ضد ایک دوسرے کی ہیں جیسے آب و روغن کہ آب آگ کو بجھاتا ہے اور روغن آگ کو بڑھاتا ہے اور ہر ایک یعنے خاکی و آبی اپنی اپنی اصل کو تر او پر روان اب تو احتیاط کر کے خاکی سے آبی کو چھانٹ لے کہ بظاہر دونون مشابہ اور مانند باہمدگر ہیں جیسے وسوسے شیطانی اور وحی الست کی دونون معقول ہیں یعنے عقل کے مانے ہوئے لیکن دونون میں فرق بھی ہے یہ دونون ایسے ہیں جیسے دلال بازاری سو یہ تیرے بازار دل کے دلال ہیں اور ہر قسم کے رخت ای امیر اس بازار سے لیتے ہیں پس اگر تو پرکھنے والا اور فکر شناس نہیں ہے تو دونون کے بھید میں مثل نخاس یعنی بردہ فروش کے کہ خوب غلام و کنیز کو دبا دبا کے ٹٹول لیتا ہے فکر کر اور اگر ان دونون فکرون کا گمان نہیں رکھتا اور شک و یقین میں ترجیح نہیں کر سکتا تو لا خلابہ کہہ اور شتاب اس طرف کو مت دوڑا اور مت جا خلابہ بفتح خ و فتح لام بزبان حکایت بعد میں قریب لا خلابہ کے تشریح علوم ہو جاوئیگی تا جان تیری تفکر میں نہ رہے نہ تجھے زیان آوے نہ تیرے خوان یعنے عمل میں المخالفت شرح میں بازار ضمیر کی یا سہی ہے اور گر تو کو گر تو لکھا ہے

حیلہ و فسخ معاملہ ... کا خرید و فروخت میں

قولہ آن یکی یاری پیمبر را بگفت ٭ کہ منم در بیعہا با غبن جفت ٭ مکر ہر کس کو فروشد یا خرد ٭ ہمچو سحر است و ز راہم میبرد ٭ گفت در بیعی کہ ترسی از غرار ٭ شرط کن سہ روز خود را اختیار ٭ کہ تانی ہست از یزدان یقین ٭ ہست تعجیلت ز شیطان لعین ٭ پیش سگ چون لقمہ نان افگنی ٭ بو کند وانگہ خورد ای معتنی ٭ او ببینی بو کند ما با خرد ٭ ہم ببوئیمش بعقل منتقد ٭ با تانی گشت موجود از خدا ٭ تا بشش روز این زمین و چرخہا ٭ ورنہ قادر بود او کز کن فکون ٭ صد زمین و چرخ آوردی برون ٭ آدمی را اندک اندک ای ہمام ٭ تا چہل سالش کند مرد تمام ٭ گرچہ قادر بود کاندر یک نفس ٭ از عدم پران کند پنجاہ کس ٭ بود عیسی را کہ می کز یک دعا

بی توقف برجہانند همی مردہ را زخالق عیسی و بجو آنند کا وبی توقف مرده را زنده کند + المعنی غرار القصابان یعنی
سرمایه دار و سرمایه دہندہ معتقد روشن ہے ہمام سردار ایک صحابی نے پیغمبر سے کہا کہ مین خرید و فروخت مین نقصان
کا جفت ہوتا ہون ہر کسیکا مکر چلا ہے وہ کچھ مجھ سے بیچے چاہے کچھ خرید کرے میرے حق مین جادو ہو جاتا ہے
اور مجھکو بہکا دیتا ہے فرمایا جس خرید فروخت مین کہ نقصان سے ڈرے تو تین روز کی شرط اپنے واسطے
اختیار کر چنانچہ حدیث ہے اذا بایعت فقل لا خلابة ولی الخیار ثلثة ایام جس وقت کہ خرید فروخت کرے تو کہدے
کچھ فریب نہین مجھکو تین دن تک اختیار ہے یہ وہی بات ہے جسکا اوپر مین نے اشارہ کیا تھا کسواسطے کہ تانی
یعنے کام مین تامل کرنا یقیناً خدا سے تعالی سے ثابت ہوا اور شتابی تیری شیطان سے ہے کما جاء فی الحدیث
التانی من الرحمن والعجلة من الشیطان آہستگی خدا سے ہے اور جلدی شیطان سے دیکھو تو کتے کے
آگے جو تو لقمہ ڈالتا ہے تو وہ بھی پہلے سونگھ لیتا ہے پھر کھاتا ہے پس وہ ناک سے سونگھتا ہے ہم خرد سے
اُسکو سونگھ لیتے ہین کہ خرد روشن چیز ہے اللہ تعالی نے آہستہ آہستہ چھ روز مین آسمان و زمین پیدا
کیے جیسا کہ فرمایا ولقد خلقنا السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام ورنہ وہ قادر تھا کہ صرف امر
کن فیکون سے ایسے ایسے سیکڑون آسمان و زمین دم بھر مین پیدا کر دیتا اور دیکھو آدمی کو بھی تمام کیسا
تھوڑا تھوڑا کر کے چالیس برس مین تمام کو پہونچایا حالانکہ ایک دم مین پچاس آدمی عدم سے چڑیون کیطرح
اڑا دیتا پچاس سے کثرت مراد ہے نہ عدد معین حضرت عیسیٰ کو ایک دم اُسیکا بخشا ہوا تھا کہ بے توقف
انکی دعا سے مردہ اٹھ بیٹھتا تھا تو جو خالق عیسی کا ہے بے توقف مردے تو مجھ زندہ کر دے تو کیا نہین
ہوسکتا تو مجھ سے یہ مراد ہے کہ ایک ایک قبر مین جانے کتنے کتنے دفن ہو چکے ہین سب کو تہ بتہ نکالے
المخالف شرح مین او کا لفظ بود و کز کے درمیان مین نہین لکھا اور فکلون او فیکون اور آن ہام
مین بجائے آن کے آن اچھا جانتا ہون اور آن مین سوکا دب سمجھتا ہون قولہ این تانی ازپے
تعلیم تست + گر طلب آہستہ باید بی شکست + جوی کوچک کہ دائم میرود + نی نجس گردد نہ گندہ میشود
این تانی برای اقبال و سعود + این تانی بعینه دولت چون طیور + باش تا اعضای تو چون بیضہ +
مرغها زاینده اندر انتها + بیضه را چه ماند در شبه بیضہ گنجشک را او دوست ره + وانی ای عاقل کہ ماندین
خوش نشین + ورنہ شتن ایک اندر نقطہ مین + دانه آبی بماند سیب نیز + گرچہ ماند فرقها دان ای عزیز + برگها
ہمرنگ باشد در نظر + میوه با هر یک بود نوع دگر + برگها و جسمها مانند اند + لیک هر جانی برعیلی زنده اند +
خلق در بازار یکسان میروند + آن یکی باذوق و دیگر دردمند + همچنان در مرگ یکسان میرویم + نیم در خسران و
نیمی خسرویم + این سخن پایان ندارد بازگو + از بلال و از هلال و کار او + المعنی یعنی یہ تانی جو تم نے سنے تا دیبا

ہین کی سوا اور حکمتون سے ایک حکمت یہ بھی ہی کہ جاری و قائم منظور ہی تاکہ تانی اختیار کرین اور جا نین کہ طالب آہستہ بے شکست کے اپنی طلب کو پہونچتا ہی چھوٹی نہر جو ہمیشہ آہستہ آہستہ جاری رہتی ہی نہ کبھی بند ہوتی ہی نہ کبھی پانی اسکا گندہ اور بدبو ہوتا ہی یہ تانی وہ چیز ہی جس سے اقبال و سرور پیدا ہوتا ہی اور یہ تانی ایسی ہی جیسے انڈا اور دولت جیسے طیور تو ٹھہرا رہ تو تیرے اعضا بھی مثل انڈون کے انتہا مین مرغ جنین جیسا کہ اوپر کہا ہی کہ جو حمد تیرے منھ سے نکلتی ہی خدائے تعالی اسکو جنت کا مرغ بناتا ہی مگر یہ بھی بیضہ مار کا اور بیضہ گنجشک کا اگرچہ دونون ایک صورت ہوتے ہین لیکن راہین انکی دو ہین ایک سے مار پیدا ہوتا ہی اور ایک سے گنجشک آوراے عاقل اس بات کو بھی جانے رہ کہ صورت سین و شین کی یکسان ہی مگر نقطون کا فرق ضرور ہی ایسے ہی اے عزیز بہی اور سیب دونون مشابہ ایک دوسرے کے ہین لیکن انکے لطف و خواص مین جو فرق ہین وہ بھی تو جانے رہ دیکھنے مین تو پتے دونون کے ہمرنگ ہین مگر میوہ دونون کا اپنی اپنی قسم کا برگ و جسم سب درختون کے مشابہ یکدیگر ہین لیکن ہر نوع اپنے اپنے حال مین زندہ ہین ربیع بالفتح محصول زراعت آور دیکھو مخلوق بازار کو یکسان جاتے آتے ہین بیٹھے جانے والے سب ایک سے ہوتے ہین مگر کوئی باذوق ہوتا ہی کوئی دردمند ہوتا ہی ایسے ہی مرگ مین سب یکسان ہین لیکن ہی یہ کہ آدھے انمین کے خسران والے اور ریاکار ہین اور آدھے خسرو یعنے بادشاہ ہین آپ فرماتے ہین اس بات کی تو حد و نہایت نہین تو قصہ بلال و ہلال اور انکے معاملہ کا بیان کر الخلاف شرح مین بیضہ کو مار ارچہ کو مارا چہ ربیع کو ربع لکھا ہی

وفات پانا بلال رضی اللہ عنہ کا خوشی سے

قولہ چون بلال از ضعف شد ہمچون ہلال + رنگ مرگ افتاد بر روی بلال + جفت او دیدش بگفتا واحرب + پس بلالش گفت نی نی واطرب + تا کنون اندر حرب بودم ز زیست + تو چہ دانی مرگ چہ عیش ست و چیست + این ہمیگفت و رخش در عین گفت + نرگس و گلبرگ و لالہ می شکفت + تاب رو و چشم پر انوار او + می گواہی داد بر گفتار او + ہر سیہ دل خود سیہ دیدی ورا + مردم دیدہ سیہ آمد چرا + مردم نادیدہ باشد رو سیاہ + مردم دیدہ بود مرآت ماہ + خود کہ بیند مردم دیدہ ترا + در جہان جز مردم دیدہ ترا + چون بغیر مردم دیدہ اش ندید + پس بغیر او کہ در رنگش رسید المعنی حرب جنگ و خشم و بے بہرگی جب بلال ضعف سے مثل ہلال کے ہو گئے اور رنگ مرگ کا انکے چہرہ پر چھایا بی بی نے انکی دیکھ کے کہا واے حرب اے بے بہرگی بلال نے کہا نہین نہین ایسے مت کہو بلکہ وا طرب کہو یہ حرب نہین ہی طرب ہی اب تک جو مین زندہ تھا تو اس

زینت کے سبب سے ضرور حرب ہین تھا اب جو مرتا ہون تو کیسی عیش ہی اور اس مرنے کی عیش کو تو کیا جانے
کہ کیا ہی یہ کیسی ہے ہے کہتے تھے کہ رخ انکا عین گفتگو مین ایسا شگفتہ ہوا کہ نرگس ہو گلبرگ و لالہ کو شگستہ و
بیقدر کرتا تھا آنکے چہرہ کی چمک اور چشم پر انوار انکی بات پر گواہی دیتی تھین اور چونکہ بلال حبشی تھے
اس سبب سے جو شخص خود سیاہ دل تھا انکو سیاہ دیکھتا تھا مگر یہ مثل مردم دیدہ کے تھے
جیسے وہ سیاہی ہین روشن ہی ایسے ہی یہ سیاہی ہین روشن تھے آندھے کی آنکھ کی پتلی رو سیاہ
ہوتی ہی اور جو مردم دیدہ ہی یعنے انکھیارے کی پتلی وہ آئینہ ماہ کی ہی یعنے ماہ کو دکھاتی ہی حاصل یہ کہ
اندھے انکو سیاہ دیکھتے تھے اور انکھیارے ماہ جانتے تھے آپ کہتے ہین جہان مین جو یہ مردم دیدہ
ہین یہ بیچارے کیا تمکو دیکھینگے اور کب دیکھ سکتے ہین سوا آنکے جو مردم دیدہ فزا ہین یعنے اور ون
کی آنکھین روشن کرنے والے وہ تمکو دیکھ سکتے ہین پس ہرگاہ جسنے دیکھا اسی دیدہ سے دیکھا لہذا
سوائے اُنکے رنگ سیاہ کے نور نہین دیکھا الخلاف شرح مین واحرب کے معنی غمگین شدن کے
لکھے ہین گو ہین لیکن یہان تو چسپان نہین البتہ بے بہرگی کے چسپان ہین قولہ پس جزا و جملہ مقلد
آمدند + در صفات مردم دیدہ بلند + گفت جفت الفراق ای خوش خصال + گفت نی نی الوصالست
الوصال + گفت جفت امشب غریبی میروی + از تبار و خویش غائب میشوی + گفت نی نی بلکہ امشب
جان من + میرسد خوش از غریبی در وطن + گفت ایجا ان ودلم واحسرتا + گفت نی نی جان من وا دولتا
گفت آن روی کجا بینیم ما + گفت اندر خلوت خاص خدا + حلقہ خاصش بتو پیوستہ است + گر نظر بالا
کنی نی سوی پست + اندر آن حلقہ ز رب العالمین + نور می تابد چو در حلقہ نگین + گفت ویران گشت
اینخانہ دریغ + گفت اندر مہ نگر منگر بمیغ + المعنی پس اس شخص کے سوا جو مردم دیدہ فزا ہو سب
مقلد ہین غیر تحقیق کے پیرو اُن لوگون کے صفات مین جو بلند دیدہ ہین کہ سنی سنائی کہتے ہین نہ
یہ کہ اپنی دیکھی جانی ہو یہان تک صفات بلال کے فرمائے اب پھر استیناف ہی طرف اصل حکایت
کے پھر بلال کی بی بی نے کہا ای خوش خصال اب خاص فراق کا وقت آگیا کہا نہین نہین وصال
ہی وصال ہی فراق کیسا پھر کہا اس رات مین تم مسافر کیطرح خویش و تبار سے جاتے ہو کہا نہین نہین
اس رات مین میری جان خوش و خرم مسافرت سے وطن مین جاتی ہی پھر کہا ای میرے جان و دل
ہائے کیسی حسرت کی بات ہی کہا نہین نہین ایجان میری وا احترامت کہو وا دولتا کہو کہا اب تمھاری صورت
مین کہان دیکھون کہا خلوت خاص خدا مین آور وہ حلقہ جو خاص اسکا ہی تجھسے ملا ہوا ہی الگ نہین ہی مگر
جب کہ تو بالا نظر رکھیگی نہ پست نظر اور اسی حلقہ مین جو تجھسے ملا ہی نور رب العالمین کا چمکتا ہی

جیسے حلقہ سے نگین چمکتا ہی پھر زوجہ نے کہا افسوس یہ گھر ویران ہوا کہا تو ماہ کو دیکھ ابر کو مت دیکھ

حکمت ویران ہونے بدن کی مرگ سے

قولہ کرد ویران تا کند معمور تر + قوم انبہ بود و خانہ مختصر + من چو آدم بودم اول حبس کرب + پر شد اکنون نسل جانم شرق و غرب + من گدا بودم درین خانہ چو چاہ + شاہ گشتم قصر باید بہر شاہ + قصرہا خود مر شہان را انس ست + مردہ را خانہ و مکان گوری بس ست + انبیا را تنگ آمد این جہان + چون شہان رفتند اندر لا مکان + مردگان را این جہان بنمود فر + ظاہرش زفت و بمعنی تنگ تر + گر نبودے تنگ این افغان ز چیست + چون دو تا شد ہر کہ روزی بیش زیست + در زمان خواب چون آزاد شد + زین مکان بنگر کہ جان چون شاد شد + روح از ظلم طبیعت باز رست + مرد زندانی ز فکر حبس جست + این زمین و آسمان بس فراخ + سخت تنگ آمد بہنگام مناخ + چشم بند آمد فراخ و سخت و تنگ + خندہ او گریہ فخرش جملہ ننگ + المعنی یعنے خدا تعالی جو اس خانۂ تن کو مرگ سے ویران کرتا ہی حکمت یہ ہی کہ اسکو معمور تر کرے ورنہ قوم یہان آنے والی جو مراد ارواح سے ہی بہت تھی اور گھر مختصر تھا کیسے سمائی ہوتی مین بھی آدم کے مثل اول اس قید کرب مین تھا جیسے وہ یہان آ کے گھبرا گئے تھے لیکن اب میری جان ایسی ہی جسکی نسل سے شرق و غرب بھرا ہوا ہی جیسے آدم کی نسل سے بھرا ہی لہ وہ نسل انکی جان کی معارف ہین مین ایک وقت مین گدا اس خانۂ ہیچ چاہ کا تھا جس وقت مین کہ بیمعرفت تھا اب شاہ ہوگیا اور شاہ کیواسطے قصر چاہیے جسمین اسکی سمائی ہو ظاہر ہی کہ بادشاہون کے محل انس قصر ہی ہوتے ہین انھین سے انس پذیر ہوتے ہین اور مردہ کیواسطے خانہ و مکان گور ہی کافی ہوتا ہی انبیا کیسے اس جہان کو چھوڑ کے شاہون کیطرح لا مکان کو چلے گئے اگر تنگ نہوتا تو کیون چلے جاتے مردون کو اسنے فر و زیبائش اپنی دکھائی جیسا کہ ظاہر اسکا زفت و وسیع ہی انھون نے ظاہر کو دیکھ لیا معنی کو نہین دیکھا کہ از بس تنگ ہی اگر تنگ نہو تو یہ شکایتین اور فریاد و فغان اسکی کیون ہون اور جو کوئی بہت دن جیے تو وہ ٹیڑھا کیون ہو اسی کے غم اٹھا اٹھا کے کبڑا ہوجاتا ہی اپنے روزمرہ ہی کو غور کر کہ وہ خواب ہی دیکھ تو تیری جان جب خواب مین اس مکان سے آزاد ہوجاتی ہی کیسی شاد و بیغم ہوتی ہی ظلم طبیعت سے چھوٹی ہوئی کہ جس بات کو اسکا جی نہین چاہتا طبیعت وہ کام اس سے لیتی ہی جیسے کوئی شخص زندانی قید سے نکلا ہوا خوش ہوتا ہی بس یہ زمین و آسمان جو نہایت فراخ معلوم ہوتے ہین نہایت ہی تنگ ہین کہ یہ کیفیت ہنگام خواب معاودم ہوتی ہی و روسیے تو یہ ایک چشم بند ہی کہ در حقیقت ہی تو ایک شی نہایت تنگ اور معلوم فراخ ہوتی ہی اور ہی

گرچنیدہ جانتے ہین اور تنگ کو فراخ سمجھتے ہین

تشبیہ دنیا کی کہ بظاہر فراخ ہی اور بحقیقت تنگ اور تشبیہ خواب کی موت سے جسمین تنگی سے خلاص پاتا ہی

قولہ ہمچو گرمابہ کہ تفسیدہ بود + تنگ آئی جانت چسپیدہ بود + گرچہ گرمابہ عریض ست و طویل + زان تپش تنگ
آیدت جان کلیل + تا برون نائی نہ بکشاید دلت + پس چہ سود اندر فراخی منزلت + یا کہ کفش تنگ پوشی
ای غوی + در بیابان فراخی میروی + آن فراخی بیابان تنگ گشت + بر تو زندان آمد آن صحرا و دشت
ہرکہ دیدا و مرترا از دور گفت + کو دران صحرا چو لالہ بر شگفت + او نداند کہ تو ہمچون ظالمان + از برون در
گلشنے جان در فغان + خواب تو آن کفش بیرون کردنست + کہ زمانی جانت از زندان برست + اولیا
را خواب ملکست ای فلان + ہمچو آن اصحاب کہف اندر جہان + خواب می بینند و آنجا خواب نی + در عدم
میروند و باب نی + خانہ تنگ و درون جان چنگلوک + کرد ویران تا کند قصر ملوک + چنگلوکم چون جنین اندر رحم +
نہ مہ گشتم شد این نقل آن ہم + گر نباشد درد زہ برباد رم + من درین زندان میان آذرم + المعنی تپسیدہ
پژمردہ و گداختہ کلیل سست و خیرہ چنگلوک جسکے ہاتھ پاؤن ٹیڑھے ہون یعنے اس جہان کا حال ایسا
ہی جیسے کوئی خوب بجھر کا ہوا حمام گرم کہ اگر تو اسمین جائیگا تو ضرور جان تیری تنگ و گداختہ ہوگی اگرچہ
حمام عریض و طویل جگہ ہی لیکن تیری جان سست اُس تپش سے تنگ ہی ہوگی جب تک باہر نہین نکل
آئیگا ہرگز دل تیرا کشادہ نہوگا پھر اگر اُس عریض طویل جگہ فراخ مین تیری منزل ہی بھی تو کیا فائدہ یا
مثلاً تو نے تنگ جوتیان پہنین اور لنبے چوڑے جنگل مین چلا جاتا ہی وہ فراخی بیابان کی گو کتنی ہی ہو
تجھپر تنگ ہو جائیگی اور اس صحرا و دشت کو ایسا جانیگا جیسے زندان کہ کب اس سے نکلون جو کوئی
دور سے تجھکو دیکھیگا کہیگا کیا خوب جنگل مین لالہ کھلا مگر اس سے اُسکو کیا خبر کہ تیرا حال ایسا اُن
نکا سا ہی کہ ظاہر گلشن ہو رہا ہی اور جان مین فغان بھرا ہی پس سونا تیرا ایسا ہی جیسے تھوڑی سی دیر کو
اُس تنگ جوتی کا اتار ڈالنا کہ کچھ تو جان تیری اس زندان سے چھوٹ جاتی ہی لیکن یہ خواب اولیا
کی ملکیت ہی جیسے اصحاب کہف اس جہان مین ہین اور خواب مین اسکی تنگی سے چھوٹے ہوتے
ہین اور یہ عجیب خواب ہی کہ خواب تو دیکھ رہے ہین اور خواب وہان ہی نہین اور عدم مین گو جاتے ہین
لیکن کوئی اسکا دروازہ ہی نہین اب پھر قول بلال کا ہی کہ خانہ تنگ اندرون چنگلوک کا جسکے ہاتھ پاؤن
پیچ و نار است تھے ویران کیا تا قصر ملوک اُسکے واسطے بنائے اور چنگلوک مین ہون جسوقت کہ جنین
تھا اور رحم مین تھا ہاتھ پاؤن سکڑے سمٹے ٹیڑھے بیڑھے جب نو مہینے کا ہوگیا تو زہ ان مہینا دیا

نقل کا ہوا کہ رحم سے دوسری جگہ نقل کردن تو دروازہ مادر پر رکھا گیا کہ اگر وہ درد اسپر نہو
تو مین اس زندان مین ایسا رہون جیسے کہ کوئی آگ مین پیچین رہتا ہی بخلاف شرح مین
تجسیدہ کو کشیدہ اور معنی مین بصورت تجسیدہ خانہ تنگ دورون مین واو عطف اور نقل آن کو
بصورت نقلان لکھا قولہ مادر طبع زد درد مرگ خویش ہ میکند زہ تا رہد برہ زمیش + تا چرد آن برہ در
صحرای سبز + ہین رحم بکشا کہ گشت آن برہ گبز + درد زہ گر رنج آبستان شود + بر جنین اشکستن زندان بود
حاملہ گریان ز زہ کاین المناص + وان جنین خندان کہ پیش آمد خلاص + ہرچہ زیر چرخ ہستند امہات
از جماد و از بہیمہ و ز نبات + ہر یکی از درد غیری غافلند + جز کسانیکہ نبیہ و عاقلند + آنچہ کوسہ داند این
خانہ کسان + بلمہ از خانہ خودش کی داند آن + آنچہ صاحب دل بداند حال تو + تو ز حال خود ندانی ای عمو
آنچہ بیند در جبینت اہل دل + کی ببینی در خود ای از خود خجل + یعنی گبز بالفتح وکاف فارسی قوی و سطبر
نبیہ آگاہ و آگاہی دہندہ کوسہ بواو مجہول جسکی ڈاڑھی مونچھ نکل جانے وقت ڈاڑھی نکلنے کے نکلے بلمہ
بالفتح مراد ریش تطبیق صدر فرمایا کہ جب نو مہینے ہو جاتے ہین تو میری مادر طبع اپنے درد مرگ سے
درد زہ پیدا کرتی ہی تا بچہ میش سے چھوٹ جاے اسواسطے کہ طبیعت ہی دافع ہر مہلک موذی
شی کی ہی وہ اس درد کا حیلہ پیدا کرتی ہی اپنے بچے کو تا وہ برہ صحراے سبز مین چرے اسواسطے کہتی ہی
کہ خبردار ہو رحم کو کھول دے برہ قوی و سطبر ہو گیا بس یہان رہنا نہین چاہیے اب دیکھو وہ درد زہ کا
حاملہ کو تو رنج و ناگوار ہوتا ہی اور جنین کو ایسا ہی جیسے قیدخانہ کا ٹوٹنا اور قید سے چھوٹنا حاملہ تو درد سے
روتی اور بچاو کی جگہ ڈھونڈھتی ہی اور جنین ہنستا ہی کہ مجھکو خلاص ملی الغرض اس چرخ کے نیچے جو امہات
ہین مثلاً موالید ثلاثہ کہ وہ جمادات و حیوانات و نباتات ہین سب ایک دوسرے کے درد سے غافل
ہین اپنا بچاو چاہتے ہین سوا اُن لوگون کے جو آگاہ و عاقل ہین مشہور ہی کہ آدمی کم ریش عقیل ہوتا ہی
اور ریش دراز احمق بس فرماتے ہین کہ کوسہ جیسا حال لوگون کے گھر کا جانتا ہی ریش دراز ایسا نہین جانتا
بلکہ وہ خود اپنا ہی حال نہین جانتا گھر سے مراد وجود ہی اور کوسہ صاحبدل کہ اکثر ریش وغیرہ نہین رکھتے
اور ریش دراز اہل ظاہر چنانچہ فرمایا کہ ای عمو صاحبدل جیسا تیرا حال جانتا ہی تو اپنا حال ایسا کہان جانتا ہی
اہل دل جو کچھ تیری پیشانی سے دیکھ لیگا تو ای از خود خجل اپنے آپ مین کب دیکھ سکے گا

بیان اس بات کا کہ جو کچھ غفلت و کاہلی و تاریکی ہی سب تیرے تن سے ہی

قولہ غفلت از تن بود چون تن روح شد + بیند آن اسرار را بی ہیچ بد + چون زمین برخاست از جوف
فلک + نی شب و نی سایہ ماند نی دلک + ہر کجا سایہ ست و شب یا سایگہ + از زمین باشد نہ از خورشید و مہ

دود پیوسته هم از هیزم بود ٭ کی ز آتشهای مستنجم بود ٭ وهم افتد در خطا و در غلط ٭ عقل باشد در اصابتها فقط
هر گرانی و کسل خود از تن است ٭ جان ز خفت جمله در پریدن است ٭ روی سرخ از کثرت خونها بود ٭ روی
زرد از جنبش صفرا بود ٭ و سفید از قوت بلغم بود ٭ باشد از سودا که رو ادهم بود ٭ در حقیقت خالق آثار اوست
لیک جز علت نه بیند اهل پوست ٭ مغز کو از پوستها آواره نیست ٭ از طبیب و علت او را چاره نیست ٭
چون دوم بار آدمی زاده بزاد ٭ پای خود بر فرق علتها نهاد ٭ علت اولی نباشد دین او ٭ علت آخر
ندارد کین او ٭ میپرد چون آفتاب اندر افق ٭ با عروس صدق و صفوت بر تتق ٭ بلکه بیرون از افق وز
چرخها ٭ بیمکان باشد چو ارواح و نهی ٭ بل عقول ما چو سایهای عمودی فتد از هر طرف بر پای او ٭ المعنی بد
بالضم چاره و علاج و لک للتحتین زوال و غروب آفتاب مستنجم روشن علت اولی عقل و لی تتق سراپرده
نهی بالضم والف مقصوره عقلها و خردها جمع نهیه فرماتے ہین ساری غفلت تن سے ہے لیکن جب تن
روح ہو جاتا ہے تو جملہ اسرار و بھید ضرور ہی دیکھنے لگتا ہے جیسے زمین جو جوف فلک مین واقع ہے اگر
اسکے جوف سے جاتی رہے تو ہر وقت آفتاب ایک حال پر روشن رہے پھر نہ رات رہے نہ سایہ
نہ زوال نہ غروب منقول ہے کہ جتنا آسمان یہ مرئی ظاہر ہے اتنا ہی نیچے ہے اور بیچ مین اسکے زمین بیچ جوف
فلک مین ہوئی اور یہی زمین آڑ ہوکے رات ہو جاتی ہے جو سایہ زمین کی کہلاتی ہے اور اسکی آڑ سے
زوال و غروب ہوتا ہے جب یہ آڑ جاتی رہی تو پھر نور ہی نور ہے کوئی سیاہی نہین ایسے ہی یہ تن خاکی
آڑ ہو رہا ہے ہر گاہ یہ بھی روح ہوگیا تو رازو اسرار کیسے چھپے رہینگے ضرور ہی دیکھیگا دیکھو جہان مین
سایہ ہے یا شب ہے یا کوئی سایہ کی جگہ زمین ہی سے ہے نہ خورشید و ماہ سے دھوان جو آگ مین ملا ہوا
ہوتا ہے لکڑی سے ہوتا ہے نہ کسی آگ سے کسواسطے کہ ہر آگ روشن ہے نہ تاریک وہم آدمی کا غلط و خطا مین
پڑتا ہے اسی سبب سے کہ اسکا تعلق جسم سے ہے اور عقل مین اصابت ہے یعنے رسائی اور صواب یافتن کہ
اسکا علاقہ روح سے ہے جتنی گرانی و کاہلی ہے تن سے ہے جب یہ سب سو جاتے اور مٹ جاتے ہین تو جان
اٹھنے لگتی ہے اہل علت جسکا منہ سرخ دیکھتے ہین کہتے ہین کثرت خون سے ہے اور جو زرد پاتے ہین صفرا
کی تحریک بتاتے ہین اور سفید رو کو قوت بلغم کی سمجھتے ہین اور سیاہ روئی کو سودا سے اور در حقیقت
خالق ان جملہ آثار کا وہی ہے لیکن اہل پوست سوائے علت کے اور کچھ نہین دیکھتے بس جو مغز کہ
پوست سے آوارہ اور علیحدہ نہین ہے پوست ہی مین لپٹا ہوا ہے اسکو طبیب و علت سے چارہ
نہین ہے وہ ضرور انکھین پر نظر کریگا اور جب دوسری دفعہ آدم زاد پیدا ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے مردان
عالم فانی زادن عالم باقیست تو ان سب علتون کے سر پر پانون رکھتا ہے اور پامال کرتا ہے

پھر انمین سے کوئی نہین ہوئی نہ پہلی علت جو حالت حیات دنیا مین تھی اسپر اسکی راہ روشن ہوتی ہو نہ دوسری علت جس سے مراد اسکو کچھ کمینہ بینے کسی تجارت کا لفظ کا نہ موت کا غم اور یہی حال انکا ہی جو مرنے سے قبل مرجاتے ہین آب وہ ایسا چمکتا ہی جیسے آفتاب افق آسمان مین چمکتا ہی اور عروس حق و صفوت کے ساتھ سراپردہ پر رہتا ہی جو آسمان ہی چنانچہ قول حضرت عیسی کا ہی لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین یعنی نہین داخل ہوگا ملکوت آسمان مین وہ شخص جو نہین جنا گیا ہو دو دفعہ بلکہ افق اور آسمانون سے بھی باہر اور بے مکان شمول ارواح و عقول کے ایسا آزاد فارغ نہاد بلکہ اسی عمود وہ ایسا بلند پرواز عالیمقام ہی کہ ہمارے عقلین اسکو نہین پہونچتین جب خیال کرتے ہین تو ہر طرف سے اسکے پاؤن پر پڑتے ہین

تشبیہ کرنا نص مطلق کا کہ بعید تھی قیاس کے ساتھ

قولہ مجتہد ہرگہ کہ باشد نص شناس ٭ اندران صورت نیندیشد قیاس ٭ چون نیابد نص اندر صورتے ٭ از قیاس آنجا نماید عبرتے ٭ نص وحی روح قدسی دان یقین ٭ وان قیاس عقل جزوی تحت این ٭ عقل از جان گشت با ادراک و فر ٭ روح اورا کی شود زیر نظر ٭ لیک جان در عقل تاثیری کند ٭ زان اثر آن عقل تدبیری کند ٭ نوح وار ار صدمتی زو بر قوی روح ٭ کو یم و کشتی ٭ کو طوفان نوح ٭ عقل اثر را روح پندارد و لیک ٭ نور خور از قرص خور دورست نیک ٭ زان بقرصی سالکی خرسندہ شد ٭ کز نورش سوے قرص افگندہ شد ٭ زانکہ این نوری کہ اندر سافلست ٭ نیست دائم روز و شب او آفلست ٭ وانکہ اندر قرص دارد باش و جا ٭ غرقہ آن بحر باشد انما ٭ نے سحابش رہ زند نے خود غروب ٭ وا رہید او از فراق سینہ کوب ٭ اینچنین کس اصلش از افلاک بود ٭ یا مبدل گشت اگر از خاک بود ٭ زان کہ خاکی را نباشد تاب آن ٭ کز شعاعش جاودان ٭ گر زند بر خاک دائم خور خور ٭ آنچنان سوزد کہ ناید ورشمر ٭ دائم اندر آب کار ماہیست ٭ مار را با او کجا ہمراہیست ٭ المعنی نص بالفتح وتشدید صاد وہ آیت کہ کلام تشابہ کو ظاہر کردے کہ یہ نیک ہی اور وہ بد ہی فارسی والے ہر کلام صریح و ظاہر کو کہتے ہین مجتہد راہ صواب پیدا کرنے والا فرماتے ہین ہرگاہ کہ مجتہد نص شناس ہوتا ہی تو اس صورت مین قیاس سے اندیشہ نہین کرتا قیاس کو صحیح جانتا ہی ۔ جب کسی صورت مین نص نہین پایا تو قیاس کرنے مین ہان عبرت پکڑتا ہی اور ڈرتا ہی پس تجھکو جو تیری روح قدسی وحی و حکم کرے اسکو یقینا نص جان لے کہ وہی صریح و ظاہر ہی اور وہ قیاس جو تیری عقل سے ہی اسکو بھی ایک جزو اسی کے تحت مین جان کہ اسی وحی کا جزو ہی اسلیے کہ عقل جان ہی سے با ادراک و فر ہوئی ہی مگر نہ اس طرح کہ جان اسکی زیر نظر ہو

زیر نظر بھی نہین ہو لیکن یہ بات ہو کہ جان عقل مین تاثیر کرتی ہو اگرچہ عقل جان کو پا نہین سکتی مگر اسکی
تاثیر کی نہایت سے تدبیر کرتی ہو اور اُس تاثیر کو روح جانتی ہو مولانا فرماتے ہین کہ ای عقل تو جو اُس
تاثیر کو روح جانتی ہو اگر نوح کیطرح روح نے تجھپر صدمہ ڈالا ہو تو بتا تجھ مین وہ لوازم کہان ہین جو نوح کے
صدمہ مین تھے شل ہم اور کشتی اور طوفان کے روح کا صدمہ نوح کے صدمہ سے کیا کم ہو جسنے جہان کو
فنا کر دیا تھا تو اُسکے آثر کو خود روح جانے ہوئے ہو لیکن نور آفتاب کا قرص آفتاب سے بہت دور ہو
یہ قرص جو چمکتا معلوم ہوتا ہو یہ اور ہو اور اصل نور اور ہو مگر سالک جو اس اصل پر راضی ہو گیا ہو اسی
خیال سے کہ قرص پر بھی اُسیکا فیض ہو اور اصل نور جو قرص مین نہین پہچانتے رہیے کہ یہ نور جو سافل مین ہو یہ
رات دن ہمیشہ یکسان نہین ہو بلکہ آفل ہو یعنے ڈوبنے والا اور وہ جو قرص مین ہو وہ باش گھٹتا ہو
اور اُسمین جگہ پائی ہو وہ ہمیشہ اُس دریا مین غرق ہو نہ ابر اسکی رہزنی کر سکتا ہو نہ غروب وہ فراق سینہ
سے چھوٹا ہوا ہو بس جو ایسا شخص ہو اسکی اصل افلاک یعنے عالم علوی سے ہو اور اگر عالم سفلی یعنے
خاک سے ہو تو وہ علوی کے ساتھ بدلا ہوا ہو اُس سبب کہ خاک کی ایسی طاقت کہان ہو جسپر ہمیشہ شعاع
اسکی پڑے اور وہ متحمل ہو سکے یہی سمجھ لو اگر ہمیشہ نور آفتاب کا خاک پر پڑتا رہے تو ایسی جلنے لگے کی جو
شما ہے باہر جیسے ہمیشہ پانی مین رہنا مچھلی کا کام ہو سانپ اوسکا ہمراہی اس کام مین کب ہو سکتا ہو
گو بصورت ہو الخلاف شرح مین روز و شب کو تحت پاس رجا یہ خود معنی شرح سے باش ثابت ہوا کہ
در شعر کو ورشمر با و کجا کو اکا لکھا ہو قوله لیک در کہ مار ہای پُرفنند ما ندرین کہ ماہیانی می کنند مکر
شان گر خلق را شیدا کنند * ہم ز دریا تاشیان رسوا کنند * واندرین یم ماہیان پُرفنند ما را ز سحر ماہی کنند
گر تو ماری شو قرین ماہیان * تا شوی چون ماہیان در یم روان * ماہیان قعر دریای جلال * بحر شان
آموختہ سحر حلال * پس محال از تاب ایشان حال شد * نحس آنجا رفت و نیکو فال شد * ہر آنجا رفت
شک شد یقین * سنگ آنجا رفت و شد دُرّ ثمین * خاک زر شد سنگ گوہر ماہی سر * می نہ بیند جز بشہد
چشم بشر * تا قیامت گر بگویم زین کلام * صد قیامت بگذرد وین ناتمام * آخر نامہ اندوہ و ملال و
اضطراب و بیقراری لیکن پہاڑ مین بھی بڑے مار پُرفن ہین یعنے مقلد مکار دیسے کہ اس دریا مین ماہی بنا
کرتے ہین او مکار ماہی اور ماہی اس دریا کی سچے ہین اگرچہ مکر انکا مخلوق کو شیدا و فریفتہ کرے لیکن کیا
ہوتا ہو مار جب دریا دیکھیگا گھبرائیگا یہ گھبرانا ہی اُسکو رسوا کر دیگا اور اس دریا مین ایسی ماہیان پُرفن
ہین کہ مار کو اپنے سحر سے ماہی بنا دیتی ہین پس اگر تو مار ہو تو ہمنشین ماہیون کا ہوتا ماہیون کیطرح دریا مین
چلنے پھرنے تیرنے لگے بعد کا شعر اسکی نسبت شرح مین لکھا ہو کہ اس شعر مکر شان گر الخ اس سے پہلے

بعض کتب مین واقع ہوا ہو واقعی ٹھیک ہی بیان محض بیربط ہو وہ لوگ جو ماہیان بحر دریاے جلال کے
ہین اونکو اونکے سحر نے ایسا سحر حلال سکھا دیا ہو کہ جو امر محال وناممکن ہین انکی قوت سے سب موجود
ہوجاتے ہین مثلاً شخص اگر وہان گیا سعید ونیک فال ہوگیا زہر وہان یقیناً شکر ہوجاے سنگ ہان
جاے وقیمتی بنجاے مگر ہو یہ کہ کیسی ہی خاک وہ ہو جاے سر سے پانون تک اور کیسا ہی گوہر سنگ
بنجاے مگر چشم بشر کی سواے شر کے نہین دیکھتی آپ حصر ہو کہ اگر اس قسم کا کلام قیامت تک کہے جاوین
تو سو قیامتین گذر جائین مگر کلام تمام نہو الخلاف شرح مین ماہیانی کو ماہیا لکھا ہو

آداب المستمعین والمریدین عند فیض الحکمة من لسان الشیخ

قولہ ہر ملولان این مکرر کردنست + نزد من عمری مکرر بردنست + شمع از برق مکرر برشود + خاک از تاب
مکرر زر شود + گر ہزاران طالب اند و یک ملول + از رسالت باز میماند رسول + این رسولان ضمیر
رازگو + مستمع خواہند اسرافیل خو + نخوتی دارند و کبری چون شہان + چاکری خواہند از اہل جہان
تا ادبہاشان بجا گہ ناوری + از رسالت شان چگونہ برخوری + کی رسانند آن امانت را بتو + تا نباشی
پیششان راکع دوتو + ہر ادب شان کی ہمی آید پسند + کامدند ایشان ز ایوان بلند + نی گدایانند کز
ہر خدمتی + از تو دارند ای مزور منتی + لیک با بی رغبتیہای ضمیر + صدقہ سلطان بیفشان وامگیر + اسپ
خود را ای رسول آسمان + در ملولان منگر و اندر جہان + فرخ آن ترکی کہ استیزہ نہد + اسپش اندر خندق
آتش جہد + گرم گرداند فرس را آنچنان + کہ کند آہنگ اوج آسمان + چشم را از غیر و غیرت دوختہ + ہمچو
آتش خشک و تر را سوختہ + گر پشیمانی بر او عیبی کند + آتش اول در پشیمانی زند + خود پشیمانی نروید از عدم
چون ببیند گرمی صاحب قدم + المعنی فرماتے ہین جو لوگ تعلیم وتلقین سے ناخوش اور ملول ہوتے ہین
اونکے تعلیم وتلقین کی بات کہنا مکرر نا ہی ہی کہتے ہین کہان تک باربار کہوگے اور میرے نزدیک
کہ مین اسکا طالب وشائق ہون عمر دوبارہ پانا جو نایاب شی ہے گویا مینے دوبارہ پائی ہے مین خوب جانتا ہون
کہ شمع مکرر آگ دکھانے سے روشن ہی ہوجاتی ہے اور خاک باربار آگ پانے سے زر ہوجاتی ہے کہ
سرخ ہوجاتا اور اگر ایسا حال ہے کہ طالب تو ہزارون ہین اور ملول ایک ہی ہے اسوقت مین جو رسول
رسالت سے باز رہتا ہے تو یہ وجہ ہے کہ وہ رسول ضمیر اور راز گو ہوتے ہیں سننے والا بھی ایسا چاہتا ہے کہ اسرافیل خو
جنکا مقام قرب عرش مین ہے امر رفت اور صور منہ سے لگانے حکم الٰہی کے منتظر ہین ایسا مستمع منتظر چاہیے
ہین یہ لوگ کبر ونخوت بادشاہون کا سا رکھتے ہین اور خدمت وبندگی کے اہل جاننے خواہان ہین
جب تک تو اونکے ادب بجا نہین لائیگا انکی رسالت سے پھل نہین پائیگا اور متمتع نہوگا یعنے وہ امانت

جو آنکے سپرد ہی کبھی مجھکو نہین پہونچا پینگے جب تک تو اُنکے سامنے رکوع کرنے والون کیطرح دُہرا نہوگا اور معہذا ہر ادب بھی اُنکے پسند نہین اسلیے کہ وہ بھی کیسے ایوان بلند سے آئے ہین نہ گدا ہین کہ تیری ہر خدمت سے ای مزور احسانمند و ممنون ہون مزور بضم میم و تشدید واو فریبی و دروغگو آب فرماتے ہین کہ ای رسول ہرچند لون کی بے رغبتیان ہون اور کوئی رجوع نہو لیکن تمنے جو صدقہ سلطان سے پایا ہی وہ آنپر چھاڑو و اُسکو مت روکو تم ای رسول آسمان کے ان ملولون کیطرف مت دیکھو اپنا گھوڑا اکووا کو اور مستفید کرو آب فرماتے ہین کیسا مبارک وہ سپاہی ہی کہ خصومت شروع کرے اور گھوڑا اپنا خندق آتش مین کو دائے اور ایسا اُسکو گرم کرے کہ مستود آسمان پر اڑجانے کا ہو آنکھین غیرو غیرت سے سیے ہوے آگ کیطرح تروخشک جلانے کو ہے پشیانی جو عیب لگانے والی شی ہی اُسکو پہلے ہی سے پھونکے ہوے اور حقیقت تو یہ ہی کہ ایسے صاحب قدم کی گرمی کو پشیمانی دیکھیگی تو خود ہی اُسکا مقدور کیا جو عدم سے ظاہر ہوسکے الخلاف شرح مین پشیانی برنکو بر دلکھا ہی اور معنی ان اشعار کے جو لکھے ہین بیر بیا معلوم ہوسکے ہین میری دانست مین تو ترک مراد طالب سے ہی کہ بصفتہائے مذکورہ موصوف ہوکے اہل قدم بنے اور اہل دل سے مستفیض ہو

پہچاننا ہر حیوان کا بو اپنے دشمن کی اور بچنا اور بیہودگی و زیانکاری اُس شخص کی کہ ایسے کا دشمن بنا کہ جس سے نہ بچاؤ ممکن نہ فرار نہ مقابلہ

قولہ اسپ داند بانگ و بوی شیر را + گرچہ حیوانست الا نادرا + بل عدو خویش را ہر جانورے + خود بداند از نشان وز اثر + روز خفاشک بیارو بر پرید + شب برون آید چو دزدان جریدہ + از ہمہ محروم تر خفاش بود + کہ عدو آفتاب فاش بود + نی تواند در مصافش زخم خورد + نی بنفرین تا ندش مہجور کرد + آنکہ آن خورشید از احسان وجود + برنہ دتا اندز قہرش تار و پود + آفتابی کہ بگردا ند قفاش + از برای غصہ و قہر خفاش + نہایت لطف و کمال او بود + ورنہ خفاشش کجا مانع شود + المعنی فرماتے ہین شیر گھوڑے کا دشمن ہی سو گھوڑا اُسکی آواز و بو کو خوب جانتا ہی اگرچہ حیوان ہی مگر یہ بات آئین عجیب نادر ہی اور کچھ گھوڑے ہی پر نہین موقوف بلکہ ہر جانور اپنے دشمن کو اُسکے نشان و اثر سے خوب جانتا ہی دیکھو چمگادڑ دن مین نہین اڑسکتا ہی رات کو مثل چورون جاسوس کے نکلتا ہی اور سب مین زیادہ محروم خفاش کہ دشمن آفتاب جیسی ظاہر و فاش چیز کا ہوا ہی کہ جسکی لڑائی مین مقابل ہوکے زخم کھا سکتا ہی نہ برا بھلا کہکے اُسکو آپ سے جدا کرسکتا ہی یہ کہان وہ کہان اور وہ کہ خورشید اپنے احسان و جود سے قہر کرکے اُسکے تار و پود یعنے ہستی کو پھاڑ کے تار تار نہین کرتا

اور وہ آفتاب اگر اس خفاش کے غصہ اور قہر سے منھ پھیر لیتا ہو اسکا نہایت لطف و کمال ہو ورنہ خفاش بیچارہ اسکی کسی بات کا مانع کب ہو سکتا ہو قولہ دشمن ار گیری بحد خویش گیر + تا بود ممکن که گردانی اسیر + قطره با قلزم که استیزه کند + ابله است او ریش خود برمیکند + حیلت او از سبالش نگذرد + چنبره قمر چون برد + با عدو آفتاب این بد عتاب + ای عدو آفتاب آفتاب + ای عدو آفتابی کز فرش + می بلرزد آفتاب و اخترش + تو عدو او نه خصم خودی + چه غم آتش را که تو هیزم شدی + ای عجب کز سوزشت او کم شود + یا ز درد سوزشت پر غم شود + رحمتش نی رحمت آدم بود + که مزاج رحم آدم غم بود + رحمت مخلوق باشد غصه ناک + رحمت حق از غم و غصه است پاک + رحمت بیچون چنین دان ای پسر + ناید اندر وهم از وی جز اثر + المعنی چنبره محیط دائره یہ بھی خطاب خفاش کیطرف ہو کہ اگر دشمنی اختیار کرتا ہو تو کسی ایسے سے کر جو تیری حد و رتبہ کے موافق ہو تا اسکا کسی وقت میں اسیر کر لینا ممکن ہو اور قطرہ ہو کے قلزم سے لڑے تو احمق ہو اپنی داڑھی آپ کھسوٹتا ہو کوئی حیلہ کرے اسکی مونچھین ایسی کہان کہ اسے وہ دعوی پورا ہو سکے بھلا دائرہ چنبرہ قمر کو کیسے پھاڑ سکے کہ فلک اول ہو آپ فرماتے ہین کہ یہ عتاب تمہارا دشمن آفتاب کے ساتھ تھا اور اے دشمن آفتاب کے آفتاب اور اے دشمن اُس آفتاب کے جسکے دبدبہ سے آفتاب اور اُسکے ستارے سب لرزتے کانپتے ہین خوب جان لے کہ تو دشمن اُسکا نہین ہو اپنا دشمن ہو اگر تو اُسکا دشمن ہو کے ہیزم بنا ہو تو آگ کو تیرے ہیزم بننے سے کیا غم ہیزم کا حال آگ کے سامنے جو ہو سب جانتے ہین بس جب ہیزم تیری آگ مین جلنے لگی تو اے فلان پھر تعجب ہو کہ تیرے جلنے سے وہ آگ کم ہو جاوے یا تیرے درد و رنج سے درہم یعنی ملول ہووے کسواسطے کہ کو رحمت اسمین ہو لیکن وہ آدمی کی سی رحمت نہین ہو جسکا مزاج غم سے ہو یعنے اول آدمی کے دل مین کسی کے درد سے غم پیدا ہوتا ہو تب اُسکو رحم آتا ہو اور اُسکی رحمت ذاتی نہ ایسی جیسی رحمت مخلوق کی رنج سے بھری ہوئی کہ جب غم و غصہ دل مین پیدا ہو تو رحم آوے اسکی رحمت غم و غصہ سے پاک ہو وہ بیچون ہو اُسکی رحمت کو اے پسر ایسا جان کہ وہ بھی وہم مین نہین آتی البتہ اُسکا اثر آتا ہو اور جانا جاتا ہو

فرق درمیان جاننے کسی چیز کے مثال و تقابیہ سے اور جاننا ماہیت اسکی تحقیق سے

قولہ ظاہر است آثار و میوہ رحمتش + لیک کی داند جز او ماہیتش + ہیچ ماہیات اوصاف کمال + کس نداند جز بآثار و مثال + طفل ماہیت نداند طمث را + جز که گوئی ہست چون حلوا ترا + طفل را نغز و طی زن خبر + جز که گوئی ہست آن خوش چون شکر + کی بود ماہیت ذوق جماع + مثل ماہیات حلوای مطاع

لیک نسبت کرد او دی با خوشی * با تو آن عاقل که تو کودک وشی * تا بداند کودک او را از مثال * گر نداند ماہیت
را عین حال * پس اگر گوئی بدانم دور نیست * ور بگوئی که ندانم ز ور نیست * گر کسی گوید که دانی نوح را *
آن رسول حق و نور روح را * گر بگوئی چون ندانم کان قمر * ہست از خورشید و مہ مشہور تر * کودکان خرد
در کتابہا * وان امامان جملہ در محرابہا * نام او خوانند در قرآن صریح * قصہ اش گویند از ماضی فصیح *
یعنی طمث خون حیض اور حائض ہونا اور جماع کتاب بضم و تشدید تا مکتب آور جو کہا ہی کہ اثر رحمت
کے وہم مین آتے ہین نہ رحمت موافق اسی کے فرمایا مثلاً میوہ کہ انکے اثرون سے رحمت اسکی
ظاہر ہی کہ یہ رحمت ہین لیکن ماہیت اسکی سوا اسکے کوئی نہین جانتا کہ وہ کیا ہی اور علاوہ اسکے اور
جتنی ماہیتین اوصاف کمال کی ہین انکو کوئی نہین جانتا سوائے آثار و مثال کے طفل جو ماہیت
طمث یعنی خون حیض کی نہین جانتا اس سے سوا اسکے اور کیا کہا جاے کہ طمث وہ ہی جو تیرے واسطے
حلوا ہی پھر فرمایا کہ طفل عورت کی وطی سے بیخبر ہوتا ہی اب اس سے سوا اسکے کہ وطی ایسی خوش چیز جیسے شکر
اور کیا بتائیگا بھلا ای مطاع ماہیت لذت جماع کی مثل ماہیتون حلوا کے کب ہوتی ہی لیکن اس عاقل نے
تیرے سامنے نسبت اسکی خوشی سے اسلیے کی کہ تو کودک وش ہی یا کودک اگر عین حال ماہیت سے
واقف نہین ہی تو مثال سے جان لے پس جو تو کہے کہ مین جانتا ہون تو کچھ دور نہین ہی اور اگر
کہے کہ مین نہین جانتا تو کچھ فریب نہین اسواسطے کہ کودک وطی کو کیا جانے اگر کوئی تجھسے کہے کہ تو
حضرت نوح کو جانتا ہی جو رسول حق اور نور روح تھے اور تو کہے کہ کیسے انکو نہ جانون کہ وہ ایک
قمر تھے کہ خورشید و ماہ سے مشہور تر ہین لڑکے تو مکتبون مین اور امام جملہ محرابون مین انکا نام
قرآن مین صریح لیتے ہین اور قصہ انکا جو زمان ماضی مین گذرا ہی فصیح لوگ بیان کرتے ہین قولہ راست
گو واندترا از روی وصف * گرچہ ماہیت نشد از نوح کشف * ور بگوئی من چہ دانم نوح را * ہمچو او کے
داند او را ای فتا * مور لنگم من چہ دانم فیل را * پشہ کی داند اسرافیل را * این سخن ہم راست است از روی آن *
کہ بماہیت ندانیش ای فلان * عجز از ادراک ماہیت عمو * حالت عامہ بود مطلق مگو * زانکہ ماہیات و سر سر
آن * پیش چشم کاملان باشد عیان * در وجود از سر حق و ذات او * دورتر از وہم استبصار کو * چونکہ او مخفی
نماند از محرمان * ذات و صفی چیست کان ماند نہان * عقل بحثی گوید این دور است و دو * بی ز تاویلی محالی
کم شنو * قطب گوید مر ترا ای سست حال * آنچہ فوق حال تست آید محال * واقعاتی کہ کنون بکشود
آن کہ اول ہم محالت می نمود * چون رہانیدت ز دہ زندان کرم * تیہ را بر خود مکن حبس ای صنم * چون خلاص
یافتی از صد بلا * فقر را بر خود مکن رنج و عنا * سہل گیرش تا نگردد مشکلات * ور نہ شد شکر جوز برکات

قولہ سوی بحث خویش باز آی بوالحسن + کین سخن پایان ندارد جان من + نسبت اثبات یا نفی از جہت + گر بیانش میکنی ہر گو درست + یعنی جب حضرت نوح کے صفات مذکورہ تو بیان کریگا تو تجھکو درست گویا جانینگے اسی وصف کی روسے اگرچہ ماہیت نوح کی تجھپر کھلی نہین ہی اور جو کہیگا مین نوح کو کیا جانون انھین جیسا کوئی ہو تو وہ انکو ای فتا جانے بہن ایک مور لنگ بھر مور لنگ فیل کو اور پشہ اسل فیل کو کیا جانے یہ بات بھی سچی ہی اس راہ سے کہ تو ای فلان انکی ماہیت کو نہین جانتا وہ تجھ سے کہیں تیرا جواور اک ماہیت مین ہی وہ ایک حالت خاصہ ہی اسکو مطلق وبیقید کہنا چاہیے اس سبب سے کہ ماہیات اور وہ اسرار جو اسمین چھپے ہین وہ کاملون کے پیش چشم ہین اور انپر عیان اس عالم وجود مین کیا سر حق اور کیا اسکی ذات سے وہ کوئی جو اُنکے وہم و استبصار سے دور ہو ایسا کہان ہی سب اُنکے یقین و دید اور سوجھ بوجھ سے نزدیک ہین اب جبکہ یہ اسرار محرمان راز سے مخفی نہین رہتے پھر ذات وصفی کیا ہی جو پوشیدہ رہے ذات وصفی ماہیت اشیا اس مقام پر عقل ایک بحث کرتی ہی اس سے کہدے جا یہ بات تیری دور ہی تو بدون کسی تاویل کے کسی محال کو ست ٹھنے جیسا کہ وہ کہتی ہی کہ ذات حق کا مشہود ہونا محال ہی اور عقل سے مراد اہل عقل ای حکما کہ پابند عقل و قیاس کے ہین قطب تجھے کہتا ہی کہ ای سست چال جو کچھ تیرے حال سے زیادہ ہی وہ تجھکو محال معلوم ہوتا ہی خیال نہین کرتا کہ وہ واقعات جو اب تجھپر کھل گئے کیا پہلے تجھکو محال نہین معلوم ہوتے تھے پھر کیسے کھلگئے جب اُسکے کرم نے دس زندان سے جو کثرت مراد ہی چھڑا دیا تو اس تیرگی اپنے اوپر ستم کرکے اپنے حق مین کیون حبس کرے لیتا ہی وہ اوج محال بیگانہ ستم سے مراد وہی محال کا ماننا جب تو نے خلاصی سیکڑون بلاؤن سے پائی تو پھر اپنے عقد بسبیج دعا کیون کرتا ہی اب جو وہ ملجا و ماوا تو بھی سہل طور پر اسکو پڑتا مشکل نہو جاے اور شکر تیری ترجمہ قائل ہ بجاے آب و جانب ہی قول ای بوالحسن تو کس بحث مین پڑگیا اسکو چھوڑ اور اپنی بحث کیطرف دوڑ اسلیے کہ ایجان من اس سخن کا تو پایان نہین نسبت نفی یا اثبات کی جو پہلے سے بیان کرنا چاہتا ہی تو ٹھیک بیان کر

جمع اور تفریق درمیان نفی و اثبات ایک چیز کی ازروے نسبت اور اختلاف جہت

قولہ نفی آن یک چیز و اثباتش رواست + چون جہت شد مختلف نسبت دوتاست + مارمیت اذ رمیت از نسبت ست + نفی و اثبات ست وہر دو مثبت ست + آن تو افگندی کہ بر دست تو بود + تو نیفگندی کہ حق قوت نمود + زور آدم زادہ را حدی بود + مشت خاک اشکست لشکر کی شود + مشت مشت تست افگندن ز ماست + زین دو نسبت نفی و اثباتش رواست + یعرفون الانبیا اضداد ہم + مثل ما لا اشتبہ اولادہم +

همچو فرزندان خود دانندشان + منکران با صد دلیل و صد نشان + لیک از رشک و حسد پنهان کنند +
خویشتن را بر ندانم میزنند + پس چو یعرف گفت چون جای دگر + گفت لا یعرفهم غیری قدر + انهم تحت قبائی
کامنون + جز که یزدان شان نداند از مون هم + نسبت گیر این مفتوح را + گر بدانی ورندانی نوح را + اندرین نسبت
بسیار آمد در خبر + کان بنسبت باشد ایجاب معتبر + المعنی فرماتے ہین نفی اور اثبات باہم متنافی ہین ایک
چیز مین دونون روا نہین ہوسکتے ظاہر ہی اگر نفی ہوگی اثبات نہوگا اور ایسے ہی بالعکس مگر اسی
چیز مین روا ہی جسکی جہت مختلف ہو اسواسطے کہ جہت مختلف ہونے سے پھر وہ دو ہو جاتے ہین ایک نہین
رہتے پس تنافی بھی نہین ہوئی جیسے آیت کریمہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی نہین پھینکا تو نے
ریگ جسوقت کہ پھینکا تو نے لیکن اللہ نے پھینکا کہ اس آیت مین نفی و اثبات ہی اور بسبب نسبت کے
دونون مثبت ہین چنانچہ اسکی تفسیر مین فرماتے ہین کہ تو نے وہ پھینکا جو تیرے ہاتھ مین تھا یعنے ریت
اور اُس سے جو قوت ظاہر ہوئی کہ مشرکون نے ہزیمت پائی وہ حق سے تھی تو گویا تو نے نہین پھینکا
حق نے پھینکا لابد جہت اسکی مختلف ہین ظاہر ہی آدمی زاد کی قوت تو اتنی ہی ہی جتنی اسکی حد ہی پھر
مشت ریت شکست لشکر کی کب ہوسکتا ہی بس یہ ایسا ہی کہ فرمایا وہ مشت جس مشت سے یہ ریت پھینکا
گیا تیری مشت ہی اور پھینکنا اُسکا ہمسے ہی یعنے بحقیقت پھینکا ہمنے بس ان دو نسبت سے نفی اور اثبات اسکا
روا ہو متنافی انبیا کو کفار جو اُنکے اضداد ہین خوب پہچانتے ہین ایسے جیسے اپنی اولاد کو کہ مطلق شبہہ نہین
کرتے کما قال اللہ تعالی الذین آتیناہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنے وہ لوگ جنکو ہمنے کتاب دی
یعنے توریت وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جانتے پہچانتے ہین جیسے اپنی اولاد کو لیکن باوجود
سیکڑون دلیل اور سیکڑون نشان اور اپنے فرزندون کی طرح پہچاننے کے رشک و حسد سے
چھپاتے ہین اور ندانم پر آپ کو ڈالتے ہین اور انجان بنتے ہین آپ فرماتے ہین کہ آیت شریف مین
تو یعرف کہا پھر قدر نے لا یعرفہم غیری کیسے کہا کہ یہ بھی نفی اثبات ہی اور متنافی چنانچہ حدیث قدسی ہی اولیا
تحت قبائی لا یعرفہم سوائی اولیا میرے نیچے قبا کے ہین کہ سوا میرے کوئی انکو نہین پہچانتا یعنی
وہ قبا پوش لوگ ہین قبا کے نیچے چھپے ہوئے کوئی آزمایش والا انکو سوا خدا کے نہین جانتا
یہ بھی ایک کھلی راہ ہی یعرف انبیا کی نسبت ہی لا یعرف اولیا کی نسبت جیسے اوپر کہا ہی کہ ایک راہ
سے نوح کو جانتا ہی اور ایک راہ سے نہین جانتا غرض اس طرح سے حدیث مین بہت آیا ہی کہ نسبت
کرنے سے معتبر ہوتا ہی الخلاف شرح مین مثبت کو مثبت لکھا ہی

مسئلہ فنا و بقاے درویش کامل

قوله گفت قائل در جهان درویش نیست + ور بود درویش آن درویش نیست + هست از روی بقا
آن ذات او + نیست گشته وصف او در وصف هو + چون زبانهٔ شمع پیش آفتاب + نیست باشد هست
باشد در حساب + هست باشد ذات او تا تو اگر + بر نهی پنبه بسوزد زان شرر + نیست باشد روشنی ندهد ترا
کرده باشد آفتاب او را فنا + در دو صد من شهد یک وقیه خل + چون در افگندی و در وی گشت حل
نیست باشد طعم خل چون میچشی + هست آن وقیه فزون چون مینکشی + پیش شیری آهوئی بیهوش شد + هستیش
در هست او روپوش شد + این قیاس ناقصان بر کار رب + جوشش عشق ست نه از ترک ادب + نبض
عاشق بی ادب بر میجهد + خویش را در کفهٔ شه می نهد + بی ادب تر نیست زو کس در جهان + با ادب تر نیست
زو کس در جهان + هم بنسبت دان وفاق ای منتجب + این دو ضد با ادب با بی ادب + بی ادب باشد
چو ظاهر بنگری + که بود دعوی عشقش یک سری + چون بباطن بنگری دعوی کجاست + او و دعوی پیش
آن سلطان فناست + مات زید زید اگر فاعل بود + لیک فاعل نیست کو عاطل بود + او ز روی لفظ نحوی
فاعلست + ورنه او مفعول و موتش قاتلست + فاعلی چه کو چنان مقهور شد + فاعلیها جمله از وی دور شد + المعنی
وقیه بالضم نام وزن چہل درم ایک کہنے والے نے کہا کہ جہان مین درویش نہین ہے اور جو ہے تو وہ
درویش درویش نہین ہے وہ از روے بقاکے خود اسکی ذات ہے کہ اپنے وصف وصف ہو مین فنا کیے
ہوے ہی جیسے شعلہ شمع کا آفتاب کے سامنے نیست ہوتا ہے اور حساب کی راہ سے ہست ہے ہست تو
اس سبب سے ہے کہ اسکی ذات پر پنبہ رکھے تو اسکی آگ سے ضرور جل جائیگی نیست اس سبب سے کہ تجھکو روشنی
نہین دیتی فنا کی ہوئی آفتاب کی ہے دو سو من شہد مین اگر ایک وقیہ سرکہ ڈالدے اور وہ اسمین
حل ہو جاے تو مزہ سرکہ کا اسمین نیست ہو جائیگا چکھنے کے وقت کچھ معلوم نہین ہوگا اور جب تو منکشی کریگا
تو وہی وقیہ اسمین بڑھتی ہے دوسری مثال کہ ایک آہو شیر کے سامنے بیہوش ہو گیا پس اسکی ہستی اسکے
ہست مین چھپ گئی یہان تک قول قائل کا تھا اب مقولات مولانا کے ہین ناقص لوگ جو یہ قیاس کار رب مین
کرتے ہین باعث اسکی جوشش عشق ہے نہ ترک ادب اسلیے کہ نبض عاشق کی بے ادب اچھلتی ہے اور اپنے
ہم پلہ شاہ کا سمجھتی ہے پس اس سے زیادہ تر کوئی بے ادب جہان مین نہین ہے نہ پوشیدہ مین اس سے زیادہ
کوئی با ادب آیا ہی منتجب مین نے جو ایک شخص کو با ادب بھی کہا اور بے ادب بھی اسمین بھی نسبت سمجھ لے
اسی نسبت سے باہم انکے وفاق ہے نہ خلاف آیندہ بیان نسبت کا ہے کہ اگر ظاہر اسکو دیکھے تو بے ادب ہے
کہ بالکل دعوی عشق کا بنا ہے اور جو باطن کو دیکھو تو دعوی کہان کا وہ اور دعوی دونون اس سلطان کے
سامنے فنا ہین مات زید مین زید اگرچہ فاعل ہے لیکن فاعل نہین ہے عاطل ہے یہ تو از روے لفظ نحوی کے

فاعل ہی ورنہ زید مقتول ہی اور موت اسکی قاتل ہی فاعل زید کی کیسی اور کہان وہ تو خود ایسا مقہور و مغلوب ہے
کہ فاعل پنی اس سے دور ہوگئی اور جاتی رہی

قصۂ وکیل صدر جہان کہ متہم ہوا اور خوف جان سے بخارا سے بھاگا پھر عشق نے اسکا گریبان پکڑا کہ کام جان کا واسطے جانان کے سہل ہوتا ہی

قولہ در بخارا بندۂ صدر جہان ✦ متہم شد گشت از صدرش نہان ✦ مدت دہ سال گرد آن بگشت ✦ گہ خراسان گہ قہستان گاہ دشت ✦ از پی دہ سال او از اشتیاق ✦ گشت بیطاقت ز ایام فراق ✦ گفت تاب فرقتم زین پس نماند ✦ صبر کی داند خلاعت را نشاند ✦ از فراق این خاکہا شورہ بود ✦ آب زرد و گندہ و تیرہ بود ✦ باد جان افزا وخم گردد فنا ✦ آتشی خاکستری گردد ہبا ✦ باغ چون جنت شود دار المرض ✦ زرد ریزان برگ او اندر حرض ✦ عقل دراک از فراق دوستان ✦ ہمچو تیر انداز بشکستہ کمان ✦ دوزخ از فرقت چنان سوزان شدہ است ✦ پیر از فرقت چنین لرزان شدہ است ✦ گر بگویم از فراق چون شرار ✦ تا قیامت یک بود از صد ہزار ✦ پس ز شرح سوز او کم زن نفس ✦ رب سلم رب سلم گوی و بس ✦ ہرچہ از وی شاد گشتی در جہان ✦ از فراق او بیندیش آن زمان ✦ زانچہ گشتی شاد بس کس شاد شد ✦ آخر از وی جست و ہمچون باد شد ✦ از تو ہم بجہد تو دل بروی منہ ✦ پیش از انکہ بجہد از تو تو بجہ ✦ ہمچو مریم گوی پیش از فوت ملک ✦ نفس کہ اعوذ بالرحمن منک ✦
المعنی خلاعت مرض سے غم کھانا اور بیابان وبے ساز ہونا ہبا گرد و غبار حرض بیماری کہ عشق سے ہو بخارا مین ایک بندہ صدر جہان کا متہم ہوکے اسکی صدر حکومت سے بھاگا دس برس تک گرد بخارا کے پھرتا رہا کبھی خراسان کبھی قہستان کبھی دشت مین یہ نام شہر بعد دس برس کے اشتیاق اور ایام فراق سے بیطاقت ہوا کہا اب اس سے زیادہ مجھکو تاب فرقت کی نہ رہی صبر غم مرض کو کب دبا سکتا ہی یہ زمینین بسبب فراق کے مجھکو شور ہوگئی ہین اور آب زرد و بدبو اور تیرہ یہ بھی فراق ہی سے ہی باد جانفزا ناگوار و موت ہو جاتی ہی اور غبار ایک خاکستر آتشی گرم و سوزندہ بنجاتا ہی وہ باغ جو مثل جنت کے ہی جہان کوئی آزار نہین دار المرض ہوتا ہی اور بیماری عشق سے پتے اسکے زرد ہوہو کے گرتے ہین عقل دراک دوستون کی جدائی مین ایسی ہو جاتی ہی جیسے کوئی تیر انداز کمان شکستہ دوزخ بھی فرقت ہی سے سوزان ہوا اور پیر بھی فرقت ہی سے لرزان ہوا ہین اگر اپنے فراق چون شرار کا بیان قیامت تک کرون تو لاکھون سے ایک ہوئے پس اسکے سوز کی شرح سے خاموش ہورہ اور رب سلم رب سلم کہا کر اور بس یعنے ای رب میرے بچا آپ مقولات مولانا کے معلوم ہوتے ہین فرمایا جس چیز سے کہ تو جہان مین شاد ہوا اسیوقت اسکے فراق کو بھی سوچ لے

کہ ضرور ہی ہوگا اسواسطے کہ جس چیز سے تو شاد ہوا ہی اس سے بہت شاد ہو چکے ہیں آخر وہ چیز انسے نکل گئی اور مثل ہوا کے ہوگئی ایسے ہی تجھ سے بھی نکل جاویگی ہرگز اسپر دل نہ ادمت ہوا ور قبل اس سے کہ وہ تجھسے نکل جاوے تو ہی اس سے نکل جا جیسے حضرت مریم نے کہ قبل از فوت ملک نقس سے کہا اعوذ بالرحمن منک یعنے جو اشیا کہ ملک نفس سے نہین قبل انکی فوت سے کہا کہ مین تجھسے پناہ مانگتی ہون رحمن سے اختلاف شرح مین ایک جگہ بیت دو سال اور ایک جگہ دو سال لکھا ہی مین نے بنظر تطبیق با ہمد گر کے دو سال لکھا ہی اور آیندہ بھی دو پایا گیا ہی دو خم کر دیا کو دو خم کر دیا اور اعوذ بالرحمن منک کے بجاے کا لعوذ لکھا ہی

پیدا ہونا روح القدس کا مریم پر بوقت غسل و برہنگی اور پناہ مانگنا حق تعالی سے

قولہ دید مریم صورتی بس جانفزا + جانفزائی دلربائی در خلا + پیش او بر رست از روی زمین + چون مہ و خورشید آن روح الامین + از زمین بر رست خوبی بی نقاب + آنچنان کز شرق رو ید آفتاب + لرزہ بر اعضاے مریم اوفتاد + کو برہنہ بود و ترسید از فساد + صورتی کہ دیدہی یوسف ازعیان + دست از حیرت بریدی چون زنان + ہمچو گل پیشش برو ئیدا ز گل + چون خیالی کو بر آرد سر ز دل + گشت مریم بیخود و بیخویش او + گفت بجہم در پناہ لطف ہو + زانکہ عادت کردہ بود آن پاک جیب + در ہزیمت رخت بیرون سوے غیب + چون جہان را دید ملکی بیقرار + حازمانہ ساخت ز انحضرت حصار + تا بگاہ مرگ حصنے باشدش + کہ نیابد خصم راہ مقصدش + از پناہ حق حصاری بہ ندید + یورتگہ نزدیک آن دز بر گزید + المعنی خلا تنہائی یورتگہ بضم اول معدولہ وسکون او فتح فوقانی وکاف فارسی خانہ وجاے بودن جاے جو کی حضرت مریم نے تنہائی کے وقت مین ایک صورت نہایت ہی جانفزا دیکھی اور صرف جانفزا ہی نہین دلربا بھی انکے سامنے وہ صورت روے زمین سے پیدا ہوئی مثل ماہ و خورشید کے کہ وہ روح الامین تھے کیسا ایک معشوق روے زمین سے پیدا ہوا بے نقاب جیسے مشرق سے آفتاب پیدا ہوتا ہی مریم نے جو انکو دیکھا کانپنے لگین اسوقت وہ غسل کی ضرورت سے برہنہ تھین بس فساد سے ڈرین لیکن صورت ایسی دیکھی کہ اگر یوسف اس صورت کو ظاہر دیکھ لیتے تو حیرت سے مثل زنان مصر کے ہاتھ کاٹتے یہ صورت مثل گل کے گل سے انکے سامنے ایسی پیدا ہوئی جیسے کوئی خیال دل سے پیدا ہو جاتا ہی مریم انکو دیکھ کے بیخود و بیخویش انیر ہوگئین کہا لطف ہو یعنے اللہ کی پناہ کیطرف دوڑون اس سبب سے کہ ان پاک جیب نے عادت کر لی تھی کہ ہزیمت کے وقت غیب کیطرف بھاگتی تھین یعنے اعوذ بالرحمن کہتی تھین اس سبب سے کہ جہان کو انھون نے بے ثبات و بیقرار جان لیا تھا اسیواسطے ہوشیار ون کی طرح اسکی درگاہ کو اپنا حصار بنایا تھا تو زمان مرگ تک وہ انکے لیے قلعہ ہوا اور دشمن جو شیطان ہی اسکے

مقصود کی راہ نہ پاسکے انھون نے پناہ حق سے بڑھ کے کوئی قلعہ نہ دیکھا اسواسطے اس قلعہ کے
نزدیک اپنا گھر بنایا اور اختیار کیا قولہ چون بدید آن غمزہای عقل سوز * کاز وی شد جگرہا تیر دوز *
شاہ ولشکر حلقہ درگوش ہمہ * خسروان عقل پیشش بیہشہ * صد ہزاران شاہ مملوکش برق * صد
ہزاران بدر را دادہ رق * زہرہ نی مر زہرہ را تا دم زند * عقل کل شان چون ببیند کم زند * من چہ گویم
چون مرا او دوخت * تیرم را نگہ او سوختست * دود آن نارم دلیلم من برو * دور باد از ان شہ باطل
ما عبر * خود نباشد آفتابی را دلیل * غیر نور آفتاب مستطیل * سایہ کہ بود تا دلیل او بود * این بستش کہ ذلیل
او بود * این جلالت در دلالت صادقست * جملہ ادراکات پس او سابقست * جملہ ادراکات
بر خرہای لنگ * او سوار بادپایان چون خدنگ * گر گریزد کس نیابد گرد شہ * گر گریزند او بگیرد پیش رہ *
جملہ ادراکات با آرام نی * وقت میدانست وقت جام نی * آن یکی وہمی چو بازی می پرد * وان دگر چون
تیغ مغفری در رد * یعنی رق بکسر و تشدید قاف بندگی و غلامی و رق بفتح مشہور جب حضرت مریم نے وہ غمزے
عقل سوز انکے دیکھے جنکے تیر جگر کے پار ہوتے تھے تمام بادشاہ اور بادشاہون کے لشکر سب انکے
غلام اور حلقہ بگوش اور بڑے بڑے عقیل بادشاہ عقل کے سب انکے آگے بیہوش لاکھون بادشاہ انکے
مملوک یعنی غلامی و بندگی کے ساتھ اور لاکھون بدر انسے دق مین پڑے اور گھٹ گھٹ کے ہلال
ہوے نہ زہرہ کا یہ زہرہ کہان کہ دم مار سکے اور جو عقل کل اُس صورت کو دیکھے تو آپ کو کم ہی جانے
عقل کل تغائر فرضی کہا ہی ورنہ عقل کل اور یہ صورت واحد ہی ہین آپ فرماتے ہین کہ مین اس صورت
کا وصف کیا کرون جب مجھکو بھی اُسنے اپنے تیر مین چھیدا ہی اور میرے دمگاہ یعنے درون کو اُسکے
درون نے جلایا ہی اور جو درون میرا جلادیا ہی تو مین اُس آگ کا دلیل ہون اور اُسی آگ کا دھوان
پھر کہتے ہین یہ سب باتین اس بادشاہ سے دور ہین اور باطل ہین جو کچھ تعبیر کرتے ہین کیسے کہتا ہون
کہ مین اُسپر دلیل ہون وہ خود ظاہر باہر ہی اُسکے لیے دلیل کیا سوائے اسکے کہ جو نور مستطیل ہی اور شعاع
وہی اسکی دلیل ہی نہ کہ سایہ ناچیز کیا ہی جو اُسکی دلیل ہووے سایہ کے حق مین یہی کافی ہی کہ ذلیل و ناچیز
اسکا بنا رہے یہی بزرگی اُسکی دلالت مین صادق ہی کہ جملہ ادراکات پس ہین اور وہ سابق ہی یعنے جملہ
ادراکات کا پیشوا ہی اور سب اُسکے پس و جملہ ادراکات ایسے ہین جیسے کوئی لنگڑے گدھے کا سوار اور
وہ بادپایون کا سوار جوش خدنگ کے ہی جیسے تیر نکل جاتا ہی ظاہر ہی اگر بادشاہ بھاگے تو اُسکی کوئی گرد
بھی نہین پاسکتا اور جو اور بھاگین تو بادشاہ اُنکی راہ روک سکتا ہی یہان جملہ ادراکات کو آرام نہین
اسلیے کہ یہ وقت میدان و رزم کا ہی نہ وقت جام و بزم کا یعنے وقت اپنے اپنے کام و ریاضت کا ہی

وقت عیش و فراغت کا چنانچہ منجملہ انکے وہم ہی کہ ہوا کی طرح اڑتا ہی اور ایک وہ جس سے خیال مراد ہی تیغ کے مثل ہو
کو بچاننا ہی یعنے جملہ مدرکات مین نفوذ کرتا ہی بخلاف شرح مین ہر جگہ عقل کلکش کو گلشن تعبیر کیا ہی اور معنی
یہن شاہ و لشکر حلقہ کوش شان الخ اس شین کی ضمیر راجع بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ضمیر عقل کلکش کی راجع
بآنحضرت و قلم و نیز حق ہونگے مین تو سب کو مستبعد و رابعد جانب جانتا ہون قولہ وان دگر چون کشتی با
بادبان • وان دگر اندر تراجع ہر زمان • چون شکاری مینماید شان ندورد جملہ حملہ مینمایند آن طیور ہر چو کرانا پیدا
شود حیران شوند • ہمچو جغدان سوی ہر ویران روند • منتظر چشمے بہم یک چشم باز • تا کہ پیدا گردد آن صید نیاز
چون بماند دیر گویند از ملال • صید بود آن خود عجب یا بد خیال • مصلحت آن شد تا یک ساعتی • قوتی گیرند و دور
از راحتی • مگر نبودی شب ہمہ خلقان ز آز • خویشتن را سوختندی ز اہتزاز • از ہوس و ز حرص و از دانہ وفن
ہر کسی دادی بدن در سوختن • شب پدید آید چو گنج رحمتی • تا رہند از حرص خود یک ساعتی • یعنی تراجع بضم
جیم لوٹنا منقلب ہونا اور بایکدیگر رجوع کرنا اور رجوع کرنا کو اکب حرکات اکثری اپنے سے کہ مغرب سے مشرق
کیطرف ہوتی ہی یعنے مغرب کو جانا اہتزاز بالکسر جنبش کرنا خوشحالی کرنا مولانا رحمہ نے وہم و خیال کا بیان فرما دیا
کیا اب فرماتے ہین کہ دوسری قوت ایسی ہی جیسی کشتی مع بادبان جو ہوا کی مدد سے روان ہوتی ہی کہ وہ سامع
ہی منقول ہی جو الفاظ آدمی کے منھ سے نکلتے ہین ہوا مین صورت پکڑ کے متوجہ ہوا سے پردۂ گوش مین پہونچتے ہین
تب بات سمجھ مین آتی ہی اسی سبب کشتی و بادبان فرمایا ہی کہ گوش کی صورت بادبان کی ہی اور اسی مین باہر
بھی و مثل کہ آنکھ بصورت کشتی کے ہی اور حواس دوسرے کے دوسرے ہین مثلاً شامہ ذائقہ لامسہ اس سبب سے
تراجع ہی تینون اسمین شریک مثلاً شامہ جتنی دفعہ کسی چیز کو سونگھیگا اتنی ہی دفعہ وہ لوٹ لوٹ کے آتی اور
درک کریگی ایسے ہی ذائقہ مین رجعت ہی اور لامسہ مین کہ بار بار لوٹتی ہین اور درک کرتی ہین جب انکو کوئی
شکار دور سے معلوم ہوتا ہی تو وہ جملہ طیور اسکی طرف حملہ کرتے ہین یعنے قواے مذکورہ اور جب وہ شکار نظر
ہو جاتا ہی ہاتھ نہین آتا تو حیران ہوتے ہین اور مثل جغدون کے اپنے ویرانون کی طرف جاتے ہین جغد
باعتبار وناثت حواس کے کہا ہی اور ویرانہ بنظر ایول کہ آخر ویران ہوگا اور ایک آنکھ میچا اور ایک
آنکھ کھولے منتظر ہین کہ تا وہ شکار آرزو کا پھر پیدا ہوئے ایک آنکھ کھول کے ایک میچ کے دیکھنا مراد بغور
دیکھنے سے ہی جیسا کہ یہ امر عادی ہی جب دیر لگتی ہی اور شکار پیدا نہین ہوتا تو ملال سے کہتے ہین کہ آیا یہ شکار
تھا یا کوئی خیال عجیب پس بخیال رفع اس ملال کے مصلحت یہ سمجھے کہ ایک ساعت انکو راحت و آرام ہو جایا
جاوے تا اس راحت سے قوت و ندور حاصل کرین اسیواسطے حکیم برحق نے بمقتضاے حکمت رات مخلوق
مین پیدا کی ہی کہ اگر رات نہوتی تمام مخلوق حرص کے مارے ہر وقت کی محنت و مشقت سے آپکو جلا دیتے

اور ہر وقت حرکت و جنبش ہی مین رہتے اب رات کی راحت سے تازہ ہو جاسکتے ہین اور حرص و
ہوس فائدہ جمع کرنے سے ہر کوئی اپنے بدن کو سوختن کے حوالہ کر دیتا اور سوختہ ہو جاتا پس رات
حفظ ہر بود نی ہے رات نہین ہے گنج رحمت سے ہے تا ساعت بھر یہ مخلوق حرص سے نجات پا جائین انخلاف
شرح مین اندر تراجع کو اندر صید بود کو بود دن را ز کو راز **قولہ** چونکہ قبضے آیدت ای راہرو * آن صلاح تست
آیس دل مشو * زانکہ در خرجی از آن بست و کشاد * خرج را دخلی بباید ز اعتداد * گر جہان را فصل تابستان بدے
سوزش خورشید در بستان زدی * منبتش را سوختی از بیخ و بن * کہ دگر تازہ نگشتی آن کہن * گر ترا سردیست
آن ترش روی شفق است * صیف خندانست اما محرق است * چونکہ قبض آمد تو در وی بسط بین * تازہ باش و چین
میفگن بر جبین * کودکان خندان و دانایان ترش * غم جگر را باشد و شادی ز شش * چشم کودک ہمچو خر در آخر است
چشم عاقل در حساب آخر است * او در آخر چرب می بیند علف * وین ز قصاب آخرش بیند تلف * آن علف
تلخ است کان قصاب داد * بہر لحم ما ترازوئی نہاد * رو ز حکمت خور علف کان را خدا * بی غرض داد ست از محض
عطا * فہم نان کردی نہ حکمت ای رہی * چونکہ حق گفتت کلوا من رزقہ * رزق حکمت بود در مرتبت * کان
گلوگیرت نگردد عاقبت * **یعنی** اوپر تو محنت و راحت حواس کا بیان فرمایا اب قبض و بسط کا بیان فرماتے
ہین کہ اے رہرو خواہ راہ دنیا کی خواہ راہ خدا کی اگر کوئی قبض و تنگی تیرے آگے آئے تو دل کو آیس یعنی
ناامید مت کر کہ وہ علاج تیرے بسط کا ہے اس سبب سے کہ تو اس بست و کشاد کے محل خرچ مین ہے پس خرچ
کیواسطے کوئی دخل و آمدنی معتاد سے بڑھنی چاہیئے تا خرچ کو مدد و قوت ملے سوچو تو اگر جہان مین ہمیشہ
فصل تابستان کی ہوتی تو سوزش خورشید کی بستان مین کیا ایسی ہوتی کہ تن اسکا جڑ بنیاد سے جلا دیتی
اور ایسا کہن ہو جاتا کہ کبھی تازہ نہوتا اگر تجھکو سردی دی کی ڈرانے والی ہے اور گرمی صیف کی خندان
لیکن یہ جلانے والی کیسی ہے پس جب قبض آئے تو اسمین بسط کو دیکھ کہ قبض باعث بسط کا ہے لاجرم تازہ
رہ اور چین بجبین مت ہو دیکھو لڑکے جو مراد نابالغان دنیا سے ہے کیسی خوشی سے خندان رہتے ہین
اور دانا غم آخرت سے ہر دم ترش جیسے دل کہ سب اعضاے رئیس مین رئیس ہے ایسے ہی یہ دانا لوگ
ہین اور پھیپھڑہ کہ خادم دل کا ہے غیر رئیس ہے نابالغ دنیا کے ہین پس غم کھانا رئیسون کا کام ہے اور خوشی
غیر رئیسون کا کام اسی سبب سے غم دل سے پیدا ہوتا ہے اور خوشی پھیپھڑے سے لڑکون کی آنکھین گدھے
کیطرح گھاس اور خورش پر لگی رہتی ہین یعنے یہ نابالغ تن پروری پر غش ہین اور عاقل کی آنکھ حساب
آخرت پر ہے وہ یعنے دانا آخر مین چرب و شیرین علف دیکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ قصاب اجل سے تلف دیکھتا ہے
علف نہایت ہی تلخ ہے جو قصاب نے تیرے آگے رکھی یہ ہمارے گوشت بڑھانے کو تول ناپ لگائی

تو اسکو چھوڑا اور جا حکمت سے علت کھا وہ کہ خدا نے بے عوض محض اپنی عطا سے تجھکو بخشی ہو سبب تیری
سمجھ ہو کہ خدا تعالی نے جو تجھ سے کہا کلوا من رزقہ کھاؤ اُسکے رزق سے تو اسکو روٹی سمجھا اور یہ نہ جانا کہ
رزق سے مراد حکمت ہی رزق حکمت کا اس روٹی سے مرتبہ بہت بہتر ہوا اسلیے کہ یہ رزق عاقبت مین تیرا
گلا نہین دبائیگا اور روٹی گلوگیر ہوگی الخلاف شرح مین جہانگیر اکو بجائے تنش کو بتنش اور سر و نیست شرح بیت
لکھا ہو قول این دہان بستی دہانی باز شد • کو خورندہ لقمہ ہای راز شد • گر ز شیر دیو تن را وابری • در فطام
او بسی حلوا خوری • ترک جوشش کردہ ام من نیم خام • از حکیم غزنوی بشنو تمام • در الٰہی نامہ گوید شرح این • آن حکیم
غیب فخر العارفین • غم خوری نان غم افزایان مخور • زانکہ عاقل غم خورد کودک شکر • قند شادی میوۂ باغ غمست
این فرح زخم ست و آن غم مرہمست • غم چو بینی در کنارش کش بعشق • از سر ربوہ نظر کن در دمشق • عاقل از انگور
می بیند همی • عاشق از معدوم شی بیند همی • جنگ میکردند حمالان پریر • تو مکش تا من کشم حملش چو شیر • زانکہ
در آن رنج مید ید سود حمل • از ریک دیگر میر بودند حمل • مزد حق کو مزد آن بیمایہ کو • این • گنجیت مزد و آن نشو
المعنی ربوہ بالفتح زمین بلند و پشتہ و زمین بیت المقدس کہ زمین سے چار فرسخ بلند ہے پر یہ بعنی پریروز
جب تو نے اس دہن کو بند کیا تو جان لے وہ دہن کھل جائیگا جو خوراندہ لقمون راز کا ہو اگر اسوقت مین اس دیوتن کو
شیر چھوڑائیگا تو اُسکے فطام مین بہت ہی بہت حلوا کھائیگا اکثر بچون کا دودھ چھڑانے کے وقت مین حلوا
بانٹتے ہین اب فرماتے ہین کہ مجھ نیم خام نے تو اپنا جوش ترک کیا اب تو حکیم غزنوی سے پوری بات سُن کہ
انھون نے الٰہی نامہ مین شرح اُسکی کی ہو اور وہ کیسے کامل ہین کہ حکیم غیب اور فخر عارفین ہین چنانچہ فرمایا کہ
غم کھا اور روٹی غم افزایون کی مت کھا اسواسطے کہ عاقل غم کھاتا ہو اور لڑکے شکر کھاتے ہین قند
خوشی کا یعنے خوشی کہ مثل قند کے شیرین ہو اسکے باغ کا میوہ غم ہو کہ خوشی سے غم پیدا ہوتا ہو خوشی تیرے
حق مین زخم ہو اور غم مرہم ہو پس جہان غم کو دیکھے اُسکو بڑے عشق سے اپنی بغل مین کھینچ اور ہم آغوش
اُس سے ہو جا سر ٹیلے سے دمشق مین نظر کر یعنے اس غم کی بدولت ایک شہر عالیشان کی سیر کر عاقل
انگور سے شراب پر نظر کرتا ہی یعنے پایان کار پر اور عاشق معدوم سی شی کو دیکھتا ہی یعنے ابھی وہ موجود
نہین ہوئی ہو اور یہ دیکھ رہا ہو پرسون حمال جنکی ہندی پلہ دار ہی آپس مین لڑتے تھے ایک کہتا تھا کہ تو مت
اُٹھا مین اس بوجھ کو مثل شیر کے یعنے بڑے لطف و مزہ سے اُٹھاؤنگا اور یہ لڑائی اسوجہ سے تھی کہ اُس
رنج مین اپنا فائدہ تکے ہوے تھے اسی سبب ہر ایک بوجھ کو ایک دوسرے سے چھینتا تھا اب فرماتے ہین
خیال تو کر یہ حمال ایک انسان بیمایہ کی مزدوری پہ کیسے بلبلاتے اپنے نفع کے لڑتے تھے اور جو مزدوری حق کا
ہو اُسکے نفع کا کیا بیان کہ وہ ادنی مزدوری کے عوض ایک گنج تجھکو دیدیگا اور انسان بیمایہ کیا ہی بس ایک تھو

اور مقتضا طبیل یعنے پسیند پیدا الخلاف شرح مین ماتم کو بعم اور بیابان کو پیاد لکھا ہو قولہ چونکہ ہی
زیر ریگ * با تو باشد آن ثنا مرده ریگ * بیش پیش آن جنازت میدود * مونس گورد غربی میشود * بهر روز
مرگ این دم مرده باش * تاشوی با عشق سرمد خواجه تاش * صبر می بیند زپرده اجتهاد * روی چون گلنار و
زلفین مراد * غم چو آئینه ست پیش مجتهد * کاندران ضد می نماید روی ضد * بعد ضد رنج آن ضد دگر * رو دهد
یعنے کشاد کر وفر * این دو وصف از پنجه دستت ببین * بعد قبضش مشت بسط آید یقین * پنجه را گر قبض باشد
وا کشاد * یا همه بسط او بود چون مبتلاد * زین دو وصفش کار و مکسب منتظم * چون پر مرغ این دو بال او را اهم
المعنی مرده ریگ ناچیز و فرومایه اور جو شئے مرده سے رہجاے یعنے میراث اور مرده ری بھی آیا ہی اور
جو تیری مزدوری مین حق تجھکو گنج دیگا وه جب تو زیر ریگ یعنے قبر مین ہوگا تو وہان بھی تیرے ساتھ
ہوگا ایسا نہین رہجائیگا جیسے یہ مرده ریگ جو میراث دنیا ہی وه آگے آگے تیرے جنازه کے دوڑتا
جائیگا اور تیری غریبی و گور مین تیرا مونس و انیس ہوگا تو واسطے روز مرگ کے اسوقت مرده ہوتا کہ عشق
سرمدی کا خواجہ تاش بنے جیسے ایک آقا کے دو ملازم ہوتے ہین جو کوئی اجتہاد و تقوی اختیار کرتا ہی
اور انکی ریاضتون اور مصیبتون پر صبر تو وه اسی اجتہاد کے پرده سے رو مطلوب مراد کا دیکھتا ہی کہ وه
روشل گلنار کے سرخ ہی اور مثل زنجیر کے اسکی زلفین ہین اجتہاد والے کے سامنے غم ایسا ہی جیسے آئینہ کہ
اس ضد مین اسکو صورت ضد کی معلوم ہوتی ہی اور غم ضد خوشی کی ہی خوشی کی ضد غم سب اس آئینہ غم مین
وه خوشی دیکھتا ہی کہ بعد ضد رنج کے وه دوسری ضد سامنے آتی ہی جو کشاده ہی بڑے کر و فر کے ساتھ
آب تمثیلاً فرماتے ہین کہ دو بست جاتے ہی یا تو کے پنجہ کو نہ دیکھ لے کہ دونون وصف بست و کشاد کے
اسمین موجود ہین کہ اگر مٹھی بند کر لیگا تو یقیناً کشاد بھی اسکو ہوگی اور اگر پنجہ مین ہمیشہ بستگی ہوتی
یا بالکل کشاده ہی تو کیسی بلا مین پڑتا ان بست و کشاد دونون وصف سے تمام کام و مکسب منتظم
ہین یعنے جو موقعے کسب کے ہین انھین دونون صفت سے انتظام پاتے ہین یہ دونون مثل پر
مرغ کے دو بال اسمین ہین ضرور کیواسطے کہ مرغ بھی ضرور کے وقت بازو انکو کھولتا بند کرتا ہے
الخلاف شرح مین جنبی کو جتنے اور این دو بال کو اینده حال لکھا ہی

کہنا روح القدس کا حضرت مریم سے کہ رسول حق کا ہون پریشان مت ہو نہ چھپو

قولہ چونکہ مریم مضطرب شد یک زمان * همچنانکه بر زمین بر ماهیان * بانگ بر وی زد نمودار کرم * که امین
حضرتم از من مرم * از سرافرازان عزت سرمکش * از چنین خوش محرمان دامن مکش * این همی گفت و ذبال
نور پاک * از لبش میشد پیاپی بر سماک * از وجودم می گریزی در عدم * در عدم من شاهم و صاحب علم

تو دیدی و ذبالہ من در نیست + بکسلد ابلہ نقش من چنین نیست معرنا بنگر کہ نقش مشکلم + ہم ملالم ہم خیال
انور دلم + چون خیالی در دلت آید نشست + ہر کجا کہ میگریزی با تو ہست + جز خیالی عارضی باطلے کو بدت
چون صبح کاذب آفلی + من چو صبح صادقم از نور رب + کہ نگردد گرد روزم ہیچ شب + ہین مکن لاحول
عمران زادہ ام + کہ زلاحول این طرف افتادہ ام + مر مرا اصل و غذا لاحول بود + نور لاحولے کہ
پیش از قول بود + تو ہمی گیری پناہ از من بحق + من نگارندہ پناہم در سبق + آن پناہم من کہ مخلصہات
بودہ + تو اعوذ آری و من خود آن اعوذ + آفتی نبود بتر از ناشناخت + تو بر یار و ندانی عشق باخت + اعنی
ذبالہ الضم فتیلہ جنکو شعلہ لازم ہی یعنی زن نایاب وفا تون جب حضرت مریم تھوڑی دیر مضطرب ہوئین ایسی
جیسے زمین پر گرنے سے مچھلیان مضطرب ہوتی ہین تو آن نمودار یعنی نشان وخوبی کرم نے کہا کہ مین
امین حضرت رب العزت کا ہون مجھ سے مت بھاگو چنانچہ قرآن مین ہی قال انما رسول ربک لاہب لک
غلاما زکیا کہا مین رسول تیرے رب کا ہون تو تجھکو ایک لڑکا زکی بخشون جو سرفراز حضرت عزت کے ہین انسے
سرکشی مت کرو اور ایسے اچھے مہربان سے مت رکو اور خاموش مت ہو روح الامین یہ کہتے تھے اور
ہنگام تکلم ایک ذبالہ پرشعلہ نور کا انکے لب سے سماک تک جاتا تھا یہ کہتے تھے کہ تم میرے وجود سے
عدم مین بھاگتی ہو یعنے چھپتی ہو مین تو عدم کا بھی بادشاہ اور صاحب علم ہون کہ عدم میرے زیر علم ہی
میری بنیاد اور میرا گھر خود نیستی مین ہی اور یہ جو ای خاتون تمھارے سامنے ہی یہ میرا ایک سوارہ نقش ہی
ورنہ ای مریم مجھکو غور کرو کہ مین ایک بڑا نقش مشکل ہون کہ ملال بھی ہون اور تمھارے دل کا خیال
بھی یہ تو سمجھو کہ جب کوئی خیال تمھارے دل مین آکے جمگیا جہان بھاگ کے جاؤ گی تمھارے ساتھ
ہوگا سوا اس خیال کے جو عارضی اور باطل ہی کہ وہ البتہ مثل صبح کاذب کے ڈوب جانے والا
ہوتا ہی مین اپنے رب کے نور سے ایسا ہون جیسے صبح صادق کہ کوئی شب میرے پاس نہین
پھٹک سکتی خبردار ای عمران کی بیٹی تم مجھکو دیکھ کے لاحول مت کہو مین تو لاحول سے اس طرف گرا
ہون میری تو خاص اصل و غذا لاحول اسوقت سے ہی کہ ہنوز لاحول کا نور قول مین نہین آیا تھا
تم مجھسے پناہ مانگتی ہو جیسے اوپر گذرا اعوذ بالرحمن منک مین تو خود نگارندہ پناہ کا ہون پہلے ہی سے
مین تمھاری وہ پناہ ہین ہون جو مخلص تمھاری ہین تم تو زبان سے اعوذ کہتی ہو مین خود اعوذ ہون
پناہ ہون اس سے بتر کونسی آفت ہی جو آدمی کو شناخت سے بہرہ نہو مثلاً یار کے پاس تو بیٹھا ہی اور عشقبازی
نہین کرسکتا قولہ یار را اغیار پنداری ہمی + شادیی را نام بنہادی غمی + اینچنین لطفے کہ دارد یار ما +
تو گریزانی از وای بیوفا + اینچنین نخلی کہ قد یار ماست + چونکہ ما دزدیم نخلش دار ماست + اینچنین مشکین کہ زلف میر ماست

چون نظر [illegible] پیوست [illegible] لطف جمالی میر بود چونکه [illegible] من ام
چون مرید [illegible] کی الاقوام ای حرستیز تو ملی بینی کر یار بردبار چونکہ با او صد شوی گرچہ تو [illegible]
ویکرانش برقرار او لست انسان کہ [illegible] شمع مریم را بہل افروختہ کہ بخارا میرود آن سوختہ معنی
اغیار جاتا ہی اور شادی کا ماتم تونے ثمنی رکھا ہی ایسے لطف کو ہمارا یار رکھتا ہی اور افسوس ای بیوفا
تو اس سے گریزان ہی آور کیسا تحمل ہی یار ہمارے یار کا قد ہی اور جب ہم درد ہین تو یہی تحمل ہمارے حق
مین دار ہی آور کیسی سیاہ وخوشبو زلف ہمارے بادشاہ کی ہی اور جو کہ ہم بیعقل ہین لہذا ہمارے لیے
زنجیر ہی آور ایسا لطف جوش نیل کے روان ہی اگر ہم فرعونی کرین اور وہ ہمپر خون ہو جاے تو ہو سکتا ہی
اور خون کہتا ہی کہ مین آب ہون خبردار مجکو مت پیو مین یوسف ہون نہ گرگ مگر تیری ستیز سے گرگ ہوا ہون تو یہ
نہین دیکھتا کہ کیسا ہی یار بردبار ہی جسوقت تو اسکی ضد بنیگا مار ہو جائیگا لیکن اُس شخص کا حکم و شحم تغیر نہین ہوتا جو اپنے
پہلے قرار پر جیسا تھا ویسے ہی ہی جیسا کہ فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم اب فرماتے ہین یہ شمع مریم کے
ذکر کی جو تونے جلائی ہی اسکو ایسا ہی جلتا چھوڑدے اور وہ دلسوختہ جو بخارا کو جاتا ہی اُسکا بیان کر

اختلاف شرح مین بردبار کو بصورت بردمار کے لکھا ہی

ارادہ کرنا اُس وکیل کا عشق سے کہ بخارا کو چل

قولہ سخت بیصبر و در آتشدان تیز ٭ رو سوی صدر جہان کن میگریز ٭ این بخارا منبع دانش بود ٭ پس بخاراییست
ہر کانش بود ٭ پیش شیخی گر بخارا اندری ٭ تا بخواری در بخارا ننگری ٭ جز بخواری در بخارا ای دنش ٭ راہ
ندہد خر بو مد شکلش ٭ ای خنک آنرا کہ ذلت نفسہ ٭ وای آنکس را کہ یرد ی رفتہ ٭ فرقت صدر جہان در جان او ٭
پارہ پارہ کردہ بود ارکان او ٭ گفت برخیزم ہمانجا وا روم ٭ کافر گشتم دگرہ بگروم ٭ وا روم آنجا بیفتم پیش او ٭
پیش آن صدر نکو اندیش او ٭ گویم افگندم بپیشت جان خویش ٭ زندہ کن یا سر ببر ما را چو میش ٭ کشتہ و مردہ
بپیشت ای قمر ٭ بہ کہ شاہ زندگان سازی مگر ٭ آزمودم صد ہزاران بار بیش ٭ بی تو شیرین می نبینم کار خویش ٭
یعنی بخارا نام ہی ایک شہر کا توران سے مشتق بخار سے بمعنی علم کے زنش سخن تحنش مرجاع یعنی وہ وکیل نہایت
بیصبر ہوا اور از بس بیقرار جیسے کوئی آتشدان تیز مین پڑا ہو اسواسطے دل مین کہا کہ صدر جہان کیطرف
متوجہ ہوا اور جب تک ہو سکے اُدھر ہی کو بھاگ کسواسطے کہ یہ بخارا منبع دانش کا ہی پس جو کوئی کہ
مالک و مملوک بخارا کا ہی وہ بھی ایک بخارا ہی یعنے شہر علم کا تو اگر بخارا مین ہی تو ایسا ہی جیسے کوئی سچے شیخ
یا مرشد کے سامنے ہوتا ہی اور فیض پاتا ہی پس ہرگز بخارا کو بنظر خواری مت دیکھ اور حضرت جانان کو
مخاطب کیسی خوشی اسکو ہی جسکا نفس ذلیل ہوا اور افسوس ہی اسپر جو نفس کے سبب سے نفس کی ہلاکت مین پڑا

یہان تک تشبیہ تھی اب فرماتے ہین کہ بعد ہجران کی فرقت سے اصل جان مین ایسی سرایت کی تھی لا ارکان جیسے ہوی اجزا اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے ارکان اسکے ہباء منثور ہو گئے دل مین اٹھ کھڑا ہوا ہون اور مین کہ جلدون کا فراق جو ہو گیا ہون دوبارہ ایمان لاتا ہون جاؤن اور اسی کے سامنے جا پڑون کہ وہ صدر نکو اخلاق جو کچھ سوچیگا اور تجویز کریگا اچھا ہی کریگا آس سے کہون کہ مین نے اپنی جان مردہ تیرے سامنے ڈالدی ہے چاہے اسکو زندہ کر چاہے میش کیطرح سر اسکا کاٹ ڈال مین ای قمر کشتہ اور مردہ تیرے ہی سامنے اچھا ہون اس سے کہ تجھسے الگ ہو کے بادشاہ زمین کا ہون مین نے لاکھون دفعہ اس سے پہلے آزما دیکھا کہ بے تیرے جملہ معاملے اپنے مجھکو تلخ ہین شیرین نہین الخلاف شرح مین کانش لکھا ہے مین اسکو کانش جانتا ہون آفگندم کو افگندم میش کو پیش قولہ غنی لی یا منیتی لحن النشور ۔ ابرکی یا ناقتی تم السرور ۔ ابلعی یا ارض دمعی قد کفی ۔ اشربی یا نفس ورد اقد صفا ۔ عدت یا عیدی الینا مرحبا ۔ نعم ما روحت یاریح الصبا ۔ گفت ای یاران روان گشتم وداع ۔ سوی آن صدری کہ میر ست و مطاع ۔ دمبدم در سوز بریان میشوم ۔ ہرچہ بادا باد آنجا میروم ۔ گرچہ دل چون سنگ خارا میکند ۔ جان من عزم بخارا میکند ۔ مسکن یارست و شہر شاہ من ۔ پیش عاشق این بود حب الوطن ۔ المعنی گا تو میرے واسطے ای میری آرزو راگ زندگی کا جس سے مردون مین نشور پڑ جائے اور ای ناقے میرے بیٹھ تا سوار ہون اور مطلوب کیطرف جاؤن ای زمین میرے اشک جواب تک بہے انکو پی لے کہ یہ کافی ہونگے اور اب تجھکو نہین ملینگے کہ اب مین نہین روؤنگا اسمین تلمیح ہے آیت کریمہ یا ارض ابلعی ماءک سے اور تشبیہ اشک کی طوفان نوح سے پی لے ای نفس شراب دوستی مصفا و بے کدورت کی اور اسکے نشہ مین مست ہو جا ای میرے عید تو جو میری طرف لوٹے تجھکو مرحبا کہون اور ای باد صبا کیسا اچھا تیری روح سے خوشنود ہوا ہون یہ اشعار پڑھے اور کہا کہ لو ای دوستو الوداع اب مین اس صدر کیطرف جاتا ہون جو امیر ہے اور مطاع ہے دم بدم سوز عشق مین بھنتا تھا اب ہرچہ بادا باد کہتا وہان جاتا ہون دل میرا مثل سنگ خارا کے سختی کرتا ہے لیکن جان میری قصد بخارا کا کرتی ہے اسواسطے کہ وہ میرے یار کا مسکن ہے اور میرے شاہ کا شہر ہے پس وہ جو حب الوطن مشہور ہے عاشق کے نزدیک یہی ہے یعنے جہان معشوق ہے عاشق کا وہی وطن ہے

پوچھا معشوق کا عاشق سے کہ شہرون سے کونسا شہر تو نے اچھا پایا جسمین آبادی زیادہ ہو اور لوگ محتشم اور پُر نعمت اور دلکشا تر ہون

قولہ گفت معشوقی بعاشق کای فتا ۔ تو بغربت دیدۂ بس شہرہا ۔ پس کدامی شہر ز انہا خوشترست ۔

گفت آن شهری که در وی دلبرست + هر کجا باشد شه ما را بساط + هست صحرا گر بود سم الخیاط + هر کجا یوسف رخی باشد چو ماه + جنت ست آن گرچه باشد قعر چاه + با تو دوزخ جنت ست ای جانفزا + با تو زندان گلشن ست ای دلربا + شد جهنم با تو زندان نعیم + بی تو شد ریحان و گل نار جحیم + هر کجا تو با منی من خوشدلم + ور بود در قعر گوری منزلم + خوشتر از هر دو جهان آنجا بود + که مرا با تو سر و سودا بود + بس درازست این سخن ور انتظار + عاشق صدر جهان شد آشکار + المعنی معشوق نے عاشق سے کہا کہ ای جوان تو نے سفر مین بہت شہر دیکھے ہین بس سب شہرون مین کونسا شہر زیادہ اچھا ہو کہا وہ شہر جسمین اپنا دلبر ہو جس شہر مین کہ ہمارے پادشاہ کا بساط ہو وہ مثل صحراے فراخ کے ہو گو ایسا تنگ ہو جیسے سوئی کا ناکہ جہان کوئی یوسف رخ بچو ماہ ہو وہ جنت ہو اگرچہ قعر چاہ ہو تیرے ساتھ مین ای جانفزا دوزخ جنت ہو اور بے تیرے ای دلربا گلشن زندان جہنم تیرے ساتھ مین جہنم زندان نعیم ہو اور بے تیرے گل و ریحان نار جحیم تو جہان میرے ساتھ ہو مین خوشدل ہون اگرچہ قعر گور ہی میری منزل کیون نہو مجھکو دونون جہان سے خوشتر وہ جگہ ہو کہ تیرے ساتھ عشقبازی ہو اور سر و سودا یعنے میرا سر اور تیرا سودا آفرماتے ہین یہ باتین تو انتظار کی ہین اور انتظار مین سخن دراز ہوتا ہو حاصل یہ ہو کہ عاشق صدر جہان کا آشکار ہوا۔

منع کرنا دوستون کا اسکو بخارا لوٹ جانے سے اور تہدید کرنا انکا اور لا ابالی کہنا اُسکا

قولہ گفت او را ناصحی کای بیخبر + عاقبت اندیش اگر داری ہنر + در نگر پس العقل پیش را بچو پروانہ بر سوزان خویش + چون بخارا میروی دیوانہ + لائق زنجیر و زندان خانہ + او ز تو آہن ہمی خاید ز خشم + او ہمی جوید ترا با بست چشم + میکند او تیز از بہر تو کارد + او سگ قحطاست و تو انبان آرد + چون رہیدی و خدایت راہ داد + سوی زندان میروی چونت فتاد + بر تو گر دہ کون موکل آدمی + عقل باتی کر ایشان کم زدی + چون موکل نیست بر تو ہیچکس + از چہ بستہ گشت بر تو پیش و پس + عشق پنہان کردہ بود او را اسیر + آن موکل را نمی دید آن نذیر + ہر موکل را موکل مختفی ست + ورنہ او در بند سگ طبعی ز چیست + المعنی ایک ناصح نے اُس سے کہا کہ ای بیخبر کہان جاتا ہی اگر تجھکو عقل ہی تو انجام کام کو دیکھ اور اپنی عقل سے پس و پیش کو خوب غور کر لے پروانہ کیطرح آپکو آگ مین مت جھونکے تو جو بخارا جاتا ہی سخت دیوانہ ہی اور لائق اسکے کہ قید زنجیر کیا جاے جہان جاتا ہی وہ تجھپر ایسا غصہ ہی کہ لوہا چباتا ہی اور بند آنکھون سے تیری جستجو مین ہی وہ تیرے لیے چھری تیز کر رہا ہی وہ ایسا جیسے قحط کا کتا تو ایسا جیسے آٹہ کی گون جب تو اُس سے چھوٹ گیا ہی اور خدا نے تجھکو راہ دی کہ اُسکے پنجہ سے نکال دیا پھر

یہ کیا حال ہے جو تو زندان کیطرف جاتا ہے اگر تجھے اس قسم کے موکل اسکے آتے تو عقل کی یہ بات تھی کہ
تو انکو نہ ملتا اب تو کوئی تجھے موکل نہین ہے پھر تجھکو پس و پیش کیسے نہین سوجھتا آب مقولہ مولانا کا ہے
اے ناصح نہ دیکھا ہے کہ موکل تو دیکھتا ہے اور پوشیدہ موکل یعنے عشق جسنے اسکو اسیر کیا ہے اسکو نہین دیکھتا
ہر موکل کے واسطے ایک موکل پوشیدہ ہے اسی سبب سے تو وہ سگ طبیعت کے قید مین ہے ورنہ کیون ہوتا
پہلا موکل بصیغۂ مفعول اور دوسرا بصیغۂ فاعل ہے الخلاف شرح مین ورنہ او در لکھا ہے جس سے دو
اضافتین بلا ضرورت فک ہوتی ہین میری دانست مین او فضول ہے قولہ خشم شاہ عشق بر جانش نشست +
بر عوانی و سیہ رویش ببست + میزند آنرا کہ ہین این را بزن + زان عوانان نہان افغان من + ہر کہ بینی
در زیانی میرود + گرچہ تنہا با عوانی میرود + گر ازو واقف بدی افغان زدی + پیش آن سلطان سلطانان
شدی + ریختی بر سر بپیش شاہ خاک + تا امان دیدی ز دیو سہمناک + میر دیدی خویش را ای کم ز مور + زان
ندیدی آن موکل ای تو کور + غرہ گشتی زین دو وزین پر و بال + پر و بالی کو کشد سوی وبال + پر سبک دار و
رہ بالا کند + چون گل آلو شد گرانیہا کند + جہد کن پرو در آگل آلودہ مکن + لیک گوشت کر شد و پندم کہن + پند
داد القصہ عاشق را بسے + عاذل بیدرد ہمچون ققنسے + یعنی عوان سرہنگ دیوان سلطان عادل
ملامت کنندہ یہ مقولے مولانا کے ہین کہ یہ ناصح نہین جانتا کہ اسکی جان پر بادشاہ عشق کو غصہ ہے اور اسکو
ایک سپاہی ظالم سیہ رو سے باندھا ہے اور یقین کیا ہے اور سپاہی کو بار بار کہتا ہے کہ اسکو مار بس
انھین سپاہیون پوشیدہ سے میرا فغان ہے جسکو تو زیان کیطرف جاتے دیکھے تو جان لے کہ یہ تنہا
نہین ہے گو بظاہر تنہا ہو بلکہ وہ کسی سپاہی کے ساتھ ہے وہ اسکو لیے جاتا ہے لیکن یہ اس سے واقف
نہین اگر واقف ہوتا تو شور و فغان کرتا اور اس شاہنشاہ کے سامنے جاتا اور سر پہ خاک ڈالتا
تب اس دیو سہمناک سے امن پاتا اب تو اے تو اے کم از مور آپ کو میر جانتا ہے اس سبب سے تو اندھا
اس موکل کو نہین دیکھتا تو اپنے جھوٹے پر و بال پر جو قوت دنیا کی ہے فریفتہ ہے اور یہ پر و بال ایسے
کہ وبال کیطرف تجھکو کھینچ رہے ہین تو اپنے پر ہلکے سبک رکھو اور عالم بالا کی جانب راہ پیدا کر اسلیے
کہ جب پر گل آلودہ ہوتے ہین تو بھاری پڑ جاتے ہین اڑنے مین وقت کو ٹالتے ہین تو کوشش کر
گل آلودہ مت ہونے دے لیکن کیا کیا جاے کہ تیرے تو کان بہرے ہو گئے اور میری نصیحت
پرانی ہو گئی پھر کیسے اثر ہوا القصہ اس عاشق کو اس عاذل اے ملامت کنندہ بیدرد نے بہت
نصیحت کی وہ اسکے حق مین آواز ققنس کی ہوئی کہ اور سوز و گداز پیدا ہوا جیسے ققنس کی آواز سے
آگ لگ اٹھتی ہے ققنس کا بیان مشہور ہے اور لغات مین مسطور

لاابالی کہنا عاشق کا ناصح عاذل سے از سر عشق

قولہ گفت ای ناصح خمش کن چند پند + پند کم دہ زانکہ بس سخت ست بند + سخت تر شد بند من از پند تو + عشق را نشناخت دانشمند تو + آن طرف کہ عشق می افزود درد + بوحنیفہ شافعی درسی نکرد + تو مکن تہدیدم از کشتن کہ من + تشنہ زارم بخون خویشتن + عاشقان را ہر زمانی مردنیست + مردن عشاق خود یک نوع نیست + آن دو صد جان دارد از نور ہدی + وان دو صد را میکند ہر دم فدا + ہر یکی جان را ستاند دہ بہا از نبی خوان عشرۃ امثالہا + گر بریزد خون من آن دوست رو + پای کوبان جان برافشانم برو + آزمودم مرگ من در زندگیست + چون رہم زین زندگی پایندگیست + اقتلونی اقتلونی یا ثقات + ان فی قتلی حیاتا فی حیات + یا منیر الخد یا روح البقا + اجتذب روحی وجدلی باللقا + لی حبیب حبہ یشوی الحشا + لو یشا یمشی علی عینی مشا + (معنی) کہا ای ناصح خاموش ہو کہان تک نصیحت کریگا میری بند نہایت سخت ہی تو نصیحت مت کر اس سے کچھ نہین ہوگا تیری پند سے میری بند اور زیادہ سخت ہوتی ہی جیسے مشہور ہی ریشم کی گرہ پر پانی تو نے ای دانشمند عشق کو نہین پہچانا عشق وہ شی ہی کہ یہ جہان درد اپنا بڑھاتا ہی وہان بوحنیفہ اور شافعی مطلق درس نہین کرتے تو مجھکو مارے جانے سے مت ڈرا کہ مین نہایت ہی پیاسا اپنے خون کا خود ہون یہ بھی جانتا ہی کہ عاشقون کا ہر دم ایک قسم کا مرنا ہی انکا مرنا اس ایک قسم متعارفہ کا نہین ہی اگر عاشق دو سو جانین نور ہدایت سے رکھتا ہی اور صد درجہ ہدایت یافتہ ہی ان سب کو ہر دم اسپر فدا کرتا ہی اور ہر ایک جان کی قیمت دس دس جانین پاتا ہی جیسا کہ قرآن مین ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا جو کوئی آیا سامنے خدای تعالے کے ایک نیکی لیکر اسکے لیے دس نیکیان مثل اسکے ہین اگر وہ دوست میرا خون بہائے تو بہائے تو جا اپنا کام کر مین ناچتا کودتا جاؤنگا اور جان اسپر نثار کرونگا مین نے خوب آزما لیا کہ میری موت اس زندگی مین ہی جب مین اس زندگی سے چھٹ گیا تو پایندگی ہی یہ موت نہین (معانی اشعار عربیہ) بار بار تاکید کہتا ہی کہ ای ثقات مجھکو راہ عشق مین مار ڈالو بیشک قتل مین مجھکو حیات در حیات ہی ای روشن رخسار والے اور ای بقا کی جان کہ بقا تجھی سے زندہ ہوئی میری روح کو اپنی طرف کھینچ اور اپنا دیدار مجھکو عطا کر مین جس سے یہ خطاب کرتا ہون وہ میرا ایک حبیب ایسا ہی جسکی محبت نے میرے اعضا درونی کو بھون ڈالا اگر وہ چاہتا ہی چلنا پھرنا تو میری آنکھون پر چلتا پھرتا ہی قولہ پارسی گو گرچہ تازی خوشترست + عشق را خود صد زبان دیگرست + بوی آن دلبر چو پران میشود + این زبانہا جملہ حیران میشود + بس کنم دلبر در آمد در خطاب + گوش شو واللہ اعلم بالصواب + چونکہ عاشق توبہ کرد اکنون بترس + کو چو عیاران کند بر دار درس + گرچہ آن عاشق بخارا میرود

فی مدرس وفی باستا میرود + خلع کن خود را ز خود بیزار شو + بعد از آن اندر حرم برکار شو + عاشقان را شد مدرس حسن دوست + دفتر و درس و سبق شان روی اوست + خامش اند و نعرهٔ تکرارشان + میرود تا عرش و تخت یارشان + درس شان آشوب و چرخ و ولوله + فی زیادات و باب سلسله + سلسله این قوم جعد مشکبار + مسئلهٔ دور است اما دور یار + مسئلهٔ کیس ار بپرسد مر ترا + گو نگنجد گنج حق در کیسها + گر دم خلع و مبارا میرود + بد مبین ذکر بخارا میرود + المعنی خلع جدا کر لینا روح کا بدن سے زیادات نام کتاب جو فقہ حنفی مین ہی اور نام سے سلسلہ زنجیر و نام کتاب اور نسل انسان و سلسلہ نقرا اور توقف شی کا دوسرے پر اور دوسرے کا اسی پر جعد بالفتح موی مرغول سر مبارا بالضم بیزاری زوجین از یکدیگر آپ مولانا رح اپنی طرف مخاطب ہین کہ اگرچہ تازی زبان نہایت خوش ہی لیکن تو فارسی مین کہہ اور تیری تازی اور فارسی پر بھی کچھ منحصر نہین عشق کی اسکے سوا سوز بانین اور ہین مگر جبکہ بو اُس دلبر کی بیان ہوتی ہی تو یہ سب زبانین حیران ہوجاتی ہین مین کیا بس کرون کہ دلبر خطاب مین آیا اور کان بجا کے اللہ خوب جاننے والا ہی فرماتے ہین جبکہ عاشق نے اسوقت کسی خوف سے توبہ کی تو وہ عیارون کی طرح سولی پر کب سبق عشق کا پڑھیگا اگرچہ یہ عاشق بخارا جاتا ہی مگر نہ سبق پڑھنے جاتا ہو نہ کسی اُستاد کے پاس جاتا ہو اُس سے کہو کہ آپ کو آپ سے خلع کرے اور بیزار ہوئے یعنے روح کو تن سے چھڑالے بعد اسکے حرم عزت مین برکار ہو نے کسواسطے کہ عاشقون کا مدرس حسن دوست کا ہی وہ اسی سے سبق پڑھتے ہین اور انکا دفتر اور درس اور سبق سب اسکی صورت سے ہی اور ہین تو وہ خاموش لیکن نعرہ تکرار سبق کا اُنکے عرش اور فرش تخت یار پہونچتا ہی انکا درس کیا ہی آشوب اور رقص و ولولہ نہ زیادات ہی نہ باب سلسلہ کہ دونون کتابین ہین آنکا سلسلہ موے مجعد زلف مشکبار ہی وہ جو مسئلہ دور کا ہی انکے لیے دور یار کا مسئلہ ہی اگر کوئی مسئلہ کیس کا تجھسے پوچھے کہ یہ مسئلہ بھی فقہا مین عجیب مسئلون سے ہی تو اُس سے کہدے کہ گنج خدا کے کیسون مین سماتے اور یہ مسئلہ کیس کا مسئلہ امانت کا ہی بے اعلام امانت دار کہ بعد پھیر دینے کے دعوی کیا کہ میرے درم یا دینار زیادہ تھے آپ فرماتے ہین کہ اگر ذکر خلع اور مبارا کا درمیان مین آگیا تو اسکو برا مت جان کہ ایک ذکر مین دوسرا ذکر ملا یا ہی اسواسطے کہ بخارا کا ذکر بھی تو ہورہا ہی جہان یہ مسئلے حل ہوتے ہین اور عجب منجملہ اور مسائل مثلاً زیادات اور باب سلسلہ و مسئلہ کیس کے خلع اور مبارا کو اس شعر مین خفی کیا ہی اور کہا گر دم خلع و مبارا میرود یہ وجہ ہی کہ اول و آخر کا اخذ کرنا حاوی ہی سب کے اخذ پر کہ باقی انھیں کے ضمن مین ہین قولہ ذکر ہر چیزے دہد خاصیتے + زانکہ دارد ہر غرض ماہیتے + در بخارا در ہنرہا بالغی چون بخا می روی ز فارغی + آن بخاری غصهٔ دانش نداشت + چشم بر خورشید بینش میگماشت + ہر کہ در خلوت به بینش یافت

اخلاد استنها بجوید دشتگاه + با جمال جان جوشد بکاسه + باشد بقی تا اخبار داش نا اشند + دید بر دانش
جو و علت قرا + زین ہمی دنیا بچہ عامہ نرا + زانکہ دنیا را ہمی بینند عین + وانجہان را ہمی دانند دین +
کاین جہان را نقد می بینند فاش + وانجہان را نسیہ می بینند ولاش + باز روسوی حدیث آن جوان +
کز غم صد جہان شد نا توان + یعنی پھر تابئیہ بالا فرمایا کہ ہر چیز کے ذکر کی خاصیت ہے اور ہر عرض
کی ماہیت کہ کیفیت و کم وغیرہ ہین لفسے خالی نہین لہذا بخارا کا ذکر خلع وغیرہ کیطرف مجھکو لیگیا تو اگر
بخارا مین علم و فن مین نسب غالب ہے لیکن اگر بخاری کیطرح متوجہ ہو تو جملہ علوم و فنون سے فارغ و
خالی ہو وہ بخاری قصہ دانش سے جدا تھا اُسکی آنکھ خورشید بینش پر لگی تھی اسواسطے کہ جسنے خلوت
مین بینش پر راہ پائی وہ دانش کے سامان و قدرت کا طالب نہین ہوتا جسوقت جمال و خوبی جان کا
ہمکاسہ ہم نوالہ ہوجاتا ہے تو پھر اسکو اخبار دانش کے ناگوار ہوتے ہین اور اُنسے لیعرتا ہے جو دید کہ دانش
ہے علت فزاہے اسی سبب سے عام کو دنیا غالب ہو رہی ہے اور اُسکی طرف رجوع ہین کہ یہ دنیا کو عین
نقد جانتے ہین اور اس جہان کو ایسا جانتے ہین جیسے قرض اور اُدھار اسلیے کہ اس جہان مین
جو کچھ ہے اسکو نقد ظاہر سمجھتے ہین اور اُس جہان کو مثل اُدھار بلاشی کے آب کہتے ہین کہ پھر اُس جوان کے
ذکر کیطرف لوٹ جو صد جہان کے غم سے نا توان ہو رہا ہے

متوجہ ہونا اُس عاشق کا طرف بخارا کے

قولہ رو نہاد آن عاشق خونابہ ریز + دل طپان سوی بخارا گرم و تیز + ریگ آمون پیش او ہمچون حریر +
آب جیحون پیش او چون آبگیر + آن بیابان پیش او چون گلستان + می فتاد از خنده او چون گلستان +
در سمرقندست قند اما لبش + از بخارا یافت و آن شد مذہبش + ای بخارا عقل افزا بوده + لیک از
من عقل و دین بر بوده + بدر میجویم از آنم چون ہلال + صدر میجویم درین صف نعال + چون سواد آن
بخارا را بدید + در سواد غم بیاضی شد پدید + ساعتی افتاد بیہوش و دراز + عقل وی پرید در بستان راز +
بر سر و رویش گلابی میزدند + از گلاب عشق او غافل بدند + او گلستانی نہانی دیده بود + غارت
عشقش ز خود ببریده بود + تو فسرده در خور این دم نۀ + با شکر مقرون نہ گر چه نی دمۀ + رخت غفلت با تو
ہست و عاقلی + وز جنود الم تر و باغافلی + این سخن پایان ندارد تیز ران + تا رود سوی بخارا آن جوان +
المعنی آمون آموی نام رود میان ایران و توران علی ہذا جیحون نام نہر میان خراسان و ماوراء النہر
یعنے وہ عاشق خونابہ ریز اس حال سے کہ دل طپان تھا گرم و تیز بخارا کیطرف متوجہ ہوا آمون کا ریت
اُسکے آگے ایسا تھا جیسے حریر اور آب جیحون کا جیسے آبگیر و تالاب وہ جنگل جو اُسکی راہ مین تھا

کے گلستان تھا اور یہ ایسا خرم و خندان جاتا تھا جسکے رشک سے گلستان جنان فشانی کرتا تھا تم قند میں قند ہو نہ بخارا میں لیکن اسکے لبون نے بخارا سے قند پایا اور ایسا کہ وہ اسکا دین آئین ہوگیا کہتا تھا اے بخارا تو تو عقل افزا شہر تھا لیکن مجھ سے تو تو نے میری عقل بھی چھین لی اور دین بھی چھین لیا میں طالب بدر کا ہون اس سبب سے ہلال اے لاغر و نحیف ہو رہا ہون اور گو صف نعال میں ہون مگر جویندہ صدر کا ہون صف نعال وہ جگہ مجلس میں جہان جوتیان اتارین جب اسنے سواد یعنے حوالی شہر بخارا کو دیکھا اسی غم کی سیاہی سے ایک سفیدی ظاہر ہوئی یعنے فور حس سے ایک ساعت بیہوش اور لنبا پڑا رہا اور عقل اسکی بستان راز کو اڑ گئی لوگ اسکے سر و رو پر گلاب چھڑکتے تھے اور اس بات سے غافل کہ گلاب یعنی آب و گل عشق کا اندھا ہوتا ہے اسنے ایک گلستان نہانی دیکھا تھا اور غارت عشق نے اسکو لوٹ کے آپ سے جدا کر دیا تھا آپ فرماتے ہین تو سرد اور ٹھٹھرا ہوا حرارت عشق سے بیخبر ہو تو لائق ایسے دم کے نہین ہے تو ایک فرد ہے پھر لشکر سے کیسے متفرد ہے تو عاقل ہے اور رخت غفلت تیرے ساتھ لگا ہوا اور جنود الم تروہا سے غافل یعنے وہ لشکر جسکو تمنے نہین دیکھا کہ وہ سکینت اور واردات ہین جو قلب پر وارد ہوتی ہین القصہ کہتے ہین کہ اس سخن کی پایان نہین تو گھوڑا تیز ہانک تا وہ جوان بخارا پہونچ جائے

داخل ہونا اس عاشق کا بخارا مین اور تہدید کرنا دوستونکا ظاہر ہونے سے

قوله اندر آمد در بخارا شادمان ۔ پیش معشوق خود و دار الامان + ہمچو آن مستی کہ پرد بر اثیر + مہ کنارش گیرد گوید کہ گیر + ہرکہ دیدش در بخارا گفت خیز + پیش از پیدا شدن بنشین گریز + کہ ترا میجوید آن شہ خشمگین + تا کشد از جان تو ذہ سالہ کین + اللہ اللہ در میا در خون خویش + تکیہ کم کن بر دم و افسون خویش + شحنہ صدر جہان بودے و راد + معتمد بودی مہندس اوستاد + ہم شیرش بودی و ہم محترم گشتہ از بہر گناہی متہم + غدر کردی و ز جزا بگریختی + رستہ بودی باز چون آویختی + از بلا بگریختی با صد حیل + ابلہی آوردت اینجا یا اجل + ایکہ عقلت بر عطارد دق کند + عقل و عاقل را قضا احمق کند + نحس خرگوشی کہ باشد شیر جو + زیرکی و عقل و چالاکیت کو + ہست صد چندین فسونہای قضا + گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا + صد رہ مخلص بود از چپ و راست + از قضا بستہ شود گر اژدہاست + المعنی اثیر بمعنی عالی و بلند و فلک و کرۂ نار کہ سب سے بلند ہے یعنے وہ عاشق خرم و شادمان اپنے معشوق کیواسطے دار الامان بخارا مین داخل ہوا اور ایسا شوق مین آیا جیسے کوئی مست عشق کا بلندی فلک پر اڑتا ہوا اور چاہتا ہو کہ ماہ اسکو بغل مین دبائے اور کہے کہ لے جو کچھ تیری خواہش ہو ماہ سے مراد مطلوب حقیقی دوستون سے جسنے اسکو دیکھا

اگر قبل اس سے کہ [illegible] مت ٹھہر کسی طرف بھاگ جا کسواسطے کہ وہ بادشاہ جنگ مین تیری تلاش مین ہی تیرا وہی ہوس کا کینہ تیری جان سے نکالے تو شحنہ صدر جہان کا تھا اور بہادر اور مستعد مسند سرا تھا اور شیر و محترم بھی پھر ایک گناہ مین متہم ہوا تو نے بیوفائی کی اور گناہ کی جزا سے بھاگ گیا اسکے پنجہ سے چھوٹا ہوا تھا پھر کیون اُسکو آلپٹا سیکڑون حیلون سے تو بلا سے بھاگ پایا تھا اب تجھکو یہان پھر کون لایا آیا تیری بیوقوفی یا موت ای شخص تو وہ ہی کہ تیری عقل عطارد جیسے منشی فلک کو وقت مین ڈالے لیکن کیا کرے قضا عقل و عاقل دونون کو احمق کردیتی ہی کیسا شخص وہ خرگوش ہی جو شیر کی تلاش مین ہو تیری عقل و زیرکی و چالاکی کہان گئی ایسے ایسے سو چند افسون قضا کے ہین جو ایک اُکنے بیہودہ اسیواسطے کہا ہی جب قضا آتی ہی میدان فراخ تنگ ہوجاتا ہی نہ بھاگ سکتا ہی نہ کہین اسکی سمائی ہوسکتی ہی سیکڑون راہین اور ٹھکانے خلاصی کے ہوتے ہین لیکن سب بند ہوجاتے ہین یہ قضا ایسی بڑی بلا کا اژدہا ہی الخلاف شرح مین بجائے کہ ترا لگے گر تراذ رہ سے کو درمیان آور کہ اژدہا کو گر اژدہا لکھا ہی

جواب عاشق کا ملامت کرنے والون اور ڈرانیوالونکو

قولہ گفت من مستسقیم آبم کشد + گرچہ می دانم کہ ہم آبم کشد + ہیچ مستسقی نہ بگریزد ز آب + گر دو صد بارش کند مات و خراب + گر برآماسد مرا دست و شکم + عشق آب از من نخواہد گشت کم + گویم آنگہ کہ بپرسند از بطون کاشکے بحری روان بودی درون + خیک اشکم گو بدر از موج آب + گر بمیرم ہست مرگم مستطاب + من بہر جا تیکہ بینم آبجو + رشکم آید بودمی من جای او + دست ہمچون دف شکم ہمچون دہل + طبل عشق آب میگویم چو گل + گر بریزد خونم آن روح الامین + جرعہ جرعہ خون خورم ہمچون زمین + چون زمین و چون جنین خونخوارہ ام + تا کہ عاشق گشتہ ام اینکارہ ام + شب ہمی جوشم در آتش ہمچو دیگ + روز تا شب خون خورم مانند ریگ + من پشیمانم کہ مکر انگیختم + از مراد خشم او بگریختم + گو بران بر جان مستم خشم خویش + عید قربان اوست عاشق گاومیش + گاو گر خسپد و گر چیزی خورد + بہر عید و ذبح خود می پرورد + گاو موسی دان مرا جان دادہ + جزو جزوم حشر ہر آزادہ + گاو موسی بود قربان گشتہ + کمترین جزوش حیات کشتہ + بر جہید آن کشتہ ز آسیبش ز جا + در خطاب اضربوہ بعضہا + **المعنی** کہا مین مستسقی ہون پانی مجھکو اپنی طرف کھینچتا ہی کیسے نہ جاؤن اگرچہ یہ بھی جانتا ہون کہ اسی پانی سے مرجاؤنگا جیسے مستسقی مرجاتے ہین کوئی مستسقی پانی سے نہین بھاگتا اگرچہ پانی اُسکو دو سو دفعہ مات و خراب کیون نہ کرے اگر میرے دست و شکم سوج جائین لیکن عشق پانی کا مجھ سے ہرگز کم نہوگا اگر میرے بطون کا حال مجھ سے پوچھین تو بھی کہونگا کہ کاش کوئی دریا میرے باطن مین روان ہوتا آب سے کہدو کہ اپنی تیغ موج سے میری خیک مشک کو

بچھاڑ ڈالے تاکہ مرجاؤن مرجانا مجھکو خوش و پسندیدہ ہے یقین جس جگہ کوئی ابجو دیکھتا ہون مجھکو رشک
آتا ہے کہ افسوس اسکی جگہ مین ہوتا ہاتھ میرے مثل رن کے ہین اور شکم مانند دہل کے اس حال سے نقارۂ
عشق آب کا گل کیطرح بجا رہا ہون اگر وہ روح ایمن خون میرا بہائے تو گھونٹ گھونٹ کرکے زمین
کیطرح مین ہی اسکو کھا لون ایسا اپنے خون کا پیاسا ہون مین تو زمین وجنین کے مثل خونخوارہ ہون
جب سے عاشق ہوا ہون میرا یہی کام ہے رات بھر ایسا کھولتا ہون جیسے آگ مین ہانڈی کھولتی ہے
دن کو رات تک ریت کے مانند خون کھاتا ہون کیا پشیمان ہون کہ مین اس سے مکر کرکے بھاگا از غصہ
اسکا بیرا ہو رہگیا اب اس سے کہدو کہ غصہ اپنا میری جان مست پر چلائے وہ عید قربان ہے اور عاشق
جیسے گاو اور ریش جو قربان ہوتے ہین گائے اگر سوئے یا کچھ کھائے تو ہیوا سطے آپکو پالتی اور موٹا
کرتی ہے کہ عید قربان مین ذبح کیجائے مین مجھکو گاو موسی جان اور ایک جان وادہ کہ جز جز میرا حشر پر آزاد
کا ہوگا گاو موسی مراد اس گاو سے ہے جو سامری نے سونے کی ڈھالی تھی اور حضرت جبرئل کے قدم کی
خاک اسکے منھ مین ڈالدی تھی جس سے وہ گائے کیطرح بولنے لگی تھی اسکے ذبح کا حکم حضرت موسی کو
ہوا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے مارا گیا تھا اور قاتل معلوم نہین ہوتا تھا پس حکم
ہوا کہ اس گائے کو ذبح کرکے تسمہ اسکا اس مقتول کی لاش پر مارو زندہ ہوکے قاتل کو بتا دیگا
اسی نظر سے مولانا روم نے حشر پر آزادہ کہا ہے یعنے زندہ ہو جاتا ہے آزاد قید حیات کا اسکے موافق وہ
عاشق فخریہ اپکو گاو موسی کہتا ہے شعر بعد اسکی تفسیر کہ گاو موسی وہ قربان کشتہ تھی جسکا جز حیات
ایک کشتہ کا ہوا کہ وہ کشتہ اسکے صدمہ کے باعث اپنی جگہ سے اچھل پڑا کہ اسکی نسبت خطاب الہی
تھا فقلنا اضربوہ ببعضہا پس کہا ہمنے مارو اسکو بعض اسکے سے قولہ یا کرامی اذبحوا ہذا البقر + ان
اردتم حشر ارواح النظر + از جمادی مردم و نامی شدم + از نما مردم بحیوان سر زدم + مردم از حیوانی و آدم
شدم + پس چہ ترسم کی ز مردن کم شدم + حملۂ دیگر بمیرم از بشر + تا برآرم از ملائک بال و پر + وز ملک ہم
بایدم جستن ز جو + کل شی ہالک الا وجہہ + بار دیگر از ملک قربان شوم + آنچہ اندر وہم ناید آن شوم +
پس عدم گردم عدم چون ارغنون + گویدم انا الیہ راجعون + مرگ دان کان اتفاق امت ست +
کاب حیوانی نہان در ظلمت ست + ہمچو نیلوفر مرو زان طرف جو + ہمچو مستسقی حریص و آبجو + مرگ او آبست و او
جویاے آب + میخورد و اللہ اعلم بالصواب + ای فسردہ عاشق ننگین نمد + کو زبیم جان ز جانان میرمد +
سوی تیغ عشقش ای ننگ زنان + صد ہزاران جان نگر دستک زنان + جوی دیدی کوزہ اندر جوے
ریز + آب را از جوے کی باشد گریز + آب کوزہ چون در آب جو شود + محو گردد در وے و جو او شود +

وصف او فانی شود ذاتش بقا ۔ این همی گفتم که شو فرزند بقا ۔ خویش را بر نخل او اوفتیم [illegible] کز دو کر گم
هیچ گوئی سجده کن بر روی سنگ جانب آن صدر شد با چشم تر ۔ بارخ چون زعفران و اشک رعان هو فت
آن بیدل سوی صدر جہان ۔ لیکن ہی ننگین معیوب وزشت وہی عاشق بتائید صدر کہتا ہی کہ ای میرے سردار
اس گائے کو ذبح کرو اگر چاہتے ہو کہ حشر ارواح نظر کا دیکھین کہ جو غلبہ بقر حق سے کشتہ ہوے ہین اب
کہتا ہی کہ پہلے ہم جمادی تھے یعنے خاک جس سے حضرت ابوالبشر بنائے گئے پھر جمادی جیسے مرے اور نامی ہوئے
یعنے بڑھنے والے مثل نباتات کے من بعد نما سے مرکے حیوان مین سر نکالا یعنے جاندار ہوے بعدہ حیوانی
سے مرے تو آدم ہوے اشرف المخلوقات بس ہر درجہ مین مرنے کے فوقیت و فضیلت ہی باقی پھر مرنے
سے کیون ڈرین کہ مرنے سے ہمکو نقصان ہی کیا ہوا اور کیا گھٹ گیا اب ایک دوسرا حملہ اور رہگیا ہی کہ اس
بشریت سے مرینگے تا فرشتون کے سے بال و پر جا ئین اور فرشتون مین ملین لیکن انکی جو سے بھی ہمکو نکل جانا
چاہیے کہ کل شئی ہالک الا وجہہ فرمایا ہی یعنے ہر شئے ہلاک ہونے والی ہی سوا اسکی ذات کے مطلب یہ کہ
فرشتے بھی ہالکون سے ہین پھر جب ہم فرشتون سے نکل کے اسپر قربان ہو جائینگے یعنے فنا فی اللہ تو اس
وقت مین ہم وہ ہو جائینگے جو کسیکے وہم مین نہ آئین یعنے عدم ہو جائینگے عدم ہمسے مثل ارغنون کے کہیگا
انا للہ وانا الیہ راجعون ہم واسطے اللہ کے ہین اور ہم اسکی طرف لوٹنے والے ہین یعنے جیسے عدم مین
اس سے متحد تھے لوٹ کے ویسے ہی متحد ہو جائینگے یہ جو مشہور ہی کہ آبحیات ظلمات مین ہی وہ ظلمات
یہی مرگ ہی جسکے دفعات بیان کیے گئے اور یہ بات کہ ظلمت مرگ ہی باجماع امت ثابت ہی تو نیلوفر کیطرح
اس طرف جو سے نکل جا جیسے وہ پانی مین بھی ہوتا ہی اور پانی سے علحدہ بھی اور مستسقی کے مثل مریض اور
طالب آب کارہ کہ آب کو مرگ مستسقی کا ہی مگر پیے جاتا ہی آگے جو کچھ صواب ہی اسکو اللہ خوب جانتا ہی
ای مخاطب جو افسردہ حرارت عشق سے بے بہرہ ہی اور ننگین ہندوالا ای زشت و معیوب وہ جان کے
خوف کے مارے جانان سے بھاگتا ہی تو ای ننگ زنان ذرا اسکی تیغ عشق کیطرف تو دیکھ کہ لاکھون جانین
کیسی تالیان بجاتی اس طرف جاتی ہین جسوقت نہر کو دیکھے جو بقائے حقیقی ہی تو تیرے کوزہ مین جو آب بقا
ہی اسکو اسی نہر مین پھینکدے اسلیے کہ آب کو نہر سے کب گریز ہوتی ہی یعنے تیری جو کچھ بقا ہی اسکو اسکی بقا مین
فنا کر پھر دیکھ جب تیرے کوزہ کا پانی نہر کے پانی مین محو ہو جائیگا تو وہی پانی نہر ہو جائیگا یعنے جب آپکو
فنا کریگا بقا باللہ ہو جائیگا وہ وصف جو اسکے ہین یعنے بشریت سب فانی ہو جائینگے ذات اسکی باقی رہجائیگی
پھر اسکے بعد نہ وہ کم ہو نہ بدصورت جیسا کہ پانی کم و بدصورت ہو جاتا ہی بعد ان تمثیلون کے وہ عاشق کہتا ہی
کہ مین نے آپ کو اسکے نخل مین لٹکایا اس عذر مین کہ مین اس سے بھاگا تھا من بعد گیند کی طرح

منہ کے بل سجدہ کرتا با چشم تر جانب اُس صدر کے چلا رخ ایسا زرد جیسے زعفران اور آنسو بہتے ہوے
وہ عاشق بیدل صدر جہان کیطرف گیا الخلاف شرح مین جو اوشود کر جو داوشود لکھا ہی

پہونچنا عاشق کا معشوق کے پاس جان سے نا امید ہوکے

قولہ ہم کفن ہم تیغ اندر دست او چونکہ بود او عاشق سرمست او جملہ خلقان منتظر سر در ہوا کش بسوزد یا برآویزد ورا اندرین فرمان این احمق یک لخت را + آن نماید کہ زمان بدبخت را + ہمچو پروانہ شرر را نور دید احمقانہ در فتاد از جان برید لیک شمع عشق چون آن شمع نیست + روشن اندر روشن اندر روشنیست او بعکس شمعہای آتشیست + مینماید آتش و جملہ خوشیست + المعنی جب صدر جہان کے پاس چلا تو کفن اور چھُری ہاتھ مین لیے تھا یعنے مع سامان موت اسلیے کہ وہ عاشق سرمست اُسکا تھا جان دینے مین بیدریغ ساری مخلوق منتظر اور تماشائی کہ دیکھیے اُسکو جلاتا ہی یا لٹکاتا ہی اور کہتے تھے کہ اسوقت اس نرے احمق کو وہ معلوم ہوتا ہی جیسے زمانہ کسی بدبخت کا آسنے پروانہ کیطرح شرر کو نور دیکھا اور مثل احمقون کے اُسپر گرا اور اپنی جان سے جدا ہوا غرض لوگ تو یہ کہتے تھے لیکن اس سے بیخبر کہ شمع عشق کی ایسی شمع نہین ہی جیسی یہ شمع وہ روشن اندر روشن اور خاص روشنی ہی وہ برخلاف ان شمعون کے ایک آگ ہی ایسی کہ آگ تو معلوم ہوتی ہی مگر ہمہ تن نہایت ہی خوش ہی

صفت اُس مسجد مہمان کش کی اور اُس عاشق مرگ جوے لاابالی کوے کی کہ اُس مسجد مین مہمان ہوا

قولہ یک حکایت گوش کن ای نیک پی + مسجدی بد بر کنار شہر ری + ہیچکس در وی نخفتی شب ز بیم + کہ نہ فرزندش شدی آن شب یتیم + ہر کہ در وی بیخبر خفتی برفت + صبحدم چون اختران در گور رفت + خویشتن را نیک ازین آگاہ کن + صبح آمد خواب را کوتاہ کن + ہر کسی گفتی کہ پریانند تند + اندران مہمان کشان با تیغ کند + وان دگر گفتی کہ سحرست و طلسم + کہ رصد بستہ ست مہر جان و جسم + وان دگر گفتی کہ بر نقش فاش + بر درش کای میہمان اینجا مباش + شب مخسپ اینجا اگر جان بایدت + ورنہ مرگ اینجا کمین بگشایدت + وان دگر گفتا کہ قفلی بر نہید + غافلی کاید شمارہ کم دہید + المعنی فرماتے ہین کہ اے مخاطب نیک پی ایک حکایت مجھسے سُن کہ کنارے شہر ری کے ایک مسجد ہی رات کو اسمین کوئی ڈر کے مارے نہین سوتا تھا اگر سوتا تھا تو فرزند اسکا اس رات یتیم ہوجاتا تھا یعنے وہ شخص مارا جاتا تھا اور جو کوئی اُسمین اندھون کی طرح جاتا تھا صبح ہوتے ہی مثل ستارون کے گور مین جاتا تھا ستارون کا گور مین جانا غروب و غائب ہونا انکا آب بنظر ذکر صبح کے فرمایا کہ تو آپ کو اچھی طرح اس امر سے آگاہ

کہ تجھکو بھی صبح ہوئی جاگ جا خواب گم کر الغرض ہر کوئی کہتا تھا کہ یہین پریان تیز و تند رہتی ہین وہی مہمان کش ہین کہ اپنی تیغ گند سے آدمی کو مار ڈالتی ہین تیغ کند مراد سوائے تیغ کے دوسری قسم ایذا سے ہو دوسرا کہتا تھا کہ یہان کوئی سحر یا طلسم ایسا ہے جسنے جان وجسم کے واسطے رصد باندھا ہے رصد در کار بستن کسی کام کو بخوبی تمام کرنا کوئی کہتا تھا کہ اسکے دروازہ پر لکھکے لگا دو خوب ظاہر کہ ای مہمان یہان مت رہ اگر تجھکو اپنی جان درکار ہے تو رات کو یہان مت سو ورنہ موت گھات سے نکلیگی گھات مین بیٹھی ہے کوئی کہتا تھا اسکے دروازہ پر قفل لگا دو اگر کوئی غافل آجاے تو اسکو گھسنے مت دو

آنا مہمان کا اس مسجد مہمان کش مین

قولہ تا یکی مہمان درآمد وقت شب + کہ شنیدہ بود آن صیت عجب + از برای آزمون می آزمود + زانکہ بس مردانہ و جانباز بود + گفت کم گیر و مگر شکنبہ + رفتہ گیر از گنج زر یک حبہ + صورت تن گو برو من کیستم + نقش کم ناید چو من باقیستم + چون نفخت بود از لطف خدا + نفخ حق باشم زنای تن جدا + تا نیفتد بانگ نفخش این طرف + تا رہد آن گوہر از ننگین صدف + چون تمنوا الموت گفت ای صادقین + صادقم جان را برافشانم برین + یعنی آزمون امتحان شکنبہ بکسر و فتح کاف معدۂ حیوانات اوپر جو بیان کیا کہ قفل وغیرہ کی جو تجویزین ہو رہی تھین اسی اثنا مین ایک مہمان رات کو آگیا کہ اسنے بھی یہ شہرت عجیبہ اس مسجد کی سنی تھی اور وہ امتحانا اس بات کی آزمایش پر آمادہ تھا اسلیے کہ نہایت مرد مردانہ اور جانباز تھا اب مقولات مولانا رہ کے ہین کہ تو اپنی گفت ونطق کو روک یعنے خاموش ہو اور سر معدہ کو بھی بند کر اور کمخوار ہو پھر گنج زر سے ایک حبہ چھاڑ لے کہ کافی و وافی ہوگا حبہ رتی بھر یا جو بھر صورت تن کی جب مجھ سے قطع ہو تو پھر تا مین کون ہون اور جب تک من مجھ مین باقی ہے ای معنی وخودی تب تک نقش نہین گھٹیگا غالب ہی رہیگا ظاہر ہے خدا تعالی نے میری نسبت اسی لطف سے نفخت فیہ من روحی کہا ہے یعنے پھونکا مین نے اپنے دم سے آدم مین پس مین نفخہ حق کا ہون اس نای تن سے جدا کہ اسوقت تن نہ تھا نفخ ہی نفخ تھا لاجرم اب بھی جب تک آواز اسکے نفخ کی اس طرف نہین آئیگی یہ گوہر یعنے نفخہ اس ننگین صدف تن سے جدا نہین ہوگا پس اے صادق تو اسنے تمنوا الموت ان کنتم صادقین فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو تمنا موت کی کرو تو مین صادق جب ہی ہونگا کہ اپنی جان اسپر قربان کردون

ملامت اہل مسجد کی نسبت مہمان عاشق کے وہان سونے سے

قولہ قوم گفتندش کہ ہین اینجا مخسپ + تا نکو بد جانستانت ہمچو کسب + کہ غریبی و نمیدانی تو حال + کاندرینجا ہر کہ خفت آمد زوال + اتفاقی نیست اینجا بارہا + دیدہ ایم و جملہ اصحاب سنی + ہر کہ این مسجد شبی مسکن شدش +

نیم شب مرگ ہلاہل آمدش + از یکی تا یا نصد این را دیدہ ایم + نی بتقلید از کسی بشنیدہ ایم + گفت الدین النصیحت آن رسول + آن نصیحت بالغت ضد غلول + آن نصیحت راستی در دوستی + در غلولی خائنی سگ پوستی + بی خیانت این نصیحت از وداد + مینمائیمت مگرد از عقل وداد + المعنی کسب بالضم عصارہ کنجد وغیرہ کھلی ہلاہل زہر کشندہ غلول بالضم بمعنی خیانت کرنا یعنے جب وہ مہمان اس مسجد مین آیا لوگون نے کہا خبردار یہان رات مت سونا تجکو جانستان شل کھلی کے نہ کوٹ ڈالے اسواسطے کہ تو مسافر ہو اور اس حال سے ناواقف ہم جتاتے ہین یہان جو کوئی سویا اسپر زوال آیا اور یہ بات اتفاقی بھی نہین ہو یہان بارہا ہمنے یہی بات دیکھی اور یادر آگاہی والون نے بھی یہ مسجد جسکی ایک رات مسکن ہوئی نصف شب کو مرگ زہر ہلاہل اسکے سامنے آیا اور ایک نہین سیکڑون کا یہی حال ہے ہمنے یہان بچشم خود دیکھا ہو ہم تجھ سے اپنی آنکھ کا دیکھا بیان کرتے ہین نہ ایک دوسرے سے سنا ہوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو الدین النصیحت یعنے دین نصیحت ہو اور نیکخواہی اور لغت کی رو سے نصیحت ضد غلول کی ہو جو بمعنی خیانت کے ہو پھر خود تفسیر فرمائی کہ وہ نصیحت کیا ہو دوستی مین راستی کرنا اور غلول جو اسکی ضد ہو خیانت اور سگ پوستی لہذا بے خیانت یہ نصیحت تجکو ہم دوستی سے کرتے ہین تجھکو لازم ہو کہ عقل و انصاف سے سن اور اس سے منہ مت پھیر الخلاف شرح مین کج و بدگو کو دید لکھا ہے

جواب عاشق کا ناصحون کو

قولہ گفت او ای ناصحان من بے ندم + از جہان زندگی سیر آمدم + منبلم بے زخم نا ساید تنم + عاشقم بر زخمہا بر می تنم + منبلے ام زخم جو و زخم خواہ + عاقبت کم جوی از منبل براہ + منبلی نی کو بود خود برگ جو + منبلے ام لا ابالی مرگ جو + منبلے نی کو بکف پول آورد + منبلے چستے کزین پل بگذرد + آن نہ کو بر ہر دکانی بر نہد بل جہد از کون و بر کانی زند + مرگ شیرین گشت و نقلم زین سرا + چون قفس ہشتن پریدن مرغ را + ان قفس ہست عین باغ در + مرغ می بیند گلستان و شجر + جوق مرغان برون گرد از قفص + خوش ہمیخوانند از آزادی قصص + مرغ را اندر قفص زان سبزہ زار + نی خورش ماندست نی صبر و قرار + سر ز ہر سوراخ بیرون می کند تا بود کین بند از پا بر کند + چون دل و جانش چنین بیرون بود + آن قفس را در کشائی چون بود + نی چنان مرغ قفص کہ آن وہان + گرد گردش را گرفتہ گربکان + نی بود او را دران خوف و حزن + آرزو ہی از قفس بیرون شدن + او ہمیخواہد کزین ناخوش حفص + صد قفص باشد بگرد این قفص + المعنی منبل کاہل و بد اعتقاد و محل زخم و نام دوا جو زخم تازہ پر استعمال کرین پول یعنی فلوس پول بہ معنی پل ہوا و معد ولہ ترکی مین بمعنی زر اسنے کہا اے نصیحت کرنے والو معمول ہو کہ نادم آدمی اس جہان زندگی سے بیزار ہوتا ہے مین بے ندامت کے اس سے سیر ہوا ہون مین کہ بے زخم کے میرے تن کو چین نہین مین زخمون پر عاشق اور زخمون پر آپ کو

ڈھونڈھتا پھرتا ہون اس شعر مین سنبل یعنی دوا کے معلوم ہوتا ہی یعنی ایک سنبل ہون زخم جو اور زخم خواہ
کہ عاقبت کا طالب نہین زخم ہی سے راہ پر رہتا ہون وہ سنبل نہین کہ برگ جو ہوتا ہی جینے کا ہلیا سے
بے محنت برگ و نوا ڈھونڈھتا ہی کہ مفت ہی ملجاے یعنی وہ سنبل ہون کہ لاابالی کہتا ہون اور مرگ کا
طالب ہون لاابالی کے معنی نہین ڈرتا ہون مین اور نہ وہ سنبل جو چاہون کہ بیسا میرے ہاتھ آسکے
بلکہ وہ سنبل کہ چست و جلدی اس پل سے گذر جانے کا خواہشمند وہ نہین ہون جو ہر دکان پر مانگنے جاتا ہے
ہان وہ ہون کہ اس عالم کون سے نکل جاؤن اور کان پر پہونچ جاؤن مجھکو مرگ اور چلا جانا اس
سے نہایت شیرین ہی جیسے مرغ کو پنجرہ چھوڑنا اور اپنی خوشی کا اڑنا اور جس مرغ کا پنجرہ کہ عین باغ مین ہی
تو وہ مرغ اسمین سے گلستان و شجر کو دیکھتا ہی اور گروہ مرغون کے جو باہر ہین وہ گرد پنجرہ کے ہین اور
خوش خوش اپنی آزادی کے قصے پڑھتے ہین اس مرغ کو جو اس پنجرہ مین ہی اس سبزہ زار سے نہ خورش ہی
یعنی نہ اسکے غم مین کھاتا ہی نہ صبر و قرار ہی ہر سوراخ سے سر نکالتا ہی تو کہین ایسا ہو کہ اس بند کو اپنے پاؤن سے
کھول لے کیسے ہی ہو کہ اپنی جان و دل کو اپنا نکال لے جیسے مرغ بیرونی اور کیسے اس قفص کا دروازہ
کھل جاے نہ ایسا مرغ قفص کہ غمگین جسکے آس پاس پنجرہ کو بلیان گھیرے ہوے ہین اس بیچارہ کو
اس خوف و رنج مین یہ آرزو کہان کہ مین پنجرہ سے نکلون وہ تو یہی چاہتا ہی کہ ان ناخوش شیر کے پنجون سے
پنجرہ کیا بلکہ بہر پنجرے اور اسکے گرد ہون تو بہت اچھا ہی حقص بفتحتین بچہ ہای شیر جمع حقص جیسے قصص
جمع قصہ بخلاف شرح مین زخم کو زخم پول کو بول دو کان مع واو مرغ را کو مرغ زا آزادی قصص کی قفص
کہ اندہان کو آندہان لکھا ہی گردش کے بعد راندار و حقص کے معنے زنبیل خلاف لغت اور غیر مناسب محل

بیان اسکا کہ عشق جالینوس کا حیات دنیا پر تھا اور ہنر نہین کار آمد نہ ایسا کہ اس بازار مین کام آسکے ہان مثل عوام کے ہوگا والامر یومئذ للہ اور قیامت کے روز خاص حکم اللہ ہی کا ہوگا

قولہ آنچنانکہ گفت جالینوس راد + از ہوای این جہان و از مراد + راضیم کز من بماند نیم جان + کہ
ز کون استری بینم جہان + گربہ می بیند بگرد خود قطار + مرغش آیس گشتہ بودست از مطار + یا عدم
دیدست غیر این جہان + در عدم نادیدہ او حشر نہان + چون جنین کش میکشد بیرون کرم + می گریزد او
سپس سوی شکم + لطف رویش سوی مصدر میکند + او مقر در پشت مادر میکند + کہ اگر بیرون نہم زین شہر
گام + ای عجب دیگر نہ بینم این مقام + یا دری بودی درین شہر وخم + تا نظارہ کردمی اندر رحم + یا چو چشم
سوزنم راہی بدی + کہ ز بیرون از رحم دیدہ شدی + این جنین ہم غافلست از عالمی + ہمچو جالینوس او نامحرمی +

او بداند کان رطوباتیکه ہست + آن مدد از عالم بیرونیست + آنچنانکہ چار عنصر در جہان + صد مدد آرد ز شہر
لامکان + آب و دانہ در قفس گر یافتہ است + آن ز باغ و عرصہ در یافتہ است + جانہای انبیا بینند باغ
زین قفس در وقت نقلان و فراغ + امعنی وہی جہان سجد تمثیلاً کہتا ہے دنائت اس جہان مین کہ جیسے جالینوس
حکیم جوانمرد نے کہا اس جہان کی ہوا و حرص و مراد کے معاملہ مین کہ مین راضی ہون اگر مجھ سے نیم جان رہجائے
تو رہجائے مگر جہان مین کسی گون خچر کو نہ دیکھون یعنے احمق و نے تمنز کو جو مراد اہل دنیا سے ہے کہ اسکو دائم و
پائدار جان سے ہین اور اسمین مبتلا ہین اور اپنی نیم جانی اس سبب سے کہتا ہے کہ آدمی مدنی الطبع ہے بدون
اوروں کے گذر کیسے کر سکتا ہے بس بدون انکے ضرور نیم جان ہوگا یہ مقولہ جالینوس کا ہے آئندہ پھر بیان
اسی جہان کا کہتا ہے کہ گربہ جو مراد موت سے ہے اپنے گرد قطار مرغون کی دیکھتی ہے اور یہ مرغ ایسے کہ اڑنے
اور اڑنے کی جگہ سے ناامید کہ نہ اڑ سکتے ہین نہ کہین اٹھکے جا سکتا ٹھکانا یا سوائے اس جہان کے عدم کو
دیکھا ہے وہان اڑ اٹھکے جاتے ہین لیکن عدم مین جو حشر نہان ہے اسکو نہین دیکھا کہ وہان اس سے بچاو
نہین جیسے جنین کہ اسکو کرم اسکا باہر کھینچتا ہے اور وہ پھر شکم کیطرف بھاگتا ہے چنانچہ یہ کشش وگریز دردمہ کے
جھگڑے سے ظاہر اسکا لطف تو اس زندان سے اسکو مصدر کیطرف جہان آنے والا ہے متوجہ کرتا ہے اور وہ
پشت مادر کو قرارگاہ بناتا ہے یعنے نزدیک سے دور بھاگ جاتا ہے اس خیال سے کہ اگر مین اس شہر سے قدم
باہر نکالون تو کیا عجب کہ یہ مکان مجھے پھر دیکھنے کو نہ ملے یا کوئی دروازہ ہوتا اس شہر ناگوار کا مین رحم کے
اندر سے اسکا نظارہ کر لیتا یا سوئی کے ناکہ جیسی میری کوئی راہ ہوتی کہ اسمین ہو کے رحم سے باہر دیکھا
جاتا پس یہ جنین بھی اس عالم بالا سے مثل جالینوس کے نامحرم ہے کہ وہ بھی رطوبات ظاہری کو دیکھتا ہے اور
یہ نہین جانتا کہ یہ مدد عالم غیب سے ہے جیسے یہ اربع عناصر جنسے ہر شے پیدا ہے انکو سیکڑون امداد لامکان سے
پہونچتی ہین اور اس پنجرہ مین اگر آب و دانہ پایا ہے تو وہ بھی ایک باغ اور ایک میدان سے پایا ہے
کہ اس باغ کو جانین انبیا کی دیکھتی ہین جبکہ اس پنجرہ سے نقل و فراغ کرتی ہین کہ انبیا کو قدرت اس
جسم سے نقل کرنے کی بحالت حیات حاصل ہے الخلاف شرح مین انجنین کو اجنبین لکھا ہے قولہ بین جالینوس
و عالم خارغند + ہمچو ماہ اندر فلکہا بازغند + ور ز جالینوس این قول افتریست + پس جوابم بہر جالینوس نیست +
این جواب آنکس آمد کین بگفت + کہ نبودستش دلی با نور جفت + مرغ جانش موش شد سوراخ جو + چون شنید
از گربگان او عرخو + زان سبب جانش وطن دید و قرار + اندرین سوراخ دنیا موش وار + ہم درین سوراخ بنائی
گرفت + در خور سوراخ دانائی گرفت + پیشہائی کہ مر اورا در مزید + اندرین سوراخ کار آید گزید + زانکہ دل
برکند از بیرون شدن + بستہ شد راہ رہیدن از بدن + عنکبوت ار طبع عنقا داشتی + از لعابی خیمہ کی افراشتی +

از بہ کردہ چنگ خود اندر قفص + نام چنگش درد و سرسام و مغص + حصبہ و قولنج و مالیخولیا + سکتہ و سل و
جذام و ماشرا + گربہ مرگ ست و مرض چنگال او + تیز در بر مرغ و پر و بال او + المعنی باز غ روشن و تابان
بنائی بتشدید نون معماری سرسام ورم دماغ مغص بالضم پیچش شکم و ناف حصبہ بالفتح و بالضم و بفتحتین آبلہ
سرخ و سوزندہ جو بدن پر نکلتے ہین بفارسی سرخچہ قولنج وہ درد جو روده قولون مین پیدا ہوے مالیخولیا
سودا سکتہ ایک مرض ہی کہ مریض مردہ معلوم ہوتا ہی سل مرض مشہور ایسے ہی جذام ماشرا ایک ورم ہی
دموی کہ سر و رو مین پیدا ہوتا ہی عرغو بالفتح و تشدید را و ضم غای معجمہ آواز گربہ و سگ ہنگام خشم تا یید صدر
فرماتے ہین کہ انبیا جالینوس اور عالم سب سے فارغ ہین مثل ماہ کے آسمانون مین روشن ہین پس اگر یہ
بات کہ جالینوس یہ نہین جانتا کہ یہ رطوبتین غیب کی مدد سے ہین یا اربع عناصر کی مدد لا مکان سے پہونچی
جالینوس پر افترا ہی لوگون نے اسپر جھوٹ جوڑلی ہین تو ہمارا جواب بھی جالینوس کیواسطے نہین ہی جب
اسپر افترا ہی تو پھر جواب کیسا بلکہ یہ جواب اُسکے واسطے ہی کہ جسنے یہ کہا کوئی ہو کسواسطے کہ اسکا دل سیاہ
جفت نور کا نہین ہی اُسکا مرغ جان پرندہ نہین ہی موش ہی سوراخ کا گھسنے والا جب سے اُسنے عرغو یعنی
غرانا بلیون کا سُنا ہی آور اسی عرغو سے اسکی جان نے وطن و قرار اپنا موش کے مثل سوراخ دنیا مین
دیکھا ہی جب تو اس سے نہین نکلتا اور اسی سوراخ مین گھسے گھسے کچھ معماری بھی سیکھ لی ہی کہ قسم قسم کے
مکان بناتا ہی اور بقدر سوراخ کے دانائی بھی حاصل کی ہی آور وہ پیشے کہ اس سوراخ کی زیادتی و
ترقی مین کار آمد ہون اختیار کیے ہین اس سبب سے کہ دل باہر نکلنے سے اُٹھالیا ہی کہ اس سے نہین
نکلو نکھا بس راہ بدن سے نجات پانے کی بند ہو گئی مکڑی دنی الطبع اپنے لعاب سے کیسا خیمہ بناتی ہی
اور عنقا بلند مزاج کا کہین بھی خیمہ ہی پس مکڑی عنقا طبع کیسے ہو آب فرماتے ہین عجیب حال ہی بلی تو
اپنے چنگل پنجرہ مین ڈالے ہوے ہی اور اس چنگل کے نام قسم قسم کے رکھ لیے ہین درد سر سام پیچش حصبہ
قولنج مالیخولیا سکتہ سل جذام ماشرا یہ نہین سمجھتے کہ گربہ مرگ ہی اور مرض اُسکے چنگل ہین جو مرغ او راُسکے
پر و بال پر مار رہی ہی **الخلاف** شرح مین آنکس کے بعد کاف زائد لکھا ہی عرغو کے بعد الف شاید اسکو
عربی طور پر جمع سمجھا ہی پیشہا کو بیشہا ار طبع کو از طبع کردہ چنگ کو کردد خنیگ لکھا ہی فتامل **قولہ** گوشہ گوش
می دہد بہر دوا + مرگ چون قاضی و رنجوری گوا + چون پیادہ قاضی آمد این گواہ + کہ ہمی خواند ترا تا حکم گاہ
مہلتی خواہی تو از وی در گریز + گر پذیرد شد و گر نہ گفت نیز + جستن مہلت دوا و چارہ ہا + کہ زنی بر خرقہ
تن پارہ ہا + عاقبت آید صباحی خصم وار + چند باشد مہلت آخر شرم دار + عذر خود از شہ بخواہ ای حیلہ ساز
پیش از انکہ انقضا روزی رسد + وانکہ در ظلمت براند بارگی + بر کند از نور دل یکبارگی + میگریزد

از گواه و مقصدش + کان گوا سوی قضا میخواندش + تا کهان گیرند او را خوار و زار + کش کشان تا پیش قاضی شرمسار + زین گذر کن جانب آن شخص را ن + کو بمسجد آمد آن شب میهمان + یعنی یہ مرض جنکو جنگل گریز مرگ کا کہا ہو جب عارض ہوتے تو ہر طرف گوشہ گوشہ مین دوا کے لیے دوڑا دوڑا پھرا اس سے بیخبر کہ مرگ ایک قاضی ہے اور رنجوری اسکی گواہ ہو پس یہ گواہ ایسا ہے جیسے قاضی کا پیادہ کہ تجھکو بلاتا ہو تا حکم گاہ تک لیجائے اب تو اس سے مہلت چاہتا ہو اپنی گریز کے لیے اگر اسنے مہلت مان لی تو مان لی ورنہ کہدیا کہ چل اُٹھ کھڑا ہو اور مہلت ڈھونڈھنا کیا ہو یہی دوائین اور معالجے کہ اس خرقۂ تن پر یہ ٹکڑے لگاتا چیپتا ہو انجام یہ ہوگا کہ آخر کسی دن صبح ہی دشمن کیطرح آ گھیریگا پھر یہ مہلت کب تک ذرا تو شرما تجھکو تو یہ لازم ہو کہ اس سے قبل کہ قضا تجھکو پہونچے اپنا عذر بادشاہ سے کرے اور جو کوئی اندھیری مین اپنا گھوڑا ہانک رہا ہو اگرچہ گناہون مین وہ اُس نور سے دل یکباری اور بالکل اُٹھا لیتا ہو وہ بھاگتا ہو گواہ اور اُسکے مقصد سے کسلیے کہ وہ گواہ اُسکو قضا کیطرف بلاتا ہو مگر بھاگنے سے کیا ہوتا ہو کسی دن پکڑ ہی لیگا اور خوار و زار کشان کشان شرمسار سامنے قاضی کے لے ہی جائیگا آپ فرماتے ہین ان باتون سے درگذر کرکے اُس شخص کیطرف چل کہ وہ اس رات اس مسجد مین مہمان ہوا ہو الخلاف شرح مین خرقۂ تن کو من القضا کو آنجنا لکھا ہو

ملامت کرنا اہل مسجد کا مہمان کو تا اس مسجد مین نہ سوئے

قولہ قوم گفتندش مکن جلدی برو + تا نگردد جامۂ جانت گرو + آن ز دور آسان نماید بنگر + کہ بآخر سخت باشد رہگذر + بس کسان کاو ریخت خود را از نخست + وقت پیچاپیچ دستاویز جست + بیشتر از واقعہ کسان بود + در دل مردم خیال نیک و بد + چون در آید اندرون کارزار + آنزمان گردد بر آنکس کار زار + چون نۂ شیری هین منہ پا بوی پیش + کاجل گرگست جان تست میش + ور ز ابدالی و موشت شیر شد + ایمن آ کہ گرگ تو سر زیر شد + کیست ابدال آنکہ او مبدل شود + خمرش از تبدیل یزدان خل شود + لیک مستی شیر گیری از گمان + شیر پنداری تو خود را هین مران + گفت حق ز اہل نفاق ناسدید + باسهم ما بینهم باس شدید + در میان حملہ کر مردانہ اند + در غزا چون عورتان خانہ اند + گفت پیغمبر سپہدار از غیوب + لا شجاعة یا فتی قبل الحروب + وقت لاف غزو مستان کف زنند + وقت جوش جنگ چون کف می فتند + وقت ذکر غزو شمشیر دراز + وقت کر و فر تیغش چون پیاز + یعنی قوم کہتے تھے جلدی کر یہان سے بھاگ جا تا میری جان کا بلا مین نہ پھنس جاسے جامہ جان کا تن ہو جو چیز دور سے آسان معلوم ہو اُسکو اچھا جان اُسکے نزدیک مت جا کہ آخر مین راہ دشوار ہو جاسے اور نکلنا مشکل ہو بہت لوگ ایسے

ہوے ہین کہ انھون نے پہلے سے تو آپکو کسی کام مین لپٹا دیا اور جب بیچا پیچ مین پڑے تو ڈھونڈھی
ڈھونڈھی کہ ہمارا گناہ کیا ہی کوئی خطا تو بتاؤ جو عبارت مجز و خوشامد سے ہی آدمی کے دل مین خیال نیکی
بدہر طرح کے گذرتے ہین اور اسی خیال کے موافق کرتا ہی بس قبل واقعہ کے سہل و آسان ہوا اور جب
اُس لڑائی مین گھس پڑا تو اُسوقت اُسپر وہ کام خراب و تباہ ہو جاتا ہی جب تو شیر نہین ہی تو خبردار اگر شیر کی بو
پائے تو وہین رُک جا آگے قدم مت بڑھائے اسواسطے کہ اجل گرگ ہی اور تو میش اپنی جان کو بچا اور
اگر تو ابدال ہی اور شیر تیرا موش ہو گیا ہی تو بیخوف چلا آ شیر سے مت ڈر کسلیے کہ گرگ مرگ کا سر تجھ سے لگ گیا ہی
اب کہتے ہین اگر تو مست ہی اور شیر گیر کہ نیم مست اور پورے مست کو بھی کہتے ہین اور اپنے گمان مین آپکو
شیر جانے ہوے ہی تو خبردار مت جا ہرگز اس لائق نہین ہی دیکھ تو اللہ تعالی نے منافقون نا رسست و
نا استوار سے خطاب فرمایا ہی باسہم بینہم شدید لڑائی باہم یہود و منافقین کی سخت ہی ای خانہ جنگ نصف
جنگ لیکن مومنین سے ڈر کے مارے مقابل نہین ہو سکتے اگرچہ باہمدگر حملہ مین مردانے ہین مگر غزا
مین مسلمانون کے مقابل ایسے ہین جیسے عورتین گھر کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی جو سپہدار غیب
کے تھے چنانچہ ملائک سپاہ غیبی انکی مدد کو نازل ہوے تھے فرمایا ہی کہ ای جوان شجاعت نہین ہی قبل لڑائی
سے بس لاف گزاف بیہودہ جسوقت لاف لڑائی کا کرتے ہین تو مست لوگ زور شور سے تالیان بجاتے ہین
اور جو جوش جنگ کا ہوتا ہی تو صابون وغیرہ کے مانند جھاگ اُڑاتے ہین جب ذکر لڑائی کا ہو تو شیخی والونکی
بڑی لمبی تلوار ہوتی ہی اور جو کر و فر جنگ کی ہو تب تیغ اُنکی ایسی جیسی پیاز ای بخیزا الخلاف شرح مین بکمن کی
جگہ بلکن اور کسان کو لسا پابوی تابوی اور پیش کو پیش اور آگہ کو گہ عیوب کو عیوب می فشند کو بی فتند
لکھا ہی **قولہ** وقت اندیشہ دل او زخم جو + پس بیک سوزن تہی شد خیک او + من عجب دارم ز جویای صفا +
کو رمد در وقت صیقل از جفا + عشق چون دعوی جفا دیدن گواہ + چون گواہت نیست دعوی شد تباہ +
چون گواہت خواہد این قاضی مرنج + بوسہ دہ بر مار تا یابی تو گنج + آن جفا با تو نباشد ای پسر + بلکہ
با وصف بدی اندر تو در + بر نمد چوبیکہ آنرا مرد زد + بر نمد آنرا نزد بر گرد زد + گر بزد مر اسپ را آن کینہ کش +
آن نزد بر اسپ زد بر سکسکش + تا ز سکسک وارہد خوش پی شود + شیرہ را زندان کنی تا می شود + آن یکی بسزد
یتیمی را بقہر + قند بود آن لیک بنمودی چو زہر + دید مردی آنچنانش زار زار + آمد و بگرفت زودش در کنار +
گفت چندان آن تیمیک را زدی + چون نترسیدی ز قہر ایزدی + گفت او را کی زدم ای جان دوست + من
بران دیوی زدم کو اندر وست + مادر ارگوید ترا مرگ تو باد + مرگ آن خو خواہد و مرگ فساد + آن گروہی کز
ادب بگریختند + آب مردی و آب مردان ریختند + غازیان شان از وغا وا راندند + تا چنین حیز و مخنث ماندند +

لاف غرہ شیر از شکار اکم شنو + باجبینها در صف هیجا مرو + المعنی کرد نظم کا ف عربی مردم صحرا نشین ممسک
اسپ کم رفتار جبین بفتح ترسندہ از جنگ هیجا بالفتح جنگ یعنے جسوقت اندیشہ کرتا ہی اور خیال ڈرتا ہی
تو اپنے دل کو زخم جو پاتا ہی کہ خوف نے زخم کھائیگا اور اور کے بھی لگائیگا پھر جب وقت آیا تو وہ مشک ہوا
بھری اُسکی ایک سوئی کی چبھنے سے خالی ہوگئی آب مقوے مولانا رہے کہ ہین مجھکو تعجب ہی اُس شخص سے کہ
طالب صفا کا بھی ہی اور وقت صیقل کے جفا سے بھی بھاگے جو آلہ صیقل و صفا کا ہی جان لے کہ عشق
ایسا ہی جیسے دعوی اور جفا اُٹھانا سہنا اُس دعوی کا گواہ اور ہرگاہ یہ گواہ تیرے پاس نہین تو دعوی تیرا
خراب و تباہ ہی آب جو قاضی تجھسے ایسا گواہ جو جفاکشی ہی مانگے یعنے جفا مین تجھکو ڈالے تو رنجیدہ
مت ہو بلکہ وہان مار کو چوم ایسا جان دینے پر مستعد ہو جا اور جو کوئی نہ کر سکے وہ کام تو کر پھر خزانہ لے
کہ تیرے ہی واسطے ہی اور اسی پر وہ جفا جو تجھپر کرے تو اُسکو اپنے اوپر مت سمجھ تجھپر نہین ہی بلکہ وہ وصف
بد جو تجھمین ہی اوپر ہی مثلاً کسی نے کوئی لکڑی نمد پر ماری تو وہ نمد پر نہین ماری گرد و غبار نمد پر ماری اور جیسے
اگر گھوڑے کو کسی غصہ ناک نے مارا تو یہ جان کہ گھوڑے کو مارا بلکہ اُسکی سگسگ کو مارا یعنے کم رفتاری
اور مٹھے پن کو اور اسلیے مارا تا کم رفتاری سے چھوٹ جاے اور خوش قدم ہو جاے جیسے شیرۂ انگور کو
مشکون مین بند کرتے ہین تا شراب ہو جاے پھر دوسری تمثیل اسی بات پر ہی کہ ایک شخص ایک یتیم کو چھڑے
تھرے مار رہا تھا اگرچہ وہ مار اُسکے حق مین قند تھی لیکن بظاہر مثل زہر کے معلوم ہوتی تھی ایک شخص نے
اُسکو ایسا زار زار روتے دیکھکر جلدی سے آکر گود مین لے لیا اور کہا تونے اتنا اس یتیم کو مارا اور خدا کے
قہر سے کیا وجہ جو نہ ڈرا اُسنے کہا کہ ایجان دوست یعنے میری جان مین نے اُسکو کب مارا مین نے تو
اُس دیو کو مارا جو اُسکے درون مین گھسا ہوا ہی اگر تیری مان تجھسے کہے کہ تو مر جاے تو وہ تیرا مرنا
نہین چاہتی ہی بلکہ اُس خو و فساد کا جو تجھمین ہی مرنا چاہتی ہی پس جو گروہ کہ ادب دیب سے
بھاگے ہین اُنھون نے آبرو و مردی کی بھی بگاڑی ہی اور مردون کی بھی غازیون نے اُنکو لڑائی
سے نکال دیا ہی اسی سبب سے وہ ایسے حیز و مخنث رہگئے ہین تو تجی اور غرہ جسکی ہندی گھمنڈ ہی
بیہودہ بکنے والون کی مت سن اور ان نامردون کے ساتھ لڑائی کی صف مین مت جا الخلاف
شرح مین من عجب کو مین لکھا ہی قولہ زانکہ زادوکم خبالا گفت حق + کز رفیق سست برگردان ورق
کہ گر ایشان با شما ہمرہ شوند + غازیان بیمغز ہمچون کہ شوند + خویشتن را با شما ہم صف کنند + پس گریزند
و دل صف بشکنند + پس سپاہی اندکی بے این نفر + بہ کہ با اہل نفاق آید حشر + ہست بادام کم خوش
بیختہ + بہ ز بسیاری بہ تلخ آمیختہ + تلخ و شیرین گر بصورت یک شی اند + نقص از ان افتاد کہ ہم دل نیند

گبر ترسان دل بود کو از گمان + می تپد در فکر حال آنجهان + میرود در ره نداند منزلی + گام ترسان
می نهد اعمی دلی + چون نداند ره مسافر چون رود + با تردّدها و دل پرخون شود + هر که گوید های این سو
راه نیست + او کند از بیم آنجا وقفها + ور بداند ره دل باهوش او + کی رود هر های و هو در
گوش او + پس مشو همراه این اشتردلان + زانکه وقت ضیق و بیمند آفلان + پس گریزند و ترا تنها هلند
گرچه اندر لاف سحر بابلند + تو ز رعنایان مجو هین کارزار + تو ز طاوسان مجو صید و شکار + طبع طاوس است و وسواست کند
دم زند تا از مقامت برکند + یعنی تجھے یہ جو ہمنے کہا کہ نامردون کے ساتھ لڑنے کو مت جا موافق آیت
کریمہ کے ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا اگر منافق خروج کرینگے تم مین نہ زیادہ
کرینگے تمکو سواے بدی و تمرد کے بس رفیق سست سے اپنا ورق لوٹ دے ذرا اسکی طرف متوجہ مت ہو
اگر یہ لوگ تمہارے ساتھی اور ہمراہی ہونگے تو غازی لوگ انکے سبب سے بے مغز مثل کاہ کے ہوجاینگے
اول مین تو آپ کو تمہارا ہم صف کرینگے پھر بھاگینگے اور تمہاری صف کے دل توڑ دینگے پس تھوڑی
سپاہ جسمین یہ لوگ نہون اچھی کہ انکے ساتھ مین انبوہ ہو اگر بادام تھوڑے ہین اور خوش بختیہ تو اچھے
ان بہتون سے جو تلخی آمیختہ ہین بختیہ آمیختہ یہان مراد انکے اصلی فرے خلقی سے ہی جس سے قدرت نے
انکو سرشتہ کیا ہی تلخ و شیرین اگرچہ ایک شے ایک صورت کی ہین مگر خلاف انین اس سبب سے ہی کہ ایک دل
نہین ہین گبر ترسان دل اسوجہ سے رہتا ہی کہ وہ اپنے گمان سے اپنی زیست فکر مین کاٹتا ہی اور
اُس جہان کے حال کو یقینی نہین جانتا چلتا تو راہ مین ہی مگر منزل اور ٹھکانا نہین جانتا اعمی دل ہی
اور جو اعمی دل ہی جب قدم رکھیگا ڈرتے ہی ڈرتے رکھیگا جب مسافر راہ نہین جانتا تو کیسے چلے
پھر کیسے تردد اسکو ہونگے اور کیسا دل اُسکا پُرخون ہوگا ذرا بھی کوئی کہدیگا کہ ہاے ادھر راہ نہین ہی
وہ ڈر کے مارے وہین ٹھہر جائیگا اور کھڑا ہو رہیگا اور جو اسکا دل پُرہوش راہ جانتا ہی تو کیسی ہاے
وہو اُسکے کان مین کب پہونچیگی تب تو ان شتر دل نامردون کا ساتھی مت ہو اور انکو اپنا شریک
مت کر کہ جب کوئی وقت تنگ پڑیگا اور موقع خوف جا لگا تو یہ آفل ہوجاینگے یعنے غائب جیسے ستارے
غائب ہوجاتے ہین ضیق بالکسر تنگی و بفتح و تشدید یاے مکسور بمعنی تنگ آفل فرو روندہ بس یہ بھاگ جاینگے
اور تجھکو تنہا چھوڑ دینگے اگرچہ شیخی مین جادو بابل کا سا کر رہے ہین مگر تو ہرگز اعتماد مت کر تو رعنا لوگون
سے جو عورتون کے مثل اپنا بناؤ سنگار کرتے ہین یا دو رنگ ہین جیسے گل رعنا گل دو رنگ کو کہتے ہین
لڑائی مت ڈھونڈھ کہ انکا یہ کام نہین ہی نہ طاؤسون سے صید و شکار کا طالب ہو وہ خود صید و
شکار ہین طبیعت تیری طاؤس ہی اپنی زیب و آرایش پر فریفتہ جیسے طاؤس مستی مین اپنی زیبایش

دکھاتا ہو ضرور وسواس مین تجھکو ڈالیگی کہ تو اپنے بدن کو زخمون سے کیون بگاڑتا ہی اور ایسے
افسون تجھپر پھونک کے تجھکو اُس جگہ سے جہان تو لڑائی مین کھڑا ہی اُکھیڑ دیگی کہ تو بھاگ نکلیگا
اختلاف شرح مین گبر کے بعد واو عطف کا لکھا ہی اور زننرے کے قبل ایک اندر زائد و قف الست گوز

کہنا شیطان کا قریش سے کہ آنحضرت سے لڑنے کو آؤ مین بھی مدد کرونگا اور
اپنے کنبہ کو مدد مین بلاؤنگا اور ملاقات صفین مین اُسکا بھاگنا

قولہ ہمچو شیطان کز وساوس با قریش ۔ دم دمید و گفت گرد آرید جیش ۔ تا کہ در احد ہزیمت افگنیم
بیخ و بنیاد از زمینش برکنیم ۔ چونکہ شیطان در ہنر شد صد یکم ۔ خواند افسون کانی جار لکم ۔ چون سپہ گرد
آمد از گفت او ۔ کرد با ایشان بحیلت گفتگو ۔ کہ بیارم من قبیلہ خویش را ۔ تا کہ در ہیجا بود پشت شما
مر شما را عون و یاریہا کنم ۔ تا سپاہ دشمنان تان بشکنم ۔ چون قریش از گفت او حاضر شدند ۔ ہر دو لشکر
در ملاقات آمدند ۔ از ملایک دید شیطان انبہی ۔ سوی صف مومنان اندر رہی ۔ زان جنود الم تروہا
صف زدہ ۔ گشت جان او زبیم آتشکدہ ۔ پای خود واپس کشیدہ میگرفت ۔ کہ ہمی بینم سپاہی بس
شگفت ۔ کہ اخاف اللہ مالی منہ عون ۔ اذ ہوا انی اری ما لا ترون ۔ گفت حارث ای سراقہ شکل
ہین ۔ دی چرا تو می نگفتی اینچنین ۔ گفت اینم من ہم اینم حرب ۔ گفت فی بینی جعاشیش عرب ۔
المعنی جعاشیش جمع جعشوش گدا و مزدور آ و پر جو کہا ہی کہ طبیعت تجھکو وسوسون مین ڈالیگی اور تجھپر
افسون پھونکیگی اُسکی نظیر مین فرمایا جیسے شیطان نے قریش کو وسوسون مین ڈالا اور افسون
پھونکا اور کہا کہ لشکر جمع کرو تو احد کو ہزیمت مین ڈالین اور اُنکی جڑ بنیاد زمین سے نکالین جو کہ
شیطان اپنے ہنر مکر مین سیکڑون مین ایک ہی یہ افسون بھی اُسنے اُنپر پڑھا کہ انی جار لکم جیسا کہ
قرآن شریف مین ہی واذ زین لہم الشیطان اعمالہم وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم
ہر گاہ کہ زینت دی شیطان نے اپنے کامون کو اور کہا کہ کوئی غالب تمپر آج آدمیون سے نہین ہی
اور ضرور مین تمھارا مددگار ہون جب اسکے کہنے سے سپاہ جمع ہوئی تب اُسنے دوسرا حیلہ یہ بنایا کہ مین
اپنے کنبہ کو بھی لاؤنگا تا لڑائی مین تمھاری پشت و قوت ہون مین تمھاری خوب مددگاریان کرونگا
تا سپاہ تمھارے دشمنون کی توڑ دون جب قریش اسکے کہنے سے جمع ہوے اور دونون لشکر باہم گرملاقی
تو شیطان نے ایک راہ مین انبوہ ملائک کا دیکھا طرف صف مومنون کے شیطان اس جنود لم تروہا
صف زدہ سے ایسا گھبرایا کہ ڈر کے مارے جان اسکی آتشکدہ بنگئی جیسا کہ تنزیل مجید مین مذکور و انزل
جنودا لم تروہا بھیجا اسنے ایک لشکر کہ تمنے اُسکو نہین دیکھا بس اس لشکر کو دیکھ کے پاؤن اپنا پیچھے ہٹانے لگا

اور کہتا تھا کہ مین ایک سپاہ دیکھتا ہون چنانچہ فرمایا نکص علی عقبیه وقال انی بری منکم انی اری ما لا ترون
ڈر کے مارے الٹے پاؤن اور کہا مین بری ہون تم سے مین دیکھتا ہون وہ جو تم نہین دیکھتے مین اللہ سے
ڈرتا ہون مجھکو اُس سے کچھ مدد نہین ہو تم جانتے ہو مین تو وہ دیکھ رہا ہون جو تم نہین دیکھتے یہ سنکے حارث
نے کہا کہ اے سراقہ شکل خبردار ہو کل تو نے یہ بات کیون نہین کہدی تھی سراقہ نام ہے ایک سردار عرب کا
کہ اُسکی سی شکل شیطان نے اپنی بنائی تھی اور یہ معاملہ جنگ بدر کا ہے شیطان نے کہا مین اسوقت حرب
دیکھ رہا ہون یعنے بے بہرگی حارث نے کہا نہین تو عرب کے فقیرون مردودون کو دیکھ رہا ہے جیسا کہ
جو کہتا ہے انی اری ما لا ترون الخلاف شرح مین جیش کو خویش اور بہتر کو در پر ان کو آن جنبودا کو جلو دا
دی کو وی ای بینی کو می بینی لکھا ہے قوله می نه بینی غیر این لیک ای تو شنگ * آن زمان لاف بود این وقت
جنگ * وی ہمی گفتی که پا بند آن شدم * که بود تا ان فتح و نصرت دمبدم * وی زعیم الجیش بودی ای لعین
وین زمان ناچیز و نامرد و مہین * تا بخوردیم آن دم تو و امدیم * تو بتون رفتی و ما ہیزم شدیم * چونکه حارث
با سراقه گفت این * از عتابش خشمگین شد آن لعین * دست خود خشمگین ز دست او کشید * چون ز گفته
اوش درد دل رسید * سینه اش را کوفت شیطان و گریخت * خون آن بیچارگان زان مکر ریخت * چونکه
ویران کرد چندین عالم او * پس بگفت انی بری منکمو * کوفت اندر سینه وا نداختش * پس گریزان شد
چو هیبت تافتش * نفس و شیطان هر دو یکتن بوده اند * در دو صورت خویش را بنموده اند * چون
فرشته و عقل کایشان یک بدند * بهر حکمتهاش دو صورت شدند * دشمنی داری چنین در سر خویش *
مانع عقلست و خصم جان و کیش * یک نفس حمله کند چون سوسمار * پس بسوراخی گریزد در فرار * در دل
او سوراخها دارد کنون * سر ز هر سوراخ می آرد برون * نام پنهان گشتن دیو و نفوس * و اندر ان سوراخ
رفتن شد خنوس * که خنوسش چون خنوس قنفذ است * چون سر قنفذ ورا آمد شد است * المعنی شنگ چور
و راہزن مجاز و معشوق و شوخ زعیم الجیش سردار لشکر مہین بفتح میم و کسر ہا ضعیف مجازاً حقیر و خوار خنوس
بالضم زبان و حمام و سوراخ حمام و گلخن سوسمار نام جانور ہندی گوہ خنوس بفتح کسیکے پیچھے چھپنے والا
قنفذ بالضم و ضم فا جانور خار پشت ہندی سیہی یہ شعر اور بعد کے بعض تحت قول حارث مین ہین
کہ اے شوخ راہزن تو سوائے گدایان عرب کے اور کچھ نہین دیکھتا ہے لیکن وقت شیخی کا اور تھا
اور اب وقت لڑائی کا پھر کیون نہ ایسے حیلے کریگا کل تو نے ایسی باتین کین کہ ہم مقید اسکے ہوئے کہ
تمکو دمبدم فتح و نصرت ہوگی اور اے لعین کل تو سردار لشکر بنا تھا اور اسوقت ناچیز و نامرد و خوار
بنا ہے اسی سبب سے اسوقت ہم تیرا فریب کھاکے آئے سو تو حمام کے سوراخ مین گھس گیا اور ہم

اسکے ایندھن ہوئے جب حارث نے سراقہ سے یہ باتین کہین تو وہ لعین ان باتون سے خشمگین ہوا اپنا
ہاتھ اُسکے ہاتھ سے غصہ ہو کے نکال لیا اس سبب سے کہ اُسکی گفتگو سے اُسکے دل کو درد پہونچا پس
شیطان نے حارث کے سینہ پر کوئی ضرب ماری اور بھاگا اور اس مکر سے خون اُن بیچارون کا بہایا
جب اتنے عالم کو ویران کر لیا تب کہا مین تمسے پاک و بری الذمہ ہون آور ا لیا حارث کے سینہ کو
کوٹا اور اسکو گرا دیا پھر بھاگ گیا ایسی ہیبت اُسپر چھپٹی آب مقولات مولانا رہ کے ہین نفس و شیطان دونون
ایک تن اور ایک ذات ہین مگر دو صورت مین آپ کو ظاہر کیا ہو جیسے فرشتہ اور عقل کہ یہ دونون بھی
ایک تھے لیکن خدا کی حکمت ہو جو دو صورت ہو گئے آب اے مخاطب اس بات کو سمجھ لے کہ ایسا دشمن
تیرے باطن مین چھپا ہوا ہو جو عقل کا روکنے والا جان و ایمان کا دشمن کسی وقت تو سوسمار کیطرح
حملہ کرتا ہو پھر بھاگ کے سوراخ مین گھس جاتا ہو ہر دل مین سوراخ اسکے اب موجود ہین کہ ہر سوراخ سے سر
نکالتا ہو جسوقت کہ چھپ جاتا ہو اسوقت کے نام تو اُسکے دیو و نفوس ہین کہ دیو و نفس بھی چھپے ہوے
ہین اور جب سوراخ مین گھستا ہو تو نام خنوس ہو کسواسطے کہ اسکا سوراخ مین گھسنا ایسا ہو جیسے قنفذ کا گھسنا
کہ سر نکالا پھر اندر کر لیا پھر نکالا پھر اندر کر لیا ایسے ہی آمد و شد اسکے سر کی ہو کہ نکالا اور چھپا لیا
الخلاف شرح مین دیو از نفوس لکھا ہو میری دانست مین از دیو و نفوس ہونا چاہیے سنکم مین واو
اشباع کا نہین لکھا کہ قافیہ مین معتبر ہو اور ذال و دال کا قافیہ درست ہو قولہ کہ خدا آن دیو را خناس
خواند * کہ سر آن خارپشتک رابماند * می نہان گردد سر آن خارپشت * دمبدم از بیم صیاد درشت * تا چو
فرصت یافت سر آرد برون * زین چنین مکری شود مارچش زبون * گر نہ نفس از اندرون راہت زدی *
رہزنان را بر تو کی دستی بدی * زان عوان کہ مقتضی شہوتست * دل اسیر حرص و آز و آفتست * زان عوان
بد ترشدی زرد و تباہ * تا عوانان را بفهرست راہ * در خبر بشنو تو این پند نکو * بین جنبیکم لکم اعدی عدو *
طمطراق این عدو مشنو گریز * کو چو ابلیست در لج و ستیز * بر تو او از بہر این دنیای سرد * آن عذاب سرمدی
را سہل کرد * چہ عجب گر مرگ را آسان کند * او ز سحر خویش صد چندان کند * المعنی بخ بالفتح بمعنی خوشا
عوان بالفتح سرہنگ طمطراق کر و فر طم بمعنی علو و طراق آوازہ خوشی تبا ئید سابق فرمایا کہ خدا تعالی نے بھی
اُسی شیطان کو خناس کہا ہو چنانچہ آیۂ کریمہ من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس پناہ
مانگتا ہون مین بدی شیطان سے کہ خناس ہو اور لوگون کے سینون مین وسواس ڈالتا ہو اسلیے کہ
اسکا سر خارپشت کے مشابہ ہو خدا تعالے نے خناس کہا ہو کہ دمبدم صیاد درشت کے خوف سے سر
چھپاتا ہو تو جب فرصت پائے تو سر نکالے کہ ایسے مکر سے مار بھی عاجز ہوتا ہو اگر نفس نہ اندر سے

تیری راہ مارتا تو رہزنون کو کیونکر پکڑے کیسے قابو و غلبہ ہوتا اسکے جو سرہنگ و عوان ہین منجملہ اُنکے ایک
مقتضی شہوت ہی جس سے تیرا دل اسیر حرص و آز و آفت کا ہی پس اس عوان سے تو تبر و رو و تباہ
ہوا تو اور عوان جو اسکے ہین مثلاً خشم و حسد اور غرور وغیرہ اخلاق ذمیمہ سب کو تجہپر غالب ہونے کی راہ
ملی دیکھو تو حدیث مین آیا ہی اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک تو اس نصیحت کو تو سن کہ آنحضرت نے
فرمایا ہی کوئی دشمن تیرا ایسا نہین ہی جیسا تیرا نفس ہی جو دونون پہلوؤن مین تیرے ہی اسواسطے کہ دشمن نیکی
کرنے سے دوست ہو جاتا ہی یہ ایسا دشمن ہی کہ اور زیادہ دشمن ہوتا ہی تو اسکا کر و فر اور خوشی کی باتین
ہرگز مت سن اور بھاگتا ہی رہ اسلیے کہ یہ مثل شیطان کے ہی کہ الٹا ہر نخ نخ کرتا ہی یعنے تعریفین اور دلخوش
کرنے کی باتین اور وہ بحقیقت تشنیز و خصومت ہی اسنے تجہپر اُن نیا سرد و بیہودہ کیواسطے جو چند روزہ ہی اُس عذاب
کو سرد ہی ہی سہل و آسان ٹھہرا دیا ہی کہ تو مطلق نہین ڈرتا اس سے تعجب کیا ہی جو مرگ جیسی سخت چیز کو تجہپر
آسان ٹھہرائے یہ کیتنی بات یہ تو اپنے سحر سے ایسے ایسے سو گنے عجائب بتا دکھا سکتا ہی **الخلاف**
شرح مین بعد دال دمبدم کے ایک مبدر زیادہ اور رکہ مقتضے کو تقتضے کہ تبر شدے کو سر شدے اور رو
و تباہ کو زر و دنکو کونکون اور سنج کو سیح اور پہر عبارت شرح مین لج لجاجت سے لکھا ہی **قولہ** سحر کاہے را
مصنعت کہ کند + بادکوہی را چو کاہی می تند + زشتہا را نغز گرداند بفن + نغز ہا را زشت گرداند بظن +
آدمی را خر نماید ساعتے + آدمی سازد خری را وایتی + کار سحر اینست کو دم میزند + ہر نفس قلب حقائق میکند
اینچنین ساحر درون تست سر + ان فی الوسواس سحر مستتر + اندران عالم کہ ہست این سحر ہا + ساحران ہستند
جادوی کشا + اندران صحرا کہ رست این زہر تر + نیز روئیدست تریاق ای پسر + گویدت تریاق از من جو
سپر + کہ ز زہرم من بتو نزدیکتر + گفت او سحرست و ویرانی تو + گفت من سحرست و دفع سحر او + گفت
پیغمبر کہ ان من البیان + سحرا و حق گفت آن خوش پہلوان + لیک سحری دفع سحر ساحران + مائیہ تریاک باشد
در بیان + آن بیان اولیا و اصفیاست + کز ہمہ اغراض نفسانی جداست + حاصل آن کز زہر نفس دون
گر بنیرہ نوش کن تریاق مرشد چست و تیز + این طلسم سحر نفس اندر شکن + سوی گنج پیر کامل نقب زن +
بس دراز است این سوی آغاز ران + جانب معنی و مسجد باز ران + **المعنی** یعنے سحر کاہ کو اپنی صنعت سے
کوہ بناتا ہی پہر کوہ کو کاہ کر دیتا ہی بری چیزون کو اپنے فن سے عجیب و غریب کر دیتا ہی اور عجیب و غریب کو
گمان مین برا جاتا ہی کسیوقت آدمی کو گدھا کر دیتا ہی اور کسی افسون سے گدھے کو آدمی کر کے دکھاتا ہی
جادو کا کام یہی ہی کہ جب وہ اظہار اپنے عمل کا کرتا ہی تو ہر دم قلب حقیقتون کا کرتا ہی کہ در حقیقت کوئی
شی ہوتی کچھ ہی نظر کچھ آتی یہ آپ ہی ایک ساحر تیرے درون مین چھپا ہی بیشک جسکے وسواس مین

سحر سحر ہو ای استوار ور وان آس جہان مین جہان یہ سحر ہوا در ساحر جادو کشا یعنے جادو ظاہر کرنے والا اور جس جنگل مین کہ یہ زہر ترجا ہو تریاق بھی او پسر وہان جا ہو اور جمنے کی نسبت اس سبب سے ہو کہ ہلاہل جو تریاق بھی اثر نہین کرتا وہ بیخ ایک گیاہ کی ہو کہ کوہ ہلاہل مین پیدا ہوتی ہو اور اسی کوہ کے نام سے یہ زہر مشہور ہو زہر سے مراد نفس و شیطان تریاق سے روح و عقل چنانچہ تریاق تجھ سے کہتا ہو آ مجھ سے پناہ و سپر ڈھونڈھو کہ مین تجھ سے زہر کی نسبت زیادہ نزدیک ہون اسکا کہنا جادو ہو اور باعث تیری بربادی کا اور میرا کہنا بھی جادو ہو لیکن اُسکے جادو کا دافع چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو ان من البیان لسحر بیشک بعض بیان سحر ہو جو مراد دلپذیری و فصاحت سے ہو اور بحقیقت اس سردار شجاع نے سچ کہا ہو لیکن وہ سحر جو سحر ساحرون کو دفع کرے اور اپنے بیان مین مایۂ تریاک ہو بیان اولیا و اصفیا کا کہ تمام اغراض نفسانی سے جدا ہو الحاصل تو نفس دون کے زہر سے بچ اور تریاق مرشد کا جھٹ پٹ پی لے یہ طلسم جو نفس نے سحر کا بنا کر تجھکو اُسمین ڈالا ہو اس طلسم کو توڑ اور پیر کامل کے خزانہ پر نقب لگا اب وہی بطور حصر کے فرماتے ہین کہ یہ تو بڑی لمبی کہانی ہو تو نے جو بات شروع کی تھی اُسکی طرف چل یعنے مہمان و مسجد کیطرف لوٹ چل اسکا بیان کر الخلاف شرح مین کاہی کو گاہی بجاف فارسی اور کشا کو گشا ذیر کو زیر لکھا ہو

مکرر نصیحت عاذلون کی اس مہمان مسجد مہمان کش کو

قولہ ہین مکن جلدی برو ای بوالکرم ۔ مسجد یار ا مکن زین متہم ۔ کہ بگوید دشمنی از دشمنی ۔ آتشی در ما زند فرو دنی ۔ مکن بنیا سایندا و را ظالمی ۔ بربہانہ مسجد او بدسالمی ۔ تا بہانہ قتل بر مسجد نہند ۔ چونکہ بد نامست مسجد او جہد ۔ تہمتی بر ما منہ ای سخت جان ۔ کہ نہ ایم ایمن ز مکر دشمنان ۔ ہین مکن جلدی مکن سودا میز ۔ کہ نتان پیمود کیہان را بگز ۔ چون تو بسیاران بلا فیدہ ز بخت ۔ در یش خود بر کندہ یک یک لخت لخت ۔ ہین برو کوتاہ کن این قیل و قال ۔ خویش و ما را در میفگن در وبال ۔ المعنی پھر اہل مسجد نے کہا خبردار جلدی کر اور اے بوالکرم یہان سے چلا جا ہماری مسجد کو اس سے متہم مت کر کہ کل کو کوئی دشمن اور وہی دشمنی سے ہم مین آگ لگادے کہ انہین مین سے کسی ظالم نے اسپر ظلم کیا اور مسجد کا بہانہ لگا یا وہ تو صحیح سالم تندرست تھا آپ تو مار ڈالا اور مسجد پر بہانہ قتل کا رکھا آخر مسجد تو بدنام ہو رہی ہو مسجد ہی کا نام ہوگا مین صاف بچ جاؤنگا بس ای سخت جان تو تہمت مین ہمکو مت ڈال کہ ہم دشمنون کے مکر سے بیخوف نہین ہین خبردار ہو چلا جا خبط مین مت پڑ دیر مت کر کہ دنیا کو کوئی گز سے نہین ناپ سکتا یعنے لوگون کی زبان بند نہین کرسکتا نیز صیغہ نہی ہو یعنے ان سے دیر لگانا تیری طرح بہتون نے شیخی بخت سی ماری کہ ہم اپنے نصیب کے بھروسے ہین آخر یہ ہوا کہ ذرا ذرا کر کے اپنی داڑھی ہی کھسوٹی ایسے پچتائے بس خبردار چلا جا اور یہ

قیل و قال چھوڑ آپ لو اور ہمکو وبال ہی بیت شوال الخلاف شرح مین ہو ساننا بیکو تماسا بیت لکھا ہی

جواب مہمان کا اور مثل لانا اور دفع کرنا کھیت والے کا آواز دف سے اس شتر کو جسکی پشت پر کوس محمودی بجاتے تھے کشت سے

قوله گفت ای یاران ازان دیوان نیم + کز لا حول ضعیف آید پیم + کودکی کو حارس کشتی بدی + طبلکے در دفع مرغان میزدی + تا رمیدی مرغ ازان طبلک ز کشت + کشت از مرغان سلامت میگذشت + چونکہ سلطان شاه محمود کریم + برگذر زد آن طرف خیمہ عظیم + با سپاهی همچو استاره اثیر + انبهی فیروز و صفدر ملک گیر اشتری بد کو بدی حمال کوس + بختیی بد پیشرو همچون خروس + بانگ کوس و طبل بروی روز و شب + میزدندی در رجوع و در طلب + اندران مزرع درآمد آن شتر + کودک آن طبلک بزد در حفظ بر + عاقلی گفتش مزن طبلک که او + بختی طبلست و با آنست خو + پیش او چه بود تبوراک تو طفل + که کشید او طبل سلطان بیست کفل + عاشقم من کشته قربان ولا + جان من نوبتگه طبل بلا + خود تبوراکست این تهدیدها + پیش آنچه دیده است این دیدها + المعنی بر بالضم گندم تبوراک طبل کوچک کہ کھیت والے اس سے پرندوں کو اڑاتے ہیں کفل بکسر سرین و حصہ کسی چیز سے مہمان نے کہا ای یارو میں ایسا شیطان نہیں ہوں کہ ذرا سی لاحول سے میرے قدم آگے کو نہ بڑھیں اور ضعیف پڑیں ایک لڑکا جو رکھوالا کھیت کا تھا ایک طبلک پرندوں کے اڑانے کو بجاتا تھا تو پرند طبلک کی آواز سے کھیت سے بھاگ جاتے تھے اور کھیت پرندوں سے سلامت رہتا تھا جبکہ سلطان شاہ محمود کریم نے راہ پر خیمہ اپنا کھڑا کیا اور اسکے ساتھ سپاہ بھی تھی ایسی جیسے آسمان کے ستارے انبوہ کے انبوہ اور صفدر ملک گیر اس سپاہ میں ایک بختی ناجسپر نقارے لدتے تھے اور وہ اونٹ ایک بختی تھا پیشرو مثل خروس کے کہ خروس کے مثل آگے آگے بانگ کرتا چلتا تھا بس آواز طبل و کوس کی رات دن میں فوج کے بلانے لوٹانے کی اسپر سے کرتے تھے اتفاقاً وہ اونٹ اس لڑکے کے کھیت میں آیا لڑکے نے وہ طبلک اپنے گیہوں کی حفاظت کیلیے بجایا ایک عاقل نے اس سے کہا طبلک مت بجا یہ اونٹ طبل کا ہی وہ آواز طبل کا خوگر ہو رہا ہی اسکے سامنے تیری تبوراک کیا چیز ہی لڑکا کہ وہ آواز طبل کی تیری طبلک سے بیس حصہ زیادہ ہی بعد اسکے وہ مہمان کہتا ہی کہ میں عاشق ہوں محبت معشوق پر قربان گشتہ میری جان نوبتجاے طبل بلا کی ہی رات دن اسمین نوبت بلا کی بج رہی ہی یہ تمھاری تہدیدین تبوراک ہیں اسکے سامنے جو کچھ کہ میری آنکھیں دیکھ چکی ہین الخلاف شرح مین آنست کو آنشت لکھا ہی قوله ای حریفان من ازانها نیستم + کز خیالاتے درین رہ بایستم + من چو اسمعیلیانم بیحذر + بل چو اسمعیل آزادم ز سر + فارغم از طمطراق و از ریا + قل تعالوا گفت

جاتم را ایا + گفت پیغمبر کہ جار فی الخلف + بالعطیہ من تیقن بالخلف + ہر کہ بیند مر عطا را صد عوض + زود در بازد
عطا را زین غرض + جملہ در بازار زان گشتند بند + تا چو سود افتاد مال خود دہند + روز و در دکانہا نشستہ منتظر +
تا کہ سود آید نہ بذل آید مضر + تا نہ بیند کالہ در ربح بیش + سرد گردد عشقش از کالای خویش + گرم زان ماندست او
کو بدید + کالہای خویش را ربح و مزید + ہمچنین علم و ہنرہا و حرف + چون مزید افزون ازانہا در شرف + تا بہ از جان
نیست جان باشد عزیز + چون بہ آمد نام جان شد چیز لیز + لعبت مردہ بود جان طفل را + تا نگشت او در بزرگی
طفل را + این تصور وین تخیل لعبت ست + تا تو طفلی پس بدانت حاجت ست + چون ز طفلی رست جان
شد در وصال + فارغ از حس ست و تصویر و خیال + نیست محرم تا بگویم بے نفاق + تن زدم و اللہ اعلم
بالوفاق + مال و تن برفند ریزان فنا + حق خریدارش کہ اللہ اشتری + برفہا زان از ثمن اولیست ست +
کہ تو در شکی یقینے نیستت + وین عجب ظنی ست در تو ای مہین + کہ نمی پرد بہ بستان یقین + ہر گمان تشنہ
یقین ست ای پسر + میزند اندر تزاید بال و پر + چون رسد در علم پس پر پا شود + مر یقین را علم او پویا شود
زانکہ ہست اندر طریق مفتتن + علم کمتر از یقین و فوق ظن + المعنی وہی مہمان مسجد کہتا ہی کہ امی حریفو میں
اُن لوگون سے نہیں ہون جو بسبب کسی خیالات کے اپنی راہ چلنے سے رک رہون میں مثل اسماعیلیون کے
ہون بخوف اپنے ذبح ہو جانے پر آمادہ بلکہ مانند اسمعیل کے سر سے آزاد و بے پروا ہین کر و فر ظاہری و
ریا سے فارغ ہون اسی سبب سے میرے مطلوب نے میری جان سے تعالوا کہا یعنے میرے پاس آ
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جار فی السلف من تیقن بالخلف بخشش کرتا ہی زمانہ گذشتہ
مین جو کوئی یقین کرتا ہی زمانہ خلف کا یعنے پیچھے کا کہ بیشک عوض اسکا بہتر پاؤنگا بس جو کوئی یہ بات
جانے کہ مجھکو اس عطا مین سو عوض ہین تو اس غرض سے فوراً وہ عطا کو یہان حصول غرض مین لگا دیگا
سب لوگ اسی سبب سے مقید بازار کے ہوے ہین کہ سود کو تک رہے ہین جب سود معلوم ہوتا ہی مال
اپنا دیدیتے ہین روز دکانون مین اس بات کے منتظر ہوکے بیٹھتے ہین تا ہمکو سود حاصل ہو نہ بذل ہمارا مضر ہو
یعنے ہم جو مال خرچ کرین اس سے سود ہو نہ وہ ضرر رسان ہو اور جو کسیکے اسباب و کالا مین زیادہ نفع دکھائی نہ دیگا
تو اسکا عشق اپنے کالا و اسباب سے سرد ہو جاتا ہی اپنے کالا سے جو اسکا عشق گرم رہا ہی یہی وجہ ہی کہ اسمین
نفع اور بڑھوترا دیکھا تھا ایسے ہی سارے علم و ہنر اور حرفون پیشونکا حال ہی جب اوروں سے اپنون کو
شرف مین زیادہ نہیں پاتا اور نہیں دیکھتا ہی یہان تک کہ جان سے بہتر کوئی چیز نہیں ہی یہ بڑی عزیز شی ہی
مگر جب اس سے بہتر پاتا ہی تو نام جانکا چیز لیز ہو جاتا ہی یعنے بضاعت ناچیز پھر عزیز نہیں رہتی دوسری تمثیل
ہی کہ گڑیا جو مردہ اور بیجان شی ہی کیسی لڑکیون کی جان ہوتی ہی جب تک کہ وہ بڑی ہو کے آپ سے بچے

نہین دیتین ایسے ہی یہ تصور اور یہ تخیل بھی ایک گزرتا ہے کہ جب تک تو طفل ہے اُسکا محتاج ہو اور جب طفلی
سے چھوٹا اور جان وصال جانان سے وصل ہوئی جملہ حس اور تصور و خیال سے فارغ ہو گیا اب کوئی
محرم نہین جس سبب سے بے اتفاق وہ خاص باتین جو دل مین ہین کہون لہذا بس کرتا ہون اللہ و فاق کو
خوب جانتا ہے پھر مقولہ اسی مہمان مسجد کا ہے مال و تن تیرا ایسا ہے جیسے برف کہ آگ کے نیچے فنا ہو اور اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ بیشک اللہ خرید کرتا ہے مومنون سے
انکے نفس اور اُنکے مال بعوض جنت کے پھر جب یہ نفس و مال برف و فنا ہین تو تو ایسی گران قیمت
کی عوض کیون نہین بیچتا مگر اس سبب سے یہ برف اس قیمت سے تجھکو اولی ہو رہی کہ تو شک مین
پڑا ہے کہ جانے یہ قیمت ای جنت ہے بھی یا نہین خاص یقین نہین کہ ہے او تعجب کہ یہ تیرا عجب گمان ہے
جو بستان یقین کیطرف نہین اُڑتا ورنہ ای پسر ہر گمان تشنہ یقین کا ہے اور تزاید یقین مین اُڑتا ہے حتیٰ
علم کو پہونچ جاتا ہے تو قائم ہو جاتا ہے اور وہ علم یقین کے ساتھ دوڑنے لگتا ہے اس سبب سے کہ جو طریق امتحان
کیے ہوے ہین اُنسے ثابت ہے کہ علم یقین سے کمتر ہے اور ظن پر فائق چنانچہ ظن وہ ہے جسکی دو طرف
ہون شک و یقین مگر یقین کیطرف راجح اور علم مراد ہے اعتقاد قطعی سے اور یقین مبنی ثبات پر پس ظاہر ہے
کہ علم فائق ہے ظن پر اور یقین سے کمتر ہے الخلاف شرح مین آزادم کو از آدم جاہ کو جا زمتن مین خلف کو
حلف رود کا نہا کو زرد انبا نہا نبذل کو بیذل مضر کو مصر شرف کو سرف بز فنند کو بر فتند زیر آن کو زیران ہیرد کو
بر دکھا ہے ناظرین بغور تامل فرمائین **قوله** علم جویای یقین باشد بدان • وان یقین جویای دید است و عیان •
اندر الہکم بجو این را کنون • از پس کلا پس لو تعلمون • میکشد دانش ببینش ای علیم • گر یقین بودی ببیندی
جحیم • دید را زاید یقین بی امتہال • آنچنان کز ظن ہمی زاید خیال • اندر الہکم بیان این ببین • کہ شود علم الیقین
عین الیقین • از گمان و از یقین بالاترم • وز ملامت برنگیرد و سرم • چون دہانم خورد از حلوای او • چشم روشن
گشتم و بینای او • ما بہم گستاخ چون خانہ روم • پا نلرزانم نہ کورانہ روم • انچہ گل را گفت حق خندانش کرد •
بر دل من گفت صد چندانش کرد • انچہ زد بر سرو و قدش راست کرد • و انچہ ازوی نرگس و نسرین بخورد •
انچہ نی را کرد شیرین جان و دل • و انچہ خاکی یافت زان نقش چگل • انچہ ابرو را چنان طرار ساخت • چہرہ
را گلگونہ و گلنار ساخت • مر زبان را داد صد افسونگری • و انچہ کان را داد زر جعفری • چون در زرادخانہ باز شد •
غمزہای چشم تیر انداز شد • بر دلم زد تیر و سوداییش کرد • عاشق شکر خاییش کرد • عاشق آنم کہ ہر آن آن
اوست • عقل و جان جاندار یک مرجان اوست • المعنی امتہال بکسر مہلت دادن چگل بکسر تین و کاف
فارسی نام شہر حسن خیز طرار تیز زبان اور کیسہ بر جعفر نام کیمیاگر زر آورزہ ساز بود زن قمار بود درآخر دال

تو یہی معان مذکور لکھتا ہے کہ علم جو یقین کو ڈھونڈھتا ہے یہ سبب ہے کہ یقین ہر شی کو اپنی دید پر موقوف رکھتا ہے
اور طالب ظاہر کا ہے تو الہاکم مین جو سورۂ قرآنی ہے ابھی ڈھونڈھو لے کہ بعد کلا اور بعد لو تعلمون کے کیا ہے
یعنے علم و یقین جیسا کہ فرمایا کلا لو تعلمون علم الیقین حقا کہ اگر جانتے تم علم و یقین کو بس اس سے صاف
کھلا ہے کہ دانش جو علم ہے اسی علم بینش کیطرف کہ یقین ہے کھینچتی ہے دانش بینش کو ڈھونڈھتی ہے بس اگر
اُنکو یقین ہوتا تو جحیم کو دیکھتا جیسا کہ کہا ہے لترون الجحیم اسلیے کہ یقین سے فوراً دید پیدا ہوتی ہے نہایت
جیسے کہ ظن سے خیال پیدا ہوتا ہے اور الہاکم مین اس بیان کو بھی دیکھ لے کہ علم الیقین عین الیقین
ہو جاتا ہے جیسا فرمایا ثم لترونہا عین الیقین پھر دیکھتے تم اسکو بعین الیقین کہ بعد علم الیقین عین الیقین ہے اور
پھر وہی معان کہتا ہے کہ مین گمان و یقین دونون سے بالاتر ہون کوئی ملامت کرے میرا سر
ملامت سے نہین پھرتا نہ مجھکو تلخ و ناگوار ہے میرا دہن تو اُسکا حلوا کھا چکا ہے اور چشم روشن اور بینا
اُسکا ہو گیا ہون مجھکو کیا پروا کوئی کتنی ہی ملامت کرے اور پھر جب گستاخ گھر کیطرف جاؤنگا
تو شوخ و چالاک جاؤنگا نہ یہ کہ پاؤن کانپتے اور اندھون کے مثل ٹٹولتا ہوا جاؤن جو کچھ حق تعالی
نے گل سے کلیکے اُسکو خندان کر دیا ہے میرے دل کے سامنے کلیکے اُسکو سوگنا اس سے خندان کر دیا ہے
اور سوا اسکے وہ چیز جو سرو پر بہار کے قد اسکا سیدھا کر دیا اور وہ چیز جو نرگس و نسرین نے اس سے
لیکے یہ لطافت پائی اور وہ چیز جسنے تن کی جان و دل کو شیرین کر دیا اور وہ حسن و خوبی کہ اُسنے
آدم خاکی کو نقش چگل بنا دیا اور وہ کیفیت جسنے ابرو کو ایسا زبان دراز او کیسہ بر کر دیا اور چہرہ کو گلگونہ
گلنار کا بنایا اور سیکڑون افسونگریان زبان کو دین اور وہ چیز جسنے کان کو زر جعفری بخشا اور جب
دروازہ سلح خانہ کا کھولا تو غمزے چشم کے تیرانداز ہوئے انھی نے میرے دل پر تیر مارا اور اُسکو سودائی
بنایا اور عاشق شکر اور اُسکی شکرخائی کا کیا شکر لب شکرخائی کلام مین اُسکا عاشق ہون کہ ہر آن اُسکی
آن و ملکیت ہے اور عقل اور جان اور جاندار سب اُسیکے مرجان و گوہر ہین آن وہ ادا معشوق کی جو
بیان مین نہین آسکتی الخلاف شرح مین ویدست کو دیدہ ست لو تعلمون کو تعلمون گلگونہ و گلنار بواو عطف
لکھا ہے اور بے عطف مین مبالغہ زیادہ ہے قولہ من نلا فم و ربلا فم ہمچو آب + نیست در آتش کشی ام اضطراب
چون بزدم چون حفیظ مخزن اوست + چون نباشم سخت رو پشت من اوست + ہر کہ او خورشید باشد
پشت گرم + سخت رو باشد نہ بیم او را نہ شرم + ہمچو روی آفتاب بیحذر + گشت رویش خصم سوز و پردہ در +
ہر پیمبر سخت رو بُد در جہان + یک سوارہ کوفت بر جیش شہان + رو نگردانید از ترس غمی + یک تنہ تنہا
بزد بر عالمی + سخت رو شد سنگ ثابت با سوخ دا و ترسد از جہان با کلوخ + کان کلوخ از خشت زن یک لخت شد +

سنگ از صنع خدا فی سخت شد + گوسفندان گر برون اند از حساب + زان همیان کی بترسد آن قصاب +
کلکم راع نبی چون راعی ست + خلق مانند رمه او ساعی ست + از رمه چوپان نترسد در نبرد + لیکشان
حافظ بود در گرم و سرد + گر زند بانگی ز قهر او بر رمه + دان ز مهرست آنکه دارد بر همه + هر زمان گوید بگوشت بخت نو
گر ترا غمگین کنم غمگین مشو + یعنی غمگین میں لفظ گین بمعنی خداوند کے ہے و بمعنی پُر و شکوہ میں تلخی نہیں مارتا
اور اگر تلخی ماروں تو اسمیں مثل آب کے ہوں کہ کسی آگ کے بجھا دینے میں مجھکو اضطراب نہیں ہے میں اپنے
خزانہ کو کیوں چھپاؤں حفیظ میرے مخزن کا وہ ہے اگر محض لاف ہو تو توڑوں اور کیسے سخت رو ہوں کہ
میری پشت وہ درد وہ ہے جسکو پشت گرمی خورشید سے ہوتی ہے وہ سخت رو ہوتا ہے وہ اسکو کسیکا ڈر ہوتا ہے کیسکی
شرم وہ ایسا ہے جیسے رشتے آفتاب خصم سوز بھی کہ وہ اسکی حدت و حرارت ہے اور پردہ در بھی کہ وہ اسکی
روشنی ہے ہر چھپے ڈھکے کو ظاہر کر دینے والی دیکھو جتنے پیمبر جہان میں ہوئے سب سخت رو کہ تن تنہا
نے بادشاہوں کے لشکر کو زد و ضرب کیا ہے کسی نے کسی خوف و غم سے منھ نہیں پھیرا تن تنہا ایک عالم پر
حملہ کیا ایسے ہی سنگ جو قرار گرفتہ اور بارسوخ ہے انہی استوار وہ بھی سخت رو ہوتا ہے اگر سارا جہان پر کلوخ
ہو جاوے تو وہ نہیں ڈرتا کسواسطے کہ کلوخ تو خشت زن سے ایک ٹکڑا اوپر ہوا ہے اور سنگ خدا تعالے
کی صنعت سے سخت ہوا ہے بکریاں اگرچہ ہشیار و بحساب ہوں انکے سبب انکی سرگشتگی کے قصاب کب ڈریگا

ہمیان بالفتح سرگشتگی و حیرانی آنحضرت نے فرمایا ہے کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ والامیر راع علی عیالہ و مسئول

عنہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجہا و ولدہ وہی مسئولۃ عنہم و عبد الرجل راع علی مال سیدہ وہو مسئول عنہ
الا کلکم راع و کلکم مسئول ہر ایک تم سے نگہبان ہے اور ہر ایک تم سے پوچھا جائیگا رعیت سے مرد نگہبان ہے
اپنے عیال کا اور اُس سے پوچھا جائیگا عورت نگہبان ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور اُسکے اولاد کی تو
اُنسے پوچھی جائیگی اور غلام آدمی کا راعی ہے مال آقا پر وہ اُس سے پوچھا جائیگا خبردار ہو کل تم سے راعی
ہیں اور کل مسئول بس ایسے ہی نبی بھی مثل راعی کے ہیں اور خلق مثل رمہ کے اور وہ انکا ساعی اگر یہ
چوپان سے لڑے تو چوپان انکی لڑائی سے کب ڈریگا لیکن گرم و سرد کا اُنکے حافظ ہے اگر آواز قہر کی یہ
مارے تو یہ جان کہ یہ آواز مہر کی ہے جیسی کہ اُسکو سب پر ہے ہر دم تیرے کان میں تیرا بخت کہتا ہے اگر
تجھکو غمگین کروں تو غمگین مت ہو یہ شعر اور اشعار مابعد مولانا رحمہ نے دوسری تمہید و تمثیل میں ارشاد
فرمائے ہیں واللہ درہم الخلاف شرح میں بارسوخ کو بازسوخ بلکلخت کو بلجت ہمیان کو ہمتان اس شکل کا
لکھا ہے گوشت کو گوشم لکھا ہے یہ عجب حال کہ کسکا گوش اور کسکا بخت قولہ من ترا غمگین و گریان از ان
کنم + تا کت از چشم بدان پنہان کنم + تلخ گردانم ز غمہا خوے تو + تا بگردد چشم بد از روے تو +

بی تو صیادی ندارم ای صنم + بندهٔ افکنده رای منی + حیلہ اندیشی کہ در من دررسی + در فراق و جستن من بیکسی + چارہ
میجوید پی من درد تو + میشنودم دوش آہ سرد تو + من توانم ہم کہ بی این انتظار + رہ دہم بنمایمت راہ گذار + تا ازین
گرداب دوران وارہی + بر سر گنج وصالم پا نہی + لیک شیرینی و لذات مقر + ہست بر اندازہ رنج سفر + آنگہ از
شہر و ز خویشان برخوری + کز غریبی رنج و محنتہا بری + در نخود بنگر کہ اندر دیگ چون + میجہد بالا چو شد ز آتش زبون
تا رہت آسان یابی آسان دہی + ور ز مشکلات را بر جان نہی + بشنو این تمثیل و قدر خود بدان + روز بلا بار و بگردان
ایجوان + المعنی یہ قول بھی بخت ہی کا ہی کہ مین تجھکو غمگین و گریان اس سبب سے کرتا ہون کہ چشم بد کو
چھپائے رہون بد آپنی ہوا ہشین تجھکو غمگین دیکھ کے نہ پیش کرنے پائین کہ یہ تو خود ہی روئے دیتا ہی اور
بد نفس و حرص وغیرہم مین تجھکو غمون مین ڈال کے تیری عادت کو تلخ کرتا ہون تو چشم بد کی تیرے صورت
دیکھتے ہی لوٹ جاوے پاس نہ پھٹکے گیا تو میرا صیاد و میرا مشتاق نہین ہوا اور میرا مطیع اور میری رائے پہ
افگندہ نہین تو بھی تو حیلے تجویز کرتا ہی تا تیری رسائی مجھ تک ہو اور میری جدائی و تلاش مین بیکس ہی بیبس ہی
تیرا درد مجھ سے میرے ملنے کی تدبیرین ڈھونڈھتا تجویز کرتا ہی رات جو تو آہین سرد کر رہا تھا مین انکو خوب سنتا تھا
مین یہ بھی کر سکتا ہون کہ بے انتظار کے اپنی طرف تجھکو آنے دون اور راہگذار بتا دون تو تو اس گرداب
زمانہ سے نجات پا جاوے اور میرے گنج وصال کے سر پر قدم رکھے لیکن شیرینی اور لذتین وطن کی بقدر
اندازہ رنج سفر کے ہوتی ہین معمول ہی کہ آدمی اپنے شہر اور خویش و اقربا سے اسوقت برخوردار و متمتع ہوتا ہی
کہ مسافرت سے رنج و محنت اٹھائے تو خود بخود ہی کو دیکھ لے کہ جب ہانڈی مین پڑ کر آگ سے عاجز ہو
تو کیسا اوپر کو کودتا ہی اور اس رنج کی تاکید اس سبب سے کرتا ہون کہ جو چیز تجھکو آسان ملجاتی ہی تو دیتے
آسان اور کو دیدیتا ہی در وہ نہین کرتا اور جو مشکلات سے ہین یعنے مشکل سے تو نے پائی ہین انکو دیتے
تیرا البتہ دل دکھتا ہی اب تو اس تمثیل کو سن اور اپنی قدر جان اور بلاؤن سے ایجوان منہ مت پھیر
اختلاف شرح مین بعض و نگر دان لکھا ہی کہ خلاف سیاق کلام کے ہی میری دانست مین مگر دان ہی

تمثیل بھاگنا مومن کا اور بیصبری بلا مین ساتھ اضطراب و بیقراری نخود کے وقت جوش
کے تو باہر نکل جاوے اور منع کرنا کدبانو کا

قولہ ہر زمانی می برآید وقت جوش + بر سر دیگ و برآرد صد خروش + کہ چرا آتش بمن در میزنی + چون خریدی چون
نگونم میکنی + میزند کفلیز کدبانو کہ نی + خوش بجوش و بر مجہ ز آتش کنی + زان نہ جوشانم کہ مکروہ منی + بلکہ تا گیری
تو ذوق و چاشنی + تا غذا گردی بیامیزی بجان + بہر خواری نیستت این امتحان + آب میخوردی بہ بستان سبز و تر
بہر این آتش بدست آن آبخور + رحمتش بر قہر از ان سابق شدست + تا کہ سرمایہ وجود آید بدست

زانکه بی لذت نروید لحم و پوست + چون نروید چه گدازد عشق دوست + زان تقاضا گر بیاید قهرها + تا کنی ایثار آن سرمایه‌ها + باز لطف آید برای عذر او + که بکردی غسل و برجستی ز جو + تا نخود گوید که چندی در بهار + رنج مهمان تو شد نیکوش دار + تا که مهمان باز گردد شکرسار + پیش شه گوید ز ایثار تو باز + المعنی کفگیر جسکو پنجابی کفگیر کہتے ہین نخود سے بطریق عربی ملامت فرماتے ہین کہ وہی نخود جوش کھا کھا کے دیگ کے سر پر آ جاتے ہین اور سیکڑون شور اٹھاتے ہین کہ کیون ہم مین آگ لگا دی ہے جب ہمکو خرید ا ہے تو یہ ملامت و سرزنش ہمپر کیون ہے گھر کی بی بی کفگیر مارتی ہے اور کہتی ہے نہین اچھی طرح جوش کھاؤ اور آتش کا واسطے اچھا کرو مت نہین اس سبب سے تمکو جوش نہین کرتی کہ تمکو مکروہ جانتی ہون بلکہ اسواسطے کہ تم مین مزہ اور چاشنی ہو جاے اور اسواسطے کہ غذا ہو کے جان سے آمیختہ ہو جاؤ کسی ننگ و عار کیوجہ سے یہ امتحان تمھارا نہین ہے تم جو مدتون باغ تر و سبز مین پانی پیتے رہے ہو وہ آبخور تمھارا اسی آگ کیواسطے تھا آبخور آبشخور یعنی پانی پینے کی جگہ اور مردم و بہائم کی رحمت اسکی قہر پر اس سبب سے سابق ہے کہ سرمایہ وجود کا حاصل ہو یعنے ہر شی وجود پکڑے اسواسطے کہ لحم و پوست بے لذت کے پیدا نہین ہوتا اور اگر لحم و پوست نہو تو عشق دوست کاہے کو گلاے پگھلاے اس تقاضا یعنے عشق سے اگر اسکے غلبے اور شدتین واقع ہون تو اسکے ایثار مین سرمایہ وجود نذر کر تو پھر لطف اسکا اسکے عذر مین آویگا اور تجھسے کہیگا کہ اب تو غسل کرکے پاک صاف ہو گیا اور نہر سے نکل گیا سب آلودگیان تیری جاتی رہین خبردار وہ خود نہ کہنے پاوے کہ مدتون عیش و بہار مین چرا ہے اب یہ رنج تیرا مہمان ہے تو اسکو خوش رکھ تا جب مہمان لوٹ کے اپنے بادشاہ کے پاس جاوے تو شکر گزار جاوے اور تیرے ایثار کا بیان کرے الخلاف شرح مین نکو ہم کو نکو یم لکھا ہے گوئی کے معنے

نخود شاہم کو بہر شاہم عار کو قولہ تا بجای نعمت منعم رسد + جملہ نعمتہا برد برتو حسد + من خلیلم تو پسر پیش بچک + سر بنہ انی ارانی اذبحک + سر بپیش قہر نہ دل بر قرار + تا برم حلقت اسمعیل وار + سر برم لیک این سر آن سریست + کز بریده گشتن و کشتن بریست + لیک مقصود ازل تسلیم تست + ای مسلمان بایدت تسلیم جست + ای نخود میجوش اندر ابتلا + تا نه هستی و نه خود ماند ترا + اندران بستان اگر خندیده + تو گل بستان جان و دیده + گر جدا از باغ آب و گل شدی + لقمه گشتی اندر احیا آمدی + شو غذا و قوت اندیشه‌ها + شیر بودی شیر شو در بیشه‌ها + از صفاتش رسته بالله نخست + در صفاتش باز رو چالاک چست + ز ابر و خورشید و ز گردون آمدی + پس شدی اوصاف و گردون بر شدی + آمدی در صورت باران و آب + میروی اندر صفات مستطاب + جزو شمس و ابر و انجم بوده + نفس و فعل و قول و فکرتها شدی + المعنی بچک شرح مین بکسر اول و فتحہ ثانی بمعنی بکار دیکھا ہے لکنہ کی رومی مجھکو لغت مین نہین ملا شارح نے کسی

لذت میں دیکھا ہوگا احشا بالفتح جو کچھ سینہ اور شکم مین ہے مثلا دل اور جگر اور معدہ و روده یعنے جب وہ شاه
کے سامنے تیرے ایثار کا بیان کریگا تو نعمت کسکی نکو و منعم تیرے پاس پہونچیگا جس سے ساری نعمتین تجھپر حسد
کرینگی وہ رتبہ تیرا ہوگا اور وہ منعم تجھ سے کہیگا کہ مین خلیل ہون تو پسر ہے مجھکو خواب مین دکھایا ہے کہ مین تجھکو
ذبح کرتا ہون تب میری چھری کے سامنے سر رکھدے جیسا کہ دوسرے مصرعہ مین ہے انی اذبحک
اور یہ بات تین رات حضرت خلیل نے خواب مین دیکھکر حضرت اسمعیل سے کہا اور وہ ذبح ہونے پر مستعد ہوے
اب تو سر اپنا قہر و غلبہ عشق کے سامنے رکھدے اور دل قرار و سکون پر رکھ بہ بصیرت ہے حلق تیرا اسمعیل
کیطرح کاٹون سر تو تیرا کاٹون لیکن بھید اسکا ایک راز پوشیدہ ہے کہ وہ کاٹنا قطع ہونے اور بریدہ ہونے
سے پاک ہے مثل ظاہر کے نہین ہے معنوی ہے لیکن خاص مقصود میرا اس قطع و برید سے تیری تعلیم ہے اور وہ
یہ کہ تو جو دعوی مسلمانی کرتا ہے تو اے مسلمان تسلیم کا طالب تجھکو ہونا چاہیے تسلیم اختیار کر تب اے نخود کہ ہر کسی
سے مراد ہے خوب ابتلا و امتحان مین کھولتا اُبلتا رہ تا کہ تیری ہستی کو چھوڑے نہ خود تجھکو چھوڑے اب اگر اس باغ ابتلا
کا تو ایک گل کھلا ہوا ہے تو بستان جان اور دیدہ دونون کا گل ہے اور اگر اس باغ سے جدا ہوا تو آب و
گل ہو گیا بیکار و خوار اور ایسا ایک لقمہ ہو گیا جو معدہ و روده مین گیا جسکا انجام نجاست اور غذا و
قوت بھی ہوا تو آب و گل کا تجھکو تو چاہیے کہ تو غذا و قوت اندیشون کا بنے اسلیے کہ تو شیر ہے بس شیر بیشون کا
بن کہ وہ بیشے اندیشے ہین مین اللہ کی قسم کھا کے تجھ سے کہتا ہون کہ تو اسکی صفات سے پیدا ہوا ہے یعنے
خالق و باری یعنے خاک سے پیدا کرنے والا اسکی صفات سے ہین انھین سے تو پیدا ہے بس تجھکو چاہیے کہ
چیت و چالاک ہو کے ان صفات اور سوا انکے رب کی طرف رجوع ہوے اور خوض و اندیشے کرے
تو تو ابر اور خورشید و گردون سے جو بڑے علو والے ہین اونسے آیا ہے اور جس وقت تو صاف ہوا تو گردون
سے بھی بالا ہو جائیگا پھر ابر و آفتاب تو گردون کے تحت ہی ہین اور انسان تو ہر شے سے اشرف و اعلی ہے
جب تو صورت باران و آب مین آئیگا کہ یہ خود پاک اور کے پاک کرنے والے ہین تو ضرور صفات مستطاب
پاکیزہ برگزیدہ مین داخل ہوگا لیکن تیرا یہ حال کہ تو تھا تو جزو شمس اور ابر و باران کا جو روشن اور طاہر
سطہ ہین اور ہو گیا نفس اور فعل و قول اور انکی فکرین الخلاف شرح مین خلقت کو خلقت احشا کو احیا
لکھا ہے قولہ ہستی حیوان شد از مرگ نبات + راست آمد اقتلونی یا ثقات + چون چنین بردیست مارا بعد
مات + راست آمد ان فی قتلی حیات + فعل و قول صدق شد قوت ملک + تا بدین معراج شد سوی فلک +
آنچنان کان طعمه شد قوت بشر + از جمادی بر شد و شد جانور + این سخن را ترجمه پهناوری + گفته آید در مقام
دیگرے + کاروان دائم ز گردون میرسد + تا تجارت میکند وا میرود + پس برو شیرین و خوش با اختیار +

فی تلخی و کراہت وزود عار • زان حدیث تلخ میگویم ترا • تا ز تلخیہا فرو شویم ترا • ز آب سرد انگور افسردہ رہد
سردی و افسردگی بیرون نہد • تو ز تلخی چونکہ دل پرخون شوی • پس ز تلخیہا ہمہ بیرون روی • ز آنزمان شیرین
شوی ہمچون عسل • فارغ آئی گر تو رنجیدی ز فعل • ہر کرا واند بلا صابر شد • مقبل این درگہ فاخر شد • سگ
شکاری نیست او را طوق نیست • خام نا جوشیدہ جز بیذوق نیست • اعنی دیکھو مرگ یہی شہو کہ نبات کی
مرگ سے حیوان کی جو نبات سے بڑھ کے تو ہستی ہوئی مثلاً غلہ وغیرہ کہ کھایا جاتا ہو اور پیا کوٹا جاتا ہو کہ
یہی اسکی مرگ ہو حیوان کا قوت ہوجاتا ہو جس سے اسکی ہستی ہو اب نبات کی مرگ سے تو یہ ہستی حاصل ہو
ہماری مرگ سے جانے کیسی ہستی حاصل ہوگی اسواسطے ٹھیک کہا ہو جو قتلونی یا ثقات کہا ہو اور ہر گاہ کہ
اس بات یعنے مرنے کے بعد ہی بڑھ داو رجیت ہو تو یہ بات بھی ٹھیک ہو جو کہا ہو ان فی قتلی حیات فتقل
صدق اور قول صدق یہ قوت فرشتونکا ہو وہ اسی سیڑھی سے آسمان پر چڑھتے ہین کہ کھانے پینے سے
پاک ہین اور ایسا طعمہ کہ وہ قوت بشر کا ہو قسم جمادی سے کیجان بشر اس سے بھرا پھر بشر نہین رہا جانو
ہوگیا جمادی غلہ وغیرہ کہ جمادات سے ہو اب فرماتے ہین کہ اس سخن کا چوڑا چکلا ترجمہ دوسری جگہ ہم
بیان کرینگے میرے پاس تو ہمیشہ قافلہ آسمانی جو مراد تائید و القائے سخن سے ہو آسمان سے آتا ہو اور
اپنی تجارت کرکے چلا جاتا ہو پس جو کوئی خواہان اس تجارت کا ہوگا خود تیرین اور خوش باختیار
آکے خرید لیجائیگا نہ تلخی و کراہت سے وہ کسطرح ہین جو تجھ سے کڑوی کڑوی باتین کرتا ہون یہ تیری خیر خواہی
ہی میں چاہتا ہون کہ جلد تلخیون سے تجھکو دھوکے پاک صاف کر دون آب نچوڑا ہوا انگور کا سرد ہوتا ہو
اور جب جوش پاتا ہو تو سردی و افسردگی چھوڑ دیتا ہو ایسے ہی جب تو میری تلخی سے دل پرخون ہوگا
تو سب تلخیون سے چھوٹ جائیگا اور اسوقت مین تو مثل شہد کے شیرین ہو جائیگا اگر تجھپر لوگ یعنے
از حد ملامت و ترشرویان کرین تو سب سے فارغ اور نجنت ہوئے کچھ پرواہی نکرے خوب جانکے
جو کوئی نزول بلا مین صابر ہوا ہر گز مقبل اس درگاہ فاخر کا ہوا جو کتا شکاری نہین ہو اسکے لیے
طوق و زنجیر بھی نہین ہو ایسے ہی جو کوئی کچھ ہوتا ہو اسکے لیے بلا بھی ہو اور جو کچا نا جوشیدہ ہو وہ محض
بیذوق ہو یعنے بے لطف وغیرہ الخلاف شرح مین درد وار کو زرد وار لکھا ہو

تمثیل صابر ہونا مومن کا جو بھید بلا پر واقف ہو جاوے

قولہ آن نخود گفت ار چنین است ای ستی • خوش بجوشم یاریم دہ راستی • تو درین جوشش چو معمار منی •
کفچلیزم زن کہ بس خوش میزنی • ہمچو پیلم بر سرم زن زخم و داغ • تا نبینم خواب ہندستان و باغ • تا کہ خود را
در دہم در جوشش من • تا رہی یابم در ان آغوش من • ز انکہ انسان در غنا طاغی شود • ہمچو پیل خواب بین یاغی شود

پیل چون در خواب بیند هند را + پیلبان را نشنود آرد دغا + آن یکی گوید درآ که پیش ازین + من چو تو بودم
ز اجزای زمین + یعنی اس نخود نے جسکا ذکر اوپر ہو چکا کہا کہ اگرچہ یہ جوش و بلا آلۂ حصول مطلب تمہارا ہے تو تو
مجھکو خوب جوش دے اور اے مربی میرے تو اس بلا مین مجھکو قرار و ثبات عطا کر جب اس جوشش مین
تو میرا معمار و آبادان کار ہے تو خوب کفچلیز میرے مار کہ نہایت ہی اچھی مار رہی ہے تمثیل پیل کے میرے
سر پنجہ و داغ لگاتا ہندوستان اور باغ کی خواب نہ دیکھون تو واضح ہو کہ ملک فارس مین پیل نہین ہوتا
جو کبھی کوئی لیگیا اور وہ اپنے زمان مہو و پرست ہو کے مارنے لگا تو انھون نے یہ تجویز کیا کہ اسنے
ہندوستان خواب مین دیکھ لیا یا اسکو یاد آیا بس اصطلاح یہ مقرر ہوئی کہ پیل کو ہندستان یاد آنا یا ہندستان
خواب مین دیکھنا اور در حقیقت وہ شورش اسکی جوشش مستی سے ہوتی ہے اور اسوقت مین اسکے داغ و
زخم لگاتے ہین کہ پھر مست نہین ہوتا ہندستان و باغ مراد دنیا سے ہے اور داغ اسواسطے لگا کہ پھر مین کے
جوش مین نہ پڑون اور معشوق حقیقی کے آغوش کی راہ پاؤن اسواسطے کہ انسان غنا و آسودگی مین
گمراہ ہو جاتا ہے جیسے ہاتھی خواب مین دشمن و بیفرمان ہو جاتا ہے بس تشبیہ دنیا کی خواب سے ہے پھر تفسیر
کلام مذکور کی ہے کہ پیل جب ہند کو خواب مین دیکھ لیتا ہے تو پیلبان کی نہین سنتا اور اس سے لڑتا ہے
سنکے وہ خاتون نیک نخود سے کہتی ہے کہ آ مجھ سے سن اس سے پہلے مین بھی ایسی ہی اجزاے زمین
سے تھی الخ الخلاف پاریم کو یاریم و دغا کو وغا شرح مین لکھا ہے

عذر کرنا گھر کی بی بی کا نخود سے اور حکمت اسکو جوش مین ڈالنے کی

قولہ چون بنوشیدم جہاد آذری + پس پذیرا گشتم و اندر خوری + مدتی جوشیدہ ام اندر زمین + مدتی دیگر درون
دیگ تن + زین دو جوشش قوت حسہا شدم + روح گشتم پس ترا استا شدم + در جمادی گفتمی زان میدوی +
تا شوی علم و صفات معنوی + چون شدی تو روح پس بار دگر + جوش دیگر کن ز حیوانی گذر + از خدا میخواہ
تا زین نکتہا + در نلغزی در رسی در منتہا + زانکہ از قرآن بسی گمرہ شدند + زان رسن قومی درون چہ شدند
مر رسن را نیست جرمی ای عنود + چون ترا سودای سربالا نبود + یعنی اوپر کی تمثیل مین جو شعر اخیر چون
مستی گوید الخ میری دانست مین یہ شعر صدر اس حکایت کا ہو لیکن دھوکے مین لکھا گیا یعنے وہ خاتون
نیک کہتی ہے کہ مین بھی اجزاے زمین سے تھی جب مین نے اپنا جوڑا آتشی پہنا جو جہیز مین لائی تھی کہ وہ
مقسوم ہو پس مقبول ہوئی اس حال سے کہ جس لائق تھی اور وہ جوڑا آتشی یہ ہے کہ ایک مدت تو مین
زمانہ کی طعن و تشنیع مین کھولتی رہی ہون اور ایک مدت دیگ تن یعنے آتش معدہ کے جوش
مین رہی ہون جو بھوک ہے تو جمادی تھا مین نے تجھکو جمادی سے توڑ پھوڑ کے ایسا کیا جسکے سبب سے

اب ایسی طرف جاتا ہو کہ علم صفات معنوی کا ہو جاے یعنے علم صفات روحانی کا اور جب قرب روح
ہو جاے تو چاہیے کہ پھر دوبارہ دوسرا جوش کرے اور اس رتبہ سے بھی گذر جاے اور مقام فنا پر پہونچکے بقا باقی
ہو جا خدا سے دعا مانگتا رہو کہ ان نکتون سے تو گرنے نہ پائے اور انتہا کو پہونچ جاے اسواسطے کہ قرآن
جیسی شے سے بہت گمراہ ہو گئے اور اس رسن سے جو عروۃ الوثقی اسکی صفت ہو برخلاف بلندی پر پہونچنے
کے پستی چاہ مین گرے ہین جیسا کہ فرمایا یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا گمراہی مین ڈالتا ہو بہتون کو اس سے
اور ہدایت کرتا ہو بہتون کو اس سے لیکن رسن کا اسمین کچھ گناہ نہیں ہو جب ای عنود تجھی کو سودا سبلا کا
ہو تو رسن کیا کرے الخلاف شرح مین جیسا کو چپا کہ گفتے بکاف تازی کو گفتے بکاف فارسی گرہ کو کرکے لکھا ہو

باقی قصہ مہمان اس مسجد مہمان کش کا اور ثبات و صدق اُسکا

قولہ آن غریب شہر سربالا طلب ۔ گفت می خسپم درین مسجد بشب ۔ مسجدا گر کربلای من شوی ۔ کعبہ
حاجت روا ای من شوی ۔ ہین مرا بگذار ای بگزیدہ یار ۔ تا رسن بازی کنم منصور وار ۔ گر شدید از نصیحت
جبرئیل ۔ می نخواہم غوث در آتش خلیل ۔ جبرئیلا رو کہ من افروختہ ۔ بہترم چون عود و عنبر سوختہ ۔ جبرئیلا
گرچہ یاری میکنی ۔ چون برادر پاسداری میکنی ۔ ای برادر من برآذر چابکم ۔ من نہ آن جانم کہ گردم بیش
و کم ۔ جان حیوانی فزاید از علف ۔ آتشی بود و چو ہیزم شد تلف ۔ گر نگشتی ہیزم آن مثمر بدی ۔ تا ابد معمور و ہم
عامر بدی ۔ تار سوزانست این آتش بدان ۔ پرتو آتش بود نی عین آن ۔ معنی اس مسافر شہر سربالا طلب نے
کہا مین تو اسی مسجد مین اس رات سوؤنگا اور مسجد سے مخاطب ہو کے کہا ای مسجد اگر تو کربلا میری ہو جاے
اور مجھکو کربلائیون کی طرح شہید کرے تو تو میری کعبہ حاجت روا ہو جاے سب حاجتین میری روا ہو جائین
اور لوگون سے متوجہ ہو کے کہا آگاہ ہو ای یار برگزیدہ مجھکو اپنے حال پر چھوڑ دے تا منصور کی طرح
رسن بازی کرون رسن بازبازیگر جو رسی پر دوڑے آتی نصیحت کرنے والو اگرچہ تم نصیحت کے حق مین
ہر ایک جبرئیل ہو جنسے سارے نصیحتین تم مؤثر ہیں مگر مین تو خلیل ہون کہ فریادرس نہیں چاہتا منقول ہو کہ
جب حضرت خلیل کو آگ مین ڈالنے کو آمادہ ہوے جبرئیل آئے اور کہا کوئی حاجت ہو کہا کوئی حاجت نہیں
کہا یہ آگ مین جو ڈالتے ہین کہا جاننے والا جانتا ہو مین تجھسے مدد نہیں چاہتا ای جبرئیل تو جا کہ مین افروختہ
ہو جاؤن اور عود و عنبر کیطرح آگ مین جل جاؤن تو یہی بہتر ہو ای جبرئیل اگرچہ تو یاری کرتا ہو اور برادر کے مثل
پاسداری مگر ای برادر مین آذر یعنے آگ پر چست و چالاک ہون اور وہ جان نہیں ہون جو گھٹ جاؤن
یا بڑھ جاؤن آذر مبدل آدر کا ہو بس یہان برعایت تجنیس تام برادر کے برادر ہی بہتر ہو وہ جان جو
بیش و کم ہوتی ہو موافق قول اطبا کے روح حیوانی ہو کہ خورش لطیف سے بڑھتی ہو اور غذا نہ ملنے سے

ضعیف و فنا ہوتی ہے اور عجب کیا ہے تو یہ روح حیوانی ایک آتش کہ ایک عنصر قوی ہے اور جسکی ہیزم خوراک یہ مثال ہیزم کی علف سے تلف ہوتی ہے پس اگر یہ ہیزم اسکے ساتھ نہ لگی ہوتی تو یہ مشتعل ہوتی یعنے قرار دارہ ثمر آرندہ اور معمور و عامر ابتک اسے خود ہی آباد اور آباد کنندہ اور یہ آگ جو زمین پر ہے اور سوزان تو اس سبب سے ہے کہ اسی آگ کا پرتو ہے ذات خاص اسکی **قولہ** عین آتش در اثیر آمد یقین ٭ پرتو و سایہ ویست اندر زمین ٭ لاجرم پرتو نپاید ز اضطراب ٭ سوی معدن باز میگردد شتاب ٭ قامت تو بر قرار آمد بساز ٭ سایہ ات کوتہ دمی یکدم دراز ٭ زانکہ در پرتو نیابد کس ثبات ٭ عکسہا واگشت سوی امہات ٭ ہین دہان بربند فتنہ لب گشاد ٭ خیر کم گو واللہ اعلم بالرشاد ٭ فتنہ زاد و کرد عالم را خراب ٭ شرق و غرب افتاد اندر اضطراب ٭ چون غرابت گشت دلہا تنگ شد ٭ ہر یکی با دیگری در جنگ شد ٭ گفتگو بسیار شد خاموش شدم ٭ مسئلہ تسلیم کردم تن زدم ٭ ور تو گوئے موجب فتنہ چہ بود ٭ باز گویم گوش کن چون غم فزود ٭ المعنی آثیر کرہ نار کہ مقعر فلک ہے یعنے نہایت بلندی فرماتے ہیں کہ آتش جو عین آتش ہے اثیر میں ہے یقینا اور یہ آتش جو زمین میں ہے یہ اسکے سایہ کا پرتو ہے اصلی نہیں ہے پس ضرور ہے کہ پرتو اپنے معدن کیواسطے مضطرب ہو اور جلدی اسکی طرف لوٹ جاوے جیسے قد تیرا جسمانی درستی کے ساتھ ہی بحال خود رہتا ہے اور سایہ تیرا کبھی کوتاہ ہوتا ہے کبھی دراز اس سبب سے کہ پرتو میں کوئی ثبات نہیں پاتا اسکے جو عکس ہیں سب اپنے امہات کیطرف کہ جنسے پیدا ہوتے ہیں جاتے ہیں آب فرماتے ہیں خبردار ہو تو زبان بند کر کہ فتنہ نے لب کھولے تو اللہ اعلم بالرشاد کہدے اسلیے کہ فتنہ پیدا ہوا عالم کو خراب کیا اور شرق و غرب کو اضطراب میں ڈالا تیری غرابت سے دل تنگ ہوے اور ہر کوئی ہر کسی سے لڑنے لگا اور بہت گفتگو ہوئی میں بھی خاموش ہو گیا اور مسئلہ مان لیا اور جو تو کہے کہ فتنہ کا سبب کیا تھا

تو لے میں تجھکو بتاتا ہوں کان لگا کے سن کہ کیسے یہ غم فزود ہوا

ذکر بد اندیشی کم فہموں اور طاعنوں کا

قولہ پیش ازین کین قصہ تا مخلص رسد ٭ دود گندی آمد از اہل حسد ٭ من نمی رنجم ازین لیک این لگد ٭ خاطر سادہ دلے را پی کند ٭ خوش بیان کرد آن حکیم غزنوی ٭ بہر محجوبان مثال معنوی ٭ کہ ز قرآن گر نبیند غیر قال ٭ این عجب نبود ز اصحاب ضلال ٭ کز شعاع آفتاب پر ز نور ٭ غیر گرمی می نیابد چشم کور ٭ خربطی ناگاہ از خرخانہ ٭ سر برون آورد چون طعانہ ٭ کاین سخن پست است یعنی مثنوی ٭ قصہ پیغمبرست و پیروی ٭ نیست ذکر و بحث اسرار بلند ٭ کہ دوانند اولیا زان سو سمند ٭ از مقامات تبتل تا فنا ٭ پایہ پایہ تا ملاقات خدا ٭ شرح و حد ہر مقام و منزلی ٭ کہ بپر زو بر پرد صاحبدلی ٭ جملہ سرتا سر فسانہ است و فسون ٭ کودکانہ قصہ بیرون و درون ٭ چون کتاب اللہ بیامد ہم بران ٭ اینچنین طعنہ زدند آن کافران ٭ کہ اساطیرست و افسانہ نژند

محبت کے چھپے و چھپے بلند + استعی مجلس بالفتح محل تمام [illegible] کردن کو بچین ماننا خربط بطا کلان [illegible]
احمق کتبل محل خدا کی طرف رجوع کرنا اور دنیا سے جدا ہونا آساطیر قصہ ہائے گذشتگان شرح بیت خاک تب بیان
اس فتنہ کا ہے کہ قبل اس سے کہ یہ قصہ تمام کو پہنچے ایک دھوان کرنے والا جس سے لوگون کی
آنکھیں تیرہ اور دماغ خیرہ ہوں آیا میں اسکا کچھ خیال نہیں کرتا گو ہو گی یہ غرض ہے کہ مبادا اسکی بات سادہ دلی
کی خاطر کو پچیں مارے اور بیقرار کر دے دیکھو کیسی اچھی مثال حکیم غزنوی نے معنی دار مناسب حال
محجوبوں کے جنپر اصلی معنی قرآن سے پردہ پڑا ہے کہی ہے کہ اہل ضلال قرآن سے سوائے قال کے اور کچھ
نہیں دیکھتے مقصود اصلی سے اسکے کچھ واقف نہیں ظاہر کے مقید ہیں اور یہ انسے کوئی تعجب کی بات نہیں
اسواسطے کہ آفتاب کیسا نور سے لبریز و پر ہو مگر اندھے کی آنکھ سوائے گرمی کے اسکے نور کو نہیں دیکھتی نہ اسکی
شعاع سے واقف ایسے ہی ایک خربط یعنے احمق نے خرخانہ سے سر اٹھایا ایسا جیسے مدرسے کے بچے
اٹھاتے ہیں اور بط کلان کی بھی عادت ہے کہ سر اٹھا کے سخت و درشت آواز کرتی ہے اور یہ کہا کہ یہ سخن
پست ہے یعنے مثنوی کہ اسمیں قصے پیغمبروں کے اور انکی پیروی کا بیان ہے نہ یہ کہ اسمیں کوئی ذکر و بحث اسرار
بلند کی ہو جو اولیا اس طرف اپنا گھوڑا دوڑائیں یہ تو اسمیں مطلق نہیں کہ مقامات تبتل سے فنا تک یعنے
ترک دنیا سے فنا فی اللہ تک درجہ بدرجہ جدا جدا تا بملاقات خدا سبکی شرح اور سب کی حد اور منزل و مقام
لکھے ہوں تو کوئی صاحبدل پر پاکے انسے اڑے یہ تو سرتاسر افسانے اور قصے ہیں اور ہنون لڑکون
کے بہلانے کے نہ کچھ ظاہر ہے نہ کچھ باطن آئندہ مقولات مولانا رہے کے ہین کہ اگر میری مثنوی پر اعتراض
کیا تو کیا بعید کافر تو جب کتاب اللہ سے نازل ہوتی اسپر بھی یہی طعنے کرتے رہے کہ پرانے لوگوں کی
نقلیں ہیں اور قصے پست و خوار نہ اسمیں کوئی تعمیق ہے نہ کوئی تحقیق سیدھا سادہ بیان گذشتہ لوگوں کا ہے
الحکایۃ شرح میں قال کو فال لکھا ہے قولہ کودکان خرد فہمش میکنند + نیست جز امر پسند و ناپسند +
ذکر آدم گندم و ابلیس و مار + ذکر ہود و باد و ابراہیم و نار + ذکر نوح و کشتی و طوفان این + ذکر کنعان و سرزن
خط تافتن + ذکر یوسف ذکر زلف پر خمش + ذکر یعقوب و زلیخا و غمش + ذکر اسمعیل و فدیح + جبرئیل +
ذکر قصہ کعبہ و اصحاب فیل + ذکر بلقیس و سلیمان و سبا + ذکر داؤد و زبور و داوریا + ذکر طالوت و شعیب
صوم او + ذکر یونس ذکر لوط و قوم او + ذکر حمل مریم و نخل و مخاض + ذکر یحیی زکریا و در ریاض + ذکر صالح
ناقہ و تقسیم آب + ذکر ادریس و مناجات و جواب + ذکر الیاس و عزیر و موت او + ذکر قارون و زمین رفتن
فرو + ذکر ایوب و صبوری و بلا + ذکر اسرائیلیان در تیہ لا + ذکر موسی و شجر طور و عصا خلع نعلین خطاب
و عطا + ذکر عیسی عروج و ذکر درسما + ذکر ذوالقرنین و خضر و ارمیا + ذکر فضل احمد و خلق عظیم + کہ فراز

بحر دانش شد و خیم منظار ست ۰ هر کسی پی می برد ۰ گو بیان کم کم شود و ردی خرد ۰ گفت اگر آسان نماید این بتو
اینچنین آسان یکی سوره بگو ۰ جنیان و انسیان و اہل کار ۰ گو یکی آیت ازین آسان بیار ۰ حرف قرآن را
بدان که ظاہرست ۰ زیر ظاہر باطنی ہم قاہرست ۰ المعنی یعنے نہ تعمیق ہے نہ تحقیق حتی کہ چھوٹے چھوٹے لڑکے
سمجھ لیتے ہین اور سوا پسند و ناپسند کے کچھ نہین یعنے ضد کہ اگر جنت کا بیان ہے تو دوزخ کا بھی اور جو
حسنات کا ذکر ہے تو مقابل اسکے سئیات کا بھی اور عذاب کے ساتھ ثواب بھی ذکر آدم و گندم اور ابلیس
کا کہ ابلیس گھکانا مارنے اسکو نکلا مار کو طاؤس نے پھر بہشت مین لیجا کے اگل دیا اور ابلیس نے آدم کو
گندم کھلوایا اور ذکر ہود اور طوفان باد کا اور ابراہیم اور نمرود کی نار کا اور ذکر نوح اور کشتی اور طوفان
کا کہ نون اسکا بضرورت قافیہ میم سے بدلا ہوا ہے یعنے یم اور ذکر کنعان کا اور اسکی نافرمانی کرنیکا
کنعان نام پسر حضرت نوح کا کہ کافر تھا ذکر یوسف اور اسکی زلف پر خم کا ذکر یعقوب و زلیخا اور انکے
غم کا ذکر اسمعیل اور انکے ذبح اور جبرئیل کا کہ جبرئیل نے چھری کے نیچے سے نکال کے بجائے انکے
مینڈھا ڈال دیا تھا اور ذکر قصۂ کعبہ اور اصحاب فیل کا جو الم ترکیف مین مذکور ہے ذکر بلقیس و سلیمان
و سبا کا کہ بلقیس شہر سبا کی بادشاہ تھین سلیمان نے تخت سمیت اسکو اٹھوا منگایا تھا اور ذکر داؤد اور
زبور و اوریا کا اوریا انکا سالا تھا اسکی عورت بعد مارے جانے کے انھون نے کر لی تھی ذکر طالوت
و شعیب اور انکے روزون کا کہ صائم الدہر تھے اور ذکر یونس اور ذکر لوط اور انکی قوم کا کہ لوطی تھے
اور لوٹ دیے گئے طالوت نام ایک سردار کا بنی اسرائیل سے ہو کہ سقا تھا جالوت نام کافر سے لڑا اور
جالوت کو حضرت داؤد نے کہ سپاہیون طالوت سے تھے قتل کیا تھا ذکر حمل مریم اور نخل جسکے نیچے
وضع حمل کیا تھا اور دردزہ کا اور یحیی اور زکریا اور انکے ابتہالہ کا ذکر صالح اور ناقہ اور تقسیم آب کا کہ
صالح نے ناقۃ اللہ اور انکے مویشی کا پانی بانٹ دیا تھا اور ذکر ادریس اور انکی مناجات و جواب با عزت
کا ذکر الیاس و عزیر اور عزیر کی موت کا کہ سو برس مرے پڑے رہے تھے ذکر قارون اور اسکے
زمین مین دھس جانے کا ذکر ایوب اور انکی صبوری کا بلاؤن مین اور ذکر بنی اسرائیل کا جو تیہ
ناامیدی مین چالیس برس پڑے رہے تھے ذکر موسی اور شجر طور کا جسپر نور خدا کا دیکھا تھا اور عصا کا
جو بحکم حق تعالی زمین پر ڈالنے سے اژدہا ہو گیا تھا اور ذکر جوتیان اتارنے کا وادی ایمن مین پہنچ کے
فاخلع نعلیک کے اور خطابات اور عطیات کا جو خدا تعالے سے انکو ہوئے تھے اور ذکر عیسی
اور انکے آسمان پر جانے کا اور ذکر ذوالقرنین و خضر و ارمیا کا ارمیا بالضم و کسر میم بقول بعض نام خضر و
بقول بعض نام حضرت الیاس اور ذکر فضیلت حضرت احمد اور انکے خلق عظیم کا جیسے کہ فرمایا وانک لعلی خلق عظیم بیشک تو

خلق عظیم پر خلق ہوا اور معجزہ شق القمر کا یہ سب قرآن شریف میں ہے اور بعضا ظاہر کہ سب اسکے معنی پر تحقیق لگا سکتے ہین اور ایسے جسمین خرد ہکی عجز کی سبب بمشکل اور دشواری کے کہ دشوار پسند جنکو پسند کرین اسی پر کہا گیا کہ اگر تجھکو یہ آسان وسہل معلوم ہوتی ہو تو ایسی کوئی سورۃ آسان تو تو اپنی طرف سے لا چنانچہ فرمایا فاتوا بسورۃ من مثلہ لاؤ تم سورۃ مثل اسکے جسمین اور انس و جن اور جملہ اہلکار سے اور مجمد لمدے کہ کوئی آیت اس سے بہتر کہ تو لا سکین تو حرف قرآن کو ایسا ہی مت جان سلے جیسے کہ ظاہر ہین اس ظاہر کے نیچے ایک باطن بڑا غالب ہے الخلاف شرح مین ان کو رباض کو ریاض لکھا ہے

تفصیل اس حدیث کی ان للقرآن ظہرا وبطنا ولبطنہ بطنا الی سبعۃ ابطن وفی روایۃ الی سبعین بطنا بیشک واسطے قرآن کے ظہر ہے کہ لغت جاننے والا اسکو سمجھتا ہے اور مجتہد اس سے احکام نکالتا ہے اور بطن ہے کہ وہ بھید ہین کہ عارف انکو سمجھتے ہین اور اس بطن کا بطن ہے ایسے ہی سات تک اور ایک روایت مین ستر تک

قولہ زیر آن باطن یکی بطن دگر خیرہ گردد اندرو فکر و نظر زیر آن باطن یکی بطن سوم کہ درو گردد خرد با جملہ گم بطن چارم از نبی خود کس ندید جز خدای بے نظیر و بے ندید ہمچنین تا ہفت بطن ای بوالکرم می شمر تو زین حدیث معتصم تو ز قرآن ای پسر ظاہر مبین دیو آدم را نہ بیند غیر طین ظاہر قرآن چو شخص آدمیست کہ نقوشش ظاہر و جانش خفیست مرد را صد سال عم و خال او یک سر موی نہ بیند حال او انکہ گویند اولیا در کہ بود تا ز چشم مردمان پنہان بود پیش خلق ایشان فراز صد کہ اند گام خود بر چرخ ہفتم می نہند المعنی اوپر جو فرمایا ہے کہ قرآن کا جو ظاہر ہے اس ظاہر کے نیچے ایک بطن ہے ایسا جسمین فکر و نظر دونون خیرہ و حیران ہوتی ہین پھر اس باطن کے نیچے تیسرا بطن ہے جسمین ساری عقلین گم ہوتی ہین اور چوتھا جو بطن قرآن کا ہے وہ خدا کے سوا کسی نے نہ دیکھا جو مثل و بے مانند ہے ایسے ہی ای بوالکرم سات بطن تک ہین کہ یہ حدیث معتصم جو ہے اس سے گن لے تو اے پسر قرآن سے ظاہر ہی ظاہر مت دیکھ اسلیے کہ شیطان نے آدم کو سوا مٹی کے نہ دیکھا قرآن کا ظاہر ایسا ہے جیسے ایک جسم آدمی کا کہ نقوش اسکے ظاہر ہین اور جان چھپی ہوئی ہے اسی کو خیال کر لو کہ اسکے ہی چچا ماموں سو برس تک کسی مرد کو دیکھتے رہین اور بال برابر اسکے حال سے واقف نہین ہوتے آور یہ جو مشہور ہے کہ اولیا اپنے چھپانے کے لیے پہاڑ کو چلے جاتے ہین یہ کچھ بات نہین ہے وہ تو اس حال مین کہ مخلوق کے سامنے ہین سیکڑون پہاڑون کے اوپر ہین اور اسی حال مین قدم چرخ ہفتم پر رکھتے ہین

بیان اسکا کہ جانا انبیا و اولیا کا پہاڑون اور غارون مین لیے چھپانے کو نہین ہے

نہ مخلوق کے خوف تشویش سے بلکہ مخلوق کو ہدایت ہو دنیا سے قطع ہو نگی

قولہ پس چرا پنہان بشود مگر چو بود + کز صد پریا و کہ آن سو بود + جامہ اش بخود لسوی گر کہ بجنبد لرزش پرہ
فلک صد نعل بیخت + چرخ گردید و ندیدا و گرد شان + تعزیت جامہ پوشید آسمان + گو بظاہر آن پری پنہان
بود + آدمی پنہان تر از پریان بود + نزد عاقل آن پری کہ مضمرست + آدمی صد بار خود پنہان ترست + آدمی
نزدیک عاقل چون خفیست + چون بود آدم کہ در غیب او صفی ست + آن یکی بشنید از گرگی سخن + رفت پیش
خواجہ کای مقصود کن + ہمچنین گرگی سخن با من بگفت + خواجہ را با صد طرب دل گشت جفت + گفت ایمان
آورید م من برین + ہمچو من صدیق و فاروق مبین + خواجہ دانستی کہ در ہر چون و چند + مر ورا ایشان مخالف
نیستند + یعنی تباید - صدر فرماتے ہین کہ وہ شخص سیکڑون پہاڑون دریاؤن سے اس پار ہو وہ کیون چھپیگا اور
کیون پہاڑ ڈھونڈھے گا اُسکو حاجت پہاڑ کیطرف بھاگنے کی کیا ہو وہ تو وہان ہو کہ اس کرہ فلک نے اُسکے
پیچھے دوڑتے دوڑتے سیکڑون نعل گرائے ہین اور پہونچ نسکا چرخ کہ کوئی وقت دوا دوش سے خالی
نہین ہر چند دوڑا دھوپا اُسکی اُسنے گرد بھی نہ دیکھی ناچار نا امید ہو کے نیلا جامہ آسمانی ماتم کا پہنا اگرچہ وہ
پری جو ذہن مین ہے بظاہر پنہان ہو مگر آدمی جو پنہان ہو پریون سے زیادہ ہو جو لوگ کہ عاقل ہین اُنکے
نزدیک وہ پری جو مضمر و پوشیدہ ہو ہرگز نظر نہین آتی آدمی اُس سے سو حصہ زیادہ پوشیدہ ہو کہ کوئی اُس سے
آگاہ نہین ہو وہ آدمی جو نزدیک عاقل کے خفی ہو وہ مانند و مثل آدم کا ہو جو عالم غیب مین صفی و برگزیدہ
تھے دوسری تمثیل ہو کہ ایک شخص نے ایک بھیڑیے سے کوئی بات سنی اور اُس زمانہ کے خواجہ سے جا کر
کہا کہ اے مقصود کن کے بھیڑیے نے مجھ سے اس قسم کی بات کہی مقصود کن سے یہ مراد ہو کہ تیرا ہی وجود
مقصود تھا اسی سبب سے کُن کہا گیا یہ بات سُنکے خواجہ کا دل نہایت خوش اور سیکڑون طرب سے جفت
ہوا کہا مین اس بات پر ایمان لایا اور ایسا ایمان لایا کہ صدیق و فاروق مین دونون بزرگ مثل میرے نہین
اس اعتقاد مین اور وجہ ایمان لانے کی سخن گرگ پر یہ تھی کہ خواجہ خوب جانتا تھا کہ جتنی مخلوق ہے صفات
چون و چند ہو کوئی انمین ایسا نہین ہو کہ مرد خدا کا مخالف ہو اختلاف شرح مین خواجہ را با طرب الخ لکھا ہو
مین نہین ملتا یہ اضافت خواجہ کی را کیطرف جو حرف ہو کیسی ہو اور اگر یا کسی قسم کے ہمزہ کو ٹھہرایا جاسے
تو چیان نہین اسواسطے مین نے لفظ صد کا بڑھا دیا ہو کیا عجب سہو کاتب سے رہگیا ہو

تشبیہ اولیا و کلام اولیا بعصاے موسیٰ و فسون عیسے علیہم السلام

قولہ آدمی ہمچون عصای موسیست + آدمی ہمچون فسون عیسیست + در کف حق بہر داد و بہر زین + قلب مومن
ہست بین اصبعین + ظاہرش چوبی و لیکن پیش او + کون یک لقمہ چو بکشاید گلو + تو مبین اُن فسون عیسی ف حرف و صوتشا

آن ہمین لزہی گریزان گشت موت ‌ تو ہمین زافسون آن انجات لپت ‌ آن نگر کہ مردہ برجست و نشست
تو ہمین مرآن عصا را اصل یافت ‌ آن ہمین کہ بحر اخضر را شگافت ‌ تو ز دوری دیدۂ چتر سیاہ ‌ یک قدم
پا پیش نہ بنگر سیاہ ‌ تو ز دوری می نہ بینی جز کہ گرد ‌ اندکی پیش آ ہمین در گرد مرد ‌ دیدہ را گرد او روشن کند ‌
کوہہا را مردی او بر کند ‌ یعنی تطبیق صدر کہتے ہین کہ یہی آدمی ہے کہ مثل عصای موسی کے ہے اور یہی آدمی ہے
کہ مثل دم عیسی کے دیکھو سی کرامتین عصا سے ظاہر ہوئین اور کیسے مردے دم عیسی سے زندہ ہوے جیسے
عصا حضرت موسی کے ہاتھ مین واسطے داد و زینت کے تھا ایسے ہی دل مومن کا خدا کے کف بین یعنی دیان
انگلیون کے ہے جدہر چاہتا ہے ادہر پھیرتا ہے ظاہر تو عصا ایک چوب ہے لیکن اگر حلق پھیلا دے تو ساری دنیا
اسکے سامنے ایک لقمہ ہے تو اسکو چوب مت جان ایسے ہی افسون عیسی بین حرف و صوت کو مت دیکھے اسکا
دیکھ جس سے موت بھاگ گئی اور اس افسون کے نیچے آہستہ آہستہ مت دیکھ اسکو دیکھ جس سے مردہ اٹھ کے
بیٹھ گیا تو یہ مت دیکھ کہ عصا کو حضرت موسی نے حضرت شعیب سے سہل پا لیا تھا تو یہ دیکھ کہ بحر اخضر کو اسنے
کیسا پھاڑ دیا تھا تو نے دوری سے آدمی کا چتر سیاہ یعنے آب و گل دیکھ لیا ہے ایک قدم ہی پانون آگے
بڑھا پھر دیکھ کیسی سیاہ اسکے ساتھ ہے تو دوری کے سبب سے سوا گرد کے کچھ نہین دیکھتا ذرا آگے بڑھ تو ایسی
گرد مین تجھکو مرد نظر آئے اور وہ مرد کہ جسکی گرد آنکھون کو روشن کرے اور پہاڑون کو اپنی ہمت و قوت سے اکھیڑ دے

تفسیر قولہ تعالی یا جبال اوبی معہ والطیر ای پہاڑو رجوع کرو داؤد کیطرف اسکی راہ مین اور اسکے کلام مین اور ای طائرو رجوع کرو

قولہ چون در آمد موسی از اقصای دشت ‌ کوہ طور از مقدمش رقاص گشت ‌ روی داؤد از فرش تابان
شدہ ‌ کوہہا اندر پیش نالان شدہ ‌ کوہ با داؤد گشتہ ہمرہی ‌ ہر دو مطرب مست در عشق شہی ‌ یا جبال
اوبی امر آمدہ ‌ ہر دو ہم آواز ہم پردہ شدہ ‌ گفت داؤدا تو ہجرت دیدہ ‌ بہر من از ہمرہان ببریدہ ‌
ای غریب فرد بی مونس شدہ ‌ آتش شوق از دلت شعلہ زدہ ‌ مطربان خواہی و قوال و ندیم ‌ کوہہا را
پیشت آرد آن قدیم ‌ تا کہ قوالی و سرنائی کنند ‌ تا بپیشت بادہ پیمائی کنند ‌ تا بدانی نالہ چون کہسار ہست
بی لب و دندان ولی را نالہ ہاست ‌ نغمۂ اجزای آن صافی جسد ‌ ہر نفس در گوش حسش میرسد ‌ ہمنشینان
نشنوند او بشنود ‌ ای خنک جان کو بغیبش بگرود ‌ بنگرد در نفس خود صد گفتگو ‌ ہمنشین او نبرد و ہیچ بو
صد سوال و صد جواب اندر دلت ‌ میرسد از لا مکان تا منزلت ‌ یعنی جب حضرت موسی اطراف دشت
ایمن سے داخل ہوے تو ایسے ذوق و شوق سے آئے کہ کوہ طور بھی انکے شوق کی تاثیر سے ناچنے لگا
اور یہ وہی آنا ہے جو وعدہ دیدار پر گئے تھے ایسے ہی صورت داؤد کی جب انکی فرد زیبائی سے

پر جوش ہوئی اور و لولہ عشق کا جوش زن ہوا تو پہاڑ انکے سبب سے نالان ہوے اور انکے ہمراہ ہیئے
انکے اور پہاڑون کے ایک راہ تھی اور راہیہان اس معنی مین ہی جو گانے والے ابتدا مین بطور آہنگ
شروع کرتے ہین اور یہ دونون مطرب ایک ہی بادشاہ کے عشق مین مست تھے ایہا یا جبال اوبی کا
امر ہوا آیا یہ دونون ہم آواز وہم پردہ ہوے معنی آیت کے سرخی مین سطور ہوے لفظ پردہ بھی بمعانے
راگ کے ہی اور کہا ای داؤد تو ہجرت دیدہ ہی اور میرے واسطے ہمراہون سے جدا ہوا ہی ای غریب تنہا
بے مونس شدہ آگ میرے شوق کی تیرے ولمے شعلے اٹھا رہی ہی تو مطرب اور قوال وندیم چاہتا ہی اسلیے
وہ قدیم پہاڑون کو تیرے سامنے لاتا ہی تاکہ تیرے سامنے کام قوال و سرنا بجانے والے کا کرین اور
بادہ پیمائی دکھائین یعنے تجھکو اپنی مستی جتائین تو تو جانے کہ پہاڑ کو جو نالہ درد عشق سے ہی ایسے ہی
بے لب و دندان کے ولی حق کو نالے ہین کہ اس صافی جسد کے اجزا سے نغمے پیدا ہو کے ہر رات
اُسکے گوش حس مین پہونچتے ہین رات کی قید اس نظر سے ہی کہ عاشق کو رات بڑی دشوار ہوتی ہی
کہ وہ نغمے تو سنتا ہی مگر پاس بیٹھے والے نہین سنتے بس کیا خوش وہ جان ہی جو اسکے غیب پر گرویدہ
ہو کہ اپنے نفس مین سیکڑون ایسی گفتگو مین دیکھے جنکی ہمنشین کو بھی نپائے سیکڑون سوال و سیکڑون جواب
تیرے دل مین لامکان سے تیری منزل تک نازل ہون گویا پردہ بندھ جانے

جواب طاعن مثنوی کا اپنے ہی قصور فہم پر

قولہ مثنوی تو نشنودران گوشہا • گر بنزدیک تو آرد گوش را • گیرم آن زاگر تو خودمی نشنوی • چون مثالش
دیدہ چون لغنوی • ای سگ طاعن تو عو عو میکنی • طعن قرآن را برون شو میکنی • این نہ آن شیرست
کز وی جان بری • یا ز پنجہ قہر او ایمان بری • تا قیامت میزند قرآن ندا • کای گروہ جہل را گشتہ فدا •
مر مرا افسانہ می پنداشتید • تخم طعن و کافری میکاشتید • خود بدیدید ای خسیسان زمن • کہ شما بودید افسانہ زمن
تا بدیدا می کہ طعنہ میزدید • کہ شما فانی و افسانہ بدید • من کلام حقم و قائم بذات • قوت جان جان و نہ قوتی
زکات • نور خورشیدم فتادہ بر شما • لیک از خورشید نا گشتہ جدا • نک منم ینبوع آن آب حیات • تا رہانم
عاشقان را از ممات • گر چنان گند آز تان نگیختی • جرعہ بر گورتان حق ریختی • می نگیرم گفت و پند آن حکیم •
دل نگردانم ز ہر قولی سقیم • تا بیابد در من ازادو دما • فارغ آیم من ز ہر طعنی جدا • آنکہ فرمودست او زانجہ
خطاب • کرہ و مادر ہمیخور و ند آب • المعنی اوپر جو کہا ہی سیکڑون سوال وجواب لامکان سے تجھ پر نازل ہونگے
وہ ایسے ہین کہ تو تو سنیگا لیکن اور گوش انکو نہین سنینگے چاہے کتنے ہی کان تجھ سے لگا دین اچھا ہینے
مانا کہ تو خود نہین سنتا جب مثال اسکی دیکھی کہ پہاڑ نالان وہم آواز ہوے تو پھر کیون نہین سوتا اور خاموش

ہوتا ہی سنگ طاعن تو تیغ بھونسے جاتا ہی اور طعن قرآن کی منھ سے نکالے جاتا ہی تیغین بتا نا لیکہ یہ بھی تغیر
نہین ہو کہ جس سے تو جان بچالے یا اُسکے قہر کے پنجہ سے ایمان بچالے اور اصل یہی وہ چیز ہی یا یہ تو سہل
ہے جان قیامت تک یہ قرآن ندا کریگا کہ اے گروہ جہل کے خدا گشتہ تم مجھکو قصہ کہانی جانتے رہے اور
تخم طعن و کافری کا بوتے رہے تمنے اے ناچیز و زمانہ کے خود دیکھ لیا کہ تم ہی افسانہ زمانہ کے تھے نہ مین
اور اے طاعنو تمنے دیکھ لیا کہ تم ہی فانی اور افسانہ تھے مین تو کلام حق کا ہون اور بذات خود قائم اور
قوت جان کی جان کا نہ وہ قوت جو زکات سے ہی مثنے بیچ جس سے اوہر غلہ ہی تین نور آفتاب کا ہون جو
آفتاب کیطرح تمپر شیا ہون لیکن خورشید سے جدا نہین ہون دیکھو مین اُس آب حیات کا ایک چشمہ ہون تا اپنے
عاشقون کی حیات بخشی کرون اور ممات سے بچاؤن تمنے تو بدبو حرص کی اُٹھا رکھی ہی اگر ایسی بدبو نہ اُٹھاتے
تو ایک جرعہ حق تعالی ہی تمھاری گور پر ڈال دیتا جیسے امراء نوشی کے وقت جرعہ زمین پر ڈالدیتے ہین
یعنی اُس حکیم کے قول و نصیحت کو نہین مانتا اور اپنے دل کو ہر قول سقیم و روگی سے نہین پھیرتا بدلتا
اسکا اشارہ طرف مصود ذہنی کے ہی تو میرا درد اس سے دوا پائے اور مین اُسکی ہر طعن جدا سے نجات پاجاؤن
یہ نہین ہوگا تو یہ بھی تجھے معلوم ہی جو مادر گرہ نے کرہ سے خطاب کرکے کہا ہی پانی پینے کے وقت مین جو
دونون پیتے تھے الخلاف شرح مین ز آن کوزا اور نہ من کوزمن بدیدہ کہ بدیدی تا قوت کرتا قوت

تاکہ یکتا ان گزنان سے نگیرم کو سے نگیرم

مثل لانا بچھیرے کرہ مین پانی پینے سے

قولہ می شخولیدند ہر دم آن نفر بہر اسپان کہ ہلا بین آب خورد آن شخولیدن بکرہ میرسید سر ہمی برداشت
وز خور میرمید مادرش پرسید کای کرہ چرا دمی رمی ہر ساعتی زین استقا گفت کرہ می شخولند آن گروہ
از نفاق بانگ شان دارم شکوہ پس دلم می لرزد انجا میرود زان نفاق نعرہ خوفم میرسد گفت
مادر تا جہان بودست این کارافزایان بدند اندر زمین ہین تو کار خویش کن ای ارجمند زود کہ
ایشان ریش خود برکنند وقت تنگ و میرود آب فراخ پیش ازان کز ہجر گردی شاخ شاخ شہر
کاریزیست پر آب حیات آب کش تابر دمد از تو نبات آب خضر از جوی نطق اولیا میخوریم ای تشنہ
غافل بیا گرنہ بینی آب کورانہ بفن سوی جو آور سبو در جوی زن چون گران بینی شوی تو مستدل
دست از تقلید خشک آنگاہ دل یعنی شخولیدن تر مردن و فریاد کردن ہلا کلمہ تنبیہ مستدل لیل جو بنیا
فرماتے ہین وہ نقل کرہ اور مادر کی یہ ہی کہ اونٹ لوگ گھوڑون کو پانی پلاتے وقت للکارتے تھے کہ خبردار
ہو اس آبخور سے آبخور جگہ پانی پینے کی وہ للکار ایک کرہ کو پہونچتی تھی بار بار سر اُٹھاتا اور بھاگتا تھا

اسکی ماں نے پوچھا کہ ای کرہ تو کیوں بھاگتا ہی اور پانی ایک سو ہو کے نہیں پیتا کرہ نے کہا وہ گروہ جو لاکا
ہیں انکی آواز نفاق سے مجھکو ہیبت ہوتی ہی میرا دل کانپ جاتا ہی اور ٹھکانے نہیں رہتا اور اس
نفاق کے نعرہ سے مجھکو خوف آتا ہی ماں نے کہا ای نادان جب سے یہ جہان ہوا ہی ایسے فضول لوگ
جہان میں ہوتے ہی چلے آئے ہیں خبردار ہو ای ارجمند تو اپنا کام کر جا انکو اپنی ڈاڑھی کھسوٹنے دے
وقت تنگ ہی اور آب فراخ ریلہ کا نکلا جاتا ہی تو اس سے قبل اپنا کام کر کہ اسکی جدائی سے شاخ شاخ
ہو یہ شہر یعنی دنیا شہر کاریز پر آب حیات کا ہی تو اس سے پانی نکال تا روئیدگی تیری خوب نشو و نما
پائے کاریز آبجو سے زیر زمین آیندہ شعر اسکی تفسیر کہ نطق اولیا کی ایک نہر ہی لبالب آب حیات سے
بس ہم تو اُسیکا پانی پیتے ہیں ای تشنہ غافل تو بھی آ اگر تو اندھوں کے مثل پانی نہیں دیکھتا تو اپنا
گھڑا نہر کے پاس لا اور نہر میں ڈال پھر جو اسکو بھاری پائے تو تو مستدل ہو گیا دلیل سمجھکر بلکی اور تقلید
شک سے دل تیرا خلاص ہو گیا اختلاف از نفاق کو ز اتفاق شرح میں لکھا ہی **قولہ** جو فرو بر مشک آب اندیش را
تا گران بینی تو مشک خویش را + گرنہ بیند کور آب جو عیان + لیک بیند چون سبو گردد گران + کہ زجو اندر سبو
آبی برفت + کاین سبک بود و گران شد زاب زفت + زانکہ ہر بادی مرا در می ربود + بادمی زبا یدم ثقلم فزود +
مر سلیمان را را باید ہر ہوا + زانکہ نبود شان گرانی قوی کشتی بی لنگر آمد مرد شر + کہ ز باد کژ نیابد او حذر
لنگر عقلست عاقل را امان + لنگرے دریوزہ کن از عاقلان + از مددہای خرد چون در ربود + از خزینہ
در آن دریای جود + زینچنین امداد دل پُر فن بود + بجہد از دل چشم ہم روشن شود + زانکہ نور از دل برین
دیدہ نشست + تا چو دل شد دیدہ تو عاطل ست + دل چو بر انوار عقل پر زد بزان نفیسے ہم بدو دیدہ رسد
پس بدان کاب مبارک ز آسمان + وحی دلہا باشد و صدق بیان + ما چو آن کرہ ہم آب جو خوریم + سوے
آن وسواس طاعن ننگریم + پیروی پیغمبران رہ سپر + طعنۂ خلقان ہمہ بادی شمر + آنکسان او ندان کرہ
طی کردہ اند + گوش وا بانگ سگان کی کردہ اند + المعنی تو اپنی مشک آب اندیش کو نہر میں ڈبودے
تو مشک کو گران دیکھے نہر پر مشک باطن اگر اندھا آب نہر کا عیان نہیں دیکھتا جب تو جانیگا
کہ اپنا سبو بھاری پائیگا کہ آخر اس نہر ہی سے پانی گھڑے میں گیا ہو کہ یہ سبک تھا اب بہت گران
ہو گیا اور جانیگا کہ پہلے تو ہر ہوا مجھکو اُڑاتی رہتی تھی یعنے باد خواہش نفسانی اب جو نہیں اُڑا سکتی
تو معلوم ہوتا ہی کچھ بوجھ مجھ میں بڑھ گیا اور جو سلیمان کو ہر ہوا اُڑاتی تھی یہ سبب تھا کہ انمیں گرانی قوی
کی نہ تھی وہ سب سے پاک ہو گئے تھے جو کوئی مرد شر کا ہی ایسا ہی جیسے بے لنگر کی کشتی کہ اسکو ہر وقت
باد مخالف سے خوف ہی اور لنگر گیا ہی عقل عاقل کی جو مرد کامل ہی کہ وہ لنگر باعث امان ہی پس تو

عاقلون سے اس لنگر کی بھیک مانگ اور حاصل کر اسواسطے کہ جب خرد کی مدد ون سے تو نے اُس دریاے جود کے خزانہ دُرسے دُرحاصل کیے تو ایسے ... ون ہے دل پُرفن ہوتا ہو اور دل سے تڑپ کے آنکھ مین پہونچتے ہین آنکھ روشن ہوجاتی ہو سب کچھ سو جھنے لگتا ہو فن بفتح و تشدید نون حال و گونہ و نوع از ہر چیز و ہنر اور آنکھین اس سبب سے روشن ہوجاتی ہین کہ وہ نور دل سے آنکھ مین پہونچا ہو ورنہ دل بیکار ہوتا ہو تو آنکھین بھی بیکار رہوتی ہین جب تو نے دل کو انوار عقل پر پر لگایا تو اُسی سے تیری دونون آنکھون کو بھی نور پہونچا بس جان لے کہ یہ آب مبارک جو آسمان سے نازل ہوا ہو وحی دلون کی ہو اور صدق بیان ہو لاریب فیہ ونزلنا من السماء ماء مبارکا نازل کیا ہمنے آسمان سے مار مبارک لاجرم ہم جو شل اُس کرشک آبجو پیتے ہین تو چاہیے وسواس طاعن پر نظر نہ کرین تو پیروی پیغمبران راہ کی کر مخلوق کے جو طعنے ہین سبکو بیہودہ جان ان خداوندون نے جو یہ راہ طی کی ہو تو انھون نے ان کتون کی آواز پر کب کان لگایا ہو یہ ہمیشہ عف عف کرتے رہے ہین

بقیہ قصہ مہمان مسجد مہمان کش

قولہ باز گو کان پاکباز شیر مرد + اندران مسجد چہ بنمود و چہ کرد + خفتہ در مسجد خود او را خواب کو + مرد غرقہ گشتہ چون خسپد بگو + خواب مرغ و ماہیان باشد ہمی + عاشقان را زیر غرقاب ہمی + نیم شب آوازہا ہولی شنید کایم آیم بر سرت ای مستفید + پنج کرت اینچنین آواز سخت + میرسید و دل ہمیشد بخت بخت + المعنی آب ہم اُس مہمان مسجد مہمان کُش کا ذکر کرنے کو بتنا کر فرضی اپنے نفس نفیس کیطرف مخاطب ہین کہ اس پاکباز شیر مرد کا حال تو کہہ کہ اُسنے اُس مسجد مین کیا دیکھا اور کیا کیا مسجد مین سویا تو لیکن نیند کہان وہ عاشق عشق مین ڈوبا ہوا پھر کیسے سوتا تو ہی بتا کہ مرد غرق گشتہ بھی کہین سوتا ہو عاشقون کے خواب جو غرقاب غم مین ڈوبے ہوتے ہین ایسے ہوتے ہین جیسے مرغ و ماہی کے کہ دم بھر مین سوتے ہین اور دم بھر مین جاگتے ہین غرض جب آدھی رات ہوئی تو اُسنے ایک آواز ہولناک سُنی کہ او مستفید اب تیرے سر پر آتا ہون اور تکرار رہیا تا تک کہ پانچ بار ایسی ہی آواز سخت آتی رہی جس سے دل ٹکڑے

ہوا جاتا تھا الخلاف شرح مین بگو کو نگو ہول کو حول لکھا ہو

تفسیر آیہ واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال والاولاد وعدہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا اس آیت مین خطاب ابلیس کیطرف ہو برانگیختہ کر اُنپر اپنے سوار و پیادے اور شریک ہو اُنکے مال و اولاد مین اور وعدہ کر اُن سے اور نہین وعدہ کرتا ہو اُنسے شیطان مگر فریب کا

قولہ تو کہ عزم دین کنی با اجتہاد + دیو بانگت برزند اندر نہاد + کہ مرو زان سو بیندیش الغوی + کہ اسیر رنج و درویشی شوی

بینوا گردی ز یاران وا بری + خوار گردی و پشیمانی خوری + تو ز بیم بانگ آن دیو لعین + وا گریزی در ضلالت
اندر یقین + که هلا فردا و پس فردا تراست + راه دین پوییم که مهلت پیش ماست + مرگ بینی باز کو از چپ و راست
می‌کشد همسایه را تا بانگ خاست + باز عزم دین کنی از بیم جان + مرده سازی خویشتن را یک زمان + پس سلاح
بر بندی از علم و حکم + که من از خوفی نیارم پای کم + باز بانگی بر زند بر تو ز مکر + که بترس و باز گرد از تیغ فقر + باز بگریزی
ز راه روشنی + آن سلاح علم و دین را افگنی + سالها او را به بانگی بنده + در چنین ظلمت نمد افگنده + هیبت بانگ
شیاطین خلق را + بنده کردست و گرفته حلق را + تا چنان نومید شد جانش ز نور + که روان کافران ز اهل قبور +
آن شکوه بانگ آن ملعون بود + هیبت بانگ خدائی چون بود + هیبت بازست بر کبک نجیب + مر مگس را نیست
زان هیبت نصیب + زانکه نبود باز صیاد مگس + عنکبوتان می مگس گیرند و بس + عنکبوت دیو بر چون تو ذباب +
کر و فر آورده نه بر کبک و عقاب + بانگ دیوان گله‌بان اشقیاست + بانگ سلطان پاسبان اولیاست + تا نیامیزد
این دو بانگ دور + قطره‌ای از بحر خوش با بحر شور + یعنی جسوقت تو ارادہ دین کا کرتا ہی یا اجتہاد یعنے جستجوے
راہ صواب تو شیطان تیری ذات مین لگکے تجھکو آواز کرتا ہی کہ ای بھٹکے گمراہ اس طرف مت جا کہ محنت و
محتاجی مین گرفتار ہو جائیگا مفلسی و بینوائی مین پڑیگا یارون سے جدا ہوگا اور خواری پشیمانی اٹھائیگا
جیسا کہ فرمایا الشیطان یعدکم الفقر شیطان وعدہ کرتا ہی تجھکو فقر کا بس تو یہ آواز اس دیو لعین کی سنکے
ڈرتا ہی اور ضلالت کیطرف دوڑتا ہی یقین سے تجاوز کرتا ہی کہ خیر دیکھ لینگے ابھی تو مہلت ہمکو ہی کچھ آج تھوڑے ہی
مرے جاتے ہین کل ہی پرسون ہی راہ دین مین بھی چل لینگے بعد اس ارادہ کے مرگ کو دیکھا اپنے بائین
کسی ہمسایہ سے کہ وہ اسکو مار رہا ہی حتی کہ وہ مرا اور رونے پیٹنے کی آواز اٹھی اسکو دیکھ کے پھر تو ارادہ
دین کا کرتا ہی اپنی جان کے خوف سے اور اس خیال مین تھوڑی دیر آپ کو مردہ بناتا ہی اور سوچ مین پڑ جاتا ہی
اور ہتھیار علم و حکمت کے باندھکر مستعد ہوتا ہی اور کہتا ہی مین ایسا ڈر گیا ہون کہ اب کسی سے گھٹ کے قدم
نہین رکھونگا پھر وہ مکر کی آواز تجھپر لگاتا ہی کہ اس راہ سے لوٹ فقر تلوار تولے تیرے سر پر کھڑا ہی اس سے
ڈر پھر تو وہ ہتھیار علم و دین کے پھینک پھانک کے راہ روشنی سے بھاگ نکلتا ہی الغرض برسون تو
اسکی بانگ کا بندہ بنا رہتا ہی اور ظلمت ضلالت مین کمل بچھائے پڑا رہتا ہی دیکھو کیسی ہیبت بانگ شیاطین
کی ہی جسنے مخلوق کو بندہ بنایا ہی اور انکا گلا گھونٹا ہی کہ ایسی جان انکی نور سے نا امید ہوگئی جیسے کافرون

کی روح اصحاب قبور سے چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الآخرة
کما یئس الکفار من اصحاب القبور ای ایمان والو مت دوستی کرو اس قوم سے جنپر اللہ کا غضب ہو رہا لیکن
وہ مایوس ہوے آخرت سے جیسے کفار مایوس ہوے اصحاب قبور سے کہ وہ پھر لوٹ کے نہین آئینگے

اب فرماتے ہین ذرا غور تو کر جب اس لعون کی آواز مین ایسی ہیبت و شکوہ ہی تو بانگ خدا کی کیسی کچھ ہیبت و شکوہ ہوگی لیکن ہیبت باز کی کبک نجیب و شریف پر ہوتی ہو مکھی کو اس ہیبت سے کچھ حصہ نہین کبک سے مراد خاصان خدا مکھی عوام الناس ہو واسطے کہ باز شکاری مگس کا نہین مکھیون کو مکڑیان ہی پکڑتی ہین یہان مکڑیان مراد شیاطین سے ہو بس عنکبوت شیطان کی تجھ ہی جیسی مکھی پر کروفر رکھتی ہو نہ کبک پر عقاب ہے لاجرم بانگ شیطانون کی گلہ بان بدنصیبون کی ہو اور بانگ سلطان کی پاسبان اولیا کی اور یہ بانگ سلطان کی اس سبب سے پاسبان اولیا کی ہو کہ بسبب ان دونون آوازون کے کوئی قطرہ بحر خوش کا بحر شور سے نہ ملنے پائے اختلاف شرح مین بازکو کو جسکی اصل کرا وہو بازگو بکاف عجمی لکھا ہو خاست گو خواست

تا بنامیزد کو تا نیامیزد با بحر کو یا بحر

پوچھنا بانگ طلسم کا آدھی رات مین مہمان مسجد کو

قولہ بشنوا کنون قصۂ آن بانگ سخت + کہ نرفت از جا بدان آن نیکبخت + گفت چون ترسم چو ہست آن طبل عید + یا دہل ترسد کہ زخم اورا رسید + ای دہلہای تہی و پرز کوب + قسمتان از عید جون شد زخم چوب + شد قیامت عید و بیدینان دہل + ما چو اہل عید خندان ہمچو گل + بشنوا کنون این دہل چون بانگ زد + دیگ دولتہا چگونہ می پزد + چونکہ بشنود آن دہل آن مرد دید + گفت چون ترسد دلم از طبل عید + گفت با خود ہین ملرزان دل کزین + مردجان بددلان بی الیقین + وقت آن آمد کہ حیدروار من + ملک گیرم یا بپردازم بدن + برجہید و بانگ بر زد کای کیا + حاضرم اینک اگر مردی بیا + در زمان بشکست ز آواز آن طلسم + زر ہمی ریزید ہر سو قسم قسم + ریخت چندان زر کہ ترسید آن لشر + تا بگیرد زر پری راہ در + پر شد آن مسجد زر ہر جایگاہ + مرد حیران شد ز تقدیر اِلٰہ + بعد ازان برخاست آن شیر عنید + تا سحرگہ زر بہ بیرون میکشید + دفن میکرد و ہمی آمد بزر + با جوال و توبرہ بار دگر + گنجہا بنہاد آن جانباز ازان + کوری و ترسانی واپس خزان + المعنی قسم بالکسر بہرہ بخش فرماتے ہین کہ وہ آواز سخت جو جی آیم کی آئی تھی اسکا قصہ سن کہ وہ مہمان اسکو سنکے بیجا اس واردہ جا رفتہ نہین ہوا اور کہا مین اس سے کیون ڈرون یہ تو طبل عید ہو جو ڈرے وہ ڈہرے یا دہل ڈرے کہ وہ زخم چوب کی کھاتا ہو آیندہ مقولے مولانا رحہ کے ہین کہ اے خالی ڈھولو اور خالی ایسے کوٹ پیٹ سے بھرے ہوے کیا سبب ہو کہ عید سے تمھارے حصہ مین یہ کوٹ پیٹ کیون ہوئی اور زخم چوب کے کیسے تمھارے بخش ہوے ایسا ہی حال قیامت اور بیدینون کا ہو کہ قیامت عید ہو بیدین ڈہل کے کھنے پٹنے والے اور ہم ایسے جیسے اہل عید گل سے خرم و خندان اب سن اس ڈہل نے جو آواز کی ہو اس آواز مین دیکھ تو ہانڈی آتش دولت کی کیسی پکتی ہو دولتہا مین با بمعنی آش کے ہو بس جب وہ بر

اُس سوجھ بوجھ والے آدمی نے سُنا کہا میرا دل جاہل عید سے کیون ڈرے اپنے دل مین کہا خبردار لرزان مست ہو
دل پکڑا ہو جاتا دل والو با یقین کے جان نہین مرتی بد دلون بے یقین کی مرتی ہی اب وہ وقت ہی کہ جیدی
کرون یا تو ملک لون یا بدن کو جان سے خالی کرون بس یہ بات دل مین ٹھان کے اُٹھ بیٹھا اور للکار کے
کہا کہ ای کیا خداوندگار ہے مین حاضر ہون آجا می آیم می آیم کیا کر رہا ہی یہ کہتے ہی فوراً آواز سے وہ طلسم
ٹوٹ گیا اور زر قسم کا ہر طرف سے بٹنے لگا حتی کہ یہ شخص اس زر ریزی سے ڈرا کہ ایسا بہت سا زر لیکے
کیسے راہ چلونگا کون اسکو اُٹھائیگا الغرض وہ مسجد ہر جگہ زر سے بھر گئی یہ تقدیر الٰہی سے حیران تھا بعد اسکے
وہ شیر عید ای ستیزندہ اُٹھا او صبح تک زر باہر کو ڈھوتا رہا دفن کر دیتا تھا اور پھر زر کے پاس آتا تھا گون
اور توبرہ لیکے بار بار دیکھو اُس جانباز نے جو جانبازی کی خزانے رکھے اُن پیچھے گھسنے والون نامردونکی کوری
ترسانی سے کہ وہ ڈراتے ہی رہے اس بہادر نے ڈر مین گھر بناکے یہ زر پایا **الخلاف** شرح مین بجای
یا دل کے ناتھی کے بعد واو عطف ندار دقسم تان کو تستان مرکب کرکے کہ بڑا دھوکا دیتا ہی خزان کو
خزان لکھا ہی **قوله** این زر ظاہر بخاطر آمدست + در دل ہر کور دون زر پرست + کودکان اسفالہا اشکنند
نام زر بنہند و در دامن کنند + اندران بازی چو گوئی نام زر + آن کند در خاطر کودک گذر + بین زر مضروب
ضرب ایزدی + کو نگردد کاسد آمد سرمدی + آن زری کین زر ازان زر تاب یافت + گوہر و تابندگی و
آب یافت + آن زری کہ دل ازو گردد غنی + غالب آمد بر قمر در روشنی + شمع بود آن مسجد و پروانہ او +
خویشتن انداخت آن پروانہ خو + سوخت پرش را ولیکن ساختش + بس مبارک آمد آن انداختش +
ہمچو موسی بود آن مسعود بخت + کاتشی دید او بسوی آن درخت + چون عنایتہا بر و موفور بود + نار می پنداشت
آن خود نور بود + مرد حق را چون بہ بینی ای پسر + تو گمان داری برو نار بشر + تو ز خودی آئی وا و در توا ست +
نار و خار و ظن و باطل زان سو ہست + **یعنی** اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ یہ زر ظاہر جو خاطر مین بجر
دون زر پرست کے سمایا ہوا ہی یہ ایسا ہی جیسے لڑکے ٹھیکریان توڑ کے گٹیونکے روپیے پیسے بناتے ہین اور
انکو زر کیطرح دامن مین بھرتے ہین اُس بازی مین اُنکی جب تو نام زر کا لیگا تو وہی گٹیان اُنکی خاطر مین
گذرینگی مگر وہ بیکار ونکمی بس تجھکو لازم ہی کہ ان گٹیون کو چھوڑ اور جس زر پر سکہ ایزدی لگا ہوا ہی اُسکو دیکھ
اُنکی طرف رجوع مت کر کہ وہ مضروب ایزدی کاسد نہین ہی اور سرمدی ہی یعنے ہمیشہ اور یہ چند روز پھر تو
اسکو سمجھیگا کہ بیشک وہ زر سیر سے حق تھی گٹیان تھا اور وہ ایسا زر ہی جیسے زر نے اس زر سے چمک
پائی ہی اور حاصل تابندگی اور آب حاصل کی ہی اور ایسا زر ہی جس سے دل غنی ہوتا ہی غنا کی صفت آتی
ہی اور ایسا روشن کہ روشنی اُسکی چاند پر غالب خیال کر وہ مسجد اُس مہمان کے حق مین ایسی تھی جیسے

شمع اور جہان پروانہ اسکا جس میں پروانہ ہو نے آپ کو اس شمع پر ڈال دیا اور جلا دیا اسکے بعد اس کی طرح
شمع کے جلانے سے اپنی کیفیت سے اسکو بہت ڈرایا اور جھکایا اسکے سبب اور ان سے جدا ہوا الفت کی
اور آپ کو اس شمع پر ڈال ہی دیا پھر وہ ڈال دینا دیکھا کیسا مبارک ہوا آپ نے موسیٰ کو درخت سے تجلی ہوتا
شجر طور کی طرف آگ دیکھی جو کہ تھا حقیقت میں خدا کی تجلی بہت تھیں آگ کہتے وہ نور تھا ایسے ہی یہ درخت تھا کہ
جسکی کیا کیفیت تھی اور کیسی آگ کے ساتھ ظہور میں آئی اور اس نور کو آگ جاننا حضرت موسیٰ کا قرآن سے ظاہر ہے اذ
رأی نارا فقال لاہلہ امکثوا انی آنست نارا جس وقت دیکھا موسیٰ نے آگ کو اپنی بی بی سے کہا تم یہاں ٹھہرو بیشک میں نے
آگ کو دیکھا قولہ او تو ای پسر مرد حق کو کیسے دیکھے تو اے پسر کان نار بشر کا رکھے ہوئے ہو پھر نور کیونکر دیکھے سکو
سو سمجھے نار بشر مراد اوصاف بشریہ سے ہو تو اپنی خودی کے ساتھ اسکی طرف آتا ہو اور جاتا ہو کہ یہ نہیں جانتا
اور وہ تجھ میں گھسا ہوا ہو تیرا نار و خار اور ظن و باطل جو کچھ ہو سب خودی کی طرف سے ہو الخلاف شرح میں
بل ندر فروب لکھا ہی میری دانست میں بل کی جگہ میں غروب کی جگہ مغروب ہو قولہ او درخت موسیٰ شمع ضیا
نور خوان نارش مخوان ای بیادل فطام اینجہان ناری نبود سالکان رفتند آن خود نور بود پس بدانکہ شمع دین
بر میشود این ہمچون دیگر آتشہا بود این نماید نور و سوزد یار را ان بصورت نار گل زد ورا این چو سازندہ
ولی سوزندہ وان گہ وصلت دل افروزندہ بشکل شعلہ نور پاک سازوار حاضران را نور و دوران را چو نار
حاضران از غائبان خوشحال تر غائبان را نیست توفیق خبر این سخن را نیست پایانی پدید گو حدیث عاشق و
صدر مجید المعنی درخت موسیٰ اور شجر کلیم ایک ہی بات ہو وہی درخت جس پر تجلی انہوں نے دیکھی تھی فطام
بکسر شیر بچہ کا بند کرنا فرماتے ہیں وہ مرد حق درخت موسیٰ کا ہو نور حق سے بھرا ہوا اور شمع ضیا بس تو اسکو
نور کہہ نار مت کہہ بارے اور یہ تو جانا کہ فطام اس جہان کا معنے شیر خوارگی اور لذتیں اسکی چھوڑنا نار
ہی یا نہیں اور جب سالکان راہ خدا کے اس میں چلے تو وہ نار نور تھی نار وہ تھی پھر اس بات کو جان کہ
جب شمع دین کی روشن ہوتی ہو تو وہ مثل اور آتشوں کے نہیں ہوتی یہ آتش علوم تو نور ہوتی ہو لیکن اپنے
یار کو جلاتی ہو اور وہ زوار کیواسطے مثل نار گل کے ہو خوش آیندہ یہ آگ جو سازندہ ہے معنے کام بنانے والی ہو
تو سوزندہ بھی ہو اور وہ وقت وصال معشوق کے دل روشن کرنے والی آگ ایسے ہی وہ نور پاک جو بشکل شعلہ کے
سازوار ہو حاضروں کے لیے نور اور دوروں کے لیے نار ہو حاضر غائبوں سے خوشحال تر ہیں غائبوں کو
اس سے خبر ہونے کی توفیق ہی نہیں دی ہو آپ وہی حصر ہو کہ اس سخن کی تو پایان پدید نہیں تو حدیث
عاشق اور صدر مجید کی کہہ

ملاقات عاشق با صدر جہان

قوله آن بخاری نیز خود بر شمع زد + گشته بود آن عشقش آسان آن کبد + آه سوزانش سوی گردون شده + در دل
صدر جهان مهر آمده + گفت با خود در سحرگه کای احد + حال آن آواره ما چون بود + او گناهی کرد و ما دیدیم لیک +
رحمت ما را نمیدانست نیک + خاطر مجرم ز ما ترسان شود + لیک صد امید در ترسش بود + من بترسانم وقیح یاوه را +
وانکه ترسد من چه ترسانم ورا + بهر دیگ سرد آذر میرود + نی بدان کز جوششش از سر رود + ایمنان را من بترسانم
بحلم + خائفان را ترس بردارم ز حلم + پاره دوزم پاره بر موضع نهم + هر کسی را شربت اندر خور دهم + هست سر مرد
چون بیخ درخت + زان بروید برگهاش از چوب سخت + یعنی کہ بسختی و آزار آس بخاری نے بھی آپ کو
شمع پر ڈالا یعنے اپنے معشوق کے پاس ایسا گیا جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہو کہ جلنے مرنے کی پروا نہین کرتا
اسیر بھی بسبب عشق کے وہ سختی و رنج آسان ہو گیا تھا آہین جو رات دن مارتا تھا نتیجہ اُسکے ایک وہ دردناک
اُسکی آسمان پر پہونچی کہ صدر جہان کے دل مین اُسکی محبت پیدا ہوئی چنانچہ ایک دن صبح کو اپنے دل مین
کہا کہ اے خدا واحد وہ جو آوارہ ہمارا تھا نہ معلوم اُسکا کیا حال ہوا اُسنے گناہ کیا ہمنے دیکھا لیکن ہماری
رحمت کو خوب نہین جانا کہ کیسی بڑی ہے اپنے گناہ کو بڑا جان کے آوارہ ہوا مجرم کا دل تو ہمسے ترسان
ہوتا ہے لیکن اُس ترس مین سیکڑون امیدین ہین مین بیشرم بیہودہ کو ڈراتا ہون اور جو مجھسے ڈرتا ہے
اُسکو کیا ڈراؤنگا اسلیے کہ جب ہانڈی ٹھنڈی ہوتی ہے تو اُسکے گرم کرنے کو آگ جاتی ہے نہ اُسکے لیے جو
ابل ابل کے ہانڈی سے باہر نکل رہی ہے جو لوگ امین ہین کہ اُنسے مفسدہ کا خوف نہین اُنکو غصہ سے
ڈراتا ہون اور جو ڈرتے ہین اُنکے ڈر کو حلم سے مٹاتا ہون مین پارہ دوز ہون پارہ پارہ کے ٹھکانے
لگاتا ہون اور ہر کسیکو شربت اُسکے لائق دیتا ہون آدمی کا بھید مثل بیخ درخت کے ہے کہ مناسب بیخ کے پتے
شاخ سے کہ وہ ایک چوب سخت ہے نکلتے ہین اچھی جڑ سے اچھے پتے بری سے برے **الخلاف** شرح مین
خاطر کو خاطر مر **قوله** در خور آن بیخ رسته برگها + در درخت و در نفوس و در نهی + بر فلک برهاست ز اشجار وفا +
اصلها ثابت و فرعه فی السما + چون برست از عشق زیر آسمان + چون نروید در دل صدر جهان + موج میزد در
دلش عفو گنه + که ز هر دل تا دل آمد روزنه + که ندل تا دل یقین روزن بود + نی جدا و دور چون دو تن بود +
متصل نبود سفال دو چراغ + نورشان ممزوج باشد در مساغ + هیچ عاشق خود نباشد وصل جو + که نه معشوقش بود
جویای او + لیک عشق عاشقان تن زه کند + عشق معشوقان خوش و فربه کند + چون درین دل برق مهر دوست
جست + اندران دل دوستی میدان که هست + در دل تو مهر حق چون شد دو تو + هست حق را بیگمانی مهر تو +
هیچ بانگ کف زدن آید بدر + از یکی دست تو بی دست دگر + تشنه می نالد که کو آب گوار + آب هم نالد که کو آن
آب خوار + جذب آبست این عطش در جان ما + ما از آن او و او هم آن ما + حکمت حق در قضا و در قدر +

کرده ما را عاشقان یکدگر ۵ جملہ اجزای جہان زان حکم پیش ۵ جفت جفت و عاشقان جفت خویش ۵ هست
هر جزوی ز عالم جفت خواه ۵ راست همچون کهربا و برگ کاه ۵ آسمان گوید زمین را مرحبا ۵ با توام چون آهن و
آهن ربا ۵ آسمان مرد و زمین زن در خرد ۵ هرچه آن انداخت این می پرورد ۵ چون نماند گرمیش بفرستد او ۵
چون نماند تریش و نم بدهد او ۵ برج خاکی جزو ارضی را مدد ۵ برج آبی تریش اندر دمد ۵ معنی یعنی بعضم عقلہا و خردہا
مساغ نقیح جای روان شدن چیزی و روانی آب را سی جڑ کے لائق پتے جتنے ہین درخت اور نفوس اور عقول
مین یعنے ذاتون اور عقلون مین کہ وہ برگ اعمال و افعال ہین پس جو اشجار و فلک کے ہین اُنسے آسمان پر پہل
ہین کہ انکی اصل بیان جمی ہو اور فرع آسمان پر کما قال اللہ تعالے مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا
فی السماء تؤتی اکلہا کل حین باذن ربہا مثل کلمہ طیب کی مثل شجر طیب کے ہو کہ جڑ اسکی خاک مین ہو اور فرع اسکی
آسمان پر دیتا ہو میوہ اپنا اپنے رب کے اذن سے جب عشق کا درخت نیچے آسمان کے جا ہو تو صدر جہان کے
دل مین کیسے نہ جمے چنانچہ اُسکے دل مین ہیچ عفو گناہ کی اُٹھتی تھی کسواسطے کہ ایک دل سے دوسرے
دل تک روزن ہو پھر فرماتے ہین کہ دل سے دل تک یقیناً روزن ہوتا ہو نہ ایسا کہ جدا اور دور ہو
جیسے دو تن کہ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین مثلاً دو چراغ جدا جدا اپنے سفال مین جلتے ہون لیکن نور دونو
ممزوج و آمیختہ ہوتا ہو جدا جدا نہین ہوتا کوئی عاشق طالب وصل کا نہین ہوتا جب تک کہ معشوق اُسکا
طالب نہو ضرور اُسکو بھی طلب اسکی ہوتی ہو لیکن یہ بات ہو کہ عشق عاشقون کے تن کو زہ یعنے کمان
بناتا ہو جو مراد لاغر و خمیدہ ہونے سے ہو ذکر زہ سے جو جزو کمان ہو ارادہ کل کا ہو اور معشوقون کو عشق
خوش و فربہ کرتا ہو اگر کسی کے دل مین کسیکی محبت مثل برق کے کودتی ہو تو جانے رہو کہ اُسکے دل مین بھی
اُسکی دوستی ہو ایسے ہی تیرے دل مین جب محبت حق کی دو توا ہو دوہری خوب مضبوط ہو جاتی ہو تو گویا
حق کو بھی محبت تیری ہو جاتی ہو تونے کبھی بھی دیکھا کہ ایک ہاتھ سے آواز تالی بجانے کی نکلی ہو بغیر
دوسرے ہاتھ کے جیسے مثل مشہور ہو کہ تالی دونون ہاتھ سے بجتی ہو پیاسا چلاتا ہو کہ آب گوار کہان ہو اور
پانی چلاتا ہو کہ وہ آبخوار کہان ہو یہ پیاس جو ہماری جان مین پیدا ہوئی ہو یہ کشش اسی پانی کی ہو بس
ہم اُسکی ملک ہین وہ ہمارا ملک ہو اور یہ حکمت حق کی ہو جو قضا و قدر سے جاری ہوئی کہ ہمکو عاشق ایک
دوسرے کا کر دیا ہو جملہ اجزا جہان کے قبل اس حکم سے جو نسبت خلقت اجزا کے جاری ہوا ہو جفت جفت
ہین اور ہر ایک جفت عاشق اپنے جفت کا ہو جیسا کہ فرمایا و من کل شیٔ خلقنا زوجین ہر شی سے پیدا کیے
ہین ہمنے دو جفت یعنے ہر جفت عالم سے اپنے جفت کا خواہان ہو اور یہ ٹھیک بات ہو دیکھو کہربا و کاہ کو
کہ اسکو کھینچتا ہو آسمان زمین سے کہتا ہو مرحبا کہ ہم تو دونون مثل آہن و آہن ربا کے ہین آہن ربا سنگ

مقناطیس کیا آہن کو جذب کرتا ہی اور حکما کے نزدیک زمین و آسمان کشش باہمی سے ایک دوسرے کو کھینچے ہوے
ہین آسمان گویا مرد ہی اور زمین مثل عورت کے جو کچھ آسمان اسپر ڈالتا ہی یہ اُسکو بچون کی طرح پالتی ہی اگر اسمین گرمی
نہین رہتی تو آسمان گرمی بھیجتا ہی اور جو تری نہین رہتی تو پانی بھیجتا ہی چنانچہ بروج خاکی جو ثور و سنبلہ او رجدی
ہین اسکے اجزاے ارضی کی مدد ہین اور بروج آبی جو سرطان اور عقرب و حوت ہین اُسکو تری پہونچاتے ہین
اختلاف شرح مین اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء پورا مصرع مین لکھدیا ہی جس سے وہ موزون نہین ہوتا میرے
نزدیک فرعہا فرع ہونا چاہیے بدون ضمیر کے اور تیر کو زیر لکھا ہی **قولہ** ہر جہادی ابر سوی وی برد • تا بخارات
وخم را برد • ہر برج آتش گرمی خورشید ازو • ہمچو تابہ سرخ ز آتش پشت و رو • ہست سرگردان فلک اندر زمن • ہمچو
مردان گرد مکسب بہر زن • وین زمین کدبانوییہا میکند • بر ولادات و رضاعت می تند • پس زمین و چرخ را دان
ہوشمند • چونکہ کار ہوشمندان میکنند • گر نہ از ہم این دو دلبر می مزند • پس چرا چون جفت در ہم میخزند • بی زمین کی
گل بروید وارغوان • پس چہ زاید ز آب و تاب آسمان • بہر آن میلست در مادہ بنر • تا بود تکمیل کار ہمدگر • میل
اندر مرد و زن حق زان نہاد • تا بقا یابد جہان زین اتحاد • میل ہر جزوی بجزوی ہم نہد • ز اتحاد ہر دو تولیدی جہد •
شب چنین با روز اندر اعتناق • مختلف در صورت اما اتفاق • روز و شب ظاہر دو ضد و دشمنند • لیک ہر دو
یک حقیقت می تنند • ہر یکی خواہان دگر را ہمچو خویش • از پی تکمیل کار و فعل خویش • زانکہ بی شب دخل نبود
طبع را • پس چہ اندر خرج آرد روزہا • **یعنی** ہر جہادی کو ابر طرف اُسکے یعنے آسمان کے لیجاتا ہی تا بخارات
ناگوار و ناساز کو بہاڑ کے صاف کر دے کسواسطے کہ بخارات کے ساتھ اکثر اجزاے ارضی بھی مثل اُسکے اڑ جاتے ہین
مثل لکڑیون کنکریون وغیرہ کے اور جو بروج آتشی ہین حمل اسد قوس اُنسے گرمی خورشید کی ہی جو تابہ کی طرح
پشت و رو اُسکی گرمی سے سرخ ہو رہی ہی یہ آسمان اس زمانہ مین ایسا سرگردان پھرتا ہی جیسے مرد کمائی کے لیے
عورت کے واسطے کمائی کی جگہون مین پھرتا ہی اور یہ زمین عورتون کے مثل خانہ داری کرتی ہی اور ولادت
و رضاعت مین کوشش کرتی ہی جیسے عورتین کوشش کرتی ہین پس زمین و آسمان بڑے ہوشمند ہین اسواسطے
کہ کام ہوشمندون کا کر رہے ہین اگر یہ دونون دلبر ایک دوسرے سے فائدہ نہین چوستے تو جفت کے
مثل ایک دوسرے مین کیسے گھسے ہوے ہین کہتے ہین کہ نصف آسمان مرئی ہی جو اوپر معلوم ہوتا ہی ایسے ہی
نصف نیچے ہی اور بیچ مین اسکے زمین ہی بس باہم گھسا ہونا انکا ظاہر ہی بے زمین کے کب گل جمے اور کیا ارغوان
کھلے ہر چند آب و تاب آسمان کی ہو لیکن اُس سے کیا پیدا ہو سکے اسیواسطے نر کو مادہ کی طرف میل و
رغبت ہی تا تکمیل ایک دوسرے کے کام کی ہوئے اللہ تعالے نے جو مرد و عورت مین میل و رغبت
رکھی ہی یہی سبب ہی کہ تا جہان اس اتحاد سے بقا پائے اور مخلوق کی تولید و تکثیر ہوتی رہے بس

رغبت ہر جزو کی دوسرے جزو سے اسی غرض سے رکھی ہی تا دونون کے اتحاد سے تولید ظاہر ہوتا رات دن صورت مین دونون مختلف ہین لیکن کیسا اتفاق ہی کہ ایک دوسرے کے گلے مین ہاتھ ڈالے ہوے ہین پھر کہتے ہین کہ روز و شب بظاہر ضد اور دشمن ایک دوسرے کے ہین کہ ایک کے ظہور سے دوسرے کا خروج ہی لیکن دونون ایک ہی حقیقت کو پورتے ہین ایک دوسرا ایک دوسرے کا خواہان مثل اپنے کے ہی واسطے تکمیل کار و فعل اپنے کے اس سبب سے کہ بدون شب کے طبیعت کو آمدنی ہی کیا ہو جو دن کو اپنے خرچ مین لائین خداوند تعالے نے رات واسطے آرام و آسایش روح نفسانی کے بنائی ہی جسکے متعلق حواس ہین تسپر اس آسایش سے اُسکو قوت ہو جاتی ہی اُسکے موافق دن مین اسباب و کاروبار معاش مین خوب مدد ملتی ہی ورنہ خبط ہو جاتا کوئی کام نہ چلتا الخلاف شرح مین سرگردان کو سرگردون لکھا ہی

جذب کرنا ہر عنصر کا اپنی جنس کو کہ ترکیب آدمی مین محتبس ہو

قولہ خاک گوید خاک تن را باز گرد + ترک جان گو سوی ما آ ہمچو گرد + جنس مائی پیش ما اولی تری + بہ کہ زان تن وا رہی این سو پری + گوید آری لیک من پا بستہ ام + گرچہ ہمچون تو ز ہجران خستہ ام + تری تن را بجویند آبہا + کای تری باز آ ز غربت پیش ما + گرمی تن را ہمی خواند اثیر + کز ناری راہ اصل خویش گیر + ہست ہفتاد و دو علت در بدن + از کششہای عناصر بی رسن + علت آید تا بدن را بگسلد + تا عناصر ہمدگر را وا ہلد + چار مرغ اند این عناصر بستہ پا + مرگ و رنجوری و علت پا گشا + پای شان از ہمدگر چون باز کرد + مرغ ہر عنصر یقین پرواز کرد + جذبۂ این اصلہا و فرعہا + ہر دمی رنجی نہد در جسم ما + تا کہ این ترکیبہا را بر درد + مرغ ہر جزوی باصل خود پرد + حکمت حق مانع آید زین عجل + جمع شان دارد بصحت تا اجل + گوید ای اجزا اجل مشہود نیست + پر زدن پیش از اجل تان سود نیست + چونکہ ہر جزوی بجوید ارتفاق + چون بود جان غریب اندر فراق + جان جان را انجوا تیر ہم + کہ بیا آئید این سو نہ قدم + چونکہ جان را این ندا آید بگوش + زاشتیاق حق + ہد زین عقل و ہوش + المعنی فرماتے ہین ہر جنس اپنی جنس کو کھینچتی ہی مثلاً خاک تن سے کہتی ہی کہ لوٹ جان کو ترک کر اور میری طرف خرم و خندان مثل گل گلاب کے آ تو میری جنس سے ہی تیرا میرے ہی پاس ہونا اچھا ہی پس بہتر یہ ہی کہ جسم سے جدا ہو اور میری طرف پر پرواز کھول تب یہ خاک تن کی کہتی ہی ہان تو نے سچ کہا لیکن مین کیا کرون مقید ہون اگرچہ تیری جدائی سے مثل تیرے مین بھی دلخستہ ہون مگر کچھ بس نہین چلتا ایسے ہی تری سے پانی کھینچتے ہین کہ اے تری کیون نہین اس غربت سے لوٹتی اور ہمارے پاس آتی علی ہذا گرمی کو اثیر بلاتا ہی اے کرۂ نار جو معدن آگ کا ہی کہتا ہی کہ تو نار سے ہی پھر اپنی اصل کی راہ کیون نہین لیتی اس بدن مین آدمی کے بیسیون علتین ہین اور وہ بھی بے رسن انھین عناصر کی کھینچی ہوئی اسواسطے کہ انھین کی بے اعتدالی

سے جلہ علتین بھی پیدا ہوتی ہین ہفتاد و دوسے مراد کثرت ہی۔ عدد معین آور علت کیطرف کشش اسی سبب سے ہوتی ہی کہ کوئی علت آئے اور بدن کو توڑ دے تو عناصر قید یکدیگر سے چھوٹ جائین یہ چارون عنصر گویا چار مرغ ہین بستہ پا کہ انکی بابستگی کو مرگ و رنج و علت کھولتے ہین اور انکو اس قید سے آزاد کرتے ہین پس جسوقت پاؤن انکا ایک دوسرے سے کھلتا ہی چارون مرغ اپنے اپنے عنصر کو اڑ جاتے ہین تحقیق ہین کی کشش چاہے اصل کی ہو چاہے انکی فرع سے ہو ہمارے جسم کو ہر دم رنج مین ڈالے رہتی ہی کہ یہ اس رنج کے ذریعہ سے خواہان اپنی آزادی کے ہوتے ہین چنانچہ فرمایا کہ تا یہ ترکیب عنصری ٹوٹ جائے اور مرغ ہر جزو کا اپنی اصل کو اڑ جائے لیکن حکمت حکیم مطلق کی مانع ہوتی ہی اس جلدی سے اور صحت مرض سے دیکھے وقت اجل تک مجموع رکھتی ہی اور کہتی ہی کہ اے اجزائے عناصر ابھی اجل ظاہر نہین ہی اور اجل سے پہلے تمہارا پر ہلانا بیفائدہ ہی آپ فرماتے ہین غور تو کر جب عناصر کا ہر جزو اپنے رفیق کی رفاقت کو ڈھونڈھتا ہی تو جان جسکی جزو ہی اُسکا اُسکے فراق مین کیا حال ہوگا آور وہ جو جان کی جان ہی وہ بھی تو جان کو بُلاتی ہی کہ میرے پاس آ اور ادھر کو قدم رکھ پس جب جان کے کان مین یہ ندا پہونچتی ہی تو اشتیاق حق مین اس عقل و ہوش سب سے جدا ہو جاتی ہی الخلاف شرح مین پیش ماکو پیش او بیا آئید کو با این بیندین سو کو مین سو لکھا ہی

منجذب ہونا جان کا بھی عالم ارواح مین اور تقاضا و میل اُسکا اپنے مقر کو اور منقطع ہونا اُسکا اجزائے اجسام سے کہ اسکی کمند ہین

قولہ گویدای اجزای پست فرشیم + غربت من تلخ تر من عرشیم + میل تن در سبزہ و آب روان + زان بود کہ اصل او آمد ازان + میل جان اندر حیات و در حی است + زانکہ جان لامکان اصل وی است + میل جان در حکمت است و در علوم + میل تن در باغ و راغ و در کروم + میل جان اندر ترقی و شرف + میل تن در کسب اسباب و علف + میل و عشق آن شرف هم سوی جان + زین یحبهم یحبون را بدان + گر بگویم شرح این بیحد شود + مثنوی نقصان کاغذ شود + آدمی حیوان نباتی و جماد + هر مراد عاشق هر بیمراد + بیمرادان بر مرادی می تنند + وان مرادان جذب ایشان میکنند + لیک میل عاشقان لاغر کند + میل معشوقان خوش و با فر کند + عشق معشوقان دو رخ افروختہ + عشق عاشق جان او را سوختہ + کهربا عاشق بشکل بی نیاز + کاه میکوشد ازان راه دراز + این رها کن عشق آن بستہ دہان + تافت اندر سینۂ صدر جہان + دود آن عشق و غم آتشکدہ + رفتہ در مخدوم او مشفق شدہ + لیکش از ناموس و پوش آبرو + شرم می آید کہ وا جوید ازو + رحمتش مشتاق آن مسکین شدہ + سلطنت زین لطف مانع آمدہ + المعنی اب مولانا روح جان کی کیفیت بیان فرماتے ہین کہ جان کہتی ہی اے اجزائے پست فرشی میرے یہ غربت میری نہایت تلخ ہی کسواسطے کہ مین عرشی ہون مجھکو فرش کیسے خوش آئے میل تن کا سبزہ اور

آب روان مین ہوتا ہو اس سبب سے کہ اسکی اصل دنیا و آب و گل ہی سے ہو اور میل جانکا طرف حیات و
حر کے اسلیے اصل جان کی لامکان سے ہو میل جان کا حکمت و علوم مین ہو اور میل تن کا باغ و راغ و کرم
مین کُرم جمع کرم بالفتح کی یعنی درخت انگور میل جان کا ترقی و شرف مین ہو میل تن کا کسب اسباب علف
مین لیکن وہ کسب مجلی میل و عشق اسکی طرف رکھتا ہو اسی موقع سے یحبہم و یحبونہ کو جان وہ اللہ کو دوست
رکھتے ہین اللہ انکو دوست رکھتا ہو آپ فرماتے ہین کہ اگر مین اسکا بیان کرون تو بعید ہو جاے اور مثنوی
ستر من کاغذ کو پہونچے ہو یہ کہ آدمی اور حیوان اور ہر اشیاے نباتی و جمادی سب بسبب مراد ہر عاشق
ہیں مراد کے ہین یہ مراد لوگ اپنی مرادی مین کیسے مرادے بڑھتے پہونچتے ہین اور وہ کیسے انکو اپنی طرف جذب
کرتے ہین مگر فرق یہ ہو کہ عاشقون کا میل و عشق انکو لاغر کرتا ہو اور معشوقون کا میل و عشق انکی خوشی و زیبائی
بڑھاتا ہو معشوقون کا عشق تو ہر دو رخ افروختہ ہوتا ہو اور عاشق کا عشق اسکی جان کو جلاتا ہو دیکھو کہرُبا
بھی عاشق ہو لیکن اسکا عشق بصورت بے نیاز کے ہو یعنے بے پرواؤن کی طرح اور کاہ بھی عاشق ہو کہ
یہ اسکو دور سے دوڑ کے چپٹتی ہو کہرُبا کوئی حرکت بظاہر نہین کرتا آپ فرماتے ہین کہ یہ باتین تو جانے دے
اُس بستہ دہان کا عشق جو صد جہان کے سینہ مین افروختہ ہوا ہو اُسکا بیان کرو وہ اُس عشق اور غم آتشکدہ
سکا جو عاشق ہو آگ کا گھر اُسکے مخدوم تک پہونچا اور مہربانی لانے والا ہوا لیکن اسکو ناموس اور پوش
آبرو سے شرم آتی ہو کہ اسکی جستجو کرے یا اُسکا حال لوگون سے پوچھے پوش امر ہو یعنی دور شدن میری
دوالفت مین پوش مخفف پویہ شو کا ہو یعنے بھاگ جا جسکی ہندی پوشیا ہو پوش محاورۂ ہندی مین جو بڑا
طمطراق رکھتا ہو اسکی نسبت بھی کہتے ہین کہ بڑی لمبی پوش رکھتا ہو بتغیر السنہ پوش کا پیش اور پوش کا
پوشیا ہوگیا رحمت تو اسکی مشتاق اُس مسکین کی ہوئی مگر سلطنت اُس لطف سے مانع ہوئی الخلاف
شرح مین یحبہم یحبونہ کو سبب کیون بر مراد کو پر مرادی بیا دو رخ کو دوزخ لکھا ہو قولہ عقل حیران کین عجب او را
کشید + یا کشش ز انسو بدینجانب رسید + ترک جلدی کن گزین تا دقفی + لب ببند اللہ اعلم بالخفی + بندم
بر دمی ز غیبان سخن + توبہ آرم ہر زمان صد بار من + کاین سخن را بعد ازین مدفون کنم + آن کشندہ می کشد
من چون کنم + کیست آن کت میکشد ای معتنی + آنکہ می نگذاردت کہ دم زنی + صد عزیمت می کنی بہر سفر + میکشاند
مر ترا جای دگر + زان بگرداند بہر سو آن لگام + تا خبر یابد ز فارس اسپ خام + اسپ زیرک سار زان نیکو پی ست
کو ہمی داند کہ فارس بر وی ست + او دلت را بر دو صد سودا ببست + بیمرادت کرد و پس دل را شکست + چون شکست
او بال آن رای نخست + چون نشد ہستی بال اشکن درست + چون قضا بت عبل تدبیرت شکست + چون نشد
بر تو قضای او درست + یعنی عقل اسکی حیران تھی کہ اسنے تو عجب ہی مجھکو کھینچا ہو آیا یہ میری رحمت ہو یا کوئی

شش مطلوب کیطرف سے ہو پس تو جلدی مت کرنا وافقی اختیار کر اور خاموش ہو کہ پھر باتون کو اللہ ہی خوب
جانتا ہے پھر کہتا ہے کہ مین تو ہر دم اس قسم کی باتون سے لب بند کرتا ہون اور سیکڑون توبہ کرتا ہون کہ بعد
اسکے اس بات کو دفن کر دون مگر وہ گمشدہ مجھکو کھینچ کے پھر اس طرف لے آتا ہے اس صورت مین مین کیا
کرون آیندہ مقولات مولانا رہ کے معلوم ہوتے ہین فرماتے ہین تو نے جانا ہے دانا وہ کون ہے جو تجھکو کھینچتا ہے
اور تجھے دم مارنے کو نہین چھوڑتا تو سیکڑون ارادے سفر کے کرتا ہے اور وہ تجھکو کھینچ کے اور جگہ لیجاتا ہے اور اس
سبب سے ہر طرف تیری لگام کو پھیرتا ہے تا اسپ خام غیر سدھا ہوا فارس سے خبردار رہے جانے کہ کوئی مجھکو پھیرتا ہے
اور جو اسپ زیرک ساز ہے اور موافق مرضی وہ تنکو پہچانتا ہے کہ اسپر کوئی سوار ہے وہی تیرے دلکو صدہا سودے
لگا دیتا ہے اور بیمراد کرکے تیرے دلکو توڑتا ہے پس اسنے جب تیرے پہلے ران کے بازو کو جو مثلا سفر کے تھے
اور وہ اور جگہ لیگیا توڑ دیا تو پھر ہونا اس بال شکن کا ثابت ہے کیسے درست ہوا کہ وہ نہین ہے اور جب قضا
نے بت تیری تدبیر جہالت کا توڑ ڈالا یعنے تیری تدبیر چلنے دی تو پھر کیسے قضا اسکی تجھپر درست نہین ہوئی
جو تو اسکو نہین مانتا الخلاف بیمرادت کرد که گرد بجاف فارسی شرح مین لکھا ہے اور قضابت کو قضایت

فسخ عزایم و قصد کا واسطے خبردار کرنے آدمی کے ہے اس سبب سے کہ مالک غالب
وہی ہے اور کبھی کبھی عزائم فسخ بھی نہین کرتا تا طبیعت عزم سے باز نرہے اور اسکو تنبیہ ہو

قولہ عزمہا و قصدہا و ماجرا + گاہ گاہے راست می آید ترا + تا بطمع آن دلت نیت کند + بار دیگر نیتت را بشکند +
ور بکلی بیمرادت داشتی + دل شدی نومید امل کی کاشتی + ور نکاریدی امل از عور یش + کی شدی پیدا
بر و مقهوریش + عاقلان از بیمرادیهای خویش + باخبر گشتند از مولای خویش + بیمرادی شد قلاوز بهشت +
حفت الجنة شنوای خوش سرشت + چون مرادات ہمہ اشکستہ پاست + پس کسی باشد کہ کام او رواست +
پس شدند اشکستہ وش این عاقلان + لیک کو خود آن شکست بیدلان + عاقلان اشکستہ اش از اضطرار +
عاشقان اشکستہ با صد اختیار + عاقلانش بندگان بندیند + عاشقانش شکری و قندیند + ائتیا کرہا مہار
عاقلان + ائتیا طوعا بہار بیدلان + المعنی یعنے یہ تیرے عزم و قصد و معاملات کبھی کبھی جو درست
و ٹھیک پڑجاتے ہین اور تیری مرضی موافق ہو جاتے ہین یہ اسواسطے ہے کہ اسکے لالچ سے تیرا دل
ہر کام کی نیت کرتا رہے مایوس نہو پھر دوبارہ تیری نیت کو توڑ دیتا ہے اور اگر ہمیشہ بالکل بیمرادہی رکھتا تو
تیرا دل نا امید ہو جاتا تخم امید کا کب بوتا پھر اگر امل اپنے عوزی یعنے نایافت مقصود سے کچھ نہ بوتے
تو اسپر مقہوری اسکی کب ظاہر ہوتی یعنے امل کب جانتے کہ مین مقہور و مغلوب ہون آب جو عاقل ہین
وہ تو اپنی بیمرادیان دیکھ دیکھ کے اپنے مالک سے باخبر ہو گئے اور جانا کہ کوئی مالک ہمارا ایسا

غالب ہے کہ جاری خواہش کو نہین ہونے دیتا اپنی مرضی کے موافق کرتا ہے جیسا کہ حضرت علی شیر خدا نے فرمایا ہے عرفت ربی بفسخ العزائم یعنی مین نے اپنے رب کو اپنے عزائم ٹوٹنے سے جانا اور یہ بیمرادی ایسی ویسی چیز نہین ہے بلکہ رہبر جنت کی ہے چنانچہ اے خوش سرشت تو نے یہ حدیث حفت الجنة من المکارہ سنی ہوگی گھیری گئی جنت مکروہات سے کہ وہ بیمرادی ناگوار ہوتی ہے پس ہرگاہ کہ مرادین سب کی شکستہ پا ہین یہانتک کہ کوئی ایسا ہوگا جسکے مقصد روا ہون تو اس صورت مین جو عاقل ہین وہ تو شکستہ وش ہوتے ہین یعنی ناخوش لیکن جو عاشق ہین انکو وہ شکست کہان بلکہ وہ خوش ہوتے ہین اب ان عاقلون کی شکست اضطرار سے ہے کہ اپنی بیمرادی سے مضطر ہین اور عاشق کے سیکڑون اختیار و خوشی سے اسواسطے کہ عاقل تو اسکے بند سے بندی اور گرفتار بند عقل کے ہین اور عاشق آزاد ہمہ تن شکری اور قندی پس تقدیر اسکی ایک مہار ہے کہ عاقل تو اسکو بجبر و اکراہ اختیار کرتے ہین اور ائتینا کہتے ہین یعنے آ تو ہمارے پاس اور عاشق بطوع و رغبت قبول کرتے ہین اور بخوشی ائتینا کہتے ہین الخلاف شرح مین عوریش کو عوریش اور عاقلان کو علا عقلان ائتینا کو دونون جگہ ایتیا لکھا ہے ائتینا مین ایت کا رسم امر ہے نا ضمیر منصوب منفصل اور ایتیا تثنیہ ایت کا جو معنی وہ نہین

نظر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا قیدیون پر اور مسکرانا اور یہ حدیث کہنا عجبت من قوم یجرون الی الجنة بالسلاسل تعجب کرتا ہون مین اس قوم سے جو کھینچی جاتی ہین جنت کیطرف زنجیر کے ساتھ

قولہ دید پیغمبر یکی جوقی اسیر + کہ ہمی بردند و ایشان در نفیر + دیدشان در بند آن آگاہ شیر + می نظر کردند در وی زیر زیر + تا ہمی خایید ہر یک از غضب + بر رسول صدق دندان ہا و لب + زہرہ نی با آن غضب تا دم زنند + زانکہ در زنجیر قہر وہ من اند + میکشد شان موکل سوی شہر + می برد از کافرستان شان بقہر + نی فدائی می ستاند نی زری + نی شفاعت میرسد از سروری + رحمت عالم ہمیگویند و او + عالمی را می برد حلق و گلو + با ہزاران انکار میرفتند راہ + زیر لب طعنہ زنان بر کار شاہ + چارہا کردیم و اینجا چارہ نیست + خود دل این مرد کم از خارہ نیست + ما ہزاران مرد شیر البارسلان + با دو سہ عریان سست و نیم جان + اینچنین درماندہ ایم از کج رویست + یا ز اختر ہاست یا خود جادویست + بخت مارا بر درید آن بخت او + تخت ما شد سرنگون از تخت او + کار او از جادوئی گر گشت زفت + جادوئی کردیم ما ہم چون نرفت + از بتان و از خدا درخواستیم + کہ بکن ما را اگر نا راستیم + یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک گروہ قیدیون کا دیکھا کہ انکو لیے جاتے تھے اور وہ فریاد نفیر کرتے تھے پس اس آگاہ شیر یعنے حضرت نے انکو دیکھا تھے تو وہ اس بند مین لیکن نیچے نیچے

آپکو دیکھتے تھے اور پھر ایک رسول صدق پر ایسا غضبناک کہ غصہ سے لب و دندان چباتا تھا لیکن باوجود
ایسے غیظ و غضب کے یہ زہرہ کہان کہ دم مار سکیں اسواسطے اس قہر کی زنجیر مین اسیر تھے جو دس من کی
تھی موکل انکو بڑے قہر کے ساتھ کافرستان سے طرف شہر کے کھینچ رہے ہین اور وہ یہ کہتے ہین کہ عجب
حال ہے نہ تو فدیہ لیتے ہین نہ زر لیتے ہین نہ کسی سردار سرور کی سفارش کو دخل ہے تمام مخلوق انکو رحمت
عالم کہتی ہے اور حال یہ کہ وہ ایک عالم کا حلق و گلو کاٹ رہے ہین غرض ہزارون انکار کے ساتھ
چلے جاتے تھے اور زیر لب کہتے تھے معاملۂ آنحضرت پر ہمنے بہت تدبیرین کین مگر یہان کوئی تدبیر چلی
نہین بیشک اس شخص کا دل سخت سنگ خارہ سے کم نہین ہے ہم ہزارون مرد شیر الپ ارسلان کہ نام بادشاہ کا
بھی ہے دنیز بمعنی شیر دلیر وہ یہین عریون کے ساتھ سست و ادھ موے ہو رہے ہین اور ایسے عاجز
نہ معلوم یہ عاجزی ہماری ہماری کجروی سے ہے یا ہمارے نصیبے یا انکی جادوگری سے انکا وہ نصیب ہے جسنے
ہمارے نصیب کو دریدہ پردہ کر دیا اور وہ تخت جس سے تخت ہمارا اوندھا ہو گیا ہم جادو کیسے
کہین اگر کام انکا جادوگری سے سطبر و قوی ہوا تو ہمنے بھی جادوگری کی وہ کیون پیش گئی
ہمنے بتان سے بھی اور خدا سے بھی خواستگاری کی کہ ہمکو خراب کر دے اور اکھیڑ کے پھینک دے
اگر ہم ناراست ہین سو یہ ہوا پھر کیسے آپکو ناراست جانین الخلاف شرح مین گذشت کے بعد لکھا ہے ٹھیک نہین ہے

تفسیر آیۂ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح اگر تم فتح صاحب حق کی چاہتے تھے سو تحقیق تمکو فتح آئی مگر یہ صاحب حق تھا

قولہ آنکہ حق ورزست از ما واو + نصرتش دہ نصرت او را بجو + وین دعا بسیار کردیم و صلوٰۃ + پیش لات و پیش
عزی و منات + کہ اگر حق ست او پیداش کن + ور نباشد حق زبون ماش کن + چونکہ وا دیدیم او منصور
بود + ما ہمہ ظلمت بدیم او نور بود + این جواب ماست کانچہ خواستید + گشت پیدا کہ شما ناراستید + باز این
اندیشہ را از فکر خویش + کور میکردند و دفع از ذکر خویش + کین تفکر ہم از ادبار ماست + کہ صواب و شود
در دل ورست + خود چہ شد گر غالب آمد چند بار + ہر کسی را غالب آرد روزگار + ما ہم از ایام بخت آور
شدیم + بارہا بر وی مظفر آمدیم + باز میگفتند اگرچہ او شکست + چون شکست ما نبود او ورشت و پست
زانکہ بخت نیک او را در شکست + داد صد شادی پنہان زیر دست + کو با شکستہ می ماننست ہیچ روی غمی
بودش درون نی پیچ پیچ + چون نشان مومنان مغلوبیست + لیک در اشکست مومن خوبیست + گر تو مشک
عنبری را بشکنی + عالمی از فیح ریحان پر کنی + ور شکستی ناگہان سرگین خر + خانہا پر گند گردد سر بسر + کہ گند
خود مشک با سرگین قیاس + آب را با بول طاس با یاس + اعنی صبح بالفتح و میدان بوی خویش صلوٰۃ

صفا نشان

جنبانیدن سر سے کافر کہتے تھے کہ ہم مین اور محمد مین جو کوئی حق پر ہو اُسکو نصرت دے اور اپنی نصرت
کی جستجو کرتے دعا ہمنے بہت کی اور لات وعزی ومنات کے آگے بہت پھوڑ اُٹھا اُٹھا کے سجدے کیے کہ اگر وہ
حق پر ہو تو اُسکو ظاہر کر دو اور جو وہ حق نہین ہے یعنے آنحضرت تو اُنکو ہمارا ذلیل بنا دو پھر جب ہمنے بغور دیکھا تو دینکو
منصور پایا ہم سب ظلمت تھے اور وہ نور بس ہم جس بات کے خواستگار تھے اسکا منصور ہونا بھی اسبات کا جواب تھا
جو ہمکو ظاہر ہو گیا کہ تم نار ہٹ ہو پھر اس اندیشہ کو جو انکے فکر سے پیدا ہوتا تھا زبردستی اندھا کرتے تھے اور اس
ذکر کو اپنے دل سے ٹالتے تھے اس طور پر کہ یہ فکر ہمارے ادبار سے پیدا ہوئی ادبار ہمکو سوجھاتا ہے تا اُسکی
نیکی و خوبی ہمارے دل مین درست ہو جاے اور ہم اقبال سے محروم ہین کیا ہوا جو وہ چند بار غالب ہوگئے
ایسے تو ہر کسیکو زمانہ کبھی غالب بھی کر دیتا ہے ہم بھی تو زمانہ سے نصیب لیکے آئے ہین اور بارہا پھر مظفر ہوے
ہین پھر کہتے تھے نہین اگرچہ انکو شکست ہوئی مگر انکی شکست ہماری شکست کیطرح زشت وپست نہ تھی اُنکو اگر
ہوئی تو اُنکے بخت نیک نے سیکڑون شادیان پنہان انکے زیر دست کین جنسے انکے شکست خوردہ سے کچھ
مناسبت نہین نہ کوئی اُنکو غم ہوا نہ کسی پیچ پیچ مین پڑے جو کہ مومنون کی شان سے بعید [illegible] ہے لیکن شکست
مومن مین خوبی ہے مومن کی شکست ایسی ہے جیسے شکست مشک وعنبر کہ جسوقت اُنکو توڑیگا تمام جہان کو
خوشبو اور بھپکے خوش سے بھر دیگا اور اگر اتفاقاً سرگین خر کو توڑا تو گھر کے گھر بدبو سے بھر جاینگے پھر کون ایسا ہے
جو مشک کو سرگین اور آب کو شیاب اور اطلس کو پلاس کے ساتھ قیاس کرے شکست مومن سے مراد انکی شہادت
سے معلوم ہوتی ہے اور سرگین خر سے فی النار ہونا کافر کا الخلاف شرح مین سلات بیوا و لکھا ہے جسکے معنے
عطا و انعام کے ہین جو بیان چھپا نہین

بیان پھر ادلوٹنا رسول مقبول کا حدیبیہ سے کہ حق تعالی نے لقب اسکا فتح کیا انا فتحنا لک فتحا مبینا بیشک فتح دی ہمنے تجھکو فتح ظاہر

قوله وقت واگشت حدیبیہ رسول + در تفکر بود غمگین و ملول ناگہان اندر حق سمع رسل + دولت انا فتحنا
زد دہل + آمدش پیغام از دولت کہ رو + تو ز منع این ظفر غمگین مشو + کاندرین خاری نبقت فتحہاست + نک فلان
فاعہ فلان قلعہ تر ہست + بنگر آخر چونکہ واگردید و تفت + بر قریظہ بر نضیر از وی چہ رفت + قلعہا ہم گرد آن
پرلقبہا شد مسلم وز غنایم نفعہا + ور نباشد آن تو بنگر کین فریق + بر غم ورنجند مفتون و عشیق + زہر خواری را
چو شکر میخورند + خار غم را چو اشتر می چرند + بہر عین غم نہ از بہر فرج + این چنین تسافل پیش ایشان چون درج + آنچنان
شاد اند زقعر چاہ + کہ ہمی ترسند از تخت و کلاہ + در فقیری ہر کی صد شہریاری + در خزان فاقہ صد چون بہارے
ہر کہ با دلبر بود او ہمنشین + فوق گردون است نی زیر زمین + المعنی حدیبیہ نام موضع قریظہ نضیر ہر دو نام قبیلہ یہود

یعنے جب رسول مقبول صدیبیہ سے غمگین و ملول و متفکر ہو کر لوٹے تو حق تعالے کو یہ ملال ناگوار ہوا اس سبب سے ناگہان انکے حق مین کہ وہ شمع جمع رسل تھے دولت انا فتحنا نے ڈنکا بجایا اور دولت سے پیغام آیا کہ جاؤ اس ظفر کے باز رہنے سے غمگین مت ہو گو یہ باز رہنا تمہارے نزدیک خار خلجان ہے مگر اسمین تمہاری ذات کیواسطے بہت فتحین ہین فلان قلعہ اور فلان قلعہ ابھی تمہارے لیے موجود ہے اب وہ گوئندہ جسنے کہا تھا کہ اگر انکو ایک شکست ہوتی ہے تو سیکڑون شادیان انکے زیردست ہوتی ہین کہتا ہے دیکھو آخر یہی تو تھا حدیبیہ سے وہ گرمی غم کے ساتھ لوٹے تھے اسکے پیچھے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر کیا گذرا انکے قلعے اور انکے گرد آباد بقعے سب انکے نام مسلم ہوے اور انکے سوا غنیمتون کے بہت ہی بہت منافع اور جو یہ کبھی نہو تو ذرا یہ تو دیکھ کہ یہ فریق غم و رنج پر لیٹے عاشق و مفتون ہین خواری کے نہر کو مثل شکر کے کھاتے ہین خار غم کو اونٹ کیطرح چر جاتے ہین واسطے حصین غم کے نہ واسطے فرح و کشود کے پستیان انکے سامنے ایسی ہین جیسے بڑے درجے ایسے ہی تو چاہ ہین نہایت خوش کسواسطے کہ تخت و تاج سے ڈرتے ہین اور فقیری مین ایسے خوش کہ آپ ایک ایک سو سو پادشاہ کے برابر اور فاقہ کی خزان مین ایسے کہ ہر ایک مثل سیکڑون نوبہار خرم و خندان کے اور وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دلبر کے ہمنشین ہین پھر کیا غم اگرچہ زمین کے نیچے ہون تو بھی

فوق گردون پر ہین الخلاف شرح مین فتحا کہ فتحا لکھا ہے

تفسیر خبر لا تفضلونی علی یونس ابن متی الی آخرہ یعنے مت فضیلت دو تم مجھکو یونس ابن متی پر

قولہ گفت پیغمبر کہ معراج مرا + نیست از معراج یونس اجتبا + آن من بالا و آن او نشیب + زانکہ قرب حق برونست از حسیب + قرب نہ بالا نہ پستی رفتن ست + قرب حق از حبس ہستی رستن ست + نیست را چہ جای بالا پست و زیر + نیست را نی زود و نی دور و نہ دیر + کارگاہ صنع حق در نیستی ست + غرہ ہستی چہ دانی نیست چیست + حاصل این اشکست ایشان ای کیا + می نماید ہیچ با اشکست ما + آنچنان شادند در ذل و تعب + ہمچو ما در وقت اقبال و شرف + برگ بی برگی ہمہ اقطاع اوست + فقر و خواری افتخارست و علوست + آن یکی گفت ار چنانست ای مرید + چون بخندید او کہ ما را بستہ دید + چونکہ او مبدل شدست و شادیش + نیست زین زندان کنون آزادیش + پس بقہر دشمنان چون شاد شد + چون ازین فتح و ظفر پر باد شد + شاد شد جانش کہ بر شیران نر + یافت آسان نصرت و فتح و ظفر + پس بدانستیم کو آزاد نیست + جز بدنیا دلخوش و دلشاد نیست + ورنہ چون خندد کہ اہل آنجہان + بر بد و نیک اند مشفق مہربان + این ہمیگفتند در زیر زبان + آن اسیران باہم اندر بحث آن +

المعنی تنگیدن بفتح کاف فارسی آہستہ زیر لب سخن کہنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری معراج کو معراج یونس پر کچھ اجتبا و برگزیدگی نہین ہے یہی فرق ہے تو کہ میری ملک بلند ہے اور انکی ملک

پستی یعنے مجھکو آسمان پر ہوئی اور انکو زمین پر سو یہ کچھ فرق نہین اسواسطے کہ قرب حق کا حساب سے باہر ہی
بلندی و پستی پر موقوف نہین قرب یہی نہین ہو کہ پستی سے بلندی کی جستجو کرنا بلکہ قرب حق کا جنس ہستی سے چھوٹ کے
جانا پھر جب ہستی سے چھوٹکے نیست ہو گیا تو نیست کو بالا و زیر اور جلدی و دوری و دیر سے کیا غرض اللہ تعالی کی صنعت کا
کارخانہ نیستی ہی مین جاری ہو نیست ہی اسے سب ہست ہے لیکن تو کہ اپنی ہستی کے غرہ مین ہو تو کیا جانے کہ نیست کیا ہو
اب وہی آن اسیرون مین سے کہتا ہو کہ حاصل یہ ہوا تو کیا کہ انکی شکست کو ہماری شکست سے کچھ مناسبت و
مشابہت نہین ہو یہ ذلت و رنج مین ایسے خوش ہین جیسے ماہ اقبال و شرف مین کہ دمبدم نور بھی اسکا بڑھتا ہوا
قوت تاثیر کی بھی بڑھتی ہو پھر ایک نے انھین مین سے کہا کہ اے فضول اگر ایسا ہو جیسا کہ تو کہہ رہا ہو تو ہمکو بستہ دیکھ کے
وہ ہنسے کیون اور خوش کیون ہوے پس جبکہ وہ مبدل ہوے ایک حال سے دوسرے حال پر تو یہی
شادی ہمارے قید ہونے کی زندان اونکی مقیدی کی ہو کہ شادی و غم کی قید سے بری نہین ہوے
پھر آزادی کیسی اگر آزادی تھی تو دشمنون کی مغلوبی پر شادی کیسی اور اس فتح و ظفر پر بادی کیسی
پربادی مغروری آخر جان انکی اسی بات سے تو شاد ہوئی کہ ایسے شیر زور ان پر کیسے سہل غالب ہوئی
اور نصرت و فتح و ظفر پائی پس اس سے ہمنے جانا کہ وہ آزاد نہین ہین اور سوا اسکے کہ دنیا کی خوشی
و لخوش اور دلشاد ہون اور کچھ نہین اگر یہ بات نہین ہو تو کیا سبب کہ جو اس جہان کے لوگ ہین وہ تو نیک
ہو خواہ بد سب پر مشفق مہربان ہوتے ہین اور یہ نہین الغرض وہ اسیر چپکے چپکے زبان دبائے باہم اس بحث و
گفتگو مین تھے اختلاف شرح مین نشیب کو شیب اختیار کیا کو این کیا فی نماند کو می نماید تعب کو تافت مہ کو ما
ایزید کو آن مزید شاد یش کو شاد میش پرباد کو بر باد لکھا ہو

آگاہ ہونا پیغمبر کا طعن طاعنون اور انکی شماتت پر

قولہ تا موکل نشنود بر ماجہد + خود سخن در گوش آن سلطان نہد + گرچہ نشنید آن موکل این سخن + رفت
در گوشی کہ آن بد من لدن + بوی پیراہان یوسف را ندید + آنکہ حافظ بود و یعقوبش شنید + آن شیاطین
بر عیان آسمان + نشنوند آن سر لوح غیب دان + آن محمد خفتہ و تکیہ زدہ + آمدہ سر گرد او گردان شدہ
آن خورد حلوا کہ شد روزیش باز + آن نہ کانگشتان او باشد دراز + نجم ثاقب گشتہ حارس دیوان + کہ بہل
دزدی ز احمد سستان + ای دویدہ سوی دکان ازنگاہ + ہین مسبب رو بجو رزق از الہ + المعنی یعنے وہ اسیر
اس سبب سے چپکے زبان دبائے بحث کرتے تھے کہ موکل نہ سن لے کہ ہمپر حملہ کرے اور آنحضرت کے
کان تک پہونچائے لیکن اگرچہ موکل نے یہ بات نہ سنی مگر آنکے کان تک جو من لدن سے تھا پہونچ گئی
من لدن علم لدنی جیسے یوسف کے پیراہن یوسف کی اسنے جو محافظ اسکا تھا نہ دیکھی اور یعقوب نے اسکو

مصر سے سونگھ لیا وہ شیاطین جو ذوات آسمان پر جاتے ہین گوجا بیٹن لیکن جو راز لوح غیب دان کے ہین اُنکو نہین سُن پاتے محمد تو تکیہ لگائے سوتے تھے وہ بھید خود آکے اُنپر قربان ہوا سچ ہو حلوا وہی کھاتا ہی جسکی روزی اُس سے ہوتی ہو وہ لنبی لنبی اُنگلیون والا ستارہ ثاقب جو چوکیدار اور شیاطین کا ہانکنے والا ہی کہتا ہی کہ چوری چھوڑ دے اور احمد سے بھید حاصل کر آ تو فلان تجھکو صبح ہوئی اور تو دکان پر پہنچا خبردار مسجد کو جا اور رزق خدا سے مانگ اپنی سعی کے بھروسے مت رہ الخلاف شرح مین موکل کو موکل حیان کو عنان لکھا ہی

جواب رسول مقبول کا ضمیر اسیرون کا

قولہ پس رسول آن گفت شان را فہم کرد * گفت آن خندہ نبودم از نبرد * مردہ اند ایشان و پوسیدہ فنا * مردہ گشتن نیست مردی پیش ما * خود کمید ایان کہ مہ گردد شگاف * چہ نگہ من پا بفشرم اندر مصاف * آنگھی کازاد بودید و مکین * من شمارا بستہ میدیدم چنین * ای تا زیدہ بملک وخان ومان * نزد عاقل اشتری بر نردبان * نقش تن را افتاد از بام طشت * پیش چشمم کان آت آت گشت * بنگرم در غورہ می بینم عیان * بنگرم در نیست شی بینم عیان * بنگرم سر عالمی بینم نہان * آدم وحوا نرستہ از جہان * من شمارا وقت ذرات الست * دیدہ ام پابستہ و منکوس وپست * از حدوث آسمان بی عمد * انچہ دانستہ بُدم افزون نشد * من شمارا سرنگون میدیدہ ام * پیش ازان کز آب وگل بالیدہ ام * نو ندیدم تا کنم شادی بدان * این ہمیدیدم دران اقبال تان * بستہ قہر خفی آنگہ چہ قہر * قند میخوردید و در وی درج زہر * المعنی فرماتے ہین کہ رسول مقبول نے اُنکی گفتگو کو سمجھ کے کہا کہ وہ خندہ میرا لڑائی کی راہ سے نہ تھا یہ تو خود مردہ ہین اور فنا کے گلائے سڑائے پھر مردہ کو مارنا ہمارے نزدیک مردی نہین ہی مین انسے کیا لڑون یہ بیچارے کیا ہین مین اگر لڑائی مین قدم گاڑون جاؤن تو اور کوئی کیا چیز ہی ماہتک کو پھاڑ دون تم جسوقت مین آزاد تھے اور اپنے مکانون کے مکین جب ہی سے مین تمکو ایسا دیکھتا ہون اے لوگو تم جو اپنے ملک خان ومان پر اتراتے ہو عاقل کے نزدیک یہ ایسا ہی جیسا اونٹ کا سیڑھی پر چڑھنا اُس نقش تن کا جب سے طشت بام سے گرا ہی یعنے اسنے ظہور پایا ہی میری آنکھ کے سامنے ہر آنے والا آگیا یعنے مجھپر ظاہر ہوگیا مین غورہ سے مے کو ظاہر دیکھتا ہون اور جو نیست ہی کہ ابھی ہست نہین ہوا اُس شی کو عیان دیکھ رہا ہون مین نے تمکو جسوقت مین کہ تم ذرات الست کے تھے ایسے ہی پابستہ سرنگون اور پست دیکھا ہی مین جب غور کرتا ہون تو بھید پوشیدہ عالم کے دیکھتا ہون اسوقت سے کہ آدم و حوا پیدا نہین ہوے تھے حادثون سے اس آسمان بے عمد کے جو کچھ مین نے دیکھا اُس سے ذرا زیادہ نہوا مین نے تمکو

قبل اس سے کہ آب و گل سے پیدا ہوا ہوں سرنگون دیکھا ہے اسوقت یہ نئی بات نہیں ہے جو
تمکو سرنگون دیکھ کے اسپر خوش ہوتا ہوں نے تو اسوقت میں دیکھا ہے جس وقت میں تمکو اقبال و فرنج
تھا بستہ فرحی کے تھے اور اسوقت میں خوشدل تھے کے تھے اور قند کھاتے تھے جس میں زہر لپٹا ہوا تھا

قولہ چون چنین قندی پر از زہر عدو ۔ خوش ہمی خوردید چہ حسد آید بر و ۔ با نشاط آن زہر میکردید نوش ۔
مرگ تان خفیہ گرفتہ ہر دو گوش ۔ من نمیکردم غزا از بہر آن ۔ تا ظفر یابم فرا گیرم جہان ۔ این جہان جیفہ است
و مردار و خسیس ۔ بر چنین مردار چون باشم حریص ۔ سگ نیم تا پرچم مردہ کنم ۔ عیسیم آیم کہ تا زندہ کنم ۔ زان
ہمیکردم صفوف جنگ چاک ۔ تا رہانم مر شما را از ہلاک ۔ زان نمی بردم گلوہای بشر ۔ تا مرا باشد کر و فر
حشر ۔ زان نمی بردم گلوی چند تا ۔ زان گلوہا عالمی یابد رہا ۔ کہ شما پروانہ وار از جہل خویش ۔ ہیں آتش
میکنید این جملہ کیش ۔ من ہمی رانم شمارا ہمچو مست ۔ از در افتادن در آتش با دو دست ۔ آنکہ خود را فتحہا
پنداشتید ۔ تخم منحوسی خود می کاشتید ۔ یکدگر را جد جد میخواندید ۔ سوی اژدرہا فرس میراندید ۔ المعنی جیفہ بالکسر
حیوان مردہ بو گرفتہ ۔ خسیس رذل ۔ پرچم مجاز از زلف و کاکل حبیب تمہارے قند میں زہر دشمن نے بھر دیا
اور تم خوش خوش کھا رہے ہو تو بھلا ایسے قند پر کسیکو کیا حسد ہو گا تم تو بڑی خوشی کے ساتھ اس زہر نوش
کرتے رہے اور مرگ تمہارے دونوں کان پکڑے لیجانے پر مستعد میں غزا اسواسطے نہیں کرتا تا ظفر
پاؤں اور ملک جہان کو گھیر لوں یہ جہان تو ایک سڑا ہوا مردار اور ذلیل ہے ایسے مردار پر
حریص کب ہوں سگ نہیں ہوں تو کھینچوں مردہ کی ام کھینچوں میں عیسی ہوں تو آؤں اور مردہ کو زندہ
کروں پرچم جو بمعنی زلف و کاکل کے ہے اس سے مراد سر اور ہیں اس سبب سے صفین لڑائی کی میں پھاڑتا
شجاعت و دلیری سے کہ تمکو ہلاک کروں بلکہ ہلاک سے بچالوں میں اسلئیے لوگوں کے گلے نہیں کاٹتا
کہ مجھکو کر و فر ہو اور انبوہ جمع ہوتے آویں اور جو چند گلے کاٹتا ہوں تو ان گردن کے فساد سے عالم کو چھڑاتا ہوں
جیسے تم اپنی جہالت سے پروانہ کیطرح آگ کے سامنے اپنے دین جہان تباہ کرتے ہو میں تمکو وہان سے
مست کیطرح ہانکتا ہوں تو اپنے دونوں ہاتھوں سے آگ میں نہ گرو اور جو تمنے اپنی فتحوں کا گمان کیا ہے
یہ تخم اپنی منحوسی کا بو رہے ہو اس سے منحوس ہی ٹھہرو گے سعید ایک دوسرے کو جد جد یعنی دادے کا
دادا افتخار کرتے رہتے ہو اسکو جان لو کہ اژدہا کیطرف گھوڑا بڑھا رہے ہو اسواسطے کہ یہ تفاخر نسب کے
ساتھ مایہ غرور ہے اور غرور اژدہائے بزرگ الخلاف شرح میں میکردید کو میگردید بکاف فارسی لکھا ہے

بیان اسکا کہ طاقی بے قاہری کے مقہور ہے

قولہ قہر میکردید و اندر عین قہر ۔ خود شما مقہور قہر شیر دہر ۔ روز قہر خواجہ گردہ زرکشید ۔ او دوان مشغول ۔

والی سعد کز خواجه آن زمان نگریختے + کی بر وی والی حشر انگیختے + قاہری وزد مقہوریش بود + زانکہ قہر او سر او را
ربود + ور غالبی بر خواجه دام او شود + تا رسد والی و بستاند قود + ایکه تو بر خلق چیره گشته + در نبرد و غالبی آغشته
آن بقاصد منهزم کردست شان + تا ترا در حلقه می آرد کشان + هین عنان بر کش پی این منهزم + در مران تا تو
نگردی منخرم + چون کشانیدت بدین حیله بدام + حمله بینی بعد از آن اندر زحام + عقل ازین غالب شدن کی
گشت شاد + چون درین غالب شدن دید او فساد + تیز چشم آمد خرد بینای پیش + فی ز نقص بد دلی و ضعف
کیش + آنچہ تم اور ون پر قہر کرتے تھے اور خود ہین قہر مین تھے اور مقہور قہر شیر زمانہ کے جیسے ایک چور نے
خواجه سے قہر کیا اور برگشته ہو کر اسکا زنجیر ا یا اسکے ڈھونڈنے مین مشغول ہی تھا کہ والی شہر آ پہونچا اگر وہ اپنے
خواجه سے برگشته ہوتا تو حاکم اسپر کب ایسا انبوہ ہوتا پس وزد کی قاہری اسپر غلبہ نہ تھی مقہوری تھی اس سبب
کہ اسکے قہر نے اسیکا سر کھویا وہ جو کوئی خواجه پر غالب ہونا چاہتا ہے وہ غالبی ہی اسکے لیے دام ہو جاتی ہے
تا اسمین کہ پیش ہے بھاگنے نپاوے اور والی تیرے سر پر پہونچے اور قصاص کرے تو وہ کفشتین قصاص
اے وہ شخص کہ تو لڑائی مین مخلوق پر غالب ہوا اور غالبی آغشته یعنے غالبی مین آلودہ لیکن اسنے جو سبق
وہ قاصد تیرے خونکا ہے انکو منهزم کر دیا ہے تو تجھکو اپنے حلقہ مین کھینچ لائے تو خبردار انکے پیچھا کرنے سے اپنی
باگ روکے رہ انکے پیچھے مت جا تو منخرم نہو منخرم بالضم یعنی بریده و گوش سفته اور جب اس حیله سے انھون نے
تجھکو اپنے دام مین پھانس لیا پھر ان سب بھاگے ہوؤن کو اس انبوہ مین دیکھیگا سب جمع اور موجود ہونگے
پھر بھلا عقل ایسے غالب ہونے سے کب خوش ہوگی جبہین غالب ہونے سے یہ افتاد و آفت دیکھے جو شخص
کہ پیش بین ہین انکی چشم خرد کی تیز ہے انکو نہ کسی قسم کا نقص ہے نہ بد دلی نہ ضعف کیش قوله گفت پیغمبر
کہ ہستند از فنون + اہل جنت در خصومتها زبون + از کمال حزم و سوء الظن خویش + نی ز نقص بد دلی
ضعف کیش + در فره دادن شنوده در کمون + حکمت لولا رجال مومنون + دست کوتاهی ز کفار لعین +
فرض شد بسر خلاص مومنین + قصهٔ عهد حدیبیه بخوان + گفت ایدیکم تمامت زان بدان + نیز اندر غالبی
هم خویش را + دید او مغلوب دام کبریا + مارمیت اذ رمیت آمد خطاب + گم شد او والله اعلم بالصواب +
زان همی خندم من از زنجیرتان + که بگردم ناگهان شبگیرتان + زان همی خندم من از زنجیر و غل + می کشم
تان سوی سروستان و گل + ای عجب کز آتش بی زینهار + بسته می آریم تان تا سبزه زار + از سوی
دوزخ بزنجیر گران + میکشم تان در بهشت جاودان + هر مقلد را درین ره نیک و بد + همچنان بسته بحضرت
میکشد + جمله در زنجیر بیم و ابتلا + میروند این ره بغیر اولیا + میکشند این راه را بیکار وار + جز کسانی واقف
از اسرار کار + یعنی حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت خصومت مین جو دبے

ہوے ہین یہ اُنکے فن وہنر ہین جیسا کہ فرمایا المومن یہرب من الذنب فرار الشاة من الذئب مومن
بھاگتا ہی سخت خصومت والے سے جیسے بکری بھاگتی ہی گرگ سے اور یہ دونہ بھاگنا کمال ہوشیاری اور
بدگمانی سے کہ نہ معلوم یہ افعال ہمارے خدا کی رضا کے موافق ہین یا خواہش نفسانی سے نہ خوف
نقصان یا بددلی یا ضعف مذہب سے فرہ بکسرتین سبقت وظفر دنیا دتی و بفتحتین سخت شاد ہونا
اور خوش منش اور جب وہ اہل جنت فرہ دیے گئے کہ سب معنی فرہ کے یہان ہو سکتے ہین تو انھون نے
پوشیدہ حکمت اس آیت کی لولا رجال مومنون ونساء مومنات لم تعلموھم ان تطؤھم فتصیبکم منھم معرة
بغیر علم اگر نہوتے وہ دمومن اور عورتین مومن مکہ مین کہ تم اُن مومنون کو نہین جانتے تھے اگر ہلاک کرتے
پہونچتا تمکو رنج بسبب لاعلمی کے بس اسی حکمت سے کوتاہ دستی قتل کفار لعین سے فرض ہوئی واسطے خلاص
مومنون کے یہ آیت حدیبیہ کے حال مین ہی اور وہ رجال مومن اور مومنات وہ لوگ ضعیف تھے جو
ہجرت نہ کر سکے اور کفار مین شامل تھے مجبوری چنانچہ خود فرمایا کہ قصہ زمانہ حدیبیہ کا پڑھ کیسا مین دیکھ
فرمایا ہو اور اس اشارہ کے تمامت کو اسی قصہ سے دیکھ کما قال اللہ ہو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم
ببطن مکة من بعد ان اظفرکم علیھم وکان اللہ بما تعملون بصیرا وہ اللہ ایسا ہی جسنے باز رکھا ہاتھ کافرون کے
تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے بطن مکہ مین بعد اسکے فتحیاب کیا اُسنے تمکو اُنپر اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ
دیکھتا ہی اور نیز غالبی مین بھی آپکو مغلوب دام کبریا کا دیکھا جسوقت ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
کا خطاب آیا نہین پھینکا تونے جسوقت کہ پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا بس آپکو گم کیا اور مغلوب حق کا
پھر انھین اسیرون کی طرف خطاب آنحضرت کا ہی کہ مین تمھاری زنجیر پر اس سبب سے بھی نہین ہنستا
کہ ناگہان تمھارا دستگیر ہو جاؤن کہ مراد مقید سے ہی مین اس بات پر ہنستا ہون کہ تمکو زنجیر وغل لیے ہوے
سروستان وگل کیطرف لیے جاتا ہون اے لوگو خوش ہو کہ تمکو اس آگ سے جسکی پناہ نہین سبزہ زار کیطرف
زبردستی باندھے لیے جاتا ہون یعنے تم دوزخ کیطرف جاتے تھے اور مین سخت زنجیر سے باندھے تمکو بہشت
جاودان کی جانب کھینچتا ہون آپ مقولے مولانا رحمہ کے ہین کہ ہر مقلد جو دیکھا دیکھی کام کرنے والا ہی خواہ
وہ اپنے کام مین نیک ہی خواہ بد ایسے ہی باندھے حضرت رب العزت کیطرف کھینچتے ہین سب کے لیے
ایک راہ ہی مگر جو بغیر اولیا کے اس راہ مین چلتے ہین سب زنجیر بیم وابتلا مین مبتلا ہین اور اس راہ کو جیسا
کیطرح چلتے ہین سوا اُن لوگون کے جو واقف اسرار کار سے ہین الخلاف شرح مین بیگار کو بیگار کھانی کو
کمائی لکھا ہی قولہ جہد کن تا نور تو رخشان شود تا سلوک خدمتت آسان شود کودکان را می بری مکتب
بزور زانکہ مستند از فوائد چشم کور چون شود واقف بمکتب میدود جانش از رفتن شگفتہ میشود

میرود کودک بمکتب پیچ پیچ + چون ندید از مزد کار خویش هیچ + چون کند در کیسه دانگی دست مزد + آنگهی بیخواب گردد شب چو دزد + جهد کن تا مزد طاعت در رسد + بر مطیعان آنگهت آید حسد + ائتیا کرها مقلد گشته + ائتنا طوعًا صفا بسرشته + این محب حق ز بهر علتی + وان دگر را بیغرض خود خلتی + این محب دایه لیک از بهر شیر + وان دگر دل داده بهر آن ستیر + طفل را از حسن او آگاه نی + غیر شیر او را از و دلخواه نی + وان دگر خود عاشق دایه بود + بیغرض در عشق یکرایه بود + پس محب حق بامید و بترس + دفتر تقلید میخواند بدرس + وان محب حق ز بهر حق کجاست + که ز اعراض و ز علتها جداست + گر چنین و گر چنان چون طالب ست + جذب حق او را سوی حق جاذب ست + گر محب حق بود لغیره + کی ینال دائما من خیره + یا محب حق بود لعینه + لا سواه خائفا من بینه + یعنی فرماتے ہین کہ تو اس بات مین کوشش کر کہ تو ریتیرا روشن ہو تو چلین خدمت اہل اللہ کا تجھپر آسان ہوجاسے دیکھو تو لڑکون کو کیسا کھینچ تان کے مکتب لیجاتے ہین اور وہ جانا نہین چاہتے اس سبب سے کہ انکی آنکھین مکتب کے فائدون سے کور ہین اور جب اُن فائدون سے واقف ہوتا ہی تو وہ دوڑتا جاتا ہی اور وہان جانے سے شگفتہ خاطر ہوتا ہی اول مین تو لڑکا بڑے اینچ پیچ سے جاتا ہی اسواسطے کہ اپنے کام سے کچھ مزدوری نہین دیکھتا اور جب اپنے کیسہ مین کوئی دانگ اپنے ہاتھون کی مزدوری سے پاتا ہی تو پھر سونا بھی بھول جاتا ہی رات کو چورون کی طرح جاگتا ہی جیسے چور اپنے فائدہ کے لالچ مین نہین سوتے پس تو بھی کوشش کر تو مزدوری طاعت کی ملے ورنہ جب مطیعون کو دیکھیگا تو تجھکو اُنپر حسد آئیگا ائتیا کا جو امر ہی کہ ہمارے پاس آؤ تو اُسکا مقلد کرہًا ہوا ہی اور جو ائتنا کے مقید طوعًا ہین وہ صفا سرشتہ ہین پس یہ مقلد تو محب حق کا کسی علت سے ہی خواہ دنیا خواہ حور و قصور را در بصفا سرشتہ کسی غرض سے نہین خاص خلت سے جو دوستی خالص کے معنی مین ہی یہ محب دایہ کا ہی لیکن واسطے شیر کے اور دوسرا دل کھوئے ہوئے ہی واسطے اُس ستیر اور چھپے ہوئے کے بچہ کو دایہ کے حسن و خوبی کی کچھ خبر نہین سوا شیر کے کوئی چیز اُسکی دلخواہ نہین اور دوسرا عاشق دایہ کا ہی اور بیغرض اور عشق مین یکرا ہے دوسری چیز کو اُس رائے مین دخل ہی نہین پس محب حق کا بخوف و رجا دفتر تقلید کا درس کرتا ہی اور ہر گاہ کہ خوف و رجا ہی تو فرماتے ہین کہ پھر وہ محب حق کا خاص حق کیواسطے کہان ہی حق کا محب خاص تو وہی ہی جو اغراض و علتون سے جدا ہی اُسکے ساتھ تو خوف و رجا کی علتین ہین الغرض اگر ایسا ہی یا ویسا یعنے محقق یا مقلد جب وہ طالب ہی تو کوشش حق کی حق کیطرف اُسکی جاذب ہی اگر محب حق ہوا ہی واسطے حصول غیر حق کے تو ہمیشہ اسکو خیر حق سے کب پہونچیگی یا محب حق کا ذات حق کے واسطے ہی خالصًا تو اسکا سواے حق کے ڈرانے والا

کوئی نہین اسواسطے کہ حق کا درمیان ہی الخلاف شرح مین پھر آنتیا لکھا ہی جا اسکی نسبت اوپر مین لکھ چکا ہی

جذب معشوق عاشق را من حیث لا یعلمه العاشق ولا یرجوه ولا یخطر بباله ولا یظهر من ذلک الجذب اثره فی العاشق الا الخوف الممزوج بالیاس مع دوام الطلب یعنی جذب معشوق کا عاشق کیطرف اس جگہہ سے ہی کہ عاشق اسکو نہین جانتا نہ اسکی امید رکھتا ہی نہ خوف اور نہین ظاہر ہوتا ہی اس جذب سے اثر اسکا عاشق کی جان مین مگر خوف جو یاس سے آمیختہ ہی مع دوام طلب کے

قوله ہر دو را این جستجو ہا زان سرست + این گرفتاری دل زان دلبرست + آمدیم آنجا که در صدر جہان
گر نبودی جذب آن عاشق نہان + ناشکیبا کی بدی او از فراق + کی دوان باز آمدی سوی وثاق + میل معشوقان نہانست و ستیر + میل عاشق با دو صد طبل و نفیر + یک حکایت ہست اینجا ز اعتبار
لیک عاجز شد بخاری ز انتظار + ترک آن کردیم کو در جستجوست + تا که پیش از مرگ بیند روی دوست + تا رہد
از مرگ و یابد او نجات + زانکه دید دوستست آب حیات + ہر که دید او نباشد دفع مرگ + دوست نبود
که نه میوستش نه برگ + کار آن کارست ای مشتاق مست + کاندر آن کار ار رسد مرگت خوشست + شد نشان
صدق ایمان ای جوان + آنکه آید خوش ترا مرگ اندران + گر نشد ایمان تو ای جان چنین + نیست
کامل رو بجو اکمال دین + ہر که اندر کار تو شد مرگ دوست + بر دل تو بی کراہت دوست اوست
چون کراہت رفت آن خود مرگ نیست + صورت مرگست و نقل آن کردنیست + چون کراہت رفت
مردن نفع شد + پس درست آمد که مردن رفع شد + دوست حق ست او کسی کش گفت او + که توئی آن من
و من آن تو + المعنی وثاق بکسر قید یعنی وہ جو طلب عنیر کی یا عین کی ہی دونون کو یہ جستجوئین اسی
طرف سے ہین اور یہ گرفتاری دل کی اسی دلبر کی جانب سے آپ آنے ہم اس موقع پر اگر صدر جہان
کے دل مین جذب اس عاشق کا نہوتا تو وہ ایسا بیصبر فراق سے کیون ہوتا اور کب اپنے پانون
قید کیطرف دوڑتا آتا بس آشنا ہی کہ میل معشوقون کا نہان و پوشیدہ ہی اور میل عاشق کا سیکڑون
طبل و نفیر کے ساتھ ایک حکایت اور یہان قسم اعتبار سے ہی جس سے عبرت حاصل ہو لیکن بخاری
انتظار مین مرا جاتا ہی اور عاجز ہو رہا ہی اسلیے اس حکایت کو ہمنے ترک کیا کہ اسکی یہ جستجو ہی کہ
مرنے سے پہلے دیدار دوست کا دیکھ لے اور مرگ سے چھوٹ جائے اور نجات پائے کسواسطے دیدار
دوست کا آب حیات ہی جس سے مرتا نہین اور جو کوئی ایسا ہی جسکے دید سے مرگ دفع نہین ہوتا وہ
دوست نہین ہی کہ نہ میوہ اسکے پاس ہی نہ برگ گویا محاورہ ہندی کے موافق ایک ٹھنٹھ ہی سکا نہوین

اہے مشتاق موت کا مرد وہی ہے کہ اگر اسمین موت ہو تو خوشی ہو غم مرنے کا نہو کسواسطے کہ نشان صدق ایمان کا بھی ایسا ان ہی ہے جسمین تجھکو موت اچھی معلوم ہوا اور خوش آئے پس اگر ایسا ایمان تیرا ایسا نہین ہے تو کامل بھی نہین ہے جا اور اکمال دین کا ڈھونڈھ مثلاً کوئی شخص تیرے کام مین جانباز و مرگ دوست ہوئے تو تیرے نزدیک وہی تیرا دوست ہوگا اسکی دوستی مین کوئی کراہت تیرے دل پر نہوگی پھر جب کراہت نرہی تو وہ مرگ بھی نہین ہے ایک صورت مرگ کی ہے اور نقل کرنا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ کو الحدیث الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلبون من دار الی دار بیشک اولیاء اللہ مرتے نہین بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کو بدلے جاتے ہین پس جب کراہت نرہی تو نفع ہی نفع ہے لاجرم یہ کہنا کہ مرگ رفع ہوا راست و درست ہے یعنے مرگ نرہا مرگ کا غم نہین ہے دوست حق کا وہی شخص ہے کہ اسکو حق نے کہا تو میری ملک وان سے ہے مین تیری ملک اور آن سے

پہونچنا بخاری عاشق کا بندگی صدر جہان مین

قولہ گوش دار اکنون کہ عاشق میرسد + بستہ عشق او بحبل من مسد + چون بدید او چہرہ صدر جہان + گوئیا پرید از تن مرغ جان + جان بجانان داد از خود باز رست + بر سریر ملک جاویدان نشست + ہمچو چوب خشک افتاد آن تنش + سرد شد از فرق تا ناخنش + ہر چہ کردند از بخور و از گلاب + نی بجنبید و نیامد در خطاب + کار نامد از بخار و از بخور + جز کہ بوی آن نشد با فر و نور + شاہ چون دید آن مزعفر روی او + پس فرود آمد ز مرکب سوی او + گفت عاشق دوست جوید تیز و تفت + چونکہ معشوق آمد آن عاشق برفت + عاشق حقی و حق آنست کو + چون بیاید از تو نبود تار مو + صد چو تو فانی ست پیش آن نظر + عاشقی بر نفی خود خواجہ نگر + سایہ و عاشقی بر آفتاب + شمس آید سایہ لا گردد شتاب + چونکہ سر برزد ز مشرق قرص خور + نہ از ستارہ ماند و نہ از شب اثر + ہمچو شیری خورد با آہو دوچار + گشت آہو بیخبر افتادہ زار + از در دل چونکہ عشق آید درون + عقل رخت خویش انداز د برون + ہمچو ز ریشہ پیش تند باد + فہم کن واللہ اعلم بالصواب +

المعنی فرماتے ہین کہ اب کان لگاکے سن کہ عاشق آتا ہے جسکو عشق نے حبل من مسد سے باندھا تھا یعنے رسی چھال خرما سے کہ نہایت مضبوط ہوتی ہے پس جسوقت اُسنے صورت صدر جہان کی دیکھی گویا مرغ اُسکی جان کا تن سے اُڑگیا جان جو جانان کے دھیان مین تھی وہ اسکو دیدی اور آپ سے خلاص ہوگیا ملک جاویدان کے تخت پر جا بیٹھا تن اُسکا مثل چوب خشک بیابان کے پڑا رہگیا اور سر سے ناخن تک ٹھنڈا پڑگیا ہر چند بخور سونگھائے گلاب چھڑکے کسیکی بو سوائے اُس ... با فر و نور کے جو معشوق کی ہا کر ملک جاویدان کا بادشاہ بنا تھا کار آمد نہوئی شاہ نے جو اُسکی صورت

زعفرانی دیکھی سواری سے اُتر کر اسکی طرف آیا اور کہا کہ کیا خوب کہ عاشق دوست کو بڑی تیزی و گرمی کے ساتھ تو ڈھونڈتے اور جب معشوق آئے تو عاشق چلدے تو عاشق برحق ہے اور حق یہی ہے کہ معشوق کے سامنے ایسا فنا ہو جاوے کہ تیرا ایک تار مو بھی نہ پائے آپ مقولے مولانا رحمہ کے ہین کہ تجھ جیسے سیکڑون اُس نظر کے سامنے فانی ہوئے ہین تو اے خواجہ اسکا عاشق ہے تو اپنا عشق نفی پر دیکھ کہ نفی کا عاشق ہون مثلاً تو سایہ ہے اور عاشق ہوا آفتاب پر جسوقت آفتاب آئیگا فوراً تو لا و نفی ہو جائیگا معمول ہے جہان قرص آفتاب نے مشرق سے سر نکالا نہ کوئی ستارہ رہتا ہے نہ رات کا کچھ اثر رہتا ہے جیسے شیر جسوقت آ ہوسے ملاقی و دوچار ہوا آہو بیخبر ہو گیا اور زار و نزار ہو کے گر گیا جسوقت عشق در دل سے جو آنکھین ہین خانۂ دل مین گھستا ہے تو عقل اپنا اسباب دل سے نکال کے باہر ڈال دیتی ہے ایسا حال عقل کا عشق کے سامنے سمجھ لے جیسے زور پشہ کا سامنے تند ہوا کے اور اپنا خود جاننے والا ہے ساتھ خوبی کے

فریادی ہونا مچھرون کا پاس سلیمان کے ظلم ہوا سے

قولہ پشہ آمد از حدیقہ از گیاہ ⁎ وز سلیمان گشت پشہ داد خواہ ⁎ کای سلیمان معدلت می گستری ⁎ بر شیاطین و آدمی زاد و پری ⁎ مرغ و ماہی در پناہ عدل تست ⁎ کیست آن گم گشتہ کش فضلت نجست ⁎ داد دہ ما را کہ بس زاریم ما ⁎ بی نصیب از باغ و گلزاریم ما ⁎ مشکلات ہر ضعیفے از تو حل ⁎ پشہ باشد در ضعیفی خود مثل ⁎ شہرہ در ضعف و شکستہ پری ⁎ شہرہ تو در لطف و مسکین پروری ⁎ ای تو در اطباق قدرت منتہی ⁎ منتہی ما در کمی و گمرہی ⁎ داد دہ ما را ازین غم کن جدا ⁎ دستگیری ای دست تو دست خدا ⁎ پس سلیمان گفت ای انصاف جو ⁎ داد و انصاف از کہ میخواہی بگو ⁎ کیست آن ظالم کہ از باد بروت ⁎ ظلم کردست و خراشیدست روت ⁎ ای عجب در عہد ما ظالم کجاست ⁎ کو نہ اندر حبس و در زنجیر ماست ⁎ یعنی ایک مچھر حدیقہ اور گیاہ سے آیا اور سلیمان سے وہ مچھر داد خواہ ہوا کہ ای سلیمان تم معدلت گستری کرتے ہو جملہ شیاطین اور آدمی و پری کی جملہ مرغ و ماہی تمھارے عدل کی پناہ مین ہین کون ایسا گم گشتہ ہے جسکو تمھارے فضل نے نہین ڈھونڈھا ہماری فریاد و کہ ہم نہایت زار و نزار ہو رہے ہین اور بے نصیب باغ و گلزار سے ہین تمسے ہر ایک ضعیف کی مشکلات حل ہوتی ہین اور ہم تو پشہ ہین خود ضعیفی مین مثل ہین ہمارا شہرہ ضعف و شکستہ پری مین ہے تمھارا شہرہ لطف و مسکین پروری مین اے سلیمان جیسے تم طبقون قدرت مین منتہی ہر قسم کی قدرت انتہا کی رکھتے ہو ایسے ہی ہم کمی و گمراہی مین منتہی ہین یعنے وہ نہین جن نہین ہے تمہاری داد دو اور ہمکو اس غم سے الگ کرو اور ہماری دستگیری کرو کہ تمھارا دست دست خدا کا ہے پس سلیمان نے کہا اے داد خواہ کس سے تیری داد ہے اور کس سے طالب انصاف کا ہے وہ ظالم کون ہے جسنے اپنے

غرور سے ظلم کیا ہو اور تیرا منہہ نوچا ہو اے بڑے تعجب کی یہ بات ہی جو تو کہتا ہو ہمارے عہد میں ظالم ہی کہاں ہی
اور اگر ہی تو کون ایسا ہی جو ہماری قید و زنجیر میں نہیں ہی **قوله** چونکہ بازادیم ظلم آمروز مرد ولیس بعہد ما کہ ظلمے
پیش برد + چون برآمد نور ظلمت نیست شد + ظلم را ظلمت بود اصل + عضد + تا شیاطین کسب و خدمت میکنند
دیگران بستہ باصفاد + بند + ملک زان را دست ما را کن فکان + تا بنالد خلق سوی آسمان + تا بالا
سنر شا بد دود یا بد تا نگرد + مضطرب چرخ و سہا + تا نلرزد عرش از نالہ یتیم + تا نگردد از ستم جانی سقیم + زان
نہادیم از ممالک مذہبی + تا نیاید بر فلکما یاربی + منگر ای مظلوم سوی آسمان + کاسمانی شاہ داری در زمان +
گفت پشہ داد من از دست باد + کو دو دست ظلم بر ما برکشاد + ما ز ظلم او بہ تنگی اندریم + با لب بستہ از و
خون میخوریم + ظلم او بر ما صریحست و عیان + نیست ما را چارہ جز گشتن نہان + داد ما و انصاف ما
بستان از و + ای کریم عادل اکرام خو + المعنی آصفاد بالفتح زنجیرہا و بندہا حضرت سلیمان فرماتے ہین
کہ جسدن ہم پیدا ہوے ظلم اسیدن مرگیا پھر کون ایسا ہی جسنے ہمارے عہد مین ظلم چلایا ظاہر ہی جب نور
روشن ہوتا ہی ظلمت نیست ہو جاتی ہی اسلیے کہ ظلم ہی ظلمت کی اصل و قوت بازو ہی دیکھو شیاطین کیسے
کسب و خدمت مین مصروف ہین اور جو کسب و خدمت سے جدا ہین سب بند و زنجیر مین مقید ہین
ہمکو کن فکان نے جس سے یہ سب کچھ پیدا ہوا ہی اسواسطے ملک دیا ہی تو مخلوق آسمان کیطرف نالان
ہنون اور اسواسطے کہ آہون کے دھوئین بالا نجاوین تا آنکے دھوئین سے چرخ و سہا مضطرب نہون جیسے دھوئین سے
مضطرب ہوتے ہین آنکھین ملتے ہین آسمان کی آنکھین ستارے ہین اور اسواسطے کہ کوئی یتیم نہ رونے پاوے جو عرش
کانپنے اور کوئی جگہ ایسی سقیم نہوے جسکو کہین کہ فلان جگہ مرض ظلم کا ہی مین نے تمام ملکون مین ایک
مذہب رکھا ہی تا اتحاد ہو اختلاف جاتا رہے تا کوئی یا رب نہ کرے ای مظلوم آسمان کو مت تکے جبکہ
زمانہ مین تو شاہ آسمانی رکھتا ہی کہ مراد اپنی ذات سے ہی پشہ نے کہا کہ داد میری ہوا سے ہی اُسنے
دونون ہاتھ ظلم کے مجھپر بڑھائے ہین ہم اُسکے ظلم سے نہایت تنگ ہین ہر چند لب ہمارے بستہ ہین
لیکن اُس سے خون کھاتے ہین اُسکا ظلم ہمپر صریح و عیان ہی اور ہمکو اس سے سوا چھپ جانے کے
کچھ بن نہین آتا تم ای کریم عادل اکرام خو ہماری فریاد و انصاف اس سے لو

حکم کرنا سلیمان کا پشہ فریادی کو واسطے حاضر لانے ہوا کے انکی کچہری مین

قوله پس سلیمان گفت ای زیبا دہی + امر حق باید کہ از جان بشنوی + حق بمن گفتہ ہست ہان ای داد ور +
مشنو از خصمے تو بی خصم دگر + تا نیاید ہر دو خصم اندر حضور + حق نیاید پیش حاکم در ظہور + خصم تنہا گر بر آرد صد نفیر +
ہان وہان بی خصم قول او مگیر + من نیارم روز فرمان تافتن + خصم خود را رو بیاور سوی من + گفت قول

قست برہانِ درست + خصم من بادست او در حکم تست + بانگ زد آن شہ کہ ای باد صبا + پشہ افغان
کرد از ظلمت بیا + ہین مقابل شو تو با خصم و بگو + پاسخ خصم و بکن دفع عدو + باد چون بشنید آمد تیز تیز + پشہ
بگرفت آن زمان راہ گریز + پس سلیمان گفت کای پشہ کجا + باش تا بر ہر دو رانم من قضا + گفت ای شہ
مرگ من از بود اوست + خود سیاہ این روز من از دود اوست + او چو آمد من کجا یابم قرار + کو برآرد از نہاد
من دمار + ہمچنین جویای درگاہِ خدا + چون خدا آید شود جویندہ لا + گرچہ آن وصلت بقا اندر بقاست
لیک ز اول آن بقا اندر فناست + سایہ ہای کہ بود جویای نور + نیست گردد چون کند نورش ظہور + عقل کی
ماند چو باشد سردہ او + کل شیء ہالک الا وجہہ + ہالک آید پیش وجہش ہست و نیست + ہستی اندر نیستی خود طرفہ
ایست + اندرین محضر خردہا شد ز دست + چون قلم اینجا رسیدہ شد شکست + باز گردم جانب صدر جہان
در نوازش عاشق خود را نہان + می کشد از بیہشی اش در بیان + اندک اندک از کرم صدر جہان + المعنی
دوسری آواز مگس و پشہ پس حضرت سلیمان نے بعد اظہار پشہ کے کہا کہ اے زیبا آواز مجھکو لازم ہی کہ ام
حق کو دل سے سُننے اور ماننے مجھ سے حق نے کہدیا ہی کہ خبردار اے داود ورتو ایک خصومت والے کی بات
بے دوسرے خصم کے ہرگز مت سُننے اسواسطے کہ جب تک دوسرا خصم سامنے حاکم کے نہین آتا
حق ظاہر نہین ہوتا اگرچہ اکیلا خصم سیکڑون طرح کی فریاد و فغان کرے لیکن خبردار خبردار تو بے
دوسرے خصم کے اسکی بات مت مان بس مین اُسکے حکم سے روگردانی نہین کرسکتا جا تو اپنے خصم کو
میرے سامنے لا پشہ نے کہا کہ تمہاری بات درحقیقت حجت درست ہی لیکن میری خصم ہوا ہی
اور وہ مطیع تمہارے حکم کی یہ سُنکے اُس بادشاہ نے پکارا کہ اے باد صبا پشہ تیرے ظلم سے فریادی ہی
تو ہمارے پاس آ خبردار ہو اپنے دشمن کے مقابل ہوا اور اسکو جواب دے اور اسکی بات کا دفع
ہوا نے جو سُنا تیز دوڑتی آئی اُسکے آنے سے پشہ نے راہ گریز کی لی سلیمان نے کہا اے پشہ کہان
جاتا ہی ٹھہر ارہ تو تم دونون سے کسی پر مین حکم جاری کرون پشہ نے کہا اے شاہ میری موت اُسکے
ہونے سے ہی یہ میرا روز سیاہ جو مراد مصیبت سے ہو اسی کے دود سے ہی جب وہ آ گئی مین کہان
ٹھہر سکتا ہون کہ وہ مجھکو ہلاک کرے ڈالتی ہی ایسا ہی حال طالب درگاہ خدا کا ہی کہ جب خدا آتا ہی تو طالب
نیست ولا ہو جاتا ہی اگرچہ وہ آنا اور وصل ہونا خدا کا بقا در بقا ہی لیکن یہ بقا بھی تو پہلے فنا ہی تو
ہی جتنے سایے ہین کہ وہ جویا نور کے ہین اے طالب اُسکے جسوقت نور آسکا ظاہر کرتا ہی سب نیست
ہو جاتے ہین اور جب بجید اُسکا ہوتا ہی تو عقل رہتی ہی کب ہی بلکہ کل شیء ہالک الا وجہہ کی کیفیت
ہوتی ہی یعنے ہر شے ہلاک ہونے والی ہی مگر اوسکی ذات سارے ہست و نیست اُسکی ذات کے مقابل

ہالک ہین اور اسی نیستی سے سالکون کو ہستی حاصل ہوئی ہو مگر یہ بات لوگون کے نزدیک عجیب وطرفہ ہو کہ نیستی سے ہستی کیسی آپ فرماتے ہین کہ اس گفتگو مین جو یہ ایک محض ہو بہت بہت عقلین بیخود و بیخبر ہوئی ہین اسی سبب سے میرا قلم بھی جب اس موقع پر پہونچا اسکا بھی سر ٹوٹ گیا اسکے لکھنے سے رہگیا اور اب صدر جہان کیطرف لوٹون کہ اُسنے عاشق پر نوازشین پوشیدہ کین اُنکا بیان کرون کہ وہ اپنے بیان وکرم سے اس عاشق بیہوش کو تھوڑا تھوڑا کرکے ہوش مین لایا

الحلاف شرح مین خصم دگر کو خطم لکھا ہو

مہربانی کرنا معشوق کا عاشق بیہوش پرتا ہوش مین آوے

قولہ بر گرفتش سر نہاد اندر کنار + بر رخش میکرد اشک تر نثار + بانگ زد در گوش او شہ کای گدا زر نثار آوردمت دامن کشا + جان تو کاندر فراقم می طپید + چونکہ زنہارش رسیدم چون رمید + اے بدیدہ در فراقم گرم و سرد + با خود آاز بیخودی و باز گرد + مرغ خانہ اشتری را بیخود + رسم مہمانش بخانہ می برد + چون بخانہ مرغ اشتر پا نہاد + خانہ ویران گشت و سقف اندر فتاد + مرغ خانہ ہست عقل و ہوش را ہوش صالح طالب ناقہ خدا + ناقہ چون سر کرد در آب وگلش + نی گل آنجا ماند نی جان و دلش + کرد فضل عشق انسان را فضول + زین فزون گوئی ظلوم ست وجہول + جاہلست و اندرین مشکل شکار + میکشد خرگوش شیری در کنار + کہ کنارا ندر کشیدی شیر را + گر بدانستی و دیدی شیر را + ظالمست او بر خود و بر جان خود ظلم بین کز عدلہا گو می برد + جہل او مر علمہا را اوستاد + ظلم او مر عدلہا را شد رشاد + دست او بگرفت کان رفتہ وش + آنگہی آید کہ من دم بخششش + چون بمن زندہ شود آن مردہ تن + جان من باشد کہ رو آرد بمن + من کنم او را ازین جان محتشم + جان کہ من بخشم ببیند بخششم + جان نامحرم نہ بیند روی دوست + جز ہمان جان کاصل او از کوی اوست + المعنی یعنے اس عاشق بیخود افتادہ کا سر اُٹھاکے اپنی گود مین رکھ لیا اور منھ پر اُسکے گوہر اشک تر کے نثار کرنے لگا اور اُسکے کان مین پکار کے اُس شاہ نے کہا کہ اے گدا مین تیرے نثار کو زر لایا ہون کہ وہی اشک ہین تو دامن پھیلا تیری جان میرے فراق مین تڑپتی تھی اور اب تو مین اسکی پناہ پہونچا تھا پھر کیون بھاگ گئی اے وہ شخص تو نے میرے فراق مین گرم و سرد و سخت و نرم دیکھے ہین آپ مین آبیخودی سے اور لوٹ اشعار بعد کے تمثیل ہین کہ ایک مرغ خانگی بیعقل اونٹ کو برسم مہمان اپنے گھر لیے جاتا ہو جب اونٹ نے مرغ کے گھر مین پانٔون رکھا وہ گھر سب ٹوٹ پھوٹ کے ویران ہوگیا اور چھت وغیرہ گر گئی حاصل یہ کہ عقل و ہوش کا خانہ انسان مین ایسا ہی جیسے خانہ مرغ کا اور جو ہوش صالح ہو وہ طالب ناقہ خدا کا ہو بس جب اُس ناقہ

نے اُسکے آب و گل کیطرف سر کیا اور متوجہ ہوا پھر وہان نہ گل ہے نہ اُسکا جان و دل ہے پھر متوسلے
مولانا رحمہ کے ہین کہ غلبہ اور افزونی فضل عشق نے انسان کو فضول بنایا اور اسی فزون گوئی سے وہ
ظلوم و جہول بنا جیسا کہ آیت شریفہ سے واضح ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان
یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا بیشک پیش کی ہمنے امانت کہ مراد عشق سے ہے آسمان
و زمین اور پہاڑون پر سو انکار کیا اُنھون نے اُسکے اٹھانے سے اور ڈر گئے اُس سے اور اٹھایا اُسکو انسان
نے بیشک وہ انسان بڑا ظالم اور نہایت ہی جاہل نادان ہے جاہل شکار تو اس سببسے کہ کیسے شکل شکار مین پڑا کہ
خرگوش ہوکے شیر کو بغل مین دباتا ہے عشق تو ایک شیر ہے اگر پہلے سے جان لیتا اور دیکھ لیتا کہ یہ شیر ہے
تو کبھی بغل مین نہین دباتا اور ظالم اپنے اوپر اور جان پر لیکن اُسکے ظلمون کو تو غور کر کہ بڑے بڑے
عدلون سے بڑھے ہوے ہین پس جہل اُسکی ایسی کہ سارے علمون کی اُستاد اور ظلم اُسکا ایسا کہ جملہ
عدلون کا رہنما پھر رجوع ہے طرف گفتگو صدر جہان کے کہ ہاتھ اُسکا پکڑا اور کہا کہ یہ دم رفتہ اُسکا اُسوقت
آجائیگا جو مین اُسکو دم بخشون جب وہ مردہ تن میرے سبب سے زندہ ہوجائیگا تب میری جان مین جان
آئیگی مین اُسکو اس جان محتشم سے زندہ کرون وہ جان کہ مین بخشون دیکھے بخشش میری جو جان نامحرم
صورت دوست کی نہین دیکھتی سوا اس جان کے جسکی اصل دوست کی گلی سے ہے الخلاف شرح مین
با خود آ کو با خدا لکھا ہے قولہ در دمم قصاب وار این دوست را + تا ہلد آن مغز نغزش پوست را + گفت اے
جان رمیدہ از بلا + وصل ما را در گشادیم الصلا + ای خود ما بیخودی و مستیت + ای ز ہست ما ہمارہ ہستیت +
با تو بی لب این زمان من نو بنو + رازہای کہنہ میگویم شنو + زانکہ این لبہا ازان دم میرمند + بر لب جوے
نہان بر میدمند + گوش بی گوشی درین دم برکشا + بہر راز یفعل اللہ ما یشاء + چون صلای وصل بشنیدن
گرفت + اندک اندک مردہ جنبیدن گرفت + نی کم از خاکست کز عشوہ صبا + سبز پوشد سر برآرد از قبا +
کم ز آب نطفہ نبود کز خطاب + یوسفان زایند رخ چون آفتاب + کم ز بادی نی کہ شد از امر کن + در
رحم طاوس و مرغ خوش سخن + کم ز ناری نیست کز امر سلام + گلستان شد بر خلیل خوش کلام + کم ز چوبے
نیست در دفع عدو + گشت اژدرہای منکر ز امر ہو + کم ز کوہ و سنگ نبود کز ولاد + ناقہ کان ناقہ ناقہ زاد
زاد + زینہمہ بگذر نہ آن مایہ عدم + عالمی زاد و بزاید دمبدم + بر جہید و بر طپید و شاد و شاد + یکدو چرخی زد
سجود اندر فتاد + یعنی مین اپنے اس دوست مین قصاب کے مانند دم پھونکونگا خبردار ہوکے وہ
مغز نغز اُسکا جو پوست کو چھوڑ گیا ہے پھر دوڑے اور کہا کہ ای جان رمیدہ از بلا ہمنے وصل کا دروازہ
کھولا اب تجھکو صلا ہے کہ آ اور ہمارے وصل سے متمتع ہو آ ای شخص تو کیا ہے خود ہم ہی ہین کہ ہمین سے تیری

بیخودی و مستی ہی اور بہار تن جو نہ بنتی ہے ہمیشہ تیری بستی ہی ہمارہ مخفف ہموارہ یعنی اسوقت وہ نکتے تو نہ چھپے لو رہا ہیون او پڑا مے راز جنکے بیان مین لبون کو دخل نہین بے لب کے ہین ای معنوی تو انگوٹھن اور بے لب بسبب اسکے کہ لب ظاہری اُن ہمون سے بھاگتے ہین اور وہ جو نہان ہوتے جان جس سے تازگی و سیرابی جسم کی ہی او سکے کنارے وہ دم جنتے اور پیدا ہوتے ہین تو بھی وہ گوش جو بگوشی کے ہین ای گوش باطنی انکے سننے کو کھول کہ یہ از یفعل اللہ ما یشاء کا ہی اسکے لیے گوش بھی ایسے ہی چاہیین کرتا ہی اللہ جو کچھ چاہتا ہی پس جب وہ صلاے وصل کی سننے لگا یا تو مردہ جیسے وہ حرکت تھا پھر کچھ کچھ ہلنے لگا آپ فرماتے ہین اگر وہ صلاے وصل سے ہلنے لگا تو عجب کیا آخر وہ اس خاک سے تو کم نہین کیسے عشوۂ صبا سے سبز پوش ہوجاتی ہی اور قبا سبز سے سر نکالتی ہی کہ یہ سبزی ہی خاک کی جان ہی بقول سعدی رح نیز ع صبا کر دبارہ کرجان در وہ نہ کم ہی آب نطفہ سے کہ جب خطاب حق اسکو پہونچا ہی تو کیسے کیسے یوسف اس سے پیدا ہوتے ہین جنکے رخ آفتاب کے مانند روشن نہ کم اس ہوا سے کہ جس سے بسبب امر کن کے رحم مین طاؤس و مرغ خوش ہوے نہ کم اس ماء سے کہ جب امر بردا اور سلاما کا سنا تو خلیل خوش کلام پر گلستان ہوا ... یعنے عصا سے کہ دفع دشمن مین ایک اژدہا بن گیا حکم حق سے نہ کم سنگ سے کم کہ پیدایش ... ناقہ اس سے پیدا ہوا جیسا کہ معلوم ہی حضرت صالح کے وقت مین پہاڑ سے ... پیدا ہوا تھا آپ فرماتے ہین یہ تو جزوی جزوی او مین انکو چھوڑے ... تو دیکھو کہ ... جس سے ایک عالم پیدا ہوا اور دمبدم پیدا ہوتا چلا جاتا ہی یہ سب اسی یفعل اللہ ما یشاء کا ... اس عاشق مردہ تن مین عمل کیا کہ وہ اچھل پڑا ... خوش پھڑکنے لگا ... سجدہ مین گرپڑا الخلاف شرح مین جو کی گو جو رکی پر بید منند کو بید منند لکھا ہو لیکن اگر ... بمعنی بسیار کے ہی تو ہو سکتا ہے

	ہوش مین آنا عاشق بیہوش کا اور متوجہ ہونا ثنا و شکر مین

قولہ شگفیدانہ و ... او و شاد ... صاف ... آزاد شد گفت ای عنقای حق جان را مطاف شکر کہ باز آمدی زان کوہ قاف ... قیامتگاہ عشق ای تو عشق عشق وای دلخواہ عشق اولین خلعت کہ خواہی داد تو گوش خواہم کہ نہی بر روزنم گرچہ میدانی بصعوت حال من بندہ پرور گوش کن احوال من صد ہزاران بار ای صدر فرید زار زوی گوش تو ہوشم پرید آن سمیع تو و آن اصغای تو وان تبسمہای جان افزای تو آن نیوشیدن کم و بیش مرا عشوۂ جان بداندیش مرا قلبہای من کہ آن معلوم تست ... نقد درست بہر گستاخی و شوخی غرۂ

ظلمها دیپیش حلمت ذره + اولا بشنو که چون ماندم زشست + اول و آخر پیش من یکبست + ثانیا بشنو
کای صدر و ودود که بسی گشتم ترا ثانی نبود + ثانیا از تو بیرون رفته ام + گوئیا ثالث ثلاثه گفته ام + رابعا
چون سوخت مارا مزرعه + می ندانم خامسه از رابعه + خامسا در هجرت ای صدر جهان + از حواس خمسه بودم
در زیان + سادسا در شش جهت بی روی تو + گو بیابد می غلم و در تو + سابع از ثامن ندانم صد الم
خون همی گرید فلک از ناله ام + هر کجا بینی تو خون بر خاکها + پی بری باشد یقین از چشم ما + الٰمعنی یعنے جب
عاشق ہوش مین آیا معشوق کی صورت دیکھکے کھل گیا اور شاد ہوا اور آپ کو عین وصل مین دیکھکے
بند ہجر سے آزاد ہوا اور کہا کہ ای عنقا حق کے اور جانون کے مطاف عنقا اسواسطے کہ تو ایک انوکھا
شخص مثل تیرا ناپیدا جانکا مطاف بدینوجہ کہ جانین تجھپر تصدق ہوتی ہین شکر ہے کہ تو اُس کوہ قاف
سے لوٹ آیا کوہ قاف سے مبالغہ ہے اُسکے غیظ و غضب کا کہ اُسکی خطا سے اسپر تھا اور اب اُسکو نہایت ہی
مہربان پایا اور ای اسرافیل قیامتگاہ عشق کے تجھ سے قیامت عشق کی برپا ہوتی ہے اور تو عشق کا عشق اور
عشق کا دلخواہ ہے خلعت جو مجھکو تو دیا چاہیے تو اول خلعت ہین اُسکو جانتا ہون کہ تو میرے روزن پر
اپنے کان لگائے اور اُسکی آواز سنے اگرچہ تو اپنی صفوت و صفا سے میرا حال خوب جانتا ہے تجھسے
چھپا نہین لیکن ای بندہ پرور ذرا میری باتین بھی تو سن لے لاکھون بار ای صدر یکتا و یگانہ تیرے کان
کی آرزو مین میرے ہوش اُڑے اور تیرے کان تک نہ پہونچی جو عرض حال کرتی آئندہ تمہید بیان اُن نہین
اقوال کی ہے کہ تو وہ سننے والا ہے اور سنانے والا ہے اور تیرے ایسے تبسم جانفزا آئے وہ تیر میری کم و بیش کا
اور میری جان بداندیش کے عشوے دھوکے سننا اور میری کھوٹی باتونکو بوسعت حلم کے کھرا اور ٹھیک ماننا
ہر گستاخ بے ادب شوخ مغرور پر حلم کرنا اور وہ حلم کہ سارے حلم اُسکے ایک ذرہ ہین وہ اقوال میرے
یہ ہین اول تو یہ سن کہ مین جب سے تیری شست سے چھوٹا ہین نے کسی چیز کو نہین جانا کہ اسکی ابتدا
کیا ہے اور انتہا کیا ہے ایسا بیخود ہون دوسرے یہ بھی سن لے کہ ای صدر و ودود مین اس ماں مفارقت
مین بہت پھرا مگر تیرا ثانی کوئی نہ پایا تیسرے جب سے تجھ سے الگ ہوا ہون اور تیرے پاس سے
نکلا ہون گویا مین نے ثالث ثلاثہ کہا ہے جو مراد کفر سے ہے اسلیے کہ نصاری کہتے ہین ان اللہ ثالث
ثلثہ یعنے ایک روح القدس ایک عیسی تیسرا خدا کہ یہ کفر ہے بس مین بھی کافر ہوگیا ہون چوتھے جب
میری ہستی کا مزرعہ سوخت ہوا ہے مین جانتا ہی نہین کہ خامسہ رابعہ کے بعد ہوتا ہے یا کیا پانچوین تیری
جدائی سے ای صدر جہان مین نے اپنے حواس خمسہ سے ہمیشہ زیان پایا کبھی درست نہوے چھٹے تیری
صورت بغیر شش جہت سے غم زدہ ہوا ہوکے تجھپر بساہر کسی پر تو اکھڑا اکھڑا پڑتا ہے ساتوین یہ کہ ایسا

بھٹکا ہوا ہوں کہ ٹھامن کو نہیں جانتا اور ایسا کہ جب نالہ کرتا ہوں تو فلک سا بے رحم میرے نالہ پر خون
روتا ہے جو غایت درجہ رونے کا ہے جہان کہیں تو خون زمین پر دیکھے اگر سراغ لگائے تو یقین ہے کہ وہ
خون ہماری ہی آنکھوں کا نکلیگا الخلاف شرح میں پی بری کو بی بری لکھا ہے **قولہ** گفت من رعدست
واین بانگ وحنین + زابر خواہد تا ببارد بر زمین + من میان گفت وگریہ می تنم + یا گریم یا بگویم چون کنم
ور بگویم فوت میگردد بکا + ور بگریم چون کنم مدح وثنا + می فتد از دیدہ خون دل شہا + بین چہ افتاد ست
از دیدہ مرا + این بگفت وگریہ در شد آن نحیف + کہ برو بگریست ہم دون وشریف + از دلش چندان
بر آمد ہای وہوی + حلقہ کرد اہل بخارا گرد او + خیرہ گویان خیرہ گریان خیرہ خند + مرد وزن خرد وکلان
گرد آمدند + شہر ہم ہمرنگ او شد اشک ریز + مرد وزن درہم شدہ چون رستخیز + آسمان میگفت آن دم
بازمین + گر قیامت را ندیدستی ببین + عقل حیران کہ چہ عشق ست وچہ حال + یا فراق او عجب تر یا وصال
چرخ برخواند قیامت نامہ را + تا مجرہ بر دریدہ نامہ را + با دو عالم عشق را بیگانگیست + واندران ہفتاد
و دو دیوانگیست + سخت پنہانست و پیدا حیرتش + جان سلطانان جان در حسرتش + غیر ہفتاد و دو ملت
کیش او + تخت شاہان تختہ بندی پیش او + یعنی پھر اُسی عاشق کا مقولہ ہے کہ کلام میرا مثل رعد کے ہے
اور یہ بانگ و نالہ میرا ابر سے خواہان اس بات کے ہیں کہ وہ زمین پر برسے یعنے ابر کو رولانا چاہتے ہیں
میں گفت وگریہ دونوں کے درمیان میں ہوں اور دونوں کی طرف متوجہ و حیران کہ روؤں یا بیان
کروں لیکن کیا کروں اگر بیان کرتا ہوں تو گریہ فوت ہوتا ہے اور اگر روتا ہوں تو مدح وثنا سے رہا جاتا
ہوں اے شاہ میرے میری آنکھوں سے خون دل کا کیسا گر رہا ہے غور تو کر کہ ان آنکھوں سے مجھکو کیا پیش
پڑا ہے بس یہ کہا اور وہ نحیف رونے لگا اور ایسا رویا کہ اُسکے رونے سے متاثر ہو کے ادنی اعلے
سب رونے لگے سارے خیرہ گو اور خیرہ گریہ اور خیرہ خند خرد وکلان مرد وزن سب جمع تھے خیرہ
یعنی بسیار وسرگشتہ اور حیران وسست وتاریک تمام شہر ہمرنگ اُسکا ہوا اشک ریزی میں اور مرد وزن
ایسے گڈ بڈ ہو گئے جیسے قیامت میں ہونگے آسمان بھی اسوقت زمین سے کہتا تھا کہ اگر قیامت
نہیں دیکھی ہے تو لے دیکھ لے یہی تو ہے اسقدر مخلوق جمع ہوئی عقل حیران تھی کہ یہ کیسا عشق اور کیسا حال
ہے اب فراق کو اُسکے عجیب زیادہ سمجھیں یا وصال کو چرخ قیامت نامہ پڑھتا ہے یا مجرہ نے اپنا نامہ پھاڑا
ہے مجرہ بکسر کہکشان اور وہ ایک خط ہے باریک آسمان میں اور اسی رعایت خط سے مولانا نے اُسکو نامہ
کہا ہے اب مقولات مولانا رح کے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ عشق عجیب شے ہے دونوں جہان سے بیگانہ کسیکا
آشنا نہیں اور یہ جو ہفتاد و دو ملت ہیں یہ سب اسمیں دیوانگی ہے خود تو نہایت ہی پوشیدہ ہے مگر

تیز ہین اسکی نظاہر ہین جملہ سلطانان معنی کی جان تو ہر مگر جان انکی اسی حسرت مین ہین کہ افسوس اسکو دیکھا
نہین آسکا دین مذہب اس ہفتاد و دو ملت سے غیر و جدا ہوا اور ایسا آزاد کہ تخت شاہون کو تختہ بندی
جانتا ہو اسی حبس و قید الخلاف شرح مین یا محرہ کو تا محرہ لکھا ہی قولہ مطرب عشق این زند وقت سماع
بندگی بند و خداوندی صداع + پس چہ باشد عشق دریای عدم + در شکستہ عقل را آنجا قدم + بندگی و سلطنت
معلوم شدہ زین دو پردہ عاشقی مکتوم شدہ کاشکے ہستی زبانی داشتی + تا ز ہستان پردہا برداشتی + ہرچہ
گوئی ای دم ہستی [illegible] بدان + آفت ادراک آن حالست و قال + خون بخون شستن محالست
[illegible] روز و شب اندر قفص در میدمم + سخت مست و بیخود و آشفتہ + [illegible]
ای جان برچہ پہلو خفتہ + ہان و ہان ہشدار بر ناری دمی + [illegible] محرمی + عاشق و
مستی و بگشادہ زبان + الله الله اشتری بر ناودان + چون ز راز و [illegible] یا جمیل الستر خواند
آسمان + ستر چہ در پشم و پنبہ آذرست + تو ہمی پوشیش او رسوا ترست [illegible] تا سرش پنہان
کنم + سر برآرد چون علم کاینک منم + رغم انفم گیردم او ہر دو گوش + ای [illegible] چونش می پوشی بپوش
المعنی یعنی مطرب عشق کا جب وجد و سماع مین آتا ہی تو یہی راگ [illegible]
بس عشق کیا ہی ایک دریا عدم کا ہی جسمین ہر شی نیست ہی اور عقل کا قدم [illegible]
نہین سکتی رہی بندگی و سلطنت ان دونون کا بھی حال معلوم ہوگیا کہ یہی دو پردے ہین انسے
بھی عاشقی پوشیدہ ہو جاتی ہی کیا اچھا ہوتا جو ہستی کی زبان ہوتی تو ہستی [illegible] اسکے پردے فاش
کرتی کہ جب تک پردہ ہستی کا نہین دور ہوتا عشق ظاہر نہین ہوتا اب ہین [illegible] ہون اس سے
ہستی لازم آتی ہی اور وہ دریا نیستی کا تو ایسا جان لے کہ تونے ایک [illegible] پردہ ڈالا
پھر سرے کہنے سے فائدہ عشق سے جو حال ہوتا ہی وہ ادراک کے لیے [illegible] ایک آفت ہی پھر کیسے قال
ہو سکے اور خون سے خون کیسے دھویا جاے کہ محال ہی محال ہی مین جو اسکے سودائیون کا محرم
و راز دار ہون اسواسطے رات دن اسیکا افسون پھونکتا رہتا ہون اور ذکر کرتا ہون گو قفس
تن مین مقید ہون اور اپنی جان سے کہتا ہون کہ ای جان رات تو کس کروٹ سے سوئی ہی جو
ایسی نہایت مست و بیخود اور دیوانہ ہو رہی ہی خبردار خبردار ہوش کر دہشت یار سے اٹھا اور کوئی
محرم ڈھونڈھو اس سے کہا محرمون سے کیا کہتا ہی تو عاشق ہی او مست اور کشادہ زبان جسکو ربط
نہین اور یہ ذکر و بیان بس للہ اللہ اونٹ اور ناودان کیسی بیہودگی ہی عشق کے راز و ناز سے کیسے زبان رہ سکے
اس امید سے کہ آسمان مجھکو جمیل الستر کہے یعنی اچھے بھید والے بھید عشق کا کیا ہی پشم و پنبہ کی آگ

کہ تو اُسکو چھپالے اور وہ زیادہ تر ظاہر و رسوا ہوئے مثلاً مین تو اُسکا بھید چھپاؤن اور وہ جھنڈے کیطرح
سر اُٹھائے کہ یہ دیکھو مین ظاہر و موجود ہون اِس اُسوقت مین رغم انف جو مرا دخواری و خاک رگڑنے سے ہی
مجھکو گھیرتی ہی اور وہ میرے دونون کان پکڑ کے کہتا ہی کہ ہان ای مدمغ کیسے چھپاتا ہی لے بھلا چھپا تو
مین بھی دیکھون اختلاف شرح مین خون بجون کو چون بجون دم میدمم کو در بہ جہ کو بہ جہ لکھا ہی قولہ گویش
رو گرچہ پر پوشیدۂ ہمچو جان پیدائی و پوشیدۂ گویدا و محبوس خنب ست این تنم چون می اندر بزم خنبک
میزنم گویمش زان پیش کہ گردی گرو تا نیاید آفت مستی برو گوید از جام لطیف آشام من یار روزم تا نماز
شام من چون بیاید شام و دزدد جام من گویمش وا دہ کہ نامد شام من زان عرب بنہادہ نام می مدام
زانکہ سیری نیست میخوار را مدام عشق جوشد بادۂ تحقیق را او بود ساقی نہان صدیق را چون بجوئی تو
بتوفیق حسن بادہ آب جان بود ابریق تن چون بیفزاید می توفیق را قوت می بشکند ابریق را آب
گردد ساقی و ہم مست آب خود بگو واللہ اعلم بالصواب پرتو ساقیست کاندر شیرہ رفت شیرہ بر جوشید
و رقصان گشت و زفت اندرین بپرس آن خیرہ را کہ چنان کی دیدہ بودی شیرہ را بی تفکر پیش ہر دانندہ
ہست آنکہ با گردندہ گردانندہ ہست المعنی خنب بالضم خم خنبک زدن تالیان بجانا مدام شراب یعنے
جب عشق مجھسے کہتا ہی کہ دیکھون تو کیسے مجھے چھپاتا ہی تو مین کہتا ہون تو تو خود مثل جان کے چھپا ہوا ہی
کہ بذات خود ظاہر نہین جیسے جان ظاہر نہین ہی ہان اپنے آثار و علامات کی رو سے ظاہر ہی جیسے کہ
جان اپنے حرکات سکنات سے ظاہر ہی وہ کہتا ہی کہ یہ تن میرا تو خم مین محبوس ہی اور مین خم مین شراب
کیطرح تالیان بجاتا ہون اور شراب کا تالیان بجانا باعتبار تالیان بجانے شرابیون کے ہی مین کہتا ہون
کہ جب تو شراب ہی تو قبل اس سے کہ گرو ہو جائے اور پھنس جائے اور کسی مست الست سے پالا مجھکو پڑے
اور کچھ آفت تجھپر آجائے بہتر یہی ہی چلا جا اسلیے کہ اکثر مست لایعقل گھڑے شکے توڑ ڈالتے ہین اور شراب
پھینک پھانک دیتے ہین جیسے بقول صائب ع گہ سبو در ہم شکنم گہ بپای خم افتم وہ کہتا ہی کہ جام لطیف
آشام سے تو مین تیرا یار دن بھر نماز شام تک ہون اور جب شام آئے اور جام میرا چرائے یعنے جام دینا
بند کرے تو مین اس سے کہونگا دے جا میری شام ابھی نہین ہوئی ہی بس و زمرا د مدت عمر سے ہی اور شام
عبارت مرگ سے پس عاشق بعد مرگ بھی قیامت تک اسی جام کے سرور مین مست و مسرور رہیگا یا مین
اس شام سے کہونگا یہ بھی جاتی ہی کہ عرب شراب کو کیون مدام کہتے ہین اور یہ نام اسکا کیون رکھا ہی
بس اسیواسطے تو کہ میخوار اس سے سیر نہین ہوتا مدام اسکو چاہتا ہی آپ فرماتے ہین کہ وہ شراب کی
یہ شراب نہین ہی بلکہ عشق شراب تحقیق کو اُٹھا کھولا کے درست کرتا ہی اور جو صدیق و دوست خاص

ہین انکو ساقی بنکے پوشیدہ پلاتا ہی اب چہ جملہ خدا توفیق نیاب دے اور غور کیے تو شراب کو آب حیات
آب حیات پائیگا اور تن کو ابریق اور جب وہ موفق شراب توفیق کو بڑھائیگا تو قوت اُس شراب پر زور کی
تیری ابریق کو توڑ دیگی آبریق بالکل شکستہ ہی ٹوٹی پس اسوقت مین تو خود آب ہوگا اور ساقی اور تیرے
اب کوئی مغایرت نہ ہیگی اے اب تو ہی بتا کہ کیا تھا کیا ہو گیا آگے اللہ خوب جانتا ہی یہ شیرہ کہ جسمین
کیفیت و سرور گھسا ہوا ہی یہ پر تو ساقی کا ہی جس سے ایسا جوش و رقص پیدا ہوا اور ایسی قوت و رزوبی
حاصل ہوئی اب اس خیرہ شوخ سے پوچھ کہ تو نے کبھی ایسا شیرہ دیکھا تھا اور یہ بات بے فکر و تامل کے
ہر جاننے والا جانتا ہی کہ جو چیز گردندہ ہی وہ گردانندہ بھی ہی یعنے جو ایک صفت سے دوسری صفت کو
تغیر ہوتی ہی وہ اوروں کو بھی تغیر کرتی ہی جیسے اس شیرۂ انگوری سے ظاہر کہ خود تغیر کھا کے کیا ہو جاتا ہی
اور اوروں کا کیا حال کرتا ہی الخلاف شرح مین ساقی ہمہ کے درمیان میں ادہمین لکھی ہی اور زفت کو زفت

حکایت عاشق دراز ہجران بسیار امتحان کی

قولہ یک جوانی بر زنی عاشق شدہ + روز و شب بیخواب و بیخور آمدہ + بیدل و شوریدہ و مجنون و مست
می ندادش روزگار وصل دست + پس شکنجہ کرد عشقش بر زمین + خود چرا دارد ز اول عشق کین عشق
ز اول سرکش و خونی بود + تا گریزد آنکہ بیرونی بود + چون فرستادی رسولی پیش زن + آن رسول
از رشک گشتی راہزن + ور بسوی زن نبشتی کاتبش + نامہ تصحیف خواندی نائبش + ور صبا را پیک کردی
در وفا + از غباری تیرہ گشتی آن صبا + رقعہ گر بر پر مرغی دوختی + پر مرغ از تف رقعہ سوختی + راہہای چارہ
را غیرت ببست + لشکر اندیشہ را رایت شکست + بود اول مونس غم انتظار + آخرش بشکست کو ہم انتظار
گاہ گفتی کاین بلائی بی دواست + گاہ گفتی کاین حیات جان ماست + گاہ ہستی زو برآوردی سرے
گاہ او از نیستی خوردی برے + گاہ فریادش بگردون بر شدی + گہ خیال دلبرش ہمدم بدی + معنی
کاتب دانا و منشی نثر و نویسندہ ایک جوان کسی عورت پر عاشق ہوا اُسکے شوق نے اُسکو نہ رات کی
نیند رکھی نہ دن کی بھوک بیخور و بیخواب تھا عجب بیدل اور دیوانہ اور مجنون اور مست مگر زمانہ وصل کا
میسر نہین اس زمین پر عشق نے اُسکو نہایت ہی شکنجہ اور عذاب مین کیا اب مجھکو حیرت ہی کہ جانے
عشق کو عاشق سے ایسا کینہ کیون ہوتا ہی شکنجہ ایک قسم عذاب سے اور یہ عشق پہلے سے ایسا کینہ
کیون رکھتا ہی البتہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ پہلے سے جو یہ سرکش و خونی بنتا ہی تو جانچتا ہی کہ دیکھون کوئی
بیرونی ہی یا خانہ زاد تا بیرونی بھاگ نکلے اب اسکا یہ حال کہ اگر عورت کو کوئی قاصد بھیجتا تو قاصد رشک سے
اسکی راہ مارتا کہ قاصد دیکھنے مین نہ دیکھون اس رنج مین گرفتار ہوتا اور اگر عورت کو اسکا کاتب خط لکھتا

تو عورت کا نایب اسکو بلکہ پڑھتا اور جو صبا کو اپنی مہر و وفا سے قاصد بناتا تو صبا اسکے غبار سے تیرہ و
ناخوش ہوتی اگر رقعہ کسی مرغ کے پر سے باندھتا تو اسکی گرمی و حرارت سے پر مرغ کے جلجاتے غرض
سب راہیں تدبیر کی غیرت عشق نے بند کی تھیں کوئی بات پیش نہیں جاتی تھی بس لشکر اسکے اندیشہ کا
اپنا جھنڈا توڑکے پس پا ہوگیا تھا اول میں تو انتظار اسکے غم کا مونس رہا کہ کبھی وصل ہو ہی جائیگا
آخر میں انتظار ہی نے کوہ غم کا اسپر توڑ دیا اور ڈال دیا کبھی کہتا تھا کہ یہ کبھی کہتا تھا نہیں
یہ حیات میری جان کی ہے بقول حافظ رح ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق * جیتا ہی اس سے چھوڑ
رکھتا تھا یعنے بیہوش میں ہوتا تھا کبھی ہستی سے متمتع ہوتا اے بیخود اور بیخودیش کبھی فریاد اسکی گردون پر پہونچا
کبھی خیال دلبر کا ہمدم اسکا ہوتا اسمیں خوش رہتا الخلاف شرح میں زا دل کو ادا دل لکھا ہے جو موزون
نہیں کہا وکذا قوله چونکه بدری سرد گشتی این نهاد * جوش کردی گرم چشمهٔ اتحاد * چونکه با بی برگی غربت بساخت
برگ بی برگی بسوی او شتافت * خوشه های فکرتش بی کاه شد * شهریاران را رهنما چون ماه شد * ای بسا
طوطی گویای خمش * ای بسا شیرین روان رو ترش * رو بگورستان دمی خامش نشین * آن خموشان
سخنگو را ببین * لیک اگر یک رنگ بینی خاکشان * نیست یکسان حالت چالاکشان * شحم و لحم زندگان
یکسان بود * آن یکی غمگین دگر شادان بود * تو چه دانی تا ننوشی قالشان * زانکه پنهانست بر تو حال
شان * بشنوی از قال های و هوی را * کی ببینی حالت صد توی را * یعنی اگرچہ نہاد اسکی یعنے عشق کہ
خلقت اسکی اسی سے تھی ذرا بھی مایوسی وغیرہ سے سرد ہوتی تو چشمہ مہر و اتحاد کا اسکو خوب جوش کر دیتا تھا
اور جو کہ اسنے بی برگی غریبی سے موافقت کی تھی اس سبب سے جتنی بی برگی اور سامان بیسامانی کے
تھے سب اسکی طرف دوڑے تھے یعنے از حد بیسامان تھا خوشے اسکی تدبیر و فکر کے سب بیکار و بیقوت
ہوگئے اور جو لوگ کہ شہر و نئے اُنکے حق میں بادشاہ کی طرح رہنما ہوا یعنے عاشقوں کا پیشوا ہوا اب مقولات
مولانا رح کے ہیں کہ اے مخاطب بہت وہ لوگ ہیں کہ مثل طوطی کے گویا تھے خاموش ہیں اور بہت
ایسے لوگ کہ جان شیرین تو رکھتے تھے مگر ترش رو واسطے ہیبت و رعب کے جیسے
کہ عادت امرا کی ہے ان دونوں کو گورستان میں جاکر اور ذرا بتامل خاموش بیٹھکے دیکھ کہ کیسے وہ
لوگ گویا تھے اور اب کیسے خموش ہیں لیکن ہے یہ کہ خاک انکی تو یکسان دیکھیگا لیکن جتنی حا
حالت انکی اب ہے وہ یکسان نہیں ہے جیسے لحم و شحم اور گوشت چربی سب زندوں کا یکسان ہے مگر
انمیں کوئی غمگین ہے اور کوئی شادان تو اس بات کو کیا جانے اور کیسے سنے اسواسطے کہ تجھ سے
حال انکا چھپا ہے تو قال سے ہائے ہو سن جاتا ہے تو اس حالت کو کیا جانے جو سو تہون میں

لپٹے ہوئے ہین اختلاف شرح مین خوشی کو نیوشی لکن ہ قوله نفسها یکسان و جسمها مختلف خاک هم
یکسان روان شان مختلف همچنین یکسان بود آوازها ہ آن یکی پر درد و آن پر نازها ہ بانگ اسپان
بشنوی اندر مصاف ہ بانگ زنان بشنوی اندر طواف ہ آن یکی از حقد و دیگر از ارتباط ہ آن یکے
از رنج و دیگر از نشاط ہ هر که دور از حالت ایشان بود ہ پیشش آن آوازها یکسان بود ہ آن درختے
جنبد از زخم تبر ہ وان درخت دیگر از باد سحر ہ بس غلط گشتم ز دیگ مرده ریگ ہ زانکه سر پوشیده می‌پوشید
دیگ ہ جوش و نوش هر کسی گوید بیا ہ جوش صدق و جوش تزویر و ریا ہ گر نداری تو ز جان بو شناسا
رو دماغے دست آور بو شناس ہ آن دماغے که بر آن گلشن تند ہ چشم یعقوبان هم او روشن کند ہ یعنے
نفس سب کے یکسان ہین لیکن صفت ون سے موصوف اپنے اپنے صفت مین خلاف اور خفا کے لیئے
جسم سب کے یکسان مگر جانین مختلف ایسے ہی آوازین انکی یکسان لیکن کوئی پر درد کوئی پر ناز گھوڑون
کی آواز وقت مصاف کے اور مرغون کی آواز مطاف مین سنیگا مطاف وہ ہو کہ جسوقت بعض پرند
غول باندھ کے گھیرے کا گھتے ہین مثلاً بابیل و کلنگ وغیرہ اور اپنے سرور مین بولتے ہین کوئی کینہ
سے کوئی ارتباط سے اور کوئی رنج مین کوئی خوشی مین پس جو کوئی انکی حالت سے دور ہو یعنے
ناواقف اسکے سامنے سب آوازا ایک سی ہین مثلاً ایک درخت وہ ہو کہ زخم تبر سے ہلتا ہو اور دوسرا
وہ ہو کہ اپنے ذوق مین باد سحر سے ہلتا ہو پھر دونون کی حالت یکسان کہان ہو مین بھی بہت بہکا
مردہ ریگ کی ہانڈی سے جو سر پوشیدہ ابلتے دیکھی فقط جوش دیکھ لیا یہ نہ دیکھا کہ اسکے اندر کیا ہو مردہ ریگ
ناچیز و خوار عبارت مکارون سے ایسے ہی تجھکو جوش نوش ہر کسیکا تجھسے کہیگا کہ آ کہ اسمین کوئی جوش
صدق کا ہوگا اور کوئی مکر و ریا کا اگر تو نور جان رد شناس کا نہین رکھتا تو جا دماغ بو شناس
حاصل کر مگر وہ دماغ کہ اسپر گلشن پھولے کہ ہان میرا بو شناس ہو اور یعقوبون کی آنکھین روشن کرے
یعقوبون سے مراد عاشقون ہے

پانا عاشق کا معشوق کو موافق قول جوینده یابنده کے جو مصداق ہو حدیث من طلب
شیئا وجد وجد جسنے ڈھونڈھا کسی چیز کو اور کوشش کی پایا اس چیز کو و من یعمل
مثقال خیرا یره جو کوئی عمل نیک کریگا برابر ذرہ کے دیکھیگا اوسکو

قوله ہین بگو احوال آن خسته جگر ہ کز بخاری دور ماند او ای پسر ہ کان [illegible] بود هشت
سال ہ از خیال وصل گشته چون خیال ہ سایه حق بر سر بنده بود ہ عاقبت جوینده یابنده بود ہ
گفت پیغمبر که چون کوبی دری ہ [illegible] ہ چون نشینی بر سر کوی کسی ہ [illegible] ہ

چون زچاهی میکنی هر روز خاک ٭ عاقبت اندر رسی در آب پاک ٭ جمله دانند این اگر تو نگروی ٭ هر چه کاریش
بدروی ٭ سنگ بر آهن زدی آتش بجست ٭ این بباشد ورنباشد نادرست ٭ المعنی پھر رجوع فرمایا
قصۂ بخاری کیطرف کہ خبردار ہو حال اس خستہ جگر کا بیان کر یعنے بخاری جسکے ذکر سے ای پسر ہم بہت
دور پڑ گئے یہ جوان بخاری اپنے مطلوب کی جستجو مین آٹھ برس رہا اور ایسا اسکے وصل کے خیال مین گھلا
کہ خود خیال ہو گیا یعنے جیسے خیال کسیکا کہ خیال مین تو ہوتا ہو مگر صورت مین نہین ایسا اسکا حال ہوا
لیکن حق یہ ہو کہ جب سایہ حق کا کسی بندہ کے سر پر ہوتا ہو تو آخر وہ جو بندہ یا بندہ ہی ہوتا ہو حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جب تو کسی دروازے کو بجائیگا تو آخر اس سے کوئی سر نکالیہی گا
اور جب تو کسیکی تمنا مین کسیکی خاک گلی پر بیٹھے گا تو ضرور صورت کسیکی دیکھیگا جب تو کسی چاہ سے ہر روز
خاک نکالتا ہو عاقبت کار ایسا ہوگا کہ آب پاک کو بھی پہونچ جائیگا سب لوگ اسکو جانتے ہین اب تو چاہے
مت مانے کہ جو کچھ بوئیگا وہی کاٹیگا قاعدہ ہر پتھر لوہے پر مارنے سے آگ نکلتی ہو اگر یہ ہو تو معمولی قدیمی
بات ہو اور اگر نہو تو نادرست والنادر کالمعدوم قولہ آنکہ روزی نیستش بخت ونجات ٭ در نگیرد عقلش
مگر و نادرات ٭ کان فلان کس کشت کرد و بر نداشت ٭ وان صدف برد و صدف گوہر نداشت ٭ بلعم باعور
وابلیس لعین ٭ سود نامدشان عبادتہا و دین ٭ صد ہزاران انبیا و رہروان ٭ ناید اندر خاطر آن بدگمان
این دو را گیرد کہ تاریکی دہد ٭ در دلش ادبار جز این کی نہد ٭ بس کسا کہ نان خورد دلشاد مرد و گردد
بگیرد در گلو بیس توای ادبار ٭ رو تو نان ہم مخور تا نفتی ہمچو او در شور و شر ٭ صد ہزاران خلق نانہا میخورند ٭ زور
می یابند و جان می پرورند ٭ تو بدان نادر کجا افتادۂ ٭ گر نہ محرومی و ابلہ زادۂ ٭ این جہان پر آفتاب و نور ماہ
تو بہشتہ سر فرو بردہ بچاہ ٭ کہ اگر حق ست کو آن روشنی ٭ سر ز چہ بردار و بنگر ای دنی ٭ جملہ عالم شرق و غرب
آن نور یافت ٭ تا تو در چاہی نخواہد بر تو تافت ٭ المعنی پیشوا یعنی صدر فرماتے ہین جسکو روزی بخت ونجات
سے نہین ہو بدنصیب ٭ بے نجات ہو اسکی عقل نادرات ہی کیطرف جاتی ہو اور طرف نہین جاتی اور کہتا ہو
کہ فلان شخص نے کھیتی کی اور اسکا پھل نہ پایا اور صدف لیگیا بامید گوہر کے لیکن گوہر اسمین نہ نکلا جیسے
بلعم بن باعورا اور ابلیس لعین دونون کو انکی عبادت اور انکا دین سودمند نہوا اور اندر سے گئے مگر یہ بدگمان
اسکو نہین سوچتا خیال کرتا کہ لاکھون انبیا اور اس راہ کے راہرو ہوے ہین انھون نے کیسے کیسے
رتبے پائے تو انھین دو کو پکڑتا ہو جس سے اور تاریکی حاصل ہو یہ تیرا ادبار یعنے دولت کو پیٹھ دیتا ہو
جو تیرے دل مین ایسی بات کو رکھتا ہو اور یہی سوچتا ہو اسکے سوا کچھ نہین سوچتا اکثر آدمی کا دل
شاد و شاد روٹی کھاتا ہو اور کبھی وہی روٹی گلے مین پھنسکے اسکی موت ہو جاتی ہو بس تو ای ادبار کے

پیچھے نے والے روٹی بھی مت کھا تو اسکی طرح جو روٹی حلق مین پھنسنے سے مرگیا تو بھی سشور و شر مین نہ
پھنس جاے لاکھون مخلوق ہین کہ روٹی کھاتے ہین زور پاتے ہین جان پالتے ہین پس تو اگر
محروم و احمق کا بچہ نہین ہے اس اپنے وعدے سے جو نادر کا ہو ہماری اس مثال سے کہان جا پڑا
کہین بھی تجھکو ٹھکانا رہا حیف کہ تمام جہان تو نور ماہ و آفتاب سے بھرا ہو تو سب کو چھوڑ کے کنوین
مین سر جھکائے ہوے ہے کسواسطے کہ اگر تجھ مین حق ہو تو تباوہ روشنی ہو یا نہین ذرا کنوین سے
سر اٹھا کے دیکھ تو اچنبھا چیز سارے عالم مین شرق سے غرب تک یہ نور ماہ و آفتاب کا سب پر چمکا
تو جب تک کنوین مین ہو تجھپر ہرگز نہین چمکیگا تو محروم ہی رہیگا قولہ چہ راکن رو با یوان کروم مکم
ستیزہ اینجا بدان کہ اللج شوم ہین مگو کا نیک فلانی کشت کرد در فلان سال و ملخ کشتش بخورد من چرا
کارم کہ اینجا خوف ہست ہیں چرا افشانم این گندم ز دست ہین مکن ستیزہ رو در کار کن بنگر کشت
کن پس بشنو سخن ہر کہ ستیزہ کند بر وفتند آنچنان کو برنخیزد تا ابد وانکہ او نگذاشت کشت و کار را بر کت
کوری فوانبار را درین بیان بگذر زمانی یا ربان ماجاب احوال آن عاشق جوان چون دری سکوفت او انہ
سلوقی عاقبت دریافت روزی خلوتی جست از ہیم عسس او شب بباغ یار خود را یافت باشمع و چراغ
گفت سازندہ سبب را آن نفس ای خدا تو رحمتی کن بر عسس پادشاہا تو سبب ہا کردہ از درد زخم بہشتم بردہ
بہر آن کردی سبب این کار را تا ندارم خوار من یک خار را در شکست پای بخشد حق پری ہم ز قعر چاہ بکشاید
دری ہر چہ بر تو آن کراہیت بود چون حقیقت بنگری رحمت بود تو مبین کہ بر درختی یا بچاہ تو مرا بین کہ
منم مفتاح راہ گر تو خواہی باقی این گفتگو ای اخی در دفتر چارم بجو یعنی یہ مبالغہ کرنا اور ستیزہ کاری کرنا
سلوک مردان رحمت بیغی و آرام لروم و زرعنان آگو پھر اسی بدگمان کیطرف مخاطب ہے کہ چاہ کو چھوڑ دے
اور ایوان کروم کیطرف چل جو ادا ایوان باغ سے ہو اور ستیزہ مت کر یعنے جنگ و ناسازگاری کسواسطے
کہ اللج شوم لعن یا فستر اللج جو مبالغہ سخن مین کرتا ہو پس جیسے ہو اللج پر لعنت کرے اور یہ مثل زبیدہ خاتون
سے نکلی ہے اس صورت پر کہ ایک دن زبیدہ خاتون اور خلیفہ ہارون الرشید شطرنج کھیلتے تھے اور بازی
یہ تھی کہ جو ہارے جیتنے والا جو چاہے وہ اسپر حکم چلائے اتفاقاً زبیدہ ہاری ہارون نے کہا میرے
سامنے برہنہ ہو کے کھڑی ہو ہر چند انکار کیا لیکن زبیدہ سے اپنی شرط پوری کرالی دوسری بار
خلیفہ ہارے اور محل مین ایک کنیز حبشن نہایت بدصورت تھی زبیدہ نے خلیفہ سے کہا اس سے
جماع کرو اور یون اپنی شرط پوری کرالی اتفاقاً وہ حاملہ ہوگئی اس سے مامون پیدا ہوا اور زبیدہ کا
بیٹا امین تھا بعد وفات خلیفہ کے یہی تخت نشین ہوا کچھ ملک خلیفہ کے وقت سے مامون کے قبضے مین تھا

امین نے اس سے مامون کو معزول کرنا چاہا مامون نے اس خصومت سے امین کو مار ڈالا اُس وقت
زبیدہ نے کہا لعن اللہ الخ اگر مین اسوقت لجۂ مبالغہ نکرتی تو مامون کیسے پیدا ہوتا اور امین کو قتل کرتا
اور کہا الخ شوم ہکذا فی الشرح بحر العلوم خبردار ہست کہ فلان شخص نے فلان سال مین کھیت بویا تھا
اُسکا کھیت ٹیڑی کہا گئی پھر مین ایسے خوف کی جگہ کیون بوؤن اور کیون گیہون بکھیرون کہ یہ بات روح
ماننے کی نہین خبردار ہو ستیزہ مت کر اور متوجہ طرف بونے کے ہو اور توکل پر کھیتی کر ہماری بات سن
جو کوئی ستیزہ کرتا ہو ایسا منہ کے بل گرتا ہی کہ ابتک نہین اٹھا اور وہ شخص جسنے کشت وکار کو نہین چھوڑا
وہ انبار بھر بیگانہ کہ تیری کوری انبار بھر لی بس جزا شرط پہلے مصرعہ کی محذوف ہی انبار پر کند آب فرماتے
ہین اس بیان کو چھوڑ تھوڑی دیر اُس جوان کے احوال کیطرف جسکا قصہ شروع کیا تھا ایک جوانی بر زنے
الخ پھیر قلم کو چلا جو کہ وہ دروازہ رحمت و نعمی کا بجا تا رہتا تھا آخرت ایک روز اُسکو خلوت حاصل ہوئی کہ
اُسنے تو کو توال کے خوف سے اپنی رات باغ مین ڈھونڈھی یعنے رات باغ مین کرنا چاہی اور وہان
اپنے یار کو مع شمع اور چراغ کے پایا اُسوقت اُسنے اپنے سبب ساز سے کہا کہ ایخدا تو نے ہی رحمت
اپنی کو توال پر کرا ہی بادشاہ میرے تو ہی نے یہ سبب کیے ہین کہ دروازہ دوزخ سے مجھکو بہشت مین
لایا ہو تو نے اسواسطے اس کام کا یہ سبب کیا ہو تا مین ایک خار کو بھی خوار نجانون اور اُسکی بھی قدر کرون
تو ہی ہو کہ شکست پا مین پر بخشتا ہی اور قعر چاہ مین سے دروازہ کھولتا ہی بہت چیزین ایسی ہین کہ وہ
تجھ کراہیت کرتی ہین اور تو اُنکو مکروہ جانتا ہی اگر حقیقت مین غور کرے تو وہ رحمت ہوتی ہین
کما قال اللہ عز وجل عسی ان تکرہوا شیئاً وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئاً وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون
قریب ہو کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو اور حال یہ کہ وہ بہتر ہو تمھارے واسطے اور قریب ہو کہ دوست رکھو تم
کسی چیز کو اور حال یہ کہ وہ بد ہو تمھارے واسطے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے وہ فرماتا ہو کہ نہ تو
آنکو درخت پر دیکھ نہ قعر چاہ مین اور نہ بلندی پر سمجھ و پستی مین تو مجھکو دیکھ کہ مین ہی کنجی ہون تیری راہ کا
چاہیے جدھر تیری راہ کھولون اب اگر تو اس گفتگو کی باقی کا خواستگار ہو تو اے بھائی چھٹے
دفتر مین ڈھونڈھو وہان تجھکو ملیگا الخلاف شرح مین کشت کو گشت بکاف فارسی دو جگہ پڑھنا اکو
ناشناسا لکھا ہی اور سوا اسکے سارے دفتر مین جو الخلاف ہین قابل غور و انصاف ہین کیسا معدوم کو مینے
بفضل ایزد غیبدان موجود کیا ہے

خاتمۃ الشرح

ہان زبان ہو جا وا اے موے بدن + بہر شکر ذوالجلال وذوالمنن + ہان قلم سجدہ مین آ

اپنا سر جھکا + کہو نیاز صدق سے با صد صفا + پاک سبحان رب اعلیٰ ہو تو ہی ہے سب لئے بالا اور تر الا ہے تو ہی + دو نون عالم کی نمود و بود و کون + ہو تو ہی تیرے سوا ہو اور کون + بے جہت اور شش جہت تجھ سے عیان + سب بے نشان اور ہر نشان تیرا نشان + ہین مظاہر تیرے ہی نور و فروغ + بے تیرے جو کچھ سب ہے سو دروغ و دروغ + عقل کو تو ہی نے دی بالا روی + ہے تجھی سے فکر کی بال و پری + نقل کو وہ قسمت دانش دیا + جس سے سمت مستقیم برتی ہے جدا + دل ہو اسکا شاد اسکی وزر ... دل شاد اسکا یہ ہو اسکی شیر میرے دل سے بجی کی اسنے یہ بات + مثنوی کی شرح مین کر بدات + مثنوی مولوی معنوی + معنوی او لوی اعلوی + بحر حرمت ہدیہ بیشک اہل صفا + آب الست لیکن دفتر تیسرا + ہے مثلث شان ہر اک تالیف کی + اور جریدہ ہر اک تصنیف کی + جان لطف مین دل سے لیتی ہے اسے چشم جا آنکھون مین دیتی ہے اسے کہین دلپسند و دلپذیر + جان دل ہے دل ہے جان سے اسپہ لوٹ + حسن معنی الفاظ کے پردون کی ... وصف بیدکی اگر کچھ صدکھو ... روح انکی روح رحمت سے ہو شاد ... تھا مین اک کجمج زبان ... اسکے یہ پیدا ہوا کچھ وہم و غم + اور تری توفیق کو پایا رفیق ... کیا خوف طریق ... پیپل پائی انجمن کو ملین پائی قرار رفتہ رفتہ مین ... مین تم دو سالہ موت ... قوس بین ہو ونی ... خود تیرا جسنے خطاب + لن ترانی ... یہ جواب اور وہ خطاب ای نورعین + ... بعد مین فی مشرقین + آسمان ... کے مہر سپہر + اور ... انکے آنسے منتشر + یعنے بوبکر و عمر عثمان و علی ... صفی صافی صفات وصفوتی + عرش ... نبی کے نورعین + ہین وہ زہرا و حسن حضرت حسین + ہین ... اور امامت کے جو صدر ... قدر ... برکت سے اسے ... وہ اثر + کان مین آتے ہی دل ہوا اسکا گھر ... سے بچا ہو دمن جنکا دریدہ زاغ سا + ای محیب حافظ آبادی مقام ... بہت کستے ہین ... اپنے حق مین ذرا کچھ کر دعا . مدعائے اہل کی بات یا الٰہی مین ہون اک کشتہ ... گاہ ... سفر راہ تنگ و بے رفیق عمر + ہر قدم اک آہ ہر دم اک فغان + الامان ای رب اعلیٰ الامان + ان سب سے یون نکل جا ... ای رب مجید + اک ... اللہ خان میرا عزیز + ہے فن تاریخ مین صاحب تمیز + شرح برتر اسنے لکھی اکی سال + ہو مضا یافال فرح ہکتا خیال

۱۳۰۱

خاتمۃ الطبع ازجانب کارپردازان مطبع

ماہران بادیہ معرفت الٰہی اور سیاحان قلزم ناپیداکنار حقائق نامتناہی خوب واقف وآگاہ ہین کہ از ابتداے خلقت آدم تا ایں دم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہین ہوا اور نہ آیندہ تا قیام قیامت ہوگا معارف و حقائق اور رموز کافی اسرار لاانحل مین یہ کتاب برکت انتساب اپنی آپ ہی نظیر ہے جسکی شان مین یہ بیت گواہ ہے ~ مثنوی مولوی معنوی ~ ہست قرآن در زبان پہلوی ~ یہ وہ متن متین عرفان اور حصن حصین ایقان ہے جسکی صدہا شرحین مطول و مفصل علماے دین مبین اور دشت نوردان منازل الیقین سے یادگار ہین مگر کماہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع نہو سکا اور ہر ایک بزرگ والا مقام نے بقدر استعداد اپنی عقل و فہم کے توضیح مطالب مین بانجاہشتی زور آزمائی کی پھر آخر مین و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال فرمایا بطون ابیات مثنوی شریف ایسے سہل ممتنع ہین کہ جب فہم رسا غور کرتی ہے ایک نیا مطلب ہاتھ آتا ہے اور رسید رفیاض سے ہر ایک شارح علام اپنا اپنا حصہ جداگانہ پاتا ہے یہی باعث ہے کہ کسی فرد بشر کو دریافت مطالب مثنوی شریف مین موجودگی اسقدر شروح متعددہ کے سیری نہین ہوتی اور ہر ایک نئی تحقیق اور جدید تصنیف کا خواہان و جویان رہتا ہے- فہم مطالب مثنوی شریف مین علی العموم یہ امر اور بھی سنگ راہ ہے کہ فی زماننا جو شرحین موجود ہین اور اکثر انمین سے معرض طبع مین آکر اشاعت پذیر بھی ہوئی ہین یہ سب بزبان فارسی ہین پس ظاہر ہے کہ ایسی شرحون کا فیض عام نہین ہو سکتا اسلیے کہ اصحاب کم استعداد کہ انھین کا طبقہ زیادہ تر ہے دریافت غوامض ابیات مثنوی شریف مین بذریعہ عبارت فارسی شرح عاجز رہجاتے ہین- اسپر طرہ یہ کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ یعنے ابیات معنی بند مثنوی شریف کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقہ ابیات بعبارت پیچیدہ اختیار فرمایا ہے جس سے ادراک معانی دائرۂ الاہم فالاہم مین داخل ہوگیا- بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی شریف کے جنکو کہ ہم لوگ مشکل جانتے ہین اور انکے دریافت مطالب مین دست و پا چہ رہتے ہین بطور اے المرء یقیس علی نفسہ اُن ابیات کو شاید سہل تصور فرما کے اُنکے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کر دیا ہے پس کوئی شرح ایسی نہین ہے جسمین کہین نہ کسی مقام پر محل اعتراض نہو یا دریافت حقائق مثنوی شریف مین علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو اور حق بھی یہی ہے کہ جس زبان مین متن ہو اُسکی شرح اس سے کمتر زبان مین جیسی عام فہم ہوتی ہے موافق متن کی زبان مین ہرگز ممکن نہین اب ارباب شوق و ذوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلین رفع ہوگئین اور اعتراضات اُٹھ گئے اور شاہد مقصود سے سر بازار ملاقات ہوگئی یعنے ملک العلما سند الفضلا وحید عصرہ

فی المعقول والمنقول فریدہ بہرہ فی التصوف والاصول بقیۃ العلماء الراسخین قدوۃ الفضلاء الراسخین سرمایۂ مستغرقان بحار اسرار سبحانی پیشوائے سہلکان بادیۂ انوار ربانی مرشد سالکان منازل عرفان جناب مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت نے کمال جانفشانی و عرقریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اُردو عام فہم نہایت سلیس کمال تحقیق سے شرح فرمائی اور نام اسکا بوستان معرفت رکھا فی الحقیقت اس مصنف علام و فہام نے وہ کار نمایان کیا ہی کہ قابل قدر صاحبان علم دوست ہی۔ اول تو یہ شرح بالاستیعاب ہی پڑھنے کو کوئی بیت مثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین رہی دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہی پڑھنے پہلے ابیات مثنوی شریف کے لکھے ہین بعدہ جسقدر ابیات لکھے ہین اُنکے لغات کا بیان کیا پھر اُنکے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کردیا پھر اُن اشعار کا لفظی ترجمہ بتشریح لکھا پھر اختلاف نسخ اور اقوال شارحین کو بیان کرکے راجح و مرجوح کو بیان فرمایا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کر دیا۔ غرضکہ اس شرح مین اس طرح کا بیان صاف صاف ہی جسمین کسیطرح کا خدشہ باقی نہین رہتا اور بغور مطالعہ تسکین حاصل ہوجاتی ہی۔ صدہا اشعار جنکی آج تک تحقیق پورے طور پر نہوئی تھی اور اُنکے معانی مین شبہہ باقی تھا اس شرح نادر کے دیکھنے سے اُنکے معانی اصلی آئینہ ہوگئے۔ یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی شریف کے اس شرح کے بھی چھ دفتر ہین پس منجملہ اُنکے دفتر اول و دوم سابق مین طبع ہوکر شائع ہو چکے اور اب یہ دفتر سوم معرض طبع مین آگر نذر ناظرین باتمکین ہوتا ہی اور باقی دفتر بھی عنقریب طبع ہوکر انشاء اللہ تعالے بہت جلد پیشکش ہونگے پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دفتر سوم کتاب مستطاب برکت انتساب بوستان معرفت شرح مثنوی مولوی روم قدس سرہ کا باہتمام مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ بماہ ستمبر ۱۸۹۵ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۳۱۳ہجری حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر جالب گلوے خاص و عام ہوا

اعلان

چونکہ مصنف ممدوح نے حق [illegible] مالکان مطبع نولکشور لکھنؤ عطا کر دیا ہی لہذا حق تصنیف اس شرح مثنوی بزبان اردو [illegible] مطبع ہذا محفوظ ہی